جہانگیری

صحیح ابنِ خزیمہ

3

امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ

ترجمہ

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

اَدامَ اللهُ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نام کتاب ———— صحیح ابن خزیمہ

مترجم ———— ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ———— ورڈز میکر

باہتمام ———— ملک شبیر حسین

سن اشاعت ———— اپریل 2015ء

سرورق ———— اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور

طباعت ———— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ———— روپے

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تا کہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہو گا۔

ترتیب

ابواب کا مجموعہ

زکوٰۃ کا بیان

اونٹ' گائے اور بکریوں سے تعلق رکھنے والے جانوروں کی زکوٰۃ سے متعلق مجموعہ ابواب

مجموعہ ابواب

چاندی کی زکوٰۃ (کے بارے میں روایات)

مجموعہ ابواب

مجموعہ ابواب

مجموعہ ابواب

مجموعہ ابواب

کتاب مناسک (حج)
کے بارے میں روایات

ابواب کا مجموعہ

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الْاَفْعَالِ الْمُبَاحَةِ فِي الصِّيَامِ مِمَّا قَدِ اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي اِبَاحَتِهَا

(ابواب کا مجموعہ)

روزے کے دوران مباح افعال جن کی وضاحت کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمُبَاشَرَةِ الَّتِي هِيَ دُوْنَ الْجِمَاعِ لِلصَّائِمِ

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ اسْمَ الْوَاحِدِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى فِعْلَيْنِ، اَحَدُهُمَا مُبَاحٌ، وَالْاٰخَرُ مَحْظُوْرٌ، اِذِ اسْمُ الْمُبَاشَرَةِ قَدْ اَوْقَعَهُ اللّٰهُ فِي نَصِّ كِتَابِهٖ عَلَى الْجِمَاعِ، وَدَلَّ الْكِتَابُ عَلٰى اَنَّ الْجِمَاعَ فِي الصَّوْمِ مَحْظُوْرٌ، قَالَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْجِمَاعَ يُفْطِرُ الصَّائِمَ، وَالنَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَلَّ بِفِعْلِهٖ عَلٰى اَنَّ الْمُبَاشَرَةَ الَّتِي هِيَ دُوْنَ الْجِمَاعِ مُبَاحَةٌ فِي الصَّوْمِ غَيْرُ مَكْرُوْهَةٍ

باب 81: روزہ دار شخص کے لئے صحبت کے علاوہ مباشرت کرنے کی اجازت

اور اس بات کی دلیل کہ ایک ہی اسم بعض اوقات دو چیزوں کے لئے استعمال ہوتا ہے جن میں سے ایک مباح ہوتی ہے اور ایک ممنوع ہوتی ہے تو لفظ مباشرت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں صحبت کے معنی میں استعمال کیا ہے اور کتاب اللہ کا حکم اس بات پر دلالت کرتا ہے روزے کے دوران صحبت کرنا ممنوع ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"بے شک صحبت کرنا روزے کو توڑ دیتا ہے"

جبکہ نبی اکرم ﷺ کا فعل اس بات پر دلالت کرتا ہے روزے کے دوران ایسی مباشرت جو صحبت کے علاوہ ہو وہ مکروہ نہیں ہے۔

1998 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ:

متنِ حدیث: انْطَلَقْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ اِلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ نَسْاَلُهَا عَنِ الْمُبَاشَرَةِ، فَاسْتَحْيَيْنَا قَالَ: قُلْتُ: جِئْنَا نَسْاَلُ حَاجَةً فَاسْتَحْيَيْنَا، فَقَالَتْ: مَا هِيَ؟ سَلَا عَمَّا بَدَا لَكُمَا قَالَ: قُلْنَا: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ

وَهُوَ صَائِمٌ؟ قَالَتْ: قَدْ كَانَ يَفْعَلُ، وَلٰكِنَّهُ كَانَ اَمْلَكَ لِإِرْبِهِ مِنْكُمْ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنَّمَا خَاطَبَ اللّٰهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمَّتَهُ بِلُغَةِ الْعَرَبِ اَوْسَعِ اللُّغَاتِ كُلِّهَا، الَّتِي لَا يُحِيطُ بِعِلْمِ جَمِيعِهَا اَحَدٌ غَيْرُ نَبِيٍّ، وَالْعَرَبُ فِي لُغَاتِهَا تُوقِعُ اسْمَ الْوَاحِدِ عَلَى شَيْئَيْنِ، وَعَلَى اَشْيَاءَ ذَوَاتِ عَدَدٍ، وَقَدْ يُسَمَّى الشَّيْءُ الْوَاحِدُ بِاَسْمَاءٍ، وَقَدْ يَزْجُرُ اللّٰهُ عَنِ الشَّيْءِ، وَيُبِيحُ شَيْئًا اٰخَرَ غَيْرَ الشَّيْءِ الْمَزْجُورِ عَنْهُ، وَوَقَعَ اسْمُ الْوَاحِدِ عَلَى الشَّيْئَيْنِ جَمِيعًا: عَلَى الْمُبَاحِ، وَعَلَى الْمَحْظُورِ، وَكَذٰلِكَ قَدْ يُبِيحُ الشَّيْءَ الْمَزْجُورَ عَنْهُ، وَوَقَعَ اسْمُ الْوَاحِدِ عَلَيْهِمَا جَمِيعًا، فَيَكُونُ اسْمُ الْوَاحِدِ وَاقِعًا عَلَى الشَّيْئَيْنِ الْمُخْتَلِفَيْنِ، اَحَدُهُمَا مُبَاحٌ، وَالْاٰخَرُ مَحْظُورٌ، وَاسْمُهُمَا وَاحِدٌ، فَلَمْ يَفْهَمْ هٰذَا مَنْ سَفِهَ لِسَانَ الْعَرَبِ، وَحَمَلَ الْمَعْنٰى فِي ذٰلِكَ عَلَى شَيْءٍ وَاحِدٍ يُوهِمُ اَنَّ الْاَمْرَيْنِ مُتَضَادَّانِ اِذْ اُبِيحَ فِعْلٌ مُسَمًّى بِاسْمٍ، وَحُظِرَ فِعْلٌ تَسَمَّى بِذٰلِكَ الِاسْمِ سَوَاءً فَمَنْ كَانَ هٰذَا مَبْلَغُهُ مِنَ الْعِلْمِ، لَمْ يَحِلَّ لَهُ تَعَاطِي الْفِقْهِ، وَلَا الْفُتْيَا، وَوَجَبَ عَلَيْهِ التَّعَلُّمُ، اَوِ السُّكُوتُ، اِلٰى اَنْ يُدْرِكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا يَجُوزُ مَعَهُ الْفُتْيَا، وَتَعَاطِي الْعِلْمِ، وَمَنْ فَهِمَ هٰذِهِ الصِّنَاعَةَ عَلِمَ اَنَّ مَا اُبِيحَ غَيْرُ مَا حُظِرَ، وَاِنْ كَانَ اسْمُ الْوَاحِدِ قَدْ يَقَعُ عَلَى الْمُبَاحِ وَعَلَى الْمَحْظُورِ جَمِيعًا، فَمِنْ هٰذَا الْجِنْسِ الَّذِي ذَكَرْتُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ دَلَّ فِي كِتَابِهِ اَنَّ مُبَاشَرَةَ النِّسَاءِ فِي نَهَارِ الصَّوْمِ غَيْرُ جَائِزٍ كَقَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: (فَالْاٰنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ) (البقرة: 187) فَاَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُبَاشَرَةَ النِّسَاءِ وَالْاَكْلَ وَالشُّرْبَ بِاللَّيْلِ، ثُمَّ اَمَرَنَا بِاِتْمَامِ الصِّيَامِ اِلَى اللَّيْلِ، عَلٰى اَنَّ الْمُبَاشَرَةَ الْمُبَاحَةَ بِاللَّيْلِ الْمَقْرُونَةَ اِلَى الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ هِيَ الْجِمَاعُ الْمُفَطِّرُ لِلصَّائِمِ، وَاَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِفِعْلِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُبَاشَرَةَ الَّتِي هِيَ دُونَ الْجِمَاعِ فِي الصِّيَامِ، اِذْ كَانَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَالْمُبَاشَرَةُ الَّتِي ذَكَرَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ اَنَّهَا تُفَطِّرُ الصَّائِمَ هِيَ غَيْرُ الْمُبَاشَرَةِ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُهَا فِي صِيَامِهِ، وَالْمُبَاشَرَةُ اسْمٌ وَاحِدٌ وَاقِعٌ عَلٰى فِعْلَيْنِ: اِحْدَاهُمَا: مُبَاحَةٌ فِي نَهَارِ الصَّوْمِ، وَالْاُخْرٰى: مَحْظُورَةٌ فِي نَهَارِ الصَّوْمِ، مُفَطِّرَةٌ لِلصَّائِمِ، وَمِنْ هٰذَا الْجِنْسِ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ) (الجمعة: 9) فَاَمَرَ رَبُّنَا جَلَّ وَعَلَا بِالسَّعْيِ اِلَى الْجُمُعَةِ، وَالنَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَلَا تَاْتُوهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ، اِيتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَاسْمُ السَّعْيِ يَقَعُ عَلَى الْهَرْوَلَةِ، وَشِدَّةِ الْمَشْيِ، وَالْمُضِيِّ اِلَى الْمَوْضِعِ، فَالسَّعْيُ الَّذِي اَمَرَ اللّٰهُ بِهِ اَنْ يُسْعٰى اِلَى الْجُمُعَةِ، هُوَ الْمُضِيُّ اِلَيْهَا، وَالسَّعْيُ الَّذِي زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ اِتْيَانَ الصَّلَاةِ هُوَ الْهَرْوَلَةُ وَسُرْعَةُ الْمَشْيِ، فَاسْمُ السَّعْيِ وَاقِعٌ عَلٰى فِعْلَيْنِ: اَحَدُهُمَا مَاْمُورٌ، وَالْاٰخَرُ مَنْهِيٌّ عَنْهُ، وَسَاُبَيِّنُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذَا الْجِنْسَ فِي كِتَابِ مَعَانِي الْقُرْاٰنِ اِنْ وَفَّقَ اللّٰهُ لِذٰلِكَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی-- بشر ابن مفضل-- ابن عون-- ابراہیم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) اسود بیان کرتے ہیں:

میں اور مسروق' مباشرت کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے' ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہمیں شرم آرہی تھی' میں نے کہا: ہم ایک مسئلہ دریافت کرنے کے لئے آئے تھے لیکن ہمیں شرم آرہی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا مسئلہ ہے؟ تم دونوں جو پوچھنا چاہتے ہو وہ پوچھ لو' ہم نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کے دوران مباشرت کرلیا کرتے تھے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھار ایسا کرلیا کرتے تھے' تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سب سے زیادہ' اپنی خواہش پر قابو حاصل تھا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اُمت کو عربی زبان میں خطاب کیا ہے' جو تمام زبانوں سے زیادہ وسیع ہے' اور نبی کے علاوہ اور کوئی بھی اس کے تمام علم کا احاطہ نہیں کرسکتا۔ عرب اپنی لغت میں ایک اسم دو چیزوں کے لئے استعمال کرتے ہیں اور متعدد اشیاء کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں' اور بعض اوقات کسی ایک ہی چیز کے لئے مختلف اسماء استعمال کرتے ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ بعض اوقات کسی چیز سے منع کرتا ہے' اور بعض اوقات کسی دوسری چیز کو مباح قرار دیتا ہے جو اس ممنوعہ چیز کے علاوہ ہوتی ہے۔ اور پھر ایک ہی اسم ان دونوں چیزوں کے لئے استعمال کرتا ہے' یعنی وہ بھی جو مباح ہوتی ہے اور وہ بھی جو ممنوع ہوتی ہے۔

اسی طرح وہ کسی ممنوعہ چیز کو مباح قرار دیتا ہے' اور ان دونوں کے لئے ایک ہی اسم استعمال کرتا ہے' تو یوں ایک اسم دو ایسی چیزوں کے لئے استعمال ہوتا ہے' جو ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ان میں سے ایک مباح ہے اور دوسری ممنوع ہے۔ اور ان دونوں کا اسم ایک ہی ہے۔

اس بات کو وہ شخص نہیں سمجھا جو عربی زبان سے نابلد ہے' وہ اس صورت میں معنی کو ایک ہی چیز پر محمول کرتا ہے' اور وہ اس غلط فہمی کا شکار ہوتا ہے کہ یہ دونوں حکم متضاد ہیں' کیونکہ ایک ہی اسم استعمال کرکے ایک فعل کو مباح قرار دیا گیا ہے اور بالکل وہی اسم استعمال کرکے دوسرے فعل کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

تو جس شخص کا مبلغ علم یہ ہو' اسے فقہ اور فتویٰ نویسی میں مشغول نہیں ہونا چاہئے' اس پر لازم ہے کہ وہ علم حاصل کرے اور اس وقت تک خاموشی اختیار کرے جب تک اسے اتنا علم حاصل نہیں ہوجاتا' جس کے ہمراہ فتویٰ دینا جائز ہوتا ہے۔

جو شخص اس علم کی سمجھ بوجھ رکھتا ہے' وہ یہ بات جانتا ہے کہ جس چیز کو مباح قرار دیا گیا ہے' وہ ممنوعہ چیز کے علاوہ ہے۔ اگرچہ ایک ہی' اسم' ممنوعہ اور مباح دونوں چیزوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔

اس قسم سے وہ مسئلہ تعلق رکھتا ہے' جس کے بارے میں' میں نے ذکر کیا ہے' اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس بات کی طرف رہنمائی کی ہے' دن میں روزے کے دوران خواتین کے ساتھ مباشرت جائز نہیں ہے۔ اس کی دلیل یہ فرمانِ الٰہی ہے:

''اب تم ان کے ساتھ مباشرت کرلو اور جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہے اسے تلاش کرو اور تم اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک صبح صادق سے تعلق رکھنے والا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے کے مقابلے میں تمہارے سامنے واضح نہ ہو جائے''۔

تو اللہ تعالیٰ نے رات کے وقت خواتین کے ساتھ مباشرت کرنے اور کھانے پینے کو مباح قرار دیا ہے اور پھر اس نے ہمیں رات تک روزہ مکمل کرنے کا بھی حکم دیا ہے اس شرط پر کہ رات کے وقت مباح قرار دی جانے والی مباشرت جس کا ذکر کھانے پینے کے ساتھ ہے اس سے مراد صحبت کرنا ہے جو روزہ دار کے روزے کو توڑ دیتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے فعل کے ذریعے روزے کے دوران جس مباشرت کو مباح قرار دیا ہے وہ ایسی مباشرت ہے جو صحبت کے علاوہ ہو کیونکہ نبی اکرم ﷺ روزے کے دوران یہ مباشرت کر لیتے تھے۔

اور وہ مباشرت جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے جو روزہ دار کے روزے کو توڑ دیتی ہے اس سے مراد وہ مباشرت ہے جو اس مباشرت کے علاوہ ہے جو نبی اکرم ﷺ روزے کے دوران کرلیا کرتے تھے۔

''مباشرت'' ایک اسم ہے جو دو ایسے افعال کے لئے استعمال ہوا ہے جن میں سے ایک دن کے وقت روزے کے دوران مباح ہے اور دوسرا دن کے وقت روزے کے دوران ممنوع ہے اور وہ فعل روزہ دار کے روزے کو توڑ دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی اسی قسم سے تعلق رکھتا ہے۔

''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف جلدی کرو اور خرید و فروخت چھوڑ دو''۔

تو ہمارے پروردگار نے جمعہ کی طرف سعی کرنے کا حکم دیا ہے۔

جبکہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم نماز کے لئے آؤ تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ چلتے ہوئے اس کی طرف آؤ تم پر سکینت لازم ہے''۔

تو لفظ ''سعی'' دوڑنے اور تیز چلنے کے لئے استعمال ہوتا ہے اور کسی جگہ کی طرف جانے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے تو جس سعی کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ جمعہ کی طرف وہ سعی کی جائے اس سے مراد اس کی طرف جانا ہے اور جس سعی سے نبی اکرم ﷺ نے منع کیا ہے اس سے مراد دوڑنا اور تیز چلنا ہے۔

تو ایک ہی اسم دو افعال کے لئے استعمال ہوا ہے جن میں سے ایک ''مامور'' ہے اور دوسرا ممنوع ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں اس قسم کی مثالیں کتاب ''معانی القرآن'' میں بیان کروں گا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اس بات کی توفیق دی۔

بَابُ تَمْثِيلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبْلَةَ الصَّائِمِ بِالْمَضْمَضَةِ مِنْهُ بِالْمَاءِ

باب 82: نبی اکرم ﷺ کا روزہ دار کے بوسہ لینے کو پانی کے ذریعے کلی کرنے سے تشبیہ دینا

1999 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ بُكَيْرٍ وَهُوَ

ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ،

متن حدیث: اَنَّهُ قَالَ: هَشَشْتُ يَوْمًا، فَقَبَّلْتُ وَاَنَا صَائِمٌ، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: صَنَعْتُ الْيَوْمَ اَمْرًا عَظِيمًا، قَبَّلْتُ وَاَنَا صَائِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَيْتَ لَوْ تَمَضْمَضْتَ بِمَاءٍ وَاَنْتَ صَائِمٌ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ الرَّبِيعُ: اَظُنُّهُ قَالَ -: فَفِيمَ؟ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْوَلِيدِ يَقُوْلُ: جَاءَنِيْ هِلَالٌ الرَّازِيُّ فَسَاَلَنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان -- شعیب بن لیث -- لیث -- بکیر ابن عبداللہ بن اشج -- عبدالملک بن سعید انصاری (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک دن میری طبیعت میں شوخی آئی تو میں نے روزے کے دوران (اپنی بیوی کا) بوسہ لے لیا' پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: آج میں نے ایک بڑے کام کا ارتکاب کیا' میں نے روزے کے دوران (اپنی بیوی کا) بوسہ لے لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر تم روزے کے دوران پانی سے کلی کر لیتے ہو (تو اس کا کیا حکم ہوگا؟) میں نے عرض کی: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ربیع کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں) "تو پھر؟"

محمد بن یحییٰ کہتے ہیں: ابوولید نے یہ بات بیان کی: ہلال رازی میرے پاس آئے' انہوں نے مجھ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) عبدالملک بن سعید (نامی راوی) ابن سوید ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ قُبْلَةِ الصَّائِمِ

باب 83: روزہ دار کے لئے بوسہ لینے کی اجازت

2000 - سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَاَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ: اَسَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ، عَنْ عَائِشَةَ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ؟ فَسَكَتَ عَنِّيْ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: نَعَمْ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَرَّجْتُ هٰذَا الْبَابَ بِتَمَامِهِ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے سوال کیا' کیا آپ نے اپنے والد کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے؟

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے''۔

تو وہ (یعنی عبدالرحمان بن قاسم) کچھ دیر خاموش رہے' پھر وہ بولے: جی ہاں!

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں نے یہ باب مکمل طور پر کتاب ''الکبیر'' میں نقل کر دیا ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِیْ قُبْلَةِ الصَّائِمِ رُئُوسَ النِّسَاءِ وَوُجُوهَهُنَّ خِلَافَ مَذْهَبِ مَنْ كَانَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ

باب 84: روزہ دار کے لئے خواتین (یعنی بیوی) کے سر اور چہرے کا بوسہ لینے کی اجازت اور یہ اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اسے مکروہ سمجھتا ہے

2001 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ، ح وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُطَرِّفٍ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَظَلُّ صَائِمًا، لَا يُبَالِي مَا قَبَّلَ مِنْ وَجْهِي حَتّٰى يُفْطِرَ وَقَالَ يُوسُفُ: فَقَبَّلَ مَا شَاءَ مِنْ وَجْهِي وَقَالَ الزَّعْفَرَانِيُّ: فَقَبَّلَ اَیَّ مَكَانٍ شَاءَ مِنْ وَجْهِي

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --حسن بن محمد زعفرانی-- عبیدہ-- مطرف (یہاں تحویلِ سند ہے) یوسف بن موسیٰ-- جریر-- مطرف اور-- علی بن منذر-- ابن فضیل-- مطرف-- عامر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) مسروق نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

2000- وهو في "الموطا" 1/292 في الصيام: باب ما جاء في الرخصة في القبلة للصائم .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/256، والبخاري "1928" في الصوم: باب القبلة للصائم، والبيهقي 4/233، والبغوي "1750" .وأخرجه علي بن الجعد "2387"، وعبد الرزاق "7409"، والحميدي "198"، والدارمي 2/12، وابن أبي شيبة 3/59، ومسلم "1106" في الصوم: باب بيان أن القبلة في الصوم ليست محرمة على من لم تحرك شهوته، وأبو يعلى "4428" و"4715" و"4734"، ولطحاوي 2/91، والبيهقي 4/233 من طرق عن هشام، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق "7410"، والطيالسي "1391"، والحميدي "196" و"197"، وابن أبي شيبة 3/59، وأحمد 6/39 و 40 و 42 و 44 و101 و 126 و 174 و 201 و 216 و 230 و 255 و 263 و 266، ومسلم "1006"، وأبو داوُد "2382" و "2383" و"2384" في الصوم: باب القبلة للصائم، والترمذي "727" في الصوم: باب ما جاء في القبلة للصائم، و "729" باب ما جاء في مباشرة الصائم، والطحاوي 2/91 و92 و93، ابن الجارود "391"، والدارقطني 2/180 و181، البيهقي 4/233، البغوي "1748" و"1749" من طرق عن عائشة .

"نبی اکرم ﷺ روزے کی حالت میں ہوتے تھے اور آپ اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ آپ افطاری تک میرے چہرے کا کتنی مرتبہ بوسہ لیتے تھے"۔

یوسف نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "آپ ﷺ جتنا چاہتے میرے چہرے کا بوسہ لیتے"۔

زعفرانی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "آپ میرے چہرے پر جہاں چاہتے بوسہ لیتے"۔

2002 - وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصِيبُ مِنَ الرُّؤُوسِ وَهُوَ صَائِمٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) عبداللہ بن شقیق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"نبی اکرم ﷺ روزے کے دوران (اپنی ازواج کے) سروں (یعنی چہروں) پر بوسہ دیتے تھے"۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ مَصِّ الصَّائِمِ لِسَانَ الْمَرْاَةِ خِلَافَ مَذْهَبِ مَنْ كَرِهَ الْقُبْلَةَ لِلصَّائِمِ عَلَى الْفَمِ اِنْ جَازَ الِاحْتِجَاجُ بِمِصْدَعٍ اَبِيْ يَحْيَى، فَاِنِّيْ لَا اَعْرِفُهُ بِعَدَالَةٍ وَلَا جَرْحٍ

باب **85**: روزہ دار کے لئے بیوی کی زبان کو چوسنے کی اجازت

یہ اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو روزہ دار کے لئے منہ کا بوسہ لینے کو مکروہ سمجھتا ہے لیکن اس کے لئے یہ بات شرط ہے مصدع ابو یحییٰ نامی راوی کی نقل کردہ روایت سے استدلال کرنا جائز ہو کیونکہ مجھے اس کے بارے میں عدالت یا جرح کا کوئی علم نہیں ہے۔

2003 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ الطَّاحِيُّ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ اَوْسٍ، عَنْ مِصْدَعٍ اَبِيْ يَحْيَى، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ، وَيَمُصُّ لِسَانَهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بشر بن معاذ عقدی -- محمد بن دینار الطاحی -- سعد بن اوس -- مصدع ابو یحییٰ -- کے حوالے سے نقل کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ روزے کی حالت میں ان کا بوسہ لیتے تھے اور ان کی زبان چوستے تھے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ قُبْلَةِ الصَّائِمِ الْمَرْاَةَ الصَّائِمَةَ

باب **86**: روزہ دار شخص کے لئے روزہ دار بیوی کا بوسہ لینے کی اجازت

2004 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:
متنِ حدیث: اَهْوَى اِلَـيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُقَبِّلَنِي، فَقُلْتُ: اِنِّي صَائِمَةٌ قَالَ: وَاَنَا صَائِمٌ فَقَبَّلَنِي قَالَ بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ: عَنْ طَلْحَةَ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بشر بن معاذ -- ابوعوانہ -- سعد بن ابراہیم (یہاں تحویلِ سند ہے) یحییٰ بن حکیم -- ابن ابوعدی -- شعبہ -- سعد بن ابراہیم -- طلحہ بن عبداللہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف جھکے تاکہ میرا بوسہ لیں میں نے عرض کی: میں روزہ دار ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے بھی روزہ رکھا ہوا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا بوسہ لے لیا۔

بشر بن معاذ نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: طلحہ نے اپنی قوم کے ایک فرد سے (روایت نقل کی ہے)

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الْقُبْلَةَ لِلصَّائِمِ مُبَاحَةٌ لِجَمِيعِ الصُّوَّامِ وَلَمْ تَكُنْ خَاصَّةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ

باب 87: اس بات کی دلیل کہ روزہ دار کے بوسہ لینے کا حکم تمام روزہ داروں کے لئے مباح ہے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص نہیں ہے

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت بھی اس باب سے تعلق رکھتی ہے۔

2005 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ."

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی اور بشر بن معاذ -- معتمر -- حمید -- ابومتوکل الناجی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو بوسہ لینے کی اجازت دی ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ

باب 88: روزہ دار کو مسواک کرنے کی اجازت

2006 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى اُمَّتِي لَاَمَرْتُهُمْ

بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، وَلَمْ يَسْتَثْنِ مُفْطِرًا دُوْنَ صَائِمٍ، فَفِيْهَا دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ السِّوَاكَ لِلصَّائِمِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ فَضِيلَةٌ كَهُوَ لِلْمُفْطِرِ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتائی ہے۔

''اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی اُمت کو مشقت کا شکار کر دوں گا' تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔

آپ نے اس میں روزہ دار یا غیر روزہ دار کا استثناء نہیں کیا۔ اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے' روزہ دار کے لئے ہر نماز کے وقت مسواک کرنے میں اسی طرح فضیلت پائی جاتی ہے' جس طرح غیر روزہ دار شخص کے لئے ہوتی ہے۔

2007 - قَدْ رَوَى عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا اُحْصِي يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ - يَعْنِيْ ابْنَ عُيَيْنَةَ - ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَاَبُوْ مُوْسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى. قَالَ بُنْدَارٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى: عَنْ سُفْيَانَ ح، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح، وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّغْلَبِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ غَيْرَ اَنَّ اَبَا مُوْسٰى قَالَ: فِيْ حَدِيْثِ يَحْيٰى: وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِيْ حَدِيْثِهِ: مَا لَا اُحْصِي، اَوْ مَا لَا اَعُدُّهُ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: " وَاَنَا بَرِيءٌ مِنْ عُهْدَةِ عَاصِمٍ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى يَقُوْلُ: عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ لَيْسَ عَلَيْهِ قِيَاسٌ " وَسَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ حَجَّاجٍ يَقُوْلُ: سَاَلْنَا يَحْيٰى بْنَ مَعِيْنٍ، فَقُلْنَا: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَمْ عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَسْتُ اُحِبُّ وَاحِدًا مِنْهُمَا "

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: كُنْتُ لَا اُخَرِّجُ حَدِيْثَ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ، ثُمَّ نَظَرْتُ، فَاِذَا شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ قَدْ رَوَيَا عَنْهُ، وَيَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ - وَهُمَا اِمَامَا اَهْلِ زَمَانِهِمَا - قَدْ رَوَيَا عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْهُ، وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مَالِكٌ خَبَرًا فِيْ غَيْرِ الْمُوَطَّاِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) قد روی عاصم بن عبد اللہ--عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ-- اپنے والد-- ابوموسیٰ--سفیان-ابن عیینہ--عاصم بن عبید اللہ (یہاں تحویل سند ہے)--محمد بن بشار--وابوموسیٰ--یحییٰ--بندار--سفیان -- ابوموسیٰ:--سفیان (یہاں تحویل سند ہے)--ابوموسیٰ--عبدالرحمٰن--سفیان (یہاں تحویل سند ہے)--جعفر بن محمد تغلبی --وکیع--سفیان--عاصم بن عبید اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

2007: مسند أحمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث عامر بن ربيعة - حديث: 15401' مسند الحميدي - أحاديث عامر بن ربيعة رضي الله عنه' حديث: 139' البحر الزخار مسند البزار - ما أسند عامر بن ربيعة عن النبي' حديث: 3219

''میں نے لاتعداد مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے''۔

جعفر بن محمد نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''میں شمار نہیں کر سکتا (یا شاید یہ الفاظ ہیں) میں گنتی نہیں کر سکتا''۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں عاصم سے بری الذمہ ہوں۔

میں نے محمد بن یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا: عاصم بن عبیداللہ پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔

میں نے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ہم نے یحییٰ بن معین سے سوال کیا' ہم نے کہا: عبداللہ بن محمد بن عقیل آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ یا عاصم بن عبیداللہ؟ انہوں نے جواب دیا: میں ان دونوں میں سے کسی کو بھی پسند نہیں کرتا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں نے عاصم بن عبیداللہ کی روایات اس کتاب میں نقل نہیں کی ہیں' پھر میں نے غور کیا' شعبہ اور ثوری نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی' یہ دونوں اپنے زمانے کے امام ہیں' ان دونوں نے ثوری کے حوالے سے' اس راوی سے روایات نقل کی ہیں۔

امام مالک نے بھی ''موطا'' کے علاوہ میں' اس سے روایت نقل کی ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اكْتِحَالِ الصَّائِمِ

إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، وَإِنْ لَّمْ يَصِحَّ الْخَبَرُ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ، فَالْقُرْآنُ دَالٌّ عَلَى إِبَاحَتِهِ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ) (البقرة: 187) الْآيَةَ، دَالٌّ عَلَى إِبَاحَةِ الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ"

باب 89: روزہ دار کو سرمہ ڈالنے کی اجازت بشرطیکہ روایت مستند ہو

اور اگر نقل کے اعتبار سے روایت مستند نہیں ہے' تو قرآن اس کی اباحیت پر دلالت کرتا ہے اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اب تم ان کے ساتھ مباشرت کر لو''

یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے' روزہ دار کے لئے سرمہ لگانا مباح ہے

2008 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ عُبَيْدِ اللَّهِ ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ قَالَ:

متنِ حدیث: نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَنَزَلْتُ مَعَهُ ، فَدَعَانِي بِكُحْلِ اِثْمِدٍ ، فَاكْتَحَلَ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ صَائِمٌ اِثْمِدَ غَيْرَ مُمَسَّكٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَنَا اَبْرَاُ مِنْ عُهْدَةِ هٰذَا الْاِسْنَادِ لِمَعْمَرٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- علی بن معبد -- معمر بن محمد بن عبیداللہ بن ابو رافع -- اپنے والد کے حوالے سے عبیداللہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ خیبر (کے راستے میں) سواری سے نیچے اترے آپ کے ساتھ میں بھی اترا' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے ''اثمد'' سرمہ منگوایا اور آپ نے رمضان میں سرمہ لگایا جبکہ آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا' یہ ''اثمد'' تھا' جس میں مشک نہیں ملی ہوئی تھی۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) میں معمر کی اس سند کی ذمہ داری سے بری ہوں۔

بَابُ اِبَاحَةِ تَرْكِ الْجُنُبِ الِاغْتِسَالَ مِنَ الْجَنَابَةِ اِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِذَا كَانَ مُرِيْدًا لِلصَّوْمِ

باب 90: جنبی شخص کا صبح صادق تک غسل جنابت کو ترک کرنا مباح ہے' جبکہ وہ روزہ رکھنے کا ارادہ بھی رکھتا ہو

2009 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي سُمَيٌّ، وَسَمِعْتُهُ مِنْ سُمَيٍّ، وَحَدَّثَنِي، سُمَيٌّ سَمِعَهُ مِنْ اَبِي بَكْرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ مُعَاوِيَةَ اَرْسَلَ اِلٰى عَائِشَةَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ. قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَذَهَبْتُ مَعَ اَبِي، فَسَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الصُّبْحُ وَهُوَ جُنُبٌ فَيَصُوْمُ.

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبدالجبار بن علاء--سفیان--سمی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: انہوں نے یہ روایت ابوبکر (نامی راوی سے سنی ہے) وہ بیان کرتے ہیں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمان بن حارث کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ راوی کہتے ہیں: میں اپنے والد (عبدالرحمان بن حارث) کے ہمراہ گیا' میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

''نبی اکرم ﷺ (بعض اوقات) کے صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے' اور (پھر بھی) آپ روزہ رکھ لیتے تھے''۔

2010 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُمَيٍّ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا سُمَيٌّ، سَمِعَ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيَّ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِمِثْلِهِ. قَالَ اَبُوْ عَمَّارٍ فِيْ كُلِّهَا: عَنْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--ابوعمار--سفیان--سمی (یہاں تحویلِ سند ہے) یحییٰ بن حکیم--سفیان--سمی--ابوبکر بن عبدالرحمٰن مخزومی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

(اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)

2009: صحيح البخارى - كتاب الصوم' باب الصائم يصبح جنبا - حديث: 1836' مسند أبى يعلى الموصلى - مسند عائشة' حديث: 4432

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ فِي الزَّجْرِ عَنِ الصَّوْمِ

إِذَا أَدْرَكَ الْجُنُبَ الصُّبْحُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ لَمْ يَفْهَمْ مَعْنَاهُ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ، فَأَنْكَرَ الْخَبَرَ، وَتَوَهَّمَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ مَعَ جَلَالَتِهِ وَمَكَانِهِ مِنَ الْعِلْمِ غَلَطَ فِي رِوَايَتِهِ، وَالْخَبَرُ ثَابِتٌ صَحِيحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ إِلَّا أَنَّهُ مَنْسُوخٌ لَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ غَلَطَ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْخَبَرِ

باب 91: اس روایت کا تذکرہ جو ایسی حالت میں روزے کی ممانعت کے بارے میں نقل کی گئی ہے

جب جنبی شخص غسل کرنے سے پہلے صبح صادق کو پالیتا ہے اس روایت کا مفہوم بعض علماء کو سمجھ میں نہیں آیا تو انہوں نے اس روایت کا انکار کر دیا اور انہیں یہ غلط فہمی ہوئی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی جلالت شان اور اپنی علمی مرتبہ و مقام کے باوجود اس روایت میں غلطی کی ہے حالانکہ یہ روایت نقل کے حوالے سے ثابت شدہ اور مستند ہے البتہ (حکم کے اعتبار سے) منسوخ ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس روایت کو نقل کرنے میں کوئی غلطی نہیں کی۔

2011 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

متنِ حدیث: قَالَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، بَلَغَ مَرْوَانَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: مَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا فَلَا يَصُمْ. قَالَ: فَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ، وَأَبُوهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَتَّى دَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ، وَعَائِشَةَ، وَكِلَاهُمَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا ثُمَّ يَصُومُ فَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ، وَأَبُوهُ حَتَّى أَتَيَا مَرْوَانَ، فَحَدَّثَاهُ فَقَالَ: عَزَمْتُ عَلَيْكُمَا لَمَا انْطَلَقْتُمَا إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ، فَحَدَّثَاهُ، فَقَالَ: أَهُمَا قَالَتَا لَكُمَا؟ قَالَا: نَعَمْ. قَالَ: هُمَا أَعْلَمُ. إِنَّمَا أَنْبَأَنِيهِ الْفَضْلُ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: "قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَحَالَ الْخَبَرَ عَلَى مَلِيءٍ صَادِقٍ بَارٍّ فِي خَبَرِهِ، إِلَّا أَنَّ الْخَبَرَ مَنْسُوخٌ، لَا أَنَّهُ وَهْمٌ، لَا غَلَطَ، وَذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عِنْدَ ابْتِدَاءِ فَرْضِ الصَّوْمِ عَلَى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ حَظَرَ عَلَيْهِمْ لَا الْأَكْلَ وَالشُّرْبَ فِي لَيْلِ الصَّوْمِ بَعْدَ النَّوْمِ، كَذٰلِكَ الْجِمَاعَ، فَيُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ خَبَرُ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ: مَنْ أَصْبَحَ وَهُوَ جُنُبٌ فَلَا يَصُمْ، فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ قَبْلَ أَنْ يُبِيحَ اللّٰهُ الْجِمَاعَ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا أَبَاحَ اللّٰهُ تَعَالَى الْجِمَاعَ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ كَانَ لِلْجُنُبِ إِذَا أَصْبَحَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ أَنْ يَصُومَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا أَبَاحَ الْجِمَاعَ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ كَانَ الْعِلْمُ مُحِيطًا بِأَنَّ الْمُجَامِعَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ يَطْرُقُهُ فَاعِلًا مَا قَدْ أَبَاحَهُ اللّٰهُ لَهُ فِي نَصِّ تَنْزِيلِهِ، وَلَا سَبِيلَ لِمَنْ هٰذَا فِعْلُهُ إِلَى الِاغْتِسَالِ إِلَّا بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ، وَلَوْ كَانَ إِذَا أَدْرَكَهُ الصُّبْحُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ لَمْ يَجُزْ لَهُ الصَّوْمُ كَانَ الْجِمَاعُ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ بِأَقَلَّ وَقْتٍ يُمْكِنُ الِاغْتِسَالُ فِيهِ مَحْظُورًا غَيْرَ مُبَاحٍ، وَفِي إِبَاحَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْجِمَاعَ فِي جِمَاعِ اللَّيْلِ بَعْدَ

مَا كَانَ مَحْظُورًا بَعْدَ النَّوْمِ بَانَ وَثَبَتَ اَنَّ الْجَنَابَةَ الْبَاقِيَةَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ بِجِمَاعٍ فِي اللَّيْلِ مُبَاحٌ لَا يَمْنَعُ الصَّوْمَ. فَخَبَرُ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا كَانَ يُدْرِكُهُ الصُّبْحُ جُنُبًا نَاسِخٌ لِخَبَرِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ؛ لِاَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْبِهُ اَنْ يَكُوْنَ بَعْدَ نُزُوْلِ اِبَاحَةِ الْجِمَاعِ اِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ ، فَاسْمَعِ الْاٰنَ خَبَرًا عَنْ كَاتِبِ الْوَحْيِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِحَّةِ مَا تَاَوَّلْتُ خَبَرَ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن بشار--عبدالوہاب--ایوب--عکرمہ بن خالد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) ابوبکر بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں:

میں اس روایت کے بارے میں سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ مروان کو یہ اطلاع ملی' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔

''جو شخص صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہو' وہ روزہ نہ رکھے''۔

ابوبکر بن عبدالرحمان اوران کے والد گئے اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو ان دونوں خواتین نے یہ بتایا: (بعض اوقات) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے اور پھر روزہ رکھ لیتے تھے۔

پھر ابوبکر بن عبدالرحمان اوران کے والد مروان کے پاس گئے' اور اسے اس بارے میں بتایا' تو اس نے کہا:

میں آپ دونوں کو تاکید کرتا ہوں' کہ آپ دونوں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جائیں' اور انہیں یہ بتائیں۔ (جب ان دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی) تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا ان دونوں خواتین نے (بذات خود) تم دونوں کو یہ بات بتائی ہے؟ ان دونوں حضرات نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ان دونوں کو زیادہ پتہ ہو گا۔ مجھے تو حضرت فضل (بن عباس رضی اللہ عنہما) نے یہ بات بتائی تھی۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بزرگ (حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما) کی (روایت کی بنیاد پر) بیان کی تھی' جو اپنی روایت میں نیک اور سچے تھے' البتہ یہ روایت منسوخ ہے' ایسا نہیں ہے کہ اس میں وہم یا غلطی پائی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے' جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر ابتداء میں روزے فرض کئے' تو رات کے وقت سو جانے کے بعد (خواہ ابھی سحری کا وقت ختم نہ ہوا ہو) کھانا اور پینا ان کے لئے ممنوع قرار دیا تھا۔ صحبت کرنے کا بھی یہی حکم تھا۔

تو اس بات کا امکان موجود ہے۔ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ یہ روایت ''جو شخص صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہو وہ روزہ نہ رکھے'' یہ اس وقت سے پہلے ہو' جب اللہ تعالیٰ نے صبح صادق سے پہلے تک صحبت کرنا مباح قرار دیدیا تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے جنبی شخص کے لئے صبح صادق تک صحبت کرنے کو مباح قرار دیدیا' تو اب جنبی کو یہ حق ہے کہ اگر وہ صبح صادق تک غسل نہیں کر پاتا تو بھی اس دن روزہ رکھ لے۔

کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے صبح صادق تک صحبت کرنے کو مباح قرار دیدیا تو اب یہ بات واضح ہے۔ صبح ہونے سے پہلے صحبت کرنے والا شخص اس وقت تک اس عمل کو جاری رکھ سکتا ہے جب تک اللہ تعالیٰ نے اپنی نازل کردہ (کتاب) کی نص میں یہ عمل اس کے لئے مباح قرار دیا ہے اور جو شخص اس وقت تک یہ عمل کرتا ہے وہ صبح صادق ہو جانے کے بعد ہی غسل کرسکتا ہے۔

اگر یہ صورتحال ہو کہ اس کے غسل کرنے سے پہلے صبح صادق ہو جائے تو اس کے لئے روزہ رکھنا جائز ہی نہ ہو تو صبح صادق سے پہلے اتنے وقت میں صحبت کرنا اس کے لئے ممنوع ہوگا' مباح نہیں ہوگا' جتنی دیر میں غسل کیا جاسکتا ہے۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے رات کے وقت (یعنی صبح صادق سے پہلے تک) صحبت کرنے کو مباح قرار دیا ہے' حالانکہ پہلے سو جانے کے بعد یہ ممنوع ہوتا تھا' اس سے یہ بات واضح اور ثابت ہو جاتی ہے' رات میں (یعنی صبح صادق سے پہلے) صحبت کرنے سے' صبح صادق تک باقی رہ جانے والی جنابت مباح ہے اور روزے میں رکاوٹ نہیں بنتی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ یہ روایت جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے کے بارے میں ہے' جبکہ آپ صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے' یہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت کی ناسخ ہوگی' کیونکہ اس بات کا احتمال موجود ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فعل' صبح صادق تک صحبت کرنے کے مباح ہونے کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہو۔

اب آپ وہ روایت سنیے (جو درج ذیل ہے) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی (حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) سے منقول ہے' یہ اس تاویل کے درست ہونے پر دلالت کرتی ہے' جو تاویل میں نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت کی بیان کی ہے۔

2012 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ ثَوْبَانَ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ اَخْبَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، عَنْ قَوْلِ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ: "مَنِ اطَّلَعَ عَلَيْهِ الْفَجْرُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ لَمْ يَغْتَسِلْ، اَفْطَرَ وَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ؟ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْنَا الصِّيَامَ، كَمَا كَتَبَ عَلَيْنَا الصَّلَاةَ، فَلَوْ اَنَّ رَجُلًا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَهُوَ نَائِمٌ كَانَ يَتْرُكُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: قُلْتُ لِزَيْدٍ: فَيَصُومُ، وَيَصُومُ يَوْمًا آخَرَ؟ فَقَالَ زَيْدٌ: يَوْمَيْنِ بِيَوْمٍ"

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- علی بن سہل رملی -- ولید ابن مسلم -- عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان -- اپنے والد کے حوالے سے -- مکحول کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

قبیصہ بن ذویب بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کے بارے میں بتایا' وہ یہ کہتے ہیں:

''رمضان کے مہینے میں جو شخص صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہو' اس نے ابھی غسل نہ کیا ہو تو وہ (اس دن) روزہ نہ رکھے اور اس پر قضاء لازم ہوگی''۔

تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہم پر روزے فرض کیے ہیں جس طرح اس نے ہم پر نماز فرض کی ہے تو کیا اگر کوئی شخص سورج طلوع ہونے کے وقت سویا ہوا ہو؟ تو کیا وہ نماز ترک کر دے گا؟

(راوی کہتے ہیں) میں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے کہا: تو کیا وہ اس دن روزہ رکھے گا اور ایک اور دن بھی (قضا کے طور پر) روزہ رکھے گا؟ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (کیا) ایک دن کے عوض میں دو دن (کے روزے رکھنے پڑتے ہیں؟)

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ جَنَابَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ اَخَّرَ الْغُسْلَ بَعْدَهَا اِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَصَامَ، كَانَ مِنْ جِمَاعٍ لَا مِنِ احْتِلَامٍ

باب 92: اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ جنابت جس کے بعد آپ نے صبح صادق تک غسل کو مؤخر کر دیا تھا' یہ صحبت کرنے کی وجہ سے تھی احتلام کی وجہ سے نہیں تھی

2013 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اُمِّهِ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنَ النِّسَاءِ مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ، ثُمَّ يَظَلُّ صَائِمًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- یحییٰ بن سعید انصاری -- عراک بن مالک -- عبدالملک بن ابوبکر -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

وہ اپنی والدہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

(بعض اوقات) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج (کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کرنے) کی وجہ سے' احتلام کی وجہ سے نہیں' (صبح صادق کے وقت) جنابت کی حالت میں ہوتے تھے لیکن پھر' آپ (اس دن) روزہ رکھ لیتے تھے۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الصَّوْمَ جَائِزٌ لِكُلِّ مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا وَّاغْتَسَلَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

وَالزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّقَالَ: كَانَ هٰذَا خَاصًّا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ كُلَّ مَا فَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يَجُزْ اَنَّهٗ خَاصٌّ لَهٗ، فَعَلَى النَّاسِ التَّاَسِّي بِهٖ وَاتِّبَاعِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

باب 93: اس بات کی دلیل کہ ایسے ہر شخص کے لئے روزہ رکھنا جائز ہے جو جنابت کی حالت میں صبح صادق کرتا ہے اور صبح صادق کے بعد غسل کرتا ہے

اور اس بات کو بیان کرنے کی ممانعت کہ یہ حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص تھا۔ اس کے ساتھ اس بات کی دلیل کہ ہر وہ کام

2013- اخرجه ابن أبي شيبة 3/80، والنسائي في الصيام كما في "التحفة" 13/22، والطحاوي في "مشكل الآثار" "536"، والطبراني 23/ "596" من طرق عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد .

جو نبی اکرم ﷺ نے کیا ہو اور آپ نے اس بارے میں یہ نہ بتایا ہو کہ یہ آپ کے لئے مخصوص ہے۔ لوگوں پر یہ بات لازم ہے وہ نبی اکرم ﷺ کی پیروی اور اتباع

2014 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ اَبِيْ طُوَالَةَ، اَنَّ اَبَا يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ، اَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِيهِ وَهِيَ تَسْمَعُ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، تُدْرِكُنِيْ الصَّلَاةُ وَاَنَا جُنُبٌ اَفَاَصُوْمُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَنَا تُدْرِكُنِيْ الصَّلَاةُ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَصُوْمُ، فَقَالَ: لَسْتَ مِثْلَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ - يَعْنِيْ -: اِنِّيْ لَاَرْجُو اَنْ اَكُوْنَ اَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ، وَاَعْلَمَكُمْ بِمَا اَتَّقِي

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: "هٰذَا الرَّجَاءُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ اَقُوْلُ: اِنَّهُ جَائِزٌ اَنْ يَقُوْلَ الْمَرْءُ فِيمَا لَا يَشُكُّ فِيهِ وَلَا يَمْتَرِي: وَاَنَا اَرْجُو اَنْ يَكُوْنَ كَذَا وَكَذَا، اِذْ لَا شَكَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مُسْتَيْقِنًا غَيْرَ شَاكٍّ، وَلَا مُرْتَابٍ اَنْ كَانَ اَخْشَى الْقَوْمِ لِلّٰهِ وَاَعْلَمَهُمْ بِمَا يَتَّقِي، وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ رُوِيَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ اَنَّهُ قِيلَ لَهُ: اَمُؤْمِنٌ اَنْتَ؟ قَالَ: اَرْجُو، وَلَا شَكَّ وَلَا ارْتِيَابَ اَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ كَانَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ اَحْكَامُ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الْمُنَاكَحَاتِ، وَالْمُبَايَعَاتِ وَشَرَائِعِ الْاِسْلَامِ، وَقَدْ بَيَّنْتُ هٰذِهِ الْمَسْاَلَةَ فِيْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ، فَاسْمَعِ الدَّلِيْلَ الْوَاضِحَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ بِقَوْلِهِ: اِنِّيْ لَاَرْجُو مَا اَعْلَمْتُ اَنَّهُ: قَدْ اَقْسَمَ بِاللّٰهِ اَنَّهُ اَشَدُّهُمْ خَشْيَةً"

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر سعدی-- اسماعیل بن جعفر--عبداللہ ابن عبدالرحمن بن معمر ابوطوالہ--ابو یونس مولی عائشہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مسئلہ دریافت کرنے کے لئے آیا' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا دروازے کے پیچھے سے (ان کی بات چیت) سن رہی تھیں' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! بعض اوقات (فجر کی) نماز (یعنی صبح صادق کے وقت) میں جنابت کی حالت میں ہوتا ہوں' تو کیا میں روزہ رکھ لوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بعض اوقات میں بھی نماز کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتا ہوں لیکن میں روزہ رکھ لیتا ہوں' اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہماری طرح نہیں ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم! مجھے یہ امید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور تم سب سے زیادہ ان چیزوں کے بارے میں علم رکھتا ہوں جن سے پرہیز کرنا چاہئے۔

2014- واخرجه مسلم "1110" فی الصیام: باب صحة صوم من طلع علیة الفجر وهو جنب، والنسائی فی الصوم والتفسیر کما فی "التحفة" 12/381، والبیهقی 4/214 من طرق عن إسماعیل بن جعفر، بهذا الإسناد. وانظر "3501".

یہ ''رجاء'' (یعنی امید یعنی روایت میں نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ ''ارجو'' یعنی مجھے یہ امید ہے) یہ لفظ اس قسم سے تعلق رکھتا ہے جس کے بارے میں میں یہ کہتا ہوں یہ جائز ہے کہ آدمی کو جس چیز کے بارے میں کوئی شک وشبہ نہ ہو وہ اس کے بارے میں یہ کہے: ''مجھے یہ امید ہے'' کہ اس اس طرح ہوگا۔

کیونکہ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے نبی اکرم ﷺ کو اس بات کا یقین تھا اور آپ کو اس بارے میں کوئی شک وشبہ نہیں تھا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرنے والے ہیں اور پرہیزگاری سے متعلق امور کا سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔

یہ اس نوعیت سے تعلق رکھتا ہے جو علقمہ بن قیس کے بارے میں منقول ہے ان سے دریافت کیا گیا: کیا آپ مومن ہیں؟

انہوں نے جواب دیا: مجھے امید ہے۔

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے وہ ان مومنین میں سے ایک تھے جن پر شادی بیاہ خرید وفروخت اور دیگر شرعی مسائل میں مومنین کے احکام جاری ہوتے ہیں۔

میں نے یہ مسئلہ کتاب ''الایمان'' میں بیان کر دیا ہے۔

اب آپ اس بات کی واضح دلیل سن لیں نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان ''ارجو'' سے مراد وہی ہے جو میں نے بیان کیا ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ بات بیان کی ہے: ''آپ ﷺ سب سے زیادہ خشیت والے تھے''۔

2015 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ الْاَمْرِ ، فَرَغِبَ عَنْهُ رِجَالٌ ، فَقَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ اٰمُرُهُمْ بِالْاَمْرِ يَرْغَبُوْنَ عَنْهُ؟ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ ، وَاَشَدُّهُمْ خَشْيَةً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --بندار--عبدالرحمٰن--سفیان--اعمش--ابوضحیٰ--مسروق (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے کسی معاملے کے بارے میں رخصت دی تو کچھ لوگوں نے اس سے روگردانی کی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ میں انہیں ایک معاملے میں ہدایت کر رہا ہوں اور وہ اس سے روگردانی کر رہے ہیں؟ اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں ان سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں اور ان سب سے زیادہ خشیت رکھتا ہوں۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ، مَنْ اُبِيحَ لَهُ الْفِطْرُ فِي رَمَضَانَ عِنْدَ الْمُسَافِرِ

(ابواب کا مجموعہ)

سفر کے دوران روزے رکھنا اور رمضان میں کون سے مسافر کے لئے روزہ نہ رکھنا مباح ہوگا

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

بِلَفْظَةٍ مُخْتَصَرَةٍ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ السَّبَبِ الَّذِي قَالَ لَهُ تِلْكَ الْمَقَالَةَ، تَوَهَّمَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ مَنْ لَمْ يَفْهَمِ السَّبَبَ اَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ غَيْرُ جَائِزٍ حَتّٰى اَمَرَ بَعْضُهُمُ الصَّائِمَ فِي السَّفَرِ بِاِعَادَةِ الصَّوْمِ بَعْدُ فِي الْحَضَرِ

باب 94: اس روایت کا تذکرہ' جو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے سفر کے دوران روزے رکھنے کے بارے میں نقل کی گئی ہے' اور مختصر الفاظ میں نقل کی گئی ہے

اس میں اس سبب کا تذکرہ نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔ اس وجہ سے بعض علماء کو یہ غلط فہمی ہوئی یعنی جو اس کے سبب کو نہیں سمجھ سکے تھے (انہوں نے کہا) کہ سفر کے دوران روزہ رکھنا جائز ہی نہیں ہے' یہاں تک کہ بعض علماء نے سفر کے دوران روزہ رکھنے والے شخص کو بعد میں حضر کے دوران دوبارہ روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

2016 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ:

2016: سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب ما جاء في الإفطار في السفر - حديث: 1660' السنن الصغرى - الصيام' باب ما يكره من الصيام في السفر - حديث: 2235' سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب الصوم في السفر - حديث: 1712' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الصوم' وأما حديث شعبة - حديث: 1517' مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصلاة' باب الصيام في السفر - حديث: 4314' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الصيام' من كره صيام رمضان في السفر - حديث: 8816' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' الحث على السحور - ما يكره من الصيام في السفر' حديث: 2530' شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الصيام' باب الصيام في السفر - حديث: 2060' مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حديث كعب بن عاصم الأشعري - حديث: 23076' مسند الشافعي - ومن كتاب اختلاف الحديث وترك المعاد منها' حديث: 707' مسند الطيالسي - كعب بن عاصم' حديث: 1425' مسند الحميدي - حديث كعب بن عاصم الأشعري رضي الله عنه' حديث: 834' المعجم الأوسط للطبراني - باب الباء' من اسمه بكر - حديث: 3326' المعجم الكبير للطبراني - باب الفاء' عبد الرحمن بن ابي ليلى - كعب بن عاصم الأشعري' حديث: 16127

اَخْبَرَنِي صَفْوَانُ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ لَمْ يَنْسِبِ الْحَسَنُ كَعْبًا . وَلَمْ يَقُلِ الْمَخْزُوْمِيُّ الْاَشْعَرِيَّ. خَرَّجْتُ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ فِي كِتَابِ الْكَبِيْرِ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبد الجبار بن علاء عطار-- سفیان -- زہری --صفوان (یہاں تحویلِ سند ہے) حسن بن محمد زعفرانی اور سعید بن عبد الرحمٰن-- سفیان-- زہری (یہاں تحویلِ سند ہے) علی بن خشرم-- ابن عیینہ-- ابن شہاب زہری -- صفوان بن عبد اللہ بن صفوان-- اُمّ الدرداء (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سفر کے دوران روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ السَّبَبِ الَّذِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ

باب **95**: اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا:

''سفر کے دوران روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے''

2017 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ , وَقَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ , فَقَالُوْا: هٰذَا رَجُلٌ صَائِمٌ , فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تَصُوْمُوْا فِي السَّفَرِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَهٰذَا الْخَبَرُ دَالٌّ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَالَ هٰذِهِ الْمَقَالَةَ اِذِ الصَّائِمُ الْمُسَافِرُ غَيْرُ قَابِلٍ يُسْرَ اللّٰهِ حَتّٰى اشْتَدَّ بِهِ الصَّوْمُ , وَاحْتِيجَ اِلٰى اَنْ يُظَلَّلَ

2017- وأخرجه أحمد 3/299، والطبري في "جامع البيان " "2892" من طريق محمد بن جعفر، بهذا الإسناد، وقالوا: مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زرارة .وأخرجه الطيالسي "1721"، وأحمد 3/319 و 399، وابن أبي شيبة 3/14، والدارمي 2/9، والبخاري "1946" فِيْ الصوم: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لمن ظلّل عليه واشتد الحر "ليس من البر الصوم في السفر"، ومسلم "1115" في الصيام: باب جواز الصوم والفطر في رمضان للمسافر في غير معصية، وأبو داوُد "2407" في الصوم: باب اختيار الفطر، والنسائي 4/177 في الصوم: باب ذكر اسم الرجل، والطحاوي 2/62، وابن الجارود "399"، والبيهقي 4/242 و 242-243، والبغوي "1764" من طرق عن شعبة، بِهِ . وأخرجه النسائي 4/176، من طريق يحيى بن أبي كثير، عن محمد بن عبد الرحمٰن، عن جابر . وأخرجه النسائي 4/176 من طريق يحيى بن أبي كثير، عن محمد بن عبد الرحمٰن، عن رجل، عن جابر . وأخرجه النسائي 4/176، والطحاوي 2/62-63 من طريقين عن يحيى، عن محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان، عن جابر .

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- محمد بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ انصاری -- محمد بن عمر بن حسن بن علی بن ابوطالب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس کے اردگرد لوگ جمع تھے اور اس شخص پر سایہ کیا گیا تھا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دریافت کرنے پر) لوگوں نے بتایا اس شخص نے روزہ رکھا ہوا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ نیکی نہیں ہے کہ تم لوگ سفر کے دوران روزہ رکھو''۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس لئے ارشاد فرمائی کیونکہ روزہ رکھنے والا مسافر اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ آسانی کو قبول نہیں کرتا' یہاں تک روزہ رکھنا اس کے لئے دشواری کا باعث ہو جاتا ہے۔ اور اسے سائے میں لے جانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

2018 - وَفِى خَبَرِ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَابِرٍ: فَغُشِىَ عَلَيْهِ، فَجَعَلَ يَنْضَحُ الْمَاءَ، اَىْ: عَلَيْهِ. قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّمَا قَالَ: لَيْسَ الْبِرُّ الصَّوْمَ فِى السَّفَرِ: اَىْ: لَيْسَ الْبِرُّ الصَّوْمَ فِى السَّفَرِ حَتّٰى يُغْشٰى عَلَى الصَّائِمِ، وَيُحْتَاجُ اِلَى اَنْ يُظَلَّلَ وَيُنْضَحَ عَلَيْهِ، اِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ فِى الْفِطْرِ، وَجَعَلَ لَهُ اَنْ يَصُوْمَ فِىْ اَيَّامٍ اُخَرَ، وَاَعْلَمَ فِىْ مُحْكَمِ تَنْزِيْلِهِ اَنَّهُ اَرَادَ بِهِمُ الْيُسْرَ لَا الْعُسْرَ فِىْ ذٰلِكَ، فَمَنْ لَّمْ يَقْبَلْ يُسْرَ اللّٰهِ جَازَ اَنْ يُقَالَ لَهُ: لَيْسَ اَخْذُكَ بِالْعُسْرِ فَيَشْتَدُّ الْعُسْرُ عَلَيْكَ مِنَ الْبِرِّ. وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ فِىْ هٰذَا الْخَبَرِ: لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تَصُوْمُوْا فِى السَّفَرِ: اَىْ: لَيْسَ كُلُّ الْبِرِّ هٰذَا، قَدْ يَكُوْنُ الْبِرُّ اَيْضًا اَنْ تَصُوْمُوْا فِى السَّفَرِ، وَقَبُوْلُ رُخْصَةِ اللّٰهِ وَالْاِفْطَارِ فِى السَّفَرِ. وَسَاُدَلِّلُ بَعْدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا التَّاوِيْلِ حَدَّثَنَا بِخَبَرِ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ

سعید بن یسار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اس (روزہ دار) پر غشی طاری ہوگئی تو اس پر پانی کے چھینٹے مارے جانے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

یعنی سفر میں اس طرح سے روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے کہ روزہ دار پر غشی طاری ہو جائے۔ اور اسے سائے میں لے جانے اور اس پر پانی چھڑکنے کی ضرورت پیش آئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسافر کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت عطا کی ہے۔ اور اسے یہ (اجازت دی ہے) کہ وہ دوسرے ایام میں (ان روزوں کو) رکھ سکتا ہے۔

اس نے اپنی محکم کتاب میں یہ بات بھی بتائی ہے وہ لوگوں کے لئے آسانی چاہتا ہے' ان کے لئے تنگی نہیں چاہتا ہے۔ تو جو شخص' اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ آسانی کو اختیار نہیں کرتا تو یہ جائز ہے کہ اسے یہ کہا جائے: تمہارا تنگی کو اختیار کرنا اور تنگی کی وجہ سے مشقت کا شکار ہونا نیکی نہیں ہے۔

اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس روایت ''یہ نیکی نہیں ہے کہ تم لوگ سفر میں روزہ رکھو''۔ اس سے مراد یہ ہو ساری نیکی یہ نہیں ہے' کبھی نیکی یہ ہوتی ہے کہ تم سفر میں روزہ رکھو اور (کبھی یہ ہوتی ہے) تم اللہ تعالیٰ کی رخصت کو قبول کرو اور سفر میں روزہ نہ رکھو۔

اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں عنقریب اس تاویل کے صحیح ہونے کی طرف رہنمائی کروں گا۔

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِىْ تَسْمِيَةِ الصُّوَّمِ فِي السَّفَرِ عُصَاةً مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِىْ اَسْمَاهُمْ بِهٰذَا الِاسْمِ تَوَهَّمَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ اَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ غَيْرُ جَائِزٍ لِهٰذَا الْخَبَرِ

باب 96: اس روایت کا تذکرہ' جو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے' جس میں نبی اکرم ﷺ نے سفر کے دوران روزہ رکھنے والوں کو نافرمان قرار دیا ہے اس میں یہ علت ذکر نہیں کی گئی ہے

نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ نام کیوں دیا تھا اور اس کی وجہ سے بعض علماء کو غلط فہمی ہوئی کہ سفر کے دوران روزہ رکھنا اس روایت کے حکم کے تحت جائز نہیں ہے۔

2019 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ وَصَامَ النَّاسُ ، ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَّاءٍ فَرَفَعَهُ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ ، ثُمَّ شَرِبَهُ ، فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ: اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ ، قَالَ: اُولٰئِكَ الْعُصَاةُ ، اُولٰئِكَ الْعُصَاةُ حَدَّثَنَاهُ الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْبِسْطَامِيُّ ، حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار بندار-- عبدالوہاب بن عبدالمجید-- امام جعفر صادق ان کے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ مکہ کی طرف جانے کے لئے روانہ ہوئے' آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا' جب آپ ''کراع الغمیم'' کے مقام تک پہنچ گئے' لوگوں نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا' نبی اکرم ﷺ نے پانی کا پیالہ منگوایا' اسے بلند کیا' یہاں تک کہ لوگوں نے آپ کو دیکھ لیا' تو نبی اکرم ﷺ نے (اس پانی کو) پی لیا۔ اس کے بعد آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: کچھ لوگوں نے اب بھی روزہ رکھا ہوا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ نافرمان لوگ ہیں' یہ نافرمان لوگ ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2019- واخرجه مسلم "1114" في الصيام: باب جواز الفطر والصوم في شهر رمضان، عن محمد بن المثنى، عن عبد الوهاب الثقفي، بهذا الإسناد .واخرجه الشافعي 1/270، والحميدي "1289" عن سفيان، والشافعي 1/268، و269-270، ومسلم "1114" "91"، والترمذي "710" في الصوم: باب في كراهية الصوم في السفر، والبيهقي 4/241 و 246 من طريق الدراوردي، والنسائي 4/177 في الصوم: باب ذكر اسم الرجل، والطحاوي 2/65 من طريق ابن الهاد، والطيالسي "1667" عن وهيب، اربعتهم عن جعفر بن محمد، به .

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّمَا سَمَّاهُمْ عُصَاةً إِذْ أَمَرَهُمْ بِالْإِفْطَارِ وَصَامُوا وَمَنْ أُمِرَ بِفِعْلٍ وَإِنْ كَانَ الْفِعْلُ مُبَاحًا فَرْضًا وَاجِبًا فَتَرَكَ مَا أُمِرَ بِهِ مِنَ الْمُبَاحِ جَازَ أَنْ يُسَمَّى عَاصِيًا

باب 97: اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں نافرمان ہونے کا نام اس لیے دیا تھا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں روزہ توڑنے کی ہدایت کی تھی

اور انہوں نے روزہ رکھ لیا تھا تو جس شخص کو کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے تو وہ کام اگر مباح ہو فرض یا واجب نہ ہو تو اس شخص کو جس مباح کام کا حکم دیا گیا ہے وہ اسے ترک کر دیتا ہے تو یہ جائز ہے اسے نافرمان کا نام دیا جائے۔

2020 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَافَرَ فِي رَمَضَانَ . فَاشْتَدَّ الصَّوْمُ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَعَلَتْ رَاحِلَتُهُ تَهِيمُ بِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ . فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَأَمَرَهُ أَنْ يُفْطِرَ . ثُمَّ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ . فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ . ثُمَّ شَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ "

❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن سنان واسطی -- یزید بن ہارون -- حماد -- ابوزبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے رمضان کے دوران سفر کیا' آپ کے ساتھیوں میں سے ایک شخص کے لئے روزہ رکھنا مشکل ہو گیا' وہ اپنی اونٹنی کو لے کر درخت کے نیچے آ گیا' نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا گیا تو آپ نے اسے روزہ ختم کرنے کی ہدایت کی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے (پانی کا) برتن منگوایا' اسے اپنے دست مبارک میں رکھا اور پی لیا' جبکہ لوگ (آپ ﷺ کو) دیکھ رہے تھے۔

2021 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

" رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ فَرَغِبَ عَنْهُ رِجَالٌ . فَقَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ آمُرُهُمْ بِالْأَمْرِ يَرْغَبُونَ عَنْهُ؟ وَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِاللهِ، وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً

❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- عبدالرحمٰن -- سفیان -- اعمش -- ابوضحیٰ -- مسروق (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے کسی معاملے کے بارے میں رخصت دی' بعض حضرات نے اس پر عمل نہیں کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے کہ میں انہیں ہدایت کرتا ہوں اور یہ اس سے روگردانی کر رہے ہیں؟ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کے (حکم) کے بارے میں میں نے ان سے زیادہ علم رکھتا ہوں' اور میں ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔

2022 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَفِيْ خَبَرِ اَبِيْ سَعِيْدٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى عَلٰى نَهْرٍ مِنْ مَّاءِ السَّمَاءِ, مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ اَيْضًا. قَالَ فِي الْخَبَرِ: اِنِّيْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ, اِنِّيْ رَاكِبٌ, وَاَنْتُمْ مُشَاةٌ, اِنِّيْ اَيْسَرُكُمْ فَهٰذَا الْخَبَرُ دَلَّ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ وَاَمَرَهُمْ بِالْفِطْرِ فِي الِابْتِدَاءِ, اِذْ كَانَ الصَّوْمُ لَا يَشُقُّ عَلَيْهِ, اِذْ كَانَ رَاكِبًا, لَهُ ظَهْرٌ, لَا يَحْتَاجُ اِلَى الْمَشْيِ, وَاَمَرَهُمْ بِالْفِطْرِ, اِذْ كَانُوا مُشَاةً يَشْتَدُّ عَلَيْهِمُ الصَّوْمُ مَعَ الرَّجَالَةِ. فَسَمَّاهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُصَاةً اِذِ امْتَنَعُوا مِنَ الْفِطْرِ بَعْدَ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُمْ بَعْدَ عِلْمِهٖ اَنْ تَشْتَدَّ الصَّوْمُ عَلَيْهِمْ, اِذْ لَا ظَهْرَ لَهُمْ, وَهُمْ يَحْتَاجُوْنَ اِلَى الْمَشْيِ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارانی پانی کی نہر کے پاس تشریف لائے تو یہ روایت بھی اسی قسم سے تعلق رکھتی ہے اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: "میں تمہاری مانند نہیں ہوں میں سوار ہوں اور تم لوگ پیدل ہو میں تم سے زیادہ آسان حالت میں ہوں"۔

یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے ابتداء میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود روزہ رکھا ہوا تھا اور لوگوں کو روزہ ختم کرنے کا حکم دیا تھا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار ہونے کی وجہ سے آپ کے لئے روزہ رکھنا دشوار نہیں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری تھی آپ کو پیدل چلنے کی ضرورت نہیں تھی آپ نے لوگوں کو روزہ ختم کرنے کا حکم دیا کیونکہ وہ پیدل تھے اور پیدل چلتے ہوئے روزہ رکھنا ان کے لئے دشواری کا باعث بن رہا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں "نافرمان" کا نام دیا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ان کے لئے روزہ رکھنے کے دشوار ہونے کا علم ہوا اور آپ نے انہیں حکم دیا جبکہ ان لوگوں کے پاس سواریاں بھی نہیں تھیں اور وہ پیدل چلنے کے محتاج تھے۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ اَصْحَابَهٗ بِالْفِطْرِ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ اِذِ الْفِطْرُ اَقْوٰى لَهُمْ عَلَى الْحَرْبِ، لَا اَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ غَيْرُ جَائِزٍ

باب 98: اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال اپنے اصحاب کو روزہ توڑنے کا حکم دیا تھا کیونکہ روزہ نہ رکھنا انہیں جنگ کے لئے زیادہ قوت فراہم کرتا اس سے مراد یہ نہیں ہے سفر کے دوران روزہ رکھنا جائز ہی نہیں ہے

2023 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنْ يَزِيْدَ، حَدَّثَنِيْ قَزَعَةُ قَالَ: اَتَيْتُ اَبَا سَعِيْدٍ وَهُوَ مَكْثُوْرٌ عَلَيْهِ, فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ: لَا اَسْاَلُكَ عَمَّا يَسْاَلُكَ هٰؤُلَاءِ عَنْهُ, وَسَاَلْتُهٗ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ, فَقَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ وَنَحْنُ صِيَامٌ, فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا, فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ ، وَالْفِطْرُ اَقْوٰى لَكُمْ . فَكَانَتْ رُخْصَةً ، فَمِنَّا مَنْ صَامَ ، وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ ، ثُمَّ نَزَلْنَا مَنْزِلًا اٰخَرَ ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ مُصَبِّحُو عَدُوِّكُمْ ، وَالْفِطْرُ اَقْوٰى لَكُمْ ، فَاَفْطِرُوا ، فَكَانَتْ عَزْمَةً فَاَفْطَرْنَا ، ثُمَّ قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نَصُوْمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: " فَهٰذَا الْخَبَرُ بَيِّنٌ وَاَوْضَحُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُمْ عُصَاةً اِذْ عَزَمَ عَلَيْهِمْ فِي الْفِطْرِ لِيَكُوْنَ اَقْوٰى لَهُمْ عَلٰى عَدُوِّهِمْ ، اِذْ قَدْ دَنَوْا مِنْهُمْ ، وَيَحْتَاجُوْنَ اِلٰى مُحَارَبَتِهِمْ ، فَلَمْ يَاْتَمِرُوْا لِاَمْرِهِ ، لِاَنَّ خَبَرَ جَابِرٍ فِي عَامِ الْفَتْحِ ، وَهٰذَا الْخَبَرُ فِي تِلْكَ السَّفْرَةِ ، اَيْضًا فَلَمَّا عَزَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ بِالْفِطْرِ لِيَكُوْنَ الْفِطْرُ اَقْوٰى لَهُمْ ، فَصَامُوْا حَتّٰى كَانَ يُغْشٰى عَلٰى بَعْضِهِمْ ، وَيَحْتَاجُ اِلٰى اَنْ يُظَلَّلَ ، وَيُنْضَحَ الْمَاءُ عَلَيْهِ ، فَيَضْعُفُوْا عَنْ مُحَارَبَةِ عَدُوِّهِمْ ، جَازَ اَنْ يُسَمِّيَهُمْ عُصَاةً ، اِذْ اَمَرَهُمْ بِالتَّقَوِّي لِعَدُوِّهِمْ ، فَلَمْ يُطِيْعُوْا ، وَلَمْ يَتَقَوَّوْا لَهُمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن ہاشم-- عبدالرحمٰن بن مہدی-- معاویہ-- ربیعہ-- یزید (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) قزعہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' ان کے پاس بہت سے لوگ تھے' جب لوگ ان کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے' تو میں نے ان سے کہا: میں آپ سے اس چیز کے بارے میں دریافت نہیں کروں گا' جس کے بارے میں یہ لوگ آپ سے سوالات کررہے تھے' (راوی کہتے ہیں) میں نے ان سے سفر کے دوران روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا: تو وہ بولے: (فتح مکہ کے موقع پر) ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ کی طرف سفر کیا' ہم نے روزہ رکھا ہوا تھا' ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ دشمن کے قریب پہنچ چکے ہو' روزہ نہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ قوت حاصل کرنے کا باعث ہوگا''۔

یہ ایک رخصت تھی' ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ برقرار رکھا اور کچھ نے روزہ ختم کردیا۔ پھر ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کل تمہارا دشمن سے سامنا ہوگا۔ روزہ نہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ قوت کا باعث ہوگا' تو تم روزہ نہ رکھو''۔

یہ ہمارے لئے لازم حکم تھا' اس لئے ہم نے روزہ ترک کردیا۔ پھر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتایا:

مجھے یہ بات یاد ہے' اس کے بعد ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کرتے ہوئے روزہ رکھ لیا کرتے تھے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) اس روایت نے اس بات کو نمایاں اور واضح کردیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ''نافرمان'' کا نام اس وقت دیا تھا' جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لازمی حکم پر عمل نہیں کیا تھا' جو ان کے دشمن کے خلاف زیادہ قوت حاصل کرنے کے لئے تھا۔ جب وہ لوگ دشمن کے قریب پہنچ چکے تھے اور انہوں نے دشمن سے جنگ بھی کرنی تھی اور اس وقت انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل نہیں کیا تھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت فتح مکہ کے موقع کے بارے میں ہے اور یہ روایت بھی اسی سفر کے بارے میں ہے۔ تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روزہ نہ رکھنے کا تاکیدی حکم دیدیا۔ کیونکہ روزہ نہ رکھنا ان کے لئے زیادہ قوت حاصل کرنے کا باعث تھا۔ اور پھر انہوں نے روزہ رکھا' یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص پر غشی طاری ہوگئی۔ اور اسے سائے میں لانے کی اور اس پر پانی چھڑکنے کی ضرورت پیش آئی۔ اور وہ لوگ دشمن کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے کمزور ہو گئے۔ تو اب یہ بات جائز تھی کہ انہیں "نافرمان" کا نام دیا جائے' کیونکہ انہیں دشمن (سے مقابلے) کے لئے قوت حاصل کرنے کا حکم دیا گیا تھا' انہوں نے اس کی اطاعت نہیں کی اور اس (دشمن سے مقابلے) کے لئے قوت حاصل نہیں کی۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغْبَةً عَنْهَا وَجَائِزٌ اَنْ يُّسَمّٰى تَارِكُ السُّنَّةِ عَاصِيًا اِذَا تَرَكَهَا رَغْبَةً عَنْهَا لَا بِتَرْكِهَا، اِذِ التَّرْكُ غَيْرُ مَعْصِيَةٍ، وَفِعْلُهَا فَضِيلَةٌ

باب 99: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے منہ پھیرتے ہوئے اسے ترک کرنے کی شدید مذمت

اور یہ بات جائز ہے' سنت ترک کرنے والے شخص کو نافرمان کہا جائے جبکہ وہ اس سے منہ پھیرتے ہوئے اسے چھوڑ رہا ہو۔ سنت ترک کرنے کی وجہ سے (کسی کو نافرمان نہیں کہا جاسکتا) کیونکہ بعض اوقات ترک کرنا معصیت نہیں ہوتا لیکن اس سنت پر عمل کرنا فضیلت ہوتی ہے۔

2024 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن ولید--محمد بن جعفر--شعبہ--حصین--مجاہد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص میری سنت سے منہ موڑے' وہ مجھ سے نہیں"۔

بَابُ ذِكْرِ اِسْقَاطِ فَرْضِ الصَّوْمِ عَنِ الْمُسَافِرِ

اِذْ هُوَ مُبَاحٌ لَهُ الْفِطْرُ فِي السَّفَرِ عَلٰى اَنْ يَّصُوْمَ فِي الْحَضَرِ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ، لَا اَنَّ الْفَرْضَ سَاقِطٌ عَنْهُ لَا تَجِبُ عَلَيْهِ اِعَادَتُهُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ) (البقرة: 184)

باب 100: مسافر سے فرض روزے کا حکم ساقط ہونا کیونکہ اس کے لئے یہ بات مباح ہے

وہ سفر کے دوران روزہ نہ رکھے بلکہ دوسرے دنوں میں حضر کے دوران روزہ رکھ لے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے' اس سے یہ فرض اس طرح ساقط ہو جائے گا کہ اس پر دوبارہ روزہ رکھنا واجب ہی نہیں ہوگا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو تو وہ ان کی گنتی دوسرے دنوں میں پوری کرے"۔

2025 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْقُشَيْرِيِّ خَرَّجْتُهُ بَعْدُ فِي اِبَاحَةِ الْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ لِلْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) حضرت انس بن مالک قشیری رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں نے حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لئے رمضان میں روزے نہ رکھنے کے مباح ہونے سے متعلق باب میں نقل کردی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ رُخْصَةٌ لَا اَنَّ حَتْمًا عَلَيْهِ اَنْ يُّفْطِرَ

باب **101**: اس بات کا بیان کہ سفر کے دوران روزہ نہ رکھنا رخصت ہے ایسا نہیں ہے آدمی پر یہ بات لازم ہو کہ وہ روزہ نہ رکھے

2026 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، ح وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْحَكَمِ، اَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، اَخْبَرَهُمْ اَخْبَرَنِي ابْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْ مُرَاوِحٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَجِدُ بِيْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ، فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ قَالَ:

وَفِيْ خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ الَّتِيْ رَخَّصَ لَكُمْ، فَاقْبَلُوْهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- عبداللہ بن وہب (یہاں تحویلِ سند ہے) -- عبد

2026: صحيح مسلم - كتاب الصيام' باب التخيير في الصوم والفطر في السفر - حديث: 1956' صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب صوم المسافر - ذكر البيان بان الأمر بالإفطار في السفر امر إباحة لا امر' حديث: 3626' السنن الصغرى - الصيام' ذكر الاختلاف على عروة في حديث حمزة فيه - حديث: 2276' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' الحث على السحور - ذكر الاختلاف على عروة بن الزبير في حديث حمزة بن عمرو' حديث: 2570' سنن الدارقطني - كتاب الصيام' باب القبلة للصائم - حديث: 2018 ' واخرجه مسلم "1121" "107" في الصيام: باب التخيير في الصوم والفطر في السفر، والنسائي 4/186-187 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على عروة في حديث حمزة فيه، وابن خزيمة "2026"، والطبراني "2980"، والبيهقي 4/243، من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبري في "جامع البيان" "2891"، والطحاوي 2/71 من طريق حيوة، عن أبي الأسود، به. وأخرجه النسائي 4/186 من طريق سليمان بن يسار، عن ابي مرواح، به. وأخرجه الطيالسي "1175"، وأحمد 3/494، والنسائي 4/185 و 186، والطحاوي 2/69، والطبراني "2982" و "2983" و "2984" و "2985" و "2986" من طريق سليمان بن يسار، والنسائي 4/185-186، والطبراني "2988" من طريق ابي سلمة، والنسائي 4/186، من طريق حنظلة بن علي، والنسائي 4/187، والطبراني "2966" و "2978" و "2979" و "2980" من طريق عروة، والطبراني "2995"، وابو داؤد "2403" في الصوم في السفر، والحاكم 1/433 من طريق محمد بن حمزة بن عمرو، خمستهم عن حمزة بن عمرو الأسلمي.

حکم-- ابن وہب-- ابن حارث-- ابوالاسود-- عروہ بن زبیر-- ابومراوح (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنے اندر سفر کے دوران روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں' تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رخصت ہے' جو اسے اختیار کرلے' تو اچھا ہے' اور جو شخص روزہ رکھنا چاہے' تو اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

محمد بن عبدالرحمان نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو رخصت عطا کی ہے' تم پر لازم ہے کہ تم لوگ اسے قبول کرو''۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ فِي السَّفَرِ فِي رَمَضَانَ لِقَبُولِ رُخْصَةِ اللّٰهِ الَّتِي رَخَّصَ لِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ، إِذِ اللّٰهُ يُحِبُّ قَابِلَ رُخْصَتِهِ

باب 102: رمضان میں سفر کے دوران روزہ نہ رکھنا مستحب ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جو رخصت دی ہو اللہ تعالیٰ کی اس رخصت کو قبول کرنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ رخصت قبول کرنے والے شخص سے محبت کرتا ہے

2027 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ حَرْبِ بْنِ قَيْسٍ، وَزَعَمَ عُمَارَةُ أَنَّهُ رَضِيَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى رُخْصَةُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُتْرَكَ مَعْصِيَتُهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- سعید بن عبداللہ بن عبدالحکم -- اپنے والد کے حوالے سے -- بکر بن مضر -- عمارہ بن غزیہ -- حرب بن قیس -- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصت پر عمل کیا جائے' جس طرح وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی نافرمانی کو ترک کیا جائے''۔

بَابُ ذِكْرِ تَخْيِيرِ الْمُسَافِرِ بَيْنَ الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ، إِذِ الْفِطْرُ رُخْصَةٌ، وَالصَّوْمُ جَائِزٌ

مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ: لَيْسَ الْبِرُّ، وَ وَلَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ عَلَى مَا تَأَوَّلْتُ؛ لِأَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ، إِذْ مَا لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ، فَمَعْصِيَةٌ، وَلَوْ كَانَ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ مَعْصِيَةً، لَمَا جَعَلَ لِلْمُسَافِرِ الْخِيَارَ بَيْنَ الطَّاعَةِ وَالْمَعْصِيَةِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ الْمُسَافِرَ بَيْنَ الصَّوْمِ وَالْإِفْطَارِ "

2027: صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر استحباب قبول رخصة الله ' حديث: 2787' مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث: 5703

باب 103: مسافر کو روزہ رکھنے اور یا نہ رکھنے کا اختیار ہونا کیونکہ روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے

اور روزہ رکھنا جائز ہے اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: ''نیکی نہیں ہے''۔

یا یہ فرمان: ''سفر کے دوران روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے''۔

اس سے وہ مفہوم مراد ہوگا' جو میں نے بیان کیا ہے کیونکہ اگر اس سے مراد یہ ہو کہ سفر کے دوران روزہ رکھنا نیکی ہے ہی نہیں' تو پھر یہ گناہ ہوگا اور اگر سفر کے دوران روزہ رکھنا گناہ ہو' تو پھر مسافر کو اس بات کا اختیار نہیں ہوگا کہ وہ فرمانبرداری (نیکی) اور گناہ میں سے کسی ایک کو اختیار کرے جبکہ نبی اکرم ﷺ نے مسافر کو اس بات کا اختیار دیا ہے' وہ روزہ رکھ لے' یا روزہ نہ رکھے۔

2028 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيمٍ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ . وَكَانَ رَجُلًا يَسْرُدُ الصَّوْمَ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ بِالْخِيَارِ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ . وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان-- ہشام بن عروہ-- جعفر بن محمد-- وکیع-- ہشام (یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن حسن بن تسنیم-- محمد ابن بکر-- شعبہ-- ہشام بن عروہ-- اپنے والد کے حوالے سے-- کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے سفر کے دوران روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا: وہ صاحب مسلسل (نفلی) روزے رکھا کرتے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تمہیں اختیار ہے اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور اگر تم چاہو تو روزہ نہ رکھو''۔

2029 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُمَا سَافَرَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

2028- واخرجه أحمد 6/46و 193 و 202و 207، وابن ابى شيبة 3/16، والدارمى 8/2-9، والبخارى "1942" و"1943" فى الصوم: باب الصوم فى السفر والإفطار، ومسلم "1121" فى الصيام: باب التخيير فى الصوم والفطر فى السفر، وأبو داؤد "2402" فى الصوم: باب الصوم فى السفر، والترمذى "711" فى الصوم: باب ما جاء فى الرخصة فى السفر، والنسائى 4/187- 188 فى الصيام: باب ذكر الاختلاف على هشام بن عروة فيه، وابن ماجه "1662" فى الصيام: باب ما جاء فى الصوم فى السفر، وابن خزيمة "2028"، وابن الجارود "397" الطبرى "2889" والطحاوى 2/69، والطبرانى 2/69، والطبرانى "2963"و "2964" و "2965" و "2967" و2968"و "2969" و "2970" و "2971" و "2972" و "2973" و "2974" و "2975" و "2976" و "2977"، والبيهقى 4/243، والبغوى "1760" من طرق عن هشام، بهذا الإسناد .وأخرجه مالك 1/295 فى الصيام: باب ما جاء فى الصيام فى السفر، والطبرى "2890" من طريق هشام بن عروة

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَصُوْمُ الصَّائِمُ وَيُفْطِرُ الْمُفْطِرُ فَلَا يَعِيبُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ، وَلَا الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا بَابٌ طَوِيْلٌ خَرَّجْتُهُ فِي كِتَابِ الْكَبِيْرِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوعمار حسین بن حریث -- مروان بن معاویہ فزاری -- عاصم احول -- ابونضرہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ان دونوں حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا' تو کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا' اور کچھ نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا' تو روزہ نہ رکھنے والے کو روزہ رکھنے والے پر کوئی اعتراض نہیں تھا اور روزہ رکھنے والے کو روزہ نہ رکھنے والے پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہ ایک طویل باب ہے جو میں نے کتاب ''الکبیر'' میں نقل کر دیا ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ لِمَنْ قَوِيَ عَلَيْهِ وَالْفِطْرِ لِمَنْ ضَعُفَ عَنْهُ

باب 104: جو شخص اس کی قوت رکھتا ہو اس کے لئے سفر کے دوران روزہ رکھنا مستحب ہے' اور جو شخص اس کی قوت نہ رکھتا ہو اس کے لئے روزہ نہ رکھنا مستحب ہے۔

2030 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ اَيْضًا، حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ قَالَا: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا اَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ عَنْ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَّهُوَ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ، فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، فَلَمْ يَعِبِ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ، وَلَا الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَكَانُوا يَرَوْنَ اَنَّ مَنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ اَنَّ ذٰلِكَ حَسَنٌ جَمِيلٌ، وَمَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَاَفْطَرَ فَذٰلِكَ حَسَنٌ جَمِيلٌ " هٰذَا حَدِيثُ الثَّقَفِيِّ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَقُلْ فِي رَمَضَانَ، وَلَمْ يَقُلْ سَالِمُ بْنُ نُوحٍ: جَمِيلٌ " وَقَالَ: يَرَوْنَ، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ: كُنَّا نَغْدُو مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَقُلْ: فِي رَمَضَانَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- عبدالوہاب ثقفی (یہاں تحویلِ سند ہے) بندار -- سالم بن نوح -- جریری (یہاں تحویلِ سند ہے) ابوہاشم زیاد بن ایوب -- اسماعیل -- سعید جریری -- ابونضرہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

2030- واخرجه الترمذي "713" في الصوم: باب ما جاء في الرخصة في السفر، عن نصر بن علي الجهضمي، بهذا الإسناد. وقال: هذا حديث حسن صحيح. واخرجه احمد 3/12، ومسلم "1116" "96" في الصيام: باب جواز الصوم والفطر في رمضان، والنسائي 4/188 في الصوم: باب ذكر الاختلاف على أبي نضرة، وابن خزيمة "2030"، والبيهقي 4/245 من طرق عن الجريري، به. وأحمد 3/50، وابن أبي شيبة 3/17، ومسلم "1116" "95" و"1117"، والترمذي "712"، والنسائي 4/188 و189، والبيهقي 4/244 من طرق عن ابي نضرة، به. واخرجه مطولاً مسلم "1120"، وأبو داؤد "2406" في الصوم: باب الصوم في السفر.

ہم نے رمضان میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر کیا۔ ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا' تو روزہ نہ رکھنے والے کو روزہ رکھنے والے پر' اور روزہ رکھنے والے کو روزہ نہ رکھنے والے پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔ لوگ یہ سمجھتے تھے جو شخص (اپنے اندر) قوت پا کر روزہ رکھ لے' تو یہ عمدہ اور بہتر ہے اور جو اپنے اندر کمزوری پا کر (روزہ نہ رکھے) تو یہ عمدہ اور بہتر ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ثقفی کے نقل کردہ ہیں' تاہم انہوں نے ''فی رمضان'' کے الفاظ نقل نہیں کیے۔

سالم بن نوح نے ''جمیل'' لفظ نقل نہیں کیا۔

ابن علیہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر کیا''۔ انہوں نے ''رمضان میں'' نقل نہیں کیا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ فِي السَّفَرِ إِذَا عَجَزَ عَنْ خِدْمَةِ نَفْسِهِ إِذَا صَامَ

باب **105**: جب آدمی روزہ رکھ کر اپنے کام کاج انجام دینے کے قابل نہ رہے' تو سفر کے دوران روزہ نہ رکھنا مستحب ہے

2031 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْحَدَّادِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَأُتِيَ بِطَعَامٍ، فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ: ادْنُوَا فَكُلَا، فَقَالَا: إِنَّا صَائِمَانِ، فَقَالَ: اعْمَلُوا لِصَاحِبَيْكُمْ، ارْحَلُوا لِصَاحِبَيْكُمْ، ادْنُوَا فَكُلَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّوْرِيُّ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ أَيْضًا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي ذَكَرْتُ قَبْلُ أَنَّ لِلصَّائِمِ فِي السَّفَرِ الْفِطْرَ بَعْدَ مُضِيِّ بَعْضِ النَّهَارِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَهُمَا بِالْأَكْلِ بَعْدَ مَا أَعْلَمَاهُ أَنَّهُمَا صَائِمَانِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدہ بن عبد اللہ اور محمد بن خلف حدادی -- ابوداؤد حفری -- سفیان -- اوزاعی -- یحییٰ بن ابوکثیر -- ابوسلمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ''مر الظہران'' کے مقام پر موجود تھے' کھانا پیش کیا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم دونوں آگے ہو اور کھانا کھاؤ' ان دونوں نے عرض کی: ہم روزہ دار ہیں' نبی اکرم ﷺ نے (دوسرے لوگوں سے) فرمایا: اپنے ان دونوں ساتھیوں کے کام کاج کرو' اپنے ان دونوں ساتھیوں کے پالان رکھو' (پھر آپ نے

2031- وأخرجه أحمد 2/336، وابن أبي شيبة 3/15، والنسائي 4/177 في الصوم: باب ذكر اسم الرجل، وفي "الكبرى" كما في "التحفة" 11/75، وابن خزيمة "2031" والحاكم 1/433، والبيهقي 4/246 من طرق عن أبي داوٗد الحفري، بهذا الإسناد، وقال الحاكم: صحيح الإسناد على شرط الشيخين ولم يخرجاه! .وأخرجه النسائي 4/178 من طريق الأوزاعي . وعلي، كلاهما عن يحيى، عن أبي سلمة مرسلاً .

اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں عنقریب اس تاویل کے صحیح ہونے کی طرف رہنمائی کروں گا۔

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي تَسْمِيَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ عُصَاةً مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي اَسْمَاهُمْ بِهٰذَا الِاسْمِ تَوَهَّمَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ اَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ غَيْرُ جَائِزٍ لِهٰذَا الْخَبَرِ

باب 96: اس روایت کا تذکرہ' جو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے' جس میں نبی اکرم ﷺ نے سفر کے دوران روزہ رکھنے والوں کو نافرمان قرار دیا ہے اس میں یہ علت ذکر نہیں کی گئی ہے

نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ نام کیوں دیا تھا اور اس کی وجہ سے بعض علماء کو غلط فہمی ہوئی کہ سفر کے دوران روزہ رکھنا اس روایت کے حکم کے تحت جائز نہیں ہے۔

2019 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ, حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ وَصَامَ النَّاسُ, ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَّاءٍ فَرَفَعَهُ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ, ثُمَّ شَرِبَهُ, فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ: اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ, قَالَ: اُولٰئِكَ الْعُصَاةُ, اُولٰئِكَ الْعُصَاةُ حَدَّثَنَاهُ الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْبِسْطَامِيُّ, حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ, عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار بندار --عبدالوہاب بن عبدالمجید-- امام جعفر صادق ان کے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ مکہ کی طرف جانے کے لئے روانہ ہوئے' آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا' جب آپ ''کراع الغمیم'' کے مقام تک پہنچ گئے' لوگوں نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا' نبی اکرم ﷺ نے پانی کا پیالہ منگوایا' اسے بلند کیا' یہاں تک کہ لوگوں نے آپ کو دیکھ لیا' تو نبی اکرم ﷺ نے (اس پانی کو) پی لیا۔ اس کے بعد آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: کچھ لوگوں نے اب بھی روزہ رکھا ہوا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ نافرمان لوگ ہیں' یہ نافرمان لوگ ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2019- واخرجه مسلم "1114" في الصيام: باب جواز الفطر والصوم في شهر رمضان، عن محمد بن المثنى، عن عبد الوهاب الثقفي، بهذا الإسناد .واخرجه الشافعي 1/270، والحميدي "1289" عن سفيان، والشافعي 1/268، و269-270، ومسلم "1114" "91"، والترمذي "710" في الصوم: باب في كراهية الصوم في السفر، والبيهقي 4/241 و 246 من طريق الدراوردي، والنسائي 4/177 في الصوم: باب ذكر اسم الرجل، والطحاوي 2/65 من طريق ابن الهاد، والطيالسي "1667" عن وهيب، اربعتهم عن جعفر بن محمد، به .

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّمَا سَمَّاهُمْ عُصَاةً إِذْ أَمَرَهُمْ بِالْإِفْطَارِ وَصَامُوا وَمَنْ أُمِرَ بِفِعْلٍ وَإِنْ كَانَ الْفِعْلُ مُبَاحًا فَرْضًا وَاجِبًا فَتَرَكَ مَا أُمِرَ بِهِ مِنَ الْمُبَاحِ جَازَ أَنْ يُسَمَّى عَاصِيًا

باب 97: اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں نافرمان ہونے کا نام اس لیے دیا تھا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں روزہ توڑنے کی ہدایت کی تھی

اور انہوں نے روزہ رکھ لیا تھا تو جس شخص کو کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے تو وہ کام اگر مباح ہو فرض یا واجب نہ ہو تو اس شخص کو جس مباح کام کا حکم دیا گیا ہے وہ اسے ترک کر دیتا ہے تو یہ جائز ہے اسے نافرمان کا نام دیا جائے۔

2020 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَافَرَ فِي رَمَضَانَ، فَاشْتَدَّ الصَّوْمُ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَعَلَتْ رَاحِلَتُهُ تَهِيمُ بِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُفْطِرَ، ثُمَّ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ، فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ، ثُمَّ شَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ"

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن سنان واسطی -- یزید بن ہارون -- حماد -- ابوزبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے رمضان کے دوران سفر کیا' آپ کے ساتھیوں میں سے ایک شخص کے لئے روزہ رکھنا مشکل ہو گیا' وہ اپنی اونٹنی کو لے کر درخت کے نیچے آ گیا' نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا گیا تو آپ نے اسے روزہ ختم کرنے کی ہدایت کی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے (پانی کا) برتن منگوایا' اسے اپنے دست مبارک میں رکھا اور پی لیا' جبکہ لوگ (آپ ﷺ کو) دیکھ رہے تھے۔

2021 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

" رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ فَرَغِبَ عَنْهُ رِجَالٌ، فَقَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ آمُرُهُمْ بِالْأَمْرِ يَرْغَبُونَ عَنْهُ؟ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ، وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- عبدالرحمن -- سفیان -- اعمش -- ابوضحیٰ -- مسروق (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے کسی معاملے کے بارے میں رخصت دی' بعض حضرات نے اس پر عمل نہیں کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے کہ میں انہیں ہدایت کرتا ہوں اور یہ اس سے روگردانی کر رہے ہیں؟ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کے (حکم) کے بارے میں' میں نے ان سے زیادہ علم رکھتا ہوں' اور میں ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔

2022 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَفِي خَبَرِ اَبِي سَعِيْدٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى عَلٰى نَهْرٍ مِنْ مَّاءِ السَّمَاءِ ,مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ اَيْضًا. قَالَ فِي الْخَبَرِ: اِنِّيْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ ,اِنِّيْ رَاكِبٌ ,وَاَنْتُمْ مُشَاةٌ ,اِنِّيْ اَيْسَرُكُمْ فَهٰذَا الْخَبَرُ دَلَّ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ وَاَمَرَهُمْ بِالْفِطْرِ فِي الِابْتِدَاءِ ,اِذْ كَانَ الصَّوْمُ لَا يَشُقُّ عَلَيْهِ ,اِذْ كَانَ رَاكِبًا, لَهُ ظَهْرٌ ,لَا يَحْتَاجُ اِلَى الْمَشْيِ ,وَاَمَرَهُمْ بِالْفِطْرِ ,اِذْ كَانُوا مُشَاةً يَشْتَدُّ عَلَيْهِمُ الصَّوْمُ مَعَ الرَّجَالَةِ .فَسَمَّاهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُصَاةً اِذِ امْتَنَعُوا مِنَ الْفِطْرِ بَعْدَ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُمْ بَعْدَ عِلْمِهِ اَنْ تَشْتَدَّ الصَّوْمُ عَلَيْهِمْ ,اِذْ لَا ظَهْرَ لَهُمْ ,وَهُمْ يَحْتَاجُوْنَ اِلَى الْمَشْيِ "

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارانی پانی کی نہر کے پاس تشریف لائے تو یہ روایت بھی اسی قسم سے تعلق رکھتی ہے اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''میں تمہاری مانند نہیں ہوں' میں سوار ہوں اور تم لوگ پیدل ہو میں تم سے زیادہ آسان حالت میں ہوں''۔

یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے ابتداء میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود روزہ رکھا ہوا تھا اور لوگوں کو روزہ ختم کرنے کا حکم دیا تھا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار ہونے کی وجہ سے آپ کے لئے روزہ رکھنا دشوار نہیں تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری تھی' آپ کو پیدل چلنے کی ضرورت نہیں تھی' آپ نے لوگوں کو روزہ ختم کرنے کا حکم دیا' کیونکہ وہ پیدل تھے اور پیدل چلتے ہوئے روزہ رکھنا ان کے لئے دشواری کا باعث بن رہا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ''نافرمان'' کا نام دیا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ان کے لئے روزہ رکھنے کے دشوار ہونے کا علم ہوا اور آپ نے انہیں حکم دیا' جبکہ ان لوگوں کے پاس سواریاں بھی نہیں تھیں اور وہ پیدل چلنے کے محتاج تھے۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ اَصْحَابَهُ بِالْفِطْرِ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ اِذِ الْفِطْرُ اَقْوٰى لَهُمْ عَلَى الْحَرْبِ، لَا اَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ غَيْرُ جَائِزٍ

باب 98: اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال اپنے اصحاب کو روزہ توڑنے کا حکم دیا تھا' کیونکہ روزہ نہ رکھنا انہیں' جنگ کے لئے زیادہ قوت فراہم کرتا' اس سے مراد یہ نہیں ہے' سفر کے دوران روزہ رکھنا جائز ہی نہیں ہے

2023 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنْ يَزِيْدَ، حَدَّثَنِيْ قَزَعَةُ قَالَ: اَتَيْتُ اَبَا سَعِيْدٍ وَهُوَ مَكْثُوْرٌ عَلَيْهِ ,فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ: لَا اَسْاَلُكَ عَمَّا يَسْاَلُكَ هٰؤُلَاءِ عَنْهُ ,وَسَاَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ ,فَقَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ وَنَحْنُ صِيَامٌ ,فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا ,فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ , وَالْفِطْرُ اَقْوَى لَكُمْ , فَكَانَتْ رُخْصَةً , فَمِنَّا مَنْ صَامَ , وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ , ثُمَّ نَزَلْنَا مَنْزِلًا اٰخَرَ , فَقَالَ: اِنَّكُمْ مُصَبِّحُو عَدُوِّكُمْ , وَالْفِطْرُ اَقْوَى لَكُمْ , فَاَفْطِرُوا , فَكَانَتْ عَزْمَةً فَاَفْطَرْنَا , ثُمَّ قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نَصُوْمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: " فَهٰذَا الْخَبَرُ بَيَّنَ وَاَوْضَحَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُمْ عُصَاةً اِذْ عَزَمَ عَلَيْهِمْ فِي الْفِطْرِ لِيَكُوْنَ اَقْوَى لَهُمْ عَلٰى عَدُوِّهِمْ , اِذْ قَدْ دَنَوْا مِنْهُمْ , وَيَحْتَاجُوْنَ اِلٰى مُحَارَبَتِهِمْ , فَلَمْ يَاْتَمِرُوْا لِاَمْرِهِ , لِاَنَّ خَبَرَ جَابِرٍ فِي عَامِ الْفَتْحِ , وَهٰذَا الْخَبَرُ فِي تِلْكَ السَّفْرَةِ , اَيْضًا فَلَمَّا عَزَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ بِالْفِطْرِ لِيَكُوْنَ الْفِطْرُ اَقْوَى لَهُمْ , فَصَامُوْا حَتّٰى كَانَ يُغْشٰى عَلٰى بَعْضِهِمْ , وَيَحْتَاجُ اِلٰى اَنْ يُظَلَّلَ , وَيُنْضَحَ الْمَاءُ عَلَيْهِ , فَيَضْعُفُوْا عَنْ مُحَارَبَةِ عَدُوِّهِمْ , جَازَ اَنْ يُسَمِّيَهُمْ عُصَاةً , اِذْ اَمَرَهُمْ بِالتَّقَوِّي لِعَدُوِّهِمْ , فَلَمْ يُطِيْعُوْا , وَلَمْ يَتَقَوَّوْا لَهُمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن ہاشم --عبدالرحمٰن بن مہدی --معاویہ --ربیعہ --یزید (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) قزعہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' ان کے پاس بہت سے لوگ تھے' جب لوگ ان کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے' تو میں نے ان سے کہا: میں آپ سے اس چیز کے بارے میں دریافت نہیں کروں گا' جس کے بارے میں یہ لوگ آپ سے سوالات کر رہے تھے' (راوی کہتے ہیں) میں نے ان سے سفر کے دوران روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا: تو وہ بولے: (فتح مکہ کے موقع پر) ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ کی طرف سفر کیا' ہم نے روزہ رکھا ہوا تھا' ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ دشمن کے قریب پہنچ چکے ہو' روزہ نہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ قوت حاصل کرنے کا باعث ہوگا''۔

یہ ایک رخصت تھی' ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ برقرار رکھا اور کچھ نے روزہ ختم کر دیا۔ پھر ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کل تمہارا دشمن سے سامنا ہوگا۔ روزہ نہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ قوت کا باعث ہوگا' تو تم روزہ نہ رکھو''۔

یہ ہمارے لئے لازم حکم تھا' اس لئے ہم نے روزہ ترک کر دیا۔ پھر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتایا:

مجھے یہ بات یاد ہے' اس کے بعد ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کرتے ہوئے روزہ رکھ لیا کرتے تھے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) اس روایت نے اس بات کو نمایاں اور واضح کر دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ''نافرمان'' کا نام اس وقت دیا تھا' جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لازمی حکم پر عمل نہیں کیا تھا' جو ان کے دشمن کے خلاف زیادہ قوت حاصل کرنے کے لئے تھا۔ جب وہ لوگ دشمن کے قریب پہنچ چکے تھے اور انہوں نے دشمن سے جنگ بھی کرنی تھی اور اس وقت انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل نہیں کیا تھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت فتح مکہ کے موقع کے بارے میں ہے اور یہ روایت بھی اسی سفر کے بارے میں ہے۔ تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روزہ نہ رکھنے کا تاکیدی حکم دیدیا۔ کیونکہ روزہ نہ رکھنا ان کے لئے زیادہ قوت حاصل کرنے کا باعث تھا۔ اور پھر انہوں نے روزہ رکھا' یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص پر غشی طاری ہوگئی۔ اور اسے سائے میں لانے کی اور اس پر پانی چھڑکنے کی ضرورت پیش آئی۔ اور وہ لوگ دشمن کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے کمزور ہو گئے۔ تو اب یہ بات جائز تھی کہ انہیں ''نافرمان'' کا نام دیا جائے' کیونکہ انہیں دشمن (سے مقابلے) کے لئے قوت حاصل کرنے کا حکم دیا گیا تھا' انہوں نے اس کی اطاعت نہیں کی اور اس (دشمن سے مقابلے) کے لئے قوت حاصل نہیں کی۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِيْ تَرْكِ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغْبَةً عَنْهَا وَجَائِزٌ اَنْ يُّسَمّٰى تَارِكُ السُّنَّةِ عَاصِيًا اِذَا تَرَكَهَا رَغْبَةً عَنْهَا لَا بِتَرْكِهَا، اِذِ التَّرْكُ غَيْرُ مَعْصِيَةٍ، وَفِعْلُهَا فَضِيلَةٌ

باب 99: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے منہ پھیرتے ہوئے اسے ترک کرنے کی شدید مذمت

اور یہ بات جائز ہے' سنت ترک کرنے والے شخص کو نافرمان کہا جائے جبکہ وہ اس سے منہ پھیرتے ہوئے اسے چھوڑ رہا ہو۔ سنت ترک کرنے کی وجہ سے (کسی کو نافرمان نہیں کہا جاسکتا) کیونکہ بعض اوقات ترک کرنا معصیت نہیں ہوتا لیکن اس سنت پر عمل کرنا فضیلت ہوتی ہے۔

2024 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن ولید--محمد بن جعفر--شعبہ--حصین--مجاہد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص میری سنت سے منہ موڑے' وہ مجھ سے نہیں''۔

بَابُ ذِكْرِ اِسْقَاطِ فَرْضِ الصَّوْمِ عَنِ الْمُسَافِرِ

اِذْ هُوَ مُبَاحٌ لَهُ الْفِطْرُ فِي السَّفَرِ عَلٰى اَنْ يَّصُوْمَ فِي الْحَضَرِ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ، لَا اَنَّ الْفَرْضَ سَاقِطٌ عَنْهُ لَا تَجِبُ عَلَيْهِ اِعَادَتُهُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ) (البقرة: 184)

باب 100: مسافر سے فرض روزے کا حکم ساقط ہونا کیونکہ اس کے لئے یہ بات مباح ہے

وہ سفر کے دوران روزہ نہ رکھے بلکہ دوسرے دنوں میں حضر کے دوران روزہ رکھ لے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے' اس سے یہ فرض اس طرح ساقط ہوجائے گا کہ اس پر دوبارہ روزہ رکھنا واجب ہی نہیں ہوگا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو تو وہ ان کی گنتی دوسرے دنوں میں پوری کرے''۔

2025 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْقُشَيْرِيِّ خَرَّجْتُهُ بَعْدُ فِي اِبَاحَةِ الْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ لِلْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حضرت انس بن مالک قشیری رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں نے حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لئے رمضان میں روزے نہ رکھنے کے مباح ہونے سے متعلق باب میں نقل کردی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ رُخْصَةٌ لَا اَنَّ حَتْمًا عَلَيْهِ اَنْ يُّفْطِرَ

باب **101**: اس بات کا بیان کہ سفر کے دوران روزہ نہ رکھنا رخصت ہے ایسا نہیں ہے' آدمی پر یہ بات لازم ہو کہ وہ روزہ نہ رکھے

2026 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، ح وَاَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْحَكَمِ، اَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، اَخْبَرَهُمْ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِیْ مُرَاوِحٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. اَجِدُ بِیْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ. فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ. فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ. وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ قَالَ:

وَفِيْ خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَعَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ الَّتِيْ رَخَّصَ لَكُمْ. فَاقْبَلُوْهَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبد الاعلیٰ -- عبد اللہ بن وہب (یہاں تحویلِ سند ہے) -- عبد

2026: صحيح مسلم - كتاب الصيام' باب التخيير في الصوم والفطر في السفر - حديث: 1956'صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب صوم المسافر - ذكر البيان بان الأمر بالإفطار في السفر أمر إباحة لا أمر' حديث: 3626'السنن الصغرى - الصيام' ذكر الاختلاف على عروة في حديث حمزة فيه - حديث: 2276' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' الحث على السحور - ذكر الاختلاف على عروة بن الزبير في حديث حمزة بن عمرو' حديث: 2570'سنن الدارقطني - كتاب الصيام' باب القبلة للصائم - حديث: ` 2018واخرجه مسلم "1121" "107" في الصيام: باب التخيير في الصوم والفطر في السفر، والنسائي 4/186-187 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على عروة في حديث حمزة فيه، وابن خزيمة "2026"، والطبراني "2980"، والبيهقي 4/243، من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبري في "جامع البيان " "2891"، والطحاوي 2/71 من طريق حيوة، عن أبي الأسود، به .واخرجه النسائي 4/186 من طريق سليمان بن يسار، عن ابي مرواح، به .واخرجه الطيالسي "1175"، واحمد 3/494، والنسائي 4/185 و 186، والطحاوي 2/69، والطبرالي "2982" و "2983" و "2984" و "2985" و "2986" من طريق سليمان بن يسار، والنسائي 4/185-186، والطبراني "2988" من طريق ابي سلمة، والنسائي 4/186، من طريق حنظلة بن علي، والنسائي 4/187، والطبراني "2966" و "2978" و "2979" و "2980" من طريق عروة، والطبراني "2995"، وابو داؤد "2403" في الصوم في السفر، والحاكم 1/433 من طريق محمد بن حمزة بن عمرو، خمستهم عن حمزة بن عمرو الأسلمي .

حکم -- ابن وہب -- ابن حارث -- ابوالاسود -- عروہ بن زبیر -- ابو مراوح (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنے اندر سفر کے دوران روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں' تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رخصت ہے' جو اسے اختیار کرلے' تو اچھا ہے' اور جو شخص روزہ رکھنا چاہے' تو اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

محمد بن عبدالرحمان نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
''اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو رخصت عطا کی ہے' تم پر لازم ہے کہ تم لوگ اسے قبول کرو''۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ فِي السَّفَرِ فِي رَمَضَانَ لِقَبُولِ رُخْصَةِ اللّٰهِ الَّتِي رَخَّصَ لِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ، إِذِ اللّٰهُ يُحِبُّ قَابِلَ رُخْصَتِهِ

باب 102: رمضان میں سفر کے دوران روزہ نہ رکھنا مستحب ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جو رخصت دی ہو اللہ تعالیٰ کی اس رخصت کو قبول کرنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ رخصت قبول کرنے والے شخص سے محبت کرتا ہے

2027 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ حَرْبِ بْنِ قَيْسٍ، وَزَعَمَ عُمَارَةُ أَنَّهُ رَضِيَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى رُخْصُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُتْرَكَ مَعْصِيَتُهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- سعید بن عبداللہ بن عبدالحکم -- اپنے والد کے حوالے سے -- بکر بن مضر -- عمارہ بن غزیہ -- حرب بن قیس -- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصت پر عمل کیا جائے' جس طرح وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی نافرمانی کو ترک کیا جائے''۔

بَابُ ذِكْرِ تَخْيِيرِ الْمُسَافِرِ بَيْنَ الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ، إِذِ الْفِطْرُ رُخْصَةٌ، وَالصَّوْمُ جَائِزٌ

مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ: لَيْسَ الْبِرُّ، وَ وَلَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ عَلَى مَا تَأَوَّلْتُ؛ لِأَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ، إِذْ مَا لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ، فَمَعْصِيَةٌ، وَلَوْ كَانَ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ مَعْصِيَةً، لَمَا جَعَلَ لِلْمُسَافِرِ الْخِيَارَ بَيْنَ الطَّاعَةِ وَالْمَعْصِيَةِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ الْمُسَافِرَ بَيْنَ الصَّوْمِ وَالْإِفْطَارِ "

2027: صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر استحباب قبول رخصة الله ' حديث: 2787' مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث: 5703

باب 103: مسافر کو روزہ رکھنے اور یا نہ رکھنے کا اختیار ہونا کیونکہ روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے

اور روزہ رکھنا جائز ہے اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: ''نیکی نہیں ہے''۔

یا یہ فرمان: ''سفر کے دوران روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے''۔

اس سے وہ مفہوم مراد ہوگا' جو میں نے بیان کیا ہے کیونکہ اگر اس سے مراد یہ ہو کہ سفر کے دوران روزہ رکھنا نیکی ہے ہی نہیں' تو پھر یہ گناہ ہوگا اور اگر سفر کے دوران روزہ رکھنا گناہ ہو' تو پھر مسافر کو اس بات کا اختیار نہیں ہوگا کہ وہ فرمانبرداری (نیکی) اور گناہ میں سے کسی ایک کو اختیار کرے جبکہ نبی اکرم ﷺ نے مسافر کو اس بات کا اختیار دیا ہے' وہ روزہ رکھ لے' یا روزہ نہ رکھے۔

2028 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيمٍ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ . وَكَانَ رَجُلًا يَسْرُدُ الصَّوْمَ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ بِالْخِيَارِ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ . وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء--سفیان-- ہشام بن عروہ--جعفر بن محمد--وکیع-- ہشام (یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن حسن بن تسنیم--محمد ابن بکر--شعبہ-- ہشام بن عروہ-- اپنے والد کے حوالے سے-- کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے سفر کے دوران روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا: وہ صاحب مسلسل (نفلی) روزے رکھا کرتے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تمہیں اختیار ہے اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور اگر تم چاہو تو روزہ نہ رکھو''۔

2029 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُمَا سَافَرَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

2028- واخرجه أحمد 6/46و 193 و 202و 207، وابن ابی شيبة 3/16، والدارمی 2/8-9، والبخاری "1942" و "1943" في الصوم: باب الصوم في السفر والإفطار، ومسلم "1121" في الصيام: باب التخيير في الصوم والفطر في السفر، وأبو داؤد "2402" في الصوم: باب الصوم في السفر، والترمذی "711" في الصوم: باب ما جاء في الرخصة في السفر، والنسائي 4/187- 188 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على هشام بن عروة فيه، وابن ماجه "1662" في الصيام: باب ما جاء في الصوم في السفر، وابن خزيمة "2028"، وابن الجارود "397" الطبري "2889" والطحاوی 2/69، والطبرانی 2/69، والطبرانی "2963"و "2964" و "2965" و "2967" و 2968"و "2969" و "2970" و "2971" و "2972" و "2973" و "2974" و "2975" و "2976" و "2977"، والبيهقي 4/243، والبغوی "1760" من طرق عن هشام، بهذا الإسناد .وأخرجه مالك 1/295 في الصيام: باب ما جاء في الصيام في السفر، والطبری "2890" من طريق هشام بن عروة

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَصُوْمُ الصَّائِمُ وَيُفْطِرُ الْمُفْطِرُ فَلاَ يَعِيبُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ, وَلاَ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا بَابٌ طَوِيْلٌ خَرَّجْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوعمار حسین بن حریث -- مروان بن معاویہ فزاری -- عاصم احول -- ابونضرہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ان دونوں حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا' تو کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا' اور کچھ نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا' تو روزہ نہ رکھنے والے کو روزہ رکھنے والے پر کوئی اعتراض نہیں تھا اور روزہ رکھنے والے کو روزہ نہ رکھنے والے پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہ ایک طویل باب ہے جو میں نے کتاب "الکبیر" میں نقل کر دیا ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ لِمَنْ قَوِيَ عَلَيْهِ وَالْفِطْرِ لِمَنْ ضَعُفَ عَنْهُ

باب 104: جو شخص اس کی قوت رکھتا ہو' اس کے لئے سفر کے دوران روزہ رکھنا مستحب ہے' اور جو شخص اس کی قوت نہ رکھتا ہو اس کے لئے روزہ نہ رکھنا مستحب ہے۔

2030 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ اَيْضًا، حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ قَالاَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ عَنْ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ وَّهُوَ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ, فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ, فَلَمْ يَعِبِ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ, وَلاَ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَكَانُوا يَرَوْنَ اَنَّ مَنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ اَنَّ ذٰلِكَ حَسَنٌ جَمِيلٌ, وَمَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَاَفْطَرَ فَذٰلِكَ حَسَنٌ جَمِيلٌ " هٰذَا حَدِيْثُ الثَّقَفِيِّ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَقُلْ فِيْ رَمَضَانَ, وَلَمْ يَقُلْ سَالِمُ بْنُ نُوحٍ: جَمِيلٌ " وَقَالَ: يَرَوْنَ, وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ: كُنَّا نَغْدُو مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, وَلَمْ يَقُلْ: فِيْ رَمَضَانَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- عبدالوہاب ثقفی (یہاں تحویلِ سند ہے) بندار -- سالم بن نوح -- جریری (یہاں تحویلِ سند ہے) ابوہاشم زیاد بن ایوب -- اسماعیل -- سعید جریری -- ابونضرہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

2030- واخرجه الترمذي "713" في الصوم: باب ما جاء في الرخصة في السفر، عن نصر بن علي الجهضمي، بهذا الإسناد . وقال: هذا حديث حسن صحيح .واخرجه احمد 3/12، ومسلم "1116" "96" في الصيام: باب جواز الصوم والفطر في رمضان، والنسائي 4/188 في الصوم: باب ذكر الاختلاف على أبي نضرة، وابن خزيمة "2030"، والبيهقي 4/245 من طرق عن الجريري، به .واحمد 3/50، وابن أبي شيبة 3/17، ومسلم "1116" "95" و"1117"، والترمذي "712"، والنسائي 4/188 و189، والبيهقي 4/244 من طرق عن ابي نضرة، به .واخرجه مطولاً مسلم "1120"، وأبو داؤد "2406" في الصوم: باب الصوم في السفر .

ہم نے رمضان میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر کیا۔ ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا' تو روزہ نہ رکھنے والے کو روزہ رکھنے والے پر' اور روزہ رکھنے والے کو روزہ نہ رکھنے والے پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔ لوگ یہ سمجھتے تھے جو شخص (اپنے اندر) قوت پاکر روزہ رکھ لے' تو یہ عمدہ اور بہتر ہے اور جو اپنے اندر کمزوری پاکر (روزہ نہ رکھے) تو یہ عمدہ اور بہتر ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ثقفی کے نقل کردہ ہیں' تاہم انہوں نے ''فی رمضان'' کے الفاظ نقل نہیں کیے۔

سالم بن نوح نے ''جمیل'' لفظ نقل نہیں کیا۔

ابن علیہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر کیا''۔ انہوں نے ''رمضان میں'' نقل نہیں کیا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ فِي السَّفَرِ إِذَا عَجَزَ عَنْ خِدْمَةِ نَفْسِهِ إِذَا صَامَ

باب **105**: جب آدمی روزہ رکھ کر اپنے کام کاج انجام دینے کے قابل نہ رہے' تو سفر کے دوران روزہ نہ رکھنا مستحب ہے

2031 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْحَدَّادِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَاُتِيَ بِطَعَامٍ، فَقَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ: ادْنُوَا فَكُلَا، فَقَالَا: اِنَّا صَائِمَانِ، فَقَالَ: اعْمَلُوا لِصَاحِبَيْكُمْ، ارْحَلُوا لِصَاحِبَيْكُمْ، ادْنُوَا فَكُلَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ.

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ اَيْضًا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ ذَكَرْتُ قَبْلُ اَنَّ لِلصَّائِمِ فِي السَّفَرِ الْفِطْرَ بَعْدَ مُضِيِّ بَعْضِ النَّهَارِ اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَهُمَا بِالْاَكْلِ بَعْدَ مَا اَعْلَمَاهُ اَنَّهُمَا صَائِمَانِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدہ بن عبداللہ اور محمد بن خلف حدادی -- ابوداؤد حفری -- سفیان -- اوزاعی -- یحییٰ بن ابوکثیر -- ابوسلمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ''مرالظہران'' کے مقام پر موجود تھے' کھانا پیش کیا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم دونوں آگے ہو اور کھانا کھاؤ' ان دونوں نے عرض کی: ہم روزہ دار ہیں' نبی اکرم ﷺ نے (دوسرے لوگوں سے) فرمایا: اپنے ان دونوں ساتھیوں کے کام کاج کرو' اپنے ان دونوں ساتھیوں کے پالان رکھو' (پھر آپ نے

2031- واخرجه أحمد 2/336، وابن أبی شيبة 3/15، والنسائی 4/177 فی الصوم: باب ذكر اسم الرجل، وفی "الكبری" كما فی "التحفة" 11/75، وابن خزيمة "2031" والحاكم 1/433، والبيهقی 4/246 من طرق عن أبی داؤد الحفری، بهذا الإسناد، وقال الحاكم: صحيح الإسناد علی شرط الشيخين ولم يخرجاه! .واخرجه النسائی 4/178 من طريق الأوزاعی . وعلی، كلاهما عن يحيی، عن أبی سلمة مرسلاً .

ان دونوں صاحبان سے) فرمایا: آگے ہوکر کھانا کھاؤ۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ روایت اسی قسم سے تعلق رکھتی ہے' جس کے بارے میں' میں پہلے ذکر کر چکا ہوں' روزہ دار کو سفر کے دوران' دن کا کچھ حصہ گزر جانے کے بعد' روزہ ختم کرنے کا اختیار ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں صاحبان کو کھانے کا حکم اس کے بعد دیا تھا' جب ان دونوں نے آپ کو بتا دیا تھا کہ وہ روزہ دار ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْمُفْطِرَ الْخَادِمَ فِي السَّفَرِ اَفْضَلُ مِنَ الصَّائِمِ الْمَخْدُوْمِ فِي السَّفَرِ

باب 106: اس بات کی دلیل کہ سفر کے دوران روزہ نہ رکھ کے خدمت کرنے والا شخص اس روزہ دار سے افضل ہوتا ہے' جو سفر کے دوران خدمت کرواتا ہے

2032 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ، فَصَامَ بَعْضٌ وَّاَفْطَرَ بَعْضٌ، فَتَحَزَّمَ الْمُفْطِرُوْنَ وَعَمِلُوْا، وَضَعُفَ الصُّوَّامُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ، فَقَالَ فِيْ ذٰلِكَ: ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن علاء بن کریب--حفص بن غیاث--عاصم--مورق (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کر رہے تھے' تو کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا' جنہوں نے روزہ نہیں رکھا تھا انہوں نے سامان وغیرہ سمیٹا' کام کاج کیا' جب کہ روزہ دار کمزوری کی وجہ سے کچھ کام نہیں کر سکے' تو اس موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: ''روزہ نہ رکھنے والے آج اجر لے گئے ہیں''۔

2033 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ شَدِيْدِ الْحَرِّ،

2033: صحيح البخارى - كتاب الجهاد والسير' باب فضل الخدمة فى الغزو - حديث: 2755' صحيح مسلم - كتاب الصيام' باب أجر المفطر فى السفر إذا تولى العمل - حديث: 1951' صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب صوم المسافر - ذكر البيان بأن بعض المسافرين إذا أفطروا قد يكونون أفضل من' حديث: 3618' السنن الصغرى - الصيام' فضل الإفطار فى السفر على الصيام - حديث: 2257' مصنف ابن أبى شيبة - كتاب الصيام' من كره صيام رمضان فى السفر - حديث: 8818' السنن الكبرى للنسائى - كتاب الصيام' الحث على السحور - فضل الإفطار فى السفر على الصيام' حديث: 2552' شرح معانى الآثار للطحاوى - كتاب الصيام' باب الصيام فى السفر - حديث: 2080' مشكل الآثار للطحاوى - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 5152' مسند أبى يعلى الموصلى - أبو عمران الجونى' حديث: 4091' وأخرجه ابن أبى شيبة 3/14، ومسلم "1119" "100" فى الصيام: باب أجر المفطر فى السفر إذا تولى العمل، والنسائى 4/182 فى الصيام: باب فضل الإفطار فى السفر على الصيام، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 2/68 من طريق أبى معاوية، به. وأخرجه البخارى "2890" فى الجهاد: باب فضل الخدمة فى الغزو، من طريق إسماعيل بن زكريا ومسلم "1119" "101".

فَمِنَّا مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهِ، وَاَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ يَسْتَظِلُّ بِهَا الصَّائِمُوْنَ، وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ، فَضَرَبُوا الْاَبْنِيَةَ، وَسَقَوُا الرِّكَابَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --سلم بن جنادہ-- ابومعاویہ-- عاصم-- مورق (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے' ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ نے روزہ نہیں رکھا تھا' ایک شدید گرمی والے دن میں' ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا' تو ہم میں کچھ لوگ اپنے ہاتھ کے ذریعے دھوپ سے بچنے کی کوشش کر رہے تھے' زیادہ سایہ اس شخص کے پاس تھا' جس کے پاس چادر تھی' تو روزہ دار لوگ چادر کے سائے میں بیٹھ گئے' اور روزے کے بغیر افراد اُٹھے انہوں نے خیمے وغیرہ لگائے' سواریوں کو پانی پلایا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''آج روزہ نہ رکھنے والے اجر لے گئے ہیں''۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي صَوْمِ بَعْضِ رَمَضَانَ، وَفِطْرِ بَعْضٍ فِي السَّفَرِ

باب **107**: سفر کے دوران رمضان کے بعض روزے رکھنے اور بعض روزے نہ رکھنے کی اجازت

2034 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ: صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ ثُمَّ اَفْطَرَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت میں ہے: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا روزہ رکھا ہوا تھا' جب آپ ''کدید'' کے مقام پر پہنچے تو آپ نے روزہ ختم کر دیا۔

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ تَوَهَّمَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ اَنَّ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ نَاسِخٌ لِاِبَاحَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

باب **108**: اس روایت کا تذکرہ جس سے بعض علماء کو یہ غلط فہمی ہوئی کہ سفر کے دوران روزہ نہ رکھنے کا حکم' سفر کے دوران روزہ رکھنے کے مباح ہونے کا ناسخ ہے

2035 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

2035- وأخرجه البخاري "4275" في المغازي: باب غزوة الفتح في رمضان، ومسلم "1113" في الصوم: باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر، من طرق عن الليث، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "7762"، والطيالسي "2716"، والحميدي "514"، وابن أبي شيبة 3/15، وأحمد 1/219 و334، والبخاري "2954" في الجهاد: باب الخروج في رمضان، و"4276" في المغازين ومسلم "1113"، والنسائي 4/189 في الصيام: باب الرخصة للمسافر أن يصوم بعضاً ويفطر بعضاً، وابن خزيمة "2035"، الطحاوي 2/64، والبيهقي 4/240- 241 و246 من طرق عن الزهري، به.

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ الْکَدِیْدَ اَفْطَرَ وَاِنَّمَا یُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ فَالْاٰخِرِ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " ہٰذَا حَدِیْثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، وَزَادَ: قَالَ سُفْیَانُ: لَا اَدْرِیْ ہٰذَا مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، اَوْ مِنْ قَوْلِ عُبَیْدِ اللّٰہِ اَوْ مِنْ قَوْلِ الزُّہْرِیِّ؟ "

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء--سفیان-- زہری (یہاں تحویلِ سند ہے) علی بن خشرم--ابن عیینہ--ابن شہاب زہری--عبیداللہ بن عبداللہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

"فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ جب آپ "کدید" کے مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ ختم کر دیا"۔

(راوی کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بعد والے "امر" کو اختیار کیا جاتا ہے۔

یہ روایت عبدالجبار کی نقل کردہ ہے۔ جس میں یہ زائد ہے۔ سفیان کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم (راوی کا آخری بیان) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے؟ عبیداللہ کا قول ہے؟ یا زہری کا قول ہے؟

بَابُ ذِکْرِ الْبَیَانِ عَلٰی اَنَّ ہٰذِہِ الْکَلِمَۃَ: وَاِنَّمَا یُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ لَیْسَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ

باب 109: اس بات کا بیان کہ یہ کلمہ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری طرزِ عمل کو لیا جاتا ہے" یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نہیں ہے

2036 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا عَبِیْدَۃُ بْنُ حُمَیْدٍ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ، ح وَحَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی، حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاہِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ یُرِیْدُ مَکَّۃَ ، فَصَامَ حَتّٰی اَتٰی عُسْفَانَ ، فَدَعَا بِاِنَاءٍ ، فَوَضَعَہٗ عَلٰی یَدِہٖ ، حَتّٰی نَظَرَ اِلَیْہِ النَّاسُ ، ثُمَّ اَفْطَرَ " وَکَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ: مَنْ شَاءَ صَامَ ، وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ، ہٰذَا حَدِیْثُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَقَالَ یُوْسُفُ: سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰی بَلَغَ عُسْفَانَ ، ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ ، فَشَرِبَ نَہَارًا لِیَرَاہُ النَّاسُ ، ثُمَّ اَفْطَرَ حَتّٰی قَدِمَ مَکَّۃَ، قَالَ: کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ: صَامَ رَسُوْلُ

2036- وأخرجه أحمد 1/291، والبخاری "1948" فی الصوم: باب من أفطر فی السفر لیراه الناس، وأبو داؤد "2404" فی الصوم: باب الصوم فی السفر، من طرق عن أبی عوانة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/259 و 325، والبخاری "4279" فی المغازی: باب غزوة الفتح فی رمضان، ومسلم "1113" "88" فی الصیام: باب جواز الصوم والفطر فی شهر رمضان للمسافر، والنسائی 4/184 فی الصیام: باب ذکر الاختلاف علی منصور، والطبرانی "10945"، وابن خزیمة "2036"، والطحاوی 2/67، والبیهقی 4/243 من طرق عن منصور، به .وأخرجه مسلم "1113" "89" من طریق عبد الکریم، عن طاووس، به .وأخرجه ابن ماجه "1661" فی الصیام: باب ما جاء فی الصوم فی السفر، من طریق مجاهد، عن ابن عباس مختصرا . وانظر "3555" و "3563" و "3564" .

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی السَّفَرِ، وَاَفْطَرَ، وَمَنْ شَاءَ صَامَ، وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ.

قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ: ھٰذَا الْخَبَرُ یُصَرِّحُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ کَانَ یَرٰی صَوْمَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی السَّفَرِ فِی الِابْتِدَاءِ، وَاِفْطَارَہٗ بَعْدُ، ھٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الْمُبَاحِ اَنَّ کِلَا الْفِعْلَیْنِ جَائِزٌ، لَا اَنَّ اِفْطَارَہٗ بَعْدَ بُلُوْغِہٖ عُسْفَانَ کَانَ نَسْخًا لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ صَوْمِہٖ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --حسن بن محمد بن صباح-- عبیدہ بن حمید-- منصور (یہاں تحویلِ سند ہے) یوسف بن موسیٰ-- جریر-- منصور-- مجاہد-- طاؤس (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے مکہ جانے کے لئے روانہ ہوئے' آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا' جب آپ عسفان پہنچے تو آپ نے (پانی کا) برتن منگوایا' اسے اپنے ہاتھ میں پکڑا' یہاں تک کہ جب لوگوں نے آپ کی طرف دیکھ لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ ختم کر دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: جو چاہے وہ (سفر کے دوران) روزہ رکھ لے اور جو چاہے وہ نہ رکھے۔

یہ روایت حسن بن محمد کی نقل کردہ ہے۔

یوسف نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں سفر کیا' آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا' جب آپ ''عسفان'' پہنچے تو آپ نے (پانی کا) برتن منگوایا' اور دن کے وقت اسے پی لیا تاکہ لوگ آپ کو دیکھ لیں' پھر آپ نے مکہ آنے تک روزہ نہیں رکھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران روزہ رکھا بھی ہے اور نہیں بھی رکھا' تو جو چاہے وہ روزہ رکھ لے اور جو چاہے وہ روزہ نہ رکھے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ روایت اس بات کی صراحت کرتی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ رائے تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے آغاز میں روزہ رکھا ہوا تھا اور بعد میں اسے ختم کیا تھا۔ تو یہ مباح کی جنس سے تعلق رکھتا ہے اور یہ دونوں فعل جائز ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ ''عسفان'' پہنچنے کے بعد آپ کے روزہ ختم کرنے (کے عمل نے) پہلے آپ کے روزہ رکھنے (کے عمل کو) منسوخ کر دیا ہو۔

بَابُ ذِکْرِ دَلِیْلٍ ثَانٍ عَلٰی اَنَّ اَمْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْفِطْرِ عَامَ الْفَتْحِ لَمْ یَکُنْ بِنَاسِخٍ لِاِبَاحَتِہِ الصَّوْمَ فِی السَّفَرِ "

باب 110: اس بات کی دوسری دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر روزہ نہ رکھنے کا حکم دیا تھا اور یہ حکم سفر کے دوران روزہ رکھنے کے مباح ہونے کا ناسخ نہیں ہے

2037 - خَبَرُ قَزْعَۃَ بْنِ یَحْیٰی، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ: وَلَقَدْ رَاَیْتُنَا نَصُوْمُ بَعْدَ ذٰلِکَ فِی السَّفَرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَمْلَیْتُہٗ قَبْلُ "

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن معمر بن ربعی قیسی-- ابو عاصم-- سعید بن عبدالعزیز تنوخی-- عطیہ بن قیس (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

قزعہ بن یحییٰ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

"مجھے یاد ہے اس کے بعد ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کرتے ہوئے روزہ رکھ لیا کرتے تھے"۔

میں یہ روایت پہلے املاء کروا چکا ہوں۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْفِطْرِ فِيْ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ

لِمَنْ قَدْ صَامَ بَعْضَهُ فِي الْحَضَرِ، خِلَافَ مَذْهَبِ مَنْ اَوْجَبَ عَلَيْهِ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ اِذَا كَانَ قَدْ صَامَ بَعْضَهُ فِي الْحَضَرِ، تَوَهَّمَ اَنَّ قَوْلَهُ: (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) (البقرة: 185) اَنَّ مَنْ شَهِدَ بَعْضَ الشَّهْرِ وَهُوَ حَاضِرٌ غَيْرُ مُسَافِرٍ فَوَجَبَ عَلَيْهِ صَوْمُ جَمِيعِ الشَّهْرِ، وَاِنْ سَافَرَ فِيْ بَعْضِهِ "

باب 111: جو شخص رمضان کے بعض حصے میں سفر کے دوران روزہ رکھ چکا ہو اس کے لئے سفر کے دوران رمضان کے مہینے میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے

اور یہ اس شخص کے مذہب کے خلاف ہے' جس نے سفر کے دوران ایسے شخص پر روزے کو لازم قرار دیا ہے' جبکہ وہ اس سے پہلے حضر کے دوران رمضان کے بعض حصے میں روزے رکھ چکا ہو انہیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے غلط فہمی ہوئی۔

"تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پالے وہ اس میں روزے رکھے"۔

تو جو شخص اس مہینے کو ایسی حالت میں پائے کہ وہ حضر کی حالت میں ہو مسافر نہ ہو' تو اس پر پورے مہینے کے روزے رکھنا واجب ہوگا' اگرچہ وہ اس مہینے کے بعض حصے میں سفر پر چلا جائے۔

2038 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيِّ، حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ، حَدَّثَنَا قَزْعَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَيْلَتَيْنِ خَلَتَا مِنْ رَمَضَانَ، فَخَرَجْنَا صُوَّامًا، حَتّٰى بَلَغْنَا الْكَدِيدَ اُمِرْنَا بِالْفِطْرِ، فَاَصْبَحْنَا شَرِجِيْنَ، مِنَّا الصَّائِمُ، وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، حَتّٰى اِذَا بَلَغْنَا مَرَّ الظَّهْرَانِ، اَعْلَمَنَا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ، اُمِرْنَا بِالْفِطْرِ، فَاَفْطَرْنَا

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: " خَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِىْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رمضان کی دو راتیں گزرنے کے بعد ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے' ہم روزہ رکھ کر روانہ ہوئے تھے' جب ہم "کدید" پہنچے تو ہمیں روزہ ختم کرنے کا حکم دیا گیا۔ تو ہم اس حالت میں ہوئے کہ ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ نے روزہ

نہیں رکھا ہوا تھا۔ جب ہم "مرالظہران" پہنچے تو (نبی اکرم ﷺ) نے ہمیں دشمن کا سامنا کرنے سے آگاہ کرتے ہوئے ہمیں روزہ نہ رکھنے کا حکم دیا تو ہم نے روزہ نہیں رکھا۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابونضرہ کی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت بھی اسی باب سے تعلق رکھتی ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْفِطْرِ فِيْ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ يَوْمًا قَدْ مَضَى بَعْضُهُ وَالْمَرْءُ نَاوٍ لِلصَّوْمِ فِيْهِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ اَمْلَيْتُ خَبَرَ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

باب 112: سفر کے دوران رمضان میں دن کے وقت روزہ توڑ دینا مباح ہے۔ جس دن کا کچھ حصہ ایسی حالت میں گزر چکا ہو کہ اس دوران آدمی نے روزہ رکھا ہوا ہے۔

2039 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ، اَنَّ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ وَمَعَهُ اَصْحَابُهُ، فَشَقَّ عَلَيْهِمُ الصَّوْمُ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ، فَشَرِبَ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ، وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبداللہ بن عبدالرحیم برقی -- ابن ابومریم -- یحییٰ بن ایوب -- حمید -- بکر بن عبداللہ مزنی نے انہیں حدیث بیان کی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب بھی تھے ان لوگوں کے لئے روزہ رکھنا دشواری کا باعث بنا' نبی اکرم ﷺ نے پانی والا برتن منگوایا' اور اپنی سواری پر (رہتے ہوئے) اسے پی لیا' جبکہ لوگ آپ کی طرف دیکھ رہے تھے۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْفِطْرِ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ يَخْرُجُ الْمَرْءُ فِيْهِ مُسَافِرًا مِنْ بَلَدِهِ اِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ

ضِدَّ مَذْهَبِ مَنْ زَعَمَ اَنَّهُ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّوْمِ مُقِيْمًا، ثُمَّ سَافَرَ لَمْ يَجُزْ لَهُ الْفِطْرُ، وَاِبَاحَةِ الْفِطْرِ اِذَا جَاوَزَ الْمَرْءُ بُيُوْتَ الْبَلْدَةِ الَّتِيْ يَخْرُجُ مِنْهَا وَاِنْ كَانَ قَرِيْبًا يَرٰى بُيُوْتَهَا

باب 113: اس دن میں روزہ نہ رکھنا مباح ہے' جس دن میں آدمی نے اپنے شہر سے سفر پر روانہ ہونا ہو

بشرطیکہ یہ روایت ثابت ہے' اور یہ اس شخص کے مذہب کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے' جب کوئی شخص مقیم ہونے کی حالت میں روزے میں داخل ہو جائے پھر وہ سفر پر روانہ ہو' تو اب اس کے لئے روزے کو توڑنا جائز نہیں ہوگا اور آدمی جس شہر سے نکلا ہے' جب اس کی آبادی سے باہر چلا جائے اب اس کے لئے روزے کو توڑنا مباح ہے' اگرچہ وہ اتنا قریب ہو کہ اس شہر کی آبادی کو دیکھ سکتا ہو۔

2040 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ هُوَ ابْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ كُلَيْبَ بْنَ ذُهْلٍ الْحَضْرَمِيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: رَكِبْتُ مَعَ اَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفِيْنَةٍ مِنَ الْفُسْطَاطِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَدَفَعَ، ثُمَّ قَرَّبَ غَدَاءَهُ، فَقَالَ: اقْتَرِبْ، فَقُلْتُ: اَلَسْتَ تَرَى الْبُيُوْتَ؟ فَقَالَ اَبُوْ بَصْرَةَ: اَتَرْغَبُ عَنْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟"

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَسْتُ اَعْرِفُ كُلَيْبَ بْنَ ذُهْلٍ، وَلَا عُبَيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَلَا اَقْبَلُ دِيْنَ مَنْ لَّا اَعْرِفُهُ بِعَدَالَةٍ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ابوموسیٰ محمد بن مثنی--عبداللہ بن یزید مقری--سعید ابن ابوایوب--یزید بن ابوحبیب ان کلیب بن ذہل حضرمی نے انہیں حدیث بیان کی--عبید بن جبیر بیان کرتے ہیں:

میں رمضان کے مہینے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ کے ہمراہ فسطاط سے ایک کشتی میں سوار ہوا' جب وہ چل پڑی تو انہوں نے کھانا نکالا اور بولے: آگے ہو جاؤ! میں نے کہا: کیا آپ کو (آبادی کے) گھر نظر نہیں آ رہے؟ تو حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے روگردانی کر رہے ہو؟

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں کلیب بن ذہل اور عبید بن جبیر سے واقف نہیں ہوں اور میں ایسے شخص کے دین کو قبول نہیں کرتا' جس کی عدالت سے واقف نہ ہوں۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْفِطْرِ فِيْ رَمَضَانَ فِيْ مَسِيْرَةٍ اَقَلَّ مِنْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ، فَاِنِّيْ لَا اَعْرِفُ مَنْصُوْرَ بْنَ زَيْدِ الْكَلْبِيِّ هٰذَا بِعَدَالَةٍ وَلَا جَرْحٍ

باب 114: رمضان میں ایک دن اور ایک رات کے سفر سے کم مقدار سفر میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت بشرطیکہ یہ روایت ثابت ہو کیونکہ منصور بن زید کلبی نامی راوی کے بارے میں میں کسی عدالت' یا جرح سے واقف نہیں ہو

2041 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَخْبَرَنَا اَبِيْ وَشُعَيْبٌ قَالَا: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ الْكَلْبِيِّ: اَنَّ دِحْيَةَ بْنَ خَلِيْفَةَ خَرَجَ مِنْ قَرْيَتِهِ اِلٰى قَرْيَةِ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ مِنَ الْفُسْطَاطِ فِيْ رَمَضَانَ، فَاَفْطَرَ، وَاَفْطَرَ مَعَهُ النَّاسُ، وَكَرِهَ اٰخَرُوْنَ اَنْ يُّفْطِرُوْا، فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى قَرْيَتِهِ قَالَ: وَاللّٰهِ، لَقَدْ رَاَيْتُ الْيَوْمَ اَمْرًا، مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَرَاهُ، اِنَّ قَوْمًا رَّغِبُوْا عَنْ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ، يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ لِلَّذِيْنَ صَامُوْا، قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ: اَللّٰهُمَّ اقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ: خَرَجَ مِنْ قَرْيَتِهِ بِدِمَشْقَ الْمِزَّةِ، اِلٰى قَدْرِ قَرْيَةِ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، ثُمَّ اِنَّهُ اَفْطَرَ. وَالْبَاقِيْ لَفْظًا وَّاحِدًا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: ابْنُ لَهِيْعَةَ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا: مَنْصُوْرُ بْنُ زَيْدِ الْكَلْبِيُّ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم-- ابوشعیب--لیث-- یزید بن ابوحبیب (یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن یحییٰ-- ابن ابومریم-- لیث-- یزید بن ابوحبیب-- ابوخیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) منصور کلبی بیان کرتے ہیں:

دحیہ بن خلیفہ رمضان کے مہینے میں اپنی بستی سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بستی کی طرف گئے جو فسطاط میں تھی انہوں نے اور ان کے ساتھ والے لوگوں نے (اس سفر کے دوران) روزہ نہیں رکھا۔ بعض دوسرے لوگوں نے روزہ نہ رکھنا پسند نہیں کیا جب وہ اپنی بستی واپس آئے تو بولے: اللہ کی قسم! آج میں نے ایک ایسی چیز دیکھی ہے کہ مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ مجھے یہ بھی دیکھنا پڑے گا (کچھ) لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے طریقے سے اعراض کیا ہے۔ (راوی کہتے ہیں) انہوں نے یہ بات روزہ رکھنے والوں کے بارے میں کہی تھی۔

اس موقع پر انہوں نے یہ کہا (یعنی یہ دعا مانگی) ''اے اللہ! مجھے اپنے پاس بلالے''۔

ابن عبدالحکم نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ دمشق میں موجود اپنی بستی ''مزہ'' سے اتنی دور ہو گئے جتنی دور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بستی تھی اور انہوں نے روزہ نہیں رکھا۔

باقی کے الفاظ ایک جیسے ہیں۔

محمد بن یحییٰ بیان کرتے ہیں: ابن لہیعہ اس (کی سند میں یہ نقل کرتے ہیں:) منصور بن زید کلبی۔

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ فِي الْإِفْطَارِ فِي رَمَضَانَ وَالْبَيَانُ

اَنَّ فَرْضَ الصَّوْمِ سَاقِطٌ عَنْهُمَا فِي رَمَضَانَ عَلٰى اَنْ يَّقْضِيَا مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَهُمَا، اَوْ اِحْدَيْهِمَا اِلَى الْمُسَافِرِ، فَجَعَلَ حُكْمَهُمَا اَوْ حُكْمَ اِحْدَيْهِمَا حُكْمَ الْمُسَافِرِ

115: حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے

اور اس بات کا بیان کہ رمضان میں ان کے ذمے سے روزہ رکھنے کی فرضیت اس شرط پر ساقط ہو گئی کہ دوسرے دنوں میں اسے قضا کرے گی اس کی وجہ یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو مسافر کے ساتھ ملایا ہے تو ان دونوں کا حکم یا ان دونوں میں سے ایک کا حکم بھی وہی ہوگا جو مسافر کا حکم ہے۔

2042 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَاَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ قَالَ: كَانَ اَبُو قِلَابَةَ حَدَّثَنِي هٰذَا الْحَدِيثَ، ثُمَّ قَالَ لِي: هَلْ لَكَ فِي الَّذِي حَدَّثَنِيهِ؟ فَدَلَّنِي عَلَيْهِ، فَلَقِيتُهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَرِيبٌ لِي يُقَالُ لَهُ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ

2042: سنن الترمذى الجامع الصحيح ' أبواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فى الرخصة فى الإفطار للحبلى والمرضع' حديث: 681' السنن الصغرى - الصيام' ذكر اختلاف معاوية بن سلام وعلى بن المبارك فى هذا الحديث - حديث: 2251' السنن الكبرى للنسائى - كتاب الصيام' الحث على السحور - ذكر اختلاف معاوية بن سلام وعلى بن المبارك فى هذا الحديث' حديث: 2546' مسند أحمد بن حنبل - أول مسند البصريين' حديث أنس بن مالك أحد بنى كعب - حديث: 19856

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِبِلٍ كَانَتْ لِيْ اُخِذَتْ ، فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ يَاْكُلُ ، فَدَعَانِيْ اِلٰى طَعَامِهِ ، فَقُلْتُ: اِنِّيْ صَائِمٌ ، فَقَالَ: اذْنُ ، اَوْ قَالَ: هَلُمَّ اُخْبِرْكَ عَنْ ذَاكَ ، اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ ، وَعَنِ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ ، فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: اَلَا اَكَلْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَعَانِيْ اِلَيْهِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: " هٰذَا الْخَبَرُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ اَعْلَمْتُ فِيْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ اَنَّ اسْمَ النِّصْفِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى جُزْءٍ مِنْ اَجْزَاءِ الشَّيْءِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ نِصْفًا عَلَى الْكَمَالِ وَالتَّمَامِ ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْلَمَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلَاةِ ، وَالشَّطْرُ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ النِّصْفُ، لَا الْقِبَلُ ، وَلَا التِّلْقَاءُ وَالْجِهَةُ ، اَعْنِيْ قَوْلَهُ تَعَالٰى: (فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) (البقرة: 144) وَلَمْ يَضَعِ اللّٰهُ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ فَرِيْضَةِ الصَّلَاةِ عَلَى الْكَمَالِ وَالتَّمَامِ؛ لِاَنَّهُ لَمْ يَضَعْ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَلَا مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ عَنِ الْمُسَافِرِ شَيْئًا "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- یعقوب بن ابراہیم دورقی اور ابو ہاشم زیاد بن ایوب --- اسماعیل ابن علیہ --- ایوب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ابوقلابہ مجھے یہ حدیث بیان کرتے تھے' پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا: کیا تم اس سے ملنا چاہو گے؟ جس نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے' پھر انہوں نے میری رہنمائی اس شخص کی طرف کی' میں اس سے ملا' تو اس نے مجھے بتایا: میرے ایک قریبی عزیز حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی' وہ کہتے ہیں:

میں اپنے پڑوسی کے چھینے گئے اونٹ کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ کو کھانا کھاتے ہوئے پایا' آپ نے مجھے بھی کھانے کی دعوت دی' میں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ (یا شاید یہ فرمایا) آگے ہو جاؤ! میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے مسافر کو روزہ اور نصف نماز معاف کر دی ہے اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو بھی (روزہ معاف کر دیا ہے)۔

وہ (یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ) بعد میں یہ کہا کرتے تھے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دعوت دی تھی تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے میں سے کیوں نہ کھایا؟

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہ روایت اس قسم سے تعلق رکھتی ہے' جس کے بارے میں' میں کتاب الایمان میں بتا چکا ہوں' لفظ ''نصف'' بعض اوقات کسی چیز کے کسی ایک جزء کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے' اگر وہ اس مکمل چیز کا (پورا) نصف نہ ہو۔

اس روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتائی ہے: اللہ تعالیٰ نے مسافر سے نصف نماز معاف کر دی ہے۔ یہاں لفظ ''شطر'' ''نصف'' کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ ''سمت'' کے معنی میں استعمال نہیں ہوا۔ نہ ہی ''جانب'' اور ''جہت'' کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ میری مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''تو تم اپنے چہرے مسجد حرام کی طرف پھیرلو''۔

اللہ تعالیٰ نے مسافر کو ساری کی ساری نماز کا نصف معاف نہیں کیا' کیونکہ اس نے مسافر کو فجر کی نماز میں کچھ بھی معاف نہیں کیا' اسی طرح مغرب کی نماز میں کچھ بھی معاف نہیں کیا۔

2043 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَّهُوَ يَتَغَدَّى ، فَقَالَ: اُدْنُهْ قَالَ: اِنِّيْ صَائِمٌ ، فَقَالَ: اُدْنُهْ اُحَدِّثْكَ عَنِ الصِّيَامِ ، اِنَّ اللّٰهَ قَدْ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصِّيَامَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ ، وَعَنِ الْحُبْلٰى اَوِ الْمُرْضِعِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيُّ هُوَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ .

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن عثمان عجلی-- عبید اللہ-- سفیان-- ایوب-- ابوقلابہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اس وقت کھانا کھا رہے تھے' آپ نے فرمایا: آگے آ جاؤ! اس شخص نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگے ہو جاؤ! میں تمہیں روزے کے بارے میں بتاتا ہوں۔

''بے شک اللہ تعالیٰ نے' مسافر سے' روزے کو اور نصف نماز کو' حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے' (روزے کو) معاف کر دیا ہے''۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہ حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ نہیں ہیں۔ ان صاحب کا تعلق بنو عبد اللہ بن مالک سے ہے۔

2044 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ اَيْضًا ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ . فَقَالَ عَفَّانُ فِيْ حَدِيْثِهٖ: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَلَيْسَ بِالْاَنْصَارِيِّ ، وَقَالَ عَفَّانُ فِيْ حَدِيْثِهٖ: وَالْمُرْضِعِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --جعفر بن محمد-- وکیع-- ابو ہلال-- عبد اللہ بن سوادہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

(یہاں تحویلِ سند ہے) --حسن بن محمد-- عفان-- ابو ہلال (یہاں تحویلِ سند ہے) حسن-- عاصم بن علی-- ابو ہلال کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

پھر انہوں نے یہ حدیث ذکر کی ہے۔

عفان نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''انس بن مالک سے منقول ہے'' انہوں نے لفظ ''انصاری'' نقل نہیں کیا۔

عفان نے اپنی روایت میں ''والمرضع'' لفظ نقل کیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ اِسْقَاطِ فَرْضِ الصَّوْمِ عَنِ النِّسَاءِ اَيَّامَ حَيْضِهِنَّ

باب 116: خواتین کے حیض کے دوران ان سے روزے کی فرضیت کے حکم کا ساقط ہونا

2045 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَزَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، اَخْبَرَنِي زَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ، اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدَاكُنَّ، يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ فَقُلْنَ لَهُ: مَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ؟ قُلْنَ: بَلَى، قَالَ: ذٰلِكَ لِنُقْصَانِ عَقْلِهَا، اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ؟ قَالَ: فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا هٰذَا حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى "

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ اور زکریا بن یحییٰ بن ابان -- ابن ابومریم -- محمد بن جعفر -- زید ابن اسلم -- عیاض بن عبداللہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اے خواتین کے گروہ! میں نے عقل اور دین کے اعتبار نقص والی کوئی (مخلوق) نہیں دیکھی' جو عقلمند مردوں کی عقل کو تم سے زیادہ (تیزی سے) رخصت کردیتی ہو' ان خواتین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے دین اور عقل میں کیا کمی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا عورت کی گواہی' مرد کی گواہی کے نصف کی مانند نہیں ہوتی؟ ان خواتین نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ان کی عقل کی کمی کی وجہ سے ہے' کیا جب عورت حائضہ ہو تو وہ نماز اور روزہ ترک نہیں کرتی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ان کے دین کا ناقص ہونا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ محمد بن یحییٰ کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الْحَائِضَ يَجِبُ عَلَيْهَا قَضَاءُ الصَّوْمِ فِي اَيَّامِ طُهْرِهَا وَالرُّخْصَةِ لَهَا فِي تَاْخِيرِ قَضَاءِ الصَّوْمِ الَّذِي اَسْقَطَ الْفَرْضَ عَنْهَا فِي اَيَّامِ حَيْضِهَا اِلَى شَعْبَانَ

باب 117: اس بات کی دلیل کہ حیض والی عورت پر اپنے حیض کے ایام کے دوران اس روزے کی قضا لازم ہوگی اور اس کے لئے اس بات کی اجازت ہے' وہ ان روزوں کی قضا اگلے شعبان میں آنے والے ایام حیض تک موخر کردے

2046 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصِّيَامُ مِنْ رَمَضَانَ، فَمَا اَقْضِيهِ حَتَّى يَاْتِيَ شَعْبَانُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء--سفیان-- یحییٰ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)
ابوسلمہ بیان کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھ پر رمضان کے روزوں (کی قضا) لازم ہوتی تھی' تو میں ان کی قضا نہیں کر پاتی تھی یہاں تک کہ شعبان آجاتا تھا۔

2047 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ.

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- یحییٰ بن سعید-- یحییٰ--ابوسلمہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں:

2048 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: قَدْ كَانَ عَلَيَّ شَيْءٌ مِنْ رَمَضَانَ ، ثُمَّ لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَصُومَهُ حَتّٰى يَجِيءَ شَعْبَانُ ، وَظَنَنْتُ أَنَّ ذٰلِكَ لِمَكَانِهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْيَى يَقُولُهُ قَالَ: وَكَانَ يَسْتَنْظِرُهُ مَا لَمْ يُدْرِكْهُ رَمَضَانُ آخَرُ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن رافع--عبدالرزاق--ابن جریج-- یحییٰ بن سعید--ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

مجھ پر رمضان کے کچھ روزوں (کی قضا) لازم ہوتی تھی' لیکن پھر میں انہیں نہیں رکھ پاتی تھی۔ یہاں تک کہ شعبان آجاتا تھا۔

2046– وأخرجه مسلم "1146" "152" في الصوم: باب قضاء رمضان في شعبان، عن محمد بن أبي عمر المكي، عن الدراوردي، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي 4/150– 151 في الصوم: باب الاختلاف على محمد بن إبراهيم فيه، وابن الجارود "400" من طريقين عن نافع بن يزيد، عن ابن الهاد، به .وأخرجه دون قولها: "ما كان صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ فِيْ شَهْرٍ . . ." مالك 1/308 في الصيام: باب جامع قضاء الصيام، وعبد الرزاق "7676" و"7677"، وابن أبي شيبة 3/98، والبخاري "1950" في الصوم: باب متى يقضي رمضان، ومسلم "1146"، وأبو داوُد "2399" في الصوم: باب تأخير قضاء رمضان، والنسائي 4/191 في الصيام: باب وضع الصيام عن الحائض، وابن خزيمة "2046" و"2047" و"2048"، والبيهقي 4/252، البغوي "1770" من طرق عن يحيى بن سعيد الأنصاري، عن أبي سلمة، به .وأخرجه كذلك الطيالسي "1509"، وابن شيبة 3/98، وأحمد 6/124 و131 و179، والترمذي "783" في الصوم: باب ما جاء في تأخير قضاء رمضان، وابن خزيمة "2049" و"2050" و"2051" من طرق عن إسماعيل السدي، عن عبد الله البهي، عن عائشة .صحيح البخاري - كتاب الصوم' باب : متى يقضي قضاء رمضان - حديث:1861'صحيح مسلم - كتاب الصيام' باب قضاء رمضان في شعبان - حديث:1998'موطأ مالك - كتاب الصيام' باب جامع قضاء الصيام - حديث: 682'سنن أبي داود - كتاب الصوم' باب تأخير قضاء رمضان - حديث: 2060' سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب ما جاء في قضاء رمضان - حديث:1665'سنن الترمذي الجامع الصحيح' أبواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في تأخير قضاء رمضان' حديث: 748'السنن الصغرى - الصيام' وضع الصيام عن الحائض - حديث:2292'مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصيام' باب تأخير قضاء رمضان - حديث:7421'

یحیٰ نامی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے یہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ان کے خاص مرتبہ ومقام کی وجہ سے تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں: (میرے استاد راوی) اس وقت تک انتظار کرتے تھے جب تک اگلا رمضان نہیں آ جاتا تھا۔

2049 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

مَا كُنْتُ اَقْضِي مَا يَبْقَى عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِيْ شَعْبَانَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن شعیب-- ابونضر-- اشجعی-- سفیان-- سدی-- بہی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں میرے ذمہ رمضان کے جو روزے باقی ہوتے تھے میں ان کی قضا صرف شعبان میں ادا کرتی تھی۔

2050 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَسْعُودٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَهِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ . وَقَالَ: حَيَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ابراہیم بن مسعود ہمدانی-- ابواسامہ-- زائدہ-- اسماعیل السدی-- عبد اللہ بہی-- کے حوالے سے نقل کرتے ہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

(اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے) تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ''نبی اکرم ﷺ کی ساری زندگی میں''

2051 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ شَيْبَانَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَهِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: "مَا قَضَيْتُ شَيْئًا مِمَّا يَكُوْنُ عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ اِلَّا فِيْ شَعْبَانَ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ . حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ اَبِيْ حَبِيْبٍ . وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ جَعْفَرٍ - وَهُمَا جَوْهَرَتَا الْبِلَادِ - يَقُوْلَانِ: فُتِحَتْ مِصْرُ صُلْحًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن عثمان عجلی-- عبیداللہ-- شیبان-- سدی-- عبداللہ بہی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

رمضان کے روزوں کی جو قضا میرے ذمہ لازم ہوتی تھی میں اسے صرف شعبان میں ہی ادا کر پاتی تھی۔

نبی اکرم ﷺ کے وصال تک (ایسا ہی ہوتا رہا)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ قَضَاءِ وَلِيِّ الْمَيِّتِ صَوْمَ رَمَضَانَ عَنِ الْمَيِّتِ إِذَا مَاتَ وَأَمْكَنَهُ الْقَضَاءُ فَفَرَّطَ فِي قَضَائِهِ

باب **118**: میت کے ولی کا میت کی طرف سے رمضان کے روزوں کی قضا ادا کرنا جبکہ میت کا ایسی حالت میں انتقال ہوا ہو کہ وہ خود قضا روزے رکھ سکتی ہو لیکن اس نے قضا رکھنے میں کوتاہی کی ہو

2052 - سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا عَمِّي، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ، وَحَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ظَافِرٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَهُوَ ابْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب -- اپنے چچا -- عمرو بن حارث -- عبیداللہ بن ابوجعفر (یہاں تحویل سند ہے) محمد بن یحییٰ -- ابن ابومریم -- یحییٰ بن ایوب -- ابن ابوجعفر اور -- زکریا بن یحییٰ بن ابان -- عمرو بن ظافر -- یحییٰ بن ایوب -- عبیداللہ بن ابوجعفر -- محمد بن جعفر بن زبیر -- عروہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

"جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے"۔

بَابُ قَضَاءِ الصِّيَامِ عَنِ الْمَرْأَةِ تَمُوتُ وَعَلَيْهَا صِيَامٌ

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الصَّائِمَ إِذَا قَضَى الْحَيُّ عَنِ الْمَيِّتِ يَكُونُ سَاقِطًا عَنِ الْمَيِّتِ، كَالدَّيْنِ يُقْضَى عَنْهُ بَعْدَ الْمَوْتِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَّهَ قَضَاءَ الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ بِقَضَاءِ الدَّيْنِ عَنْهَا

باب **119**: ایسی عورت کی طرف سے روزوں کی قضا رکھنا' جو فوت ہو جائے اور اس کے ذمے روزے رکھنا لازم ہو

اس بات کی دلیل کہ جب زندہ شخص میت کی طرف سے قضا کر لیتا ہے' تو میت کی طرف سے ان کی ادائیگی ساقط ہو جاتی ہے

2052: صحيح البخاري - كتاب الصوم' باب من مات وعليه صوم - حديث: 1863' صحيح مسلم - كتاب الصيام' باب قضاء الصيام عن الميت - حديث: 2000' صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب الصيام عن الغير - ذكر الخبر المدحض قول من زعم أن الصوم لا يجوز من' حديث: 3628' سنن أبي داود - كتاب الصوم' باب فيمن مات وعليه صيام - حديث: 2061' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' سرد الصيام - صوم الولي عن الميت' حديث: 2856' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 1985' سنن الدارقطني - كتاب الصيام' باب القبلة للصائم - حديث: 2047' مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث: 23876' مسند إسحاق بن راهويه - ما يروى عن عروة بن الزبير' حديث: 787' مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عائشة' حديث: 4301' المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه علي - حديث: 4218

اور اس کی مثال میت کی طرف سے اس کی موت کے بعد ادا کیے جانے والے قرض کی مانند ہوگی کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے میت کی طرف سے روزے کی قضا کو اس کی طرف سے قرض ادا کرنے سے تشبیہ دی ہے۔

2053 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَرِيزٍ فِي الْمَرْأَةِ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا، قَالَ: أَرَأَيْتِ لَوْ أَنَّ أُمَّكِ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا دَيْنٌ، أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: اقْضِي دَيْنَ أُمِّكِ وَالْمَرْأَةُ مِنْ خَثْعَمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی--معتمر--فضیل بن میسرہ--ابوحریز--عکرمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے' ان کے ذمہ پندرہ دن کے روزے لازم تھے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر تمہاری والدہ کا انتقال ہوتا اور ان کے ذمہ قرض لازم ہوتا' تو کیا تم اسے ادا کر دیتی؟ اس خاتون نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "پھر تم اپنی والدہ کا قرض (یعنی جو روزے کی شکل میں ہے' اسے) ادا کرو"۔

(راوی کہتے ہیں) وہ خاتون خثعم قبیلے سے تعلق رکھتی تھی۔

بَابُ الْأَمْرِ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ بِالنَّذْرِ عَنِ النَّاذِرَةِ إِذَا مَاتَتْ قَبْلَ الْوَفَاءِ بِنَذْرِهَا

باب 120: جب نذر ماننے والی کوئی عورت اپنی نذر کو پورا کرنے سے پہلے انتقال کر جائے' تو اس کی طرف سے نذر کے روزے کی قضا کا حکم ہونا

2054 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ امْرَأَةً رَكِبَتِ الْبَحْرَ، فَنَذَرَتْ أَنْ تَصُومَ شَهْرًا، فَمَاتَتْ، فَسَأَلَ أَخُوهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَصُومَ عَنْهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن بشار--ابن ابوعدی--شعبہ--سلیمان--مسلم البطین--سعید بن جبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک عورت سمندری سفر پر روانہ ہوئی' اس نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ ایک ماہ تک روزے رکھے گی' اس عورت کا انتقال ہوگیا' اس کے بھائی نے نبی اکرم ﷺ سے (اس بارے میں) دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے یہ ہدایت کی' کہ وہ اس (عورت) کی طرف سے روزے رکھے۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ مَنْ قَضَى الصَّوْمَ عَنِ النَّاذِرِ وَالنَّاذِرَةِ مِنْ وَلِيٍّ

أَوْ قَرِيبٍ، أَوْ بَعِيدٍ، أَوْ ذَكَرٍ، أَوْ أُنْثَى، أَوْ حُرٍّ، أَوْ عَبْدٍ، أَوْ حُرَّةٍ، أَوْ أَمَةٍ، فَالْقَضَاءُ جَائِزٌ عَنِ الْمَيِّتِ، إِذِ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَّهَ قَضَاءَ صَوْمِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتَةِ بِقَضَاءِ الدَّيْنِ عَنْهَا ، وَالدَّيْنُ إِذَا قُضِيَ عَنِ الْمَيِّتِ أَوِ الْمَيِّتَةِ كَانَ الْقَاضِي مَنْ كَانَ ، مِنْ قَرِيبٍ أَوْ بَعِيدٍ ، حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ، وَالدَّيْنُ سَاقِطٌ عَنِ الْمَيِّتِ ، مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ قَضَاءَ الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ أَحَقُّ مِنْ قَضَاءِ الدَّيْنِ عَنْهُ؛ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَ أَنَّ الصَّوْمَ مِنْ حُقُوقِ اللّٰهِ ، وَأَنَّ قَضَاءَهُ أَحَقُّ مِنْ قَضَاءِ حُقُوقِ الْآدَمِيِّينَ

باب 121: اس بات کا بیان کہ جو بھی قریبی' یا دور کا مذکر' یا مونث آزاد' یا غلام آزاد عورت یا کنیز نذر ماننے والے مرد' یا نذر ماننے والی عورت کی طرف سے روزے کی قضا کر دیتے ہیں' تو مرحوم کی طرف سے قضا جائز ہو گی

کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے مرحوم کی طرف سے نذر کے روزے کی قضا کو اس کی طرف سے قرض کی ادائیگی سے تشبیہ دی ہے اور جب کسی مرحوم شخص' یا مرحوم عورت کی طرف سے اس کی ادائیگی کر دی جائے' تو ادائیگی کرنے والا شخص جو بھی ہو خواہ وہ قریبی ہو' یا دور کا ہو' آزاد ہو' یا غلام ہو' تو اس کی طرف سے قرض ساقط ہو جاتا ہے' اور اس بات کی دلیل کہ میت کی طرف سے روزوں کی قضا کرنا اس کی طرف سے قرض ادا کرنے سے زیادہ حقدار ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بتا دی ہے' روزہ اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے ہے' اور اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کرنا لوگوں کے حق کو ادا کرنے سے زیادہ حقدار ہے۔

2055 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، وَمُسْلِمٍ الْبَطِينِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَعَطَاءٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ: إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ، قَالَ: أَرَأَيْتِ إِنْ كَانَ عَلَى أُخْتِكِ دَيْنٌ ، أَكُنْتِ قَضَيْتِهِ " ، قَالَتْ: نَعَمْ ، قَالَ: فَحَقُّ اللّٰهِ أَحَقُّ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَمْ يَقُلْ أَحَدٌ: عَنِ الْحَكَمِ ، وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ إِلَّا هُوَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن سعید اشج --ابو خالد --اعمش --حکم --سلمہ بن کہیل --مسلم بطین --سعید بن جبیر --عطاء -- اور مجاہد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: میری بہن کا انتقال ہو گیا ہے' اس کے ذمہ مسلسل دو ماہ کے روزے لازم تھے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر تمہاری بہن کے ذمہ قرض لازم ہوتا تو کیا تم اسے ادا کر دیتی؟ اس خاتون نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ کا حق (ادا کیے جانے کا) زیادہ حق دار ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) حکم اور سلمہ بن کہیل (کے حوالے سے) کے الفاظ صرف اسی راوی نے نقل کیے ہیں۔

بَابُ الْإِطْعَامِ عَنِ الْمَيِّتِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ لِكُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ لِسُوءِ حِفْظِهِ

باب 122: جو میت فوت ہو چکی ہو اور اس کے ذمے روزے ہوں' ان میں سے

ہر ایک کے عوض میں مسکین کو میت کی طرف سے کھانا کھلانا

بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو کیونکہ اشعث بن سوار نامی راوی کے حافظے کی خرابی کی وجہ سے میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے

2056 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التِّرْمِذِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ، عَنِ اَشْعَثَ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا عِنْدِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى قَاضِي الْكُوْفَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن معبد-- صالح بن عبداللہ ترمذی-- عبثر-- اشعث-- محمد ابن ابولیلیٰ --نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ ایک ماہ کے روزے ہوں تو ہر ایک دن کے عوض میں' اس کی طرف سے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا جائے''۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میرے نزدیک یہ راوی ''محمد بن عبدالرحمان بن ابولیلیٰ'' ہیں' جو کوفہ کے قاضی تھے۔

بَابُ قَدْرِ مَكِيْلَةِ مَا يُطْعِمُ كُلَّ مِسْكِيْنٍ فِيْ كَفَّارَةِ الصَّوْمِ

اِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ، فَاِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْاِسْنَادِ

باب 123: روزے کے کفارے میں مسکین کو جو کھانا کھلایا جائے گا اس کے ماپنے کے برتن کی مقدار کا بیان

بشرطیکہ روایت مستند ہو کیونکہ اس کی سند کے بارے میں کچھ الجھن ہے

2057 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ زِيَادٍ الضَّبِّيُّ الْوَاسِطِيُّ بِالْاَيْلَةِ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ رَمَضَانُ لَمْ يَقْضِهِ، فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ لِكُلِّ يَوْمٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --احمد بن داؤد بن زیاد ضبی واسطی-- یزید بن ہارون-- شریک بن عبداللہ-- ابن ابولیلیٰ-- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

وہ جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ رمضان کے روزے ہوں' جن کی قضا اس نے نہ کی ہو' تو ہر دن کے عوض میں' اس کی طرف سے گندم کا نصف صاع کھلا دیا جائے۔

2056: سنن الترمذی' الجامع الصحيح ' أبواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء من الكفارة' حديث: 683'سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب من مات وعليه صيام رمضان قد فرط فيه - حديث: 1753

جِمَاعُ اَبْوَابِ وَقْتِ الْاِفْطَارِ ، وَمَا يُسْتَحَبُّ اَنْ يُّفْطَرَ عَلَيْهِ

ابواب کا مجموعہ

افطار کا وقت اور کون سی چیز کے ذریعے افطاری کرنا مستحب ہے۔

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِیَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ وَقْتِ الْفِطْرِ بِلَفْظِ خَبَرٍ مَعْنَاهُ عِنْدِیْ مَعْنَى الْاَمْرِ

باب 124: اس روایت کا تذکرہ جو افطار کے وقت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے لفظی اعتبار سے ''خبر'' کے ذریعے روایت کی گئی ہے اور میرے نزدیک اس کا مطلب ''امر'' ہے

2058 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ الزَّعْفَرَانِیُّ ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، قَالَا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، ح وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ اَفْطَرَ الصَّائِمُ قَالَ هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ: فَقَدْ اَفْطَرْتُ . وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَاهُنَا ، وَلَمْ يَقُلْ اَحْمَدُ وَلَا هَارُوْنُ: لِیْ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ: فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ لَفْظُ خَبَرٍ ، وَمَعْنَاهُ مَعْنَى الْاَمْرِ: اَیْ: فَلْيُفْطِرِ الصَّائِمُ ، اِذْ قَدْ حَلَّ لَهُ الْاِفْطَارُ ، وَلَوْ كَانَ مَعْنٰى هٰذِهِ اللَّفْظَةِ مَعْنٰى لَفْظِهٖ كَانَ جَمِيْعُ الصُّوَّامِ فِطْرُهُمْ وَقْتًا وَّاحِدًا ، وَلَمْ يَكُنْ لِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ ، وَلِقَوْلِهٖ: لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ مَعْنًى ، وَلَا كَانَ لِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَحَبُّ عِبَادِیْ اِلَیَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا" مَعْنًى لَوْ كَانَ اللَّيْلُ اِذَا اَقْبَلَ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ كَانَ الصُّوَّامُ جَمِيْعًا يُفْطِرُوْنَ ، وَلَوْ

2058- وأخرجه مسلم "1100" في الصوم: باب وقت انقضاء الصوم وخروج النهار، والترمذي كما في "التحفة" 8/34 "ولم يرد في المطبوع منه"، وأخرجه عبد الرزاق "7595"، والحميدي "20"، وأحمد 1/35 و48 و54، وابن أبي شيبة 3/11، والدارمي 2/7 البخاري "1954" في الصوم: باب متى يحل فطر الصائم، ومسلم "1100"، وأبو داؤد "2351" في الصوم: باب وقت فطر الصائم، والترمذي "698" في الصوم: باب وقت انقضاء الصوم وخروج النهار، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 8/34، وأبو يعلى ""240"، وابن خزيمة "2058"، وابن الجارود "393"، والبيهقي 4/216 و237 و238، البغوي في "شرح السنة" "1735"، وفي "التفسير" من طرق عن هشام بن عروة، به .

كَانَ فِطْرُ جَمِيعِهِمْ فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ لَا يَتَقَدَّمُ فِطْرُ أَحَدِهِمْ غَيْرَهُ لَمَا كَانَ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَجَدَ تَمْرًا فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى الْمَاءِ مَعْنًى، وَلٰكِنَّ مَعْنٰى قَوْلِهِ: فَقَدْ أَفْطَرَ، أَيْ: فَقَدْ حَلَّ لَهُ الْفِطْرُ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --احمد بن عبدہ--سفیان--(یہاں تحویل سند ہے)--حسن بن محمد بن صباح زعفرانی--ابومعاویہ--ہشام بن عروہ--(یہاں تحویل سند ہے)--ہارون بن اسحاق--عبدہ--ہشام اپنے والد کے حوالے سے--عاصم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب رات آجائے اور دن رخصت ہو جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار افطاری کر لے۔

ہارون بن اسحاق کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تو میں افطاری کر لیتا ہوں''۔

احمد بن عبدہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جب رات اس طرف سے آئے''۔

احمد اور ہارون نے لفظ ''مجھ سے فرمایا'' نقل نہیں کیا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ الفاظ ''تو روزہ دار افطاری کر لے''۔ یہ لفظی اعتبار سے خبر دینے کے لئے ہیں' لیکن اس کا معنی حکم دینا ہے۔ یعنی (اس وقت) روزہ دار کو افطاری کر لینی چاہئے جب اس کے لئے افطاری کرنا حلال ہو جاتا ہے۔

اگر ان الفاظ سے وہی مراد ہو' جو لفظوں سے ظاہر ہے۔ تو پھر تمام روزہ داروں کی افطاری کا وقت ایک ہی ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ''لوگ اس وقت تک بھلائی پر گامزن رہیں گے جب تک افطاری جلدی کرتے رہیں گے''۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ''دین اس وقت تک غالب رہے گا جب تک لوگ جلد افطاری کرتے رہیں گے''۔

(ان دونوں فرامین کا) کوئی معنی نہ ہوتا۔

اور نہ ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا کوئی معنی ہوتا۔

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندوں میں سے' میرے زیادہ محبوب بندے وہ ہیں جو جلدی افطاری کر لیتے ہیں''۔

جب رات آجاتی' دن رخصت ہو جاتا اور سورج غروب ہو جاتا تو اس وقت تمام روزہ داروں کو افطاری کرنا پڑتی۔ اور جب وہ سب ایک ہی وقت میں افطاری کرتے تو ان میں سے کسی ایک کی افطاری دوسرے سے پہلے نہ ہوتی۔ اور اس صورت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ''جسے کھجور ملے وہ اس کے ذریعے افطاری کر لے اور جسے نہیں ملتی' وہ پانی کے ذریعے افطاری کر لے''۔ کا کوئی معنی نہ ہوتا۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ''وہ افطاری کر لے'' کا معنی یہ ہے' اس کے لئے افطاری کرنا حلال ہے۔ باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ دَوَامِ النَّاسِ عَلَى الْخَيْرِ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ وَفِيهِ كَالدِّلَالَةِ عَلَى أَنَّهُمْ إِذَا أَخَّرُوا الْفِطْرَ وَقَعُوا فِي الشَّرِّ

باب 125: لوگوں کے اس وقت تک بھلائی پر گامزن رہنے کا تذکرہ جب تک وہ جلدی (یعنی بروقت) افطار کریں گے اور اس میں بالواسطہ طور پر اس بات کی طرف رہنمائی پائی جاتی ہے جب وہ افطار میں (وقت ہو جانے کے بعد) تاخیر کریں گے تو وہ برائی میں مبتلا ہو جائیں گے۔

2059 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ح وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابن ابوحازم اپنے والد کے حوالے سے -- سہل ابن سعد (یہاں تحویل سند ہے) -- محمد بن بشار -- عبدالرحمٰن -- سفیان -- (یہاں تحویل سند ہے) -- جعفر بن محمد -- وکیع -- سفیان -- ابوحازم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگ اس وقت تک بھلائی پر گامزن رہیں گے جب تک وہ جلد افطاری کرتے رہیں گے''۔

بَابُ ذِكْرِ ظُهُورِ الدِّينِ مَا عَجَّلَ النَّاسُ فِطْرَهُمْ، وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ اسْمَ الدِّينِ قَدْ يَقَعُ عَلَى بَعْضِ شُعَبِ الْإِسْلَامِ

2059: صحيح البخاری - كتاب الصوم، باب تعجيل الإفطار - حديث: 1868، صحيح مسلم - كتاب الصيام، باب فضل السحور وتأكيد استحبابه - حديث: 1903، صحيح ابن حبان - كتاب الصوم، باب الإفطار وتعجيله - حديث: 3561، موطأ مالك - كتاب الصيام، باب ما جاء في تعجيل الفطر - حديث: 635، سنن الدارمی - كتاب الصلاة، باب في تعجيل الإفطار - حديث: 1701، سنن ابن ماجه - كتاب الصيام، باب ما جاء في تعجيل الإفطار - حديث: 1693، سنن الترمذی الجامع الصحيح، أبواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في تعجيل الإفطار، حديث: 667، مصنف عبد الرزاق الصنعانی - كتاب الصيام، باب تعجيل الفطر - حديث: 7343، مصنف ابن أبی شيبة - كتاب الصيام، في تعجيل الإفطار وما ذكر فيه - حديث: 8810، السنن الكبرى للنسائی - كتاب الصيام، سرد الصيام - الترغيب في تعجيل الفطر، حديث: 3206، مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار، حديث أبی مالك سهل بن سعد الساعدی - حديث: 22228، مسند الشافعی - ومن كتاب الصيام الكبير، حديث: 438، مسند عبد بن حميد - سهل بن سعد الساعدی، حديث: 459، مسند أبی يعلى الموصلی - حديث سهل بن سعد الساعدی عن النبی صلى الله عليه وسلم، حديث: 7342، المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه سهل، ومما أسند سهل بن سعد - مالك بن أنس عن أبی حازم، حديث: 5633

باب 126: دین کے اس وقت تک غالب رہنے کا تذکرہ جب تک لوگ جلدی افطاری کرتے رہیں گے اور اس باب کی دلیل کہ بعض اوقات لفظ دین کا اطلاق اسلام کے کسی ایک شعبے پر ہوتا ہے۔

2060 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْاَحْمَسُ، حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، وَعَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ، اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى يُؤَخِّرُوْنَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن بشار--عبدالاعلیٰ--محمد بن عمرو--(یہاں تحویل سند ہے)--علی بن خشرم--علی بن محمد (یہاں تحویل سند ہے)--محمد بن اسماعیل الاحمس--محاربی--محمد بن عمرو--ابوسلمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دین اس وقت تک غالب رہے گا' جب تک لوگ جلد افطاری کرتے رہیں گے۔ کیونکہ یہودی اور عیسائی اسے (یعنی افطاری کو) تاخیر سے کرتے ہیں''۔

بَابُ ذِكْرِ اسْتِحْسَانِ سُنَّةِ الْمُصْطَفٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يُنْتَظَرْ بِالْفِطْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ النُّجُوْمِ

باب 127: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مستحسن ہونے کا تذکرہ جب تک ستاروں کے نکلنے سے پہلے افطار کا انتظار نہ کیا جائے

2061 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزَالُ اُمَّتِي عَلٰى سُنَّتِي مَا لَمْ

2060- اخرجه أحمد 2/450، وابن أبي شيبة 3/11، وأبو داؤد "2353" في الصوم: باب ما يستحب من تعجيل الفطر، والحاكم 1/431، والبيهقي 4/237، من طرق عن محمد بن عمرو، به، وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي. وأخرجه بن ماجه "1698" في الصيام: باب ما جاء في تعجيل الإفطار، عن ابن أبي شيبة، عن محمد بن بشر، عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة بلفظ حديث سهل بن سعد المتقدم.

2061- أخرجه الحاكم 1/434 من طريق عبد الله الأهوازي، عن محمد بن أبي صفوان بهذا الإسناد. وقال: حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه بهذا السياقة، إنما خرجا بهذا الإسناد للثوري "لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر" فقط، ووافقه الذهبي. قلت: وهذه الرواية التي ذكرها الحاكم أخرجها عبد الرزاق "7592"، وأحمد 5/331 و334و 336، وابن أبي شيبة 3/13، والدارمي 2/7، ومسلم "1098" في الصوم: باب فضل السحور وتأكيد استحبابه واستحباب تأخيره وتعجيل الفطر، والترمذي "699" في الصوم: باب ما جاء في تعجيل الإفطار، وابن خزيمة "2059"، والطبراني "5962"، وأبو نعيم في "الحلية" 7/136 من طريق سفيان الثوري، بهذا الإسناد.

تَنْتَظِرْ بِفِطْرِهَا النُّجُومَ. قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ صَائِمًا أَمَرَ رَجُلًا فَأَوْفَى عَلَى شَيْءٍ، فَإِذَا قَالَ: غَابَتِ الشَّمْسُ، أَفْطَرَ

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰكَذَا حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ أَبِي صَفْوَانَ. وَأَهَابُ أَنْ يَكُوْنَ الْكَلَامُ الْأَخِيرُ عَنْ غَيْرِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، لَعَلَّهُ مِنْ كَلَامِ الثَّوْرِيِّ أَوْ مِنْ قَوْلِ أَبِي حَازِمٍ فَأُدْرِجَ فِي الْحَدِيثِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن ابوصفوان ثقفی -- عبدالرحمٰن بن مہدی -- سفیان -- ابوحازم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت اس وقت تک میری سنت پر عمل پیرا رہے گی جب تک وہ افطاری کے لئے ستاروں (کے نمودار ہونے) کا انتظار نہیں کریں گے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب روزہ رکھا ہوتا تھا تو آپ کسی شخص کو ہدایت کرتے' وہ کسی چیز (یعنی درخت پر) چڑھ جاتا' جب وہ بتاتا: سورج غروب ہو گیا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کر لیتے تھے۔

ابن ابوصفوان نے یہ روایت اسی طرح ہمیں بیان کی ہے' لیکن مجھے یہ اندیشہ ہے کہ آخری جملہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا نہیں ہے۔ شاید یہ ثوری یا ابوحازم کا قول ہو' جسے حدیث میں درج کر لیا گیا۔

بَابُ ذِكْرِ حُبِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمُعَجِّلِينَ لِلْإِفْطَارِ

وَالدَّلِيلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ بَعْضِ أَهْلِ عَصْرِنَا مِمَّنْ زَعَمَ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يُقَالَ: أَحَبُّ الْعِبَادِ إِلَى اللّٰهِ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا، إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ يُحِبُّ جَمِيعَ عِبَادِهِ. وَخَالَفَنَا فِي بَابِ أَفْعَلَ، فَادَّعَى مَا لَا يُحْسِنُهُ. فَقَدْ بَيَّنْتُ بَابَ أَفْعَلَ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا فِي كِتَابِ مَعَانِي الْقُرْآنِ وَالْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ مِنَ الْمُسْنَدِ

باب 128: جلدی افطار کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کے محبت کرنے کا تذکرہ

اور اس بات کی دلیل جو ہمارے بعض معاصرین کے قول کے برخلاف ہے' وہ اس بات کے قائل ہیں' ایسا کرنا جائز نہیں ہے' یہ کہا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ وہ لوگ ہیں جو جلدی افطار کرتے ہوں' کیونکہ اللہ تعالیٰ تو اپنے تمام بندوں سے محبت کرتا ہے' تو وہ باب ''أفعل'' میں ہمارے برخلاف رائے رکھتے ہیں اور ایسی چیز کے دعویدار ہیں جو اچھی نہیں ہے' تو میں نے اپنی دوسری کتابوں میں جیسا کہ کتاب ''معانی القرآن'' میں' یا مسند کے مختلف حصوں میں یہ بات بیان کر دی ہے' باب ''أفعل'' (سے مراد ہونے کے احکام کیا ہوتے ہیں)

2062 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيْوَئِيلَ، أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ وَهُوَ الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَحَبُّ عِبَادِيْ اِلَيَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--علی بن سہل رملی--ولید--اوزاعی--قرہ بن عبدالرحمٰن بن حیوئیل--زہری (یہاں تحویل سند ہے)--عمرو بن علی--ابوعاصم--اوزاعی--قرہ بن عبدالرحمٰن--ابن شہاب زہری--ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:''میرے نزدیک میرے زیادہ پسندیدہ بندے وہ ہیں' جو جلدی افطار کرتے ہیں''۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

باب 129: مغرب کی نماز سے پہلے افطاری کرنے کا مستحب ہونا

2063 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ غُصْنٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّي الْمَغْرِبَ حَتّٰى يُفْطِرَ، وَلَوْ كَانَ شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ قَالَ مُوسَى بْنُ سَهْلٍ: اَصْلُهُ كُوفِيٌّ - يَعْنِيْ الْقَاسِمَ بْنَ غُصْنٍ - رَوَى عَنْهُ وَكِيعٌ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--زکریا بن یحییٰ بن ابان--محمد بن عبدالعزیز واسطی--شعیب بن اسحاق--سعید بن ابوعروبہ--(یہاں تحویل سند ہے)--موسیٰ بن سہل رملی--محمد بن عبدالعزیز--قاسم بن غصن--سعید بن ابوعروبہ--قتادہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز اس وقت تک ادا نہیں کرتے تھے' جب تک افطاری نہیں کر لیتے تھے' خواہ پانی کے ایک گھونٹ کے ذریعے (افطاری کریں)

موسیٰ بن سہیل کہتے ہیں: وہ (یعنی قاسم بن غصن) اصل میں کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ وکیع اور سلیمان بن حیان نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

بَابُ اِعْطَاءِ مُفَطِّرِ الصَّائِمِ مِثْلَ اَجْرِ الصَّائِمِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُنْتَقَصَ الصَّائِمُ مِنْ اَجْرِهِ شَيْئًا

باب 130: روزہ دار کو افطاری کروانے والے کو روزہ دار کی مانند اجر دیا جائے

2063- وهو في "مسند أبي يعلى" "3792". والبزار "984"، والحاكم 1/432، والبيهقي 4/239، من طريقين عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ انس. قال البزار: لا نعلمه بهذا اللفظ إلا بهذا الإسناد. وتضعيف الشيخ ناصر لسند ابن خزيمة بالقاسم بن غصن فيه نظر، لأنه قد تابعه عليه عنده شعيب بن إسحاق، فهو عنده من طريقين عن سعيد بن أبي عروبة. وذكره الهيثمي في "المجمع" 3/155 وقال: رواه ابو يعلى والبزار والطبراني في "الأوسط"، ورجال أبي يعلى رجال الصحيح.

جبکہ روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی

2064 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى كِلَاهُمَا، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا اَوْ جَهَّزَ حَاجًّا، اَوْ خَلَفَهُ فِيْ اَهْلِهِ اَوْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ اُجُوْرِهِمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ هٰذَا حَدِيْثُ الصَّنْعَانِيِّ وَلَمْ يَقُلْ عَلِيٌّ: اَوْ جَهَّزَ حَاجًّا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن منذر -- ابن فضیل -- عبدالملک -- (یہاں تحویل سند ہے) -- محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی -- یزید ابن زریع -- سفیان بن سعید -- محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ ان دونوں نے -- عطاء بن ابورباح (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی مجاہد یا حاجی کو سامان فراہم کرتا ہے' یا ان کے پیچھے ان کے گھر والوں کا خیال رکھتا ہے' یا جو کسی روزہ دار کو افطاری کرواتا ہے' تو اسے' ان لوگوں کے اجر کی طرح اجر ملتا ہے' اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی''۔

روایت کے یہ الفاظ صنعانی کے نقل کردہ ہیں۔

علی نے یہ لفظ نقل نہیں کیے: ''یا حاجی کو سامان فراہم کرے''۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ عَلَى الرُّطَبِ اِذَا وُجِدَ وَعَلَى التَّمْرِ اِذَا لَمْ يُوْجَدِ الرُّطَبُ

باب 131: اگر تر کھجور مل جائے' تو اس کے ذریعے افطاری کرنے کا مستحب ہونا اور اگر تر کھجور نہ ملے' تو خشک کھجور کے ذریعے افطاری کرنا

2065 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبَانَ، حَدَّثَنَا مِسْكِيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّمِيْمِيُّ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ صَائِمًا لَمْ يُصَلِّ حَتّٰى نَاْتِيَهُ بِرُطَبٍ وَمَاءٍ فَيَاْكُلُ وَيَشْرَبُ اِذَا كَانَ الرُّطَبُ، وَاَمَّا الشِّتَاءُ لَمْ يُصَلِّ حَتّٰى نَاْتِيَهُ بِتَمْرٍ وَمَاءٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحْرِزٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْجُعْفِيِّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ بِهٰذَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- زکریا بن یحییٰ بن ابان -- مسکین بن عبدالرحمٰن تمیمی -- یحییٰ بن ایوب -- حمید

2064- واخرجه أحمد 4/114- 115و 116و 5/192، والدارمي 2/7، والترمذي "807" في الصوم: باب ما جاء في فضل من فطر صائمًا، وابن ماجه "1746" في الصيام: باب صيام ما جاء في فضل أشهر الحرم، وابن خزيمة "2064"، والطبراني "5273" و"5274"، والبغوي "1818" من طرق عن عبد الملك بن أبي سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "7905"، وابن ماجه "1746"، وابن خزيمة "2064"، والطبراني "5267" و"5268" و"5269" و"5275" و"5276" و"5277"، والقضاعي "382"، والبغوي "1819" من طرق عطاء، به.

طویل (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب روزہ رکھا ہوتا تھا' تو آپ (مغرب کی) نماز اس وقت تک ادا نہیں کرتے تھے' جب تک ہم آپ کی خدمت میں تازہ کھجوریں اور پانی نہیں لے آتے تھے' اور آپ انہیں کھا اور پی نہیں لیتے تھے۔ یہ اس وقت ہوتا تھا جب تازہ کھجوریں ہوتی تھیں (یعنی گرمی کا موسم ہوتا تھا) اور جب سردی ہوتی تھی' تو آپ اس وقت تک (مغرب کی) نماز ادا نہیں کرتے تھے' جب تک ہم آپ کی خدمت میں خشک کھجوریں اور پانی نہیں لے آتے تھے۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ عَلَى الْمَاءِ اِذَا اَعْوَزَ الصَّائِمَ الرُّطَبُ، وَالتَّمْرُ جَمِيْعًا

باب 132: پانی کے ذریعے افطاری کا مستحب ہونا' جب روزہ دار کو تر اور خشک دونوں کھجوریں نہ مل سکیں

2066 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حَبِيْبٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَجَدَ تَمْرًا فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ، وَمَنْ لَّا فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ، فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا لَمْ يَرْوِهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ شُعْبَةَ اِلَّا هٰذَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن عمر بن علی بن مقدم-- ابوبکر بن اسحاق-- سعید بن عامر-- شعبہ-- عبدالعزیز بن حبیب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جسے کھجور ملے وہ اس کے ذریعے افطاری کرے اور جسے نہ ملے وہ پانی کے ذریعے کرلے' کیونکہ یہ طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے''۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) سعید بن عامر کے حوالے سے' شعبہ سے یہ روایت صرف اسی راوی نے نقل کی ہے۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ بِالْفِطْرِ عَلَى التَّمْرِ اِذَا كَانَ مَوْجُوْدًا

اَمْرُ اخْتِيَارٍ وَاسْتِحْبَابٍ طَالِبًا لِلْبَرَكَةِ اِذِ التَّمْرُ بَرَكَةٌ، وَاَنَّ الْاَمْرَ بِالْفِطْرِ عَلَى الْمَاءِ اِذَا اَعْوَزَ التَّمْرُ اَمْرُ اسْتِحْبَابٍ وَاخْتِيَارٍ اِذِ الْمَاءُ طَهُوْرٌ، لَا اَنَّ الْاَمْرَ بِذٰلِكَ اَمْرُ فَرْضٍ وَاِيْجَابٍ

باب 133: اس بات کی دلیل کھجور کے ذریعے افطاری کا حکم اس صورت میں ہے' جب وہ موجود ہو اور یہ امر اختیار اور استحباب کے طور پر ہے' تاکہ مزید برکت حاصل ہو

کیونکہ کھجور میں برکت پائی جاتی ہے اسی طرح جب آدمی کو کھجور نہیں ملتی تو پانی کے ذریعے افطاری کرنے کا حکم استحباب اور

اختیار کے طور پر ہے کیونکہ پانی طہارت عطا کرتا ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے ان کے ذریعے افطاری کرنے کا حکم فرض یا ایجاب کے طور پر ہے۔

2067 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ كِلَاهُمَا، عَنْ عَاصِمٍ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنِ الرَّبَابِ، عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ، وَهِيَ عَلَى الْقَرِيبِ صَدَقَتَانِ، صَدَقَةٌ، وَصِلَةٌ

وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ، فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَمَاءٌ، فَإِنَّهُ طُهُورٌ

وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْبَحُوا عَنِ الْغُلَامِ عَقِيقَتَهُ، وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى، وَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا هٰذَا حَدِيثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ. وَقَالَ الْآخَرَانِ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ، فَإِنَّهُ طُهُورٌ. وَلَمْ يَذْكُرَا قِصَّةَ الصَّدَقَةِ وَلَا الْعَقِيقَةِ.

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء--سفیان-- (یہاں تحویل سند ہے) --احمد بن عبدہ-- حماد ابن زید ان دونوں نے--عاصم--علی بن منذر--ابن فضیل--عاصم--حفصہ بنت سیرین--رباب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مسکین کو صدقہ دینا صرف صدقہ دینا ہے اور رشتہ دار کو صدقہ دینے میں دو پہلو ہیں صدقہ دینا اور صلہ رحمی کرنا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص افطاری کرے تو کھجور کے ذریعے کرے کیونکہ یہ برکت والی ہے اور اگر یہ نہیں ملتی تو پانی کے ذریعے کرے کیونکہ یہ طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: لڑکے کے عقیقہ پر اس کی طرف سے (جانور) ذبح کرو اور اس سے گندگی دور کرو

2067- وهو في "مصنف عبد الرزاق" "7586"، ومن طريقه أخرجه أحمد 4/18، والطبراني "6192". وأخرجه أحمد 4/17 و213، والنسائي في الصوم كما في "التحفة" 4/25، من طرق عن هشام بن حسان، عن حفصة، الرباب، عن سلمان. وأخرجه عبد الرزاق "7587"، وعلي بن الجعد "2244"، والطيالسي "1181"، والحميدي "823"، وأحمد 4/17 و18-19 و214، وابن أبي شيبة 3/107-108، والدارمي 2/7، وأبو داؤد "2355" في الصوم: باب ما يفطر عليه، والترمذي "658" في الزكاة: باب ما جاء في الصدقة على ذي القرابة، و "695" في الصوم: باب ما جاء ما يستحب عليه الإفطار، والنسائي في "الكبرى"، وابن ماجه "1699" في الصيام: باب ما جاء على ما يستحب الفطر. والطبراني "6193" و "6194" و "6195" و "6196". والحاكم 1/431-432، والبيهقي 4/238 و239، والبغوي "1684" و "1743" من طرق عن عاصم الأحول، عن حفصة، عن الرباب، عن سلمان. قال الترمذي: حديث حسن صحيح، وقال الحاكم: صحيح على شرط البخاري ووافقه الذهبي، ونقل الحافظ في "التلخيص" 2/198 تصحيحه عن ابن أبي حاتم الرازي.

(یعنی سر کے بال صاف کردو) اور اس کی طرف سے خون بہاؤ۔

روایت کے یہ الفاظ عبدالجبار کے نقل کردہ ہیں۔

دوسرے دو راویوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص افطاری کرے تو کھجور کے ذریعے کرے اگر وہ نہیں ملتی تو پانی کے ذریعے کرے کیونکہ وہ طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے''۔

ان دونوں راویوں نے صدقہ کرنے اور عقیقہ کرنے والی روایت نقل نہیں کی۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ وَذِكْرِ مَا خَصَّ اللّٰهُ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِنْ اِبَاحَةِ الْوِصَالِ اِذِ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَرَّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اُمَّتِهٖ فِيْ ذٰلِكَ اَنْ كَانَ اللّٰهُ يُطْعِمُهُ وَيَسْقِيهِ بِاللَّيْلِ دُوْنَهُمْ مَكْرُمَةً لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 134: صوم وصال رکھنے کی ممانعت اور اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے بطور خاص اپنے نبی علیہ السلام کے لئے صوم وصال کو جائز قرار دیا ہے

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور ان کی امت کے درمیان اس حوالے سے فرق کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نبی کی عزت افزائی کے لئے انہیں رات کے وقت کھلا دیتا ہے جبکہ باقی لوگوں کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا۔

2068 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ تُوَاصِلُ؟ قَالَ: اِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ، اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان -- ابوزناد -- اعرج (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

2068: صحيح البخاری - كتاب الصوم' باب التنكيل لمن أكثر الوصال - حديث: 1876'صحيح مسلم - كتاب الصيام' باب النهي عن الوصال في الصوم - حديث: 1912'صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' فصل في صوم الوصال - حديث: 3634'موطأ مالك - كتاب الصيام' باب النهي عن الوصال في الصيام - حديث: 669' سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب النهي عن الوصال في الصوم - حديث: 1705'مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصيام' باب الوصال - حديث: 7499'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الصيام' ما قالوا في الوصال في الصيام من نهى عنه - حديث: 9440'مسند أحمد بن حنبل ' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 7003'مسند إسحاق بن راهويه - ما يروى عن أبي زرعة بن عمرو بن جرير 'حديث: 139'مسند أبي يعلى الموصلي - مسند أبي هريرة' حديث: 5952' واخرجه مالك 1/301 في الصيام: باب النهي عن الوصال في الصيام، ومن طريقة أحمد 2/237، والدارمي 2/7 – 8، والبغوي "1737" عن أبي الزناد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/244 و257 و418، والحميدي "1009"، ومسلم "1103" "58" في الصيام: باب النهي عن الوصال في الصوم، وابن خزيمة "2068" من طرق عن أبي الزناد، به . وانظر ما قبله .

تم لوگ صوم وصال نہ رکھو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری مانند نہیں ہوں' میں ایسی حالت میں رات بسر کرتا ہوں کہ میرا پروردگار مجھے کھلا بھی دیتا ہے اور پلا بھی دیتا ہے۔

2069 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ - يَعْنِيْ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ - عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ ، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، اِنَّكَ تُوَاصِلُ؟ قَالَ: اِنِّيْ اَبِيْتُ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن محمد زہری-- ابوسعید-مولی بنی ہاشم-- شعبہ-- قتادہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ صوم وصال نہ رکھو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ایسی حالت میں رات بسر کرتا ہوں کہ مجھے کھلا اور پلا دیا جاتا ہے۔

بَابُ تَسْمِيَةِ الْوِصَالِ بِتَعَمُّقٍ فِي الدِّيْنِ

باب 135: صوم وصال (رکھنے) کو دین میں (بے جا) انتہا پسندی کا نام دینا

2070 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: وَاصَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ ، فَوَاصَلَ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ ، فَقَالَ: لَوْ مُدَّ لَنَا الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا ، يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ التَّعَمُّقَ ، لَسْتُمْ مِثْلِيْ ، اِنِّيْ اَظَلُّ ، فَيُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عمرو بن علی-- خالد بن حارث-- حمید-- محمد بن بشار-- ابن ابوعدی-- حمید-- ثابت (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے رمضان میں صوم وصال رکھنا شروع کیا تو کچھ مسلمانوں نے بھی صوم وصال رکھنا شروع کردیا' نبی اکرم ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر مہینہ اور طویل ہوتا تو میں اتنے عرصے تک صوم وصال رکھتا رہتا کہ شدت پسند اپنی شدت کو ترک کردیتے' تم لوگ میری مانند نہیں ہو' میں ایسی حالت میں ہوتا ہوں کہ میرا پروردگار مجھے کھلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے۔

2069– وأخرجه البخاري "1961" في الصوم، باب: الوصال، عن مسدد بهذا الإسناد. وأخرجه أبو يعلى "2972" عن أبي خيثمة، عن يحيى القطان، به. وأخرجه أحمد 3/173 و202 و276، والدارمي 2/8، وأبو يعلى "3052" و"3215".

2070– وأخرجه أحمد 3/235، والترمذي "778" في الصوم: باب ما جاء في كراهية الوصال للصائم، عن طريق عن سعيد بن أبي عروبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/128 و247 و289، وأبو يعلى "2874" و"3099" من طريق عن قتادة، به. وأخرجه أحمد 3/124 و253، وابن أبي شيبة 3/82، والبخاري "7241" في التمني: باب ما يجوز من اللو، ومسلم "1104" في الصيام: باب النهي عن الوصال في الصوم، وأبو يعلى "3282"، والبيهقي 4/282، والبغوي "1739" من طريق عن ثابت، عن أنس بنحوه. وانظر "3579".

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْوِصَالَ مَنْهِيٌّ عَنْهُ اِذْ ذٰلِكَ يَشُقُّ عَلَى الْمَرْءِ

خِلَافَ مَا يَتَاَوَّلُهُ بَعْضُ الْمُتَصَوِّفَةِ مِمَّنْ يُفْطِرُ عَلَى اللُّقْمَةِ اَوِ الْجُرْعَةِ مِنَ الْمَاءِ فَيُعَذِّبُ نَفْسَهُ لَيَالِيَ وَاَيَّامًا

باب 136: اس بات کی دلیل کہ صومِ وصال کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ بات آدمی کے لئے مشقت کا باعث ہے اور یہ حکم ان بعض صوفیا کے موقف کے خلاف ہے جو ایک لقمہ یا پانی کے ایک گھونٹ کے ذریعے افطاری کر لیتے ہیں اور کئی دنوں تک اپنے آپ کو تکلیف میں رکھتے ہیں۔

2071 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، عَنِ ابْنِ اَبِي نُعْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ - قَالَهَا ثَلَاثًا - قَالُوا: فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَسْتُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلِيْ، اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِيْ، فَاكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- علی بن منذر -- ابن فضیل -- عمارہ بن قعقاع -- ابن ابونعیم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

تم لوگ صوم وصال نہ رکھو! یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بارے میں تم لوگ میری مانند نہیں ہو میں (ایسی حالت میں) رات گزارتا ہوں (کہ میرا پروردگار) مجھے کھلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے۔ تم لوگ (خود کو) اسی عمل کا پابند کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوِصَالِ اِلَى السَّحَرِ اِذْ تَعْجِيلُ الْفِطْرِ اَفْضَلُ مِنْ تَاْخِيْرِهِ، اِنْ كَانَ الْوِصَالُ اِلَى السَّحَرِ قَدْ اَبَاحَهُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 137: سحری تک صوم وصال کی ممانعت کیونکہ جلدی افطاری کر لینا اس میں تاخیر کرنے سے بہتر ہے۔ اگر سحری تک صوم وصال رکھنا جائز ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے مباح قرار دیتے

2071- وهو في "مصنف عبد الرزاق " "7753"، وعنه أحمد 2/281 .وأخرجه البخاري "7299" في الاعتصام: باب ما يكره من التعمق والتنازع والغلو في الدين والبدع، من طريق هشام، عن معمر، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/516، والدارمي 2/8، والبخاري "1965" في الصوم: باب التنكيل لمن أكثر الوصال، و "6851" في الحدود: باب كم التعزير والأدب، ومسلم "1103" "57" في الصيام: باب النهي عن الوصال في الصوم، والبيهقي 4/282 من طرق عن الزهري، به .وأخرجه أحمد 2/261 من طريق أبي سلمة، به .وأخرجه عبد الرزاق "7754"، وأحمد 2/315، والبخاري "1966"، والبيهقي 4/282، والبغوي "1736" من طريق معمر، عن همام بن منبه، عن أبي هريرة .وأخرجه ابن ابي شيبة 3/82، وأحمد 2/231 و253 و257 و345 و377 و495- 496، والبخاري "7242" في التمني: باب ما يجوز من اللو، ومسلم "1103" "58"، وابن خزيمة "2071" و"2072"، والبغوي "1738" .

2072 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیعٍ ، حَدَّثَنَا عَبِیدَةُ یَعْنِیْ ابْنَ حُمَیْدٍ ، عَنِ الْاَعْمَشِ ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوَاصِلُ اِلَی السَّحَرِ ، فَفَعَلَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ ، فَنَهَاهُ ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، اِنَّکَ تَفْعَلُ ذٰلِکَ قَالَ: لَسْتُمْ مِثْلِیْ ، اِنِّیْ اَظَلُّ عِنْدَ رَبِّیْ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن منیع -- عبیدہ بن حمید -- اعمش -- ابوصالح (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سحری تک صوم وصال رکھتے تھے' آپ کے بعض اصحاب نے بھی ایسا کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع کیا' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ بھی تو ایسا کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ میری مانند نہیں ہو۔ میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہوتا ہوں' وہ مجھے کھلا اور پلا دیتا ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْوِصَالِ اِلَی السَّحَرِ وَاِنْ کَانَ تَعْجِیلُ الْفِطْرِ اَفْضَلَ

باب 138: سحری تک صوم وصال مباح ہونا اگرچہ جلدی افطاری کرنا افضل ہے

2073 - اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَکَمِ ، اَنَّ ابْنَ وَهْبٍ ، اَخْبَرَهُمْ ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ مَالِکٍ الشَّرْعَبِیُّ ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ یَعْنِیْ: مِثْلَ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ فِی الْوِصَالِ قَالَ: فَاَیُّکُمْ وَاصَلَ مِنْ سَحَرٍ اِلٰی سَحَرٍ

❁❁ -- محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم -- ابن وہب -- عمرو بن مالک شرعبی -- ابن ہاد -- عبداللہ بن خباب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے' جو صوم وصال کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے کون ایک سحری سے دوسری سحری تک صوم وصال رکھ سکتا ہے''۔

بَابُ ذِکْرِ الدَّلِیْلِ عَنْ اَنْ لَّا فَرْضَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ مِنَ الصِّیَامِ غَیْرَ رَمَضَانَ اِلَّا مَا یَجِبُ عَلَیْهِمْ بِاَفْعَالِهِمْ وَاَقْوَالِهِمْ

باب 139: اس بات کی دلیل کہ رمضان کے روزوں کے علاوہ مسلمانوں پر اور روزے فرض نہیں ہیں

2073- واخرجه أحمد 3/8 و87، والدارمي 2/8، والبخاري "1963" في الصوم: باب الوصال، و "1967" باب الوصال إلى السحر، وأبو داوٗد "2361" في الصوم: باب الوصال، والبيهقي 2/282 من طرق عن ابن الهاد، به .وأخرجه عبد الرزاق "7755"، وأحمد 3/30 و57و 59 و95، وأبو يعلى "1133" و "1407" من طريق بشر بن حرب أبي عمرو الندبي، عن أبي سعيد الخدري .

ماسوائے ان کے جنہیں وہ اپنے افعال یا اپنے اقوال کے ذریعے اپنے اوپر لازم کر لیں

2074 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ فِيْ مَسْاَلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِسْلَامِ، قَالَ: وَصِيَامُ رَمَضَانَ، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے بارے میں سوال کیے جانے سے متعلق روایت نقل کی ہے (جس میں یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور رمضان کے روزے (فرض ہیں) سائل نے دریافت کیا: کیا ان کے علاوہ کوئی اور (روزے) بھی مجھ پر لازم ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! البتہ اگر تم نفلی (طور پر روزے رکھ لو تو یہ بہتر ہے)

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمَرْءِ صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ

باب 140: آدمی کے یہ کہنے کی ممانعت "میں نے پورا رمضان روزے رکھے"

2075 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا الْمُهَلَّبُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ، اَوْ قُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ اللّٰهُ اَعْلَمُ؟ اَكَرِهَ التَّزْكِيَةَ عَلٰى اُمَّتِهِ؟ اَوْ قَالَ: لَا بُدَّ مِنْ رَقْدَةٍ اَوْ مِنْ غَفْلَةٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- یحییٰ ابن سعید -- مہلب بن ابوحبیبہ -- حسن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

کوئی شخص یہ ہرگز نہ کہے' میں نے سارا رمضان روزے رکھے' یا میں نے سارا رمضان (رات کے وقت) نفل ادا کیے۔

(راوی کہتے ہیں) مجھے نہیں معلوم' کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کے' نیکوکاری کے اظہار کو ناپسند کیا' یا آپ کا مقصد یہ تھا' (رات کے وقت) سونا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) غافل ہونا چاہیے (اس سے مراد بھی سونا ہے)

2075: سنن أبي داود - كتاب الصوم' باب من يقول : صمت رمضان كله - حديث:2075' السنن الصغرى - الصيام' الرخصة في أن يقال : لشهر رمضان رمضان - حديث:2094' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' الرخصة في أن يقال لشهر رمضان رمضان - حديث:2390' مسند أحمد بن حنبل - أول مسند البصريين' حديث أبي بكرة نفيع بن الحارث بن كلدة - حديث:19930' صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب فضل رمضان - ذكر الزجر عن قول المرء : صمت رمضان كله حذر تقصير' حديث:3498' مسند إسحاق بن راهويه - بقية روايات عطاء بن أبي مسلم عن أبي هريرة رضي الله' حديث: 392' البحر الزخار مسند البزار - حديث أبي بكرة' حديث:3073

جُمَّاعُ اَبْوَابِ صَوْمِ التَّطَوُّعِ

(ابواب کا مجموعہ)

نفلی روزوں (سے متعلق روایات)

بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ فِي الْمُحَرَّمِ اِذْ هُوَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب 141: محرم میں روزہ رکھنے کی فضیلت کیونکہ رمضان کے بعد یہ سب سے افضل روزہ ہے

2076 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سُئِلَ: اَيُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ؟ وَاَيُّ الصِّيَامِ اَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ: اَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، وَاَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- محمد بن عیسیٰ -- جریر -- عبدالملک ابن عمیر -- محمد بن منتشر -- حمید بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا گیا' فرض نمازوں کے بعد کون سی نماز افضل ہے اور رمضان کے روزوں کے بعد کون سے روزے افضل ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز وہ ہے' جو نصف رات کے وقت ادا کی جائے اور رمضان کے بعد افضل روزے اللہ تعالیٰ کے مہینے ''محرم'' کے روزے ہیں۔

2076- أخرجه مسلم "1163" "202" في الصيام: باب فضل صوم المحرم، وأبو داؤد "2429" في الصوم: باب في صوم المحرم، والنسائي 3/206-207 في قيام الليل: باب فضل صلاة الليل، والترمذي "438" في الصلاة: باب ماجاء في فضل صلاة الليل، والبيهقي 4/290-291 من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد .وأخرجه ابو داؤد "2429"، وأحمد 2/344، والدارمي 2/22، والبيهقي 4/290-291 من طرق عن ابي عوانة، بيه .وأخرجه أحمد 2/303 و 329 و342 و 535 "وسقط من سند الأخير: محمد بن المنتشر "، ومسلم "1163" "203"، وابن خزيمة "2076"، والطحاوي في "مشكل الآثار" 2/101، والبيهقي 4/291 من طرق عن عبد الملك بن عمير، عن محمد بن المنتشر، عن حميد بن عبد الرحمٰن، بِهِ .وأخرجه النسائي 3/207 من طريق شعبة، عن أبي بشر، عن حميد مرسلا . `مسند أبي يعلى الموصلي - الأعرج' حديث: 6262' المستدرك على الصحيحين للحاكم - من كتاب صلاة التطوع' حديث: 1090

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ شَعْبَانَ وَوَصْلِهِ بِشَهْرِ رَمَضَانَ إِذْ كَانَ أَحَبَّ الشُّهُورِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَصُومَهُ

باب 142: شعبان میں روزہ رکھنے کا مستحب ہونا اور اسے رمضان کے ساتھ ملانا کیونکہ نبی اکرم ﷺ کو تمام مہینوں میں سب سے زیادہ اس مہینے میں روزے رکھنا پسند تھا

2077 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي قَيْسٍ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ: كَانَ ..... وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ: كَانَ أَحَبَّ الشُّهُورِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَصُومَهُ شَعْبَانُ، ثُمَّ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بحر بن نصر بن سابق خولانی -- ابن وہب -- معاویہ ابن صالح (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) عبداللہ بن ابوقیس بیان کرتے ہیں:

انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا: روزہ رکھنے کے لئے نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے پسندیدہ مہینہ یہ تھا کہ آپ شعبان میں (نفلی) روزے رکھیں' آپ اسے رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے۔

بَابُ إِبَاحَةِ وَصْلِ صَوْمِ شَعْبَانَ بِصَوْمِ رَمَضَانَ

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَعْنَى خَبَرِ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى رَمَضَانَ أَيْ: لَا تُوصِلُوا شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ فَتَصُومُوا جَمِيعَ شَعْبَانَ، أَوْ أَنْ يُوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ الْمَرْءُ قَبْلَ ذَاكَ، فَيَصُومُ ذٰلِكَ الصِّيَامَ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، لَا أَنَّهُ نَهَى عَنِ الصَّوْمِ إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ نَهْيًا مُطْلَقًا

باب 143: شعبان کے روزے کو رمضان کے روزے کے ساتھ ملانے کا مباح ہونا

اور اس بات کی دلیل کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت "جب نصف شعبان گزر جائے تم اس وقت تک

2077- وأخرجه أحمد 6/218، ومسلم "1156" "172" في الصيام: باب صيام النبي صلى الله عليه وسلم في غير رمضان واستحباب أن لا يخلي شهراً عن صوم، والنسائي 4/152 في الصيام: باب ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر عائشة فيه، من طريق إسماعيل بن عليه، ويزيد بن زريع وهما ممن سمع من سعيد قبل الاختلاط عن سعيد بن إياس الجريري، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/157 و171 و227 و228 و246، ومسلم "1156" "173" و"174"، والترمذي "768" في الصوم: باب ما جاء في سرد الصوم، والنسائي 4/152، 199 باب صوم النبي صلى الله عليه وسلم بأبي هو وأمي وذكر اختلاف الناقلين للخبر، من طرق عن عبد الله بن شقيق، به .وأخرجه الطيالسي "1497"، وأحمد 6/54 و94 و109، والنسائي 4/151 من طريق سعيد بن هشام، عن عائشة .وأخرجه النسائي 4/199 .

روزہ نہ رکھو جب تک رمضان نہ آ جائے"

اس کا مطلب یہ ہے "تم شعبان کو رمضان کے ساتھ ملا نہ دو کہ پورا شعبان ہی روزے رکھو یا پھر یہ ہے" آدمی کا روزہ رکھنا اس روزے کے موافق آ جائے جسے وہ کسی دوسرے معمول کے مطابق پہلے رکھتا تھا تو وہ اس روزے کو نصف شعبان کے بعد بھی رکھ سکتا ہے اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے' نصف شعبان گزرنے کے بعد روزہ رکھنے سے مطلق طور پر منع کیا گیا ہے۔

2078 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ الْاَيْلِيُّ، اَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُقَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ قَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ اَشْهُرِ السَّنَةِ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ مِنْ شَعْبَانَ، كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ

❁❁ --محمد بن عزیز الایلی--سلامہ نے انہیں حدیث بیان کی--عُقیل--وہ کہتے ہیں:--یحییٰ بن ابوکثیر--ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

وہ کہتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سال کے کسی بھی مہینے میں' شعبان سے زیادہ (نفلی) روزے نہیں رکھتے تھے' (شعبان میں) آپ (تقریباً) پورا مہینہ ہی روزے رکھتے تھے۔

2079 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الصَّنْعَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، وَذَكَرَ اَبَا سَلَمَةَ، اَنَّ عَائِشَةَ، حَدَّثَتْهُ، وَحَدَّثَنَا اَبُو مُوسٰى، حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَنْبَرٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ، وَزَادَ: قَالَ: وَكَانَ يَقُولُ: خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا، وَكَانَ اَحَبَّ الصَّلَاةِ اِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهَا مِنْهَا - وَاِنْ قَلَّتْ - وَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلَاةً اَثْبَتَهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--صنعانی محمد بن عبدالاعلیٰ--خالد--ہشام--یحییٰ--ابوسلمہ--سیدہ عائشہ نے انہیں حدیث بیان کی--ابوموسیٰ--ابوعامر--ہشام بن سنبر--یحییٰ--ابوسلمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اتنے ہی عمل کو اختیار کرو' جس کی تم طاقت رکھتے ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے اس وقت تک

2078: صحيح مسلم - كتاب الصيام' باب صيام النبي صلى الله عليه وسلم في غير رمضان - حديث: 2029' سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب ما جاء في صيام النبي صلى الله عليه وسلم - حديث: 1706' مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصيام' باب صيام أشهر الحرم - حديث: 7602' مسند احمد بن حنبل - مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث: 24017' مسند ابي يعلى الموصلي - مسند عائشة' حديث: 4511' أخرجه احمد 6/39، وابن ابي شيبة 3/103، ومسلم "1156" "176" في الصيام: باب صيام النبي صلى الله عليه وسلم، والنسائي 4/151 في الصيام: باب ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر عائشة فيه، وابن ماجه "1710" في الصيام: باب ماجاء في صيام النبي صلى الله عليه وسلم، من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/128 و 143 و 165 و 189 و 233 و 268، وابن أبي شيبة 3/103، والبخاري "1970" في الصوم: باب صوم شعبان، ومسلم "782" ص 811، والنسائي 4/151 و 199–200 باب صوم النبي صلى الله عليه وسلم بأبي هو وأمي وذكر اختلاف الناقلين للخبر .

منقطع نہیں ہوتا جب تک تم تھکاوٹ کا شکار نہیں ہو جاتے۔

نبی اکرم ﷺ کے نزدیک پسندیدہ (نفل) نماز وہ تھی جسے باقاعدگی سے ادا کیا جائے خواہ وہ تھوڑی ہی ہو۔

نبی اکرم ﷺ جب کوئی (نفل) نماز ادا کرتے تھے تو اسے باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔

بَابُ بَدْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِ عَاشُوْرَاءَ وَصَامَهُ

باب 144: نبی اکرم ﷺ کا عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا آغاز کرنا اور اس دن روزہ رکھنا

2080 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ يَوْمًا تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ - يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ - صَامَهُ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ فَكَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيْضَةَ وَتَرَكَ عَاشُوْرَاءَ، فَكَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- یحییٰ -- ہشام اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

2080: صحیح البخاری - کتاب الصوم' باب صیام یوم عاشوراء - حدیث: 1913' موطا مالک - کتاب الصیام' باب صیام یوم عاشوراء - حدیث: 664' صحیح ابن حبان - کتاب الصوم' باب صوم التطوع - ذکر البیان بأن الفرض علی المسلمین قبل رمضان کان صوم عاشوراء' حدیث: 3681' سنن الدارمی - کتاب الصلاة' باب فی صیام یوم عاشوراء - حدیث: 1762' سنن الترمذی الجامع الصحیح ' أبواب الصوم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب ما جاء فی الرخصة فی ترک صوم یوم عاشوراء' حدیث: 717' سنن أبی داود - کتاب الصوم' باب فی صوم یوم عاشوراء - حدیث: 2099' السنن الکبری للنسائی - کتاب الصیام' سرد الصیام - بدء صیام یوم عاشوراء' حدیث: 2781' مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' الملحق المستدرک من مسند الأنصار - حدیث السیدة عائشة رضی اللہ عنہا' حدیث: 23485' مسند الشافعی - ومن کتاب اختلاف الحدیث وترک المعاد منہا' حدیث: 726' مسند أبی یعلی الموصلی - مسند عائشة' حدیث: 4516' وأخرجه البغوی "1702" من طریق أبی مصعب احمد بن أبی بکر، بهذا الإسناد .وهو فی "الموطأ" 1/299 فی الصیام، باب: صیام یوم عاشوراء، وابو داوُد "2442" فی الصوم: باب فی صوم یوم عاشوراء، والبیهقی 4/288 .وأخرجه عبد الرزاق "7844" و "7845"، وابن أبی شیبة 3/55، وأحمد 6/162، والبخاری "3831" فی مناقب الأنصار: باب أیام الجاهلیة، و "5404" فی التفسیر: باب (یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ) (البقرة: 183)، ومسلم "1125" "113" و"114" فی الصیام: باب صوم یوم عاشوراء، والترمذی "753" فی الصوم: باب ما جاء فی الرخصة فی ترک یوم عاشوراء، والدارمی 2/23، وابن حازم الهمذانی فی "الاعتبار" ص133 من طرق عن هشام بن عروة، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق "7842" "وقد تحرَّف فیه "عروة" إلی "عبدة"، والشافعی 1/262-263، وأحمد 6/244، والبخاری "1592" فی الحج: باب قول اللہ تعالی: (جَعَلَ اللّٰهُ الْکَعْبَةَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ قِیَاماً لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْیَ وَالْقَلَائِدَ ذٰلِکَ لِتَعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمَاوَاتِ وَمَا فِی الْأَرْضِ وَأَنَّ اللّٰهَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ) (المائدة: 97)، و"1893" فی الصوم: باب وجوب صوم رمضان، و "2001" و"4502"، ومسلم "1125" "114"و "115" و"116"، والطحاوی 2/74، والبیهقی 4/288 و 290 .

عاشورہ ایک ایسا دن ہے' جس میں قریش زمانہ جاہلیت میں روزہ رکھا کرتے تھے' نبی اکرم ﷺ بھی اس دن روزہ رکھا کرتے تھے' جب آپ (مدینہ منورہ) تشریف لائے' تو آپ نے (عاشورہ کے دن) روزہ رکھا اور یہ روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا' جب رمضان (کی فرضیت کا حکم) نازل ہوا' تو رمضان فرض قرار پایا اور عاشورہ کو ترک کر دیا گیا' پھر جو شخص چاہتا وہ اس دن روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا وہ اس دن روزہ نہیں رکھتا تھا۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ بَدْءَ صِيَامِ عَاشُورَاءَ كَانَ قَبْلَ فَرْضِ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب 145: اس بات کی دلیل کہ عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم رمضان کے روزوں کے فرض ہونے سے پہلے تھا

2081 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، وَاَبُو مُعَاوِيَةَ، جَمِيعًا، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: دَخَلَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهُوَ يَتَغَدَّى، وَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: اُدْنُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ فَاطْعَمْ، قَالَ: اِنِّي صَائِمٌ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: هَلْ تَدْرُونَ مَا كَانَ عَاشُورَاءُ؟ قَالَ: وَمَا كَانَ؟ قَالَ: كَانَ يَصُومُهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ، ثُمَّ تَرَكَهُ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، وَيُوسُفُ: فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تَرَكَهُ. قَالَ يُوسُفُ: عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن خشرم-- ابومعاویہ-- (یہاں تحویل سند ہے) --سلم بن جنادہ-- ابومعاویہ-- یوسف بن موسیٰ-- جریر-- ابومعاویہ-- (یہ سب حضرات) --اعمش-- عمارہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں:

اشعث بن قیس' عاشورہ کے دن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس وقت ناشتہ کر رہے تھے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے ابومحمد! آگے ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ! اشعث نے کہا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو؟ عاشورہ کا دن کیا ہے؟ اشعث نے دریافت کیا: کیا ہے؟ حضرت عبداللہ نے فرمایا: رمضان کا حکم نازل ہونے سے پہلے نبی اکرم ﷺ اس دن روزہ رکھا کرتے تھے' پھر آپ ﷺ نے اسے ترک کر دیا۔

علی بن خشرم اور یوسف نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جب رمضان کا حکم نازل ہوا' تو آپ نے اسے ترک کر دیا۔

یوسف کہتے ہیں: یہ روایت عمارہ بن عمیر سے منقول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ تَرْكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَوْمَ عَاشُورَاءَ بَعْدَ نُزُولِ فَرْضِ صَوْمِ رَمَضَانَ اِنْ شَاءَ تَرَكَهُ، لَا اَنَّهُ كَانَ يَتْرُكُهُ عَلَى كُلِّ حَالٍ، بَلْ كَانَ يَتْرُكُهُ اِنْ شَاءَ تَرَكَهُ، وَيَصُومُ اِنْ شَاءَ صَامَهُ

باب 146: اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ نے رمضان کے روزوں کی فرضیت کا حکم نازل ہونے کے بعد عاشورہ کے دن روزہ رکھنا ترک کر دیا تھا

اس طرح کہ اگر آپ چاہتے تو اس دن کا روزہ ترک کر سکتے تھے اس سے مراد یہ نہیں ہے آپ نے ہر حالت میں اس دن کے روزے کو ترک کیا بلکہ اس دن آپ نے روزہ ترک کرنا چاہا تو ترک کر دیا اور اگر روزہ رکھنا چاہا تو رکھ لیا۔

2082 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمًا يَصُومُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ، فَقَالَ: يَوْمٌ مِنْ اَيَّامِ اللهِ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- یحییٰ-- عبید اللہ-- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

عاشورہ کے دن زمانہ جاہلیت کے لوگ روزہ رکھا کرتے تھے جب رمضان کا حکم نازل ہوا تو نبی اکرم ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا گیا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کے دنوں میں سے ایک دن ہے' جو شخص چاہے' وہ اس دن روزہ رکھے اور جو چاہے وہ نہ رکھے۔

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ غَلَطَ فِیْ مَعْنَاهُ عَالِمٌ مِمَّنْ لَّمْ يَفْهَمْ مَعْنَى الْخَبَرِ وَتَوَهَّمَ اَنَّ الْاَمْرَ لِصَوْمِ عَاشُورَاءَ جَمِيعًا مَنْسُوخٌ بِفَرْضِ صَوْمِ رَمَضَانَ

قَالَ اَبُو بَكْرٍ: خَبَرُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ: اُمِرْنَا بِصَوْمِ عَاشُورَاءَ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ لَمْ نُؤْمَرْ بِهِ، خَرَّجْتُهُ فِیْ كِتَابِ الزَّكَاةِ

باب 147: اس روایت کا تذکرہ' جس کے مفہوم میں ایک عالم نے غلطی کی ہے

جو حدیث کا مطلب سمجھ ہی نہیں سکا اور اسے یہ غلط فہمی ہوئی کہ رمضان کی فرضیت کی وجہ سے عاشورہ کے تمام روزے (یعنی ہر سال عاشورہ کے دن روزہ رکھنا) منسوخ ہو گیا ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے: رمضان (کا حکم) نازل ہونے سے

2082– واخرجه احمد 2/57 و 143، وابن ابی شیبة 3/55، والبخاری "4501" فی التفسیر: باب (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ) (البقرة: 183)، ومسلم "1126" "117" فی الصیام: باب صوم یوم عاشوراء، وابو داؤد "2443" فی الصوم: باب صوم یوم عاشوراء، وابن خزیمة "2082"، والبیهقی 2/289 من طرق عن عبید الله بن عمر العمری، بهذا الإسناد .واخرجه الدارمی 2/22، وعبد الرزاق "7848"، والبخاری "1892" فی الصوم: باب وجوب صوم رمضان، ومسلم "1126" "119" و "120"، والطحاوی 2/76، والبیهقی 4/290 من طرق عن نافع، به .واخرجه البخاری "2000" فی الصوم: باب صیام یوم عاشوراء، ومسلم "1126" "121" من طریق ابی عاصم .

پہلے ہمیں عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تھا' جب رمضان (کا حکم) نازل ہو گیا تو ہمیں اس کا حکم نہیں دیا گیا۔
میں یہ روایت کتاب الزکوٰۃ میں نقل کر چکا ہوں۔

2083 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّحْوِيُّ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كُنَّا نَصُوْمُ عَاشُوْرَاءَ قَبْلَ اَنْ يُّفْرَضَ رَمَضَانُ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُثُّنَا عَلَيْهِ، وَيَتَعَهَّدُنَا عَلَيْهِ، فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَحُثَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَتَعَهَّدْنَا عَلَيْهِ، وَكُنَّا نَفْعَلُهُ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَبْنِيٌّ بِخَبَرِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، وَفِيْهِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ بَعْدَ نُزُوْلِ فَرْضِ رَمَضَانَ كَخَبَرِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَائِشَةَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: سَاَلَنِيْ مُسَدَّدٌ وَهُوَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا، عَنْ مَعْنٰى خَبَرِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، فَقُلْتُ لَهُ مُجِيبًا لَهُ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَرَ اُمَّتَهُ بِاَمْرٍ مَرَّةً وَاحِدَةً لَمْ يَجِبْ اَنْ يَكُوْنَ الْاَمْرُ بِذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ، وَلَا فِيْ كُلِّ وَقْتٍ ثَانٍ، وَكَانَ مَا اَمَرَ بِهٖ فِيْ وَقْتٍ مِنَ الْاَوْقَاتِ، فَعَلٰى اُمَّتِهٖ فِعْلُ ذٰلِكَ الشَّيْءِ اِنْ كَانَ الْاَمْرُ اَمْرَ فَرْضٍ، فَالْفَرْضُ وَاجِبٌ عَلَيْهِمْ اَبَدًا حَتّٰى يُخْبِرَ فِيْ وَقْتٍ ثَانٍ اَنَّ ذٰلِكَ الْفَرْضَ سَاقِطٌ عَنْهُمْ، وَاِنْ كَانَ الْاَمْرُ اَمْرَ نَدْبٍ وَاِرْشَادٍ وَفَضِيْلَةٍ كَانَ ذٰلِكَ الْفِعْلُ فَضِيْلَةً اَبَدًا، حَتّٰى يَزْجُرَهُمْ عَنْ ذٰلِكَ الْفِعْلِ فِيْ وَقْتٍ ثَانٍ، وَلَيْسَ سَكْتُهُ فِي الْوَقْتِ الثَّانِيْ بَعْدَ الْاَمْرِ بِهٖ فِي الْوَقْتِ الْاَوَّلِ يُسْقِطُ فَرْضًا اِنْ كَانَ اَمَرَهُمْ فِي الْاِبْتِدَاءِ اَمْرَ فَرْضٍ، وَلَا كَانَ سُكُوْتُهُ فِي الْوَقْتِ الثَّانِيْ عَنِ الْاَمْرِ بِاَمْرِ الْفَضِيْلَةِ مَا يُبْطِلُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْفِعْلُ فِي الْوَقْتِ الثَّانِيْ فِعْلَ فَضِيْلَةٍ؛ لِاَنَّهٗ اِذَا اَمَرَ بِالشَّيْءِ مَرَّةً كَفٰى ذٰلِكَ الْاَمْرُ اِلَى الْاَبَدِ، اِلَّا اَنْ يَّاْمُرَ بِضِدِّهٖ، وَالسَّكْتُ لَا يَفْسَخُ الْاَمْرَ. هٰذَا مَعْنٰى مَا اَجَبْتُ السَّائِلَ عَنْ هٰذِهِ الْمَسْاَلَةِ، وَلَعَلِّيْ زِدْتُ فِي الشَّرْحِ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ عَلٰى مَا اَجَبْتُ السَّائِلَ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- ابوداؤد --شیبان بن عبدالرحمٰن نحوی-- اشعث بن ابوشعثاء --جعفر بن ابوثور (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رمضان کو فرض قرار دیئے جانے سے پہلے ہم عاشورہ کے دن روزہ رکھا کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس کی ترغیب دیا کرتے تھے اور تاکید کیا کرتے تھے' جب رمضان فرض ہو گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نہ تو اس کی ترغیب دی اور نہ ہی اس کی تاکید کی' البتہ ہم ایسا کر لیا کرتے تھے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت' حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت پر مبنی ہے۔ اور اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ وہ لوگ رمضان کی فرضیت کا حکم نازل ہو جانے کے بعد بھی عاشورہ کے دن روزہ رکھا کرتے تھے جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ روایت نقل کی ہے:

''جو شخص چاہے وہ اس دن روزہ رکھ لے اور جو چاہے وہ اس دن روزہ نہ رکھے''۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) مسدد' جو ہمارے اصحاب (یعنی محدثین) میں سے ایک ہیں' انہوں نے مجھ سے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کا مفہوم دریافت کیا: تو میں نے انہیں جواب دیتے ہوئے ان سے کہا:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کو ایک مرتبہ کوئی حکم دیں تو یہ لازم نہیں ہے کہ ہر سال اس پر عمل کرنا لازم ہو' یا دوسرے وقت میں اس پر عمل کرنا لازم ہو۔

اور جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی وقت میں انہیں کوئی حکم دیں' تو اس چیز پر عمل کرنا امت پر لازم ہوگا۔ اگر وہ حکم کوئی فرض حکم ہو' تو وہ فرض ان لوگوں پر ہمیشہ کے لئے لازم ہوگا۔ یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے کسی وقت میں ان لوگوں کو یہ بتا دیں کہ وہ فرض ان سے ساقط ہو گیا ہے۔

لیکن اگر وہ حکم ندب' استحباب اور فضیلت کے حوالے سے ہو' تو اس عمل کی فضیلت ہمیشہ برقرار رہے گی' جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے کسی وقت میں اس فعل سے منع نہیں کر دیتے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلے وقت میں کوئی حکم دے کر' دوسرے وقت میں اس سے خاموش رہنا' اس کی فرضیت کو ساقط نہیں کرے گا' اگر وہ حکم ابتداء میں فرض کے طور پر تھا۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرے وقت میں کسی فعل سے متعلق حکم سے خاموش رہنا' جبکہ آپ پہلے فضیلت کے حوالے سے' اس فعل کے بارے میں حکم دے چکے ہوں' یہ اس فعل کی فضیلت کو باطل نہیں کرے گا۔

کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ایک مرتبہ کسی چیز کے بارے میں حکم دیدیں' تو یہ حکم ہمیشہ کے لئے کافی ہوگا' البتہ اس صورت میں معاملہ مختلف ہوگا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے متضاد کا حکم دیں۔

لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سکوت اختیار کرنا' اس حکم کو منسوخ نہیں کرے گا۔

یہ وہ بات ہے' جو میں نے اس بارے میں سوال کرنے والے کو جواب دیا تھا۔ شاید میں نے اس مقام پر تشریح کرتے ہوئے اس میں کچھ اضافہ کر دیا ہے' جو اس وقت میں نے سائل کے جواب میں بات کہی تھی۔

بَابُ عِلَّةِ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِصِيَامِ عَاشُورَاءَ بَعْدَ مَقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ مَذْهَبِنَا فِيْ مَعْنٰى اَوْلٰى ضِدَّ مَذْهَبِ مَنْ يَّدَّعِيْ مَا لَا يُحْسِنُهُ مِنَ الْعِلْمِ، فَزَعَمَ اَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ اَنْ يُّقَالَ: فُلَانٌ اَوْلٰى بِفُلَانٍ مِنْ فُلَانٍ، اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ لِفُلَانٍ اَيْضًا وِلَايَةٌ، وَلَوْ كَانَ عَلٰى مَا زَعَمَ، كَانَ الْيَهُوْدُ اَوْلِيَاءُ مُوْسٰى، وَالْمُسْلِمُوْنَ اَوْلٰى بِهٖ مِنْهُمْ

باب **148**: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم دینے کی علت

اور اس بات کی دلیل کہ ہمارے مذہب کے مطابق اس سے مراد ''زیادہ بہتر ہونا'' ہے' اور یہ اس شخص کے موقف کے برخلاف ہے' جو ایسی بات کا دعوے دار ہے جسے علم میں اچھا نہیں سمجھا جاتا اور وہ اس بات کا قائل ہے' یہ کہنا جائز نہیں

ہے فلاں کے بارے میں۔ فلاں کے مقابلے میں فلاں زیادہ حقدار ہے۔ ایسا صرف اس وقت ہو سکتا ہے جب فلاں کو بھی ولایت حاصل ہو تو اگر ایسا ہی ہو جیسا کہ اس کا گمان ہے تو پھر یہودیوں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دوست ہونا چاہئے تھا اور مسلمانوں کو ان کے مقابلے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ قریب ہونا چاہئے تھا۔

2084 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ , حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ , اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ , عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ , عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ , قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَجَدَ الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ , فَسُئِلُوْا عَنْ ذٰلِكَ , فَقَالُوْا: هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ اَظْهَرَ اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى فِرْعَوْنَ , وَنَحْنُ نَصُوْمُهُ تَعْظِيْمًا لَهُ , فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نَحْنُ اَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ , وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ , حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيْرٍ , عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ بِهٰذَا نَحْوَهُ. قَالَ: فَصَامَهُ وَاَمَرَ بِصَوْمِهِ. قَالَ لَنَا اَبُوْ بَكْرٍ: مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ كَانَ سَاَلَنِيْ عَنْ هٰذَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --ابوہاشم زیاد بن ایوب-- ہشیم-- ابوبشر-- سعید بن جبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو پایا وہ عاشورہ کے دن روزہ رکھتے تھے ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے بتایا: یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ عطا کیا تھا تو ہم اس دن کی تعظیم کرتے ہوئے اس دن روزہ رکھتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم تم سے زیادہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''آپ نے وہ روزہ رکھا اور وہ روزہ رکھنے کا حکم دیا''۔

2084: صحيح البخاري - كتاب المناقب' باب إتيان اليهود النبي صلى الله عليه وسلم - حديث: 3747' صحيح مسلم - كتاب الصيام' باب صوم يوم عاشوراء - حديث: 1975' سنن أبي داود - كتاب الصوم' باب في صوم يوم عاشوراء - حديث: 2101' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' سرد الصيام - بدء صيام يوم عاشوراء' حديث: 2778' وأخرجه مسلم "1130" "128" في الصيام: باب صوم يوم عاشوراء، من طريق إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/291 و310، والبخاري "2004" في الصوم: باب صيام يوم عاشوراء، و"3397" في أحاديث الأنبياء: باب قول الله تعالى: (وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى) (طه: 9) (وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْماً) (النساء: من الآية 164)، ومسلم "1130" "128"، وابن ماجه "1734" في الصيام: باب صيام يوم عاشوراء، والبيهقي 4/286 من طرق عن أيوب، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 3/56، والدارمي 2/22، والبخاري "4680" في التفسير: باب: (وَجَاوَزْنَا بِبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهُ بَغْياً وَعَدْواً) (يونس: من الآية 90)، و"4737" باب (وَلَقَدْ اَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقاً فِي الْبَحْرِ يَبَساً) (طه: من الآية 77)، ومسلم "1130" "127"، والطحاوي 2/75، الطبراني "12442"/12 البيهقي 4/289 من طريق شعبة، وأخرجه البخاري "3943" في مناقب الأنصار: باب إتيان اليهود النبي صلى الله عليه وسلم حين قدم المدينة، ومسلم "1130" ,"127" وابو داوُد "2444" في الصوم: باب في صوم يوم عاشوراء، وابن خزيمة "2084"، والبغوي "1782" من طريق هشيم، كلاهما عن أبي بشر، عن سعيد بن جبير، به. وأخرجه الطبراني "12362"/12 من طريق حبيب بن أبي ثابت، عن سعيد بن جبيربه .

(صحیح ابن خزیمہ کے راوی کہتے ہیں) امام ابن خزیمہ نے ہمیں بتایا: امام مسلم رحمہ اللہ نے مجھ سے اس روایت کے بارے میں سوال کیا تھا۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِ عَاشُورَاءَ لَمْ يَكُنْ بِاَمْرِ فَرْضٍ وَاِيجَابٍ بَدْءًا وَلَا عَدَدًا ، وَاَنَّهُ كَانَ اَمْرَ فَضِيلَةٍ وَاسْتِحْبَابٍ

باب **149**: اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ نے جب عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا' تو یہ حکم فرض' یا ایجاب کے طور پر نہیں تھا۔ نہ ابتداء کے حوالے سے اور نہ ہی تعداد کے حوالے سے تھا' بلکہ یہ فضیلت اور استحباب کے طور پر حکم تھا

2085 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، خَطَبَ بِالْمَدِينَةِ فِي قَدْمَةٍ قَدِمَهَا يَوْمَ عَاشُورَاءَ ، فَقَالَ: اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا اَهْلَ الْمَدِينَةِ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ ، وَاَنَا صَائِمٌ ، فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ

قَالَ اَبُو بَكْرٍ: لَا يَكُونُ لَمْ اِلَّا مَاضِيًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یحییٰ بن حکیم -- عثمان بن عمر -- یونس بن یزید -- زہری (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب عاشورہ کے دن مدینہ منورہ تشریف لائے تو انہوں نے مدینہ منورہ میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہ عاشورہ کا دن ہے' اس کا روزہ تم پر فرض نہیں ہے' البتہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' تو جو شخص (اس دن) روزہ رکھنا پسند کرے وہ روزہ رکھ لے''۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ''لم'' صرف ماضی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

بَابُ فَضِيلَةِ صِيَامِ عَاشُورَاءَ وَتَحَرِّي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَهُ لِفَضْلِهِ مِنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ خَلَا صِيَامَ رَمَضَانَ

باب **150**: عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت اور نبی اکرم ﷺ کا اس دن روزہ رکھنے کا اہتمام کرنا کیونکہ رمضان کے علاوہ باقی دنوں پر اس دن کو فضیلت حاصل ہے

2086 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ اَبِي يَزِيْدَ، وَاتْقَنْتُهُ مِنْهُ، سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ، فَقَالَ: مَا عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يَتَحَرَّى فَضْلَهُ اِلَّا عَاشُوْرَاءَ؟ وَهٰذَا شَهْرُ رَمَضَانَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء--سفیان (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) عبیداللہ ابن ابو یزید بیان کرتے ہیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: میرے علم کے مطابق' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن کے علاوہ اور کسی بھی مخصوص دن کی فضیلت کو اہتمام سے حاصل کرنے کے لئے روزہ نہیں رکھا۔ یا پھر یہ رمضان کا مہینہ ہے۔

بَابُ ذِكْرِ تَكْفِيْرِ الذُّنُوْبِ بِصِيَامِ عَاشُوْرَاءَ

وَالْبَيَانِ اَنَّ الْعَمَلَ الصَّالِحَ يَتَقَدَّمُ الْفِعْلَ، الشَّيْءُ يَكُوْنُ بَعْدَهُ فَيُكَفِّرُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ الذُّنُوْبَ تَكُوْنُ بَعْدَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ، لَا كَمَا يَتَوَهَّمُ مَنْ خَالَفَنَا فِيْ تَقْدِيْمِ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ قَبْلَ الْحِنْثِ، وَزَعَمَ اَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ اَنْ يُتَقَدِّمَ الْمَرْءُ عَمَلًا صَالِحًا يُكَفِّرُ ذَنْبًا يَكُوْنُ بَعْدَهُ

باب 151: عاشورہ کے دن روزہ رکھنا گناہوں کے کفارے کا ذریعہ ہونا

اور اس بات کی دلیل کہ نیک عمل فعل سے پہلے ہوتا ہے یعنی وہ چیز جو اس کے بعد ہو' تو وہ نیک عمل گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے' جو گناہ اس نیک عمل کے بعد ہوا ایسا نہیں ہے' جیسے قسم توڑنے سے پہلے ہی قسم کا کفارہ دینے کے بارے ہمارے برخلاف رائے رکھنے والے شخص کو غلط فہمی ہوئی اور اس نے یہ گمان کیا' یہ جائز نہیں ہے' آدمی نیک عمل کو پہلے ہی کر لے جو اس کے بعد ہونے والے عمل کا کفارہ بن سکتا ہو۔

2087 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا غَيْلَانُ وَهُوَ ابْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَعْبَدٍ هُوَ الزِّمَّانِيُّ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ،

2086: صحيح البخاري - كتاب الصوم' باب صيام يوم عاشوراء - حديث: 1917' صحيح مسلم - كتاب الصيام' باب صوم يوم عاشوراء - حديث: 1979' السنن الصغرى - الصيام' صوم النبي صلى الله عليه وسلم بأبي هو وأمي - حديث: 2342' مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصيام' باب صيام يوم عاشوراء - حديث: 7579' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الصيام' ما قالوا في صوم عاشوراء - حديث: 9224' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' الحث على السحور - صوم النبي صلى الله عليه وسلم بأبي هو وأمي ' حديث: 2637' شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الصيام' باب صوم يوم عاشوراء - حديث: 2112' مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 1885' مسند الشافعي - ومن كتاب اختلاف الحديث وترك المعاد منها' حديث: 730' مسند الحميدي - أحاديث ابن عباس رضي الله عنه التي قال فيها سمعت رسول' حديث: 468' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عبيد الله بن أبي يزيد ' حديث: 11047

اِنِّیْ لَاَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَۃَ الَّتِیْ قَبْلَہٗ ، وَصِیَامُ یَوْمِ عَرَفَۃَ فَاِنِّیْ لَاَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَۃَ الَّتِیْ قَبْلَہٗ وَالَّتِیْ بَعْدَہٗ

قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ : فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْلَمَ صِیَامَ یَوْمِ عَرَفَۃَ یُکَفِّرُ السَّنَۃَ الَّتِیْ قَبْلَہٗ وَالَّتِیْ بَعْدَہٗ ، فَدَلَّ اَنَّ الْعَمَلَ الصَّالِحَ قَدْ یَتَقَدَّمُ الْفِعْلَ فَیَکُوْنُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ الْمُتَقَدِّمُ یُکَفِّرُ السَّنَۃَ الَّتِیْ تَکُوْنُ بَعْدَہٗ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حماد بن زید -- غیلان ابن جریر -- عبداللہ بن معبد زمانی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں' مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے یہ امید ہے کہ یہ اس سے پہلے کے' ایک سال (کے گناہوں) کفارہ بن جاتا ہے اور عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے یہ امید ہے کہ یہ اس سے ایک سال پہلے کے اور ایک سال بعد کے (گناہوں) کا کفارہ بن جاتا ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتائی ہے عرفہ کے دن روزہ رکھنا' اس سے ایک سال پہلے کے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے' یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے' بعض اوقات کوئی نیک عمل پہلے ہوتا ہے' اور پھر وہ پہلے کیا جانے والا نیک عمل اس کے بعد کے سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَرْکِ الْاُمَّھَاتِ اِرْضَاعَ الْاَطْفَالِ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ تَعْظِیْمًا لِیَوْمِ عَاشُوْرَاءَ ، اِنْ صَحَّ الْخَبَرُ ، فَاِنَّ فِی الْقَلْبِ مِنْ خَالِدِ بْنِ ذَکْوَانَ

باب 152: عاشورہ کے دن کی تعظیم کے لئے خواتین کا عاشورہ کے دن دودھ پیتے بچوں کو دودھ نہ پلانا مستحب ہے

بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو کیونکہ اس کے ایک راوی خالد بن ذکوان کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے

2088 - عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ ، قَالَتْ : اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی قُرَی الْاَنْصَارِ الَّتِیْ حَوْلَ الْمَدِیْنَۃِ: مَنْ کَانَ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْیُتِمَّ صَوْمَہٗ ، وَمَنْ کَانَ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْیُتِمَّ بَقِیَّۃَ یَوْمِہٖ فَکُنَّا بَعْدُ نَصُوْمُہٗ ، وَنُصَوِّمُ صِبْیَانَنَا الصِّغَارَ ، وَنَذْھَبُ بِھِمْ اِلَی الْمَسْجِدِ ، فَنَجْعَلُ لَھُمُ اللُّعْبَۃَ مِنَ الْعِھْنِ ، فَاِذَا بَکٰی اَحَدُھُمْ اَعْطَیْنَاہُ اِیَّاہُ حَتّٰی یَکُوْنَ عِنْدَ الْاِفْطَارِ

2087:صحیح مسلم - کتاب الصیام' باب استحباب صیام ثلاثة أیام من کل شهر وصوم یوم عرفة - حدیث: 2050'سنن أبی داود - کتاب الصوم' باب فی صوم الدهر تطوعا - حدیث: 2084'صحیح ابن حبان - کتاب الصوم' باب صوم التطوع - ذکر البیان بأن قوله صلی الله علیه وسلم : " یکفر' حدیث: 3692'سنن ابن ماجه - کتاب الصیام' باب صیام یوم عرفة - حدیث: 1726'سنن الترمذی الجامع الصحیح ' ابواب الصوم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ما جاء فی فضل صوم یوم عرفة' حدیث: 713'شرح معانی الآثار للطحاوی - کتاب الصیام' باب صوم یوم عرفة - حدیث: 2099'مسند احمد بن حنبل - مسند الأنصار' حدیث أبی قتادة الأنصاری - حدیث: 22042'مسند الطیالسی - أحادیث أبی قتادة ' حدیث:629

❁❁ سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے آس پاس کی بستیوں کی طرف پیغام بھجوایا' جس شخص نے روزہ رکھا ہوا ہے' وہ اپنا روزہ مکمل کر لے اور جس نے روزہ نہیں رکھا وہ بقیہ دن میں اسے مکمل کرے۔

(سیدہ ربیع رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) تو اس کے بعد ہم اس دن روزہ رکھتے تھے۔ اور اپنے بچوں کو روزہ رکھواتے تھے' ہم انہیں ساتھ لے کر مسجد چلے جاتے تھے' ان کے لئے اون کا کھلونا بنا لیتے تھے' جب ان میں سے کوئی روتا تھا تو ہم وہ کھلونا اسے دے دیتے تھے۔ یہاں تک کہ افطار کا وقت ہو جاتا۔

2089 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: رَوَاهُ اَبُو الْمُطَرِّفِ بْنُ اَبِي الْوَزِيرِ، حَدَّثَنَا عَلِيلَةُ بِنْتُ اُمَيْنَةَ اَمَةُ اللّٰهِ وَهِيَ بِنْتُ رُزَيْنَةَ قَالَتْ: قُلْتُ لِاُمِّي: اَسَمِعْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَاشُورَاءَ؟ قَالَتْ: كَانَ يُعَظِّمُهُ، وَيَدْعُو بِرُضَعَائِهِ وَرُضَعَاءِ فَاطِمَةَ، فَيَتْفُلُ فِي اَفْوَاهِهِمْ، وَيَاْمُرُ اُمَّهَاتِهِنَّ اَلَّا يُرْضِعْنَ اِلَى اللَّيْلِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہ روایت ابومطرف نے' غلیلہ بنت امینہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں: میں نے اپنی والدہ سے کہا' کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عاشورہ کے دن کے بارے میں کچھ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کی تعظیم کرتے تھے' آپ اس دن دودھ پیتے بچوں' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دودھ پیتے بچوں کو بلواتے تھے اور ان کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالتے تھے' آپ ان بچوں کی ماؤں کو یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ رات تک (یعنی سورج غروب ہونے تک) انہیں دودھ نہ پلائیں۔

2090 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُطَرِّفِ بْنُ اَبِي الْوَزِيرِ، وَهٰذَا مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ الْحَدِيثِ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَلِيلَةُ بِنْتُ الْكُمَيْتِ الْعَتَكِيَّةُ قَالَتْ: سَمِعْتُ اُمِّي اُمَيْنَةَ بِمِثْلِهِ. وَزَادَ: فَكَانَ اللّٰهُ يَكْفِيهِمْ، وَقَالَ: وَكَانَتْ اُمُّهَا خَادِمَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُقَالُ لَهَا: رُزَيْنَةُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- ابومطرف بن ابووزیر -- محمد بن یحییٰ -- مسلمہ بن ابراہیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

علیلہ بنت کمیت عتکیہ نے اپنی والدہ امینہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''تو اللہ تعالیٰ ان بچوں کے لئے کافی ہو جاتا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس خاتون کی والدہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ تھیں اور ان کا نام ''رزینہ'' تھا۔

بَابُ الْاَمْرِ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

اِنْ اَصْبَحَ الْمَرْءُ غَيْرَ نَاوٍ لِلصِّيَامِ غَيْرَ مُجْمِعٍ عَلَى الصِّيَامِ مِنَ اللَّيْلِ، وَالدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ بِقَوْلِهِ: لَا صِيَامَ لِمَنْ لَّا يُجْمِعُ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ صَوْمَ الْوَاجِبِ دُونَ صَوْمِ التَّطَوُّعِ

باب **153**: عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم ہونا اگرچہ صبح کے وقت آدمی نے روزہ رکھنے کی نیت نہ کی ہو یا اس نے رات کے وقت ہی روزہ رکھنے کی نیت نہ کی ہے اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان "اس شخص کا روزہ نہیں ہوتا جو رات سے ہی روزے کی نیت نہیں کرتا"۔

اس سے مراد واجب روزہ ہے نفلی روزہ مراد نہیں ہے۔

2091 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ: اَصُمْتُمْ يَوْمَكُمْ هٰذَا؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا، قَالَ: فَاَتِمُّوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ هٰذَا، وَاَمَرَهُمْ اَنْ يُّؤْذِنُوا اَهْلَ الْعُرُوْضِ اَنْ يُّتِمُّوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ ذٰلِكَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوہاشم زیاد بن ایوب -- ہشیم -- حصین -- شعبی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت محمد بن صیفی انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ عاشورہ کے دن ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے آج روزہ رکھا ہے؟ کچھ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں اور کچھ لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں!

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اب تم بقیہ دن میں اسے مکمل کرو۔

آپ نے ان لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ نواحی کے علاقوں کے لوگوں کو بھی یہ کہہ دیں: وہ بقیہ دن کا روزہ مکمل کریں۔

بَابُ الْاَمْرِ بِصِيَامِ بَعْضِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

اِذَا لَمْ يَعْلَمِ الْمَرْءُ بِيَوْمِ عَاشُوْرَاءَ قَبْلَ اَنْ يَّطْعَمَ وَالْفَرْقُ فِي الصَّوْمِ بَيْنَ عَاشُوْرَاءَ وَبَيْنَ غَيْرِهِ، اِذْ صَوْمُ بَعْضِ يَوْمٍ لَا يَكُوْنُ صَوْمًا فِيْ غَيْرِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ، لِمَا خَصَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، فَاَمَرَ بِصَوْمِ بَعْضِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، وَاِنْ كَانَ الْمَرْءُ قَدْ طَعِمَ اَوَّلَ النَّهَارِ

باب **154**: عاشورہ کے دن کے بعض حصے میں روزہ رکھنے کا حکم ہونا

جبکہ آدمی کو کھانے سے پہلے عاشورہ کے دن کے بارے میں علم نہ ہو اور عاشورہ کے دن کے روزے دوسرے اور روزے میں فرق ہونا کیونکہ عاشورہ کے دن کے علاوہ میں دن کے بعض حصے کا روزہ روزہ شمار نہیں ہوگا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے صرف عاشورہ کے دن کو یہ خصوصیت عطا کی ہے اور اس کے بعض حصے میں روزے کا حکم دیا ہے اگرچہ آدمی دن کے ابتدائی حصے میں کچھ کھا چکا ہو۔

2092 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ

2091- وأخرجه أحمد 4/388، وابن أبي شيبة 3/54- 55، والنسائي 4/192 في الصيام: باب إذا طهرت الحائض أو قدم المسافر في رمضان: هل يصوم بقية يومه، وابن ماجه "1735" في الصيام: باب صيام يوم عاشوراء، وابن خزيمة "2091" من طرق عن حصين، بهذا الإسناد، زاد ابن أبي شيبة وابن ماجه "يعني أهل العروض من حول المدينة".

ابْنُ الْاَكْوَعِ , اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ اَسْلَمَ: اَذِّنْ فِيْ قَوْمِكَ اَوْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ اَنَّ مَنْ اَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ , وَمَنْ لَمْ يَكُنْ اَكَلَ فَلْيَصُمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- یحییٰ-- یزید بن ابوعبید (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت سلمہ ابن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے یہ فرمایا: تم اپنی قوم میں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تم لوگوں میں یہ اعلان کر دو' جو شخص کچھ کھا چکا ہو' وہ بقیہ دن روزہ رکھے اور جس نے کچھ نہیں کھایا' وہ روزہ رکھ لے۔

2093 - خَبَرُ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ , وَمُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ , وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمِنْهَالِ الْخُزَاعِيِّ , عَنْ عَمِّهِ وَاَسْمَاءَ بْنِ حَارِثَةَ , وَبَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ , عَنْ اَبِيْهِ , كُلُّهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى , وَقَدْ خَرَّجْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت محمد بن صیفی رضی اللہ عنہ' عبداللہ بن منہال خزاعی کی اپنے چچا سے' اسماء بن حارثہ' بعجہ بن عبداللہ جہنی کی اپنے والد سے نقل کردہ روایات' یہ سب اسی مفہوم کی ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ میں نے یہ تمام روایات کتاب ''الکبیر'' میں نقل کر دی ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ التَّخْيِيْرِ بَيْنَ صِيَامِ عَاشُوْرَاءَ وَاِفْطَارِهِ وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ بِصَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَمْرُ نَدْبٍ وَاِرْشَادٍ وَفَضِيْلَةٍ

باب **155**: عاشورہ کے دن روزہ رکھنے' یا نہ رکھنے کے بارے میں اختیار ہونے کا تذکرہ اس بات کی دلیل کہ عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم ندب' ارشاد' فضیلت کے حوالے سے ہے

2094 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى , حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ اَبُوْ عَاصِمٍ , اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ , حَدَّثَنَا سَالِمٌ , عَنِ ابْنِ عُمَرَ , اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْيَوْمُ عَاشُوْرَاءُ , فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ , وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ خَبَرُ عَائِشَةَ وَمُعَاوِيَةَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ابوموسیٰ --ضحاک بن مخلد ابوعاصم-- عمر بن محمد-- سالم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

2092– وأخرجه أحمد 4/50، والبخاري "2007" باب صيام يوم عاشوراء، و "7265" في أخبار الآحاد: باب ما كان يبعث النبي صلى الله عليه وسلم من الأمراء والرسل واحدا بعد واحد، ومسلم "1135" في الصيام: باب من أكل في عاشوراء فليكف بقية يومه، والنسائي 4/192 في الصيام: باب إذا لم يجمع من الليل هل يصوم ذلك اليوم من التطوع، والبيهقي 4/288، والبغوي "1784" من طرق عن يزيد بن أبي عبيد، به .

❁❁ ''آج عاشورہ کا دن ہے' جو شخص چاہے وہ اس دن روزہ رکھ لے اور جو چاہے وہ نہ رکھے''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایات بھی اسی باب سے تعلق رکھتی ہیں۔

بَابُ الْاَمْرِ بِاَنْ يُّصَامَ قَبْلَ عَاشُورَاءَ يَوْمًا اَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا مُخَالَفَةً لِفِعْلِ الْيَهُودِ فِي صَوْمِ عَاشُورَاءَ

باب 156: عاشورہ سے ایک دن پہلے' یا اس کے ایک دن بعد روزہ رکھنے کا حکم ہونا' تاکہ عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں یہودیوں کی مخالفت ہو

2095 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي لَيْلَى، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صُومُوا يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَخَالِفُوا الْيَهُودَ، صُومُوا قَبْلَهُ يَوْمًا، اَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ --مسدد --ہشیم --ابن ابولیلیٰ --داؤد بن علی اپنے والد کے حوالے سے --اپنے دادا (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عاشورہ کے دن روزہ رکھو اور یہودیوں کے برخلاف کرو' اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد (بھی) روزہ رکھو''۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمِ التَّاسِعِ مِنَ الْمُحَرَّمِ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 157: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے محرم کی 9 تاریخ کو روزہ رکھنا مستحب ہے

2096 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْاَعْرَجِ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ، فَسَاَلْتُهُ عَنْ صِيَامِ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: اعْدُدْ، فَاِذَا اَصْبَحْتَ يَوْمَ التَّاسِعِ مِنْ مُحَرَّمٍ فَاَصْبِحْ صَائِمًا، قَالَ: قُلْتُ: اَكَذَاكَ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ؟ قَالَ: كَذَاكَ كَانَ يَصُومُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار --یحییٰ بن سعید --معاویہ بن عمرو (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت حکم بن اعرج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: وہ اس وقت مسجد حرام میں اپنی چادر کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے میں نے ان سے عاشورہ کے روزے کے بارے میں سوال کیا: انہوں نے فرمایا: (محرم شروع ہو) تو تم گنتی شروع کرو' جب محرم کی 9 تاریخ آئے تو تم روزہ رکھ لو۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ روزہ رکھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی (دن) روزہ رکھتے تھے۔

2097 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ بِمِثْلِهِ، وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ فِي زَمْزَمَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- جعفر بن محمد -- وکیع -- حاجب بن عمر -- حضرت حکم بن اعرج رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

(اس میں یہ الفاظ ہیں) وہ زم زم کے پاس اپنی چادر سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔

2098 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ قَالَ: هُوَ يَوْمُ التَّاسِعِ. قُلْتُ: كَذٰلِكَ صَامَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدہ بن عبداللہ -- یزید بن ہارون -- شعبہ -- حاجب بن عمر -- حکم بن اعرج (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عاشورہ کے دن کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ ۹ تاریخ ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن روزہ رکھا تھا؟

بَابُ فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَتَكْفِيْرِ الذُّنُوْبِ بِلَفْظِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

باب 158: عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت اور اس کا گناہوں کا کفارہ بننا جو ایسی روایت کے ذریعے ثابت ہے جو مجمل ہے اور مفسر نہیں ہے

2099 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَوْمُ عَرَفَةَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالسَّنَةَ الْمُقْبِلَةَ اَمْلَيْتُهُ فِيْ بَابِ صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کردہ یہ روایت میں اس سے پہلے "عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے باب" میں املاء کروا چکا ہوں:

"عرفہ کے دن روزہ رکھنا' گزشتہ ایک سال اور آئندہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے"۔

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

2098- واخرجه احمد 1/239 و280 و344، وابن أبي شيبة 3/58، ومسلم "1133" في الصيام: باب أي يوم يصام في عاشوراء، وأبو داؤد "2446" في الصوم: باب ما روى أن عاشوراء اليوم التاسع، والترمذي "754" في الصوم: باب ما جاء عاشوراء أي يوم هو، وابن خزيمة "2098"، والطحاوي 2/75، والبيهقي 4/287، والبغوي "1786" من طرق عن حاجب بن عمر، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/246- 247، ومسلم "1133"، وابن خزيمة "2096" من طريق معاوية بن عمرو، وعبد الرزاق "7940"، وأحمد 1/360 من طريق يونس بن عبيد، كلاهما عن الحكم، به . قال البيهقي في "السنن الكبرى" 4/278 .

باب 159: عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے روایت کی گئی حدیث کا تذکرہ، جو مجمل ہے، مفسر نہیں ہے

2100 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّعْلَبِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَوْمُ عَرَفَةَ، وَيَوْمُ النَّحْرِ، وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ، وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ اللَّخْمِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ

❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- جعفر بن محمد ثعلبی -- وکیع -- موسیٰ بن علی -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''عرفہ کا دن، قربانی کا دن اور ایام تشریق ہماری، اہل اسلام کی، عید ہیں، یہ کھانے پینے کے دن ہیں''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ مُفَسِّرٍ لِلَّفْظَتَيْنِ الْمُجْمَلَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَرِهَ صَوْمَ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ لَا غَيْرِهِ، وَفِيهِ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ: صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ، وَالسَّنَةَ الْمُسْتَقْبَلَةَ بِغَيْرِ عَرَفَاتٍ "

باب 160: اس روایت کا تذکرہ، جو میری ذکر کردہ دونوں روایات کی وضاحت کرتی ہے

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ نے عرفات میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے اس کے علاوہ کا یہ حکم نہیں ہے اور اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''عرفہ کے دن روزہ رکھنا گزشتہ سال اور آنے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے''۔

یہ اس شخص کے لئے ہے، جو عرفات میں نہ ہو۔

2101 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا أَبُو دِحْيَةَ حَوْشَبُ بْنُ عُقَيْلٍ الْجَرْمِيُّ، حَدَّثَنَا الْعَبْدِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ

2100- وأخرجه أحمد 4/152، وابن أبي شيبة 3/104و4/21 "وفي هذا الموضع "عن أمه عن عتبة بن عامر" وهو تحريف"، والدارمي 2/23، وأبو داؤد "2419" في الصوم: باب صيام أيام التشريق، والترمذي "773" في الصوم: باب ما جاء في كراهية الصوم في أيام التشريق، والنسائي 5/252 في مناسك الحج: باب النهي عن صوم يوم عرفة، والطبراني "803"/17، وبن خزيمة "2100"، والطحاوي 2/71، والحاكم 1/434، والبيهقي 4/298، والغوى. "1796" من طرق عن موسى بن علي، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: حديث حسن صحيح، وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي .

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یحییٰ بن حکیم -- ابوداؤد -- ابودجیہ حوشب بن عقیل جری -- عبدی -- عکرمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے''۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِفْطَارِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَوِّيًا بِالْفِطْرِ عَلَى الدُّعَاءِ، إِذِ الدُّعَاءُ يَوْمَ عَرَفَةَ اَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَوْ مِنْ اَفْضَلِهِ

باب 161: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے عرفات میں عرفہ کے دن روزہ نہ رکھنے کا مستحب ہونا

اور دعا کے لئے روزہ نہ رکھ کر قوت حاصل کرنا کیونکہ عرفہ کے دن دعا مانگنا سب سے افضل دعا ہے یا افضل دعاؤں کا حصہ ہے

2102 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُمِّهِ اُمِّ الْفَضْلِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْطَرَ بِعَرَفَةَ، اُتِيَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بشر بن معاذ عقدی -- حماد بن زید -- ایوب -- عکرمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی والدہ سیدہ اُمّ فضل رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ میں روزہ نہیں رکھا تھا' آپ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا' تو آپ نے اسے پی لیا۔

بَابُ ذِكْرِ اِفْطَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ

باب 162: ذوالحج کے عشرے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ نہ رکھنے کا تذکرہ

2103 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَصُمِ الْعَشْرَ وَقَالَ اَبُو بَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ: قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

2101: المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الصوم' وأما حديث شعبة - حديث: 1525' سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب صيام يوم عرفة - حديث: 1728' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الحج' في صوم يوم عرفة بمكة - حديث: 16456' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' سرد الصيام - النهي عن صوم يوم عرفة بعرفة' حديث: 2775' مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 7845' المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' باب من اسمه إبراهيم - حديث: 2367

2102- وأخرجه أحمد 6/338 و 340، والبيهقي 4/284 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد، لفظ البيهقي: أن ابن عباس أفطر بعرفة، أتي برمان فأكله وقال: حدثتني ام الفضل . . .وأخرجه عبد الرزاق "7814"، وأحمد 1/360، والترمذي "750" في الصوم: باب كراهية صوم يوم عرفة بعرفة، من طريقين عن أيوب، به .وأخرجه أحمد 1/217 و 278 و 259، والبيهقي 4/283-284 من طريق سعيد بن جُبير، عن ابن عباس .وأخرجه أحمد 1/344 من طريق صالح مولى التوأمة .

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِی الْعَشْرِ قَطُّ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علاء بن کریب -- ابوخالد -- اعمش -- (یہاں تحویلِ سند ہے) بندار -- عبدالرحمٰن -- سفیان -- اعمش -- ابراہیم -- اسود کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی (ذوالحج کے پہلے) عشرے میں روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

بَابُ ذِكْرِ عِلَّةٍ قَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْرُكُ لَهَا بَعْضَ اَعْمَالِ التَّطَوُّعِ وَاِنْ كَانَ يَحُثُّ عَلَيْهَا، وَهِيَ خَشْيَةَ اَنْ يُّفْرَضَ عَلَيْهِمْ ذٰلِكَ الْفِعْلُ مَعَ اسْتِحْبَابِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُفِّفَ عَلَى النَّاسِ مِنَ الْفَرَائِضِ

باب **163**: اس علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض نفلی کام ترک کر دیا کرتے تھے

اگرچہ آپ خود اس کی ترغیب دیا کرتے تھے اور وہ علت یہ ہے' آپ کو یہ اندیشہ تھا کہ کہیں وہ ان پر فرض نہ ہو جائے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو پسند کرتے تھے۔ لوگوں کو فرائض کے حوالے سے آسانی ہو

2104 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْرُكُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ اَنْ يَّفْعَلَهٗ خَشْيَةَ اَنْ يُّسْتَنَّ بِهٖ، فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ، وَكَانَ يُحِبُّ مَا خَفَّ عَلَى النَّاسِ مِنَ الْفَرَائِضِ

2103: صحيح مسلم - كتاب الاعتكاف' باب صوم عشر ذى الحجة - حديث: 2085' مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار - حديث السيدة عائشة رضى الله عنها' حديث: 25027' السنن الكبرى للنسائى - كتاب الصيام' سرد الصيام - صيام العشر والعمل فيه' حديث: 2813' وأخرجه ابن أبى شيبة 3/41، ومسلم "1176" "9" فى الاعتكاف: باب صوم عشر ذى الحجة، والترمذى "756" فى الصوم: باب ما جاء فى صيام العشر، والبغوى "1793" من طريق أبى معاوية، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "1176"، وأبوداوُد "2439" فى الصوم: باب فى فطر العشر وأخرجه ابن ماجه "1729" فى الصيام: باب صيام العشر، من طريق منصور، عن إبراهيم، به .

2104: صحيح البخارى - كتاب الجمعة' أبواب تقصير الصلاة - باب تحريض النبى صلى الله عليه وسلم على صلاة الليل والنوافل' حديث: 1089' صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب استحباب صلاة الضحى - حديث: 1209' صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب ما جاء فى الطاعات وثوابها - ذكر العلة التى من أجلها كان يترك صلى الله عليه وسلم' حديث: 313' موطأ مالك - كتاب قصر الصلاة فى السفر' باب صلاة الضحى - حديث: 361' سنن أبى داود - كتاب الصلاة' تفريع صلاة السفر - باب صلاة الضحى' حديث: 1114' مصنف عبد الرزاق الصنعانى - كتاب الصلاة' باب صلاة الضحى - حديث: 4714' السنن الكبرى للنسائى - كتاب الصلاة' عدد صلاة الضحى فى الحضر - حديث: 475' مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار - حديث السيدة عائشة رضى الله عنها' حديث: 23528' مسند إسحاق بن راهويه - ما يروى عن عروة بن الزبير' حديث: 712' مسند عبد بن حميد - من مسند الصديقة عائشة أم المؤمنين رضى الله عنها' حديث: 1481

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- عثمان بن عمر -- یونس -- ابن شہاب زہری -- عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) کسی عمل کو ترک کر دیتے تھے حالانکہ اسے کرنا آپ کو پسند ہوتا تھا' آپ اس اندیشے کے تحت (اسے ترک کرتے تھے) لوگ اس پر عمل کرنا شروع کریں گے اور پھر وہ ان پر فرض ہو جائے گا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند تھی کہ فرائض کے حوالے سے لوگوں پر تخفیف رہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ، وَالْإِعْلَامِ بِأَنَّهُ صَوْمُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 164: ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن روزہ نہ رکھنے کا مستحب ہونا اور اس بات کی اطلاع' یہ اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے

2105 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مُجْتَهِدًا، فَزَوَّجَنِي اَبِي، ثُمَّ زَارَنِي، فَقَالَ لِلْمَرْاَةِ: كَيْفَ تَجِدِينَ بَعْلَكِ؟ فَقَالَتْ: نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَا يَنَامُ، وَلَا يُفْطِرُ قَالَ: فَوَقَعَ بِي اَبِي، ثُمَّ قَالَ: زَوَّجْتُكَ امْرَاَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَعَضَلْتَهَا؟، فَلَمْ اُبَالِ مَا قَالَ لِي مِمَّا اَجِدُ مِنَ الْقُوَّةِ وَالِاجْتِهَادِ، اِلٰى اَنْ بَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لٰكِنِّي اَنَامُ وَاُصَلِّي، وَاَصُومُ وَاُفْطِرُ، فَنَمْ وَصَلِّ، وَاَفْطِرْ، وَصُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَنَا اَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ، صُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا، وَاقْرَاِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَنَا اَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: اقْرَاْهُ فِي خَمْسَ عَشْرَةَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَنَا اَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ

قَالَ حُصَيْنٌ: فَذَكَرَ لِي مَنْصُورٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهُ بَلَغَ سَبْعًا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِكُلِّ عَمَلٍ شِرَّةً، وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً، فَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ اِلٰى سُنَّتِي فَقَدِ اهْتَدٰى، وَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَاَنْ اَكُونَ قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَكُونَ لِي مِثْلُ اَهْلِي وَمَالِي، وَاَنَا الْيَوْمَ شَيْخٌ قَدْ كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ، وَاَكْرَهُ اَنْ اَتْرُكَ مَا اَمَرَنِي بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن ابان -- ابن فضیل -- حصین -- مجاہد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں مجاہدہ بہت کرتا تھا' میرے والد نے میری شادی کروا دی' پھر (ایک مرتبہ) وہ مجھ سے ملنے کے لئے آئے' انہوں نے میری بیوی سے دریافت کیا: تم نے اپنے شوہر کو کیسا پایا ہے؟ اس نے جواب دیا: اچھے آدمی ہیں' جو (رات کو) سوتے نہیں ہیں اور (دن کو کوئی نفلی) روزہ چھوڑتے نہیں ہیں' اس پر میرے والد نے مجھے برا بھلا کہا' پھر انہوں نے (مجھ سے کہا) میں نے ایک مسلمان

عورت کے ساتھ تمہاری شادی کی ہے اور تم نے اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دیا ہے۔

میں نے ان کی کہی ہوئی باتوں کی کچھ پروانہیں کی کیونکہ میں اپنے اندر (ریاضت ومجاہدہ کرنے) کی قوت اور صلاحیت محسوس کرتا تھا یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ تک اس صورتحال کی اطلاع پہنچ گئی۔

نبی اکرم ﷺ نے (اس بارے میں میرے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا: لیکن میں تو (رات کے وقت) سو بھی جاتا ہوں اور نوافل بھی ادا کرتا ہوں (دن کے وقت نفلی) روزہ رکھ بھی لیتا ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں۔ تو تم سو بھی جایا کرو اور نفل بھی پڑھ لیا کرو اور روزہ چھوڑ بھی دیا کرو تم ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم حضرت داؤد علیہ السلام کے طریقے کے مطابق روزہ رکھو ایک دن روزہ رکھ لو اور ایک دن روزہ نہ رکھو اور تم پورے مہینے میں ایک قرآن ختم کرلیا کرو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پندرہ دن میں اسے ختم کرلیا کرو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں۔

حصین نامی راوی بیان کرتے ہیں: منصور نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات بیان کی: ان تک ''سات دن'' کی روایت بھی پہنچی ہے

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر عمل میں چستی ہوتی ہے اور ہر چستی میں وقفہ آجاتا ہے تو جس شخص کا وقفہ میری سنت کے مطابق ہو وہ ہدایت حاصل کرلے گا اور جس شخص کا وقفہ اس کی بجائے (کسی دوسرے طریقے) کے مطابق ہو وہ شخص ہلاکت کا شکار ہوجائے گا۔

(بعد میں) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس وقت اگر میں نبی اکرم ﷺ کی رخصت کو قبول کرلیتا تو یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب تھا کہ مجھے میرے اہل خانہ اور مال (جتنی نعمتیں اور مل جائیں) اب میں بوڑھا عمر رسیدہ اور کمزور ہوچکا ہوں مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں اس چیز کو ترک کروں جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا۔

بَابُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ صَوْمَ يَوْمٍ، وَفِطْرَ يَوْمٍ أَفْضَلُ الصِّيَامِ، وَأَحَبُّهُ إِلَى اللّٰهِ وَأَعْدَلُهُ

باب 165: اس بات کی اطلاع دینا کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن روزہ نہ رکھنا روزہ رکھنے کا سب سے افضل طریقہ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ ہے اور یہ سب سے زیادہ مناسب ہے

2106 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، أَمْلَى مِنْ أَصْلِهِ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْفَيَّاضِ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ، فَقَالَ: صُمْ يَوْمًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ، قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: صُمْ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ، قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ، قُلْتُ:

حديث 2106- أخرجه مسلم "1159" "192" .

إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: صُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ أَحَبَّ الصِّيَامِ صَوْمُ دَاوُدَ، كَانَ يَصُومُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالوارث بن عبدالصمد--املی من اصلہ--اپنے والد--شعبہ--زیاد بن فیاض--ابوعیاض (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ سے روزے کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا: تم ہر مہینے میں ایک دن روزہ رکھ لیا کرو۔ تمہیں باقی مہینے کے روزے رکھنے کا اجر مل جائے گا۔ میں نے عرض کی میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہر مہینے دو دن روزے رکھ لیا کرو' تمہیں باقی دنوں میں روزہ رکھنے کا اجر مل جائے گا۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ہر مہینے میں تین دن روزے رکھ لیا کرو۔ تمہیں باقی دنوں کا اجر مل جائے گا۔ میں نے عرض کی میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہر مہینے میں چار دن روزہ رکھ لیا کرو' اور تمہیں باقی دنوں کا اجر مل جائے گا۔ میں نے عرض کی میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک روزہ رکھنے کا بہترین طریقہ حضرت داؤد کا طریقہ ہے' وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔

2107 - توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، صُمْ صِيَامَ دَاوُدَ فَإِنَّهُ أَعْدَلُ الصِّيَامِ عِنْدَ اللّٰهِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) ابوسلمہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں ''تم حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کے طریقے کے مطابق روزہ رکھا کرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ رکھنے کا سب سے زیادہ مناسب طریقہ ہے''۔

2108 - وَفِي خَبَرِ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَفْضَلُ الصِّيَامِ صِيَامُ دَاوُدَ خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ"

2108 - (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حبیب بن ابوثابت کی ابوعباس سے نقل کردہ روایت میں یہ مذکور ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''روزہ رکھنے کا سب سے افضل طریقہ حضرت داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے''۔

میں نے اس روایت کے تمام طرق ''کتاب الکبیر'' میں نقل کر دیے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا خَبَّرَ اَنَّ صِيَامَ دَاوُدَ اَعْدَلُ الصِّيَامِ وَاَفْضَلُهُ،

وَاَحَبُّهُ اِلَى اللّٰهِ اِذْ صَائِمُ يَوْمٍ، مُفْطِرُ يَوْمٍ يَكُوْنُ مُؤَدِّيًا لِحَظِّ نَفْسِهِ وَعَيْنِهِ وَاَهْلِهِ اَيَّامَ فِطْرِهِ، وَلَا يَكُوْنُ مُضَيِّعًا لِحَظِّ نَفْسِهِ وَعَيْنِهِ وَاَهْلِهِ

باب 166: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ خبر دی ہے

حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ روزہ رکھنے کا سب سے مناسب اور افضل طریقہ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ ہے کیونکہ ایک دن روزہ رکھنے والا اور ایک دن روزہ نہ رکھنے والا شخص اپنی جان آنکھ اور بیوی کے حقوق اس دن ادا کر دیتا ہے جس دن وہ روزہ نہیں رکھتا اور ایسا شخص اپنی جان آنکھ اور بیوی کے حقوق کو ضائع کرنے والا نہیں ہوتا۔

2109 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيمٍ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يَزْعُمُ اَنَّ اَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّي اَسْرُدُ، وَاُصَلِّي اللَّيْلَ قَالَ: وَاِمَّا اَرْسَلَ اِلَيْهِ، وَاِمَّا لَقِيَهُ، فَقَالَ: اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ، وَتُصَلِّي اللَّيْلَ؟ فَلَا تَفْعَلْ؛ فَاِنَّ لِعَيْنَيْكَ حَظًّا، وَلِنَفْسِكَ حَظًّا، وَلِاَهْلِكَ حَظًّا، فَصُمْ وَاَفْطِرْ، وَصَلِّ وَنَمْ، وَصُمْ كُلَّ عَشَرَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا، وَلَكَ اَجْرُ تِسْعَةٍ قَالَ: فَاِنِّي اَجِدُنِي اَقْوَى لِذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ قَالَ: وَكَيْفَ كَانَ دَاوُدُ يَصُوْمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقَى قَالَ: مَنْ لِي بِهٰذِهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ عَطَاءٌ: فَلَا اَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْاَبَدِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ

اختلافِ روایت: هٰذَا حَدِيْثُ الْبُرْسَانِيِّ، وَفِي حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ: اِنِّي اَصُوْمُ، اَسْرُدُ، وَقَالَ: فَاِمَّا اَرْسَلَ اِلَيَّ، وَقَالَ: اِنِّي اَجِدُنِي اَقْوَى مِنْ ذٰلِكَ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن حسن بن تسنیم --محمد ابن بکر اور --محمد بن رافع --عبدالرزاق --ابن جریج --عطاء --ابوعباس الشاعر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو یہ بات پتہ چلی کہ میں مسلسل (نفلی) روزے رکھتا ہوں اور رات بھر نوافل ادا کرتا رہتا ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں بلوایا یا نبی اکرم ﷺ کی ان سے ملاقات ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا مجھے پتہ چلا ہے کہ تم (مسلسل) روزے رکھتے ہو۔ کوئی روزہ نہیں چھوڑتے ہو۔ رات

پھر نفل پڑھتے رہتے ہو تم ایسا نہ کیا کرو' کیونکہ تمہاری دو آنکھوں کا بھی حصہ ہے۔ تمہاری جان کا بھی حصہ ہے تمہاری بیوی کا بھی حصہ ہے تم (نفلی) روزہ رکھ بھی لیا کرو اور چھوڑ بھی دیا کرو۔ (نفلی) نماز پڑھ بھی لیا کرو اور چھوڑ بھی دیا کرو تم اگر دس دنوں میں ایک دن روزہ رکھ لیا کرو' تو تمہیں باقی نو دنوں کا اجر مل جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنے اندر اس سے زیادہ کی طاقت پاتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم حضرت داؤد علیہ السلام کے طریقے کے مطابق روزہ رکھو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ کیا تھا۔ یارسول اللہ' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے اور جب وہ دشمن کا سامنا کرتے تھے' تو راہ فرار اختیار نہیں کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی اس حوالے سے کون میرے حق میں ہوگا؟

یہاں عطاء نامی راوی نے بیان کیا ہے: مجھے یہ نہیں پتہ کہ انہوں نے ہمیشہ روزہ رکھنے کا حکم کس حوالے سے دیا؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا ہوا اس نے درحقیقت روزہ نہیں رکھا''

روایت کے یہ الفاظ برسانی کے نقل کردہ ہیں۔

عبدالرزاق کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مسلسل نفلی روزے رکھتا تھا۔

انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں۔ انہوں نے مجھے بلوایا۔

انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں۔ میں اس سے زیادہ کی قوت پاتا ہوں۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ دَاوُدَ كَانَ مِنْ اَعْبَدِ النَّاسِ اِذَا كَانَ صَوْمُهُ مَا ذَكَرْنَا

باب 167: اس بات کی دلیل کا تذکرہ حضرت داؤد علیہ السلام سب سے بڑے عبادت گزار شخص تھے' کیونکہ ان کا روزہ رکھنے کا طریقہ وہ تھا جو ہم ذکر کر چکے ہیں

2110 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيرٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ:

متنِ حدیث: اَرْسَلَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ؟ . فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ، وَقَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صُمْ صَوْمَ دَاوُدَ؛ فَاِنَّهُ كَانَ اَعْبَدَ النَّاسِ، كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا، ثُمَّ قَالَ: اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ، لَعَلَّهُ اَنْ يَطُوْلَ بِكَ الْعُمُرُ، فَلَوَدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ قَبِلْتُ الرُّخْصَةَ الَّتِيْ اَمَرَنِيْ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ

الْعَاصِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ -- ابوولید -- عکرمہ بن عمار -- یحییٰ بن ابوکثیر -- ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلوایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: مجھے پتہ چلا ہے کہ تم رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہو۔ روزانہ (نفلی) روزہ رکھتے ہو؟

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔ اس میں راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم حضرت داؤد علیہ السلام کے طریقے کے مطابق روزے رکھو۔ وہ اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ عبادت گزار بندے تھے۔ وہ ایک دن (نفلی) روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں نہیں پتہ ہوسکتا ہے کہ تمہاری عمر طویل ہو۔ (پھر تمہارے لئے ایسا کرنا مشکل ہو جائے گا)

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میری یہ خواہش ہے کہ میں نے اس کو قبول کر لیا ہوتا جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی تھی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ تَمَنِّي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِطَاعَةَ صَوْمِ يَوْمٍ، وَإِفْطَارِ يَوْمَيْنِ

باب **168**: اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی آرزو کی کہ آپ کو یہ استطاعت حاصل ہو کہ آپ ایک دن (نفلی) روزہ رکھیں اور دو دن روزہ نہ رکھیں

2111 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أنا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

2110- وأخرجه أحمد 2/198، البخاري "1975" في الصوم: باب حق الجسم في الصوم، و "5199" في النكاح: باب لزوجك عليك حق، والبيهقي 4/299، طرق عن الأوزاعي، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري "1974" في الصوم: باب حق الضيف في الصوم، و "6134" في الأدب: باب حق الضيف، ومسلم "1159" "182" و"183" في الصيام: باب النهي عن صوم الدهر، وابن خزيمة "2110"، والطحاوي 2/85 من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به .وأخرجه أحمد 2/189 و200، الطحاوي 2/86 من طريقين عن أبي سلمة، به .وأخرجه الطيالسي "2255"، وعبد الرزاق "7863"، وأحمد 2/199، والبخاري "1153" في التهجد: باب رقم "20"، و "1977" في الصوم: باب حق الأهل في الصوم، و "1979" باب صوم داؤد عليه السلام، و "3419" في الأنبياء: باب قوله تعالى: (وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُوراً) (النساء: من الآية 163)، ومسلم "1195"، وابن خزيمة "2109" و"2152"، والبيهقي 3/16و4/299 من طرق عن أبي العباس السائب بن فروخ الشاعر، عن عبد الله بن عمرو .وأخرجه أحمد 2/200 من طريق مطرف بن عبد الله، والبخاري "1978" باب صوم يوم وإفطار يوم، و "5052" في فضائل القرآن: باب قول المقرىء للقارىء: حسبك، من طريق مجاهد، والطحاوي 2/86 من طريق طلحة بن هلال أو هلال بن طلحة، ثلاثتهم عن عبد الله بن عمرو، بنحوه .

2111- أخرجه مسلم "1162" "196" في الصيام: باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفة وعاشوراء والاثنين والخميس، وأبو داؤد "2425" في الصوم: باب صوم الدهر تطوعا، وابن ماجه "1713" في الصيام: باب ما جاء في صيام داؤد عليه السلام .

اللّٰہِ بْنُ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِیُّ، عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ:

متن حدیث: قَالَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: فَکَیْفَ بِمَنْ یَّصُوْمُ یَوْمَیْنِ، وَیُفْطِرُ یَوْمًا؟ قَالَ: وَیُطِیْقُ ذٰلِکَ اَحَدٌ؟ قَالَ: فَکَیْفَ بِمَنْ یَّصُوْمُ یَوْمًا وَّیُفْطِرُ یَوْمًا؟ قَالَ: ذَاکَ صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ: فَکَیْفَ بِمَنْ یَّصُوْمُ یَوْمًا، وَیُفْطِرُ یَوْمَیْنِ؟ قَالَ: وَدِدْتُ اَنِّیْ طُوِّقْتُ ذٰلِکَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حماد ابن زید -- غیلان بن جریر -- عبداللہ بن معبد زمانی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) ابوقتادہ بیان کرتے ہیں:

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی' جو شخص دو دن (نفلی) روزہ رکھتا ہے' اور ایک دن نفلی روزہ نہیں رکھتا اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی شخص اس کی طاقت رکھتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا۔ اس شخص کا کیا حکم ہوگا' جو ایک دن روزہ رکھتا ہے' اور ایک دن روزہ نہیں رکھتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس شخص کا کیا حال ہوگا' جو ایک دن روزہ رکھتا ہے' اور دو دن روزہ نہیں رکھتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری یہ خواہش ہے کہ مجھ میں اس بات کی طاقت ہو۔

بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ، وَمُبَاعَدَةِ اللّٰہِ الْمَرْءَ یَصُوْمُ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا بِذِکْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَیْرِ مُفَسَّرٍ

باب 169: اللہ کی راہ میں (جہاد کے دوران) روزہ رکھنے کی فضیلت اور اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا بندے کو جہنم سے ستر برس کی مسافت تک دور کر دینا یہ ایک ایسی روایت کے ذریعے ثابت ہے' جو مجمل ہے اس کی وضاحت نہیں کی گئی

2112 - سند حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِیُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ یَعْنِیْ ابْنَ عَبْدِ اللّٰہِ، عَنْ سُهَیْلٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِیْ عَیَّاشٍ الْاَنْصَارِیِّ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَا یَصُوْمُ یَوْمًا عَبْدٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰہُ بِذٰلِکَ الْیَوْمِ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوبشر واسطی -- خالد ابن عبداللہ -- سہیل ابن ابوصالح -- نعمان بن

2112: صحیح البخاری - کتاب الجهاد والسیر' باب فضل الصوم فی سبیل الله - حدیث: 2705' صحیح مسلم - کتاب الصیام' باب فضل الصیام فی سبیل الله لمن یطیقه - حدیث: 2020' صحیح ابن حبان - کتاب الصوم' باب فضل الصوم - ذکر تباعد المرء عن النار سبعین خریفا بصومه یوما واحدا فی' حدیث: 3476' السنن الصغری - الصیام' باب: ثواب من صام یوما فی سبیل الله عز وجل - حدیث: 2226' السنن الکبری للنسائی - کتاب الصیام' الحث علی السحور - ثواب من صام یوما فی سبیل الله وذکر الاختلاف علی سهیل' حدیث: 2523' مسند أبی یعلی الموصلی - من مسند أبی سعید الخدری' حدیث: 1223

ابوعیاش انصاری (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کرتے ہوئے یا حج کے سفر پر جاتے ہوئے) ایک دن روزہ رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس ایک دن کی وجہ سے اس شخص کو جہنم سے ستر برس کی مسافت جتنا دور کرتا ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ صَوْمَ الْيَوْمِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّمَا بَاعَدَ اللّٰهُ صَائِمَهُ بِهِ عَنِ النَّارِ اَنَّهُ اِذَا صَامَهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ، اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لَا يَقْبَلُ مِنَ الْاَعْمَالِ اِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا

باب 170: اس روایت کا تذکرہ' جس میں اس مجمل روایت کے الفاظ کی وضاحت ہے' جو میں نے ذکر کی ہے

اور اس بات کی دلیل کہ جس دن میں روزہ رکھنے کا ہم نے اللہ کی راہ میں ذکر کیا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ روزہ دار شخص کو جہنم سے دور کر دیتا ہے اس سے مراد یہ ہے' جب آدمی نے وہ روزہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے رکھا ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسی عمل کو قبول کرتا ہے' جو خالص طور پر اسی کے لئے کیا گیا ہے۔

2113 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُوْمُ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ وَبَيْنَ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ --حجاج بن منہال --حماد --سہیل بن ابوصالح --نعمان بن ابوعیاش (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی بندہ اللہ کی راہ میں اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ایک دن روزہ رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ جہنم اور اس شخص کے درمیان ستر برس کی مسافت کر دیتا ہے''۔

بَابُ فَضْلِ اِتْبَاعِ صِيَامِ رَمَضَانَ بِصِيَامِ سِتَّةِ اَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ، فَيَكُوْنُ كَصِيَامِ السَّنَةِ كُلِّهَا

باب 171: رمضان کے روزوں کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنے کی فضیلت اس طرح آدمی کے لئے سال بھر روزہ رکھنے (کا اجر و ثواب مل جائے گا)

2114 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِيْ ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ، وَسَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتَّةَ اَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ، فَكَاَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- عبدالعزیز ابن محمد دراوردی -- صفوان بن سلیمان اور سعد بن سعید -- عمر بن ثابت (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور پھر شوال کے چھ روزے رکھے۔ گویا اس نے سال بھر روزے رکھے''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّمَا اَعْلَمَ اَنَّ صِيَامَ رَمَضَانَ وَسِتَّةِ اَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ يَكُوْنُ كَصِيَامِ الدَّهْرِ، اِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا، اَوْ يَزِيْدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَزَّ

باب 172: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتائی ہے رمضان کے روزے رکھنا

2114: صحيح مسلم - كتاب الصيام' باب استحباب صوم ستة أيام من شوال إتباعا لرمضان - حديث: 2058' صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب صوم التطوع - ذكر كتبة الله صيام الدهر لمعقب رمضان بست من شوال' حديث: 3694' سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب في صيام الستة من شوال - حديث: 1753' سنن أبي داود - كتاب الصوم' باب في صوم ستة أيام من شوال - حديث: 2091' سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب صيام ستة أيام من شوال - حديث: 1712' سنن الترمذي الجامع الصحيح ' أبواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في صيام ستة أيام من شوال' حديث: 723' مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصيام' باب صوم الستة التي بعد رمضان - حديث: 7666' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الصيام' ما قالوا في صيام ستة أيام من شوال بعد رمضان - حديث: 9566' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' سرد الصيام - ذكر اختلاف الناقلين لخبر أبي أيوب فيه' حديث: 2805' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 1945' مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حديث أبي أيوب الأنصاري - حديث: 22936' مسند الطيالسي - أحاديث أبي أيوب الأنصاري رحمه الله' حديث: 589' مسند الحميدي - أحاديث أبي أيوب الأنصاري رضي الله عنه' حديث: 375' مسند عبد بن حميد - حديث أبي أيوب الأنصاري رضي الله عنه' حديث: 229' المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : عبيد الله - حديث: 4742' المعجم الكبير للطبراني - باب الخاء' باب من اسمه خزيمة - عمر بن ثابت الأنصاري ' حديث: 3802' أخرجه الدارمي 2/21، وأبو داود "2433" في الصوم: باب في صوم ستة أيام من شوال، وابن خزيمة "2114" من طرق عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، بهذا الإسناد . "وقد تحرف في ابن خزيمة "سليم" إلى "سليمان" .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/97، وعبد الرزاق "7918"، وأحمد 5/417 و 419، والطيالسي "594"، ومسلم "1164" في الصيام: باب استحباب صوم ستة أيام من شوال اتباعا لرمضان، والترمذي "759" في الصوم: باب ما جاء في صيام ستة أيام من شوال، وابن ماجه "1716" في الصيام: باب صيام ستة أيام من شوال، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/118، والبيهقي 4/292، والبغوي "1780" من طرق عن سعد بن سعيد، به .وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" 3/118 و 119 من طريق صفوان بن سليم، وزيد بن أسلم، ويحيى بن سعيد الأنصاري، وعبد ربه بن سعيد الأنصاري، عن عمر بن ثابت، به .وفي الباب عن جابر عند أحمد 3/308 و 324 و 344، والبزار "1602"، والبيهقي 4/292 . وقال الهيثمي في "المجمع" 3/183: وفيه عمرو بن جابر وهو ضعيف .وعن أبي هريرة عند البزار "1060" وقال الهيثمي: رواه البزار وله طرق رجال بعضها رجال الصحيح .وعن ثوبان وهو الآتي .

اور شوال کے چھ روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے

کیونکہ اللہ تعالیٰ ایک نیکی کو دس گنا کر دیتا ہے اور اگر وہ چاہے تو مزید اجر و ثواب بھی عطا کرتا ہے

2115 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ بْنِ الْمُعَارِكِ الْمِصْرِيَّانِ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ الذِّمَارِيِّ، عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: صِيَامُ رَمَضَانَ بِعَشَرَةِ اَشْهُرٍ، وَصِيَامُ السِّتَّةِ اَيَّامٍ بِشَهْرَيْنِ، فَذٰلِكَ صِيَامُ السَّنَةِ، يَعْنِي رَمَضَانَ وَسِتَّةَ اَيَّامٍ بَعْدَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- سعید بن عبداللہ بن عبدالحکم اور حسین بن نصر بن معارک مصری --- یحییٰ بن حسان --- یحییٰ بن حمزہ --- یحییٰ بن حارث ذماری --- ابو اسماء رحبی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رمضان کے روزے (اجر و ثواب کے اعتبار) سے دس مہینوں کے روزوں کے برابر ہو جائیں گے اور چھ دن کے روزے اجر و ثواب کے اعتبار سے دو مہینوں کے برابر ہو جائیں گے یہ سال بھر روزے رکھنے کی مانند ہو جائیں گے تو یہ سال بھر روزے رکھنے کی مانند ہے۔ (راوی کہتے ہیں) اس سے مراد رمضان کے روزے اور شوال کے چھ روزے ہیں''۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ، وَيَوْمِ الْخَمِيْسِ، وَتَحَرِّي صَوْمِهِمَا، اقْتِدَاءً بِفِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب **173**: پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنا مستحب ہے ان دونوں میں اہتمام کے ساتھ روزہ رکھنا تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی پیروی کی جائے

2116 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ سَوَاءٍ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- اسحاق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید --- یحییٰ بن یمان --- سفیان ---

2115: سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب في صيام الستة من شوال - حديث: 1754' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' سرد الصيام - صيام ستة أيام من شوال' حديث: 2803' مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' ومن حديث ثوبان - حديث: 21847' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 1947

عاصم --- مسیب بن رافع --- سواء خزاعی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُلِدَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَفِيهِ أُوحِيَ إِلَيْهِ، وَفِيهِ مَاتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 174: پیر کے دن روزہ رکھنا مستحب ہے' کیونکہ پیر کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی اسی دن آپ کی طرف پہلی مرتبہ وحی کی گئی اور اسی دن آپ کا وصال ہوا

2117 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَأَبُو مُوسَى قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، أَيْضًا، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، ح وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ كُلُّهُمْ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ، يَعْنِي عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَقْبَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، صَوْمُ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ؟ قَالَ: يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ، وَيَوْمٌ أَمُوتُ فِيهِ هٰذَا حَدِيثُ قَتَادَةَ،

اختلافِ روایت: وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَذْكُرْ عُمَرَ، وَقَالَ: فِيهِ وُلِدْتُ، وَفِيهِ أُوحِيَ إِلَيَّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- محمد بن بشار اور ابوموسیٰ --- محمد بن جعفر --- شعبہ (یہاں تحویلِ سند ہے) بندار --- محمد بن جعفر --- عبدالاعلیٰ --- سعید --- قتادہ (یہاں تحویلِ سند ہے) جعفر بن محمد --- وکیع --- مہدی بن میمون' --- غیلان بن جریر --- عبداللہ بن معبد زمانی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! پیر کے دن روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دن میری پیدائش ہوئی تھی۔ اسی دن میرا انتقال ہوگا۔

روایت کے یہ الفاظ قتادہ نامی راوی کے ہیں۔ وکیع نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

2117- أخرجه البيهقي 4/286 من طريق هشام عن قتادة، به .وأخرجه أحمد 5/296-297 و310-311، وابن أبي شيبة 3/78، ومسلم "1162" "197" "198" في الصيام: باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفة وعاشوراء والاثنين والخميس، وأبو داؤد "2426" في الصوم: باب في صوم الدهر تطوعا، والنسائي 4/207 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على غيلان بن جرير فيه، و"2126"، والبيهقي 4/286 و300، والبغوي "1789" و "1790" من طرق عن غيلان بن جرير، به .

دریافت کیا: اس راوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا اور اس نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اسی دن میری پیدائش ہوئی۔ اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی۔

2118 - توضیح مصنف: وَحَدِيثُ شُعْبَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهِ، فَغَضِبَ، وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ قَالَ: ذَاكَ يَوْمٌ يَعْنِي الِاثْنَيْنِ، وُلِدْتُ فِيهِ وَبُعِثْتُ فِيهِ، اَوْ قَالَ: اُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ وَفِي حَدِيثِ شُعْبَةَ: سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيَّ "

حدیث **2118**: شعبہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ غصے میں آگئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک دن ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد پیر کا دن تھا) جس دن میری پیدائش ہوئی تھی اور اسی دن مجھے مبعوث کیا گیا تھا۔ راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں۔ اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی۔

شعبہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ عبداللہ بن معبد زمانی نے اس حدیث کا سماع کیا ہے۔

بَابٌ فِي اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ اَيْضًا؛ لِاَنَّ الْاَعْمَالَ فِيهِمَا تُعْرَضُ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب **175**: پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنا اس لیے بھی مستحب ہے ان دونوں میں اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں

2119 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي يَزِيدَ وَرَّاقُ الْفِرْيَابِيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اُسَامَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ، وَيَقُولُ: اِنَّ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ تُعْرَضُ فِيهِمَا الْاَعْمَالُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --سعید بن ابو یزید وراق فریابی-- محمد بن یوسف-- ابوبکر بن عیاش-- عمر بن محمد-- شرحبیل بن سعد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے اور آپ یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے: یہ دو دن ایسے ہیں' جن میں اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں۔

2120 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ، اَخْبَرَهُ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: "تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ: يَوْمُ الِاثْنَيْنِ، وَيَوْمُ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ، إِلَّا عَبْدٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيَقُوْلُ: اتْرُكُوا، أَوْ ارْجُنُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيئَا"

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ فِيْ مُوَطَّأِ مَالِكٍ مَوْقُوْفٌ غَيْرُ مَرْفُوْعٍ، وَهُوَ فِيْ مُوَطَّأِ ابْنِ وَهْبٍ مَرْفُوْعٌ صَحِيْحٌ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--یونس بن عبدالاعلیٰ--ابن وہب--مالک بن انس--مسلم بن ابومریم--ابوصالح سمان (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

لوگوں کے اعمال ہر ہفتے میں دو دفعہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں۔ پیر کے دن اور جمعرات کے دن تو ہر مومن کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ سوائے اس بندے کے جس کی اپنے بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انہیں چھوڑ دو۔ (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) انہیں موقع دو یہاں تک کہ دونوں ایک دوسرے کی طرف لوٹ آئیں۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ روایت مؤطا امام مالک میں موقوف حدیث کے طور پر منقول ہے۔ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول نہیں ہے۔ جب کہ یہی روایت ابن وہب کی نقل کردہ مؤطا امام مالک میں ''مرفوع'' حدیث کے طور پر صحیح حدیث کے طور پر منقول ہے۔

بَابُ فَضْلِ صَوْمِ يَوْمٍ وَاحِدٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَإِعْطَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صَائِمَ يَوْمٍ وَاحِدٍ مِنَ الشَّهْرِ

مَعَ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهِ: (مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا) (الأنعام: 160)، أَنَّهُ لَا يُعْطِي بِالْحَسَنَةِ الْوَاحِدَةِ أَكْثَرَ مِنْ عَشْرِ أَمْثَالِهَا، إِذِ النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُبَيِّنُ عَنْهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ اللّٰهَ يُعْطِي بِصَوْمِ يَوْمٍ وَاحِدٍ جَزَاءَ شَهْرٍ تَامٍّ"

باب 176: ہر مہینے میں ایک دن روزہ رکھنے کی فضیلت اور ہر مہینے میں ایک دن روزہ رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ کا اجر و ثواب عطا کرنا

اس کے ہمراہ اس بات کی دلیل کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''جو شخص ایک نیکی کرتا ہے اس کا دس گنا اجر ملتا ہے'' اس سے مراد یہ

2120- وهو في "المصنف" "7914"، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/268 . وأخرجه مالك 2/908، في حسن الخلق: باب ماجاء في المهاجرة، وأحمد 2/329، والدارمي 2/20، ومسلم "2565" في البر والصلة: باب النهي عن الشحناء والتهاجر، والترمذي "747" في الصوم: باب ما جاء في صوم يوم الاثنين والخميس، وابن ماجه "1740" في الصيام: باب صيام يوم الاثنين والخميس، من طرق عن سهيل بن أبي صالح. بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 2/909، ومن طريقه مسلم "2565" "36"، وابن خزيمة "2120"، وأخرجه عبد الرزاق "7915"، ومسلم "2565" "36" من طريق مسلم بن أبي مريم، عن أبي صالح، به. وأخرجه أحمد 2/483-484 من طريق يونس بن محمد، عن الخزرج بن عثمان السعدي، عن أبي أيوب، عن أبي هريرة. وفي الباب عن أسامة بن زيد عند عبد الرزاق "7917"، وابن أبي شيبة 3/42-43، وابو داوٗد "3436"، والنسائي 4/201و 201-202، والبيهقي 4/293 .

نہیں ہے اللہ تعالیٰ ایک نیکی کا دس گنا سے زیادہ اجر دیتے ہی نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حوالے سے یہ بات واضح کی ہے اور یہ بات بتائی ہے اللہ تعالیٰ ایک دن کا روزہ رکھنے کا بدلہ پورا مہینہ (روزہ رکھنے کے برابر) دیتا ہے۔

2121 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:

متنِ حدیث: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ، فَقَالَ: صُمْ يَوْمًا مِنَ الشَّهْرِ، وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالوارث بن عبدالصمد عنبری-- اپنے والد-- شعبہ-- زیاد بن فیاض-- ابوعیاض (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ سے روزے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا: تم ہر مہینے میں ایک دن روزہ رکھو تمہیں باقی دنوں میں روزہ رکھنے کا اجر مل جائے گا۔

بَابُ الْأَمْرِ بِصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اسْتِحْبَابًا لَا إِيجَابًا

باب **177**: ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنے کا حکم جو استحباب کے طور پر ہے واجب قرار دینے کے طور پر نہیں ہے

2122 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ:

متنِ حدیث: أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ، لَا أَدَعُهُنَّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَبَدًا، أَوْصَانِي بِصَلَاةِ الضُّحَى، وَبِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ، وَبِصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر-- اسماعیل بن جعفر-- محمد ابن ابوحرملہ-- عطاء بن یسار (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے حبیب ﷺ نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی تھی اگر اللہ نے چاہا' تو میں انہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ آپ نے مجھے چاشت کی نماز ادا کرنے کی' سونے سے پہلے وتر ادا کرنے کی' ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنے کی تلقین کی تھی۔

2123 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْعَنْبَرِيَّ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

2122: السنن الصغرى - الصيام' صوم ثلاثة أيام من الشهر - حديث: 2374' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' سرد الصيام - صوم ثلاثة أيام من الشهر' حديث: 2671' مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حديث أبي ذر الغفاري - حديث: 20990' المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : مقدام - من اسمه مسعدة' حديث: 9270

متن حدیث: " اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ: صَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بشر بن ہلال صواف -- عبدالوارث ابن سعید عنبری -- ابوتیاح -- ابوعثمان نہدی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی تھی۔ مہینے میں تین دن روزے رکھنا' سونے سے پہلے وتر ادا کرنا اور چاشت کی دو رکعات ادا کرنا۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ بِصَوْمِ الثَّلَاثِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اَمْرُ نَدْبٍ لَا اَمْرُ فَرْضٍ

باب 178: اس بات کی دلیل کہ ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنے کا حکم استحباب کے طور پر ہے فرض کے طور پر نہیں ہے

2124 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فِيْ مَسْاَلَةِ الْاَعْرَابِيِّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَصَوْمُ رَمَضَانَ قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے دیہاتی شخص کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے بارے میں دریافت کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے' جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ہیں " اور رمضان کے روزے رکھنا'' تو اس شخص نے دریافت کیا: کیا اس کے علاوہ کوئی اور روزے رکھنے بھی مجھ پر لازم ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں' البتہ اگر تم نفلی روزے رکھو تو یہ بہتر ہے۔

2125 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَخْبَرَنَا اَبِيْ، وَشُعَيْبٌ قَالَا: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدَ، اَنَّ مُطَرِّفًا مِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، حَدَّثَهُ

متن حدیث: اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيَّ دَعَا لَهُ بِلَبَنٍ يَسْقِيْهِ، فَقَالَ مُطَرِّفٌ: اِنِّيْ صَائِمٌ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ، كَجُنَّةِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ

2125- أخرجه ابن ماجه "1639" في الصيام: باب ما جاء في فضل الصيام، على طريق محمد بن رمح المصري، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/22و217، والنسائي 4/167 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على محمد بن أبي يعقوب في حديث أبي أمامة في فضل الصائم، و4/219 باب ذكر الاختلاف على أبي عثمان في حديث أبي هريرة في صيام ثلاثة أيام من كل شهر، وابن خزيمة "2125"، والطبراني "8360"/9 من طريق عن الليث بن سعد، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/4، والنسائي 4/167، والطبراني "8361"/9 و"8363" من طريق عن محمد بن إسحاق، عن سعيد بن أبي هند، به .وأخرجه أحمد 4/217-218، والطبراني "8364" من طريق حماد بن سلمة، عن سعيد الجريري، عن يزيد بن عبد الله أبي العلاء، عن مطرف، به .

حدیثِ دیگر: وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: صِيَامٌ حَسَنٌ، صِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم -- اپنے والد شعیب -- لیث -- یزید بن ابوحبیب -- سعید بن ابوہند (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

مطرف بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن ابوالعاص ثقفی نے ان کے لئے دودھ منگوایا تھا تاکہ انہیں پلائیں تو مطرف نے کہا: میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے تو حضرت عثمان نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''روزہ جہنم سے بچاؤ کے لئے ڈھال ہے۔ جس طرح کوئی شخص جنگ میں ڈھال استعمال کرتا ہے''۔

میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ''روزہ رکھنے کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ ہر مہینے میں تین دن روزے رکھے جائیں''۔

بَابُ ذِكْرِ تَفَضُّلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الصَّائِمِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ بِاِعْطَائِهِ اَجْرَ صِيَامِ الدَّهْرِ بِالْحَسَنَةِ الْوَاحِدَةِ عَشْرَ اَمْثَالِهَا

باب 179: مہینے میں تین دن روزہ رکھنے والے شخص پر خصوصی فضل کا تذکرہ کہ وہ اسے ہمیشہ (یعنی پورا مہینہ) اجر و ثواب عطا کرتا ہے اس اصول کے تحت کہ ایک نیکی کا اجر دس گنا ہوتا ہے

2126 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيُّ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ، سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيَّ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ

اختلافِ روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ " صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ، فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَخْبَارُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى خَرَّجْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ قَالَ: وَفِيْ خَبَرِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: فَاِنَّ كُلَّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا؛ فَاِنَّ ذَاكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ، وَكَذَاكَ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ: (مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا) (الانعام: 160)

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حماد بن زید -- غیلان بن جریر -- عبداللہ بن معبد زمانی -- ابوقتادہ (یہاں تحویلِ سند ہے) بندار -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- غیلان بن جریر -- عبداللہ بن معبد زمانی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کی مانند ہے''۔ روایت کے یہ الفاظ شعبہ کے نقل کردہ ہیں۔

حماد بن زید کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ ''ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک کے روزے یہ سال بھر روزے رکھنے کی مانند ہوں گے''۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات بھی اسی مفہوم سے تعلق رکھتی ہیں جنہیں میں نے ''کتاب الکبیر'' میں نقل کر دیا ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) ابوسلمہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

''ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے تو یہ سال بھر روزے رکھنے کی مانند ہو جائے گا''۔

اسی طرح ابوعثمان نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے۔

''جو شخص ایک نیکی کرے گا تو اسے اس کا دس گنا اجر ملے گا''

بَابُ اسْتِحْبَابِ صِيَامِ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الثَّلَاثَةِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اَيَّامِ الْبِيضِ مِنْهَا

باب 180: ہر مہینے میں ان تین دنوں میں روزہ رکھنے کا مستحب ہونا جنہیں ایام بیض کہا جاتا ہے

2127 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ عُمَرُ: مَنْ حَاضِرُنَا يَوْمَ الْقَاحَةِ؟ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: اَنَا شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِاَرْنَبٍ - وَقَالَ مَرَّةً: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ بِاَرْنَبٍ -، فَقَالَ الَّذِيْ جَاءَ بِهَا: اِنِّيْ رَاَيْتُهَا كَاَنَّهَا تَدْمَى، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ مِنْهَا، فَقَالَ لَهُمْ: كُلُوْا، فَقَالَ رَجُلٌ: اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ: وَمَا صَوْمُكَ؟ فَاَخْبَرَهُ قَالَ: فَاَيْنَ اَنْتَ عَنِ الْبِيضِ الْغُرِّ؟ قَالَ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: صِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ

اسنادِ دیگر: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ بِمِثْلِهِ.

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: "قَدْ خَرَّجْتُ هٰذَا الْبَابَ بِتَمَامِهِ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيرِ، وَبَيَّنْتُ اَنَّ مُوْسَى بْنَ طَلْحَةَ قَدْ سَمِعَ مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ قِصَّةَ الصَّوْمِ دُوْنَ قِصَّةِ الْاَرْنَبِ، وَرَوَى عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ الْقِصَّتَيْنِ جَمِيعًا

2127: السنن الصغری - کتاب الصید والذبائح' الأرنب - حدیث: 4261' السنن الکبری للنسائی - کتاب الصید' الأرنب - حدیث: 4687' مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الصیام' باب صیام ثلاثة أیام - حدیث: 7617' مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حدیث أبی ذر الغفاری - حدیث: 20810' مسند الحمیدی - أحادیث أبی ذر الغفاری رضی الله عنه' حدیث: 135

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن عبدالاعلیٰ--سفیان--محمد بن عبدالرحمٰن مولی آل طلحہ--موسیٰ بن طلحہ--ابن حوتکیہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

ابن حوتکیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قاحہ کے دن کون ہمارے ساتھ موجود تھا؟ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت موجود تھا جب آپ کی خدمت میں خرگوش پیش کیا گیا۔ (راوی نے ایک مرتبہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ایک دیہاتی ایک خرگوش لے کر آیا' تو جو شخص اسے لے کر آیا تھا اس نے عرض کی کہ میں نے اسے دیکھا ہے کہ اس کا خون نکلتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھانا ترک کر دیا۔آپ نے لوگوں سے فرمایا تم لوگ بھی کھاؤ' تو ایک صاحب نے عرض کی میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ تمہارا کون سا روزہ ہے؟ اس نے آپ کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم روشن اور چمک دار روزوں سے کیوں غافل ہو؟ اس نے دریافت کیا: وہ کون سے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مہینے کے تین روزے' تیرہ تاریخ کا چودہ تاریخ کا اور پندرہ تاریخ کا روزہ۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں نے یہ باب مکمل طور پر کتاب الکبیر میں نقل کر دیا ہے۔میں نے یہ بات بیان کر دی ہے: موسیٰ بن طلحہ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روزہ رکھنے کا واقعہ سماع کیا ہے۔انہوں نے خرگوش والا واقعہ نہیں سنا ہے۔جب کہ ابن حوتکیہ نے یہ دونوں واقعات روایت کیے ہیں۔

2128 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَامٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --بندار--عبدالرحمٰن--شعبہ--سلیمان اعمش--یحییٰ بن سام--موسیٰ بن طلحہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب تم نے ہر مہینے روزے رکھنے ہو۔پھر تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھا کرو۔

بَابُ اِبَاحَةِ صَوْمِ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الثَّلَاثَةِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اَوَّلَ الشَّهْرِ مُبَادَرَةً بِصَوْمِهِمَا خَوْفَ اَنْ لَّا يُدْرِكَ الْمَرْءُ صَوْمَهَا اَيَّامَ الْبِيضِ

باب 181: ہر مہینے میں ان تین دنوں کے روزے اس مہینے کے آغاز میں رکھنے کا مباح ہونا اس اندیشہ کے تحت یہ روزے جلدی رکھ لیے جائے کہ آدمی اس مہینے کے ایام بیض کے روزے نہیں پا سکے گا

2129 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّحْوِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: أَنَّهُ: كَانَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ، وَيَكُونُ مِنْ صَوْمِهِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: " هٰذَا الْخَبَرُ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ كَخَبَرِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ: صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ، وَأَوْصَى بِذٰلِكَ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَبِصَوْمِ أَيْضًا أَيَّامَ الْبِيضِ، فَيُجْمَعُ صَوْمَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ، مَعَ صَوْمِ أَيَّامِ الْبِيضِ، وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ مَعْنَى فِعْلِهِ وَمَا أَوْصَى بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ صَوْمِ الثَّلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ مُبَادَرَةً بِهٰذَا الْفِعْلِ بَدَلَ صَوْمِ الثَّلَاثَةِ أَيَّامِ الْبِيضِ، إِمَّا لِعِلَّةٍ مِنْ مَرَضٍ، أَوْ سَفَرٍ، أَوْ خَوْفِ نُزُولِ الْمَنِيَّةِ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- ابوداؤد -- شیبان بن عبدالرحمٰن نحوی -- عاصم -- زر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ہر مہینے کے آغاز میں تین دن روزہ رکھا کرتے تھے اور آپ کے روزہ رکھنے میں جمعے کے دن کا روزہ بھی شامل ہوتا تھا۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہ روایت اس بات کا احتمال رکھتی ہے کہ یہ ابوعثمان کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ اس روایت کی مانند ہو جس کے الفاظ یہ ہیں۔

''میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی تھی کہ ہر مہینے کے آغاز میں تین دن روزے رکھنا''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس بات کی تلقین کی تھی اور آپ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ایام بیض کے روزے رکھنے کی بھی تلقین کی تھی یوں کہ ہر مہینے کے آغاز کے تین روزے ایام بیض کے تین روزوں کے ساتھ ملا دیا جائے اور اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کا مفہوم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ہر مہینے کے آغاز میں تین دن روزہ رکھنے کی جو تلقین کی تھی وہ مفہوم یہ ہو کہ آدمی ایام بیض کے تین روزوں کی جگہ ان روزوں کو جلدی رکھ لے تاکہ بعد میں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بیمار ہو جائے۔ یا سفر پر جانا پڑ جائے۔ یا اس کی زندگی ختم ہو جائے اور (ایام بیض کے روزے نہ رکھ پائے۔)

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ صَوْمَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَقُومُ مَقَامَ صِيَامِ الدَّهْرِ كَانَ صَوْمُ الثَّلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ، أَوْ مِنْ وَسَطِهِ، أَوْ مِنْ آخِرِهِ

باب **182**: اس بات کی دلیل کہ ہر مہینے کے تین روزے پورے مہینوں کے روزوں کے قائم مقام ہوتے ہیں

2129- وهو في "مسند الطيالسي " "360" ومن طريقه أخرجه أبو داؤد "2450" في الصوم: باب في صوم الثلاثة من كل شهر، وابن خزيمة "2129"، والبيهقي 4/294 .وأخرجه أحمد 1/406، والترمذي "742" في الصوم: باب ما جاء في صوم يوم الجمعة، والبغوي "1803" من طرق عن شيبان، به .وقال الترمذي: حديث حسن غريب .

خواہ وہ مہینے کے ابتدائی دن کے روزے ہوں یا درمیان کے ہوں یا آخر کے ہوں

2129 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ : "فِیْ خَبَرِ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: فَاِنَّ كُلَّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ابوسلمہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ''ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے''۔

2130 - فَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيْدَ - وَهُوَ الرِّشْكُ -، عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: سَاَلْتُ عَائِشَةَ: اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ اَوْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَتْ: مِنْ اَيِّهِ؟ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ مِنْ اَيِّهِ صَامَ

محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی -- خالد ابن حارث -- شعبہ -- یزید الرشک (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

معاذہ بیان کرتی ہیں میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھتے تھے؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جی ہاں تو معاذہ نے دریافت کیا: کن دنوں میں تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ وہ کون سے دن میں روزے رکھ رہے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ اِيجَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ لِلصَّائِمِ يَوْمًا وَّاحِدًا اِذَا جَمَعَ مَعَ صَوْمِهِ صَدَقَةً، وَشُهُوْدَ جَنَازَةٍ، وَعِيَادَةَ مَرِيْضٍ

باب 183: اس بات کا تذکرہ جو آدمی ایک دن روزہ رکھے اور اپنے روزے کے ساتھ صدقے کو ملا دے جنازے میں بھی شریک ہو اور بیمار کی عیادت بھی کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کر دیتا ہے

2131 - سند حدیث: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ الْبَحْرَانِيُّ، اَمْلٰى بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2130– أخرجه الطيالسي "1572"، والترمذي "763" في الصوم: باب ما جاء في صوم ثلاثة أيام من كل شهر، وابن خزيمة "2130"، وأبو القاسم البغوي في "مسند علي بن الجعد" "1565"، والبغوي "1802" من طريق شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "1160" في الصيام: باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر، وابو داؤد "2453" في الصوم: باب من قال لا يبالي من أي الشهر، والبيهقي 4/295 من طريق عبد الوارث عن يزيد الرشك، به. وانظر الحديث رقم "3657".

2131: صحيح مسلم - كتاب الزكاة' باب من جمع الصدقة - حديث: 1769' السنن الكبرى للنسائي - كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - فضل أبي بكر الصديق رضي الله عنه' حديث: 7843' الأدب المفرد للبخاري - باب عيادة المرضى' حديث: 533

متن حدیث: مَنْ اَصْبَحَ مِنكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟

فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا، فَقَالَ: مَنْ اَطْعَمَ مِنكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا؟

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا، فَقَالَ: مَنْ تَبِعَ مِنكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟

فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا، قَالَ: مَنْ عَادَ مِنكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا؟

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَا اجْتَمَعَتْ هٰذِهِ الْخِصَالُ قَطُّ فِيْ رَجُلٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: "هٰذَا الْخَبَرُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ بَيَّنْتُ فِيْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ، فَلَوْ كَانَ فِيْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ"، دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ جَمِيْعَ الْاِيْمَانِ، قَوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، لَكَانَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ جَمِيْعَ الْاِيْمَانِ صَوْمُ يَوْمٍ، وَاِطْعَامُ مِسْكِيْنٍ، وَشُهُوْدُ جَنَازَةٍ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، لٰكِنْ هٰذِهٖ فَضَائِلُ لِهٰذِهِ الْاَعْمَالِ، لَا كَمَا يَدَّعِيْ مَنْ لَّا يَفْهَمُ الْعِلْمَ، وَلَا يُحْسِنُهٗ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عباس بن یزید بحرانی -- اہلی بغداد -- مروان بن معاویہ -- یزید بن کیسان -- ابوحازم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کس شخص نے آج روزہ رکھا ہوا ہے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں نے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کس شخص نے (آج) مسکین کو کھانا کھلایا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے کس شخص نے (آج) جنازے میں شرکت کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے کون سا شخص بیمار کی عیادت کر کے آیا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ خصوصیات جس شخص میں جمع ہو جائیں گی وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ روایت اس نوعیت سے تعلق رکھتی ہے' جس کے بارے میں' میں کتاب ایمان میں یہ بیان کر چکا ہوں کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ''جو شخص لا الٰہ الا اللہ پڑھ لے وہ شخص جنت میں داخل ہوگا''

اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ تمام تر ایمان ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھنا ہے' اور اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ ایک دن کا روزہ رکھنا مسکین کو کھانا کھلا دینا جنازے میں شریک ہو جانا اور بیماری کی عیادت کرنا ہی سارا ایمان ہو۔ یہ ان اعمال کے فضائل ہیں۔ ایسا نہیں ہے جیسا کہ اس شخص کا دعویٰ ہے، جو علم کا فہم بھی نہیں رکھتا اور عمل سے آگاہ نہیں ہے۔

بَابٌ فِي صِفَةِ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَا مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

باب 184: نبی اکرم ﷺ کے روزہ رکھنے کی فضیلت جو پہلے نقل کردہ روایات کے علاوہ ہے اور ایسی خبر کے ذریعے مذکور ہے جو مجمل ہے جس کی وضاحت نہیں کی گئی

2132 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ:

متنِ حدیث: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى؟ قَالَتْ: لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ، وَسَأَلْتُهَا: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا تَامًّا؟ قَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ، مَا صَامَ شَهْرًا تَامًّا غَيْرَ رَمَضَانَ، حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ، وَمَا مَضَى شَهْرٌ حَتَّى يُصِيبَ مِنْهُ، وَمَا أَفْطَرَهُ حَتَّى يُصِيبَ مِنْهُ " وَسَأَلْتُهَا: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مَعَ السَّحَرِ؟ قَالَتْ: لَا، وَلَا الْمُصَلِّينَ

توضیحِ مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: تَعْنِي الَّذِينَ يُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ الْكَثِيرَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- سالم بن نوح -- جریری (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ چاشت کی نماز ادا کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کی: جی نہیں البتہ جب سفر سے تشریف لاتے تھے تو ادا کر لیتے تھے۔ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کیا نبی اکرم ﷺ کسی مہینے میں مکمل روزے رکھا کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ اللہ کی قسم نبی اکرم ﷺ نے دنیا سے رخصت ہو جانے تک رمضان کے علاوہ اور کسی بھی مہینے میں مکمل روزے نہیں رکھے۔ آپ ہر مہینے میں سے کچھ روزے رکھ لیا کرتے تھے اور ہر مہینے میں سے کچھ روزے چھوڑ دیا کرتے تھے۔ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ سحری کے وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں اور نہ ہی نمازی لوگ (ایسا کرتے ہیں)

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد وہ لوگ ہیں جو رات بھر بکثرت نوافل ادا کرتے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ عَائِشَةَ إِنَّمَا أَرَادَتْ بِقَوْلِهَا: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَصُمْ شَهْرًا تَامًّا غَيْرَ رَمَضَانَ، شَهْرَ شَعْبَانَ الَّذِي كَانَ يَصِلُ صَوْمَهُ بِصَوْمِ رَمَضَانَ "

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَمْلَيْتُ خَبَرَ أَبِي سَلَمَةَ، وَعَائِشَةَ فِي مُوَاصَلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمَ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

باب 185: اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے نقل کردہ مجمل الفاظ کی وضاحت کرتی ہے

اور اس بات کی دلیل کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس فرمان "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے علاوہ اور کسی بھی مہینے میں مکمل مہینہ روزہ نہیں رکھتے تھے"۔

اس سے ان کی مراد شعبان کا مہینہ ہے جس کے روزے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے روزے کے ساتھ ملاتے تھے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) میں نے ابوسلمہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے وہ روایت نقل کر دی ہے جس میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے روزے رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے۔

2133 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

متنِ حدیث: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ، عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ، وَكَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ أَوْ عَامَّةَ شَعْبَانَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- ربیع بن سلیمان مرادی اور بحر بن نصر --- ابن وہب --- اسامہ بن زید لیثی --- محمد بن ابراہیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مسلسل نفلی) روزے رکھا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے اب آپ کوئی روزہ نہیں چھوڑیں گے اور پھر آپ نفلی روزے رکھنا ترک کر دیتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم کہتے تھے اب آپ کوئی نفلی روزہ نہیں رکھیں گے تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں روزہ رکھا کرتے تھے (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) شعبان میں زیادہ تر نفلی روزے رکھا کرتے تھے۔

2133: صحيح البخاری - كتاب الصوم' باب صوم شعبان - حديث: 1880'صحيح مسلم - كتاب الصيام' باب صيام النبی صلی الله عليه وسلم فی غير رمضان - حديث: 2028'صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب صوم التطوع - ذكر خبر ثان يصرح بالإيماء الذی أشرنا إليه' حديث: 3708'موطأ مالك - كتاب الصيام' باب جامع الصيام - حديث: 683'سنن الدارمی - كتاب الصلاة' باب فی وصال شعبان برمضان - حديث: 1740'سنن أبی داود - كتاب الصوم' باب فی صوم المحرم - حديث: 2088'سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب ما جاء فی صيام النبی صلی الله عليه وسلم - حديث: 1707'السنن الصغری - الصيام' الاختلاف علی محمد بن إبراهيم فيه - حديث: 2160'مصنف عبد الرزاق الصنعانی - كتاب الصيام' باب صيام أشهر الحرم - حديث: 7604'مصنف ابن أبی شيبة - كتاب الصيام' فی صيام النبی صلی الله عليه وسلم كيف هو ؟ - حديث: 9591'السنن الكبری للنسائی - كتاب الصيام' الحث علی السحور - ذكر الاختلاف علی محمد بن إبراهيم فی هذا الحديث' حديث: 2456'شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب الصيام' باب الصوم بعد النصف من شعبان إلی رمضان ، حديث: 2142'مسند أحمد بن حنبل - ' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 1943'مسند عبد بن حميد - من مسند الصديقة عائشة أم المؤمنين رضی الله عنها ' حديث: 1520

بَابُ ذِكْرِ صَوْمِ اَيَّامٍ مُتَتَابِعَةٍ مِنَ الشَّهْرِ، وَاِفْطَارِ اَيَّامٍ مُتَتَابِعَةٍ بَعْدَهَا مِنَ الشَّهْرِ

باب 186: کسی مہینے میں مسلسل (باقاعدگی سے روزے رکھتے) کسی مہینے میں (باقاعدگی سے نفلی روزے نہ رکھنا)

2134 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَا: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ:

متنِ حدیث: سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: كَانَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَرٰى اَنَّهُ لَا يُرِيْدُ يُفْطِرُ مِنْهُ شَيْئًا، وَيُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَرٰى اَنَّهُ لَا يُرِيْدُ يَصُوْمُ مِنْهُ شَيْئًا، وَكُنْتَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهُ، وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهُ

اختلافِ روایت: هٰذَا حَدِيْثُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، وَفِيْ حَدِيْثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ: سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَوْمِهِ تَطَوُّعًا "

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن حجر -- اسماعیل ابن جعفر (یہاں تحویلِ سند ہے) ابوموسیٰ -- خالد ابن حارث (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حمید نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے میں (مسلسل) نفلی روزے رکھا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ اب آپ اس میں کوئی روزہ نہیں چھوڑیں گے اور بعض اوقات آپ کسی مہینے میں روزے رکھنا ترک کر دیتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم یہ سمجھتے تھے اب آپ اس میں سے کوئی روزہ نہیں چھوڑیں گے۔ اگر تم رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرتے ہوئے دیکھنا چاہتے' تو وہ بھی دیکھ سکتے تھے اور اگر تم انہیں سوئے ہوئے دیکھنا چاہتے' تو وہ بھی دیکھ سکتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ اسماعیل بن جعفر کے نقل کردہ ہیں۔ خالد بن حارث کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز اور نفلی روزوں کے بارے میں دریافت کیا گیا''

2135 - اَخْبَرَنِيْ ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، اَخْبَرَهُمْ قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ

2134- وهو في "مسند أبي يعلى" (3852). وأخرجه النسائي 3/213-214 في قيام الليل: باب ذكر صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل، عن إسحاق بن إبراهيم، والبغوي (932) من طريق عبد الرحيم بن منيب، كلاهما عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/104 و236 و264، والبخاري (1141) في التهجد: باب قيام النبي صلى الله عليه وسلم بالليل ونومه، و (1972) و (1973) في الصيام: باب ما يذكر من صوم النبي صلى الله عليه وسلم وإفطاره، والبيهقي 3/17 من طرق عن حميد، به وبأطول مما هنا. وصححه ابن خزيمة (2134).

2135- وأخرجه الحاكم 1/438 من طريق مسدد، عن إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد. وصححه ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 5/36 و39 و40، وابن أبي شيبة 3/76، والترمذي "794" في الصوم: باب ما جاء في ليلة القدر، من طرق عن عيينة بن عبد الرحمن، به. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح.

عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى اَعْرِفَ عَنْهُ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى اَقُوْلَ مَا هُوَ بِصَائِمٍ، وَكَانَ اَكْثَرُ صِيَامِهِ فِيْ شَعْبَانَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابن عبدالحکم -- ابن وہب -- ابن ابوزناد -- ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے' تو مجھے آپ کے بارے میں پتہ چل جاتا تھا اور آپ روزہ چھوڑ دیتے تھے' تو میں اندازہ لگا لیتی تھی کہ روزہ نہیں رکھا ہوا۔ تاہم آپ سب سے زیادہ روزے شعبان میں رکھا کرتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْغُرَفِ لِمُدَاوِمِ صِيَامِ التَّطَوُّعِ اِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

فَاِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ اَبِيْ شَيْبَةَ الْكُوْفِيِّ، وَلَيْسَ هُوَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ الْمُلَقَّبِ بِعَبَّادٍ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، وَالزُّهْرِيِّ، وَغَيْرِهِمَا، هُوَ صَالِحُ الْحَدِيْثِ مَدَنِيٌّ، سَكَنَ وَاسِطَ، ثُمَّ انْتَقَلَ اِلَى الْبَصْرَةِ، وَلَسْتُ اَعْرِفُ ابْنَ مُعَانِقٍ، وَلَا اَبَا مُعَانِقٍ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ

باب 187: باقاعدگی سے نفلی روزے رکھنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت میں جو بالاخانے تیار کیے ہیں ان کا تذکرہ

بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو کیونکہ میرے ذہن میں عبدالرحمٰن بن اسحاق ابوشیبہ کوفی کے بارے میں کچھ الجھن ہے۔ یہ عبدالرحمٰن بن اسحاق نہیں ہے' جس کا لقب عباد تھا جس نے سعید مقبری' زہری اور ان کے علاوہ دیگر راویوں کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں یہ شخص صالح الحدیث تھا۔ مدینہ منورہ کا رہنے والا تھا۔ اس نے واسط میں رہائش اختیار کی تھی پھر یہ بصرہ منتقل ہو گیا تھا' البتہ میں ابن معانق' یا ابومعانق سے واقف نہیں ہوں جس کے حوالے سے یحییٰ بن ابوکثیر نے روایات نقل کی ہیں۔

2136 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَمَّا خَبَرُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ اَبِيْ شَيْبَةَ؛ فَاِنَّ ابْنَ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَغُرَفًا، يُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا، وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا، فَقَامَ اَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لِمَنْ هِيَ؟ قَالَ: هِيَ لِمَنْ قَالَ طَيِّبَ الْكَلَامِ، وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَاَدَامَ الصِّيَامَ، وَقَامَ لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ

2136: سنن الترمذي الجامع الصحيح أبواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في قول المعروف' حديث: 1955' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' ما قالوا في إفشاء السلام - حديث: 25214' مسند أحمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث: 1306' البحر الزخار مسند البزار - وما روى النعمان بن سعد' حديث: 634' مسند أبي يعلى الموصلي - مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث: 408

نیام

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا باہر اندر سے نظر آتا ہے اور اندر باہر سے نظر آتا ہے۔ ایک دیہاتی کھڑا ہوا اس نے عرض کی یہ کس شخص کو ملیں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اس شخص کے لئے ہیں' جو پاکیزہ گفتگو کرے۔ کھانا کھلائے اور مسلسل (نفلی) روزے رکھے اور رات کے وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑا ہو' جب لوگ سو رہے ہوں''۔

2137 - وَاَمَّا خَبَرُ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ: قَالَ الْحَسَنُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ، عَنِ ابْنِ مُعَانِقٍ، اَوْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَغُرْفَةً، قَدْ يُرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا، وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا، اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَاَلَانَ الْكَلَامَ، وَتَابَعَ الصِّيَامَ، وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ

❁❁ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں کچھ ایسے بالا خانے ہیں جن کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے۔ اللہ نے یہ ان لوگوں کے لئے تیار کیے ہیں' جو کھانا کھلاتا ہے' نرم گفتگو کرتا ہے' مسلسل روزے رکھتا ہے' اور رات کے وقت جب لوگ سو رہے ہوں' تو نماز ادا کرتا ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ الْمَلَائِكَةِ عَلَى الصَّائِمِ عِنْدَ اَكْلِ الْمُفْطِرِيْنَ عِنْدَهُ

باب 188: فرشتوں کا اس روزہ دار کے لئے دعائے رحمت کرنا جس کے پاس بے روزہ دار لوگ کچھ کھا رہے ہو

2138 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ زَيْدٍ،

2138: صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب فضل الصوم - ذكر استغفار الملائكة للصائم إذا أكل عنده حتى يفرغوا' حديث: 3489' سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب في الصائم إذا أكل عنده - حديث: 1739' سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب في الصائم إذا أكل عنده - حديث: 1744' سنن الترمذي الجامع الصحيح ' أبواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في فضل الصائم إذا أكل عنده' حديث: 749' مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصيام' باب الأكل عند الصائم - حديث: 7659' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الصيام' ما ذكر في الصائم إذا أكل عنده - حديث: 9461' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' سرد الصيام - الصائم إذا أكل عنده' حديث: 3168' مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' مسند النساء - حديث أم عمارة' حديث: 26480' مسند الطيالسي - أحاديث النساء ' وأم عمارة عن النبي صلى الله عليه وسلم - حديث: 1760' مسند ابن الجعد - شعبة' حديث: 728' سند إسحاق بن راهويه - ما يروى عن أم عمارة ' حديث: 1973' مسند عبد بن حميد - من حديث أم عمارة' حديث: 1572' مسند أبي يعلى الموصلي - حديث أم عمارة بنت كعب ' حديث: 6988' المعجم الكبير للطبراني - باب الفاء ' باب اللام - لبيسة بنت كعب ويقال بنت حرب أم عمارة الأنصارية من بني' حديث: 20961

عَنْ مَوْلَاةٍ يُقَالُ لَهَا: لَيْلَى، عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ، يَعْنِي جَدَّةَ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ صَائِمَةٌ، فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ طَعَامًا، فَقَالَ: تَعَالَي فَكُلِي، فَقَالَتْ: اِنِّي صَائِمَةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصَّائِمُ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار--محمد بن جعفر--شعبہ--حبیب بن زید--لیلیٰ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیدہ ام عمارہ بنت کعب بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے اس خاتون نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ اس خاتون نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بھی آؤ انہوں نے عرض کی میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب روزہ دار شخص کے پاس کھانا کھایا جاتا ہے تو فرشتے اس روزہ دار کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔

2139 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبٍ، اَوْ حُبَيْبٍ الْاَنْصَارِيِّ، شَكَّ عَلِيٌّ قَالَ: سَمِعْتُ مَوْلَاةً لَنَا يُقَالُ لَهَا: لَيْلَى، عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ بِمِثْلِهِ سَوَاءً،

اختلافِ روایت: وَزَادَ: حَتّٰى يَفْرُغُوا، اَوْ يَقْضُوا اَكْلَهُ، شُعْبَةُ شَكَّ قَالَ عَلِيٌّ: قَالَ وَكِيعٌ: حَبِيبٌ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن خشرم--عیسیٰ ابن یونس--شعبہ--حبیب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیدہ ام عمارہ بنت کعب کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں "یہاں تک کہ وہ لوگ کھانا کھا کر فارغ ہو جائیں یا اپنے کھانے کو مکمل کر لیں"

روایت کے الفاظ میں شک شعبہ نامی راوی کو ہے۔ علی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ وکیع نامی راوی یہ کہتے ہیں: ایک راوی کا نام حبیب ہے۔

2140 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ لَيْلَى، عَنْ مَوْلَاتِهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: الصَّائِمُ اِذَا اَكَلَ عِنْدَهُ الْمَفَاطِيرُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى يُمْسِيَ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر--شریک--حبیب بن زید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حبیب بن زید نے اپنی خاندان کی کنیز لیلیٰ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

"جب روزہ دار شخص کے پاس روزہ نہ رکھنے والے لوگ کھانا کھا رہے ہوں تو فرشتے روزہ دار شخص کے لئے شام تک دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں"۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ صَوْمِ التَّطَوُّعِ اِنْ لَّمْ يُجْمِعِ الْمَرْءُ عَلَى الصَّوْمِ مِنَ اللَّيْلِ

" وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ بِقَوْلِهٖ: لَا صِيَامَ لِمَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ، وَصَوْمُ الْوَاجِبِ دُوْنَ صَوْمِ التَّطَوُّعِ "

باب 189: نفلی روزے کے بارے میں اس بات کی اجازت کہ اگر آدمی نے رات سے ہی روزہ رکھنے کی نیت نہ کی ہو (تو بعد میں بھی کرسکتا ہے)

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان ''اس شخص کا روزہ نہیں ہوتا جو رات کے وقت ہی روزے کی نیت نہیں کرتا'' اس سے مراد واجب روزہ ہے نفلی روزہ مراد نہیں ہے۔

2141 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَاَبُو قِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ طَعَامَنَا، فَجَاءَ يَوْمًا فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ ذٰلِكَ الطَّعَامِ؟، فَقُلْتُ: لَا، فَقَالَ: اِنِّيْ صَائِمٌ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- حسن بن محمد اور ابوقلابہ عبدالملک بن محمد رقاشی -- روح -- شعبہ -- طلحہ بن یحییٰ -- عائشہ بنت طلحہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ کو ہمارے ہاں کا کھانا پسند تھا ایک دن آپ ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔

2142 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ ذَكَرْنَا اَخْبَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صِيَامِ عَاشُوْرَاءَ وَاَمْرِهٖ بِالصَّوْمِ مَنْ لَّمْ يَجْمَعْ صِيَامَهُ مِنَ اللَّيْلِ فِيْ اَبْوَابِ صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں روایات ہم نے ذکر کردی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا۔ اس شخص کو جس نے رات کے وقت روزہ رکھنے کی نیت نہیں کی تھی اور یہ بات ہم نے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے سے متعلق ابواب میں ذکر کی ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْفِطْرِ فِيْ صَوْمِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ مُضِيِّ بَعْضِ النَّهَارِ وَالْمَرْءُ نَاوٍ لِلصَّوْمِ فِيمَا مَضَى مِنَ النَّهَارِ

باب 190: دن کا بعض حصہ گزر جانے کے بعد نفلی روزہ توڑ دینے کا مباح ہونا جبکہ دن کے گزرے ہوئے

2141: شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب الصيام، باب الرجل ينوى الصيام بعدما يطلع الفجر - حديث: 2040، سنن الدارقطنی - كتاب الصيام، باب - حديث: 1956

جسے میں آدمی نے روزہ رکھنے کی نیت کی ہوئی ہو

2143 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، ح وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟، قُلْنَا: لَا قَالَ: فَإِنِّي إِذًا صَائِمٌ قَالَتْ: ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ، فَخَبَّأْنَا لَكَ، فَقَالَ: أَدْنِيهِ، فَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ. هٰذَا حَدِيثُ وَكِيعٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یحییٰ بن حکیم -- محمد بن سعید -- طلحہ بن یحییٰ -- عائشہ بنت طلحہ -- کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(یہاں تحویلِ سند ہے) جعفر بن محمد -- وکیع -- طلحہ بن یحییٰ -- عائشہ بنت طلحہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے۔ ہم نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اسی دن ایک مرتبہ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! حیس تحفہ کے طور پر دیا گیا ہے وہ ہم نے آپ کے لئے سنبھال کر رکھا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اسے لے آؤ میں نے تو روزہ رکھا ہوا تھا لیکن پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھالیا۔

روایت کے یہ الفاظ وکیع نامی راوی کے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمُفْطِرَ فِي صَوْمِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ دُخُولِهِ فِيهِ مُجْمِعًا عَلَى صَوْمِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ خِلَافَ مَذْهَبِ مَنْ رَأَى إِيجَابَ إِعَادَةِ صَوْمِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ عَلَيْهِ

2143- باب في الرخصة في ذلك، من طريق عثمان بن ابي شيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه احمد 6/207، ومسلم "1154" "170" في الصيام: باب جواز صوم النافلة بنية من النهار قبل الزوال، والترمذي "733" في الصوم: باب صيام المتطوع بغير تبييت، والنسائي 4/195 في الصيام: باب النية في الصيام والاختلاف على طلحة بن يحيى في خبر عائشة فيه، وابن خزيمة "2143" من طريق وكيع به .وأخرجه الشافعي "706"/1، وعبد الرزاق "7793"، واحمد 6/49و207، ومسلم "1154" "169"، وابو داؤد "2455"، والترمذي "734"، والنسائي 4/194 و195، والطحاوي 2/109، وابو يعلى "4563"، وابن خزيمة "2143"، والبيهقي 4/203، والبغوي "1745" من طريق طلحة بن يحيى، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق "7792"، والنسائي 4/195-196 من طريق إسرائيل عن سماك "وزاد النسائي: عن رجل" عن عائشة بنت طلحة، بِهِ .وأخرجه النسائي 4/193 و194و195، وابو يعلى "4743" من طريق مجاهد عن عائشة .وأخرجه النسائي 4/195 من طريق ام كلثوم، عن عائشة .وأخرجه البيهقي 4/203 من طريق عكرمة، عن عائشة .

باب 181: اس بات کی دلیل تذکرہ کہ آدمی کے روزے میں داخل ہونے کے بعد اور اس دن روزہ رکھنے کی نیت کر لینے کے بعد نفلی روزے کو توڑ دینا (جائز ہے) اور یہ اس شخص کے مذہب کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس دن کے روزے کی قضا اس شخص پر لازم ہے

2144 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَوْنٍ، ح وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ الْعُمَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو عُمَيْسٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيهِ:

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ سَلْمَانَ، وَاَبِي الدَّرْدَاءِ، فَجَاءَ سَلْمَانُ يَزُورُ اَبَا الدَّرْدَاءِ، فَوَجَدَ اُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً، فَقَالَ لَهَا: مَا شَاْنُكِ؟ فَقَالَتْ: اِنَّ اَخَاكَ لَيْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا، زَادَ يُوسُفُ: يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ قَالَا: فَلَمَّا جَاءَ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَرَحَّبَ بِهِ، وَقَرَّبَ اِلَيْهِ طَعَامًا، فَقَالَ لَهُ: كُلْ، فَقَالَ: اَوَلَسْتُ اَطْعَمُ؟ فَقَالَ: مَا اَنَا بِآكِلٍ حَتّٰى تَاْكُلَ، فَاَكَلَ مَعَهُ وَبَاتَ عِنْدَهُ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ ذَهَبَ اَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ، فَحَبَسَهُ سَلْمَانُ، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْفَجْرِ قَالَ: قُمِ الْآنَ، فَقَامَا فَصَلَّيَا، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: اِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِاَهْلِكَ وَلِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَاَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَاَتَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: صَدَقَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- جعفر بن عون (یہاں تحویلِ سند ہے) یوسف بن موسیٰ --جعفر بن عون عمری-- ابو عمیس کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عون بن ابو جحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا۔ ایک مرتبہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ' حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو ملنے کے لئے آئے' تو انہوں نے سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا کو بری حالت میں پایا۔ انہوں نے ان سے دریافت کیا: آپ کو کیا ہوا ہے' تو اس نے جواب دیا: آپ کے بھائی کو دنیا کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

یہاں یوسف نامی راوی نے اضافی الفاظ نقل کیے ہیں: وہ دن بھر روزہ رکھتے ہیں رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہیں۔ پھر دونوں راویوں نے الفاظ نقل کیے ہیں کہ جب حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ آئے' تو انہوں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو خوش آمدید کہا۔ ان کے سامنے کھانا رکھا' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا آپ بھی کھائیے' انہوں نے جواب دیا: میں نہیں کھاؤں گا' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بھی اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ نہیں کھائیں گے' تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ کھانا کھا لیا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ رات کے وقت ان کے ہاں ٹھہر گئے جب رات کا آخری حصہ آیا' تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ اٹھ کر نوافل ادا کرنے لگے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے انہیں روک دیا۔ جب صبح صادق کے قریب کا وقت ہوا' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اب آپ اٹھ

2144: سنن الترمذي' الجامع الصحيح ' ابواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب' حديث: 2395' سنن الدارقطني - كتاب الصيام' باب - حديث: 1959' مسند ابي يعلى الموصلي - من مسند ابي جحيفة' حديث: 862

جائیے ان دونوں حضرات نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا آپ کے پروردگار کا آپ پر حق ہے۔ آپ کی جان کا بھی آپ پر حق ہے۔ آپ کی بیوی کا بھی' آپ کے مہمان کا بھی حق ہے۔ آپ ہر حق دار کو اس کا حق دیں۔
پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ سلمان فارسی نے ٹھیک کہا ہے۔

بَابُ تَمْثِيلِ الصَّوْمِ فِي الشِّتَاءِ بِالْغَنِيمَةِ الْبَارِدَةِ،

وَالدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الشَّيْءَ قَدْ يُشَبَّهُ بِمَا يُشْبِهُهُ فِي بَعْضِ الْمَعَانِي لَا فِي كُلِّهَا

باب **192**: سردی کے موسم میں رکھے گئے روزے کو ٹھنڈی غنیمت کے ساتھ تشبیہ دینا

اور اس بات کی دلیل کہ ایک چیز کو دوسری کسی ایسی چیز کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے' جو بعض حوالوں سے اس کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے' مکمل طور پر اس کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتی۔

2145 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ نُمَيْرِ بْنِ عَرِيبٍ الْعَبْسِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
متنِ حدیث: اَلْغَنِيمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- یحییٰ -- سفیان -- ابواسحاق -- نمیر بن عریب عبسی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''سردی میں روزہ رکھنا' ٹھنڈی غنیمت ہے''۔

2145: سنن الترمذی الجامع الصحيح ' ابواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في الصوم في الشتاء ' حديث: 761 'مسند احمد بن حنبل - أول مسند الكوفيين' حديث عامر بن مسعود الجمحي - حديث: 18590 'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الصيام' ما قالوا في الصوم في الشتاء - حديث: 9584

جُمَّاعِ اَبْوَابِ ذِكْرِ الْاَيَّامِ

ایام کے تذکرے سے متعلق مجموعۂ ابواب

وَالدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَنْهٰى عَنِ الشَّىْءِ، وَيَسْكُتُ عَنْ غَيْرِهِ غَيْرَ مُبِيحٍ لِمَا سَكَتَ عَنْهُ، اِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَجَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ، وَيَوْمِ النَّحْرِ فِى الْاَخْبَارِ الَّتِىْ رُوِيَتْ عَنْهُ فِى النَّهْىِ عَنْ صَوْمِهِمَا، وَلَمْ يَكُنْ فِىْ نَهْيِهِ عَنْ صَوْمِهِمَا اِبَاحَةُ صَوْمِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ، اِذْ قَدْ نَهٰى اَيْضًا عَنْ صَوْمِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ فِىْ غَيْرِ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ الَّتِىْ نَهٰى فِيْهَا عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ، وَيَوْمِ الْاَضْحٰى

باب **193**: اس بات کی دلیل کہ بعض اوقات نبی اکرم ﷺ کسی ایک بات سے منع کر دیتے ہیں

اور دوسری چیز کے بارے میں خاموشی اختیار کرتے ہیں' تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے' نبی اکرم ﷺ نے جس چیز کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہے آپ نے اسے مباح قرار دیدیا۔ چونکہ نبی اکرم ﷺ نے عید الفطر کے دن اور قربانی کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے' اور یہ بات ان روایات سے ثابت ہے' جو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے' ان دو دنوں میں' روزہ رکھنے کی ممانعت کے بارے میں نقل کی گئی ہیں' لیکن نبی اکرم ﷺ کا ان دنوں کے روزے رکھنے سے منع کرنے سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ نبی اکرم ﷺ نے ایام تشریق میں روزہ رکھنے کو مباح قرار دیا ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ایام تشریق میں بھی روزہ رکھنے سے منع کیا ہے' اور یہ بات ان دوسری روایات میں مذکور ہے' جو ان روایات کے علاوہ ہیں' جن میں نبی اکرم ﷺ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔

2146 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: شَهِدَ عِنْدِىْ رِجَالٌ مَّرْضِيُّوْنَ، فِيْهِمْ عُمَرُ، وَاَرْضَاهُمْ عِنْدِىْ عُمَرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَنَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمَيْنِ: يَوْمِ الْفِطْرِ، وَيَوْمِ النَّحْرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ،

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَبِىْ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث-- اپنے والد-- ہشام-- قتادہ--

ابو عالیہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

چند پسندیدہ افراد نے میرے سامنے اس بات کی گواہی دی۔ ان افراد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے اور میرے نزدیک ان تمام افراد میں سب سے پسندیدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی تھے۔ (ان حضرات نے یہ گواہی دی) کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک' اور کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک' اور کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی''۔

(ان حضرات نے یہ بھی بتایا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے عید الفطر کے دن اور قربانی کے دن (یعنی عید الاضحیٰ کے دن)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ بِدَلَالَةٍ بِتَصْرِيحِ نَهْيٍ

باب **194**: ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت لیکن یہ صریح ممانعت کی دلالت کے ساتھ نہیں ہے

2147 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزَرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ حَكَمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ اُمِّهِ، اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى عَلِيٍّ عَلَى بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَاءِ فِيْ شِعْبِ الْاَنْصَارِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّهَا لَيْسَتْ اَيَّامَ صَوْمٍ، اِنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --فضل بن یعقوب جزری اور محمد بن یحییٰ قطعی --عبد الاعلیٰ --محمد بن اسحاق-- حکم بن حکیم بن عباد بن حنیف --مسعود بن حکم کے حوالے سے ان کی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

گویا میں اس وقت بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید خچر پر سوار دیکھ رہی ہوں' وہ اس وقت انصار کے ایک گروہ میں موجود تھے اور یہ کہہ رہے تھے: اے لوگو! بے شک اللہ کے رسول نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''یہ روزہ رکھنے کے دن نہیں ہیں' یہ کھانے پینے کے دن ہیں''۔

2147: المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الصوم' وأما حديث شعبة - حديث: 1526' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' سرد الصيام - ذكر الاختلاف على ابن إسحاق في هذا الحديث' حديث: 2826' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الحج' من قال أيام التشريق أيام أكل وشرب - حديث: 18281

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ صِيَامِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ بِتَصْرِيحِ نَهْيٍ

باب 195: صریح ممانعت کے ہمراہ ایام تشریق کے روزے رکھنے کی ممانعت

2148 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْمُطَّلِبِ قَالَ:

متنِ حدیث: دَعَا اَعْرَابِيًّا اِلٰى طَعَامِهِ وَذٰلِكَ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ، فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ: اِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْنِي: يَنْهٰى عَنْ صِيَامِ هٰذِهِ الْاَيَّامِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن رافع -- عبدالرزاق -- معمر -- عاصم بن سلیمان -- مطلب بیان کرتے ہیں:

انہوں نے ایک دیہاتی کو کھانے کی طرف بلایا۔ یہ قربانی کے دن کے بعد (یعنی اگلے دن) کی بات ہے۔ وہ دیہاتی بولا: میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے تو مطلب نے بتایا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ان کی مراد یہ تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔

2149 - اَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنَّ اَبَاهُ، وَشُعَيْبًا، اَخْبَرَاهُمْ قَالَا: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ اَبِي مُرَّةَ، مَوْلٰى عُقَيْلٍ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَعَبْدُ اللّٰهِ عَلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَذٰلِكَ الْغَدَ اَوْ بَعْدَ الْغَدِ مِنْ يَوْمِ الْاَضْحٰى، فَقَرَّبَ اِلَيْهِمْ عَمْرٌو طَعَامًا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو: اَفْطِرْ؛ فَاِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ الَّتِي كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِفِطْرِهَا، وَيَنْهٰى عَنْ صِيَامِهَا، فَاَفْطَرَ عَبْدُ اللّٰهِ، فَاَكَلَ وَاَكَلْتُ مَعَهُ "

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابن عبدالحکم -- اپنے والد اور شعیب -- لیث -- یزید بن عبداللہ بن ہاد -- ابومرہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: مولی عقیل بیان کرتے ہیں:

وہ اور عبداللہ حضرت عمرو بن العاص کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ عیدالاضحیٰ سے اگلے دن یا اس سے اگلے دن کی بات ہے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے کھانے کی چیز بڑھائی تو حضرت عبداللہ نے کہا: میں نے تو (نفلی) روزہ رکھا ہوا ہے تو حضرت عمرو نے کہا: تم روزہ توڑ دو کیونکہ یہ وہ دن ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ نہ رکھنے کا حکم دیا ہے اور ان دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے تو حضرت عبداللہ نے روزہ توڑ دیا اور کھانا کھالیا اور میں نے بھی ان کے ساتھ کھانا کھالیا۔

بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا نُهِيَ عَنْهُ

باب 196: ہمیشہ کسی وقفے کے بغیر (روزے رکھنے) کی ممانعت کا تذکرہ

لیکن اس علت کے تذکرے کے بغیر جس کی وجہ سے اس سے منع کیا گیا ہے

2150 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ صَامَ الدَّهْرَ مَا صَامَ، وَمَا أَفْطَرَ، أَوْ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- یزید بن ہارون اور ابوداؤد-- شعبہ-- قتادہ-- مطرف-- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جو شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہے اس نے (درحقیقت) نہ روزہ رکھا اور نہ ہی روزہ چھوڑا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس نے روزہ رکھا بھی نہیں اور چھوڑا بھی نہیں۔

2151 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيرِ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الشِّخِّيرِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ:

متنِ حدیث: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فُلَانًا لَا يُفْطِرُ نَهَارَ الدَّهْرِ قَالَ: لَا صَامَ، وَلَا أَفْطَرَ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: النَّهْيُ عَنِ الصَّلَاةِ، قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ مَشْهُورٌ، وَأَمَّا فِي الصَّوْمِ، فَقَتَادَةُ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ فَهُوَ غَرِيبٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --یعقوب بن ابراہیم دورقی-- ابن علیہ-- جریری-- ابوعلاء بن شخیر (یہاں تحویلِ سند ہے) علی بن حجر-- اسماعیل ابن علیہ-- سعید بن ایاس جریری-- یزید بن عبداللہ شخیر-- مطرف کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

2150: السنن الصغرى - الصيام' النهي عن صيام الدهر - حديث: 2350' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' الحث على السحور - النهي عن صيام الدهر ' حديث: 2640' مسند أحمد بن حنبل - أول مسند البصريين' حديث عمران بن حصين - حديث: 19395' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الصوم' وأما حديث شعبة - حديث: 1529' صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' فصل في صوم الدهر - ذكر الخبر الدال على أن هذا الزجر إنما قصد به بعض' حديث: 3641' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' من اسمه عفيف - مطرف بن عبد الله بن الشخير ' حديث: 15049 وأخرجه ابو بكر عبد الله بن أبي شيبة 3/78 عن عبيد بن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي "1147"، وأحمد 4/24 و25 و26، والنسائي 207 في الصيام: باب النهي عن صيام الدهر، وابن ماجه "1705" في الصيام: باب ما جاء في صيام الدهر، والحاكم 1/435 من طريق شعبة، به . وأخرجه أحمد 4/25، والدارمي 2/18، والنسائي 4/206– 207 من طرق عن قتادة، به .

2151– وأخرجه أحمد 4/426 و431"، والنسائي 4/206 في الصيام: باب النهي عن صيام الدهر، وابن خزيمة "2151"، والحاكم 1/435 من طريق إسماعيل بن علية، عن سعيد بن إياس الجريري، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرطهما ووافقه الذهبي .

نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: فلاں شخص کوئی بھی دن روزہ نہیں چھوڑتا (یعنی مسلسل نفلی روزے رکھتا رہتا ہے)
نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''اس نے (درحقیقت) نہ روزہ رکھا ہے اور نہ ہی روزہ چھوڑا ہے''۔
(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) نماز کی ممانعت کے بارے میں جو روایت قتادہ نے ابوالعالیہ سے نقل کی ہے۔ وہ مشہور ہے لیکن روزے کے بارے میں قتادہ نے ابوالعالیہ سے جو روایت نقل کی ہے وہ ''غریب'' ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ

باب 197: اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے ہمیشہ وقفے کے بغیر (نفلی) روزے رکھنے سے منع کیا ہے

2152 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
متنِ حدیث: اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ؟ قُلْتُ: اِنِّي لَاَفْعَلُ قَالَ: وَلَا تَفْعَلْ، فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَيْنُكَ، وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ، وَاِنَّ لِنَفْسِكَ حَقًّا، وَلِاَهْلِكَ حَقًّا، وَلِعَيْنِكَ حَقًّا، فَنَمْ وَقُمْ، وَصُمْ وَاَفْطِرْ مَعْنًى وَاحِدًا
اختلافِ روایت: هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، وَلَمْ يَقُلِ الْمَخْزُوْمِيُّ: وَلَا تَفْعَلْ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء اور سعید بن عبدالرحمٰن -- سفیان -- عمرو -- ابوعباس کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مجھے یہ پتہ چلا ہے تم رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہو اور دن کے وقت روزہ رکھتے ہو۔ میں نے عرض کی: میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری آنکھیں اندر کو دھنس جائیں گی اور تمہارا جسم کمزور ہو جائے گا حالانکہ تمہاری جان کا بھی حق ہے تمہاری بیوی کا بھی حق ہے تمہاری آنکھ کا بھی حق ہے (تم رات کے وقت) سو بھی جایا کرو اور نوافل بھی پڑھ لیا کرو اور دن کے وقت نفلی روزہ رکھ بھی لیا کرو اور چھوڑ بھی دیا کرو۔
اس کا مطلب ایک ہی ہے اور یہ عبدالجبار کی نقل کردہ روایت ہے۔
مخزومی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''تم ایسا نہ کرو''۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي صَوْمِ الدَّهْرِ اِذَا اَفْطَرَ الْمَرْءُ الْاَيَّامَ الَّتِي زُجِرَ عَنِ الصِّيَامِ فِيْهِنَّ

باب 198: ہمیشہ یعنی کسی وقفے کے بغیر (نفلی) روزے رکھنے کی اجازت جبکہ آدمی ان ایام میں روزہ نہ رکھے جن میں روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے

2153 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنْتُ أَسْرُدُ الصَّوْمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصُومُ وَلَا أُفْطِرُ، أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ؟ قَالَ: إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَرَّجْتُ طُرُقَ هَذَا الْخَبَرِ فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن علاء بن کریب ہمدانی --عبدہ--محمد بن اسحاق--عمران بن ابوانس--سلیمان بن یسار--حضرت حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں، میں مسلسل نفلی روزے رکھتا رہتا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مسلسل روزے رکھتا ہوں اور کوئی روزہ چھوڑتا نہیں ہوں اور سفر کے دوران بھی روزہ رکھ لیا کروں؟ آپ نے فرمایا:

''اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو، چاہو تو نہ رکھو''۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) میں نے اس روایت کے تمام طرق دوسری جگہ پر نقل کر دیے ہیں۔

بَابُ فَضْلِ صِيَامِ الدَّهْرِ إِذَا أَفْطَرَ الْأَيَّامَ الَّتِي زُجِرَ عَنِ الصِّيَامِ فِيهَا

باب 199: ہمیشہ یعنی کسی وقفے کے بغیر (نفلی) روزے رکھنے کی فضیلت

جبکہ آدمی ان ایام میں روزہ نہ رکھے جن میں روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے

2154 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَأَبُو مُوسَى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنِ الْأَشْعَرِيِّ يَعْنِي أَبَا مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ صَامَ الدَّهْرَ ضُيِّقَتْ عَلَيْهِ جَهَنَّمُ هَكَذَا وَعَقَدَ تِسْعِينَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار اور ابوموسیٰ-- ابن ابوعدی--سعید--قتادہ--ابوتمیمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت اشعری ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

2154: صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' فصل في صوم الدهر - ذكر الإخبار عن نفي جواز سرد المسلم صوم الدهر' حديث: 3643'مسند أحمد بن حنبل - أول مسند الكوفيين' حديث أبي موسى الأشعري - حديث: 19292'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الصيام' من كره صوم الدهر - حديث: 9400'مسند الطيالسي - أبو مجلز وغيره عن أبي موسى' حديث: 509'البحر الزخار مسند البزار - أول حديث أبي موسى' حديث: 2626'وأخرجه الطيالسي "514"، وأحمد 4/414، وابن أبي شيبة 3/78، والبزار "1041"، والبيهقي 4/300 من طريق الضحاك بن يسار، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/414، والبزار "1040"، وأخرجه الطيالسي "513"، وابن أبي شيبة 3/78، والبيهقي 4/300 من طريق شعبة، عن قتادة، عن أبي تميمة، عن أبي موسى، موقوفا .وأخرجه عبد الرزاق "7866" عن الثوري، عن أبي تميمة، عن أبي موسى، موقوفا ولفظه "هكذا وعقد عشرا" .وذكره الهيثمي في "المجمع" 3/193

''جو شخص مسلسل لگاتار روزے رکھے اس پر جہنم کو اس طرح تنگ کر دیا جائے گا''۔
پھر آپ نے نوے کا عدد بنا کر دیکھا۔

2155 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُوسَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ،

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الَّذِي يَصُومُ الدَّهْرَ تُضَيَّقُ عَلَيْهِ جَهَنَّمُ تَضْيِيقَ هَذِهِ وَعَقَدَ تِسْعِينَ،

قَالَ ابْنُ بَزِيعٍ فِي الَّذِي يَصُومُ الدَّهْرَ، وَقَالَ: وَعَقَدَ التِّسْعِينَ، سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ: اسْمُ أَبِي تَمِيمَةَ طَرِيفُ بْنُ مُجَالِدٍ، سَمِعَهُ مِنْ مَسْلَمَةَ بْنِ الصَّلْتِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ جَهْضَمٍ الْهُجَيْمِيِّ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَمْ يُسْنِدْ هَذَا الْخَبَرَ عَنْ قَتَادَةَ غَيْرُ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: "سَأَلْتُ الْمُزَنِيَّ عَنْ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ: يُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ مَعْنَاهُ: أَيْ ضُيِّقَتْ عَنْهُ جَهَنَّمُ، فَلَا يَدْخُلُ جَهَنَّمَ، وَلَا يُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ مَعْنَاهُ غَيْرَ هَذَا؛ لِأَنَّ مَنِ ازْدَادَ لِلَّهِ عَمَلًا، وَطَاعَةً، ازْدَادَ عِنْدَ اللَّهِ رِفْعَةً، وَعَلَيْهِ كَرَامَةً، وَإِلَيْهِ قُرْبَةً. هَذَا مَعْنَى جَوَابِ الْمُزَنِيِّ"

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --موسیٰ اور محمد بن عبداللہ بن بزیع --ابن ابوعدی --سعید --قتادہ --ابوتمیمہ ہجیمی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مسلسل لگاتار روزے رکھتا ہے اس کے لئے جہنم کو یوں تنگ کر دیا جائے گا' جس طرح یہ تنگ ہے'' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوے کا عدد (ہاتھ کے اشارے سے) بنا کر دکھایا۔

ابن بزیع کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''وہ شخص جو مسلسل روزے رکھتا ہے'' اور اس میں یہ الفاظ ہیں: ''انہوں نے نوے کا اشارہ کر کے دکھایا۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) میں نے شیخ ابوموسیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ ابوتمیمہ نامی راوی کا نام ظریف بن مجالد ہے۔ انہوں نے یہ روایت مسلمہ بن صلت شیبانی کے حوالے سے جہضم ہجمی سے سنی ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) قتادہ کے حوالے سے اس کی سند صرف ابن ابوعدی نامی راوی نے سعید نامی راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) میں نے شیخ مزنی سے اس روایت کا مطلب دریافت کیا' تو وہ بولے: اس بات کا احتمال موجود ہے' روایت کے الفاظ سے مراد یہ ہے' اس سے جہنم کو پرے کر دیا گیا ہے' اور وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا اس کے علاوہ کوئی دوسرا معنی بیان کرنا مناسب نہیں ہے' کیونکہ جو شخص اللہ کی رضا کے لئے زیادہ عمل کرتا ہے زیادہ فرمانبرداری کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا مرتبہ زیادہ ہوتا ہے' اور اس کی عزت میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے' اور وہ شخص اللہ تعالیٰ کا زیادہ قرب حاصل کرتا ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) مزنی کے جواب کا یہی مفہوم ہے۔

2156 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: وَحَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَامِرِ بْنِ جَشِيبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ زُرْعَةَ بْنَ ثَوْبٍ يَقُولُ:

متنِ حدیث: سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ، فَقَالَ: كُنَّا نَعُدُّ أُولَئِكَ فِينَا مِنَ السَّابِقِينَ قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ صِيَامِ يَوْمٍ، وَفِطْرِ يَوْمٍ؟ فَقَالَ: لَمْ يَدَعْ ذَلِكَ لِصَائِمٍ مَصَامًا، وَسَأَلْتُهُ عَنْ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ: صَامَ ذَلِكَ الدَّهْرَ وَأَفْطَرَهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بحر بن نصر بن سابق خولانی -- ابن وہب -- معاویہ بن صالح -- عامر بن جشیب -- زرعہ بن ثوب بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہمیشہ روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: ہم اپنے درمیان ایسے لوگوں کو سبقت لے جانے والے شمار کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ان سے ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن روزہ نہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ (عمل) روزہ دار میں' کھڑے ہونے کی سکت باقی نہیں رکھتا۔

میں نے ان سے ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کے بارے میں دریافت کیا۔ تو وہ بولے: یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی مانند ہوگا (یعنی اجر و ثواب کے اعتبار سے ایسا ہوگا) اور اس میں آدمی نے روزے چھوڑے بھی ہوں گے۔

بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مُجْمَلَةٍ غَيْرِ مُفَسَّرَةٍ

باب 200: ان روایات کا تذکرہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مجمل طور پر کسی وضاحت کے بغیر' جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کے بارے میں نقل کی گئی ہیں

2157 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْدَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو الْقَارِءَ يَقُولُ:

2157– واخرجه احمد 2/248، والحميدی "1017"، وابن خزيمة "2157" من طريق سفيان، بهذا الإسناد "وقد سقط من المطبوع من "مسند الحميدی": سفيان" . واخرجه عبد الرزاق "7807"، وعنه احمد 2/286 عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، بِهِ . واخرجه احمد 2/286 عن محمد بن بكر، عن ابن جريج، اخبرنی عمرو بن دينار، عن يحيى بن جعدة، عن عبد الرحمن بن عمرو القاری، عن أبی هريرة . واخرجه احمد 2/392 عن يونس بن محمد المؤدب، والنسائی فی "الكبرى" كما فی "التحفة" 10/363 من طريق خالد بن الحارث، كلاهما عن المستور بن عبّاد الهنائی، عن محمد بن عباد بن جعفر المخزومی، عن أبی هريرة .

متن حدیث: اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ - وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ - وَرَبِّ الْكَعْبَةِ مَا اَنَا نَهَيْتُ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ نَهٰى عَنْهَا

توضیح روایت: قَالَ سَعِيدٌ: عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْقَارِءِ، وَلَمْ يَقُلْ: وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء اور سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی --سفیان --عمرو بن دینار-- یحییٰ بن جعدہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: عبداللہ بن عمرو القاری بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ اس وقت بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے (انہوں نے فرمایا) رب کعبہ کی قسم ہے! میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع نہیں کیا' بلکہ رب کعبہ کی قسم! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

یہاں دوسری سند ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔

''وہ اس وقت بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے''

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ فِي النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّهْيَ عَنْهُ اِذَا اُفْرِدَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ بِالصِّيَامِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّصَامَ قَبْلَهُ اَوْ بَعْدَهُ

حدیث 201: اس روایت کا تذکرہ' جس میں اس بات کی وضاحت موجود ہے' جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کی وجہ کیا ہے؟ اور اس بات کی دلیل' اس دن روزہ رکھنے کی ممانعت' اس صورت میں ہے' جب آدمی صرف جمعہ کے دن روزہ رکھے' اس سے پہلے' یا بعد میں روزہ نہ رکھا جائے

2158 - سند حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُمَيْرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَبْلَهُ يَوْمٌ، اَوْ بَعْدَهُ يَوْمٌ

حدیث 2158: سنن الترمذی الجامع الصحیح ' أبواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في كراهية صوم يوم الجمعة وحده' حديث: 707' سنن أبي داود - كتاب الصوم' باب النهي أن يخص يوم الجمعة بصوم - حديث: 2080' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الصيام' ما ذكر في صوم الجمعة وما جاء فيه - حديث: 9089' صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' فصل في صوم يوم الجمعة - ذكر البيان بأن صوم يوم الجمعة مباح إذا صام المرء معه' حديث: 3674' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' سرد الصيام - الرخصة في صيام يوم الجمعة ' حديث: 2714' شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الصيام' باب صوم يوم عاشوراء - حديث: 2128' مسند احمد بن حنبل ' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 9710' مسند الطيالسي - أحاديث النساء ' ما أسند أبو هريرة - ومن سمع من أبي هريرة ولم يسمي' حديث: 2707' مسند ابن الجعد - شعبة ' حديث: 447

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ابوسعید عبداللہ بن سعید اشج --ابونمیر--اعمش --ابوصالح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ کے دن صرف اس صورت میں روزہ رکھو جب اس سے ایک دن پہلے یا بعد میں روزہ رکھا ہو''۔

2159 -رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ اَبِيْهِ.

❁❁ امام بخاری نے یہ روایت عمر بن حفص کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

2160 - وَمُسْلِمٌ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ شَيْبَةَ، وَيَحْيَى بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ

❁❁ امام مسلم نے یہ روایت امام بن ابی شیبہ کے حوالے سے یحییٰ بن یحییٰ کے حوالے سے ابومعاویہ کے حوالے سے اعمش سے نقل کی ہے۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمُ عِيْدٍ وَاَنَّ النَّهْىَ عَنْ صِيَامِهٖ اِذْ هُوَ عِيْدٌ وَالْفَرْقُ بَيْنَ الْجُمُعَةِ، وَبَيْنَ الْعِيْدَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى، اِذْ جَاءَ بِنَهْيِ صَوْمِهِمَا مُفْرَدًا، وَلَا مَوْصُوْلًا بِصِيَامٍ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ

باب **202**: اس بات کی دلیل کہ جمعہ کا دن عید کا دن ہے اور اس دن روزہ رکھنے کی ممانعت اس وجہ سے ہے یہ عید کا دن ہے لیکن جمعہ اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن میں فرق پایا جاتا ہے کیونکہ ان دو دنوں (یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کے دن روزہ رکھنا مطلق طور پر منع ہے

اسے اس سے ایک دن پہلے یا اس کے بعد میں روزہ کے ساتھ ملایا نہیں جائے گا (یعنی عید سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد میں روزہ رکھنے سے عید کے دن روزہ رکھنا جائز نہیں ہوگا)

2161 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ لُدَيْنٍ الْاَشْعَرِيِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمُ عِيْدٍ، فَلَا تَجْعَلُوْا يَوْمَ عِيْدِكُمْ يَوْمَ صِيَامِكُمْ، اِلَّا اَنْ تَصُوْمُوْا قَبْلَهٗ اَوْ بَعْدَهٗ

حديث 2159: صحيح البخاري - كتاب الصوم' باب صوم يوم الجمعة - حديث: 1899

حديث 2160: صحيح مسلم - كتاب الصيام' باب كراهة صيام يوم الجمعة منفردا - حديث: 1994

حديث 2161: مسند أحمد بن حنبل - رمن مسند بني هاشم' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 7839' سند إسحاق بن راهويه - ما يروى عن محمد بن قيس وغيره عن أبي هريرة' حديث: 462' وأخرج عبد الرزاق "7806"، والطيالسي "2595"، وعلي بن الجعد "533"، وابن أبي شيبة 3/45، وأحمد 2/365 و 422 و 458، 526، والطحاوي 2/78 من طرق عن عبد الملك بن عمير، بهذا الإسناد .وأخرجه بنحوه أحمد 2/303 و532، والطحاوي 2/78، وابن خزيمة "2161"، والحاكم 1/437 من طرق عن معاوية بن صالح، عن أبي بشر، عن عامر بن لدين الأشعري، عن أبي هريرة .وأخرجه أحمد 2/407 عن عفان، همام، عن قتادة، عن صاحب له، عن أبي هريرة .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَبُوْ بِشْرٍ هٰذَا شَامِيٌّ، لَيْسَ بِاَبِيْ بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ وَحْشِيَّةَ صَاحِبِ شُعْبَةَ، وَهُشَيْمٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن ہاشم --عبدالرحمٰن --معاویہ --ابوبشر --عامر بن لدین اشعری (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک جمعہ کا دن عید کا دن ہے' تو تم اپنے عید کے دن کو روزہ رکھنا کا دن نہ بناؤ' ماسوائے اس صورت کے' کہ اس سے پہلے' یا اس کے بعد بھی روزہ رکھ لو''۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) ابوبشیر نامی راوی شام کا رہنے والا ہے یہ ابوبشر جعفر بن ابووحشیہ نہیں ہے' جو شعبہ اور ہشیم کا شاگرد تھا۔

بَابُ اَمْرِ الصَّائِمِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُفْرَدًا بِالْفِطْرِ بَعْدَ مُضِيِّ بَعْضِ النَّهَارِ

203: اگر کسی شخص نے' جمعہ کے دن روزہ رکھا ہوا سے روزہ توڑنے کی ہدایت کرنا اگرچہ دن کا کچھ حصہ گزر چکا ہو

2162 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، وَعَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنْ سَعِيْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، ح وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو:

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ صَائِمَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: اَصُمْتِ اَمْسِ؟ قَالَتْ: لَا قَالَ: فَتَصُوْمِيْنَ غَدًا؟ قَالَتْ: لَا، قَالَ: فَاَفْطِرِي

اختلافِ روایت: وَقَالَ هَارُوْنُ: اَتُرِيْدِيْنَ الصِّيَامَ غَدًا؟

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار --ابن ابوعدی اور عبدالاعلیٰ --سعید (یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی --خالد ابن حارث --سعید (یہاں تحویلِ سند ہے) ہارون بن اسحاق --عبدہ --سعید --قتادہ --سعید بن مسیب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

2162– وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 3/43 .وأخرجه الطحاوي 2/78، وابن خزيمة "2162" من طريق عبدة، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن خزيمة "2162" من طريق ابن أبي عدي، وعبد الأعلى، وخالد بن الحارث، وعبدة بن سليمان، أربعتهم عن سعيد بن أبي عروبة، به .وأخرجه أحمد 6/324 و430 من طريق شعبة وهمام، وابن أبي شيبة 3/44– 45، والبخاري "1986" في الصوم: باب يوم الجمعة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 11/276، والبيهقي 4/302، والبغوي "1805" من طريق شعبة، وأخرجه أبو داوُد "2422" في الصوم: باب الرخصة في ذلك، من طريق همام، والطحاوي 2/78 من طريق همام .

نبی اکرم ﷺ سیدہ جویریہ بنت حارث ﷞ کے ہاں تشریف لے گئے۔ انہوں نے جمعہ کے دن روزہ رکھا ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے گزشتہ روز روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کل روزہ رکھو گی؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم روزہ توڑ دو۔

ہارون نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''کیا تم آئندہ کل روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہو''۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ تَطَوُّعًا إِذَا أُفْرِدَ بِالصَّوْمِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ، وَأَحْسِبُ أَنَّ النَّهْيَ عَنْ صِيَامِهِ، إِذِ الْيَهُودُ تُعَظِّمُهُ، وَقَدِ اتَّخَذَتْهُ عِيدًا بَدَلَ الْجُمُعَةِ

باب 204: ہفتہ کے دن نفلی روزہ رکھنے کی ممانعت

جبکہ صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھا جائے اور یہ ایک ایسی روایت کے ذریعے ثابت ہے' جو مجمل ہے' جس کی وضاحت نہیں کی گئی جس کے الفاظ عام ہیں' لیکن مفہوم مخصوص ہے' اور میں یہ سمجھتا ہوں: روزہ رکھنے کی ممانعت اس وجہ سے ہے' کیونکہ یہودی اس دن کی تعظیم کرتے ہیں اور انہوں نے جمعہ کی جگہ اس دن کو عید قرار دیا ہے۔

2163 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، عَنْ أُخْتِهِ، وَهِيَ الصَّمَّاءُ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ، إِلَّا فِيمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ، وَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا عُودَ عِنَبَةٍ، أَوْ لِحَاءَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضُغْهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن معمر قیسی -- ابوعاصم -- ثور بن یزید -- خالد بن معدان -- عبداللہ بن بسر اپنی بہن سیدہ صماء کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم نے ارشاد فرمایا:

''ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو ماسوائے اس روزے کے' جو تم پر فرض قرار دیے گئے ہیں اور اگر (ہفتہ کے دن) کسی شخص کو کھانے کے لئے صرف انگور کی شاخ' یا انگور کی چھال ملے' تو وہ اسے ہی چبالے''۔

2163: سنن الترمذی الجامع الصحيح ' أبواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فى كراهية صوم يوم السبت' حديث: 708' سنن أبى داود - كتاب الصوم' باب النهي أن يخص يوم السبت بصوم - حديث: 2081' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' سرد الصيام - ذكر الاختلاف على ثور بن يزيد فى هذا الحديث' حديث: 2720' سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب فى صيام يوم السبت - حديث: 1748' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الصوم' وأما حديث شعبة - حديث: 1530' مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' مسند النساء - حديث الصماء بنت بسر' حديث: 26494' المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' الصماء أخت بسر المازنية - حديث: 20662

2164 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَمَّتِهِ الصَّمَّاءِ، اُخْتِ بُسْرٍ، اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ:

متنِ حدیث: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ، وَيَقُوْلُ: اِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا عُوْدًا اَخْضَرَ فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: " خَالَفَ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ثَوْرَ بْنَ يَزِيْدَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ، فَقَالَ ثَوْرٌ: عَنْ اُخْتِهِ يُرِيْدُ اُخْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ. قَالَ مُعَاوِيَةُ: عَنْ عَمَّتِهِ الصَّمَّاءِ اُخْتِ بُسْرٍ، عَمَّةِ اَبِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، لَا اُخْتَ اَبِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --زکریا بن یحییٰ بن ابان-- عبداللہ بن صالح -- معاویہ ابن صالح -- عبداللہ بن بسر -- اپنے والد کے حوالے سے اپنی پھوپھی سیدہ صماء کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(اس دن) اگر کسی کو کھانے کے لئے صرف سبز شاخ ملتی ہے' تو وہ اسی کے ذریعے افطار کر لے (یعنی اسے چبالے یعنی روزہ نہ رکھے)''۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) معاویہ بن صالح نے اس کی سند کو ثور بن یزید کے برخلاف نقل کیا ہے۔ ثور نے یہ کہا ہے۔ یہ روایت راوی نے اپنی بہن کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ان کی مراد یہ تھی یہ حضرت عبداللہ بن بسر کی بہن ہے' جبکہ معاویہ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہ روایت انہوں نے اپنی پھوپھی ''صماء'' سے نقل کی ہے' جو حضرت بسر کی بہن تھی اور راوی کے والد عبداللہ بن بسر کی پھوپھی تھی۔ راوی کے والد عبداللہ بن بسر کی بہن نہیں ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّهْيَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ تَطَوُّعًا اِذَا اُفْرِدَ بِصَوْمٍ لَا اِذَا صَامَ صَائِمٌ يَوْمًا قَبْلَهُ اَوْ يَوْمًا بَعْدَهُ

باب 205: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ ہفتہ کے دن نفلی روزہ رکھنے کی ممانعت

اس صورت میں ہے' جب صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھا گیا ہو' لیکن جب روزہ دار نے' اس سے ایک دن پہلے' یا بعد میں روزہ رکھا ہو (تو اس صورت میں ممانعت نہیں ہے)

2165 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِي اِخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يُّصَامَ قَبْلَهُ اَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّهُ قَدْ اَبَاحَ صَوْمَ يَوْمِ السَّبْتِ اِذَا صَامَ قَبْلَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں' جن میں جمعہ کے دن

روزہ رکھنے کی ممانعت منقول ہے البتہ اگر اس سے ایک دن پہلے یا بعد میں روزہ رکھا جائے (تو اس کی اجازت ہے) اور یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے نبی اکرم ﷺ نے ہفتے کے دن روزہ رکھنے کو منع قرار دیا ہے جب اس سے پہلے آدمی جمعہ کے دن روزہ رکھ چکا ہو یا پھر اس سے اگلے دن روزہ رکھ لے۔

2166 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، اَخْبَرَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ، عَنْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِيِّ وَهُوَ ابْنُ لُدَيْنٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: اَلْجُمُعَةُ عِيْدٌ، فَلَا تَجْعَلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ صِيَامًا، اِلَّا اَنْ تُصَامَ قَبْلَهُ اَوْ بَعْدَهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَقَدْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ اِذَا صَامَ صَائِمٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَهُ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدہ بن عبد اللہ خزاعی -- زید ابن حباب -- معاویہ -- ابوبشر -- عامر اشعری ابن لدین (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جمعہ عید ہے تو تم جمعے کے دن کو روزہ رکھنے کا دن نہ بناؤ البتہ اگر اس سے ایک دن پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھا جائے (تو حکم مختلف ہے)''

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) تو اس روایت میں نبی اکرم ﷺ نے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کی اجازت دی ہے جبکہ روزہ دار نے اس سے پہلے جمعہ کے دن روزہ رکھا ہو۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ يَوْمِ السَّبْتِ اِذَا صَامَ يَوْمَ الْاَحَدِ بَعْدَهُ

باب **206**: ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کی اجازت جب آدمی اس کے بعد اتوار کے دن بھی روزہ رکھ لے

2167 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، اَخْبَرَهُ

متنِ حدیث: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَنَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثُوْنِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، اَسْاَلُهَا الْاَيَّامَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ لَهَا صِيَامًا؟ قَالَتْ: يَوْمُ السَّبْتِ وَالْاَحَدِ، فَرَجَعْتُ اِلَيْهِمْ، فَاَخْبَرْتُهُمْ وَكَاَنَّهُمْ اَنْكَرُوْا ذٰلِكَ، فَقَامُوْا بِاَجْمَعِهِمْ اِلَيْهَا، فَقَالُوْا: اِنَّا بَعَثْنَا اِلَيْكِ هٰذَا فِيْ كَذَا وَكَذَا، وَذَكَرَ اَنَّكِ قُلْتِ: كَذَا وَكَذَا، فَقَالَتْ: صَدَقَ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مَا كَانَ يَصُوْمُ مِنَ

2167- اخرجه أحمد 6/323- 324، والطبراني "616"/23و"964"، الحاكم 1/436، وعنه البيهقي 4/303، من طرق عن ابن المبارك، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي .

الْاَيَّامِ يَوْمَ السَّبْتِ وَالْاَحَدِ، كَانَ يَقُوْلُ: اِنَّهُمَا يَوْمَا عِيْدٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَهُمْ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --احمد بن منصور مروزی --سلمہ بن سلیمان --عبداللہ بن مبارک --عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی --اپنے والد کے حوالے سے --کریب (جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں) بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور چند دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ میں نے ان سے ان ایام کے بارے میں دریافت کیا: جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت روزہ رکھا کرتے تھے' تو انہوں نے جواب دیا: ہفتے اور اتوار کا دن (راوی کہتے ہیں:) میں ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس واپس آیا اور انہیں بتایا تو انہوں نے گویا اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔ وہ تمام افراد اٹھ کر سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی۔ ہم نے اس شخص کو آپ کی خدمت میں اس مسئلے کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے بھیجا تھا تو اس نے آ کر یہ بتایا ہے' آپ نے یہ جواب دیا ہے: تو سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس نے سچ بیان کیا ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ہفتہ اور اتوار کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ آپ یہ فرمایا کرتے تھے: ''یہ دونوں مشرکین کے عید کے دن ہیں' تو میں چاہتا ہوں میں ان کے برخلاف کروں''۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الْمَرْاَةِ تَطَوُّعًا بِغَيْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا اِذَا كَانَ زَوْجُهَا حَاضِرًا غَيْرُ غَائِبٍ عَنْهَا

بِذِكْرِ خَبَرٍ لَفْظُهُ خَاصٌّ مُرَادُهُ عَامٌّ، مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي نَقُوْلُ: اِنَّ الْاَمْرَ اِذَا كَانَ لِعِلَّةٍ فَمَتٰى كَانَتِ الْعِلَّةُ قَائِمَةً كَانَ الْاَمْرُ وَاجِبًا "

باب 207: خاتون کے لئے اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنے کی ممانعت

جبکہ اس کا شوہر گھر میں موجود ہو اور اس سے غیر موجود نہ ہو' یہ حکم ایک ایسی روایت سے ثابت ہے' جس کے الفاظ مخصوص ہیں اور مراد عام ہے' اور یہ اس نوعیت کا کلام ہے' جس کے بارے میں ہم یہ کہتے ہیں: جب کوئی حکم کسی علت کے تابع ہو' تو جب تک وہ علت موجود ہو گی' حکم لازم ہو گا۔

2168 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، بَلَغَ بِهِ:

2168:سنن الترمذي الجامع الصحيح ' أبواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في كراهية صوم المرأة إلا بإذن زوجها' حديث: 747' سنن أبي داود - كتاب الصوم' باب المرأة تصوم بغير إذن زوجها - حديث: 2115'سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب في المرأة تصوم بغير إذن زوجها - حديث: 1757'سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب النهي عن صوم المرأة تطوعا إلا بإذن زوجها - حديث: 1722'المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب البر والصلة' وأما حديث عبد الله بن عمرو - حديث: 7396'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' سرد الصيام - صوم المرأة بغير إذن زوجها ' حديث: 2857' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 1725'مسند أحمد بن حنبل ' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 9544'مسند الحميدي - أحاديث أبي هريرة رضي الله عنه' حديث: 979'مسند أبي يعلى الموصلي - الأعرج ' حديث: 6141

متن حدیث: لَا تَصُوْمُ الْمَرْاَةُ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: "قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي نَقُوْلُ: اِنَّ الْاَمْرَ اِذَا كَانَ لِعِلَّةٍ فَمَتٰى كَانَتِ الْعِلَّةُ قَائِمَةً وَالْاَمْرُ قَائِمٌ، فَالْاَمْرُ قَائِمٌ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَبَاحَ لِلْمَرْاَةِ صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ بِغَيْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا، اِذْ صَوْمُ رَمَضَانَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا، كَانَ كُلُّ صَوْمٍ صَوْمٍ وَاجِبٍ مِثْلَهُ جَائِزٌ لَهَا اَنْ تَصُوْمَ بِغَيْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا، وَلِهٰذِهِ الْمَسْاَلَةِ كِتَابٌ مُفْرَدٌ، قَدْ بَيَّنْتُ الْاَمْرَ الَّذِي هُوَ لِعِلَّةٍ، وَالزَّجْرَ الَّذِي هُوَ لِعِلَّةٍ"

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --ابوعمار حسین بن حریث --سفیان --ابوزناد --اعرج (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پہنچی ہے:

"کوئی بھی عورت رمضان کے دن کے علاوہ اور کسی دن روزہ نہ رکھے جبکہ اس کا (شوہر) گھر میں موجود ہو البتہ اس کی اجازت سے (نفلی روزہ رکھ سکتی ہے)"

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ "تم رمضان کے مہینے کے علاوہ" یہ اسی قسم سے تعلق رکھتے ہیں' جس کے بارے میں ہم یہ کہتے ہیں' جب کوئی حکم کسی علت کے ساتھ متعلق ہو تو جب تک وہ علت برقرار رہے گی وہ حکم قائم رہے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے لئے اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر رمضان کا روزہ رکھنے کو مباح قرار دیا ہے کیونکہ رمضان کا روزہ رکھنا اس پر فرض ہے' تو ہر وہ روزہ جو رکھنا عورت پر واجب ہو' وہ بھی اسی کی طرح اس کے لئے جائز ہوگا' وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اسے رکھ سکتی ہے' اس مسئلے کے بارے میں' میں نے ایک کتاب تحریر کی ہے' جس میں' میں نے یہ بات بیان کی ہے کون سا حکم ایسا ہے' جو کسی علت سے متعلق ہے' اور کون سی ممانعت ایسی ہے' جو کسی علت سے متعلق ہے۔

بَابُ ذِكْرِ اَبْوَابِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

وَالتَّاْلِيفِ بَيْنَ الْاَخْبَارِ الْمَاْثُوْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا مَا يَحْسِبُ كَثِيْرٌ مِنْ حَمَلَةِ الْعِلْمِ مِمَّنْ لَّا يَفْهَمُ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّهَا مُتَهَاتِرَةٌ مُتَنَافِيَةٌ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ هِيَ عِنْدَنَا بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهِ بَلْ هِيَ مُخْتَلِفَةُ الْاَلْفَاظِ مُتَّفِقَةُ الْمَعْنٰى عَلٰى مَا سَاُبَيِّنُهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

باب 208: شب قدر سے متعلق ابواب کا تذکرہ

اور اس کے بارے میں منقول مختلف روایات میں تطبیق دینا' کیونکہ ایسے لوگ جو علم کے ماہر نہیں ہیں' وہ یہ سمجھتے ہیں: ان میں منافات اور تضاد پایا جاتا ہے' حالانکہ اللہ کے فضل کرم سے ہمارے نزدیک ایسا نہیں ہے' بلکہ ان روایات کے الفاظ میں اختلاف پایا جاتا ہے' اور مفہوم ان کا متفقہ ہے' جیسا کہ عنقریب اللہ تعالیٰ نے چاہا' تو میں بیان کردوں گا۔

بَابُ ذِكْرِ دَوَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي كُلِّ رَمَضَانَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ، وَنَفْيِ انْقِطَاعِهَا بِنَفْيِ الْأَنْبِيَاءِ

باب 200: اس بات کا تذکرہ کہ شب قدر قیامت تک ہر رمضان میں باقی رہے گی

اور انبیاء (کی بعثت) کا سلسلہ منقطع ہونے کی وجہ سے یہ ختم نہیں ہوگی۔

2169 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ مَرْثَدٍ، أَوْ أَبُو مَرْثَدٍ، شَكَّ أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: لَقِينَا أَبَا ذَرٍّ وَهُوَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُسْطَى، فَسَأَلْتُهُ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ: مَا كَانَ أَحَدٌ بِأَسْأَلَ لَهَا رَسُولَ اللَّهِ مِنِّي، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ أُنْزِلَتْ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِوَحْيٍ إِلَيْهِمْ فِيهَا، ثُمَّ تَرْجِعُ؟ فَقَالَ: بَلْ هِيَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَّتُهُنَّ هِيَ؟ قَالَ: لَوْ أُذِنَ لِي لَأَنْبَأْتُكُمْ، وَلَكِنِ الْتَمِسُوهَا فِي السَّبْعَيْنِ، وَلَا تَسْأَلْنِي بَعْدَهَا قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ، فَجَعَلَ يُحَدِّثُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي أَيِّ السَّبْعَيْنِ هِيَ؟ فَغَضِبَ عَلَيَّ غَضْبَةً لَمْ يَغْضَبْ عَلَيَّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا مِثْلَهَا، ثُمَّ قَالَ: أَلَمْ أَنْهَكَ أَنْ تَسْأَلَنِي عَنْهَا؟ لَوْ أُذِنَ لِي لَأَنْبَأْتُكُمْ عَنْهَا، لَأَنْبَأْتُكُمْ بِهَا وَلَكِنْ لَا آمَنُ أَنْ تَكُونَ فِي السَّبْعِ الْآخِرِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن رافع -- ابو عاصم -- اوزاعی -- مرثد یا شاید ابو مرثد -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

ہماری ملاقات حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی وہ اس وقت درمیانی جمرہ کے پاس موجود تھے میں نے ان سے شب قدر کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس کے بارے میں مجھ سے زیادہ کسی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال نہیں کیے۔ میں نے عرض کی تھی: اے اللہ کے رسول! شب قدر انبیاء پر نازل کی گئی تھی' جو اس کے بارے میں ان کی طرف وحی کے ہمراہ تھی' تو پھر وہ کیا واپس چلی گئی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں بلکہ وہ قیامت تک رہے گی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کون سی رات ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے اس کی اجازت ہوتی' تو میں تمہیں اس بارے میں بتا دیتا' البتہ تم اسے دو ہفتوں میں تلاش کرو اس کے بعد مجھ سے دریافت نہ کرنا۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کے ساتھ بات چیت کرنے لگے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ان دو میں سے کون سا ہفتہ ہوتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر اتنے شدید ناراض ہوئے۔ آپ اس سے پہلے اور اس کے بعد مجھ پر اتنے ناراض نہیں ہوئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں نے تمہیں اس کے بارے میں دریافت

2169- وأخرجه ابن أبي شيبة 3/74 عن وكيع، والبزار "1035" من طريق أبي عاصم، كلاهما عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وقال الهيثمي في "المجمع" 3/177: رواه والبزار، ومرثد هذا لم يرو عنه غير ابنه مالك، وبقية رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 5/171، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 9/183، والبزار "1036"، والحاكم 1/437، والبيهقي 4/307 من طريق عكرمة بن عمار، عن أبي زميل سماك الحنفي، عن مالك بن مرثد، به. وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي!.

کرنے سے منع نہیں کیا تھا؟ اگر مجھے اس کی اجازت ہوتی' تو میں تمہیں اس کے بارے میں بتا دیتا۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) البتہ میں اس بات سے مامون نہیں ہوں کہ وہ دوسرے ہفتے میں ہو۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ هِيَ فِيْ رَمَضَانَ

مِنْ غَيْرِ شَكٍّ وَلَا ارْتِيَابٍ فِيْ غَيْرِهِ "ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْحَالِفَ اٰخِرَ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ اَنَّ امْرَاَتَهٗ طَالِقٌ، اَوْ عَبْدَهٗ حُرٌّ، اَوْ اَمَتَهٗ حُرَّةٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، اَنَّ الطَّلَاقَ، وَالْعِتْقَ غَيْرُ وَاقِعٍ اِلٰى مُضِيِّ السَّنَةِ مِنْ يَوْمٍ حَلَفَ؛ لِاَنَّهٗ زَعَمَ لَا يَدْرِيْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ هِيَ فِيْ رَمَضَانَ اَوْ فِيْ غَيْرِهٖ، لِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: مَنْ يَّقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْهَا"

باب 210: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ شب قدر کسی شک وشبہ کے بغیر رمضان کے مہینے میں ہوتی ہے

اور یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے' جو شخص شعبان کے آخری دن یہ حلف اٹھائے کہ شب قدر میں اس کی بیوی کو طلاق ہوگی' یا اس کا غلام آزاد ہوگا' یا اس کی کنیز آزاد ہوگی' تو طلاق یا غلام کی آزادی اس وقت تک واقع نہیں ہوگی جب تک قسم اٹھانے کے بعد ایک سال نہیں گزر جاتا۔ اس کی وجہ یہ ہے' وہ شخص یہ سمجھتا ہے' یہ بات معلوم نہیں ہے۔ شب قدر رمضان میں ہوئی ہے' یا رمضان کے علاوہ اور کسی مہینے میں ہوئی ہے' اور اس نے اپنے موقف کی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول بیان کیا ہے "جو شخص سارا سال نوافل ادا کرتا ہے وہ شب قدر کو پا سکتا ہے"۔

2170 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِيْ ابْنَ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ، حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ مَرْثَدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: سَاَلْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ: اَنَا كُنْتُ اَسْاَلَ النَّاسِ عَنْهَا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، اَفِيْ رَمَضَانَ اَوْ فِيْ غَيْرِهٖ؟ فَقَالَ: بَلْ هِيَ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَكُوْنُ مَعَ الْاَنْبِيَاءِ مَا كَانُوْا، فَاِذَا قُبِضَ الْاَنْبِيَاءُ رُفِعَتْ؟ اَمْ هِيَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: لَا، بَلْ هِيَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ اَيِّ رَمَضَانَ هِيَ؟ قَالَ: الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاُوَلِ، وَالْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، قَالَ: ثُمَّ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَ، فَاهْتَبَلْتُ غَفْلَتَهٗ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَتُخْبِرَنِّيْ، اَوْ لَمَا اَخْبَرْتَنِيْ: فِيْ اَيِّ الْعِشْرِيْنَ هِيَ؟ قَالَ: فَغَضِبَ عَلَيَّ مَا غَضِبَ عَلَيَّ مِثْلَهٗ قَبْلَهٗ، وَلَا بَعْدَهٗ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَوْ شَاءَ اَطْلَعَكُمْ عَلَيْهَا، الْتَمِسُوْهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ -- عبدالرحمٰن ابن مہدی -- عکرمہ بن عمار -- ساک حنفی -- مالک بن مرثد -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا میں نے کہا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے بارے میں دریافت کیا ہے' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے اس کے بارے میں سب سے زیادہ سوالات کیے تھے۔ انہوں نے بتایا

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! شب قدر کے بارے میں مجھے بتائیے کیا یہ رمضان میں ہوتی ہے یا رمضان کے علاوہ میں ہوتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! بلکہ یہ رمضان میں ہوتی ہے۔ حضرت ابوذر غفاری بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ پہلے زمانے کے انبیاء کے ساتھ تھی کہ جب ان انبیاء کا انتقال ہوا تو اسے بھی اٹھالیا گیا؟ یا پھر یہ قیامت کے دن تک رہے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! قیامت کے دن تک رہے گی۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ رمضان میں ہوتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے رمضان کے پہلے عشرے اور آخری عشرے میں تلاش کرو۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بات چیت میں مشغول ہو گئے۔ پھر آپ بات چیت کرتے رہے تو میں نے آپ کی عدم توجہ کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے عرض کی۔ یارسول اللہ! میں آپ کو قسم دیتا ہوں مجھے ضرور اس بارے میں بتائیے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کیا آپ نے مجھے بتایا نہیں' ان دو میں سے کون سے عشرے میں ہوتی ہے؟ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر اتنا ناراض ہوئے کہ آپ اس سے پہلے یا بعد میں مجھ پر اتنا ناراض نہیں ہوئے تھے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمہیں اس پر مطلع کر دیتا' تم اسے آخری سات (راتوں) میں تلاش کرو۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

خِلَافَ قَوْلِ مَنْ ذَكَرْنَا مَقَالَتَهُمْ فِي الْبَابِ قَبْلَ هٰذَا وَالدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الْحَالِفَ يَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ بِطَرْفِهِ بِاَنَّ امْرَاَتَهُ طَالِقٌ، اَوْ عَبْدَهُ حُرٌّ، فَهَلَّ هِلَالُ شَوَّالٍ كَانَ الطَّلَاقُ، اَوِ الْعِتْقُ، اَوْ هُمَا لَوْ كَانَ الْحَلِفُ بِهِمَا جَمِيعًا وَّاقِعًا اِذْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَدْ مَضَتْ بَعْدَ حَلِفِهِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ وَّلَا ارْتِيَابٍ، اِذْ هِيَ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ

باب 211: اس بات کی دلیل کا تذکرہ شب قدر رمضان کے آخری عشرے میں ہوتی ہے

اور یہ بات ان لوگوں کے موقف کے خلاف ہے' جن کا موقف ہم اس سے پہلے باب میں ذکر کر چکے ہیں اور اس بات کی دلیل کہ جو شخص رمضان کے مہینے کے دن میں سورج غروب ہونے سے پہلے قسم اٹھالے کہ اس کی بیوی کو طلاق ہے' یا اس کا غلام آزاد ہے تو شوال کا پہلی کا چاند نکلتے ہی کیا طلاق یا غلام آزاد کرنا واقع ہو جائیں گے۔ اگر اس نے ان دونوں کی قسم اٹھائی تھی' تو یہ دونوں واقع ہو جائیں گے کیونکہ کسی شک وشبہ کے بغیر یہ بات ہے' اس کے قسم اٹھانے کے بعد شب قدر گزر چکی ہے کیونکہ وہ رمضان کے آخری عشرے میں ہوتی ہے' نہ اس سے پہلے ہوتی ہے' نہ اس کے بعد ہوتی ہے۔

2171 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

2171– وأخرجه مسلم "1167" "215" في الصيام: باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها، والبيهقي 4/314–315 من طريق محمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد .

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْوَسَطَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ عَلٰى سُدَّتِهَا قِطْعَةٌ مِنْ حَصِيرٍ قَالَ: فَاَخَذَ الْحَصِيرَ بِيَدِهٖ، فَنَحَّاهَا فِي نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ، ثُمَّ اَطْلَعَ رَاْسَهٗ، فَكَلَّمَ النَّاسَ، فَدَنَوْا مِنْهُ، فَقَالَ: "اِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْوَسَطَ، ثُمَّ اُتِيتُ، فَقِيلَ لِي: اِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ" فَاعْتَكَفَ النَّاسُ مَعَهٗ قَالَ: وَاِنِّي اُرِيتُهَا لَيْلَةَ وِتْرٍ، وَاِنِّي اَسْجُدُ صَبِيحَتَهَا فِي طِينٍ وَمَاءٍ، فَاَصْبَحَ فِي لَيْلَةِ اِحْدٰى وَعِشْرِينَ، وَقَدْ قَامَ اِلَى الصُّبْحِ، فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ، فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ، فَاَبْصَرْتُ الطِّينَ وَالْمَاءَ فَخَرَجَ حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَجَبْهَتُهٗ وَاَنْفُهٗ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ، وَاِذَا هِيَ لَيْلَةُ اِحْدٰى وَعِشْرِينَ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ هٰذَا حَدِيثٌ شَرِيفٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی--معتمر بن سلیمان--عمارہ بن غزیہ--محمد بن ابراہیم--ابوسلمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے پہلے عشرے کا اعتکاف کیا۔ پھر آپ نے ایک ترکی خیمے میں درمیانے عشرے کا اعتکاف کیا جس کے سائبان پر چٹائی کا ایک ٹکڑا لٹکا ہوا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے چٹائی کو پکڑا اور لوگوں کے ساتھ بات چیت کی۔ لوگ آپ کے قریب ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اس رات کی تلاش میں پہلے عشرے میں اعتکاف کیا تھا۔ پھر میں نے درمیان عشرے میں اعتکاف کیا۔ پھر میں آیا' تو مجھے بتایا گیا' یہ (شب قدر) آخری عشرے میں ہو گی تو تم میں سے جو شخص اعتکاف کرنا چاہے۔ وہ اعتکاف کر لے (راوی کہتے ہیں:) تو لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ رات' طاق رات میں دکھائی گئی ہے۔ میں نے اس سے اگلی صبح پانی اور مٹی میں سجدہ کیا تھا۔

(راوی کہتے ہیں:) جب اکیسویں رات کی صبح ہوئی' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تو بارش شروع ہو گئی جس کے نتیجے میں مسجد کی چھت ٹپکنے لگی۔ میں نے مٹی اور پانی دیکھ لیا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو میں نے آپ کی (مبارک) پیشانی پر اور (مبارک) ناک پر مٹی اور پانی کا نشان دیکھا' تو یہ آخری عشرے کی اکیسویں رات تھی۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ روایت معزز ہے' معزز ہے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَطَلَبِهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

باب 212: مجمل اور غیر وضاحت شدہ الفاظ کے ذریعے' شب قدر کو تلاش کرنے اور اسے رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرنے کا حکم

2172 - سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ، عَنْ

اَبِیْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ عُمَرُ يَدْعُونِي مَعَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ لِي: لَا تَكَلَّمْ حَتّٰى يَتَكَلَّمُوا قَالَ: فَدَعَاهُمْ فَسَأَلَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، أَيُّ لَيْلَةٍ تَرَوْنَهَا؟ قَالَ: فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْلَةُ إِحْدٰى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْلَةُ ثَلَاثٍ، وَقَالَ آخَرُ: خَمْسٍ، وَأَنَا سَاكِتٌ قَالَ: فَقَالَ: مَا لَكَ لَا تَتَكَلَّمُ؟ قَالَ: قُلْتُ: إِنْ أَذِنْتَ لِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ تَكَلَّمْتُ قَالَ: فَقَالَ: مَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكَ إِلَّا لِتَتَكَلَّمَ قَالَ: فَقُلْتُ: أُحَدِّثُكُمْ بِرَأْيِي؟ قَالَ: عَنْ ذٰلِكَ نَسْأَلُكَ قَالَ: فَقُلْتُ: السَّبْعُ، رَأَيْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ذَكَرَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ سَبْعًا، وَخَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ سَبْعٍ وَنَبْتُ الْأَرْضِ سَبْعٌ قَالَ: فَقَالَ: هٰذَا أَخْبَرْتَنِي مَا أَعْلَمُ، أَرَأَيْتَ مَا لَا أَعْلَمُ؟ مَا هُوَ قَوْلُكَ: نَبْتُ الْأَرْضِ سَبْعٌ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: (ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا فَأَنْبَتْنَا) (عبس: 27)، إِلٰى قَوْلِهِ (وَفَاكِهَةً وَأَبًّا) (عبس: 31)، وَالْأَبُّ نَبْتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُهُ الدَّوَابُّ، وَلَا يَأْكُلُهُ النَّاسُ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: أَعَجَزْتُمْ أَنْ تَقُولُوا كَمَا قَالَ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِي لَمْ تَجْتَمِعْ شُئُونُ رَأْسِهِ بَعْدُ؟ إِنِّي وَاللّٰهِ مَا أَرَى الْقَوْلَ إِلَّا كَمَا قُلْتَ، وَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أَمَرْتُكَ أَنْ لَا تَكَلَّمَ حَتّٰى يَتَكَلَّمُوا، وَإِنِّي آمُرُكَ أَنْ تَتَكَلَّمَ مَعَهُمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن منذر-- ابن فضیل-- عاصم بن کلیب جرمی-- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ساتھ بلایا کرتے تھے (یعنی ان کے ساتھ بٹھایا کرتے تھے) انہوں نے مجھ سے فرمایا: جب تک یہ لوگ بات چیت نہ کر لیں' تم بات نہ کرنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بلایا اور ان سے شب قدر کے بارے میں دریافت کیا اور فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ ''تم لوگ اسے آخری عشرے میں تلاش کرو'' (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا) آپ کے خیال میں وہ کون سی رات ہوسکتی ہے؟ راوی کہتے ہیں: ان میں سے کسی نے کہا: وہ اکیسویں رات ہوگی' کسی نے کہا: تیسویں ہوگی۔ کسی نے کہا: پچیسویں ہوگی میں خاموش رہا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا۔ کیا وجہ ہے' تم بات کیوں نہیں کر رہے' تو میں نے عرض کی: امیر المومنین! آپ مجھے اجازت دیں گے تو میں بات کروں گا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہیں اسی لیے بلایا ہے' تم کلام کرو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں' تو میں نے عرض کی: کہ میں آپ کو اپنی رائے بتاؤں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اسی کے بارے میں دریافت کر رہے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: وہ ستائیسویں رات ہوگی' کیونکہ میں نے یہ بات دیکھی ہے' اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کا ذکر کیا ہے۔ سات زمینوں کا ذکر کیا ہے۔ انسان کو سات چیزوں سے پیدا کیا ہے۔ زمین میں سے سات چیزوں کے نکلنے کا ذکر کیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے جو مجھے بتایا ہے' اس سے میں' تو واقف ہوں' کیا تمہارے خیال میں کوئی ایسا پہلو بھی ہے' جس سے میں واقف نہیں ہوں

تم نے یہ جو کہا ہے زمین کو سات چیزوں سے پیدا کیا ہے تو اس سے مراد کیا ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
"پھر ہم نے زمین کو اچھی طرح چیر دیا ہے اور پھر اس میں اگایا"
یہ آیت یہاں تک ہے۔
"پھل اور چارہ" "ابّ" زمین کی اس پیداوار کو کہتے ہیں جسے جانور کھاتے ہوں۔ اسے انسان نہ کھاتے ہوں۔
تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ لوگ یہ نہیں کہہ سکتے تھے جو اس لڑکے نے بیان کر دیا ہے جس کے سر کے بال ابھی پوری طرح سے اگے نہیں ہیں۔ اللہ کی قسم! میری بھی اس بارے میں وہی رائے ہے جو تم نے بیان کی ہے پہلے میں نے تمہیں یہ ہدایت کی تھی کہ تم اس وقت تک کلام نہ کرنا جب تک یہ لوگ بات چیت نہیں کر لیتے لیکن اب میں تمہیں یہ حکم دیتا ہوں کہ تم ان کے ساتھ کلام کیا کرو۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ بِطَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فِي الْوِتْرِ مِنْهَا لَا فِي الشَّفْعِ

باب 213: اس روایت کا تذکرہ جو ان الفاظ کی وضاحت کرتی ہے جو مجمل الفاظ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں

اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں شب قدر تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔ جفت راتوں کے بارے میں یہ حکم نہیں دیا۔

2173 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ عُمَرُ يَسْاَلُنِي مَعَ الْاَكَابِرِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ يَقُولُ: لَا تَكَلَّمْ حَتّٰى يَتَكَلَّمُوا، فَسَاَلَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اطْلُبُوهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وِتْرًا، ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ ابْنِ عَبَّاسٍ مَعَ عُمَرَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- سلم بن جنادہ -- ابن ادریس -- عاصم بن کلیب -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مجھ سے بھی سوالات کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے شب قدر کے بارے میں دریافت کیا: اور ارشاد فرمایا: آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے آخری دس راتوں میں سے طاق رات ہوتی ہے۔

پھر راوی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پورا واقعہ بیان کیا ہے۔

2174 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، مِثْلَهُ،

اختلافِ روایت: اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: الْاَبُّ: مِمَّا اَنْبَتَتِ الْاَرْضُ مِمَّا لَا يَاْكُلُهُ النَّاسُ، وَتَاْكُلُهُ الْاَنْعَامُ "

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --سلم بن جنادہ-- ابن ادریس --عبدالملک-- سعید بن جبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔

''الاب'' اس چیز کو کہا جاتا ہے جو زمین سے اگتی ہے اسے انسان نہیں کھاتے ہیں بلکہ جانور کھاتے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ بِطَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِى الْوِتْرِ مِمَّا يَبْقَى مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ لَا فِى الْوِتْرِ مِمَّا يَمْضِى مِنْهَا

باب 214: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جن طاق راتوں میں شب قدر کو تلاش کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہ آخری عشرے کی راتیں ہیں اس سے پہلے کی طاق راتیں مراد نہیں ہیں

2175 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: ذَكَرْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ اَبِى بَكْرَةَ، فَقَالَ: مَا اَنَا بِطَالِبِهَا اِلَّا فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ بَعْدَ حَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنِّىْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: الْتَمِسُوهَا فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، فِىْ تِسْعٍ بَقِيْنَ، اَوْ فِىْ سَبْعٍ بَقِيْنَ، اَوْ فِىْ خَمْسٍ بَقِيْنَ، اَوْ فِىْ ثَلَاثٍ بَقِيْنَ، اَوْ فِىْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ، فَكَانَ لَا يُصَلِّىْ فِى الْعِشْرِيْنَ اِلَّا كَصَلَاتِهِ فِىْ سَائِرِ السَّنَةِ، فَاِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ اجْتَهَدَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --مؤمل بن ہشام-- اسماعیل ابن علیہ --عیینہ بن عبدالرحمٰن-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے شب قدر کا ذکر کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ حدیث سنی ہے میں اسے صرف آخری عشرے میں تلاش کرتا ہوں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''تم اسے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ جب نو راتیں باقی رہ گئی ہوں (یعنی اکیسویں رات میں) جب سات راتیں باقی رہ گئی ہوں (یعنی تیسویں رات میں) جب پانچ راتیں باقی رہ گئی ہوں (یعنی پچیسویں رات میں) یا جب تین راتیں باقی رہ گئی ہوں

(یعنی ستائیسویں رات میں) یا جب ایک رات باقی رہ گئی ہو (یعنی انیسویں رات میں)
راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ابتدائی دنوں میں باقی سال کی طرح عام نوافل ادا کرتے تھے جب آخری عشرہ شروع ہوجاتا تھا تو اہتمام کے ساتھ (زیادہ) عبادت کرتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلدَّلِيْلِ الَّذِیْ ذَكَرْتُ فِیْ طَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِی الْوِتْرِ مِمَّا يَبْقَى مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ لَا مِمَّا يَمْضِی مِنْهَا

باب 215: اس وضاحتی روایت کا تذکرہ جو اس دلیل کی وضاحت کرتی ہے جو میں نے طاق راتوں کے بارے میں شب قدر تلاش کرنے کی دلیل دی ہے یہ آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہوگی اس سے پہلے گزری ہوئی طاق راتیں مراد نہیں ہوں گی

2176 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ شَاهِيْنَ اَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِیُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنِ الْجُرَيْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ:

متنِ حدیث: اعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ وَهُوَ يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَبْلَ اَنْ تَبَيَّنَ لَهُ، ثُمَّ اَمَرَ بِالْبِنَاءِ، فَنُقِضَ، فَاُبِيْنَتْ لَهُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَاَمَرَ بِهِ فَاُعِيْدَ، فَخَرَجَ اِلَيْنَا، فَقَالَ: اِنَّهَا اُبِيْنَتْ لِیْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ، وَاِنِّیْ خَرَجْتُ لِاُبَيِّنَهَا لَكُمْ، فَتَلَاحَى رَجُلَانِ، فَنَسِيْتُهَا، فَالْتَمِسُوْهَا فِی التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ قَالَ: قُلْتُ: يَا اَبَا سَعِيْدٍ، اِنَّكُمْ اَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا، فَاَیُّ لَيْلَةٍ التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ؟ قَالَ: اَجَلْ، وَنَحْنُ اَحَقُّ بِذَاكَ، اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ اِحْدَى وَعِشْرِيْنَ، فَالَّتِیْ تَلِيْهَا هِیَ التَّاسِعَةُ، ثُمَّ دَعْ لَيْلَةً، ثُمَّ الَّتِیْ تَلِيْهَا السَّابِعَةُ، ثُمَّ دَعْ لَيْلَةً، ثُمَّ الَّتِیْ تَلِيْهَا الْخَامِسَةُ، اَبَا سَعِيْدٍ، الَّتِیْ تُسَمُّوْنَهَا اَرْبَعًا وَّعِشْرِيْنَ، وَسِتًّا وَّعِشْرِيْنَ، وَاثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- اسحاق بن شاہین ابوبشر واسطی -- خالد -- جریری -- ابونضرہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا آپ شب قدر تلاش کرنا چاہتے تھے یہ اس سے پہلے کی بات ہے جب یہ آپ کے سامنے واضح ہوگئی ہو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت آپ کے خیمے کو اکھاڑ لیا گیا۔ پھر آپ کے سامنے یہ بات واضح ہوئی کہ شب قدر آخری عشرے میں ہوگی تو آپ کے حکم کے تحت دوبارہ خیمہ لگایا گیا آپ ہمارے پاس تشریف لائے

2176- أخرجه أحمد 3/10، والطيالسي مختصرا "2166"، ومسلم "1167" "217" في الصيام: باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها وبيان محلها وأرجى أوقات طلبها، وأبو داوُد "1373" في الصلاة: باب: فيمن قال: ليلة إحدى وعشرين، وأبو يعلى "1324"، والبيهقي 4/308 من طرق عن الجريري، به .وأخرجه عبد الرزاق "7683" و "7684" من طريق أبي هارون العبدي عن أبي سعيد الخدري، به .

ہوا ارشاد فرمایا میرے سامنے شب قدر کو ظاہر کیا گیا ہے۔ میں تمہیں اس کے بارے میں بتانے کے لئے باہر آیا تھا لیکن فلاں دو آدمی اس کے بارے میں بحث کر رہے تھے تو مجھے یہ بھلادی گئی ہے تم اسے نویں ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔ (یعنی اکیسویں تیئسویں پچیسویں رات میں تلاش کرو)

راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابوسعید خدری! آپ ہم سے زیادہ گنتی جانتے ہیں نویں ساتویں اور پانچویں رات سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: ٹھیک ہے ہم اس بات کے زیادہ حقدار ہیں۔ جب اکیسویں رات آجائیں گی تو اس کے بعد والی رات نویں ہوگی پھر ایک رات چھوڑ دو۔ اس کے بعد والی ساتویں ہوگی پھر ایک رات چھوڑ دو اس کے بعد والی پانچویں ہوگی۔

(راوی کہتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے وہ راتیں مراد لی ہیں جنہیں آپ لوگوں نے چوبیسویں اٹھائیسویں اور بائیسویں رات کا نام دیا ہے۔

2177 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ، وَزَادَ الثَّالِثَةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ابوبشر واسطی-- خالد-- جریری--ابوعلاء--مطرف (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''تیسری رات''

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ مِمَّا يَبْقَى مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ قَدْ يَكُوْنُ اَيْضًا الْوِتْرَ مِمَّا مَضَى مِنْهُ، اِذِ الشَّهْرُ قَدْ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ

باب 216: اس بات کی دلیل کہ طاق راتوں سے مراد آخری عشرے کی طاق راتیں ہیں تو کبھی یہ طاق رات گزرے ہوئے مہینے سے بھی ہو سکتی ہے کیونکہ مہینہ بعض اوقات انتیس دن کا ہوتا ہے

2178 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِيْ سِمَاكٌ اَبُوْ زُمَيْلٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنِيْ عُمَرُ قَالَ:

متنِ حدیث: لَمَّا اعْتَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتَ فِيْ غُرْفَةٍ تِسْعَةً وَعِشْرِيْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعَةً وَعِشْرِيْنَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- عمر بن یونس-- عکرمہ ابن عمار-- سماک ابوزمیل (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما-- حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج سے علیحدگی اختیار کی تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ تو اپنے بالاخانے میں انتیس دن رہے ہیں (یعنی ابھی مہینہ پورا نہیں ہوا) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بعض اوقات مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلدَّلِيلِ الَّذِي ذَكَرْتُ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ بِطَلَبِهَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ مِمَّا قَدْ مَضَى مِنَ الشَّهْرِ، وَكَانَتْ لَيْلَةَ سَابِعَةٍ مِمَّا تَبَقَّى

باب 217: اس روایت کا تذکرہ جو اس دلیل کی وضاحت کرتی ہے جو میں نے ذکر کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے شب قدر کو تیئسویں رات میں تلاش کرنے کا حکم دیا تھا' جو مہینے کے اس حصے میں تھی' جو گزر چکا تھا اور باقی رہ جانے والے مہینے کے حساب سے وہ ساتویں رات بنتی تھی۔

2179 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: ذَكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

كَمْ مَضَى مِنَ الشَّهْرِ؟ قُلْنَا: مَضَى اثْنَانِ وَعِشْرُونَ، وَبَقِيَ ثَمَانٍ قَالَ: لَا، بَلْ بَقِيَ سَبْعٌ قَالُوا: لَا، بَلْ بَقِيَ ثَمَانٍ قَالَ: لَا، بَلْ بَقِيَ سَبْعٌ قَالُوا: لَا، بَلْ بَقِيَ ثَمَانٍ قَالَ: لَا، بَلْ بَقِيَ سَبْعٌ، الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ. ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ، حَتَّى عَدَّ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ "، ثُمَّ قَالَ: الْتَمِسُوهَا اللَّيْلَةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- اعمش -- ابوصالح (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم نبی اکرم ﷺ کی موجوگی میں شب قدر کا ذکر کر رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: مہینے کے کتنے دن گزر چکے ہیں؟ ہم نے عرض کی: بائیس دن گزر گئے ہیں اور آٹھ دن باقی ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ سات دن باقی ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! بلکہ آٹھ دن باقی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ سات دن باقی ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! بلکہ آٹھ دن باقی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ سات دن باقی ہیں' کیونکہ مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے انتیس کا عدد بنایا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''ان میں شب قدر کو تلاش کرو''

2180 - خَبَرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ: الْتَمِسُوهَا اللَّيْلَةَ، وَذٰلِكَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن انیس کے حوالے سے منقول روایت بھی اسی باب سے تعلق رکھتی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:

"اس کو آج رات میں تلاش کرو" اور یہ 23 ویں رات کی بات ہے۔

2181 - خَبَرُ اَبِیْ سَعِیْدٍ:

متن حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ اِحْدَى وَعِشْرِينَ، وَاِنَّ جَبِينَهُ وَاَرْنَبَةَ اَنْفِهِ لَفِي الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ؛ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ اَعْلَمَهُمْ اَنَّهُ رَاَى اَنَّهُ يَسْجُدُ صَبِيحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي مَاءٍ وَطِينٍ، فَكَانَتْ لَيْلَةُ اِحْدَى وَعِشْرِينَ الْوِتْرَ مِمَّا مَضَى مِنَ الشَّهْرِ، فَيُشْبِهُ اَنْ يَكُونَ رَمَضَانُ فِي تِلْكَ السَّنَةِ كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ، فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ التَّاسِعَةَ مِمَّا بَقِيَ مِنَ الشَّهْرِ، الْحَادِيَةَ وَالْعِشْرِينَ مِمَّا مَضَى مِنْهُ

❋❋ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے۔

"میں نے اکیسویں رات کی صبح کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کی پیشانی مبارک اور ناک مبارک پر پانی اور کیچڑ لگا ہوا تھا۔

(امام ابن خزیمہ کہتے ہیں) یہ روایت بھی اسی قسم سے تعلق رکھتی ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرات کو یہ بتادیا تھا کہ آپ نے یہ بات خواب میں ملاحظہ فرمائی ہے' آپ شب قدر کی اگلی صبح کو پانی اور مٹی میں سجدہ کررہے تھے۔ اکیسویں رات کیونکہ طاق رات ہے' تو اس بات کا امکان موجود ہے' اس سال رمضان انتیس دن کا ہوگا' تو یہ باقی رہ جانے والے مہینے کی نویں رات ہوگی اور گزرے ہوئے مہینے کی اکیسویں رات ہوگی۔

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَمْرِ بِطَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا اَمَرَ بِالْاِقْتِصَارِ عَلَى طَلَبِهَا فِي السَّبْعِ دُونَ الْعَشْرِ جَمِيعًا

باب 218: اس روایت کا تذکرہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے روایت کی گئی ہے' شب قدر کو آخری سات دنوں میں تلاش کرنا چاہئے اور اس میں اس علت کا تذکرہ نہیں ہے' اس روایت میں دس دن کی بجائے سات دن میں تلاش کرنے کا حکم کیوں دیا گیا ہے؟

2182 - سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ النَّاسُ يَرَوْنَ الرُّؤْيَا، فَيَقُصُّونَهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ عَلَى السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ

قَالَ اَبُو بَكْرٍ: " هٰذَا الْخَبَرُ يَحْتَمِلُ مَعْنَيَيْنِ: اَحَدُهُمَا: فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ اَنْ يَكُونَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عَلِمَ تَوَاطُؤَ رُؤْيَا الصَّحَابَةِ اَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَخِيرِ فِي تِلْكَ السَّنَةِ اَمَرَهُمْ تِلْكَ السَّنَةَ بِتَحَرِّيهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ، وَالْمَعْنَى الثَّانِي: اَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَهُمْ بِتَحَرِّيهَا وَطَلَبِهَا فِي

السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ اِذَا ضَعُفُوْا وَعَجَزُوْا عَنْ طَلَبِهَا فِي الْعَشْرِ كُلِّهٖ"

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- عبدالوارث -- ایوب -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

لوگوں نے (شب قدر کے بارے میں) مختلف خواب دیکھے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میں نے یہ بات نوٹ کی ہے' تمہارے خوابوں میں آخری سات راتوں کے بارے میں اتفاق پایا گیا ہے' تو جس شخص نے اس (شب قدر) کو تلاش کرنا ہو وہ اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے"۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ روایت دو معنی کا احتمال رکھتی ہے۔ ایک احتمال یہ ہے' آخری سات راتوں میں ہو' تو اس کی صورت یوں ہوگی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خوابوں کے اتفاق کی وجہ سے اس بات کا پتہ چل گیا' اس سال یہ آخری سات راتوں میں سے کسی ایک رات میں ہوگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سال کے بارے میں صحابہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ اس رات کو آخری سات راتوں میں تلاش کریں۔

دوسرا احتمال یہ ہو سکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ رات تلاش کرنے کا حکم آخری سات راتوں میں اس وقت دیا ہو جب وہ پورے عشرے میں اسے تلاش کرنے کے حوالے سے کمزور اور عاجز ہوں۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ الْمَعْنَى الثَّانِيْ الَّذِيْ ذَكَرْتُ اَنَّهٗ اَمَرَ بِطَلَبِهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ اِذَا ضَعُفَ وَعَجَزَ طَالِبُهَا عَنْ طَلَبِهَا فِي الْعَشْرِ كُلِّهٖ

باب 219: اس روایت کا تذکرہ' جو دوسرے مفہوم کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے' جو میں نے ذکر کیا

2182: صحیح ابن حبان - کتاب الصوم' باب الاعتکاف ولیلۃ القدر - ذکر البیان بأن لیلۃ القدر تکون فی رمضان فی العشر الأواخر' حدیث: 3743' المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب الصوم' وأما حدیث شعبۃ - حدیث: 1534' السنن الکبری للنسائی - کتاب الصیام' کتاب الاعتکاف - لیلۃ القدر فی کل رمضان' حدیث: 3311' صحیح البخاری - کتاب صلاۃ التراویح' باب التماس لیلۃ القدر فی السبع الأواخر - حدیث: 1927' صحیح مسلم - کتاب الصیام' باب فضل لیلۃ القدر - حدیث: 2059' صحیح ابن حبان - کتاب الصوم' باب الاعتکاف ولیلۃ القدر - ذکر الأمر بطلب لیلۃ القدر لمن أرادها فی السبع الأواخر' حدیث: 3735' موطأ مالک - کتاب الاعتکاف' باب ما جاء فی لیلۃ القدر - حدیث: 699' مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الصیام' باب لیلۃ القدر - حدیث: 7425' السنن الکبری للنسائی - کتاب الصیام' کتاب الاعتکاف - التماس لیلۃ القدر فی التسع والسبع والخمس' حدیث: 3285' شرح معانی الآثار للطحاوی - کتاب الطلاق' باب الرجل یقول لامرأتہ أنت طالق لیلۃ القدر متی یقع الطلاق - حدیث: 2980' مسند الحمیدی - أحادیث عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ' حدیث: 612' مسند أبی یعلی الموصلی - مسند عبد اللہ بن عمر' حدیث: 5353' المعجم الأوسط للطبرانی - باب العین' باب المیم من اسمہ: محمد - حدیث: 7477

ہے آخری سات دنوں میں تلاش کرنے کا حکم اس صورت میں ہے؛ جب اس کا طالب کوئی شخص پورے عشرے میں اس کی تلاش سے کمزور اور عاجز ہو

2183 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: " الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ - يَعْنِي: لَيْلَةَ الْقَدْرِ - فَإِنْ ضَعُفَ أَحَدُكُمْ أَوْ عَجَزَ فَلَا يُغْلَبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِي "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- عقبہ بن حریث (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اسے اسی آخری عشرے میں تلاش کرو''۔ یعنی شب قدر کو

''اگر کوئی شخص کمزور ہو، یا عاجز آجائے' تو وہ باقی رہ جانے والی سات راتوں کے حوالے سے مغلوب نہ ہو''۔

جُمَّاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ اللَّيَالِي الَّتِي كَانَ فِيهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ تَنْتَقِلُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فِي الْوِتْرِ عَلَى مَا ثَبَتَ

مجموعہ ابواب ان راتوں کا تذکرہ جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں شب قدر ہوتی رہی اور اس بات کی دلیل کہ یہ بات ثابت ہے' شب قدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَدْ كَانَتْ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ الشَّهْرِ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ فِي رَمَضَانَ

باب **220**: اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں شب قدر ایک مرتبہ رمضان کی اکیسویں رات میں آئی تھی

2184 - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبَرُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَمْلَيْتُهُ فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں دوسری جگہ املاء کروا چکا ہوں۔

2183- واخرجه مسلم "1165" "209" في الصيام: باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها، من طريق محمد بن جعفر، بِهِ .واخرجه الطيالسي "1912"، واحمد 2/44 و 75 و 91، والبيهقي 4/311 من طريق شعبة، بِهِ .واخرجه ابن أبي شيبة 3/75، ومسلم "1165" "210" و "211" .

بَابُ ذِكْرِ الْأَمْرِ بِطَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ، إِذْ جَائِزٌ أَنْ تَكُونَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي بَعْضِ السِّنِينَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ، وَفِي بَعْضٍ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ

باب 221: شب قدر کو تیئسویں رات میں تلاش کرنے کا تذکرہ' کیونکہ اس بات کا امکان موجود ہے' کسی سال شب قدر اکیسویں رات میں ہو اور کسی سال تیئسویں رات میں ہو

2185 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْبٍ، عَنْ أَخِيهِ فُلَانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْبٍ قَالَ:

متنِ حدیث: جَلَسْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُنَيْسٍ فِي مَجْلِسِ جُهَيْنَةَ فِي هَذَا الشَّهْرِ، فَقُلْنَا: يَا أَبَا يَحْيَى هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ الْمُبَارَكَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، جَلَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ هَذَا الشَّهْرِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَتَى نَلْتَمِسُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ الْمُبَارَكَةَ؟ قَالَ: الْتَمِسُوهَا هَذِهِ اللَّيْلَةَ، ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: تِلْكَ إِذًا أُولَى ثَمَانٍ

توضیحِ مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يُسَمِّهِ ابْنُ عُلَيَّةَ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْبٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --مؤمل بن ہشام-- اسماعیل ابن علیہ --محمد بن اسحاق-- معاذ بن عبداللہ بن خبیب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: فلاں بن عبداللہ بن خبیب بیان کرتے ہیں:

ہم لوگوں حضرت عبداللہ بن انیس کے ساتھ جہینہ قبیلے کی محفل میں اسی مہینے میں بیٹھے ہوئے تھے' تو ہم نے کہا: اے ابو یحییٰ! کیا آپ نے اس رات کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی زبانی کوئی بات سنی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ایک مرتبہ ہم اس مہینے کے آخر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک صاحب نے آپ کی خدمت میں عرض کی: اس مبارک رات کو ہم کب تلاش کریں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس رات کو آج کی رات' تیئسویں رات میں تلاش کرو' تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: پھر تو یہ پہلے آٹھ دنوں میں ہوگی۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ابن علیہ نے ان صاحب کا نام ذکر نہیں کیا لیکن وہ عبداللہ بن عبداللہ بن خبیب تھے۔

2186 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا أَبِي، وَشُعَيْبٌ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُنَيْسٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْتَمِسُوهَا اللَّيْلَةَ، وَتِلْكَ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هِيَ إِذًا أُولَى ثَمَانٍ، فَقَالَ: بَلْ أُولَى سَبْعٍ؛ فَإِنَّ الشَّهْرَ لَا يَتِمُّ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--ابن عبدالحکم--اپنے والد اور شعیب--لیث--زید بن ابوحبیب--محمد بن اسحاق--معاذ بن عبداللہ بن خبیب--عبداللہ بن عبداللہ بن خبیب--عبداللہ بن انیس کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

ان سے شب قدر کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' تو تم اس کو آج کی رات میں تلاش کرو' تو یہ تیسویں رات تھی۔

ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر تو یہ پہلی آٹھ راتوں میں ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔ پہلی سات راتوں میں ہوگی کیونکہ بعض اوقات مہینہ مکمل نہیں ہوتا (یعنی انتیس دن کے بعد مہینہ پورا ہو جاتا ہے)۔

بَابُ ذِكْرِ كَوْنِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي بَعْضِ السِّنِينَ، لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ إِذْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ تَنْتَقِلُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوِتْرِ عَلَى مَا ذَكَرْتُ

باب 222: بعض سالوں میں شب قدر کے ستائیسویں رات میں ہونے کا تذکرہ' کیونکہ شب قدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے' جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں

2187 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ:

متنِ حدیث: " لَوْلَا سُفَهَاؤُكُمْ لَوَضَعْتُ يَدَيَّ فِي أُذُنَيَّ فَنَادَيْتُ: أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ سَبْعٌ وَعِشْرُونَ، نَبَأُ مَنْ لَمْ يَكْذِبْنِي، عَنْ نَبَأِ مَنْ لَمْ يَكْذِبْهُ، يَعْنِي أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثُ بُنْدَارٍ " وَقَالَ أَبُو مُوسَى: قَالَ: سَمِعْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ، وَقَالَ: رَمَضَانُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ قَبْلَهَا، نَبَأُ مَنْ لَمْ يَكْذِبْنِي، عَنْ نَبَأِ مَنْ لَمْ يَكْذِبْهُ، وَلَمْ يَقُلْ: يَعْنِي أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--ابوموسیٰ اور محمد بن بشار--عبدالرحمٰن بن مہدی وہ کہتے ہیں: (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) جابر بن یزید بن رفاعہ--یزید بن ابوسلیمان--زر بن حبیش بیان کرتے ہیں:

اگر تمہارے اندر نادان لوگوں کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اپنے کانوں میں انگلیاں دے کر یہ اعلان کرتا کہ شب قدر ستائیسویں رات ہے' اور یہ ان صاحب کی دی ہوئی اطلاع ہے' جنہوں نے میرے ساتھ غلط بیانی نہیں کی اور ان کے حوالے سے یہ اطلاع دی ہے جنہوں نے ان کے ساتھ غلط بیانی نہیں کی (راوی کہتے ہیں:) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' یہ روایت بندار کی نقل کی ہے۔

ابوموسیٰ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں نے زر بن حبیش کو یہ کہتے ہوئے سنا: رمضان کے آخری عشرے کے آخری

2187: مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حديث زر بن حبيش - حديث: 20689' السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد' سورة القدر - حديث: 11244

سات دنوں سے پہلے ہوتی ہیں۔ (زر کہتے ہیں:) مجھے یہ بات ان صاحب نے بتائی ہے جنہوں نے میرے ساتھ غلط بیانی نہیں کی ہے اور ان کے حوالے سے بتائی ہے جنہوں نے ان کے ساتھ غلط بیانی نہیں کی ہے۔

اس راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے تھے: اس سے مراد یہ ہے' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

2188 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، اَخْبَرَنَا النَّضْرُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدَةَ وَهُوَ ابْنُ اَبِي لُبَابَةَ قَالَ: سَمِعْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ، عَنْ اُبَيٍّ قَالَ:

متنِ حدیث: لَيْلَةُ الْقَدْرِ، اِنِّي لَاَعْلَمُهَا هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي اَمَرَنَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ "

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- اسحاق بن منصور -- نضر -- شعبہ -- عبدہ ابن ابولبابہ -- زر بن حبیش' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

شب قدر کو میں جانتا ہوں یہ وہی رات ہے' جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا' یہ ستائیسویں رات ہے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِطَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اٰخِرَ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ اِذْ جَائِزٌ اَنْ يَكُوْنَ فِي بَعْضِ السِّنِيْنَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ

باب **223**: رمضان کی آخری رات میں شب قدر کو تلاش کرنے کا حکم' کیونکہ اس بات کا امکان موجود ہے' کسی سال یہ اسی رات میں ہو۔

2189 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِلْتَمِسُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي اٰخِرِ لَيْلَةٍ فِي خَبَرِ اَبِي بَكْرَةَ: اَوْ فِي اٰخِرِ لَيْلَةٍ "

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن حسین بن ابراہیم بن حسن -- علی بن عاصم -- جریری -- عبداللہ بن بریدہ -- حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ شب قدر کو آخری رات میں تلاش کرو''۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''یا رمضان کی آخری رات میں تلاش کرو''

بَابُ صِفَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِنَفْيِ الْحَرِّ وَالْبَرْدِ فِيهَا، وَشِدَّةِ ضَوْئِهَا، وَمَنْعِ خُرُوجِ شَيَاطِينِهَا مِنْهَا حَتّٰى يُضِيءَ فَجْرُهَا

باب 224: شب قدر کی صفت اس حوالے سے کہ اس میں گرمی نہیں ہوتی ٹھنڈک ہوتی ہے روشنی زیادہ ہوتی ہے اس کی صبح صادق ہونے تک شیاطین کا نکلنا ممنوع ہوتا ہے

2190 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الزِّيَادِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرَشِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنِّي كُنْتُ اُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ نُسِّيتُهَا، وَهِيَ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ لَيَالِيهَا، وَهِيَ لَيْلَةٌ طَلْقَةٌ بَلْجَةٌ، لَا حَارَّةٌ وَلَا بَارِدَةٌ،

اختلافِ روایت: وَزَادَ الزِّيَادِيُّ: كَاَنَّ فِيهَا قَمَرًا يَفْضَحُ كَوَاكِبَهَا، وَقَالَا: لَا يَخْرُجُ شَيْطَانُهَا حَتّٰى يُضِيءَ فَجْرُهَا

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن زیاد بن عبید اللہ الزیادی اور محمد بن موسیٰ حرشی -- فضیل بن سلیمان -- عبد اللہ بن عثمان بن خثیم -- ابوزبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مجھے شب قدر خواب میں دکھائی گئی اور پھر وہ مجھے بھلا دی گئی تو یہ آخری عشرے کی کوئی رات ہوتی ہے۔ یہ خوشگوار اور روشن رات ہوتی ہے۔ اس میں نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے نہ زیادہ سردی ہوتی ہے۔

(زیادی) نامی راوی نے یہ الفاظ مزید نقل کیے ہیں: ''اس رات میں چاند گویا اپنے ستاروں کی روشنی کو ماند کر رہا ہوتا ہے''۔

جبکہ دونوں راویوں نے الفاظ نقل کیے ہیں۔

''اس کا شیطان اس وقت تک نہیں نکلتا جب تک اس کی صبح صادق نہیں ہو جاتی''۔

بَابُ صِفَةِ الشَّمْسِ عِنْدَ طُلُوعِهَا صَبِيحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

باب 225: شب قدر کی اگلی صبح کا سورج طلوع ہونے کی صفت

2191 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ، وَعَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ قَالَ: قُلْتُ لِاُبَيٍّ: يَا اَبَا الْمُنْذِرِ، ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ زِرًّا يَقُولُ:

متن حدیث: سَأَلْتُ اُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ، فَقُلْتُ: اِنَّ اَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: مَنْ يَّقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَقَالَ: يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَرَادَ اَنْ لَّا يَتَّكِلُوْا، وَلَقَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَاَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ قَالَ: قُلْنَا: يَا اَبَا الْمُنْذِرِ بِاَيِّ شَيْءٍ يُعْرَفُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: بِالْعَلَامَةِ، اَوْ بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ لَا شُعَاعَ لَهَا لَمْ يَقُلِ الدَّوْرَقِيُّ: لَقَدْ اَرَادَ اَنْ لَّا يَتَّكِلُوْا"

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ فِيْ عَقِبِ خَبَرِهٖ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ نَحْوَهُ.

وَحَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ زِرٍّ نَحْوَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان-- عبدہ بن ابولبابہ اور عاصم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا میں نے کہا: آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں: جو شخص پورا سال (روزانہ رات کو) نوافل ادا کرتا رہے وہی شب قدر کو پا سکتا ہے تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے ان کا مقصد یہ ہوگا کہ لوگ (کسی ایک یا چند ایک راتوں پر ہی) اکتفاء نہ کرلیں ورنہ وہ بھی یہ بات جانتے ہیں یہ (یعنی شب قدر) رمضان کے مہینے میں ہوتی ہے اور یہ (رمضان کے) آخری عشرے میں ہوتی ہے اور یہ (رمضان کی) ستائیسویں رات ہوتی ہے۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے دریافت کیا: اے ابومنذر (یعنی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) اس کی پہچان کیسے ہوسکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: (ایک مخصوص) علامت (راوی کو شک ہے یا شاید یہ لفظ ہے) نشانی کے ذریعے جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے: (اس رات سے اگلے) دن جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

دورقی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ''ان کا مقصد یہ ہوگا کہ لوگ اکتفاء نہ کرلیں''۔

دورقی نے یہی روایت دو دیگر اسناد کے ہمراہ بھی ہمیں بیان کی ہے۔

بَابُ حُمْرَةِ الشَّمْسِ عِنْدَ طُلُوْعِهَا وَضَعْفِهَا صَبِيْحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَالِاسْتِدْلَالِ بِصِفَةِ الشَّمْسِ عَلٰى لَيْلَةِ الْقَدْرِ اِنْ صَحَّ الْخَبَرُ؛ فَاِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ حِفْظِ زَمْعَةَ

2191- وأخرجه الحميدي "375"، ومسلم 2/828 "220" في الصيام: باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها، والبيهقي 4/312، والبغوي "1828" من طريق سفيان بن عيينة، به ولم يذكر البغوي فيه: عبدة . وأخرجه مسلم "762" "180" في صلاة المسافرين: باب الترغيب في قيام رمضان، و 2/828 "221" من طريق شعبة، عن عبدة، عن زر، به .وأخرجه عبد الرزاق "7700"، وأبو داوٗد "1378" في الصلاة: باب في ليلة القدر، والترمذي "793" في الصوم: باب ما جاء في ليلة القدر، وابن خزيمة "2193" من طرق عن عاصم، عن زر، به .وأخرجه ابن ابي شيبة 3/76 من طريق ابي خالد وعامر الشعبي، عن زر، به . وانظر الحديثين الآتيين .

باب 226: شب قدر کی اگلی صبح سورج طلوع ہونے کے وقت اس کے سرخ اور دھوپ کے کم ہونے کا تذکرہ

سورج کی صفت کی وجہ سے شب قدر پر استدلال کرنا بشرطیکہ روایت مستند ہو کیونکہ زمعہ نامی راوی کے حوالے سے میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے

2192 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنِي اَبُوْ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا زَمْعَةُ، عَنْ سَلَمَةَ هُوَ ابْنُ وَهْرَامَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ: لَيْلَةٌ طَلْقَةٌ، لَا حَارَّةٌ وَّلَا بَارِدَةٌ، تُصْبِحُ الشَّمْسُ يَوْمَهَا حَمْرَاءَ ضَعِيفَةً

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- ابوعامر -- زمعہ -- سلمہ ہو ابن وہرام -- عکرمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما شب قدر کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: یہ ایک معتدل رات ہوگی نہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی اور اس کے اگلے دن جب سورج نکلے گا تو وہ سرخ اور کمزور ہوگا (یعنی دھوپ کی چمک کم ہوگی)۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ الشَّمْسَ لَا يَكُوْنُ لَهَا شُعَاعٌ اِلٰى وَقْتِ ارْتِفَاعِهَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ اِلٰى اٰخِرِ النَّهَارِ

باب 227: اس بات کی دلیل کہ اس دن سورج کے نکلنے سے لے کر دن کے آخری حصے تک اس کی شعاع نہیں ہوتی۔ (یعنی دھوپ ماند ہوتی ہے)

2193 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: اَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ؛ فَاِنَّ صَاحِبَنَا - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ - سُئِلَ عَنْهَا، فَقَالَ: مَنْ يَّقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْهَا قَالَ: رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، لَقَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ، وَلٰكِنَّهُ كَرِهَ اَنْ يَّتَّكِلُوا، اَوْ اَحَبَّ اَنْ لَّا يَتَّكِلُوا، وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَفِيْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، لَا يَسْتَثْنِيْ قَالَ: قُلْتُ: اَبَا الْمُنْذِرِ، اَنّٰى عَلِمْتَ ذٰلِكَ قَالَ: بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُلْتُ لِزِرٍّ: مَا الْاٰيَةُ؟ قَالَ: تَطْلُعُ الشَّمْسُ صَبِيحَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ مِثْلَ الطَّسْتِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حماد ابن زید -- عاصم -- زر بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ مجھے شب قدر کے بارے میں بتائیے کیونکہ ہمارے آقا یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: جو شخص سال بھر (روزانہ رات کے وقت) نوافل ادا کرتا رہے وہی اسے پاسکتا ہے تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم کرے وہ یہ جانتے تھے یہ رات رمضان میں ہوتی ہے لیکن وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ لوگ اسی پر اکتفاء کرلیں۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ یہ چاہتے تھے لوگ

اسی پر اکتفاء نہ کرلیں۔ اللہ کی قسم! یہ (یعنی شب قدر) رمضان کے مہینے میں ستائیسویں رات ہوتی ہے (راوی کہتے ہیں:) انہوں نے اس میں کوئی استثناء نہیں کیا' تو میں نے کہا: اے ابومنذر! مجھے اس کا پتہ کیسے چلے گا؟ انہوں نے فرمایا: اس نشانی کی وجہ سے جو نبی اکرم نے ہمیں بتائی تھی۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے زر سے کہا: وہ نشانی کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: اس رات سے اگلی صبح جب سورج نکلتا ہے تو اس کی دھوپ میں چمک نہیں ہوتی۔ یہ بلند ہونے تک طشت کی طرح محسوس ہوتا ہے۔

بَابِ ذِكْرِ كَثْرَةِ الْمَلَائِكَةِ فِي الْأَرْضِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ

باب 228: شب قدر میں' زمین میں فرشتوں کے زیادہ ہونے کا تذکرہ

2194 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ السَّابِعَةِ، اَوِ التَّاسِعَةِ وَعِشْرِيْنَ، وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ اَكْثَرُ فِي الْاَرْضِ مِنْ عَدَدِ الْحَصَى

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عمرو بن علی -- ابوداؤد -- عمران قطان -- قتادہ -- ابومیمونہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

شب قدر ستائیسویں رات ہوتی ہے' یا انتیسویں رات ہوتی ہے' اور اس رات میں زمین میں کنکریوں کی تعداد' سے زیادہ فرشتے موجود ہوتے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ الْمُدْرِكَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ فِيْ جَمَاعَةٍ لَيْلَةَ الْقَدْرِ يَكُوْنُ مُدْرِكًا لِفَضِيْلَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

باب 229: اس بات کا بیان کہ شب قدر میں عشاء کی نماز با جماعت پالینے والا شخص شب قدر کی فضیلت کو پالیتا ہے

2195 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا فَرْقَدٌ وَّهُوَ ابْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ وَهُوَ ابْنُ اَبِي الْحَسْنَاءِ الْيَمَانِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ فِيْ جَمَاعَةٍ فِيْ رَمَضَانَ فَقَدْ اَدْرَكَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عمرو بن علی -- عبداللہ بن عبدالمجید حنفی -- فرقد ابن حجاج -- عقبہ ابن ابوحسناء یمانی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رمضان کے مہینے میں عشاء کی نماز با جماعت ادا کرے وہ شب قدر کو پالیتا ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ اِنْسَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ بَعْدَ رُؤْيَتِهِ اِيَّاهَا

باب 230: اللہ تعالیٰ کا نبی اکرم ﷺ کو شب قدر دکھانے کے بعد اسے بھلا دینا

2196 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، اِنِّيْ كُنْتُ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: ''مجھے شب قدر دکھائی گئی پھر بھلا دی گئی''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ رُؤْيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ كَانَ فِيْ نَوْمٍ، وَفِيْ يَقَظَةٍ

باب 231: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے جو شب قدر دیکھی تھی وہ نیند کی حالت میں تھی اور بیداری کی حالت میں بھی تھی

2197 - اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، اَخْبَرَهُمْ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ اَيْقَظَنِيْ اَهْلِيْ فَنَسِيْتُهَا، فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم -- ابن وہب -- یونس -- ابن شہاب زہری -- ابوسلمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے شب قدر دکھائی گئی' پھر میری بیوی نے مجھے جگا دیا اور میں اسے بھول گیا' تو تم اسے باقی رہ جانے والے عشرے میں تلاش کرو''۔

بَابُ ذِكْرِ رَجَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَظَنِّهِ اَنْ يَكُوْنَ رَفْعُ عِلْمِهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ خَيْرًا لِاُمَّتِهِ مِنْ اِطِّلَاعِهِمْ عَلٰى عِلْمِهَا اِذِ الْاِجْتِهَادُ فِي الْعَمَلِ لَيَالِيًا طَمَعًا فِيْ اِدْرَاكِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اَفْضَلُ وَاَكْثَرُ عَمَلًا مِنَ الْاِجْتِهَادِ فِيْ لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ خَاصَّةً

باب 232: نبی اکرم ﷺ کی امید اور آپ کے اس گمان کا تذکرہ

شب قدر کے بارے میں آپ کے علم کا اٹھا لیا جانا' آپ کی امت کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہوگا کہ انہیں اس کے بارے میں علم ہو جاتا کیونکہ شب قدر کی فضیلت حاصل کرنے کے لئے مختلف راتوں میں اہتمام کے ساتھ عبادت کرنا'

2197- وهو في "صحيح مسلم" "1166" في الصيام: باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "1166"، والبيهقي 4/308 من طرق عن ابن وهب، به. وأخرجه الدارمي 2/28 من طريق الليث، عن يونس، به. وأخرجه أحمد 2/291 عن يزيد، عن المسعودي وأبي النضر، عن عاصم بن كليب، عن أبيه، عن أبي هريرة.

صرف ایک مخصوص رات میں اہتمام کے ساتھ عبادت کرنے کے مقابلے میں افضل اور بڑا کام ہے۔

2198 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ،

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُخْبِرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ: إِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ، فَرُفِعَتْ، وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ، فَالْتَمِسُوهَا فِي التِّسْعِ وَالسَّبْعِ وَالْخَمْسِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: " فَرُفِعَتْ، يَعْنِي: مَعْرِفَتِي بِتِلْكَ اللَّيْلَةِ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- علی بن حجر -- اسماعیل بن جعفر -- حمید (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ -- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شب قدر کے بارے میں بتانے کے لئے باہر تشریف لائے۔ دو مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ بحث کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں شب قدر کے بارے میں بتانے کے لئے باہر آیا تھا لیکن فلاں فلاں شخص آپس میں بحث کر رہے تھے تو اس کا علم اٹھالیا گیا ہے۔ ہوسکتا ہے یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہو تو تم اسے نویں ساتویں یا پانچویں رات میں تلاش کرو۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) تو اسے اٹھالیا گیا یعنی اس رات کے بارے میں میری معرفت کو اٹھالیا گیا۔

بَابُ مَغْفِرَةِ ذُنُوبِ الْعَبْدِ بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا

باب 233: شب قدر میں ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے نوافل ادا کرنے کی وجہ سے بندے کے گناہوں کی مغفرت ہونا

2199 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْتُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً

متن حدیث: قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان -- زہری (یہاں تحویلِ سند ہے) سعید بن عبد

2198- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "2023" في فضل ليلة القدر: باب رفع معرفة ليلة القدر لتلاحي الناس، عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "576"، وأحمد 5/313 و 319، وابن ابي شيبة 3/73، والدارمي 2/72-28، والبخاري "49" في الإيمان: باب خوف المؤمن من أن يحبط عمله وهو لا يشعر، و "6049" في الأدب: باب ما ينهى عن السباب واللعن، وابن خزيمة "2198"، والبيهقي 4/311، والبغوي "1821" من طرق عن حميد، به. وأخرجه الطيالسي "576"، وأحمد 5/313 من طريق ثابت، عن أنس، به. وأخرجه أحمد 5/324 من طريق عمر بن عبد الرحمن، عن عبادة بن الصامت. وأخرجه مالك 1/320 في الاعتكاف: باب ما جاء في ليلة القدر، عن حميد، عن أنس. لم يذكر فيه عبادة، قال الحافظ في "الفتح" 4/268: وقال ابن عبد البر: والصواب إثبات عبادة، وأن الحديث من مسنده.

الرحمٰن مخزومی اور عمرو بن علی -- سفیان -- ابن شہاب زہری -- ابوسلمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص رمضان کے مہینے میں' ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے روزہ رکھے گا' اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ شُهُودِ الْبَدَوِيِّ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ إِذَا كَانَ سَكَنُهُ قُرْبَ الْمَدِينَةِ تَحَرِّيًا لِإِدْرَاكِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي مَسْجِدِهَا

باب **234**: دیہاتی علاقوں کے رہنے والوں کیلئے یہ بات مستحب ہے' وہ رمضان کی تمیسویں رات میں مسجد نبوی آ جائیں۔ بشرطیکہ ان کی رہائش مدینہ منورہ کے قریب ہو اور وہ مسجد نبوی میں شب قدر پانے کی کوشش میں ایسا کریں

2200 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكُرِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَكُونُ بِالْبَادِيَةِ، وَأَنَا بِحَمْدِ اللهِ أُصَلِّي بِهَا، فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ أَنْزِلُهَا لِهَذَا الْمَسْجِدِ أُصَلِّيهَا فِيهِ قَالَ: انْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبْدِ اللهِ: فَكَيْفَ كَانَ أَبُوكَ يَصْنَعُ؟ قَالَ: يَدْخُلُ صَلَاةَ الْعَصْرِ، ثُمَّ لَا يَخْرُجُ حَتَّى يُصَلِّيَ صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ يَخْرُجُ وَدَابَّتُهُ، يَعْنِي عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، فَيَرْكَبُهَا فَيَأْتِي أَهْلَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- مؤمل بن ہشام یشکری -- اسماعیل -- محمد بن اسحاق -- محمد بن ابراہیم -- ابن عبداللہ بن انیس -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ویرانوں میں رہتا ہوں اور اللہ کے فضل سے وہاں نماز ادا کرتا رہتا ہوں' تو آپ مجھے کسی رات کے بارے میں ہدایت کریں' جس میں' میں اس مسجد میں آجاؤں' یہاں نماز ادا کروں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم تمیسویں رات میں یہاں آجاؤ۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن انیس کے صاحب زادے سے دریافت کیا: آپ کے والد کیا طرز عمل اختیار کرتے تھے' تو انہوں نے بتایا وہ عصر کی نماز پڑھ کر مسجد میں آجاتے تھے اور پھر اس وقت تک باہر تشریف نہیں لے جاتے تھے جب تک اگلے دن صبح کی نماز ادا نہیں کر لیتے تھے' پھر وہ باہر آتے تھے اور ان کی سواری مسجد کے دروازے پر موجود ہوتی تھی وہ اس پر سوار ہو کر اپنے گھر چلے جاتے تھے۔

2200: موطأ مالك - كتاب الاعتكاف' باب ما جاء في ليلة القدر - حديث: 697' سنن أبي داود - كتاب الصلاة' باب تفريع أبواب شهر رمضان - باب في ليلة القدر' حديث: 1185

جُمَّاعُ اَبْوَابِ ذِكْرِ اَبْوَابِ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

ابواب کا مجموعہ

رمضان کے مہینے میں قیام (یعنی نوافل کی) ادائیگی سے متعلق ابواب کا تذکرہ

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ قِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ زَعْمِ الرَّوَافِضِ الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ قِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ بِدْعَةٌ لَا سُنَّةٌ

باب **235**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ رمضان کے مہینے میں نوافل ادا کرنا نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے اور یہ بات ان رافضیوں کی موقف کے خلاف ہے کہ جو اس بات کے قائل ہیں۔ رمضان میں نوافل ادا کرنا بدعت ہے یا سنت نہیں

2201 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ الْحُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ لِاَبِي سَلَمَةَ: اَلَا تُحَدِّثُنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ اَبِيكَ، سَمِعَهُ اَبُوكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: بَلٰى، اَقْبَلَ رَمَضَانُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّ رَمَضَانَ شَهْرٌ افْتَرَضَ اللّٰهُ صِيَامَهُ، وَاِنِّي سَنَنْتُ لِلْمُسْلِمِينَ قِيَامَهُ، فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: " اَمَّا خَبَرُ: مَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ ـ اِلٰى اٰخِرِ الْخَبَرِ فَمَشْهُوْرٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، ثَابِتٌ لَا شَكَّ وَلَا ارْتِيَابَ فِي ثُبُوتِهِ اَوَّلَ الْكَلَامِ، وَاَمَّا الَّذِي يُكْرَهُ ذِكْرُهُ: النَّضْرُ بْنُ شَيْبَانَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيهِ، فَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ مَعْنَاهَا صَحِيْحٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ، فَاِنِّي خَائِفٌ اَنْ يَكُوْنَ هٰذَا الْاِسْنَادُ وَهَمًا، اَخَافُ اَنْ يَكُوْنَ اَبُوْ سَلَمَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيهِ شَيْئًا، وَهٰذَا الْخَبَرُ لَمْ يَرْوِهِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ اَحَدٌ اَعْلَمُهُ غَيْرَ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن مقدام عجلی -- نوح بن قیس خزاعی -- نصر بن علی -- نضر بن شیبان -- ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: میں نے ابوسلمہ سے کہا: آپ ہمیں وہ حدیث نہیں سنائیں گے جو آپ نے

اپنے والد سے سنی ہو اور آپ کے والد نے وہ نبی اکرم ﷺ سے سنی ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ رمضان کا مہینہ آ رہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

بے شک رمضان ایک ایسا مہینہ ہے' جس میں روزے رکھنا اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے' اس میں نوافل (یعنی نماز تراویح) ادا کرنا میں نے مسلمانوں کے لئے سنت قرار دیا ہے' تو جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے اس کے روزے رکھے اور اس میں نوافل ادا کرے۔ (یعنی نماز تراویح ادا کرے) تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے جیسے اس دن تھا جس دن اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) جہاں تک اس روایت کا تعلق ہے

''جو شخص اس کے روزے رکھے اور اس میں نوافل ادا کرے''۔

تو اس کے بعد روایت کے آخر تک کا حصہ ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر مشہور ہے اور یہ بات ثابت بھی ہے' اس کے ثابت ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے' البتہ اس میں ناپسندیدہ چیز یہ ہے' اس نضر بن شیبان کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے ان کے والد سے منقول ہونے کا تذکرہ ہے' تو یہ الفاظ اور ان کا معنی کتاب اللہ کے تحت اور نبی اکرم ﷺ کی سنت کے حکم کے تحت درست ہے' لیکن اس سند کے اعتبار سے درست نہیں ہے کیونکہ مجھے اس بات کا اندیشہ ہے' اس کی سند میں وہم پایا جاتا ہے' اور مجھے یہ اندیشہ ہے ابوسلمہ نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے' اور میرے علم کے مطابق ابوسلمہ کے حوالے سے اس روایت کو صرف نضر بن شیبان نے نقل کیا ہے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِقِيَامِ رَمَضَانَ اَمْرَ تَرْغِيبٍ، لَا اَمْرَ عَزْمٍ وَاِيجَابٍ

باب 236: ترغیب دینے والے حکم کے ساتھ

رمضان میں نوافل ادا کرنے کی ہدایت کرنا' لازم اور واجب کے طور پر حکم نہ دینا۔

2202 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِقِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ يَقُولُ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عمرو بن علی -- عثمان بن عمر -- مالک بن انس -- ابن شہاب زہری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابوسلمہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ شدت کے ساتھ' تاکید کیے بغیر' رمضان میں نوافل ادا کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ آپ یہ فرمایا کرتے تھے۔

''جو شخص ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے' رمضان میں نماز ادا کرے (یعنی نماز تراویح ادا کرے)

اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے"۔

بَابُ ذِكْرِ مَغْفِرَةِ سَالِفِ ذُنُوبٍ أُخَرَ بِقِيَامِ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا

باب 237: رمضان میں ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے نوافل ادا کرنے کی وجہ سے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کا تذکرہ

2203 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عمرو بن علی -- عبدالرحمٰن بن مہدی -- مالک بن انس -- ابن شہاب زہری -- حمید بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے' نوافل ادا کرے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے"۔

بَابُ الصَّلَاةِ جَمَاعَةً فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ يَتَوَهَّمُ أَنَّ الْفَارُوقَ هُوَ أَوَّلُ مَنْ أَمَرَ بِالصَّلَاةِ جَمَاعَةً فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب 238: رمضان کے مہینے میں نوافل ادا کرنے کے لئے باجماعت نماز ادا کرنا

2202- وأخرجه النسائي 4/155 في الصيام: باب ثواب من قام رمضان وصامه إيمانًا واحتسابًا، والبيهقي 2/492 من طريق الربيع بن سليمان، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/113 عن الزهري، به. ومن طريقه أخرجه عبد الرزاق (7719)، وأبو داؤد (1371) في الصلاة: باب في قيام شهر رمضان، والنسائي 3/201-202 في قيام الليل: باب ثواب من قام رمضان إيمانًا واحتسابًا، و 4/156 في الصيام: باب ثواب من قام رمضان وصامه، و 8/118 في الإيمان: باب قيام رمضان، والبيهقي 2/492. وأخرجه أحمد 2/281 و289، والبخاري (2008) في صلاة التراويح: باب فضل من قام رمضان، ومسلم (759) (174) في صلاة المسافرين: باب الترغيب في قيام رمضان، وأبو داؤد (1371)، والترمذي (808) في الصوم: باب الترغيب في قيام رمضان، والنسائي 4/156، والبيهقي 2/492 من طرق عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 2/408 و423، والدارمي 2/26، والنسائي 4/157 و8/118، وابن ماجه (1326) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في قيام شهر رمضان، والبغوي (1707) من طريقين عن أبي سلمة، به. وأخرجه البخاري (2009)، ومسلم (759) (173)، والنسائي 3/201 و4/156 و8/117 و118، والبيهقي 1/492-492، والبغوي (988) من طريق الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْ هريرة، به. وأخرجه عبد الرزاق (7720) من طريق الزهري، عن حميد مرسلًا. (1) إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن فضيل: هو محمد، والوليد بن عبد الرحمٰن: هو الجرشي. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (2206). وأخرجه النسائي 3/202-203 في قيام الليل: باب قيام شهر رمضان، عن هنّاد، عن محمد بن الفضيل، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/159-160 و163، والدارمي 2/26-27، وأبو داؤد (1375) في الصلاة: باب في قيام شهر رمضان، والنسائي 3/83-84 في السهو: باب ثواب من صلى مع الإمام حتى ينصرف، وابن ماجه (1327) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في قيام شهر رمضان، وابن الجارود (403) من طرق عن داؤد بن أبي هند، به.

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس وہم کا شکار ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے رمضان کے نوافل باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا تھا۔

2204 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي نُعَيْمُ بْنُ زِيَادٍ اَبُوْ طَلْحَةَ الْاَنْمَارِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ عَلٰى مِنْبَرِ حِمْصَ يَقُوْلُ:

متن حدیث: قُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنْ لَنْ نُدْرِكَ الْفَلَاحَ، وَكُنَّا نُسَمِّيهِ السَّحُوْرَ، وَاَنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ: لَيْلَةُ سَابِعَةٍ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ، وَنَحْنُ نَقُوْلُ: سَابِعَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ، فَنَحْنُ اَصْوَبُ اَمْ اَنْتُمْ؟

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدہ بن عبداللہ خزاعی-- زید بن حباب-- معاویہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: --نعیم بن زیاد ابوطلحہ الانماری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو حمص کے منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

ہم رمضان کے مہینے میں تیسویں رات میں ایک تہائی رات تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں (نماز تراویح) ادا کرتے رہے پھر پچیسویں رات میں ہم نے نصف رات تک آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی پھر ستائیسویں رات میں ہم نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی (جو اتنی دیر تک جاری رہی کہ) ہم نے یہ گمان کیا شاید ہمیں "فلاح" نہیں مل سکے گی ہم نے سحری کو یہ نام دیا ہے۔

تم لوگ یہ کہتے ہو ساتویں رات تیسویں رات ہوتی ہے جبکہ ہم یہ کہتے ہیں: ساتویں رات ستائیسویں رات ہوتی ہے تو ہم درست ہیں یا تم؟

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا خَصَّ الْقِيَامَ بِالنَّاسِ هٰذِهِ اللَّيَالِيَ الثَّلَاثَ لِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فِيْهِنَّ

باب 239: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین مخصوص راتوں میں لوگوں کو اہتمام کے ساتھ نوافل اس لیے پڑھاتے تھے کہ ان میں شب قدر موجود تھی

2205 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا زَيْدٌ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، حَدَّثَنِي اَبُو الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ:

متن حدیث: قَامَ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ قَالَ: مَا اَحْسِبُ مَا تَطْلُبُوْنَ اِلَّا وَرَاءَكُمْ، ثُمَّ قَامَ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قَالَ: مَا اَحْسِبُ مَا تَطْلُبُوْنَ اِلَّا وَرَاءَكُمْ، ثُمَّ قَامَ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ اِلَى الصُّبْحِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ اِلَّا وَرَاءَ كُمْ "، هُوَ عِنْدِيْ مِنْ بَابِ الْاَضْدَادِ، وَيُرِيدُ: اَمَامَكُمْ، لِاَنَّ مَا قَدْ مَضَى هُوَ وَرَاءُ الْمَرْءِ، وَمَا يَسْتَقْبِلُهُ هُوَ اَمَامُهُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ: مَا اَحْسِبُ مَا تَطْلُبُونَ اَيْ: لَيْلَةَ الْقَدْرِ، اِلَّا فِيمَا تَسْتَقْبِلُونَ، لَا اَنَّهَا فِيمَا مَضَى مِنَ الشَّهْرِ، وَهٰذَا كَقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: (وَكَانَ وَرَاءَ هُمْ مَلِكٌ يَاْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا) (الكهف: 79)، يُرِيدُ: وَكَانَ اَمَامَهُمْ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدہ بن عبداللہ-- زید-- معاویہ-- ابوزاہریہ-- جبیر بن نفیر حضرمی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینے میں تیسوئیں میں ایک تہائی رات تک ہمیں نماز پڑھائی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم لوگ جس چیز کی طلب میں ہو وہ آگے ہوگی۔ پھر آپ نے پچیسویں رات میں نصف رات تک نماز پڑھائی پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

میرا یہ خیال ہے تم جو لوگ طلب کر رہے ہو۔ وہ آگے ہوگی' پھر ہم نے ستائیسویں رات میں' صبح صادق سے کچھ پہلے تک نماز ادا کی۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ ''الا وراءکم'' (وہ تمہارے پیچھے ہوگی) میرے نزدیک یہ لفظ بول کر اس کا متضاد مفہوم مراد لینے کی صورت ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ وہ آگے ہوگی چونکہ جو چیز گزر چکی ہو وہ آدمی کے پیچھے ہوتی ہے' جو چیز آنے والی ہو وہ آدمی کے آگے ہوتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہ تھا کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم لوگ جسے طلب کر رہے ہو یعنی جس شب قدر کو طلب کر رہے ہو وہ آگے آئے گی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہرگز نہیں تھی: وہ گزرے ہوئے مہینے میں گزر چکی ہے۔

(لفظ بول کر اس کا متضاد مفہوم مراد لینے) کی مثال اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے:

''ان کے پیچھے ایک بادشاہ ہے' جو ہر کشتی کو غصب کر لیتا ہے''

تو اس سے مراد یہ ہے' ان کے آگے ایسا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ قِيَامِ اللَّيْلِ كُلِّهٖ لِلْمُصَلِّيْ مَعَ الْاِمَامِ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ حَتّٰى يَفْرُغَ

باب 240: رمضان کے نوافل ادا کرتے ہوئے نمازی کا امام کے فارغ ہونے تک' ساری رات نوافل ادا کرنے کا تذکرہ

2206 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ:

متنِ حدیث: صُمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ، فَلَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ،

فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ، وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ؟ قَالَ: إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ، ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّهْرِ، فَقَامَ بِنَا فِي الثَّالِثَةِ، وَجَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ فَقَامَ بِنَا، حَتّٰى تَخَوَّفْنَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ، قُلْتُ: وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ: السُّحُوْرُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوقدامہ عبیداللہ بن سعید -- محمد بن فضیل -- داؤد بن ابوہند -- ولید بن عبد الرحمٰن -- جبیر بن نفیر حضرمی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم نے رمضان کے مہینے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روزہ رکھا' لیکن آپ نے ہمیں نماز نہیں پڑھائی (یعنی نماز تراویح) یہاں تک کہ جب مہینے کے سات دن باقی رہ گئے (یعنی تیئسویں رات آئی) تو آپ نے ہمیں نماز تراویح پڑھائی۔ یہاں تک کہ ایک تہائی رات گزر گئی (یعنی ایک تہائی رات تک نماز پڑھائی) پھر آپ نے چھٹی (یعنی چوبیسویں) رات کی نماز نہیں پڑھائی۔ پھر آپ نے ہمیں پانچویں (یعنی پچیسویں رات) کی نصف رات تک نماز پڑھائی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر ہم اس رات کا باقی حصہ بھی نوافل پڑھتے رہیں (تو یہ کیسا ہوگا؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص امام کی اقتداء میں نوافل ادا کرتا رہے' یہاں تک کہ امام اسے ادا کرنا ختم کردے' تو اس شخص کو رات بھر نوافل ادا کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ مہینے کے تین دن باقی رہ گئے۔ (یعنی ستائیسویں رات آئی) تو آپ نے ہمیں تیسری رات (یعنی ستائیسویں رات) نماز پڑھائی۔ آپ نے اپنے اہل خانہ' اپنی ازواج کو بھی اکٹھا کرلیا اور آپ نے ہمیں اتنی دیر تک نماز پڑھائی کہ ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ شاید ہماری ''فلاح'' رہ جائے گی۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: ''فلاح'' سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: سحری

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا تَرَكَ قِيَامَ لَيَالِي رَمَضَانَ كُلِّهِ خَشْيَةَ أَنْ يُفْتَرَضَ قِيَامُ اللَّيْلِ عَلٰى أُمَّتِهِ فَيَعْجَزُوْا عَنْهُ

باب **241**: اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی تمام راتوں میں نوافل (یعنی نماز تراویح) با جماعت اس لیے ترک کردیتے تھے' کیونکہ آپ کو اندیشہ تھا کہ کہیں آپ کی امت پر رات کے وقت نوافل ادا کرنا لازم قرار نہ دیدیا جائے اور وہ لوگ ایسا نہ کرسکیں

2207 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

2207- واخرجه النسائي 4/155 في الصيام: باب ثواب من قام رمضان وصامه إيمانًا واحتسابًا، عن زكريا بن يحيى، عن إسحاق، بهذا الإسناد - باخصر مما هنا.

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ، فَاَصْبَحَ نَاسٌ يَتَحَدَّثُوْنَ بِذٰلِكَ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّالِثَةُ كَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ فَصَلّٰى فَصَلُّوْا بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهِ، فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَفِقَ رِجَالٌ مِنْهُمْ يُنَادُوْنَ: الصَّلَاةَ، فَلَا يَخْرُجُ، فَكَمَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ قَامَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ، فَتَشَهَّدَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ؛ فَاِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَاْنُكُمْ، وَلٰكِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا. وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُهُمْ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَاْمُرَ بِعَزِيْمَةِ اَمْرٍ، فَيَقُوْلُ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، حَتّٰى جَمَعَهُمْ عُمَرُ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَصَلّٰى بِهِمْ. فَكَانَ ذٰلِكَ اَوَّلَ مَا اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلٰى قِيَامِ رَمَضَانَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- عثمان بن عمر -- یونس -- ابن شہاب زہری -- عروہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نصف رات کے وقت تشریف لائے' آپ نے مسجد میں نماز ادا کی۔ کچھ لوگوں نے آپ کی پیروی میں نماز ادا کرنا شروع کردی۔ اگلے دن لوگوں نے اس بارے میں بات چیت کی تو جب تیسری رات (یعنی تیئیسویں رات آئی) تو مسجد میں حاضرین کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے نماز ادا کی۔ لوگوں نے آپ کی پیروی میں نماز ادا کی۔ جب چوتھی رات آئی (یعنی چوبیسویں) رات آئی تو مسجد تنگ ہوگئی لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے پاس تشریف نہیں لائے۔ ان میں سے کچھ لوگوں نے بلند آواز میں پکارنا شروع کیا۔ "نماز" لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز ادا کرنے کے لئے تشریف لائے۔ جب آپ نے فجر کی نماز ادا کرلی تو آپ کھڑے ہوئے آپ نے لوگوں کی طرف رخ کیا' کلمہ شہادت پڑھا' اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: اما بعد! تمہارا معاملہ مجھ سے مخفی نہیں تھا۔ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہیں رات کے وقت نوافل ادا کرنا تم پر لازم نہ ہوجائے' تو تم اس سے عاجز آجاؤ گے۔

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو رات کے وقت نوافل ادا کرنے کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ تاہم آپ لازمی طور پر ان کو اس کا حکم نہیں دیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے:

"جو شخص رمضان میں' ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے روزے رکھے اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہوجائے گی"۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں بھی یہ معاملہ اسی طرح رہا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے کچھ حصے میں بھی ایسا ہی رہا۔ یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمع

کر دیا۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے ان سب لوگوں کو نماز پڑھائی' تو یوں سب سے پہلی مرتبہ لوگ نماز تراویح ادا کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے۔

بَابُ اِمَامَةِ الْقَارِئِ الْاُمِّيِّيْنَ فِيْ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ صَلَاةَ الْجَمَاعَةِ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بِدْعَةٌ كَمَا زَعَمَتِ الرَّوَافِضُ

باب **242**: رمضان کے مہینے میں نوافل ادا کرتے ہوئے قرات کے ماہر شخص کا' لاعلم لوگوں کی امامت کرنا' اور اس بات کی دلیل کہ رمضان کے نوافل باجماعت ادا کرنا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے' یہ بدعت نہیں ہے' جیسا کہ رافضی اس بات کے قائل ہیں

2208 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ قَالَ:

متنِ حدیث: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذَا النَّاسُ فِيْ رَمَضَانَ يُصَلُّوْنَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا هٰؤُلَاءِ؟ فَقِيْلَ: هٰؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ، وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّيْ بِهِمْ، وَهُمْ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصَابُوْا، اَوْ نِعْمَ مَا صَنَعُوْا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان مرادی -- عبداللہ بن وہب -- مسلم بن خالد -- علاء بن عبد الرحمٰن -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے لوگ رمضان میں مسجد کے ایک گوشے میں نماز ادا کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے' تو عرض کی گئی: یہ وہ لوگ ہیں جنہیں قرآن نہیں آتا' تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھا رہے ہیں۔ اور یہ لوگ حضرت اُبی رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی کر رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہوں نے ٹھیک کیا ہے۔

(راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) انہوں نے جو طرزِ عمل اختیار کیا ہے' وہ کتنا عمدہ ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ النِّسَاءِ جَمَاعَةً مَعَ الْاِمَامِ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ

مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ قِيَامَ رَمَضَانَ فِيْ جَمَاعَةٍ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْمَرْءِ مُنْفَرِدًا فِيْ رَمَضَانَ، وَاِنْ كَانَ الْمَامُوْمُوْنَ قُرَّاءً يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ، لَا كَمَنِ اخْتَارَ صَلَاةَ الْمُنْفَرِدِ عَلٰى صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ

باب **243**: رمضان کے نوافل میں' خواتین کا امام کی اقتداء میں باجماعت نماز ادا کرنا مستحب ہے

2208- واخرجه ابو داؤد (1377) في الصلاة: باب في قيام شهر رمضان، ومن طريقه البيهقي 2/495 عن احمد بن سعيد الهمداني، حدثنا عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. ثم قال ابو داؤد: ليس هذا الحديث بالقوى، مسلم بن خالد ضعيف. واخرجه البيهقي 2/495 من طريقين عن ابن وهب.

اوراس بات کی دلیل کہ رمضان کے نوافل باجماعت ادا کرنا' رمضان میں آدمی کے تنہا نماز ادا کرنے سے افضل ہے'
اگر چہ پیروی کرنے والے لوگ قرآن کے عالم ہوں اور قرآن کی تلاوت کر سکتے ہوں۔ ایسا نہیں ہے (جیسا کہ اس
شخص کا موقف ہے) جس نے رمضان کے نوافل میں' آدمی کے تنہا نماز ادا کرنے کو باجماعت نماز ادا کرنے سے بہتر
قرار دیا ہے۔

2209 - قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: وَقَدْ اُعْلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَؤُمُّ قَوْمًا لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ، فَصَوَّبَ فِعْلَهُمْ، فَقَالَ: اَصَابُوا، اَوْ نِعْمَ مَا صَنَعُوا

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت میں یہ بات منقول ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو
جب اس بات کا پتہ چلا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ان لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہیں' جنہیں قرآن نہیں آتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے
درست قرار دیا اور آپ نے ارشاد فرمایا: انہوں نے ٹھیک کیا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) انہوں نے جو کیا ہے وہ کتنا
اچھا ہے۔

2210 - وَفِيْ خَبَرِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
اِذَا صَلَّى مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ وَجَاءَ فِي الْخَبَرِ: فَقَامَ بِنَا فِي الثَّالِثَةِ، فَجَمَعَ اَهْلَهٗ وَنِسَاءَهٗ، فَقَامَ حَتّٰى تَخَوَّفْنَا اَنْ يَفُوْتَنَا الْفَلَاحُ، وَبَعْضُ اَصْحَابِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ قَدْ صَلّٰى مَعَهٗ قَارِئٌ لِلْقُرْآنِ، لَيْسَ كُلُّهُمْ اُمِّيِّيْنَ،

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) جبیر بن نفیر نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"جب کوئی شخص امام کی ابتدا میں نماز ادا کرے یہاں تک کہ امام نماز پڑھنا ختم کر دے' تو اس شخص کو رات بھر نوافل ادا کرنے
کا ثواب ملتا ہے۔
بلکہ ایک اور روایت میں یہ بات منقول ہے (راوی بیان کرتے ہیں)
"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری رات میں ہمیں نماز پڑھائی' آپ نے اپنے اہل خانہ اور اپنی ازواج کو بھی اکٹھا کر لیا اور اتنی دیر
تک قیام کیا۔ یہاں تک کہ ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ ہماری سحری رہ جائے گی"۔
حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض وہ لوگ بھی تھے جو قرآن کے عالم تھے لیکن انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
اقتداء میں نماز ادا کی۔ وہ سارے کے سارے قرآن سے ناواقف نہیں تھے۔

2211 - توضیح مصنف: وَفِيْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَتِهٖ

دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ الْقَارِئَ وَالْاُمِّيَّ اِذَا قَامَا مَعَ الْاِمَامِ اِلَى الْفَرَاغِ مِنْ صَلَاتِهٖ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَتِهٖ، وَكُتُبُ قِيَامِ

لَيْلَةٍ، أَفْضَلُ مِنْ كَتْبِ قِيَامِ بَعْضِ اللَّيْلِ "

❀❀ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتا ہے۔ یہاں تک کہ امام نماز پڑھنا ختم کر دے تو اسے رات بھر نوافل ادا کرنے کا ثواب ملتا ہے''۔

یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے' قرآن کا عالم اور قرآن کا علم نہ رکھنے والا' وہ دونوں امام کے فارغ ہونے تک امام کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے تو انہیں رات بھر نوافل ادا کرنے کا ثواب ملے گا' اور رات بھر نوافل ادا کرنے کا ثواب لکھا جانا' رات کے کچھ حصے میں نوافل کا ثواب لکھے جانے سے افضل ہے۔

بَابٌ فِي فَضْلِ قِيَامِ رَمَضَانَ وَاسْتِحْقَاقِ قَائِمِهِ اسْمَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ

إِذَا جَمَعَ مَعَ قِيَامِهِ رَمَضَانَ صِيَامَ نَهَارِهِ، وَكَانَ مُقِيمًا لِلصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، مُؤَدِّيًا لِلزَّكَاةِ، شَاهِدًا لِلَّهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ، مُقِرًّا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرِّسَالَةِ

باب **244**: رمضان میں نوافل ادا کرنے کی فضیلت اور یہ ادائیگی کرنے والے پر لفظ ''صدیقین'' اور ''شہداء'' کا اطلاق درست ہونا جبکہ وہ اپنے رمضان کے نوافل کے ساتھ دن کے وقت کے روزے کو بھی اکٹھا کر لے اور وہ پانچ نمازیں بھی ادا کرتا رہے' زکوٰۃ بھی دے' اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی بھی دے' نبی اکرم ﷺ کی رسالت کا اقرار بھی کرے

2212 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ التُّسْتَرِيُّ، أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ شُعَيْبٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: جَاءَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ قُضَاعَةَ، فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَصُمْتُ الشَّهْرَ، وَقُمْتُ رَمَضَانَ، وَآتَيْتُ الزَّكَاةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ عَلَى هٰذَا كَانَ مِنَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن سعید تستری --حکم بن نافع --شعیب ابن ابوحمزہ --عبداللہ بن ابوحسین --عیسیٰ بن طلحہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قضاعہ قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اگر میں اس بات کی گواہی دیدوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں پانچ نمازیں ادا کروں۔ میں رمضان میں روزے رکھوں اور رمضان میں نوافل ادا کروں' اور میں زکوٰۃ ادا کروں (تو میرا کیا ہوگا؟) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایسی حالت میں مرے گا وہ صدیقین اور شہداء میں (شمار ہوگا)

بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فِيْ رَمَضَانَ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ عَلٰى عَدَدِ الرَّكَعَاتِ فِي الصَّلَاةِ بِاللَّيْلِ مَا كَانَ يُصَلِّيْ مِنْ غَيْرِ رَمَضَانَ

باب 245: رمضان کی راتوں میں نبی اکرم ﷺ کی نماز (کی رکعات) کی تعداد کا تذکرہ

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ رمضان کے علاوہ جتنی رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ انہیں آپ رمضان میں رات کے نوافل میں زیادہ تعداد میں رکعات ادا نہیں کرتے تھے

2213 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَبِيْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ لَبِيْدٍ، سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: سَاَلْتُ عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: اَيْ اُمَّهْ، اَخْبِرِيْنِيْ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَتْ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَفِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ "

وَقَالَ اَبُوْ هَاشِمٍ: اَتَيْتُ عَائِشَةَ فَسَاَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَتْ: كَانَتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --ابوہاشم زیاد بن ایوب --سفیان-- ابن ابولبید (یہاں تحویلِ سند ہے) عبد الجبار بن علاء --سفیان-- عبداللہ بن ابولبید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابوسلمہ بیان کرتے ہیں:

میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا:۔ میں نے عرض کی: اے امی جان! آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز (یعنی نفل نماز) کے بارے میں بتائیں' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ رمضان کے مہینے میں اور اس کے علاوہ' رات کے وقت تیرہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

یہ روایت عبدالجبار کی نقل کردہ ہے۔

ابوہاشم نامی راوی نے بیان کیا ہے: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے رمضان کے مہینے میں نبی اکرم ﷺ کے رات کے نوافل کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ تیرہ رکعات ادا کیا کرتے تھے جن میں دو رکعات فجر کی (سنتیں) ہوتی تھیں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ اِحْيَاءِ لَيَالِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَتَرْكِ مُجَامَعَةِ النِّسَاءِ فِيْهِنَّ، وَالْاِشْتِغَالِ بِالْعِبَادَةِ، وَاِيْقَاظِ الْمَرْءِ اَهْلَهُ فِيْهِنَّ

باب 246: رمضان کے آخری عشرے کی راتوں میں عبادت کرنے کا مستحب ہونا اور اس دوران خواتین کے ساتھ ازدواجی تعلق رکھنے کو ترک کرنے اور صرف عبادت میں مشغول رہنے اور ان راتوں میں آدمی کا اپنی

بیوی کو بیدار کرنے (ان سب کاموں کا مستحب ہونا)

2214 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ صُبَيْحٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ شَدَّ الْمِئْزَرَ، وَأَحْيَا اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ: سَمِعْنَا عَائِشَةَ تَقُولُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن محمد زہری اور محمد بن ولید نے --سفیان-- ابویعفور عبدی-- مسلم ابن صبیح --مسروق (کے حوالے سے) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جب رمضان کا آخری عشرہ آ جاتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کمر ہمت باندھ لیتے تھے اور رات بھر نوافل ادا کرتے رہتے تھے اور اپنی اہلیہ کو بھی بیدار رکھتے تھے۔

عبداللہ بن محمد زہری کہتے ہیں ہم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الِاجْتِهَادِ فِي الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب **247**: رمضان کے آخری عشرے میں اہتمام کے ساتھ نیک عمل کرنے کا مستحب ہونا

2215 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن معبد --معلّٰی بن منصور-- عبد الواحد-- حسن بن عبیداللہ-- ابراہیم-- اسود (کے حوالے سے) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرے میں جس اہتمام سے عبادت کرتے تھے' دیگر دنوں میں اتنے اہتمام سے عبادت نہیں کرتے تھے''۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَرْكِ الْمَبِيتِ عَلَى الْفِرَاشِ فِي رَمَضَانَ إِذِ الْبَائِتُ عَلَى الْفِرَاشِ أَثْقَلُ نَوْمًا، وَأَقَلُّ نَشَاطًا لِلْقِيَامِ مِنَ النَّائِمِ عَلَى غَيْرِ الْفُرُشِ الْوَطِيئَةِ الْمُمَهَّدَةِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

2214- وأخرجه أبو داؤد "1376" في الصلاة: باب في قيام شهر رمضان، عن نصر بن علي الجهضمي، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/41، والبخاري "2024" في فضل ليلة القدر: باب العمل في العشر الأواخر من رمضان، ومسلم "1174" في الاعتكاف: باب الاجتهاد في العشر الأواخر من رمضان، والنسائي 3/217- 218 في قيام الليل: باب الاختلاف على عائشة في قيام الليل، وفي الاعتكاف كما في "التحفة" /2 وابن ماجه "1768" في الصيام: باب في فضل العشر الأواخر من شهر، البيهقي 4/313، البغوي "1829" من طرق عن سفيان، به.

باب **248**: رمضان میں نرم بچھونے پر رات بسر کرنے کو ترک کرنے کا مستحب ہونا' کیونکہ نرم بچھونے پر رات بسر کرنے والے کی نیند گہری ہوتی ہے اور جو شخص رمضان کے مہینے میں غیر نرم بستر پر رات بسر کرے اس کے مقابلے میں نرم بستر پر رات بسر کرنے والا شخص قیام (یعنی نوافل کی ادائیگی کیلئے) کم چاق و چوبند ہوتا ہے

2216 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ اَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

متنِ حدیث: اَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ شَدَّ مِئْزَرَهُ، ثُمَّ لَمْ يَاْتِ فِرَاشَهُ حَتّٰى يَنْسَلِخَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان -- ابن وہب -- سلیمان ابن بلال -- عمرو ابن ابوعمرو -- مطلب بن عبداللہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

جب رمضان آ جاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کمر ہمت باندھ لیتے تھے اور اس کے گزر جانے تک اپنے بستر پر (عام معمول کے مطابق) تشریف نہیں لاتے تھے۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الِاعْتِكَافِ

ابواب کا مجموعہ اعتکاف کے بارے میں روایات۔

بَابُ وَقْتِ الِاعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب **249**: اعتکاف کا وقت رمضان کے مہینے کا آخری عشرہ ہے۔

2217 - مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الصُّبْحَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَكَانَ الَّذِي يُرِيدُ اَنْ يَعْتَكِفَ فِيهِ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَضُرِبَ لَهُ خِبَاءٌ وَاَمَرَتْ عَائِشَةُ، فَضُرِبَ لَهَا خِبَاءٌ، وَاَمَرَتْ حَفْصَةُ، فَضُرِبَ لَهَا خِبَاءٌ، فَلَمَّا رَاَتْ زَيْنَبُ خِبَاءَهَا اَمَرَتْ بِخِبَاءٍ، فَضُرِبَ لَهَا، فَلَمَّا رَاَى ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْتَكِفْ فِي رَمَضَانَ، فَاعْتَكَفَ فِي شَوَّالٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) محمد بن ولید نے -- یعلی بن عبید -- یحییٰ بن سعید -- عمرہ (کے حوالے سے) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تھے تو آپ صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اس جگہ تشریف لے جاتے تھے جہاں آپ نے اعتکاف کرنا ہوتا تھا۔ جب آپ نے رمضان کے آخری عشرے کا ارادہ کیا تو آپ کے لیے ایک خیمہ لگا دیا گیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہدایت کی تو ان کے لئے بھی ایک خیمہ لگا دیا گیا۔ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی ہدایت کی تو ان کے لئے بھی خیمہ لگا دیا گیا۔ جب سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے ان کے خیمے کو دیکھا تو انہوں نے ہدایت کی تو ان کے لئے بھی ایک خیمہ لگا دیا گیا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صورتحال ملاحظہ کی تو آپ نے اس رمضان میں اعتکاف نہیں کیا بلکہ آپ نے (اس کی جگہ) شوال میں اعتکاف کیا۔

بَابُ اِبَاحَةِ ضَرْبِ الْقِبَابِ فِي الْمَسْجِدِ لِلِاعْتِكَافِ فِيهِنَّ

باب **250**: مسجد میں خیمہ لگانا مباح ہے' تاکہ اس میں اعتکاف کیا جاسکے

2218 - قَالَ اَبُو بَكْرٍ: "فِي خَبَرِ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ حَدِيثُ اَبِي سَعِيدٍ: اعْتَكَفَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ، خَرَّجْتُهُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ"

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) عمارہ بن غزیہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں

یہ بات نقل کی ہے: "نبی اکرم ﷺ نے ایک ترکی خیمے میں اعتکاف کیا تھا"۔
میں یہ روایت دوسرے باب میں نقل کر چکا ہوں۔

بَابٌ فِيْ اعْتِكَافِ شَهْرِ رَمَضَانَ كُلِّهِ

باب 251: رمضان کے پورے مہینے میں اعتکاف کرنا

2219 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ:
متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْوَسَطَ فِيْ قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ عَلٰى سُدَّتِهَا قِطْعَةُ حَصِيْرٍ
فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ قَدْ اَمْلَيْتُهُ قَبْلُ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی--معتمر--عمارہ بن غزیہ انصاری--محمد بن ابراہیم--ابوسلمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم ﷺ نے رمضان کے پہلے عشرے کا اعتکاف کیا پھر آپ نے درمیانے عشرے کا اعتکاف ایک ترکی خیمے میں کیا جس کی دہلیز پر چٹائی کا ایک ٹکڑا لٹکا ہوا تھا۔
اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے جسے میں اس سے پہلے املاء کروا چکا ہوں۔

بَابُ الْاِقْتِصَارِ فِي الْاِعْتِكَافِ عَلَى الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ، وَالْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، اِذِ الْاِعْتِكَافُ كُلُّهُ فَضِيْلَةٌ لَا فَرِيْضَةٌ، وَالْفَضِيْلَةُ لَا تَضِيْقُ عَلَى الْمَرْءِ اَنْ يَّزِيْدَ فِيْهَا، اَوْ يَنْقُصَ مِنْهَا

باب 252: رمضان کے درمیانی عشرے اور آخری عشرے میں اعتکاف کرنے پر اکتفاء کرنا

کیونکہ یہ سارا اعتکاف فضیلت والا ہے فرض نہیں ہے اور فضیلت آدمی کو اس بات کا پابند نہیں کرتی کہ وہ اس میں کوئی اضافہ کرے یا اس میں کوئی کمی کرے

2220 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الثَّقَفِيَّ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:
متنِ حدیث: اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْوَسَطَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَلَمَّا اَصْبَحَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ وَرَجَعْنَا فَنَامَ فَاُرِيَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اُنْسِيَهَا، فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَدَّثَ النَّاسَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ: وَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ اِلٰى مُعْتَكَفِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- یحییٰ بن سعید اور عبد الوہاب ابن عبد المجید ثقفی -- محمد بن عمرو -- ابوسلمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان کے درمیانی عشرے کا اعتکاف کیا۔ جب بیس تاریخ کی صبح ہوئی اور ہم نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے تو آپ کو شب قدر دکھائی گئی' پھر وہ آپ کو بھلادی گئی۔ شام کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اللہ کے رسول کے ساتھ اعتکاف کرنا چاہے' وہ اپنے اعتکاف کی جگہ واپس چلا جائے''۔

بَابُ اِبَاحَةِ الِاقْتِصَارِ مِنَ الِاعْتِكَافِ عَلَى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ دُوْنَ الْعِشْرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ

باب 253: رمضان کے پہلے دو عشروں کی بجائے آخری عشرے پر اکتفاء کرنا مباح ہے

2221 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ فَضَالَةُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ اعْتَكَفَ فِيْهِ عِشْرِيْنَ يَوْمًا "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوفضل فضالہ بن فضل -- ابوبکر بن عیاش -- ابوحصین -- ابوصالح (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ جس سال آپ کا وصال ہوا' اس سال آپ نے بیس دن اعتکاف کیا۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الِاقْتِصَارِ عَلَى اعْتِكَافِ السَّبْعِ الْوُسَطِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ دُوْنَ مَا قَبْلَهُ، وَمَا بَعْدَهُ مِنْ رَمَضَانَ

باب 254: رمضان کے صرف درمیانی ہفتے میں اعتکاف پر اکتفاء کرنے کی اجازت ہے اس سے پہلے یا اس کے بعد اعتکاف نہ کیا جائے

2222 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: جَاوَزَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّبْعَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُتَحَرِّيًا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان -- ابن وہب -- حنظلہ بن ابوسفیان -- سالم بن عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے رمضان کا درمیانی ہفتہ گزار دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے جو شخص اسے (یعنی شب قدر) کو تلاش کرنا چاہتا ہو وہ اسے آخری ہفتے میں تلاش کرے''۔

بَابُ الْمُدَاوَمَةِ عَلَى اعْتِكَافِ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب 255: رمضان کے آخری عشرے کے اعتکاف پر مداومت اختیار کرنا

2223 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ تَسْنِيمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ حَدِيثِ عُرْوَةَ، وَابْنِ الْمُسَيِّبِ، يُحَدِّثُ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، وَسَعِيدٌ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ:

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن حسین بن تسنیم -- محمد بن بکر برسانی -- ابن جریج -- زہری -- عروہ (یہاں تحویل سند ہے) اور ابن مسیب -- عروہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اور سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی''۔

بَابُ الْاِعْتِكَافِ فِي شَوَّالٍ اِذَا فَاتَ الْاِعْتِكَافُ فِي رَمَضَانَ، لِفَضْلِ دَوَامِ الْعَمَلِ

باب 256: اگر رمضان میں اعتکاف نہ کیا جا سکے' تو شوال میں اعتکاف کرنا تاکہ باقاعدگی سے عمل کرنے کی فضیلت حاصل ہو

2223- وهو في "مصنف عبد الرزاق" "7682" ومن طريقه أخرجه أحمد 6/281، والترمذي "790" في الصوم: باب ما جاء في الاعتكاف، ولم يذكرا ابن جريج، واخرجه البغوي "1831" من طريق عبد الرزاق، عن مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ ابي هريرة .واخرجه احمد 6/169، وابن خزيمة "2223" من طريق محمد بن بكر، عن ابن جريج، عن الزهري، بهذين الإسنادين .وأخرجه احمد 6/168، والدارقطني 2/201 من طريق ابن جريج عن الزهري، عن سعيد بن المسيب وعروة بن الزبير، عن عائشة .وأخرجه الدارقطني 2/201 من طريق ابن جريج، عن الزهري، عن عروة وسعيد بن المسيب، عن أبي هريرة .وأخرجه احمد 6/92، والبخاري "2026" في الاعتكاف: باب الاعتكاف في العشر الأواخر والاعتكاف في المساجد كلها، ومسلم "1172" "5" في الاعتكاف: باب اعتكاف العشر الأواخر من رمضان، وأبو داؤد "2462" في الصوم: باب الاعتكاف، والبيهقي 4/315 و 320، والبغوي "1832" من طرق عن الليث، عن عقيل، واحمد 6/279 من طريق يونس بن يزيد، كلاهما عن الزهري، عن عروة، عن عائشة .واخرجه مسلم "1172" "4"، والبيهقي 4/314 من طريق هشام بن عروة، عن أبية، عن عائشة .وأخرجه مسلم "1172" "3" من طريق عبد الرحمن بن القاسم، عن أبيه، عن عائشة .

2224 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، حَدَّثَتْنِیْ عَائِشَةُ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ الِاعْتِكَافَ، فَاسْتَاْذَنَتْهُ عَائِشَةُ لِتَعْتَكِفَ مَعَهُ، فَلَمَّا رَاَتْهُ زَيْنَبُ مَعَهُ، فَاَذِنَتْ لَهَا، فَضَرَبَتْ خِبَاءَ هَا، فَسَاَلَتْهَا حَفْصَةُ تَسْتَاْذِنُ لَهَا لِتَعْتَكِفَ مَعَهُ، فَلَمَّا رَاَتْهُ زَيْنَبُ ضَرَبَتْ مَعَهُنَّ، وَكَانَتِ امْرَاَةً غَيُورًا، فَرَاَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِيَتَهُنَّ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ اَلْبِرَّ يُرِدْنَ بِهٰذَا؟ فَتَرَكَ الِاعْتِكَافَ حَتّٰى اَفْطَرَ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ فِیْ عَشْرٍ مِنْ شَوَّالٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ربیع بن سلیمان--عبداللہ بن وہب--عمرو بن حارث--یحییٰ بن سعید--عمرہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کا ارادہ کیا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اجازت مانگی کہ وہ بھی آپ کے ساتھ اعتکاف کریں۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے یہ صورتحال دیکھی (تو انہوں نے بھی اجازت مانگی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی اجازت دیدی تو ان کے لئے بھی خیمہ لگا دیا گیا۔ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اجازت مانگی کہ وہ بھی آپ کے ساتھ اعتکاف کریں انہیں (بھی اجازت مل گئی) جب سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے یہ صورتحال دیکھی تو انہوں نے بھی ان خواتین کے ساتھ خیمہ لگا دیا' تو وہ مزاج کی تیز خاتون تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خواتین کے خیموں کو ملاحظہ فرمایا' تو دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ کیا اس کے ذریعے انہوں نے نیکی کا ارادہ کیا ہے؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف ترک کر دیا۔ یہاں تک کہ جب رمضان گزر گیا تو آپ نے شوال میں ایک عشرے کا اعتکاف کیا۔

بَابُ الِاعْتِكَافِ فِي السَّنَةِ الْمُقْبِلَةِ اِذَا فَاتَ ذٰلِكَ لِسَفَرٍ، اَوْ عِلَّةٍ تُصِيبُ الْمَرْءَ

باب 257: آئندہ سال میں اعتکاف کرنا جبکہ سفر یا آدمی کو لاحق ہونے والی کسی علت کی وجہ سے رمضان کا اعتکاف فوت ہو جائے

2225 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَنْبَرِیُّ، حَدَّثَنَا اَبِی، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ،

2224– وأخرجه مسلم "1172" "6" في الاعتكاف: باب متى يدخل من أراد الاعتكاف في معتكفه، وابن خزيمة "2224" من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/84، والبخاري "2033" في الاعتكاف: باب اعتكاف النساء و "2034" باب الأخبية في المسجد، و "2041" باب الاعتكاف في شوال، و "2045" باب من أراد أن يعتكف، ثم بدا له أن يخرج، ومسلم "1172" "6" والبيهقي 4/322، والبغوي "1833" من طرق عن يحيى بن سعيد، به .وأخرجه مالك 1/316 في الاعتكاف: باب قضاء الاعتكاف، من طريق الزهري، عن عمرة، به . وانظر الحديث السابق .

2225– وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد "المسند" 5/141 من طرق هدبة بن خالد، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "553"، وأحمد 5/141، وأبو داوُد "2463" في الصوم: باب في الاعتكاف، وابن ماجه "1770" في الصيام: باب ما جاء في الاعتكاف، والحاكم 1/439، والبيهقي 4/314 من طريق حماد بن سلمة، به . وقد تحرف "أبو رافع" في الطيالسي إلى "أبي نافع" .

عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ، عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، فَلَمْ یَعْتَکِفْ عَامًا، فَاعْتَکَفَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ عِشْرِیْنَ لَیْلَۃً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالوارث بن عبدالصمد عنبری-- اپنے والد کے حوالے سے--حماد--ثابت--ابورافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ایک سال آپ نے اعتکاف نہیں کیا' تو اس سے اگلے برس آپ نے 20 دن کا اعتکاف کیا۔

2226 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ قَالَ: اَنْبَاَنَا حُمَیْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ:

متنِ حدیث: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْتَکِفُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَسَافَرَ عَامًا فَلَمْ یَعْتَکِفْ، فَاعْتَکَفَ فِی الْعَامِ الْمُقْبِلِ عِشْرِیْنَ لَیْلَۃً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- ابن ابوعدی--حمید (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ایک مرتبہ آپ سفر پر گئے' تو اس لیے اعتکاف نہیں کر سکے اس سے اگلے سال آپ نے 20 دن کا اعتکاف کیا۔

2227 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ قَالَ: اَنْبَاَنَا حُمَیْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ:

متنِ حدیث: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْتَکِفُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَلَمْ یَعْتَکِفْ عَامًا، فَلَمَّا کَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَکَفَ عِشْرِیْنَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- ابن ابوعدی--حمید (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ایک سال آپ نے اعتکاف نہیں کیا' تو اس سے اگلے سال 20 دن کا اعتکاف کیا۔

2226– وهو في "مسند أحمد" 3/104 وقال: لم أسمع هذا الحديث إلا من ابن أبي عدى، عن حميد، عن أنس. وأخرجه الترمذي "803" في الصوم: باب ما جاء في الاعتكاف إذا خرج منه، ومن طريقه البغوي "1834"، وأخرجه البيهقي 4/314، والحاكم 1/439 من طريقين عن ابن أبي عدى، بهذا الإسناد. قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث أنس بن مالك، وصححه الحاكم على شرط الشيخين.

بَابُ الْاَمْرِ بِوَفَاءِ نَذْرِ الِاعْتِكَافِ يَنْذُرُهُ الْمَرْءُ فِي الشِّرْكِ، ثُمَّ يُسْلِمُ النَّاذِرُ قَبْلَ قَضَاءِ النَّذْرِ، وَإِبَاحَةِ اعْتِكَافِ لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ فِي عَشْرِ رَمَضَانَ

باب 258: اعتکاف کے بارے میں اس نذر کو پورا کرنے کا حکم ہونا جو آدمی نے زمانہ شرک میں نذر مانی تھی اور پھر اس نذر کو پورا کرنے سے پہلے نذر ماننے والا شخص مسلمان ہو جائے اور رمضان کے عشرے میں ایک رات کا اعتکاف مباح ہونا

2228 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ:

متنِ حدیث: " ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ عُمْرَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ، فَقَالَ: لَمْ يَعْتَمِرْ مِنْهَا "

قَالَ: وَكَانَ عَلٰى عُمَرَ نَذْرُ اعْتِكَافِ لَيْلَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَهُ اَنْ يَفِيَ بِهِ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ كُنْتُ بَيَّنْتُ فِي كِتَابِ الْجِهَادِ وَقْتَ رُجُوعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ بَعْدَ فَتْحِ حُنَيْنٍ، وَاِنَّمَا كَانَ اعْتِكَافُ عُمَرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ بَعْدَ رُجُوعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِعْطَائِهَا اِيَّاهُ مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حماد ابن زید -- ایوب نافع بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے "جعرانہ" سے عمرہ کرنے کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے کوئی عمرہ نہیں کیا۔ انہوں نے یہ بات بتائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ذمہ زمانہ جاہلیت میں ایک رات کے اعتکاف کی نذر لازم تھی۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس بارے میں) دریافت کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ اجازت دی کہ وہ اس نذر کو پورا کریں تو وہ اس رات مسجد تشریف لے گئے۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں کتاب الجہاد میں یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حنین فتح کرنے کے بعد مکہ کی طرف واپس آ رہے تھے۔ یہ اس وقت کی بات ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس ایک رات کا اعتکاف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے واپس تشریف لانے اور حنین کی قیدیوں میں سے ایک کنیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عطا کرنے کے بعد کیا تھا۔

2229 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: " اَنَّ عُمَرَ، كَانَ عَلَيْهِ نَذْرُ اعْتِكَافٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَيْلَةً، فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَهُ اَنْ يَعْتَكِفَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَهَبَ لَهُ جَارِيَةً مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ، فَبَيْنَمَا هُوَ مُعْتَكِفٌ فِي

الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَ النَّاسُ يُكَبِّرُونَ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالُوا: رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ سَبْيَ حُنَيْنٍ
قَالَ: فَأَرْسِلُوا تِلْكَ الْجَارِيَةَ "

اختلافِ روایت: وَقَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ فِي خَبَرِ نَافِعٍ: عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَعْتَكِفَ يَوْمًا،

توضیح مصنف: فَإِنْ ثَبَتَتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ فَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ أَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تَقُولُ يَوْمًا بِلَيْلَتِهِ، وَتَقُولُ: لَيْلَةً تُرِيدُ بِيَوْمِهَا، وَقَدْ ثَبَتَتِ الْحُجَّةُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي هٰذَا "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء--سفیان--ایوب--نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ذمے زمانۂ جاہلیت کی ایک نذر لازم تھی جو ایک رات کے اعتکاف کے بارے میں تھی۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس بارے میں) دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اعتکاف کرنے کی ہدایت کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حنین کے قیدیوں میں سے ایک کنیز انہیں عطا کر چکے تھے۔ ابھی وہ مسجد میں معتکف تھے کہ اسی دوران کچھ لوگ تکبیر کہتے ہوئے مسجد میں آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے۔ ان لوگوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے قیدیوں کو چھوڑ دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں' تو انہوں نے اس کنیز کو بھی چھوڑ دیا ہے۔

بعض راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نافع نے حضرت عبداللہ عمر کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''میں نے یہ نذر مانی تھی کہ میں ایک دن کا اعتکاف کروں گا''۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) اگر یہ الفاظ ثابت ہوں' تو یہ اس قسم سے تعلق رکھتے ہوں گے جس کے بارے میں' میں بتا چکا ہوں بعض اوقات عرب ''دن'' بول کر لفظ ''رات'' مراد لیتے ہیں اور بعض اوقات لفظ ''رات'' بول کر لفظ ''دن'' مراد لیتے ہیں اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ثابت ہو چکی ہے۔

بَابُ إِبَاحَةِ دُخُولِ الْمُعْتَكِفِ الْبَيْتَ لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ الْغَائِطِ، وَالْبَوْلِ

باب 259: قضائے حاجت (پاخانہ) یا پیشاب کرنے کے لئے اعتکاف کرنے والے کا اپنے گھر میں داخل ہونا منع ہے

2230 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَعَمْرَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: كَانَتْ إِذَا اعْتَكَفَتْ فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَتْ بَيْتَهَا لِحَاجَةٍ، لَمْ تَسْأَلْ عَنِ الْمَرِيضِ إِلَّا وَهِيَ مَارَّةٌ قَالَتْ عَائِشَةُ: وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ، وَكَانَ

يُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- یونس -- ابن شہاب زہری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: عروہ بن زبیر اور عمرہ بیان کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جب مسجد میں اعتکاف کرتی تھیں، تو قضائے حاجت کے لئے اپنے گھر تشریف لے جاتی تھیں، لیکن وہ اس دوران کسی بیمار کی مزاج پرسی نہیں کرتی تھیں۔ ماسوائے اس کے کہ گزرتے ہوئے (حال احوال پوچھ لیتی تھیں) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف قضائے حاجت کے لئے گھر میں تشریف لاتے تھے۔ (بعض اوقات) آپ اپنا سر میری طرف بڑھا دیتے تھے۔ حالانکہ آپ اس وقت مسجد میں ہوتے تھے تو میں آپ کے سر میں کنگھی کر دیا کرتی تھی۔

بَابُ تَرْكِ دُخُولِ الْمُعْتَكِفِ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ، وَإِبَاحَةِ إِخْرَاجِ الْمُعْتَكِفِ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ إِلَى الْمَرْأَةِ لِتَغْسِلَهُ وَتُرَجِّلَهُ

باب 260: اعتکاف کرنے والا شخص صرف قضائے حاجت کے لئے گھر میں جا سکتا ہے

البتہ اعتکاف کرنے والے شخص کے لئے اپنے سر کو مسجد سے اپنی بیوی کی طرف باہر نکالنا مباح ہے، تا کہ وہ عورت اسے دھو دے یا اس کی کنگھی کر دے

2231 - اختلافِ روایت: أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، وَمَالِكٌ،

2231- وأخرجه الترمذي "804" في الصوم: باب المعتكف يخرج لحاجته أم لا، والبغوي "1836" من طريق احمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. إلا أن البغوي: عن عروة عن عمرة. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. هكذا رواه غير واحد عن مالك عن ابن شهاب عن عروة وعمرة عن عائشة، ورواه بعضهم عن مالك عن ابن شهاب عن عروة عن عمرة عن عائشة، والصحيح: عن عروة وعمرة عن عائشة. وهو في "الموطأ" 1/312 في الاعتكاف: باب ذكر الاعتكاف. ومن طريقه أخرجه أحمد 6/104 و262 و281، ومسلم "297" "6" في الحيض: باب جواز غسل الحائض رأس زوجها وترجيله، وأبو داؤد "2467" في الصوم: باب المعتكف يدخل البيت لحاجته، والبيهقي 4/315. والبيهقي 4/315 وفيهما: عن عروة عن عمرة. وأحمد 6/181 ولم يذكر فيه عمرة. وأخرجه أبو داؤد "2468" في الصوم: باب المعتكف يدخل البيت لحاجته، من طريق القعنبي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/81، والبخاري "2029" في الاعتكاف: باب لا يدخل البيت إلا لحاجة، ومسلم "279" "7" في الحيض: باب جواز غسل الحائض رأس زوجها وترجيله، وأبو داؤد "2468"، وابن ماجه "1776" في الصيام: باب في المعتكف يعود المريض ويشهد الجنائز، وابن خزيمة "2231"، والبيهقي 4/315 و320 من طريق الليث بن سعد، به. وأخرجه ابن خزيمة "2230" و"2231"، والبغوي "1837" من طريق يونس، عن ابن شهاب، به. وأخرجه أحمد 6/231 و234 و247 و264 و272، وابن أبي شيبة 3/88 و94، والبخاري "2046" في الاعتكاف: باب المعتكف يدخل رأسه البيت للغسل، والنسائي 1/193 في الحيض: باب ترجيل الحائض رأس زوجها وهو معتكف في المسجد، من طرق عن ابن شهاب، به. ولم يذكروا عمرة. وأخرجه أحمد 6/50 و100 و204، والبخاري "296" في الحيض: باب غسل الحائض رأس زوجها وترجيله، و"301" باب مباشرة الحائض، و"2028" في الاعتكاف: باب الحائض ترجل رأس المعتكف، ومسلم "297" "9"، وأبو داؤد "2469"، وابن ماجه (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وَاللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَمْرَةَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى سَوَاءً، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: إِلَى رَأْسِهِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --ابن عبدالحکم-- ابن وہب-- یونس اور مالک اور لیث-- ابن شہاب زہری --عروہ اور عمرہ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں' جو یونس بن عبداللہ نے نقل کی ہے' تاہم اس میں ایک لفظ مختلف ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْجِيلِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ رَأْسَ الْمُعْتَكِفِ، وَمَسِّهَا إِيَّاهُ، وَهِيَ خَارِجَةٌ مِنَ الْمَسْجِدِ

باب 261: حیض والی عورت کے لئے اعتکاف کرنے والے شخص کے سر میں کنگھی کرنے کی اجازت ہے' اور وہ عورت اس شخص کو چھو بھی سکتی ہے' جبکہ وہ عورت مسجد سے باہر موجود ہو

2232 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: أَنَّهُ كَانَ مُعْتَكِفًا فِي الْمَسْجِدِ فَتَجِيءُ عَائِشَةُ فَيُخْرِجُ رَأْسَهُ، فَتُرَجِّلُهُ وَهِيَ حَائِضٌ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --ابوموسیٰ-- محمد بن جعفر-- شعبہ-- ہشام بن عروہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف کیے ہوئے تھے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر ان کی طرف بڑھا دیا' تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کر دی' حالانکہ وہ اس وقت حیض کی حالت میں تھیں۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي زِيَارَةِ الْمَرْأَةِ وَزَوْجُهَا فِي اعْتِكَافِهِ وَمُحَادَثَتِهَا إِيَّاهُ عِنْدَ زِيَارَتِهَا إِيَّاهُ

باب 262: اس بات کی اجازت ہے کہ جب کسی عورت کا شوہر اعتکاف کیے ہوئے ہو' تو وہ عورت اسے ملنے جا سکتی ہے اس سے ملاقات کے دوران اس سے بات چیت کر سکتی ہے

2233 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ

(بقیہ حاشیہ) "633" في الطهارة: باب الحائض تتناول الشيء من المسجد، و "1778" في الصيام: باب ما جاء في المعتكف يغسل رأسه ويرجله، والنسائي 1/193، وابن خزيمة "2232" من طريق هشام، وأحمد 6/32، والنسائي 1/193 من طريق تميم بن سلمة، والبيهقي 1/308 من طريق أبي الأسود، ومسلم "297" "8" من طريق محمد بن عبد الرحمن بن نوفل، أربعتهم عن عروة، عن عائشة. وأخرجه البخاري "301" في الحيض: باب مباشرة الحائض، و "2031" في الاعتكاف: باب غسل المعتكف، ومسلم "297" "10"، والنسائي 1/193، والبيهقي 4/316، والبغوي "317" من طريقين عن منصور، عن إبراهيم، عن الأسود، عن عائشة. وأخرجه أحمد 6/170 عن هشيم، عن المغيرة، عن إبراهيم، عن عائشة.

بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَاَتَيْتُهُ اَزُوْرُهُ لَيْلًا، فَحَدَّثْتُهُ، ثُمَّ قُمْتُ، فَانْقَلَبْتُ، فَقَامَ لِيَقْلِبَنِي، وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ اُسَامَةَ، فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَلَمَّا رَاَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى رِسْلِكُمَا، اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، فَقَالَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ، وَاِنِّي خَشِيتُ اَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَرًّا، اَوْ قَالَ: شَيْئًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- عبد الرزاق -- معمر -- ابن شہاب زہری -- علی بن حسین (یعنی امام زین العابدین) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام زین العابدین، سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیے ہوئے تھے۔ میں رات کے وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے آپ کے ساتھ بات چیت کی پھر میں واپس آنے کے لئے اٹھی تو آپ بھی کھڑے ہوئے تاکہ مجھے رخصت کریں۔ سیّدہ صفیہ کے رہائشگاہ ''دار اسامہ'' میں تھی (مسجد کے دروازے کے پاس) دو انصاری گزرے۔ ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملاحظہ کیا' تو تیزی سے آگے بڑھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (انہیں مخاطب کیا): آرام سے چلو! یہ صفیہ بنت حیی ہے (جو میری زوجہ ہے) تو ان دونوں نے عرض کی: سبحان اللہ! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (ہم آپ کے بارے میں کیسے کچھ غلط سوچ سکتے ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان انسان کی رگوں میں گردش کرتا ہے مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ تمہارے ذہن میں کوئی برا خیال نہ ڈال دے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کوئی خیال نہ ڈال دے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَلَغَ مَعَ صَفِيَّةَ حِينَ اَرَادَ قَلْبَهَا اِلٰى مَنْزِلِهَا بَابَ الْمَسْجِدِ لَا اَنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَرَدَّهَا اِلٰى مَنْزِلِهَا

باب 263: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سیّدہ صفیہ کو ان کے گھر کی طرف رخصت کرنے کے لئے اٹھے تھے' تو آپ مسجد کے دروازے تک تشریف لائے تھے۔ ایسے نہیں ہوا تھا کہ آپ مسجد سے باہر جا کر انہیں ان کے گھر تک پہنچا کر آئے ہوں

2234 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ، اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِي عَنْ اَبِي الْحُسَيْنِ،

2233– وهو في "مصنف عبد الرزاق" "8065" .ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 6/337، والبخاري "3281" في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، ومسلم "2175" "24" في السلام: باب بيان أنه يستحب لمن رؤي خاليا بامرأة وكانت زوجة او محرما له أن يقول: هذه فلانة، ليدفع ظن السوء به، وأبو داوُد "2470" في الصوم: باب المعتكف يدخل البيت لحاجته، و "4994" في الأدب: باب حسن الظن، وابن خزيمة "2233"، والطحاوي في "مشكل الآثار" "107" .وأخرجه البخاري "2038" .

متن حدیث: اَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ: اَنَّهَا جَاءَ تِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً، ثُمَّ قَامَتْ لِتَنْقَلِبَ، وَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَقْلِبَهَا، حَتّٰى اِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ عِنْدَ بَابِ اُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ بِهَا رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ-- ابو یمان --شعیب-- ابن شہاب زہری کے حوالے سے-- ابوحسین سے نقل کرتے ہیں: اُم المومنین سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد میں رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لئے تشریف لائیں اور کچھ دیر آپ کے پاس بیٹھ کر بات چیت کرتی رہیں' پھر وہ واپس جانے کے لئے اٹھیں تو ان کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی کھڑے ہو گئے تاکہ انہیں رخصت کریں' یہاں تک کہ جب وہ مسجد کے دروازے کے پاس پہنچیں جو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے قریب ہے' تو وہاں سے دو انصاری گزرے (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے)

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي السَّمَرِ لِلْمُعْتَكِفِ مَعَ نِسَائِهِ فِي الِاعْتِكَافِ، خَبَرُ صَفِيَّةَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ

باب 264: اعتکاف کرنے والے شخص کے لئے اعتکاف کے دوران اپنی ازواج کے ساتھ رات کے وقت بات چیت کرنے کی اجازت

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت اس باب سے تعلق رکھتی ہے۔

2235 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا الْمُعَلّٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: كُنْتُ اَسْمُرُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، وَرُبَّمَا قَالَ: قَالَتْ: كُنْتُ اَسْهَرُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا خَبَرٌ لَيْسَ لَهُ مِنَ الْقَلْبِ مَوْقِعٌ، وَهُوَ خَبَرٌ مُنْكَرٌ، لَوْلَا مَا اسْتَدْلَلْتُ مِنْ خَبَرِ صَفِيَّةَ عَلٰى اِبَاحَةِ السَّمَرِ لِلْمُعْتَكِفِ لَمْ يَجُزْ اَنْ يُجْعَلَ لِهٰذَا الْخَبَرِ بَابٌ عَلٰى اَصْلِنَا؛ فَاِنَّ هٰذَا الْخَبَرَ لَيْسَ مِنَ الْاَخْبَارِ الَّتِيْ يَجُوْزُ الِاحْتِجَاجُ بِهَا، اِلَّا اَنَّ فِيْ خَبَرِ صَفِيَّةَ غُنْيَةً فِيْ هٰذَا، فَاَمَّا خَبَرُ صَفِيَّةَ ثَابِتٌ صَحِيْحٌ، وَفِيْهِ مَا دَلَّ عَلٰى اَنَّ مُحَادَثَةَ الزَّوْجَةِ زَوْجَهَا فِي اعْتِكَافِهِ لَيْلًا جَائِزٌ، وَهُوَ السَّمَرُ نَفْسُهُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --فضل بن ابوطالب-- معلّٰی بن عبدالرحمٰن واسطی-- عبدالحمید بن جعفر-- عبید اللہ بن ابوجعفر-- ابومعمر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات چیت کرلیا کرتی تھی۔ حالانکہ آپ معتکف ہوتے تھے۔ راوی نے بعض اوقات

یہ الفاظ نقل کیے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں رات کے وقت جاگتی رہتی تھی یعنی جاگ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات چیت کیا کرتی تھی۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) اس روایت کے لئے ذہن میں کوئی جگہ نہیں ہے کیونکہ یہ ایک ''منکر'' روایت ہے۔ اگر میں نے اس کے ذریعے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت پر استدلال نہ کرنا ہوتا جس میں اعتکاف کرنے والے کے لئے رات کے وقت گفتگو کرنے کا مباح ہونا ثابت ہے تو یہ بات جائز نہیں تھی کہ اس روایت کو ہماری اس کتاب میں نقل کیا جائے کیونکہ یہ ان روایات میں سے ایک ہے جن سے استدلال کرنا درست نہیں ہے تاہم سیدہ صفیہ کے حوالے سے منقول روایت اس بارے میں بے نیاز کر دیتی ہے تو سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ روایت ثابت اور صحیح ہے۔ اس روایت میں اس بات پر دلالت موجود ہے شوہر کے اعتکاف کے دوران بیوی اس کے ساتھ رات کے وقت بات چیت کر سکتی ہے۔ یہ جائز ہے اور رات کے وقت گفتگو بھی یہی ہوگی۔

بَابُ الِافْتِرَاشِ فِي الْمَسْجِدِ، وَوَضْعِ السُّرُرِ فِيهِ لِلاعْتِكَافِ

باب 265: اعتکاف کے لئے مسجد میں بچھونا بچھالینا یا مسجد میں پلنگ رکھنا

2236 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عُمَرَ بْنِ مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَنَّهُ كَانَ اِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ، اَوْ وُضِعَ لَهُ سَرِيرُهُ وَرَاءَ اُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: اُسْطُوَانَةُ التَّوْبَةِ هِيَ الَّتِي شَدَّ اَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ عَلَيْهَا وَهِيَ عَلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ--نعیم بن حماد--عبدالعزیز بن محمد--عیسیٰ بن عمر بن موسیٰ--نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے تو آپ کے لئے توبہ والے ستون سے پرے بچھونا بچھا دیا جاتا تھا یا آپ کا پلنگ رکھ دیا جاتا تھا۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) توبہ والا ستون وہ ہے جس کے ساتھ حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر نے خود کو باندھ لیا تھا اور وہ قبلہ کی بجائے دوسری سمت میں ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي بِنَاءِ بُيُوتِ السَّعَفِ فِي الْمَسْجِدِ لِلاعْتِكَافِ فِيهَا

باب 266: مسجد میں کوئی عارضی چیز تعمیر کرنے کی رخصت تاکہ اس میں اعتکاف کیا جا سکے

2237 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي لَيْلَى، عَنْ صَدَقَةَ وَهُوَ

ابْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

متن حدیث: بُنِيَ لِلنَّبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتٌ مِنْ سَعَفٍ، اعْتَكَفَ فِي رَمَضَانَ، حَتّٰى إِذَا كَانَ لَيْلَةً أَخْرَجَ رَأْسَهُ فَسَمِعَهُمْ يَقْرَءُونَ، فَقَالَ: إِنَّ الْمُصَلِّيَ إِذَا صَلَّى يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلْيَعْلَمْ أَحَدُكُمْ مَا يُنَاجِيهِ، يَجْهَرُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ يُرِيدُ إِنْكَارَ الْجَهْرِ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ "

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --احمد بن نصر-- مالک بن سعیر-- ابن ابولیلیٰ-- صدقہ ابن یسار کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھجور کی شاخوں سے عمارت یا خیمہ سا بنا دیا جاتا تھا۔ جس میں آپ رمضان میں اعتکاف کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک رات آپ نے سر مبارک باہر نکالا اور لوگوں کو تلاوت کرتے ہوئے سنا تو ارشاد فرمایا: نمازی شخص جب نماز ادا کر رہا ہو، تو وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوتا ہے تو ہر شخص کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ وہ کس کے ساتھ مناجات کر رہا ہے؟ کیا تم اس طرح بلند آواز میں ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کرتے ہو؟

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ایک دوسرے کے سامنے بلند آواز کرنے کا انکار کیا تھا۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي وَضْعِ الْأَمْتِعَةِ الَّتِي يَحْتَاجُ إِلَيْهَا الْمُعْتَكِفُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ

باب 267: مسجد میں ایسا سامان رکھنے کی رخصت جس کی اعتکاف کرنے والے کو اعتکاف کرنے کے دوران ضرورت ہوتی ہے

2238 - سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

متن حدیث: اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ، فَلَمَّا كَانَ صَبِيحَةُ عِشْرِينَ ذَهَبْنَا نَنْقُلُ مَتَاعَنَا، فَقَالَ لَنَا: مَنْ كَانَ مِنْكُمُ اعْتَكَفَ فَلْيَرْجِعْ إِلٰى مُعْتَكَفِهِ، فَإِنِّي أُرِيتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ، فَنُسِّيتُهَا، وَأُرِيتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان-- ابن جریج-- سلیمان احول-- ابوسلمہ-- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ (یہاں تحویل سند ہے) محمد بن عمرو-- ابوسلمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

2238- وهو في "مسند أبي يعلى" "1280" .وأخرجه مسلم "1167" "214" في الصيام: باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها، من طريق عبد العزيز الدراوردي، عن يزيد، بهذا الإسناد . وأخرجه أيضاً "2238" من طريق سليمان الأحول، عن أبي سلمة، به .

ہم نے رمضان کے درمیانی عشرے میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ اعتکاف کیا جب بیسویں رات کی صبح ہوئی اور ہم نے اپنا سامان منتقل کرنے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ہم سے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس شخص نے اعتکاف کیا ہے' وہ اپنے اعتکاف کی جگہ واپس چلا جائے' کیونکہ مجھے یہ رات دکھائی گئی اور پھر بھلا دی گئی۔ مجھے یہ دکھایا گیا' میں (اس رات میں) پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔

بَابُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِجَازَةِ الِاعْتِكَافِ بِلَا مُقَارَنَةٍ لِلصَّوْمِ اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ بِاعْتِكَافِ لَيْلَةٍ، وَلَا صَوْمَ فِي اللَّيْلِ

باب **268**: اس روایت کا بیان جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' روزہ رکھے بغیر اعتکاف کرنا جائز ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے رات کے وقت اعتکاف کرنے کی ہدایت کی تھی اور رات کے وقت روزہ نہیں رکھا جاتا

2239 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، سَاَلَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: اِنِّي نَذَرْتُ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْفِ بِنَذْرِكَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- یحییٰ --عبید اللہ بن عمر-- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا۔ انہوں نے عرض کی: میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک رات کے اعتکاف کی منت مانی تھی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تم اپنی نذر کو پورا کرو۔

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَاءِ فِي الِاعْتِكَافِ فِيْ مَسْجِدِ الْجَمَاعَاتِ مَعَ اَزْوَاجِهِنَّ اِذَا اعْتَكَفُوْا "

باب **269**: خواتین کے لئے اس بات کی اجازت ہے' جن مسجدوں میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی اجازت ہوتی ہے وہ ان میں اپنے شوہر کے ساتھ اعتکاف کر سکتی ہیں' جبکہ ان شوہروں نے اعتکاف کیا ہو

2240 - اختلافِ روایت: فِيْ خَبَرِ عَائِشَةَ: فَاسْتَاْذَنَتْهُ عَائِشَةُ لِتَعْتَكِفَ مَعَهُ فَاَذِنَ لَهَا، ثُمَّ اسْتَاْذَنَتْ لِحَفْصَةَ، قَدْ اَمْلَيْتُ الْحَدِيْثَ بِتَمَامِهِ "

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے اجازت مانگی کہ وہ آپ کے ہمراہ اعتکاف کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اجازت دیدی۔ پھر انہوں نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے لئے اجازت مانگی۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہ روایت میں اس سے پہلے مکمل طور پر املاء کروا چکا ہوں۔

بَابُ ذِكْرِ الْمُعْتَكِفِ يَنْذُرُ فِي اعْتِكَافِهِ مَا لَيْسَ لَهُ فِيهِ طَاعَةٌ، وَلَيْسَ بِنَذْرٍ يَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب 270: ایسے معتکف کا تذکرہ اعتکاف کے بارے میں جو ایسی نذر مانتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت (یعنی عبادت) کا پہلو نہ پایا جاتا ہو اور وہ کوئی ایسی نذر نہ ہو جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جاسکے

2241 - آراءِ فقہاء: اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنِ الشَّافِعِيِّ قَالَ: وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْتَكِفَ قَائِمًا، فَلَا يُكَلِّمُ اَحَدًا، وَلَا يَاْكُلُ، وَلَا يَضْطَجِعُ عَلَى فِرَاشٍ عَلَى مَعْنَى التَّقَرُّبِ بِلَا يَمِينٍ، جَلَسَ وَتَكَلَّمَ وَاَكَلَ وَافْتَرَشَ بِلَا كَفَّارَةٍ، وَاِنَّمَا يُوفِي مِنَ النَّذْرِ بِمَا كَانَتْ لِلّٰهِ فِيهِ طَاعَةٌ، فَاَمَّا مَنْ نَذَرَ مَا لَيْسَ لِلّٰهِ فِيهِ طَاعَةٌ فَلَا يَفِي بِهِ، وَلَا يُكَفِّرُ

اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاَيْلِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَذَرَ اَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ

❁❁ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص یہ نذر مانتا ہے وہ کھڑا ہو کر اعتکاف کرے گا۔ وہ خاموش رہے گا۔ کسی کے ساتھ بات چیت نہیں کرے گا' یا وہ گوشت نہیں کھائے گا' یا وہ کسی بچھونے پر لیٹے گا نہیں' اور یہ نذر قسم کے طور پر نہیں مانتا' بلکہ اسے عبادت سمجھ کر یہ نذر مانتا ہے' تو ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ بیٹھ جائے۔ بات چیت بھی کرے' کھائے بھی' لیٹ بھی جائے' تو اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں ہوگا' کیونکہ وہ اس نذر کو پورا کرے گا' جس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کا مفہوم پایا جاتا ہو' جہاں تک اس نذر کا تعلق ہے' جس میں اللہ کی عبادت کا مفہوم نہیں پایا جاتا تو بعد میں آدمی اسے پورا بھی نہیں کرے گا' اور اس کا کفارہ بھی نہیں ادا کرے گا۔

(امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے) امام مالک نے طلحہ بن عبدالملک کے حوالے سے قاسم بن محمد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے گا' تو اسے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنی چاہئے' جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا' تو اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرنی چاہئے''۔

2242 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى اَبَا اِسْرَائِيلَ

2242- وهو في "المصنف" لعبد الرزاق "19744"، ومن طريقين أخرجه أحمد 5/387، والترمذي "3102" في التفسير: باب ومن سورة التوبة. وأخرجه ابن أبي شيبة 14/540- 545، والبخاري "4418" في التفسير: باب حديث كعب بن مالك، ومسلم "2769" في التوبة: باب حديث توبة كعب بن مالك وصاحبيه، والطبراني في "جامع البيان" "17447"، والبيهقي في "دلائل النبوة" 5/273- 279 من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد. وأخرجه قطعة منه أبو داؤد "3320" في الأيمان والنذور: باب فيمن نذر أن يتصدق بماله، وابن ماجه "1393" في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة، والسجدة عند الشكر، والطبراني في "الكبير" 19/"90" من طريق عبد الرزاق، به. وأخرج بعضًا منه ابن أبي شيبة 14/539، وأحمد 6/390، وأبو داؤد "2637" في الجهاد: باب المكر والخديعة، والطبري "17449" من طرق عن معمر، به. وهو من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

قَائِمًا فِي الشَّمْسِ، فَقَالَ: مَا لَهُ قَائِمٌ فِي الشَّمْسِ؟ قَالُوا: نَذَرَ اَنْ يَصُوْمَ، وَاَنْ لَّا يَجْلِسَ وَلَا يَسْتَظِلَّ قَالَ: مُرُوْهُ فَلْيَجْلِسْ، وَلْيَسْتَظِلَّ، وَلْيَصُمْ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ بِالصَّوْمِ الَّذِيْ هُوَ طَاعَةٌ، وَتَرْكِ الْقِيَامِ فِي الشَّمْسِ، اِذْ لَا طَاعَةَ فِي الْقِيَامِ فِي الشَّمْسِ، وَاِنْ كَانَ الْقِيَامُ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ بِمَعْصِيَةٍ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ تَعْذِيْبٌ، فَيَكُوْنُ حِيْنَئِذٍ مَعْصِيَةً، قَدْ خَرَّجْتُ هٰذَا الْجِنْسَ عَلَى الِاسْتِقْصَاءِ فِيْ كِتَابِ النُّذُوْرِ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابواسرائیل رضی اللہ عنہ کو دھوپ میں کھڑے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا: اس کو کیا ہوا ہے؟ یہ کیوں دھوپ میں کھڑا ہے؟ ان لوگوں نے بتایا: اس نے یہ نذر مانی ہے روزہ رکھے گا اور بیٹھے گا نہیں اور سائے میں نہیں جائے گا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے کہو! یہ بیٹھ بھی جائے اور سائے میں بھی آ جائے اور روزہ رکھ لے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روزہ پورا کرنے کا حکم دیا جو عبادت ہے اور دھوپ میں کھڑے ہونے سے منع کر دیا کیونکہ دھوپ میں کھڑا ہونا کوئی عبادت نہیں اگرچہ دھوپ میں کھڑے ہونا گناہ بھی نہیں ہے لیکن اس میں خود کو تکلیف دینے کا مفہوم پایا جاتا ہے تو اس صورت میں یہ گناہ کی شکل اختیار کر جائے گا۔

میں نے اس موضوع سے متعلق روایات کتاب النذور میں نقل کر دی ہیں۔

بَابُ وَقْتِ خُرُوْجِ الْمُعْتَكِفِ مِنْ مُعْتَكَفِهِ، وَالدَّلِيْلِ عَلَى اَنَّ الْمُعْتَكِفَ يَخْرُجُ مِنْ مُعْتَكَفِهِ مُصْبِحًا لَا مُمْسِيًا

باب 271: اعتکاف کرنے والے کا اپنی اعتکاف کی جگہ سے نکلنے کا وقت اور اس بات کی دلیل کہ اعتکاف کرنے والا اپنی اعتکاف کی جگہ سے صبح کے وقت نکلے گا شام کے وقت نہیں نکلے گا

2243 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّهُ قَالَ:

(بقیہ حاشیہ) عند احمد 6/386 و 390، والبخاری "2757" و "2947" و "2948" و "2949" و "2950" و "3088" و "3556" و "3889" و "3951" و "4673" و 4676" و "4677" و "4678" و "6255" و "6690" و "7225"، والبخاری فی "الأدب المفرد" "944"، ومسلم "716" فی = صلاة المسافرین: باب استحباب الرکعتین فی المسجد لمن قدم من سفر أول قدومه، وأبی داؤد "2202" و "2605" و "2773" و "2781" و "3317" و "3318" و "3319"، والنسائی 2/53-54، و6/152-154، و7/22-23، والنسائی فی السیر والتفسیر کما فی "التحفة" 8/313 و 318، والطبرانی "96"/19 و "97" و "98" و "99" و "100" و "101" و "103" و "104" و "105" و "106" و "107" و "108" و "109" و "110" و "133" و "134" و "135" و "136"، والبیهقی 4/181، والبغوی "1676".

كِتَابُ الزَّكوٰةِ

زکوٰۃ کا بیان

اَلْمُخْتَصَرُ مِنَ الْمُخْتَصَرِ مِنَ الْمُسْنَدِ عَلَى الشَّرِيطَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا فِيْ اَوَّلِ الْكِتَابِ

(زکوٰۃ کے بارے میں روایات)

یہ (ہماری مرتب کردہ) ''مسند'' کے مختصر کا اختصار (یعنی چند ابواب) ہیں' جو اس شرط کے مطابق ہیں' جن کا ذکر ہم نے کتاب کے آغاز میں کیا ہے۔

بَابُ الْبَيَانِ اَنَّ اِيتَاءَ الزَّكَاةِ مِنَ الْاِسْلَامِ بِحُكْمِ الْاَمِينَيْنِ: اَمِينِ السَّمَاءِ جِبْرِيْلَ، وَاَمِينِ الْاَرْضِ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا

باب نمبر 1: اس بات کا بیان کہ زکوٰۃ کی ادائیگی اسلام (کے بنیادی احکام) میں سے ایک ہے) یہ بات دو امین افراد کے حکم سے ثابت ہے۔ آسمان کے امین' حضرت جبرائیل علیہ السلام اور زمین کے امین' حضرت محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم

2244 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ، ح وَحَدَّثَنَا

حدیث **2244**: زکوٰۃ کا لغوی معنی نشو ونما پانا اور بڑھنا ہے۔

اس کی فرضیت کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت ہے۔

احناف کے نزدیک زکوٰۃ کی شرعی تعریف یہ ہے:

''اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت کسی شخص کا' کسی مخصوص مال کے مخصوص حصے کا' مخصوص شخص کو مالک بنا دینا''

قرآن مجید میں **80** سے زیادہ مقامات پر صلوٰۃ (نماز) اور زکوٰۃ کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہے۔

احناف کے نزدیک زکوٰۃ کا سبب ایسا ''شرعی نصاب'' کا مالک ہونا ہے' جس میں بڑھوتری ہو رہی ہو۔ خواہ وہ ''شرعی نصاب'' حقیقی اعتبار سے نشو ونما پا رہا ہو۔ یا معنوی طور پر نشو ونما ہو۔

اس (کی فرضیت کے لئے) ایک قمری سال کا گزرنا بھی شرط ہے۔

شرعی نصاب سے مراد مال کی مخصوص مقدار ہے' جسے شارع نے مقرر کیا ہے۔

زکوٰۃ سے متعلق شرائط دو طرح کی ہیں:

(i) شرائط وجوب **(ii)** شرائط صحت

زکوٰۃ کی شرائط وجوب یہ ہیں: **(i)** آزاد ہونا **(ii)** اسلام **(iii)** بالغ ہونا **(iv)** عاقل ہونا **(v)** مال ایسا ہو جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہو (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ اَبِىْ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، ح وَحَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنِىْ اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنِىْ اَبُوْ حَيَّانَ، عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متن حدیث: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ يَمْشِىْ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكِتَابِهٖ وَلِقَائِهٖ وَرُسُلِهٖ، وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْاٰخِرِ. قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْلَامُ؟ قَالَ: اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِىَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ. قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِحْسَانُ قَالَ: الْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ. قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَلٰكِنْ سَاُحَدِّثُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ رَبَّهَا - يَعْنِى السَّرَارِىَّ - فَقَالَ: فَذٰلِكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا وَاِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْبُهْمِ فِى الْبُنْيَانِ، فَذٰلِكَ اَشْرَاطُهَا، وَاِذَا صَارَ الْعُرَاةُ الْحُفَاةُ رُئُوْسَ النَّاسِ، فَذٰلِكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا فِىْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ تَلَا (اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ) (لقمان: 34) - اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ - ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا جِبْرِيْلُ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِيْنَهُمْ. هٰذَا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَبُوْ حَيَّانَ هٰذَا اسْمُهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ بْنِ حَيَّانَ التَّيْمِىُّ تَيْمُ الرَّبَابِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابن علیہ -- ابوحیان (یہاں تحویلِ سند ہے) یوسف بن موسیٰ -- جریر -- ابوحیان تیمی (یہاں تحویلِ سند ہے) موسیٰ بن عبدالرحمٰن مسوقی -- ابواسامہ -- ابوحیان تیمی (یہاں تحویلِ سند ہے) عبدہ بن عبداللہ خزاعی -- محمد بن بشر -- ابوحیان -- ابوزرعہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے پاس تشریف فرما تھے۔ اسی دوران ایک شخص چلتا ہوا آپ کے پاس آیا اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اس کی بارگاہ میں حاضری اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھو اور (مرنے کے بعد) دوبارہ زندہ کیے جانے پر ایمان رکھو۔ اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اسلام سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس سے مراد یہ ہے) کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ تم نماز قائم کرو۔ فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! احسان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: احسان یہ ہے تم اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کرو کہ گویا تم اسے دیکھ رہے

(vi) مال کی مقدار نصاب شرعی جتنی ہو (vii) مال پر مکمل ملکیت ہو (viii) ملکیت نصاب پر ایک پورا قمری سال گزر جائے (viii) مال بنیادی ضروریات سے زائد ہو۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کی شرائط صحت درج ذیل ہیں۔

(i) نیت (ii) تملیک (یعنی جسے زکوٰۃ دی جائے اسے اس مال کا مالک بنایا جائے)

جب زکوٰۃ کی شرائط پوری ہو جائیں تو زکوٰۃ فوری طور پر واجب ہو جائے گی۔

ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! قیامت کب آئے گی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں جس شخص سے سوال کیا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا' تاہم میں تمہیں اس کی نشانیوں کے بارے میں بتا دیتا ہوں' جب کنیز اپنے آقا کو جنم دے (راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے' قیدیوں کے بچے پیدا ہوں' تو یہ بات قیامت کی نشانیوں میں سے ایک ہوگی اور جب بھیڑ بکریوں کے چرواہے ایک دوسرے کے مقابلے میں بلند عمارتیں تعمیر کرنے لگیں' تو یہ بات قیامت کی نشانیوں میں سے ہوگی اور جب برہنہ جسم' برہنہ لوگ' لوگوں کے حکمران بن جائیں' تو یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک بات ہوگی۔

(نبی اکرم ﷺ یا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:)

پانچ چیزیں ایسی ہیں' جن کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے' پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔

''بے شک قیامت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے''۔

اس کو سورت کے آخر تک تلاوت کیا۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) پھر وہ شخص چلا گیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو لوگوں کو ان کے دین کی تعلیم دے رہے تھے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ محمد بن بشر کی نقل کردہ روایت تھی۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوحیان نامی راوی کا نام یحییٰ بن سعید بن حیان تیمی ہے (اور اس کی نسبت) تیم رباب (قبیلے سے) ہے۔

بَابُ الْبَيَانِ اَنَّ اِيتَاءَ الزَّكَاةِ مِنَ الْاِيْمَانِ، اِذِ الْاِيْمَانُ وَالْاِسْلَامُ اسْمَانِ لِمَعْنًى وَاحِدٍ

باب نمبر 2: اس بات کا بیان کہ زکوٰۃ کی ادائیگی ایمان کا حصہ ہے' کیونکہ ایمان اور اسلام ایک ہی مفہوم کے دو نام ہیں

2245 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ اَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ، وَقَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كُفَّارُ مُضَرَ، وَلَسْنَا نَخْلُصُ اِلَّا فِي شَهْرِ الْحَرَامِ، فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَاْخُذُهُ وَنَدْعُوْ اِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَ نَا قَالَ: آمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ، وَاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ، آمُرُكُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ، وَشَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَاَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالنَّقِيرِ، وَالْمُزَفَّتِ.

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حماد ابن زید -- ابو جمرہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

عبدالقیس قبیلے کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (ان میں سے) ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس ربیعہ قبیلے کے لوگ جو مضر قبیلے کے کفار ہیں وہ ہمارے اور آپ کے درمیان رکاوٹ بن جاتے ہیں اس لیے ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں' تو آپ ہمیں ایسی چیز کے بارے میں ہدایت کیجئے جسے ہم حاصل کر لیں اور اپنے پیچھے موجود افراد کو اس کی دعوت دیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے تمہیں منع کرتا ہوں۔

میں تمہیں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کا اور اس بات کی گواہی دینے کا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' نماز قائم کرنے کا' زکوٰۃ دینے کا' اور مالِ غنیمت میں سے "خمس" کی ادائیگی کا حکم دیتا ہوں اور تمہیں دباء' حنطم' نقیر اور مزفت (یہ برتنوں کی مختلف اقسام ہیں) کو استعمال کرنے سے منع کرتا ہوں۔

2246 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا عَبَّادٌ يَعْنِي ابْنَ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيَّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ، وَقَالَ: "الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ: شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- عباد ابن عباد مہلبی -- ابو جمرہ ضبعی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

عبدالقیس قبیلے کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں)
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ (اس کے بعد راوی نے) طویل حدیث ذکر کی ہے)

جُمَّاعُ اَبْوَابِ التَّغْلِيظِ فِي مَنْعِ الزَّكَاةِ

باب نمبر 3 زکوٰۃ ادا نہ کرنے کے بارے میں شدت سے متعلق مجموعہ ابواب

بَابُ الْاَمْرِ بِقِتَالِ مَانِعِ الزَّكَاةِ

اِتِّبَاعًا لِاَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِقِتَالِ الْمُشْرِكِينَ حَتّٰى يَتُوبُوا مِنَ الشِّرْكِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، وَائْتِمَارًا لِاَمْرِهِ جَلَّ وَعَلَا بِتَخْلِيَتِهِمْ بَعْدَ اِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيتَاءِ الزَّكَاةِ. قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ) (التوبة: 5)- اِلٰى قَوْلِهِ -: (فَاِنْ تَابُوا وَاَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ) (التوبة: 5)، وَقَالَ: (فَاِنْ تَابُوا وَاَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ) (التوبة: 11)"

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں سے جنگ کرنے کا حکم

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں سے جنگ کرنے کا حکم ہے' تاکہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی پیروی کی جا سکے' جس میں مشرکین کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے' جب تک وہ شرک سے توبہ نہیں کر لیتے' نماز قائم نہیں کرتے اور زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل ہوگا' جس میں ان لوگوں کے نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے پر' انہیں چھوڑ دینے کا حکم دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم مشرکین کے ساتھ جنگ کرو جہاں بھی تم انہیں پاؤ''۔

یہ آیت یہاں تک ہے۔

''اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کر لیں' اور زکوٰۃ ادا کریں' تو ان کا راستہ چھوڑ دو''۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کر لیں اور زکوٰۃ ادا کریں' تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں''۔

2247 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ وَهُوَ ابْنُ دَاوَرَ اَبُو الْعَوَّامِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متنِ حدیث: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا اَبَا بَكْرٍ، اَتُرِيدُ اَنْ تُقَاتِلَ الْعَرَبَ؟ قَالَ:

فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: اِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عِنَاقًا مِمَّا كَانُوا يُعْطُونَ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَاُقَاتِلَنَّهُمْ عَلَيْهِ. قَالَ: قَالَ عُمَرُ: فَلَمَّا رَاَيْتُ رَاْىَ اَبِىْ بَكْرٍ قَدْ شُرِحَ عَلَيْهِ عَلِمْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ. " جَمِيْعُهُمَا لَفْظًا وَّاحِدًا، غَيْرَ اَنَّ بُنْدَارَ قَالَ: لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ "

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار اور محمد بن مثنی --عمرو بن عاصم الکلابی --عمران ابن داور ابوعوام قطان --معمر بن راشد --ابن شہاب زہری (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو بعض عرب مرتد ہو گئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ! کیا آپ عربوں کے ساتھ جنگ کرنا چاہتے ہیں؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مجھے اس بات کا بھی حکم دیا گیا ہے میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہیں دیدیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں اور وہ نماز قائم نہیں کرتے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔

(حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے کوئی ایسا بکری کا بچہ بھی دینے سے انکار کریں جو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کیا کرتے تھے تو میں اس بات پر بھی ان کے ساتھ ضرور جنگ کروں گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: جب میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے کے بارے میں یہ اندازہ لگایا کہ اس حوالے سے انہیں شرح صدر حاصل ہو چکا ہے تو مجھے بھی یہ بات پتہ چل گئی کہ یہی درست ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:)

دونوں راویوں نے ایک ہی جیسے الفاظ نقل کیے ہیں: تاہم بندار نے یہ لفظ نقل کیا ہے۔

''تو میں اس بات پر ان سے جنگ کروں گا''۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ دَمَ الْمَرْءِ وَمَالَهُ اِنَّمَا يَحْرُمَانِ بَعْدَ الشَّهَادَةِ بِاِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ اِذَا وَجَبَتْ اِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَهُمْ اِخْوَانَ الْمُسْلِمِيْنَ بَعْدَ التَّوْبَةِ مِنَ الشِّرْكِ وَبَعْدَ اِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ اِذَا وَجَبَتَا

باب نمبر 4: اس بات کی دلیل کہ کلمہ شہادت پڑھنے نماز قائم کرنے اور جب زکوٰۃ فرض ہو جائے تو اسے ادا کرنے کے بعد آدمی کی جان اور مال قابل احترام ہو جاتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے شرک سے توبہ کرنے کے بعد اور نماز اور زکوٰۃ جب واجب ہو جائیں تو نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد انہیں مسلمانوں کا بھائی قرار دیا ہے

2248 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، عَنْ اَبِىْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْعَنْبَسِ سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِىْ

اَبِی، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ، حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، ثُمَّ حُرِّمَتْ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن ابان-- ابونعیم-- ابوعنبس سعید بن کثیر اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے' میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہیں دیدیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور وہ نماز قائم نہیں کرتے اور زکوٰۃ ادا نہیں کرتے پھر ان کی جانیں اور ان کے مال میرے لیے قابل احترام ہو جائیں گے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا''۔

بَابُ ذِكْرِ اِدْخَالِ مَانِعِ الزَّكَاةِ النَّارَ مَعَ اَوَائِلِ مَنْ يَدْخُلُهَا، بِاللّٰهِ نَتَعَوَّذُ مِنَ النَّارِ

باب 5: اس بات کا تذکرہ کہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کو جہنم میں داخل ہونے والے پہلے افراد کے ہمراہ جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

2249 - سند حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِیْ عَامِرٌ الْعُقَيْلِیُّ، اَنَّ اَبَاهُ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: " عُرِضَ عَلَيَّ اَوَّلُ ثُلَّةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، وَاَوَّلُ ثُلَّةٍ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ، فَاَمَّا اَوَّلُ ثُلَّةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ: فَالشَّهِيْدُ، وَعَبْدٌ مَّمْلُوْكٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ، وَنَصَحَ لِسَيِّدِهٖ، وَعَفِيْفٌ مُّتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ، وَاَمَّا اَوَّلُ ثُلَّةٍ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ: فَاَمِيْرٌ مُّسَلَّطٌ، وَذُوْ ثَرْوَةٍ مِّنْ مَّالٍ لَا يُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰهِ فِیْ مَالِهٖ، وَفَقِيْرٌ فَخُوْرٌ "

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ابوموسیٰ محمد بن مثنی-- معاذ بن ہشام-- اپنے والد-- یحییٰ بن ابوکثیر-- عامر عقیلی-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جنت میں پہلے داخل ہونے والے کچھ لوگ اور جہنم میں پہلے داخل ہونے والے کچھ لوگ' میرے سامنے پیش کیے گئے' تو جنت میں پہلے داخل ہونے والے کچھ لوگوں میں ایک شہید تھا' ایک ایسا غلام تھا جو اپنے پروردگار کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے آقا کا خیرخواہ ہو' اور وہ پاکدامن مانگنے سے بچنے والا شخص تھا' جو عیالدار ہو' اور جہنم میں پہلے داخل ہونے والے افراد میں ظالم حکمران تھا' اور وہ صاحب حیثیت شخص تھا جو اپنے مال میں سے اللہ تعالیٰ کے حق (یعنی زکوٰۃ) کو ادا نہیں کرتا اور متکبر فقیر تھا۔

بَابُ ذِکْرِ لَعْنِ لَاوِی الصَّدَقَۃِ الْمُمْتَنِعِ مِنْ اَدَائِہَا

باب 6: اس بات کا تذکرہ کہ زکوٰۃ کی ادائیگی نہ کرنے والے اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارے میں ٹال مٹول کرنے والے پر لعنت کی جائے گی

2250 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ سَہْلٍ الرَّمْلِیُّ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ عِیسَی، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُرَّۃَ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ: آکِلُ الرِّبَا، وَمُوکِلُہٗ، وَشَاہِدَاہُ اِذَا عَلِمَاہُ، وَالْوَاشِمَۃُ وَالْمُوتَشِمَۃُ وَلَاوِی الصَّدَقَۃِ، وَالْمُرْتَدُّ اَعْرَابِیًّا بَعْدَ الْہِجْرَۃِ مَلْعُونُونَ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن سہل رملی-- یحییٰ بن عیسیٰ-- اعمش --عبداللہ بن مرہ-- مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سود کھانے والا' اسے کھلانے والا' اس کے دونوں گواہ' جبکہ وہ دونوں اس سے واقف ہوں' اور جسم کو گودنے والی عورت اور گدوانے والی عورت' اور صدقہ (یعنی زکوٰۃ) کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنے والا شخص' اور ہجرت کر لینے کے بعد مرتد ہو جانے والا دیہاتی' ان سب پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی قیامت تک کے لیے لعنت کی گئی ہے۔

بَابُ صِفَاتِ اَلْوَانِ عِقَابِ مَانِعِ الزَّکَاۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَبْلَ الْفَصْلِ بَیْنَ الْخَلْقِ، نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِہٖ

باب نمبر 7: قیامت کے دن زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کو ہونے والے مختلف طرح کے عذاب (کا تذکرہ) جو مخلوق کے حساب سے پہلے ہوگا۔ ہم اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں

2251 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاہِیمَ بْنِ حَبِیبِ بْنِ الشَّہِیدِ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّغْلِبِیُّ قَالَا:

2250– وأخرجه أحمد 1/409 و 430 و 465، والنسائي 8/147 في الزينة: باب الموتشمات، وفي السير كما في "التحفة" 7/18، وأبو يعلى "5241" من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد. وقال أحمد في الموضع الثاني: قال "أي الأعمش": فذكرته لإبراهيم، فقال: حدثني علقمة، قال عبد الله: آكل الربا وموكله سواء . وهذا سند صحيح. وأخرجه عبد الرزاق "15350" عن معمر، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُرَّۃَ، عَنْ ابن مسعود. قلت: وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" "2250"، والحاكم 1/387– 388، وعنه البيهقي 9/19 من طريقين عن يحيى بن عيسى الرملي، عن الأعمش.

2251– وأخرجه أحمد 5/157– 158، ومسلم "990" في الزكاة: باب تغليظ عقوبة من لا يؤدي الزكاة، وابن ماجه "1785" في الزكاة: باب ما جاء في منع الزكاة، والنسائي 5/29 في الزكاة: باب مانع زكاة الغنم، وابن خزيمة "2251"، والبيهقي 4/97 من طريق وكيع، عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1460" في الزكاة: باب زكاة البقر، ومسلم "990"، والترمذي "617" في الزكاة: باب ما جاء عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ في منع الزكاة من التشديد، والدارمي 1/381، من طرق عن الأعمش، به.

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْوَسَطِ مِنْ رَمَضَانَ، فَاعْتَكَفَ عَامًا، حَتّٰى إِذَا كَانَ لَيْلَةُ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي يَخْرُجُ مِنْ صَبِيْحَتِهَا مِنَ اعْتِكَافِهِ قَالَ: مَنِ اعْتَكَفَ مَعَنَا فَلْيَعْتَكِفْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --یونس بن عبدالاعلیٰ --عبداللہ بن وہب-- امام مالک-- یزید بن عبداللہ بن ہاد--محمد بن ابراہیم بن حارث-- ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک سال آپ نے اعتکاف کیا یہاں تک کہ جب اکیسویں رات آئی' یہ وہی رات ہے' جس کی صبح آپ نے اعتکاف سے اٹھنا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص نے ہمارے ساتھ اعتکاف کیا ہے' وہ آخری عشرے میں بھی کرے''۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

2243: صحيح البخاري - كتاب صلاة التراويح' باب تحرى ليلة القدر فى الوتر من العشر الأواخر - حديث: 1930'صحيح مسلم - كتاب الصيام' باب فضل ليلة القدر - حديث: 2067'صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب الاعتكاف وليلة القدر - ذكر ما يستحب للمرء أن يطلب ليلة القدر فى اعتكافه فى' حديث: 3734' موطأ مالك - كتاب الاعتكاف' باب ما جاء فى ليلة القدر - حديث: 694'سنن ابى داود - كتاب الصلاة' باب تفريع أبواب شهر رمضان - باب فيمن قال : ليلة إحدى وعشرين' حديث: 1187'السنن الصغرى - كتاب السهو' باب ترك مسح الجبهة بعد التسليم - حديث: 1344'السنن الكبرى للنسائي - العمل فى افتتاح الصلاة' ترك مسح الجبهة بعد التسليم - حديث: 1256'وهو فى "الموطأ" 1/319 فى الاعتكاف: باب ما جاء فى ليلة القدر . ومن طريقه أخرجه البخارى "2027" فى الاعتكاف: باب الاعتكاف فى العشر الأواخر والاعتكاف فى المساجد كلها، وأبو داوُد "1382" فى الصلاة: باب فيمن قال: ليلة إحدى وعشرين، وابن خزيمة "2243"، والبيهقى 4/309، والبغوى "1825" . وأخرجه البخارى "2018" فى فضل ليلة القدر: باب تحرى ليلة القدر فى الوتر من العشر الأواخر، من طريق ابن أبى حازم والدراوردى، عن يزيد، به . وأخرجه أحمد 3/7 و24، والحميدى "756"، والبخارى "2040" فى الاعتكاف: باب من خرج من اعتكافه عند الصبح، من طرق عن أبى سلمة، به .

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، وَقَالَ جَعْفَرٌ: عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ إِسْحَاقُ:

متن حدیث: قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَلَمَّا رَآنِي قَالَ: هُمُ الْأَخْسَرُونَ، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ: فَجَلَسْتُ، فَلَمْ أَتَقَارَّ أَنْ قُمْتُ فَقُلْتُ: مَنْ هُمْ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي؟ قَالَ: هُمُ الْأَكْثَرُونَ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، وَقَلِيلٌ مَا هُمْ، وَمَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ، وَلَا بَقَرٍ، وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ، وَأَسْمَنَهُ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، وَتَطَأُهُ بِأَخْفَافِهَا، كُلَّمَا نَفِدَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ . هٰذَا حَدِيثُ إِسْحَاقَ . وَقَالَ جَعْفَرٌ: عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ هٰذَا الْمَوْضِعِ إِلَى آخِرِهِ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ مَا قَبْلَ هٰذَا الْحَدِيثِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- اسحاق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید اور جعفر بن محمد تغلبی -- وکیع اعمش -- معرور بن سوید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت خانہ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے۔ جب آپ نے مجھے ملاحظہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: رب کعبہ کی قسم! وہ لوگ خسارے کا شکار ہیں۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں بیٹھ گیا لیکن مجھے چین نہیں آیا' تو میں کھڑا ہوا اور میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' وہ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ جو (مال و دولت کے اعتبار سے) کثرت والے ہیں' البتہ جو شخص اپنے مال کے بارے میں اس طرح اور اس طرح کہے۔ یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ ارشاد فرمائی۔

(یعنی جو شخص اپنے آگے پیچھے' دائیں بائیں خرچ کرے)

اور ایسے لوگ کم ہیں۔ اونٹوں' گائیوں' یا بکریوں کا جو بھی مالک ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا ہوگا' تو یہ جانور قیامت کے دن پہلے سے زیادہ بڑی شکل میں آئیں گے اور پہلے سے زیادہ موٹے تازے ہوں گے۔

وہ اپنے سینگوں کے ذریعے اس شخص کو ماریں گے اور اپنے پاؤں کے ذریعے اس کو روندیں گے۔

جب ان میں سے آخری جانور ایسا کرے گا' تو پہلے والا دوبارہ اس مالک کے پاس آجائے گا' اور جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہوتا (اس کے ساتھ) ایسا ہی ہوتے رہے گا۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ اسحاق نامی راوی کے ہیں۔

جعفر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اونٹوں کا جو بھی مالک'' اس کے بعد اس مقام سے لے کر روایت کے آخر تک' اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔ تاہم اس

سے پہلے کا حصہ اس نے نقل نہیں کیا۔

بَابُ ذِكْرِ بَعْضِ اَلْوَانِ مَانِعِ الزَّكَاةِ

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ جَهِلَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى: (وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ) (التوبۃ: 34) الْاٰيَةَ، فَزَعَمَ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّمَا نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ لَا فِي الْمُؤْمِنِيْنَ، وَالنَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْلَمَ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّمَا نَزَلَتْ فِي الْمُؤْمِنِيْنَ لَا فِي الْكُفَّارِ، اِذْ مُحَالٌ اَنْ يُّقَالَ: يُعَذَّبُ الْكُفَّارُ اِلٰى وَقْتِ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ يُرٰى سَبِيْلَهٗ، اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ؛ لِاَنَّ الْكَافِرَ يَكُوْنُ مُخَلَّدًا فِي النَّارِ لَا يَطْمَعُ اَنْ يُّخَلّٰى سَبِيْلُهٗ بَعْدَ تَعْذِيْبِ بَعْضِ الْعَذَابِ قَبْلَ الْفَصْلِ بَيْنَ النَّاسِ، ثُمَّ يُخَلّٰى سَبِيْلُهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ، بَلْ يُخَلَّدُ فِي النَّارِ بَعْدَ الْفَصْلِ بَيْنَ النَّاسِ "

باب 8: زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کی بعض اقسام کا تذکرہ

اوراس شخص کے موقف کے خلاف دلیل جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مفہوم سے ناواقف ہے۔

''اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں''۔

تو وہ شخص اس بات کا قائل ہے' یہ آیت کفار کے بارے میں نازل ہوئی تھی اہلِ ایمان کے بارے میں نازل نہیں ہوئی تھی حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات کی اطلاع دیدی ہے' یہ آیت اہلِ ایمان کے بارے میں نازل ہوئی ہے کفار کے بارے میں نازل نہیں ہوئی' کیونکہ یہ کہنا ناممکن ہے کفار کو فلاں' فلاں وقت تک عذاب دیا جائے گا۔ پھر وہ اپنا راستہ دیکھ لے گا' جو یا جنت کی طرف جاتا ہوگا' یا جہنم کی طرف جاتا ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے' کافر شخص تو ہمیشہ جہنم میں رہے گا وہ یہ آرزو ہی نہیں کرسکتا کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہونے سے پہلے' تھوڑا سا عذاب بھگتنے کے بعد' اسے چھوڑ دیا جائے گا' اور جب اسے چھوڑ دیا جائے گا' تو پھر وہ جنت کی طرف جائے گا' یا جہنم کی طرف جائے گا' بلکہ وہ کافر تو لوگوں کے درمیان فیصلہ ہونے کے بعد بھی ہمیشہ جہنم میں ہی رہے گا۔

2252 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهٖ اِلَّا اُتِيَ بِهٖ وَبِمَالِهٖ فَاُحْمِيَ عَلَيْهِ صَفَائِحُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ، فَتُكْوٰى بِهٖ جَنْبَاهُ وَجَبِيْنُهٗ وَظَهْرُهٗ، حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهٖ يَوْمًا مِقْدَارُهٗ اَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ، ثُمَّ يَرٰى سَبِيْلَهٗ، اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ، وَاِمَّا اِلَى النَّارِ

وَلَا عَبْدٍ لَا يُؤَدِّي صَدَقَةَ اِبِلِهٖ اِلَّا اُتِيَ بِهٖ، وَاِبِلُهٗ عَلٰى اَوْفَرِ مَا كَانَتْ فَيُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَسِيْرُ عَلَيْهِ كُلَّمَا مَضٰى اُخْرَاهَا رُدَّ اَوَّلُهَا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهٖ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ اَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ، ثُمَّ يَرٰى سَبِيْلَهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ، وَاِمَّا اِلَى النَّارِ

وَلَا عَبْدٍ لَا يُؤَدِّي صَدَقَةَ غَنَمِهِ إِلَّا أُتِيَ بِهِ وَبِغَنَمِهِ عَلَى أَوْفَرَ مَا كَانَتْ فَيُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَسِيرُ عَلَيْهِ كُلَّمَا مَضَى عَنْهُ أُخْرَاهَا رُدَّ أُولَاهَا تَطَأُهُ بِأَظْلَافِهَا، وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ، وَلَا جَلْحَاءُ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ، ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ

قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ الْخَيْلُ قَالَ: الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَالْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ هِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

قَالُوا: الْحُمُرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةَ الْجَامِعَةَ الْفَاذَّةَ (مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ) . الْجَلْحَاءُ: الَّتِي لَيْسَ لَهَا قَرْنٌ . وَالْعَقْصَاءُ: الْمَكْسُورَةُ الْقَرْنِ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- عبدالعزیز ابن محمد دراوردی -- سہیل -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو بھی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا ہوگا' وہ (قیامت کے دن اپنے مال سمیت لایا جائے گا' اور اس کے لئے اس کے سونے اور چاندی کے) ٹکڑوں کو جہنم کی آگ میں دہکایا جائیگا اور پھر ان ٹکڑوں کے ذریعے اس شخص کے دونوں پہلو اس کی پیشانی اور اس کی پشت پر داغ لگایا جائے گا (اور یہ عمل اس وقت تک ہوتا رہے گا) جب تک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ نہیں کر دیتا (یعنی قیامت کا پورا دن گزر نہیں جاتا) جو ایک ایسا دن ہوگا' جس کی مقدار تمہاری گنتی کے حساب سے ایک ہزار سال کے برابر ہوگی' پھر وہ شخص اپنا راستہ دیکھے گا' جو یا جنت کی طرف جاتا ہوگا' یا جہنم کی طرف جاتا ہوگا۔

جو بندہ اپنے اونٹوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا ہوگا' تو (قیامت کے دن) اس شخص کو اور اس کے اونٹوں کو لایا جائے گا' جو پہلے سے زیادہ صحت مند ہوں گے ان اونٹوں کے لئے ایک ہموار میدان بچھایا جائے گا وہ اس شخص کے اوپر سے گزریں گے جب ان میں سے آخری گزر جائے گا' تو پہلے والا دوبارہ آ جائے گا' جب تک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان اس دن میں فیصلہ نہیں کرتا جس کی مقدار تمہاری گنتی کے حساب سے ایک ہزار سال کے برابر ہے۔ (اس وقت تک ایسا ہوتا رہے گا)

پھر وہ شخص اپنا راستہ دیکھے گا۔ وہ راستہ یا جنت کی طرف جاتا ہوگا' یا جہنم کی طرف جاتا ہوگا۔

جو شخص اپنی بکریوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا ہوگا (قیامت کے دن) اس شخص کو اور اس کی بکریوں کو لایا جائے گا' جو پہلے سے زیادہ صحت مند ہوں گی پھر ان کے لئے ایک ہموار میدان بچھایا جائے گا وہ بکریاں اس شخص کے اوپر سے گزریں گی جب ان میں سے آخری گزر جائے گی' تو پہلی دوبارہ آ جائے گی وہ بکریاں اسے اپنے پاؤں کے ذریعے روندیں گی اور سینگوں کے ذریعے ماریں گی۔ ان میں سے کسی بکری کے سینگ مڑے ہوئے نہیں ہوں گے اور کوئی بکری بغیر سینگ کے نہیں ہوگی۔

(اس شخص کے ساتھ یہ سلوک اس وقت تک ہوتا رہے گا)' جب تک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان اس دن میں فیصلہ نہیں کر دیتا' جس کی مقدار تمہاری گنتی کے حساب سے' ایک ہزار سال کے برابر ہوگی' پھر وہ شخص اپنا راستہ دیکھے گا' جو یا جنت کی طرف جاتا

ہوگا' یا جہنم کی طرف جاتا ہوگا۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! گھوڑے (کا کیا حکم ہے؟) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی پیشانی میں قیامت کے دن تک کے لئے خیر رکھ دی گئی ہے۔

اور گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہیں' یہ ایک شخص کے لئے اجر کا باعث ہوتے ہیں۔ ایک شخص کے لئے رکاوٹ کا باعث ہوتے ہیں ایک شخص کے لئے گناہ ہوتے ہیں۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے (جس میں آگے چل کر یہ بات ہے) لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! گدھوں کا کیا حکم ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کوئی چیز نازل نہیں کی' البتہ یہ ایک جامع و مانع آیت ہے۔

''جو شخص ذرّے کے وزن جتنی بھلائی کرے گا وہ اسے (یعنی اس کا بدلہ) دیکھ لے گا' اور جو شخص ذرّے کے وزن جتنی برائی کرے گا وہ اسے (یعنی اس کا بدلہ) دیکھ لے گا''۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ''الجلحاء'' سے مراد وہ بکری ہے' جس کے سینگ نہیں ہوتے اور ''العقصاء'' سے مراد وہ بکری ہے' جس کے سینگ ٹوٹے ہوئے ہوں۔

2253 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ،

اختلافِ روایت: وَقَالَ فِيْ كُلِّهَا: فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ "، وَقَالَ اَيْضًا: ثُمَّ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوخطاب زیاد بن یحییٰ -- یزید بن زریع -- روح بن قاسم -- سہیل بن ابوصالح ان حضرات نے اسی سند کے ساتھ یہ طویل حدیث ذکر کی ہے۔

اس راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ایک ایسے دن میں' جس کی مقدار تمہاری گنتی کے حساب سے پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی''۔

اور اس میں اس راوی نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں۔

''ثُمَّ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ'' (یعنی وہ اس پر سے گزریں گے)

2253- أخرجه عبد الرزاق "6858"، وأحمد 2/262 و 276 و 383، ومسلم "987" "26" في الزكاة: باب إثم مانع الزكاة، وأبو داؤد "1658" و "1659" في الزكاة: باب في حقوق المال، وابن خزيمة "2252"، والبيهقي 4/81 من طرق عن سهيل بن أبي صالح، به. وأخرجه مسلم "987"، والبيهقي 4/119 و 137 و 183 و 7/3، والبغوي "1562" من طريق زيد بن أسلم، عن أبي صالح، به. وأخرجه النسائي 5/12-13 في الزكاة: باب التغليظ في حبس الزكاة، من طريق يزيد بن زريع.

بَابُ ذِكْرِ اَخْبَارٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَنْزِ مُجْمَلَةً غَيْرَ مُفَسَّرَةٍ

باب 9: ان روایات کا تذکرہ جو "کنز" کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول ہیں اور مجمل ہیں جن کی وضاحت نہیں ہوئی ہے

2254 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، ح وَحَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ ذَا زَبِيبَتَيْنِ يَتْبَعُ صَاحِبَهُ، وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ، فَلَا يَزَالُ يَتْبَعُهُ، وَهُوَ يَفِرُّ مِنْهُ، حَتّٰى تَلْقَمَهُ اُصْبُعَهُ لَمْ يَقُلِ الرَّبِيعُ، وَهُوَ يَفِرُّ مِنْهُ، وَقَالَ اَيْضًا كَنْزُ اَحَدِكُمْ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان -- شعیب -- لیث (یہاں تحویلِ سند ہے) عیسیٰ بن ابراہیم -- ابن وہب -- لیث بن سعد -- ابن عجلان -- قعقاع بن حکیم -- ابوصالح (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

قیامت کے دن کسی شخص کا "کنز" (خزانہ) ایک گنجے سانپ کی شکل میں ہوگا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے وہ اپنے مالک کے پیچھے دوڑے گا اور وہ مالک اس سے پناہ مانگے گا لیکن وہ سانپ اس کے پیچھے مسلسل رہے گا اور وہ مالک اس سے مسلسل بھاگتا رہے گا یہاں تک کہ وہ اپنی انگلیاں اس کے منہ میں دے گا۔

ربیع نامی راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے۔

"وہ مالک اس سے بھاگے گا"۔

البتہ اس نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"تم میں سے کسی ایک شخص کا خزانہ"

2255 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: "مَنْ تَرَكَ بَعْدَهُ كَنْزًا مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ، لَهُ زَبِيبَتَانِ يَتْبَعُهُ، فَيَقُوْلُ: وَيْلَكَ مَا اَنْتَ، فَيَقُوْلُ: اَنَا كَنْزُكَ الَّذِيْ تَرَكْتَهُ بَعْدَكَ، فَلَا يَزَالُ يَتْبَعُهُ حَتّٰى يُلْقِمَهُ يَدَهُ فَيُقَصْقِصُهَا، ثُمَّ يَتْبَعُهُ سَائِرُ جَسَدِهِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بشر بن معاذ -- یزید بن زریع -- سعید بن ابوعروبہ -- قتادہ -- سالم بن ابوجعد غطفانی -- معدان بن ابوطلحہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے

ارشاد فرمایا ہے:

جو شخص اپنے پیچھے ''کنز'' (خزانہ) چھوڑ کر آئے گا' تو قیامت کے دن اس خزانے کو اس شخص کے لئے ایک گنجے شخص میں کر دیا جائے گا' جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے' وہ سانپ اس شخص کے پیچھے جائے گا۔

وہ شخص کہے گا: تمہارا ستیاناس ہو تم کون ہو؟ وہ سانپ جواب دے گا' میں تمہارا وہ خزانہ ہوں' جو تم اپنے پیچھے چھوڑ آئے تھے پھر وہ سانپ اس شخص کے پیچھے مسلسل جائے گا' یہاں تک کہ وہ شخص اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے گا' تو وہ سانپ اس ہاتھ کو چبالے گا' اور پھر اس شخص کا پورا جسم بھی اس کے پیچھے جائے گا۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْكَنْزِ وَالدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الْكَنْزَ هُوَ الْمَالُ الَّذِیْ لَا يُؤَدِّی زَكَاتَهُ، لَا الْمَالُ الْمَدْفُوْنُ الَّذِیْ يُؤَدِّی زَكَاتَهُ

باب 10: اس روایت کا تذکرہ' جس میں ''کنز'' کی وضاحت کی گئی ہے' اور اس بات کی دلیل کہ ''کنز'' سے مراد وہ مال ہے' جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو۔ اس سے مراد وہ مال نہیں ہے' جو دفن شدہ ہوتا ہے' اور جس کی زکوٰۃ ادا کی گئی ہوتی ہے

2256 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَامِعٍ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّی زَكَاتَهُ، اِلَّا جُعِلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعٌ طُوِّقَ فِیْ عُنُقِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ (سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)

(آل عمران: 180)

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان-- جامع --ابو وائل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا۔ اس مال کو اس شخص کے لئے قیامت کے دن سانپ کی شکل میں کر دیا جائے گا' اور قیامت کے دن اسے طوق کے طور پر اس شخص کی گردن میں ڈال دیا جائے گا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مصداق کے طور پر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی یہ آیت ہمارے سامنے تلاوت کی۔

''وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اسے عنقریب قیامت کے دن طوق کی شکل میں ڈال دیا جائے گا''۔

2257 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ، ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، حَدَّثَنَا اَسَدٌ يَعْنِیْ ابْنَ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: إِنَّ الَّذِيْ لَا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهِ يُمَثَّلُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعٌ أَقْرَعُ لَهُ زَبِيبَتَانِ، فَيَلْزَمُهُ أَوْ يُطَوِّقُهُ، يَقُوْلُ أَنَا كَنْزُكَ۔

اختلافِ روایت: هٰذَا حَدِيْثُ أَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ . وَقَالَ لَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ: قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، وَقَالَ: فَيُطَوِّقُهُ أَوْ يَلْزَمُهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن سنان واسطی -- ابونضر (یہاں تحویلِ سند ہے) حسن بن محمد -- یحییٰ بن عباد (یہاں تحویلِ سند ہے) نصر بن مرزوق -- اسد ابن موسیٰ -- عبدالعزیز بن ماجشون -- عبداللہ بن دینار کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

بے شک وہ شخص جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا' قیامت کے دن اس مال کو اس کے لئے گنجے سانپ کی شکل میں کر دیا جائے گا' جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ وہ سانپ اس شخص کے ساتھ رہے گا۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اسے طوق کی شکل میں اس کی گردن میں ڈال دیا جائے گا' اور وہ سانپ یہ کہے گا: میں تمہارا خزانہ ہوں۔

یہ الفاظ احمد بن سنان کی روایت کے ہیں' جبکہ زعفرانی نے اس سے کہا: وہ یہ کہتے ہیں: مجھے عبداللہ بن دینار نے اس بات کی خبر دی اور انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

- ''تو اسے اس کی گردن میں طوق کے طور پر ڈال دیا جائے گا'' (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)
''وہ سانپ اس کے ساتھ رہے گا''۔
(یعنی یہاں الفاظ کی تقدیم و تاخیر ہے)

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنْ لَّا وَاجِبَ فِي الْمَالِ غَيْرُ الزَّكَاةِ

وَفِيْهِ مَا دَلَّ عَلٰى أَنَّ الْوَعِيْدَ بِالْعَذَابِ لِلْمُكْتَنِزِ وَلِمَنْ لَّا يُؤَدِّيْ زَكَاةَ مَالِهِ دُوْنَ مَنْ يُّؤَدِّيْهَا وَإِنْ كَانَ الْمَالُ مَدْفُوْنًا

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: "فِيْ خَبَرِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ: عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ، وَفِيْ خَبَرِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ . فَقَالَ فِي الْخَبَرِ: وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَبَرِ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا، قَدْ أَمْلَيْتُ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ فِيْمَا مَضٰى مِنَ الْكِتَابِ . وَفِيْ خَبَرِ أَبِيْ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلُّوْا خَمْسَكُمْ، وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ، وَأَدُّوْا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ، وَأَطِيْعُوْا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ

باب 11: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ اور کوئی ادائیگی لازم نہیں

اور اس میں اس بات پر دلالت موجود ہے عذاب کی وعید اس شخص کے لیے ہے جو خزانے کے طور پر مال اکٹھا کرتا ہے اور جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا ہے۔ یہ اس کے لئے نہیں ہے جو اس کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے اگر چہ وہ مال دفن شدہ ہی کیوں نہ ہو۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں: (سائل نے دریافت کیا) کیا مجھ پر اس (زکوٰۃ) کے علاوہ بھی کوئی ادائیگی لازم ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! البتہ جو تم نفلی طور پر کرو (اس کا حکم مختلف ہے)

جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کیجئے کہ جب میں اسے سرانجام دوں تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں تو اس روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) ''تم پھر فرض زکوٰۃ ادا کرو''۔

اسی طرح ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ وہ کسی جنتی کو دیکھ لے تو اسے اس شخص کو دیکھ لینا چاہئے''۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے یہ دونوں روایات اس کتاب میں اس سے پہلے املاء کروادی ہیں۔ اسی طرح حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ہیں۔

''تم پانچ نمازیں ادا کرو (رمضان) کے مہینے کے روزے رکھو اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرو اور اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ''۔

بَابُ ذِكْرِ دَلِيلٍ اٰخَرَ عَلٰى اَنَّ الْوَعِيْدَ لِلْمُكْتَنِزِ هُوَ لِمَانِعِ الزَّكَاةِ دُوْنَ مَنْ يُّؤَدِّيهَا

باب نمبر 12: اس بات کی دوسری دلیل کا تذکرہ کہ وعید خزانہ جمع کرنے والے اس شخص کے لئے ہے جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اس کے لئے نہیں ہے جو زکوٰۃ ادا کرتا ہے

2258 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ جَرِيجٍ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِذَا اَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ، فَقَدْ اَذْهَبْتَ عَنْكَ شَرَّهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی -- ابن وہب -- ابن جریج (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو تم نے اس کے شر کو اپنے سے دور کر دیا۔

بَابُ بَيْعَةِ الْإِمَامِ النَّاسَ عَلٰى إِيتَاءِ الزَّكَاةِ

باب 13: حاکم کا لوگوں سے زکوٰۃ کی ادائیگی پر بیعت لینا

2259 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَبِيبٍ وَهُوَ ابْنُ نُدْبَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابواشعث -- معتمر -- یحییٰ بن حکیم -- یحییٰ بن سعید -- اسماعیل (یہاں تحویلِ سند ہے) یعقوب بن ابراہیم -- یزید بن ہارون -- اسماعیل بن ابوخالد (یہاں تحویلِ سند ہے) یعقوب بن ابراہیم اور یحییٰ بن حکیم -- حسن بن حبیب ابن ندبہ -- اسماعیل (یہاں تحویلِ سند ہے) حسن بن محمد زعفرانی -- محمد بن عبید -- اسماعیل -- قیس بن ابوحازم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر نماز قائم کرنے زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی کی بیعت کی۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ فَرْضَ الزَّكَاةِ كَانَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقِيمٌ بِمَكَّةَ قَبْلَ هِجْرَتِهِ اِلَى الْمَدِينَةِ

باب 14: اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حبشہ کی سرزمین کی طرف ہجرت سے پہلے ہی زکوٰۃ فرض ہو چکی تھی جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی طرف ہجرت کرنے سے پہلے مکہ میں ہی مقیم تھے

2260 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ وَهُوَ ابْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى مَخْرَمَةَ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ بِنْتِ اَبِي اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَتْ:

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلْنَا اَرْضَ الْحَبَشَةِ جَاوَرْنَا بِهَا خَيْرَ جَارٍ النَّجَاشِيَّ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَتْ: وَكَانَ الَّذِي كَلَّمَهُ جَعْفَرُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ قَالَ لَهُ: اَيُّهَا الْمَلِكُ كُنَّا قَوْمًا اَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ نَعْبُدُ الْاَصْنَامَ، وَنَاْكُلُ الْمَيْتَةَ، وَنَاْتِي الْفَوَاحِشَ، وَنَقْطَعُ الْاَرْحَامَ، وَنُسِيءُ الْجِوَارَ، وَيَاْكُلُ الْقَوِيُّ مِنَّا الضَّعِيفَ، فَكُنَّا عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْنَا رَسُولًا مِنَّا نَعْرِفُ نَسَبَهُ، وَصِدْقَهُ، وَاَمَانَتَهُ، وَعَفَافَهُ، فَدَعَانَا اِلَى اللّٰهِ لِتَوْحِيدِهِ،

وَلِنَعْبُدَهُ وَنَخْلَعَ مَا كُنَّا نَعْبُدُ نَحْنُ وَآبَاؤُنَا مِنْ دُوْنِهِ مِنَ الْحِجَارَةِ وَالْاَوْثَانِ، وَاَمَرَنَا بِصِدْقِ الْحَدِيْثِ، وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ، وَصِلَةِ الرَّحِمِ، وَحُسْنِ الْجِوَارِ، وَالْكَفِّ عَنِ الْمَحَارِمِ وَالدِّمَاءِ، وَنَهَانَا عَنِ الْفَوَاحِشِ، وَقَوْلِ الزُّوْرِ، وَاَكْلِ مَالِ الْيَتِيمِ، وَقَذْفِ الْمُحْصَنَةِ، وَاَنْ نَعْبُدَ اللّٰهَ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَاَمَرَنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّيَامِ قَالَتْ: فَعَدَّدَ عَلَيْهِ اُمُوْرَ الْاِسْلَامِ، فَصَدَّقْنَاهُ وَآمَنَّا بِهِ، وَاتَّبَعْنَاهُ عَلٰى مَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، فَعَبَدْنَا اللّٰهَ وَحْدَهُ، وَلَمْ نُشْرِكْ بِهِ وَحَرَّمْنَا مَا حَرَّمَ عَلَيْنَا، وَاَحْلَلْنَا مَا اَحَلَّ لَنَا، ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ

(امام ابن خزیمہ کہتے ہیں:)--محمد بن عیسیٰ--سلمہ ابن فضل--محمد بن اسحاق ابن یسار مولیٰ مخرمہ اور--محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن شہاب زہری--ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث--بن ہشام مخزومی سیدہ اُمّ سلمہ بنت ابوامیہ بن مغیرہ بیان کرتے ہیں:

جب ہم نے حبشہ کی سرزمین پر پڑاؤ کیا اور وہاں پناہ حاصل کرنا چاہی تو جب نجاشی آباد اس کے بعد راوی نے یہ حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں)

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ بات چیت کی۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اے بادشاہ! ہم جاہلیت کا شکار لوگ تھے اور ہم بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے۔ ہم مردار کھایا کرتے تھے۔ ہم برائیوں کا ارتکاب کرتے تھے۔ ہم رشتے داری کے حقوق پامال کرتے تھے اور ہم پناہ کو بھلا دیتے تھے۔

ہم میں سے طاقتور شخص کمزور کو کھا جاتا تھا۔ ہم اسی حالت میں تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف ایک رسول کو مبعوث کیا جو ہم میں سے ہی تھا۔ ہم اس کے نسب اس کی سچائی اس کی امانت اور اس کی پاکدامنی سے واقف تھے اس نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی کہ ہم اس کی وحدانیت کے قائل ہوں اس کی عبادت کریں اور ہم لوگ اور ہمارے آباؤ اجداد اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن پتھروں اور بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے۔ ہم ان سے لاتعلق ہو جائیں۔ اس رسول نے ہمیں سچ بات کہنے امانت ادا کرنے رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھنے پڑوسیوں کے حقوق کا خیال رکھنے حرام چیزوں اور خون بہانے سے رک جانے کی ہدایت کی۔

اس نے ہمیں برائیوں سے جھوٹی بات کہنے سے یتیم کا مال کھانے سے پاکدامن عورت پر الزام لگانے سے منع کیا اور ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔ اس نے ہمیں نماز زکوٰۃ اور روزے کا حکم دیا۔

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے اس کے سامنے مختلف اسلامی احکام کا تذکرہ کیا (اور یہ بتایا) تو ہم نے اس رسول کی تصدیق کی ہم اس پر ایمان لائے ہم نے ان تمام چیزوں کی پیروی کی جو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کر آئے تھے تو ہم نے صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا شروع کی ہم نے کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرایا۔

ہم نے ان تمام چیزوں کو حرام سمجھا جسے اس نے ہمارے لیے حرام قرار دیا اور ان چیزوں کو حلال سمجھا جس سے اس نے ہمارے لیے حلال قرار دیا۔

(اس کے بعد راوی نے باقی حدیث ذکر کی ہے)

16

جُمَّاعُ اَبْوَابِ صَدَقَةِ الْمَوَاشِي مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ

اونٹ' گائے اور بکریوں سے تعلق رکھنے والے جانوروں کی زکوٰۃ سے متعلق مجموعہ ابواب

بَابُ فَرْضِ صَدَقَةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَرَادَ بِقَوْلِهٖ: (خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً) (التوبۃ: 103) بَعْضَ الْاَمْوَالِ لَا كُلَّهَا، اِذِ اسْمُ الْمَالِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى مَا دُوْنَ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ وَعَلٰى مَا دُوْنَ الْاَرْبَعِيْنَ مِنَ الْغَنَمِ "

باب **15**: اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ فرض ہونا اور اس بات کی دلیل کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

''تم ان کے اموال میں سے زکوٰۃ وصول کرو''

اس سے مراد اموال کا بعض حصہ ہے تمام اموال مراد نہیں ہیں' اس کی وجہ یہ ہے' لفظ مال کا اطلاق بعض اوقات پانچ اونٹوں سے کم پر بھی ہوتا ہے' اور چالیس بکریوں سے کم پر بھی ہوتا ہے۔

2261 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَاَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالُوْا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ ثُمَامَةَ، حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهٗ حِيْنَ وَجَّهَهٗ اِلَى الْبَحْرَيْنِ، فَكَتَبَ لَهٗ هٰذَا الْكِتَابُ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، وَالَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهٗ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا، وَمَنْ سُئِلَهَا فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِهٖ فِيْ اَرْبَعَةٍ وَعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ، فَمَا دُوْنَهُ الْغَنَمُ، فِيْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ، فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَثَلَاثِيْنَ، فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ، فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ، فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِيْنَ

2261–وهو في "الموطأ" 1/331–332 في الحج: باب العمل في الإهلال .وأخرجه الشافعي 1/303، والبخاري 1549 في الحج: باب التلبية، ومسلم 1184 في الحج باب التلبية وصفتها ووقتها، وأبو داو 1812 في المناسك: باب كيف التلبية، والطحاوي 2/124و125، والبيهقي 5/44 .والبغوي 1865 من طريق مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/28و41و48و77، والدارمي 2/34، والترمذي 825 في الحج: باب ما جاء في التلبية، والنسائي 5/160 في مناسك الحج: باب كيف التلبية، وابن ماجة 2918 في المناسك: باب في التلبية، والدارقطني 2/225، وابن خزيمة 2261 و 2262، والطحاوي 2/124 من طرق عن نافع، به .وأخرجه أحمد 2/3و34و43و79و120، والبخاري 5915 في اللباس: باب التلبية، ومسلم 1184 والنسائي 5/159، والطحاوي 2/124، والبيهقي 5/44 من طرق عن ابن عمر، به .

اِلٰی خَمْسٍ وَاَرْبَعِیْنَ، فَفِیْهَا ابْنَةُ لَبُوْنٍ، فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّاَرْبَعِیْنَ اِلٰی سِتِّیْنَ، فَفِیْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ، فَاِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَّسِتِّیْنَ اِلٰی خَمْسٍ وَّسَبْعِیْنَ، فَفِیْهَا جَذَعَةٌ، فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّسَبْعِیْنَ اِلٰی تِسْعِیْنَ، فَفِیْهَا ابْنَتَا لَبُوْنٍ، فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰی وَتِسْعِیْنَ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ، فَفِیْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ، فَفِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ، وَفِیْ کُلِّ خَمْسٍ حِقَّةٌ، وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ مَّعَهٗ اِلَّا اَرْبَعَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ، فَلَیْسَ فِیْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ رَبُّهَا، فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِّنَ الْاِبِلِ، فَفِیْهَا شَاةٌ، وَصَدَقَةُ الْغَنَمِ فِیْ سَائِمَتِهَا اِذَا کَانَتْ اَرْبَعِیْنَ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ، شَاةٌ شَاةٌ، فَاِذَا زَادَتْ عَلَی الْعِشْرِیْنَ وَالْمِائَةِ اِلٰی اَنْ تَبْلُغَ الْمِائَتَیْنِ فَفِیْهَا شَاتَانِ، فَاِذَا زَادَتْ عَلَی الْمِائَتَیْنِ اِلٰی ثَلَاثِمِائَةٍ، فَفِیْهَا ثَلَاثُ شِیَاهٍ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِیْ کُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ، فَاِذَا کَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِّنْ اَرْبَعِیْنَ شَاةً شَاةً وَّاحِدَةً، فَلَیْسَ فِیْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ رَبُّهَا ۔ ثُمَّ ذَکَرَ الْحَدِیْثَ بِطُوْلِهٖ، هٰذَا حَدِیْثُ بُنْدَارٍ۔

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ: النَّاقَةُ اِذَا وَلَدَتْ فَتَمَّ لِوَلَدِهَا سَنَةٌ - وَدَخَلَ وَلَدُهَا فِی السَّنَةِ الثَّانِیَةِ - فَاِنْ کَانَ الْوَلِیْدُ ذَکَرًا فَهُوَ ابْنُ مَخَاضٍ، وَالْاُنْثٰی بِنْتُ مَخَاضٍ؛ لِاَنَّ النَّاقَةَ اِذَا وَلَدَتْ لَمْ تَرْجِعْ اِلَی الْفَحْلِ لِیَضْرِبَهَا الْفَحْلُ اِلٰی سَنَةٍ، فَاِذَا تَمَّ لَهَا سَنَةٌ مِّنْ حِیْنِ وِلَادَتِهَا رَجَعَتْ اِلَی الْفَحْلِ، فَاِذَا ضَرَبَهَا الْفَحْلُ اُلْحِقَتْ بِالْمَخَاضِ، وَهُنَّ الْحَوَامِلُ، فَکَانَتِ الْاُمُّ مِنَ الْمَوَاخِضِ، وَالْمَاخِضُ الَّتِیْ قَدْ خَاضَ الْوَلَدُ فِیْ بَطْنِهَا اَیْ تَحَرَّکَ الْوَلَدُ فِی الْبَطْنِ، فَکَانَ ابْنُهَا ابْنُ مَخَاضٍ وَابْنَتُهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ، فَتَمْکُثُ النَّاقَةُ حَامِلًا سَنَةً ثَانِیَةً، ثُمَّ تَلِدُ، فَاِذَا وَلَدَتْ صَارَ لَهَا ابْنٌ فَسُمِّیَتْ لَبُوْنًا وَّابْنُهَا ابْنُ لَبُوْنٍ، وَابْنَتُهَا ابْنَةُ لَبُوْنٍ، وَقَدْ تَمَّ لِلْوَلَدِ سَنَتَانِ، وَدَخَلَ فِی السَّنَةِ الثَّالِثَةِ فَاِذَا مَکَثَ الْوَلَدُ بَعْدَ ذٰلِکَ تَمَامَ السَّنَةِ الثَّالِثَةِ، وَدَخَلَ فِی السَّنَةِ الرَّابِعَةِ سُمِّیَ حِقَّةً، وَاِنَّمَا تُسَمّٰی حِقَّةً؛ لِاَنَّهَا اِنْ کَانَتْ اُنْثٰی اسْتُحِقَّتْ اَنْ یُّحْمَلَ الْفَحْلُ عَلَیْهَا، وَتُحْمَلَ عَلَیْهَا الْاَحْمَالُ، وَاِنْ کَانَ ذَکَرًا اسْتَحَقَّ الْحَمُوْلَةَ عَلَیْهِ، فَسُمِّیَ حِقَّةً، لِهٰذِهِ الْعِلَّةِ، فَاَمَّا قَبْلَ ذٰلِکَ، فَاِنَّمَا یُضَافُ الْوَلَدُ اِلَی الْاُمِّ فَیُسَمّٰی اِذَا تَمَّ لَهٗ سَنَةٌ، وَدَخَلَ فِی السَّنَةِ الثَّانِیَةِ ابْنُ مَخَاضٍ؛ لِاَنَّ اُمَّهٗ مِنَ الْمَخَاضِ، وَاِذَا تَمَّ لَهٗ سَنَتَانِ وَدَخَلَ السَّنَةَ الثَّالِثَةَ سُمِّیَ ابْنُ لَبُوْنٍ؛ لِاَنَّ اُمَّهٗ لَبُوْنٌ بَعْدَ وَضْعِ الْحَمْلِ الثَّانِیْ، وَاِنَّمَا سُمِّیَ حِقَّةً لِعِلَّةِ نَفْسِهٖ عَلٰی مَا بَیَّنْتُ اَنَّهٗ یَسْتَحِقُّ الْحَمُوْلَةَ، فَاِذَا تَمَّ لَهٗ اَرْبَعُ سِنِیْنَ، وَدَخَلَ فِی السَّنَةِ الْخَامِسَةِ فَهُوَ حِیْنَئِذٍ جَذَعَةٌ، فَاِذَا تَمَّ لَهٗ خَمْسُ سِنِیْنَ، وَدَخَلَ فِی السَّنَةِ السَّادِسَةِ، فَهُوَ ثَنِیٌّ، فَاِذَا مَضَتْ وَدَخَلَ فِی السَّابِعَةِ، فَهُوَ حِیْنَئِذٍ رَبَاعٌ، وَالْاُنْثٰی رَبَاعِیَةٌ، فَلَا یَزَالُ کَذٰلِکَ، حَتّٰی یَمْضِیَ السَّنَةُ السَّابِعَةُ، فَاِذَا مَضَتِ السَّابِعَةُ، وَدَخَلَ فِی الثَّامِنَةِ اَلْقَی السِّنَّ الَّتِیْ بَعْدَ الرَّبَاعِیَةِ، فَهُوَ حِیْنَئِذٍ سَدِیْسٌ وَّسَدَسٌ لُغَتَانِ، وَکَذٰلِکَ الْاُنْثٰی لَفْظُهُمَا، فِیْ هٰذَا السِّنِّ وَاحِدَةٌ، فَلَا یَزَالُ کَذٰلِکَ حَتّٰی تَمْضِیَ السَّنَةُ الثَّامِنَةُ، فَاِذَا مَضَتِ الثَّامِنَةُ، وَدَخَلَ فِی التَّاسِعَةِ، فَقَدْ فَطَرَ نَابُهٗ، وَطَلَعَ، فَهُوَ حِیْنَئِذٍ بَازِلٌ، وَکَذٰلِکَ الْاُنْثٰی بَازِلٌ بِلَفْظِهٖ، فَلَا یَزَالُ بَازِلًا حَتّٰی یَمْضِیَ التَّاسِعَةَ، فَاِذَا مَضَتْ، وَدَخَلَ فِی الْعَاشِرَةِ، فَهُوَ حِیْنَئِذٍ

مُخْلِفٌ، ثُمَّ لَيْسَ لَهُ اسْمٌ بَعْدَ الْإِخْلَافِ، وَلَكِنْ يُقَالُ بَازِلُ عَامٍ، وَبَازِلُ عَامَيْنِ، وَمُخْلِفُ عَامٍ، وَمُخْلِفُ عَامَيْنِ إِلَى مَازَادَ عَلَى ذَلِكَ فَإِذَا كَبُرَ فَهُوَ عُودٌ وَالْأُنْثَى عُودَةٌ وَإِذَا هَرِمَ، فَهُوَ قَحْرٌ لِلذَّكَرِ، وَأَمَّا الْأُنْثَى فَهِيَ النَّابُ وَالشَّارِفُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار بندار اور محمد بن یحییٰ اور ابوموسیٰ محمد بن مثنی اور یوسف بن موسیٰ محمد بن عبداللہ انصاری --اپنے والد-- ثمامہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بن گئے اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا تو انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو خط لکھا۔ انہوں نے اس خط میں انہیں یہ لکھا۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے' یہ فرض زکوٰۃ کے وہ احکام ہیں جو کہ اللہ کے رسول نے مسلمانوں پر فرض کیا تھا اور یہ وہ حکم ہے' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا' تو مسلمانوں میں سے جس کسی سے اس کے مطابق مطالبہ کیا جائے' وہ اس کی ادائیگی کر دے اور جس سے اس سے زیادہ کا مطالبہ کیا جائے' وہ زیادہ ادائیگی نہ کرے۔

24 تک اونٹوں میں بکریوں کی شکل میں ادائیگی لازم ہوگی' یوں کہ ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' جب ان کی تعداد **25** سے لے کر **35** تک ہو' ان اونٹوں میں ایک ''بنت مخاض'' کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اگر ''بنت مخاض'' نہ ہو' تو ابن لبون مذکر کی ادائیگی لازم ہوگی' جب وہ **36** سے لے کر **45** تک ہوں' تو ان میں ایک ''بنت لبون'' کی ادائیگی لازم ہوگی۔ جب وہ **46** سے لے کر ساٹھ تک ہوں' تو ان میں ایک حصہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ جسے جفتی کے لئے دیا جا سکے اور جب ان کی تعداد **61** سے لے کر **75** تک ہو' تو ان میں ایک ''جذعہ'' کی ادائیگی لازم ہوگی۔

جب ان کی تعداد **76** سے لے کر **90** تک ہو' تو ان میں دو ''بنت لبون'' کی ادائیگی لازم ہوگی۔

91 سے لے کر **120** تک میں دو حصہ کی ادائیگی لازم ہوگی جنہیں جفتی کے لئے دیا جا سکے۔

اگر **120** سے زیادہ اونٹ ہوں' تو ہر **40** میں ایک ''بنت لبون'' کی اور ہر **50** میں ایک حصہ کی ادائیگی لازم ہوگی اور جس شخص کے پاس صرف **4** اونٹ ہوں' تو اس میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' البتہ اگر ان اونٹوں کا مالک چاہے (تو کچھ ادائیگی کر سکتا ہے)

جب اونٹ پانچ ہو جائیں گے تو ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

(کھلی جگہ پر) چرنے والی بکریوں کی زکوٰۃ کا حکم یہ ہے' جب ان کی تعداد **40** سے لے کر **120** تک ہو' تو ان میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

اگر **120** سے تعداد زیادہ ہو جائے' تو **200** تک پہنچنے میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی جب **200** سے **300** تک ہو' تو ان میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

جب 300 سے زیادہ ہو تو ہر ایک سو بکریوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔ لیکن جب کسی شخص کی چرنے والی بکریاں چالیس سے ایک بھی کم ہوں تو ان میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی البتہ اگر ان کا مالک چاہے تو (صدقے کے طور پر کوئی ادائیگی کر سکتا ہے)۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے یہ روایت بندار کی نقل کردہ ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب اونٹنی کسی بچے کو جنم دے اور وہ بچہ ایک سال کا ہو جائے اور دوسرے سال میں داخل ہو جائے تو اگر وہ بچہ مذکر ہو تو اسے ابن مخاض کہا جاتا ہے اگر مؤنث ہو تو اسے ''بنت مخاض'' کہا جاتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے جب کوئی اونٹنی بچے کو جنم دیتی ہے تو وہ ایک سال تک نر اونٹ کے پاس جفتی کے لئے نہیں جاتی ہے جب اس کے ہاں ولادت کے بعد ایک سال مکمل ہو جاتا ہے تو وہ دوبارہ نر اونٹ کے پاس جاتی ہے پھر جب نر اونٹ اس کے ساتھ جفتی کر لیتا ہے تو وہ مخاض کے ساتھ مل جاتی ہے اس سے مراد حاملہ اونٹنیاں ہیں تو وہ ماں (اونٹنی) مخاوض میں سے ایک ہو جاتی ہے۔

ماخض اس اونٹنی کو کہا جاتا ہے جس کے پیٹ میں بچہ حرکت کرتا ہے یعنی جس کے پیٹ میں بچہ حرکت کرتا ہے۔

تو اب اس کا بچہ ابن مخاض ہوگا اور اس کی بچی ''بنت مخاض'' ہوگی پھر اس کے بعد دوسرے سال وہ اونٹنی حاملہ رہتی ہے پھر جب وہ بچے کو جنم دیتی ہے تو اس کا ایک اور بچہ ہو جاتا ہے تو اس اونٹنی کا نام لبون رکھا جاتا ہے اور اس کے بچے کا نام ابن لبون رکھا جاتا ہے اور اس کی بچی کا نام ''بنت لبون'' رکھا جاتا ہے۔

اس دوران پہلے بچے کے دو سال پورے ہو جاتے ہیں اور وہ تیسرے سال میں داخل ہو چکے ہوتے ہیں۔

پھر جب اس بچے کا تیسرا سال گزر جاتا ہے اور وہ چوتھے سال میں داخل ہوتا ہے تو اس کا نام ''حقہ'' رکھا جاتا ہے اس کا نام ''حقہ'' اس لیے رکھا جاتا ہے کیونکہ اگر وہ مؤنث ہو تو وہ اس بات کا مستحق بن جاتا ہے نر اونٹ کی اس کے ساتھ جفتی کروائی جائے اور اس پر بوجھ لادا جائے اور اگر وہ نر ہو تو وہ اس بات کا مستحق بن جاتا ہے اس پر وزن لادا جائے اس وجہ سے اس کا نام ''حقہ'' رکھا جاتا ہے۔

اس سے پہلے بچے کی نسبت اس کی ماں کی طرف کی جاتی ہے تو جب بچہ ایک سال کا ہو کر دوسرے سال میں داخل ہو جائے تو اسے ابن مخاض کہا جاتا ہے کیونکہ اس کی ماں مخاض میں سے ہوتی ہے جب اس کے دو سال مکمل ہو جاتے ہیں تو وہ تیسرے سال میں داخل ہوتا ہے تو اسے ابن لبون کہا جاتا ہے کیونکہ اس کی ماں دوسرے بچے کو جنم دینے کے بعد لبون ہو جاتی ہے اور پھر اسے ''حقہ'' کا نام اس کی اپنی ذات کی وجہ سے دیا جاتا ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اور وہ اس بات کا مستحق ہوتا ہے اس پر وزن ڈالا جائے۔

پھر جب وہ مکمل چار سال کا ہو جاتا ہے تو پانچویں سال میں داخل ہوتا ہے اس وقت اسے ''جذعہ'' کہا جاتا ہے۔

جب وہ پانچ سال کا ہو کر چھٹے سال میں داخل ہوتا ہے تو اسے ''ثنی'' کہا جاتا ہے۔

جب چھ سال گزر جاتے ہیں اور وہ ساتویں سال میں داخل ہوتا ہے تو اس وقت اس کو ''رباع'' کہا جاتا ہے۔

اور مادہ کو رباعیہ کہا جاتا ہے۔ پھر ساتواں سال گزرنے تک ویسے ہی رہتے ہیں' جب سات سال گزر جاتے ہیں اور وہ آٹھویں سال میں داخل ہوتا ہے' تو اس کے رباعیہ کے بعد والے دانت کے بعد والے دانت نکل آتے ہیں۔

اس صورت میں اس کے چھ دانت نکل جاتے ہیں' تو اس کا نام ''سدیس'' یا ''سدس'' ہو جاتا ہے یہ دو لغات ہیں۔ صرف اس سال میں مونث کے لئے بھی یہی دو لفظ استعمال ہوتے ہیں۔

پھر اسی طرح باقی رہتا ہے' یہاں تک کہ آٹھواں سال گزر جاتا ہے' جب آٹھواں سال گزر جاتا ہے' اور اونٹ نویں سال میں داخل ہوتا ہے' تو اس کے اطراف کے دانت نکل آتے ہیں اس وقت اسے ''بازل'' کہا جاتا ہے۔

مادہ کو بھی اسی طرح ''بازل'' کہا جاتا ہے اس کے بعد یہ ''بازل'' رہتا ہے' یہاں تک کہ نواں سال گزر جاتا ہے' جب وہ گزر جاتا ہے' اور وہ دسویں سال میں داخل ہوتا ہے اس وقت اسے ''مخلف'' کہا جاتا ہے' پھر ''مخلف'' کے بعد اس کا (مزید کوئی نام نہیں ہوتا)۔ البتہ اسے ایک سال کا ''بازل'' دو سال کا ''بازل'' ایک سال کا ''مخلف'' یا دو سال کا ''مخلف'' کہا جا سکتا ہے۔ خواہ آگے جہاں تک بھی جائے۔

پھر جب اس کی عمر زیادہ ہو جاتی ہے' تو اسے ''عوز'' کہا جاتا ہے' اور مادہ کو ''عودۃ'' کہا جاتا ہے۔

جب اونٹ بوڑھا ہو جائے' تو نر کو ''قحر'' اور مونث کو ''ثاب'' یا ''شارف'' کہا جاتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ صِغَارَ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ وَكِبَارَهُمَا تُعَدُّ عَلٰى مَالِكِهَا عِنْدَ اَخْذِ السَّاعِي الصَّدَقَةَ مِنْ مَّالِكِهَا

باب 16: اس بات کی دلیل کا ذکر کہ کمسن اونٹ یا بکری یا بڑے عمر کے یہ جانور اپنے مالکان کے حساب میں شمار کیے جائیں گے اس وقت جب ان کے مالک سے سرکاری اہلکار زکوٰۃ وصول کرے گا۔

2262 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ شَيْءٌ، فَاِذَا كَانَتْ خَمْسَ عَشْرَةَ، فَفِيهَا ثَلَاثَةُ شِيَاهٍ اِلٰى عِشْرِينَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ. فَاِذَا كَثُرَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ شَيْءٌ فَاِذَا كَانَتْ خَمْسًا فَفِيهَا شَاةٌ اِلٰى عَشْرٍ، فَاِذَا كَانَتْ عَشْرًا، فَفِيهَا شَاتَانِ اِلٰى خَمْسَ عَشْرَةَ، فَاِذَا كَانَتْ خَمْسَ عَشْرَةَ، فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ اِلٰى عِشْرِينَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ. فَاِذَا كَثُرَتِ الْاِبِلُ، فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ، وَلَا تُؤْخَذُ هَرِمَةٌ، وَلَا ذَاتُ عَوْرَاءَ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْمُصَدِّقُ، وَيَعُدُّ صَغِيرَهَا وَكَبِيرَهَا، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ اَرْبَعِينَ مِنَ الْغَنَمِ شَيْءٌ، فَاِذَا كَانَتْ اَرْبَعِينَ فَفِيهَا شَاةٌ اِلٰى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ، فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ، فَفِيهَا شَاتَانِ اِلَى الْمِائَتَيْنِ، فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا ثَلَاثٌ اِلٰى ثَلَاثِمِائَةٍ، فَاِذَا كَثُرَتِ الْغَنَمُ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ، وَلَا تُؤْخَذُ

هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْمُصَدِّقُ، وَيَعُدُّ صَغِيرَهَا وَكَبِيرَهَا، وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر سعدی-- ایوب بن جابر-- ابواسحاق-- عاصم بن ضمرہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

پانچ اونٹوں سے کم میں کوئی (زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی) لیکن جب وہ پانچ ہو جائیں' تو ان میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔ یہ حکم دس تک ہے' جب دس ہو جائیں' تو ان میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی یہ حکم پندرہ تک ہے' جب پندرہ ہو جائیں' تو ان میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم بیس تک ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے کہ جب وہ زیادہ ہو جائیں' تو ہر پچاس اونٹوں میں ایک "حقہ" کی ادائیگی لازم ہوگی اور اس وصولی میں بوڑھا یا کانا جانور وصول نہیں کیا جائے گا' البتہ اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص چاہے (تو ایسا کوئی جانور وصول کر سکتا ہے)

اور وہ چھوٹی عمر کے اور بڑی عمر کے جانوروں کی گنتی کرے گا' اور چالیس سے کم بکریوں میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جب وہ چالیس ہو جائیں' تو ایک سو بیس تک میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی جب ایک بھی زیادہ ہو جائے' تو دو سو تک میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔ جب ایک بھی زیادہ ہو جائے' تو تین سو تک میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

جب بکریاں زیادہ ہو جائیں' تو ہر سو بکریوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی اور کوئی بوڑھی یا کانی بکری وصول نہیں کی جائے گی البتہ اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص چاہے (تو کوئی بوڑھی یا کانی بکری وصول کر سکتا ہے)

وہ چھوٹی عمر کی اور بڑے عمر کی بکریوں کی گنتی کرے گا' اور زکوٰۃ سے بچنے کے لئے متفرق مال کو اکٹھا نہیں کرے گا' اور اکٹھے مال کو متفرق نہیں کرے گا۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَجِبُ فِيمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ

باب **17**: اس باب کی دلیل کہ لفظ زکوٰۃ کا اطلاق جانوروں کے صدقہ پر بھی ہوتا ہے' کیونکہ لفظ "صدقہ" اور لفظ "زکوٰۃ" یہ دونوں اس چیز کا نام ہیں جو مال میں ادائیگی لازم ہوتی ہے

وَلَا فِيمَا دُوْنَ الْاَرْبَعِينَ مِنَ الْغَنَمِ، مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ اسْمَ الصَّدَقَةِ وَاقِعٌ عَلَى عُشْرِ الْحُبُوبِ وَالثِّمَارِ، وَعَلَى زَكَاةِ الْمَنَاضِّ مِنَ الْوَرِقِ، وَعَلَى صَدَقَةِ الْمَوَاشِي، اِذِ الْعَامَّةُ تُفَرِّقُ بَيْنَ الزَّكَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعُشْرِ، لِجَهْلِهَا بِالْعِلْمِ، فَتَتَوَهَّمُ اَنَّ اسْمَ الصَّدَقَةِ اِنَّمَا تَقَعُ عَلَى صَدَقَةِ الْمَوَاشِي دُوْنَ عُشْرِ الْحُبُوبِ وَالثِّمَارِ، وَتَتَوَهَّمُ اَنَّ الْوَاجِبَ فِي النَّاضِّ اِنَّمَا يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ الزَّكَاةِ، لَا اسْمُ الصَّدَقَةِ، وَالنَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قَدْ سَمّٰى جَمِيعَ ذٰلِكَ صَدَقَةً

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: "فِيْ خَبَرِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ الْاَرْبَعِيْنَ مِنَ الْغَنَمِ شَيْءٌ

باب 18: اس بات کی دلیل کہ پانچ سے کم اونٹوں پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی ہے

اور چالیس سے کم بکریوں میں بھی لازم نہیں ہوتی ہے۔ اس کے ہمراہ اس بات کی دلیل کہ لفظ ''صدقہ'' کا اطلاق دانوں اور پھلوں کے عشر پر بھی ہوتا ہے' اور چاندی کے مناض کی زکوٰۃ پر بھی ہوتا ہے' اور مویشیوں کی زکوٰۃ پر بھی ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے' عام لوگ اپنی لاعلمی کی وجہ سے زکوٰۃ' صدقہ اور عشر کے درمیان فرق کرتے ہیں' تو اس سے یہ وہم لاحق ہوتا ہے' شاید لفظ ''صدقہ'' کا اطلاق صرف جانوروں کی زکوٰۃ پر ہوتا ہے دانوں' یا پھلوں کی زکوٰۃ پر نہیں ہوتا اور اس سے یہ وہم بھی ہوتا ہے' چاندی کے مناض پر جو چیز واجب ہوتی ہے' اس پر لفظ زکوٰۃ کا اطلاق ہوتا ہے' لفظ ''صدقہ'' استعمال نہیں کیا جاتا' حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے ان سب کو صدقہ قرار دیا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول روایت میں یہ بات گزر چکی ہے' چالیس سے کم بکریوں میں کوئی چیز لازم نہیں ہوتی۔

2263 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ، ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، ح حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَمَالِكٌ، وَشُعْبَةُ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ.

اختلافِ روایت: مَعَانِيْ اَحَادِيْثِهِمْ سَوَاءٌ، وَهٰذَا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ، وَفِيْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ الْاَرْبَعِيْنَ مِنَ الْغَنَمِ شَيْءٌ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان (یہاں تحویلِ سند ہے) احمد بن عبدہ-- محمد بن دینار (یہاں تحویلِ سند ہے) احمد بن عبدہ-- حماد بن زید-- یحییٰ بن سعید اور عبیداللہ بن عمر-- ح ابوموسیٰ-- عبدالرحمٰن ہو ابن مہدی-- سفیان اور مالک اور شعبہ-- یہ سب-- عمرو بن یحییٰ-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

2263- وأخرجه الترمذي "627" في الزكاة: باب ما جاء في صدقة الزرع والتمر والحبوب، والنسائي 5/17 في الزكاة: باب زكاة الإبل، عن ابتدار بهذا الإسناد. وهو في "الموطأ" لمالك 1/244، ومن طريقه أخرجه الشافعي 1/231 و233، والبخاري "1447" في الزكاة: باب الورق، وأبو داؤد "1558" في الزكاة: باب ما تجب فيه الزكاة، وابن خزيمة "2263" و"2298"، والطحاوي 2/35، والبغوي "1569" وأخرجه أحمد 3/44- 45 و79، وأخرجه الشافعي 1/231 و 232، وعبد الرزاق "7253"، وأحمد 3/6، والحميدي "735"، ومسلم "979" في أول الزكاة والنسائي 5/17 في الزكاة: باب الإبل، وأبو يعلى "979"، وابن خزيمة "2263" و"2298"، والطحاوي 2/34 و 35، والبيهقي 4/133 من طريق سفيان، به.

پانچ سے کم اونٹوں میں کوئی چیز لازم نہیں ہوتی۔ پانچ وسق سے کم (اناج) میں کوئی چیز لازم نہیں ہوتی۔

ان تمام روایات کا مطلب برابر ہے اور یہ محمد بن بشار کی نقل کردہ روایت ہے۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''چالیس بکریوں سے کم میں کوئی چیز لازم نہیں ہوتی''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ اسْمَ الزَّكَاةِ اَيْضًا وَّاقِعٌ عَلٰى صَدَقَةِ الْمَوَاشِي، اِذِ الصَّدَقَةُ وَالزَّكَاةُ اسْمَانِ لِلْوَاجِبِ فِي الْمَالِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ خَبَرِ، الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ، وَلَا بَقَرٍ، وَلَا غَنَمٍ، لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا، قَدْ اَمْلَيْتُهُ قَبْلُ بِتَمَامِهِ

اس بات کی دلیل کا تذکرہ جانوروں کے صدقہ پر بھی لفظ زکوٰۃ کا اطلاق ہوتا ہے کیونکہ مال میں واجب ہونے والی ادائیگی کے لئے دو لفظ استعمال ہوتے ہیں صدقہ اور زکوٰۃ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) معرور بن سوید نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اونٹوں گائیوں اور بکریوں کا جو بھی مالک ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا''۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ روایت اس سے پہلے مکمل املاء کروا چکا ہوں۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ الصَّدَقَةَ اِنَّمَا تَجِبُ فِي الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ فِيْ سَوَائِمِهَا دُوْنَ غَيْرِهِمَا، ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ فِي الْاِبِلِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةً

باب 19: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ صدقہ ان اونٹوں اور بکریوں میں لازم ہوتا ہے جو سائمہ ہوں ان کے علاوہ میں لازم نہیں ہوتا اور یہ اس شخص کے قول کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے گھریلو استعمال کے اونٹوں میں بھی زکوٰۃ لازم ہوتی ہے

2265 - توضیح مصنف: فِيْ خَبَرِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ: وَصَدَقَةُ الْغَنَمِ فِيْ سَائِمَتِهَا اِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ شَاةٌ، قَدْ اَمْلَيْتُ قَبْلُ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ بِهٰذَا

❁ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں۔ سائمہ بکریوں میں صدقہ لازم

ہوگا' جب وہ چالیس سے لے کر 120 تک ہوں۔ ان میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت میں اس سے پہلے املاء کروا چکا ہوں۔

2266 - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّي، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: فِي كُلِّ اِبِلٍ سَائِمَةٍ فِي كُلِّ اَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ، لَا يُفَرَّقُ اِبِلٌ مِنْ حِسَابِهَا، مَنْ اَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا فَلَهُ اَجْرُهَا، وَمَنْ مَنَعَهَا، فَاِنَّا آخِذُهَا وَشَطْرَ اِبِلِهِ عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا، لَا يَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ مِنْهَا شَيْءٌ . قَالَ الصَّنْعَانِيُّ: مِنْ كُلِّ اَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ . وَقَالَ بُنْدَارٌ: وَمَنْ اَبَى فَاَنَا آخِذُهَا وَشَطْرَ مَالِهِ، وَقَالَ: لَا يُفَرَّقُ اِبِلٌ مِنْ حِسَابِهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- یحییٰ -- بہز -- اپنے والد -- جدی (یہاں تحویل سند ہے) حسن بن محمد بن صباح -- یزید بن ہارون -- بہز بن حکیم -- اپنے والد -- اپنے دادا (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

سائمہ اونٹوں میں سے ہر ایک میں ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی اور ان کے حساب میں کسی اونٹ کو الگ نہیں کیا جائے گا' جو شخص اجر کے حصول کے لئے یہ ادائیگی کرے گا اسے اس کا اجر ملے گا' جو ادائیگی نہیں کرے گا' تو ہم اس سے' اسے وصول کر لیں گے اور اس اونٹ کا نصف بھی وصول کریں گے یہ ہمارے پروردگار کی طرف سے لازم شدہ حکم ہے' اور (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل کے لئے اس میں کوئی بھی چیز حلال نہیں ہے۔

صنعانی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ہر چالیس میں ایک ''بنت لبون'' کی ادائیگی لازم ہوگی''۔

جبکہ بندار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص انکار کرے گا' تو ہم اسے وصول کریں گے اور اس کے مال کا نصف بھی لیں گے''۔

اس نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں۔

''اس کے حساب میں ایک اونٹ کو بھی الگ نہیں کیا جائے گا''۔

2267 - سند حدیث: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ الصَّدَقَةَ، فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَى عُمَّالِهِ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ. وَقَالَ فِي الْغَنَمِ: فِي كُلِّ اَرْبَعِينَ سَائِمَةً وَحَدَّهَا شَاةٌ اِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ

. ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- فضل بن یعقوب -- ابراہیم بن صدقہ -- سفیان بن حسین -- ابن شہاب زہری -- سالم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ (کے احکام) تحریر کروا دیے لیکن آپ نے ابھی یہ اپنے اہلکاروں کے حوالے نہیں کیے تھے کہ آپ کا وصال ہوگیا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں۔

بکریوں کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا:

''ہر چالیس سائمہ بکریوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی اور یہ حکم **120** بکریوں تک ہے''۔

اس کے بعد راوی نے باقی حدیث نقل کی ہے۔

بَابُ صَدَقَةِ الْبَقَرِ بِذِكْرِ لَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

باب **20**: گائے کی زکوٰۃ کا حکم: ایک مجمل لفظ کے ذریعے مذکور ہونا جو مفسر نہیں ہے

2268 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ مُعَاذٍ، ح وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَغْرَاءَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، وَاِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ مُعَاذٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ،

متنِ حدیث: بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ، وَاَخْبَرَهُ: اَنْ يَاْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقَرَةً تَبِيعًا، وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِينَ بَقَرَةً بَقَرَةً مُسِنَّةً، وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا اَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ . هٰذَا حَدِيثُ اِسْحَاقَ بْنِ يُوْسُفَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ -- ابومعاویہ -- اعمش -- ابراہیم -- مسروق -- معاذ (یہاں تحویلِ سند ہے) یوسف بن موسیٰ -- عبدالرحمٰن بن مغراء -- اعمش -- شقیق بن سلمہ اور ابراہیم -- مسروق -- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور -- محمد بن وزیر واسطی -- اسحاق الازرق -- سفیان ثوری -- اعمش -- ابووائل -- مسروق -- معاذ -- اعمش -- ابووائل -- مسروق اور -- سعید بن ابویزید -- محمد بن یوسف -- سفیان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن بھیجا تو انہیں بتایا' انہوں نے ہر تیس گائے میں سے ایک ''تبیع'' وصول کرنی ہے' اور ہر چالیس گائے میں سے ایک 'مسنہ'' وصول کرنی ہے' اور ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس کے برابر'' معافر'' وصول کرنا ہے۔

یہ اسحاق بن یوسف کی نقل کردہ روایت ہے۔

2269 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَتَبَ لَهُ كِتَابًا فِيْهِ: وَفِی الْبَقَرِ فِیْ ثَلَاثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعٌ وَّفِی الْاَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم--عبدالرزاق--معمر--عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم--اپنے والد--اپنے دادا (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خط لکھا جس میں یہ مذکور تھا:

''گائے میں ہر تیس میں ایک ''تبیع'' وصول کرنی ہے اور چالیس میں ایک ''مسنہ'' لینا ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَفْظَةِ الْجُمْلَةِ الَّتِیْ ذَكَرْتُهَا وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَوْجَبَ الصَّدَقَةَ فِی الْبَقَرِ فِیْ سَوَائِمِهَا دُوْنَ عَوَامِلِهَا

باب 21: اس خبر کا تذکرہ جو میری ذکر کردہ روایت کے مجمل الفاظ کی وضاحت کرتی ہے اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سائمہ گائے میں صدقہ لازم قرار دیا ہے۔ پالتو میں لازم قرار نہیں دیا

2270 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ الْجَرَّارُ بِالْفُسْطَاطِ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَّامٍ الْمِصْرِیُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، وَرَجُلٍ اٰخَرَ سَمَّاهُ،

متنِ حدیث: عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، قَالَ زُهَيْرٌ: عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلٰكِنْ - اَحْسَبُهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحَبُّ اِلَیَّ، وَعَنِ النَّبِیِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: وَفِی الْغَنَمِ وَفِیْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ، فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعَةٌ وَّثَلَاثِيْنَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ شَیْءٌ، وَفِی الْاَرْبَعِيْنَ شَاةٌ، ثُمَّ لَيْسَ عَلَيْكَ فِيْهَا شَیْءٌ حَتّٰى تَبْلُغَ عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ، فَاِنْ زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ، فَفِيْهَا شَاتَانِ اِلَى الْمِائَتَيْنِ، فَاِنْ زَادَتْ عَلَى الْمِائَتَيْنِ شَاةٌ فِيْهَا اَیْ فَفِيْهَا. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: اَوْ فَفِيْهَا ثَلَاثٌ اِلٰى ثَلَاثِمِائَةٍ، ثُمَّ فِیْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ، وَفِی الْبَقَرِ فِیْ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعٌ، وَفِی الْاَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ، وَلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَیْءٌ "، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ: "تَبِيْعٌ لَيْسَ بِسِنٍّ، اِنَّمَا هُوَ صِفَةٌ، وَاِنَّمَا سُمِّیَ تَبِيْعًا اِذَا قَوِیَ عَلَى اتِّبَاعِ اُمِّهِ فِی الرَّعْیِ، وَقَالَ: اِنَّهُ لَا يَقْوٰى عَلَى اتِّبَاعِ اُمِّهِ فِی الرَّعْیِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ حَوْلِيًّا اَیْ قَدْ تَمَّ لَهُ حَوْلٌ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن عمرو بن خالد جرار--اپنے والد (یہاں تحویل سند ہے) محمد بن عمرو بن

تمام مصری -- عمرو بن خالد -- زہیر بن معاویہ -- ابواسحاق -- عاصم بن ضمرہ اور ایک دوسرے فرد جن کا نام انہوں نے ذکر کیا کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

یہاں زہیر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

(یہ روایت حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے تاہم میرے نزدیک یہ کہنا زیادہ پسندیدہ ہے میرے خیال میں یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے بہ نسبت اس کے کہ میں یہ کہوں کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

''بکریوں کے بارے میں ہر چالیس بکریوں میں ایک کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اگر انتالیس بکریاں ہوں تو تم پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

چالیس بکریوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی پھر تم پر مزید کوئی چیز لازم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد ایک سو بیس ہو جائے۔

اگر ایک سو بیس سے ایک بھی زیادہ ہو تو اس میں **200** تک دو بکریوں کی ادائیگی ہوگی اور اگر **200** سے ایک بھی بکری زیادہ ہو جائے تو یہاں محمد بن عمرو نامی راوی کے الفاظ یہ ہیں۔

''پس تین سو تک ان میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی پھر ہر ایک سو میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی اور گائے میں سے تیس میں تبیع کی ادائیگی لازم ہوگی اور چالیس میں ''مسنہ'' کی ادائیگی لازم ہوگی اور پالتو میں کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ابوعبید نے یہ بات بیان کی ہے لفظ ''تبیع'' سال کے حساب سے استعمال نہیں ہوتا بلکہ یہ تو ایک صفت ہے اسے تبیع کا نام اس لیے دیا گیا ہے جب وہ چلنے میں اپنی ماں کی پیروی کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے چلنے میں وہ اپنی ماں کی پیروی کرنے کے قابل اس وقت ہوتا ہے جب وہ سال بھر کا ہو چکا ہو اس کا ایک سال مکمل ہو چکا ہو۔

2271 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، اَنَّ خَالِدَ بْنَ يَزِيْدَ، حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: لَيْسَ عَلٰى مُثِيرِ الْاَرْضِ زَكَاةٌ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- زکریا بن یحییٰ بن ابان -- ابن ابومریم -- یحییٰ بن ایوب -- خالد بن یزید -- ابوزبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''زمین کی کھیتی باڑی میں استعمال ہونے والے (بیل یا گائے) پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ اَخْذِ اللَّبُونِ فِي الصَّدَقَةِ بِغَيْرِ رِضَى صَاحِبِ الْمَاشِيَةِ

باب 22: زکوٰۃ میں جانور کے مالک کی مرضی کے بغیر دودھ دینے والے جانور کو لینے کی ممانعت

2272 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ تَمَامٍ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ عَبَّاسٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ سَاعِيًا، فَقَالَ اَبُوْهُ: لَا تَخْرُجْ حَتّٰى تُحْدِثَ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا، فَلَمَّا اَرَادَ الْخُرُوْجَ اَتٰى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا قَيْسُ لَا تَاْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِكَ بَعِيْرٌ لَهُ رُغَاءٌ، اَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَارٌ، اَوْ شَاةٌ لَهَا يُعَارٌ، وَلَا تَكُنْ كَاَبِيْ رِغَالٍ، فَقَالَ سَعْدٌ: وَمَا اَبُوْ رِغَالٍ؟ قَالَ: مُصَدِّقٌ بَعَثَهُ صَالِحٌ، فَوَجَدَ رَجُلًا بِالطَّائِفِ فِيْ غُنَيْمَةٍ قَرِيبَةٍ مِنَ الْمِائَةِ شِصَاصٍ اِلَّا شَاةً وَاحِدَةً، وَابْنٌ صَغِيرٌ لَا اُمَّ لَهُ، فَلَبَنُ تِلْكَ الشَّاةِ عَيْشُهُ، فَقَالَ صَاحِبُ الْغَنَمِ: مَنْ اَنْتَ؟ فَقَالَ: اَنَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَحَّبَ قَالَ: هٰذِهِ غَنَمِيْ فَخُذْ اَيَّهَا اَحْبَبْتَ، فَنَظَرَ اِلَى الشَّاةِ اللَّبُونِ، فَقَالَ: هٰذِهِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: هٰذَا الْغُلَامُ كَمَا تَرٰى لَيْسَ لَهُ طَعَامٌ وَّلَا شَرَابٌ غَيْرُهَا، فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ تُحِبُّ اللَّبَنَ، فَاَنَا اُحِبُّهُ، فَقَالَ: خُذْ شَاتَيْنِ مَكَانَهَا، فَاَبٰى، فَلَمْ يَزَلْ يَزِيْدُهُ، وَيَبْذُلُ حَتّٰى بَذَلَ لَهُ خَمْسَ شِيَاهٍ شِصَاصٍ مَكَانَهَا، فَاَبٰى عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ عَمَدَ اِلٰى قَوْسِهِ فَرَمَاهُ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ: مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَاْتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ بِهٰذَا الْخَبَرِ اَحَدٌ قَبْلِيْ، فَاَتٰى صَاحِبُ الْغَنَمِ صَالِحًا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ صَالِحٌ: اللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَا رِغَالٍ اللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَا رِغَالٍ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اعْفُ قَيْسًا مِنَ السِّعَايَةِ.

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: رَوَاهُ هٰذَا الْخَبَرَ ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ مُرْسَلًا، قَالَ: عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ. ح وَحَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، ثنَا ابْنُ وَهْبٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن عمر بن تمام مصری-- یحییٰ بن بکیر--لیث -- ہشام بن سعد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) ابن عباس بن عبداللہ بن معبد--عباس-- عاصم بن عمر بن قتادہ انصاری--قیس بن سعد بن عبادہ انصاری بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا تو ان کے والد بولے: تم اس وقت تک روانہ نہ ہونا جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک اور مرتبہ ملاقات نہ کرلو۔

تو جب حضرت قیس نے روانہ ہونے کا ارادہ کیا' تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے قیس! تم قیامت کے دن ایسی حالت میں نہ آنا کہ تمہاری گردن پر کوئی اونٹ ہو' جو آواز نکال رہا ہو' یا گائے ہو' جو ڈکار رہی ہو' یا بکری ہو' جو ممنا رہی ہو اور تم ابورغال کی مانند نہ ہو جانا' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے دریافت کی ابورغال سے مراد کون ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ایک زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص تھا' جس کو حضرت صالح علیہ السلام نے بھجوایا تھا' اس نے طائف میں ایک شخص کو پایا جس کے پاس اس کی ایک سو کے قریب بکریاں تھیں' لیکن وہ دودھ نہیں دیتی تھیں صرف ایک بکری دودھ دیتی تھی۔ اس شخص کا ایک کمسن بچہ تھا' جس کی ماں نہیں تھی' تو اس بکری کا دودھ اس کی خوراک تھا اس بکریوں کے مالک نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: میں اللہ کے رسول کا فرستادہ ہوں' تو مالک نے اسے خوش آمدید کہا اور بولا: یہ میری بکریاں ہیں تم ان میں سے جسے پسند کرو حاصل کرلو! تو اس شخص نے دودھ دینے والی بکری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: یہ دیدو۔

تو اس شخص نے کہا: یہ بچہ جسے تم دیکھ رہے ہو اس کی خوراک صرف یہ بکری (یعنی اس کا دودھ ہے) تو ابورغال بولا: اگر تم دودھ کو پسند کرتے ہو' تو میں بھی اسے ہی پسند کرتا ہوں۔ بکریوں کا مالک بولا: تم اس کی جگہ دو بکریاں لے لو۔ ابورغال نے اس بات کو قبول نہیں کیا یہاں تک کہ بکریوں کا مالک اپنی پیشکش میں اضافہ کرتا چلا گیا' یہاں تک کہ اس نے اس ایک بکری کی جگہ دودھ نہ دینے والی پچاس بکریاں دینے کی پیشکش کردی' لیکن ابورغال نے اسے تسلیم نہیں کیا۔ ان بکریوں کے مالک نے جب یہ صورتحال دیکھی تو اس نے اپنی کمان پکڑی اور ابورغال کو مار کر اسے قتل کردیا' پھر وہ بولا: کسی بھی شخص کے لئے یہ مناسب نہیں ہے' وہ مجھ سے پہلے اللہ کے رسول تک یہ اطلاع لے کر جائے۔

پھر ان بکریوں کا مالک اللہ کے رسول حضرت صالح علیہ السلام کے پاس آیا انہیں اس بارے میں بتایا: تو حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ! تو ابورغال پر لعنت کر۔ اے اللہ! تو ابورغال پر لعنت کر۔

تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ قیس کو اس خدمت سے معاف رکھیں (یعنی ان سے زکوٰۃ وصول کرنے کا کام نہ لیں)

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن وہب نے یہ روایت ہشام بن سعد کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر یہ نقل کی ہے' اور وہ یہ کہتے ہیں: عاصم بن عمر کے حوالے سے یہ بات منقول ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کو بھجوایا۔

یہی روایت حضرت عیسیٰ بن ابراہیم غافقی نے نقل کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: ابن وہب نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ اِخْرَاجِ الْهَرِمَةِ وَالْمَعِيبَةِ وَالتَّيْسِ فِى الصَّدَقَةِ بِغَيْرِ مَشِيئَةِ الْمُصَّدِّقِ وَاِبَاحَةِ اَخْذِهِنَّ اِذَا شَاءَ الْمُصَّدِّقُ وَاَرَادَ

باب 23: زکوٰۃ وصول کرنے والے کی مرضی کے بغیر بوڑھے‘ عیب والے یا کم عمر جانور کو زکوٰۃ میں دینے کی ممانعت اور اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص چاہے‘ تو اس کے لئے انہیں وصول کرنا مباح ہے

2273 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، وَاَبُو مُوسٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَيُوسُفُ بْنُ مُوسٰى قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِى اَبِى، عَنْ ثُمَامَةَ، حَدَّثَنِى اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ اَبَا بَكْرٍ لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهٗ حِينَ وَجَّهَهٗ اِلَى الْبَحْرَيْنِ فَكَتَبَ لَهٗ هٰذَا الْكِتَابَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هٰذِهٖ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِى فَرَضَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِى اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُولَهٗ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ: وَلَا تَخْرُجُ فِى الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ، وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ، وَلَا تَيْسٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْمُصَّدِّقُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار اور ابوموسیٰ اور محمد بن یحییٰ اور یوسف بن موسیٰ محمد بن عبداللہ -- اپنے والد -- ثمامہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کرلیا گیا اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا تو انہیں خط میں لکھا انہوں نے ان کے خط میں یہ تحریر کیا۔

”اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے‘ جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے‘ یہ زکوٰۃ کی فرضیت کا وہ حکم نامہ ہے‘ جو اللہ کے رسول نے مسلمانوں پر لازم کردیا تھا اور یہ اس کے مطابق ہے‘ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا“۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے‘ جس میں یہ الفاظ ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ لکھا تھا:

”زکوٰۃ میں بوڑھے‘ عیب والے اور کم عمر جانور کو نہیں دیا جائے گا‘ البتہ اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص چاہے‘ (تو ان میں سے کسی ایک قسم کے جانور کو وصول کرسکتا ہے)“

بَابُ اِبَاحَةِ دُعَاءِ الْاِمَامِ عَلٰى مُخْرِجِ مُسِنِّ مَاشِيَتِهٖ فِى الصَّدَقَةِ بِاَنْ لَّا يُبَارَكَ لَهٗ فِى مَاشِيَتِهٖ وَدُعَائِهٖ لِمُخْرِجِ اَفْضَلِ مَاشِيَتِهٖ فِى الصَّدَقَةِ بِاَنْ يُّبَارَكَ لَهٗ فِى مَالِهٖ

باب 24: اگر کوئی شخص اپنی زکوٰۃ میں کوئی عمر رسیدہ جانور دیدیتا ہے‘ تو امام کے لئے یہ بات مباح ہے

وہ یہ دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے جانوروں میں اسے برکت نہ دے اسی طرح جو شخص زکوۃ میں اپنا عمدہ جانور دیتا ہے تو امام کے لئے یہ دعا کرنا مباح ہے کہ اس کے مال میں برکت ہو

2274 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ بَعَثَ اِلٰى رَجُلٍ فَبَعَثَ اِلَيْهِ بِفَصِيلٍ مَخْلُوْلٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَاءَ مُصَدِّقُ اللّٰهِ، وَمُصَدِّقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ بِفَصِيلٍ مَخْلُوْلٍ اللّٰهُمَّ لَا تُبَارِكْ لَهُ فِيْهِ، وَلَا فِيْ اِبِلِهِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ اِلَيْهِ بِنَاقَةٍ مِنْ حُسْنِهَا وَجَمَالِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ وَفِيْ اِبِلِهِ .

اختلافِ روایت: وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى: ذَهَبَ مُصَدِّقُ اللّٰهِ، وَمُصَدِّقُ رَسُوْلِهِ اِلٰى فُلَانٍ فَجَاءَ بِفَصِيلٍ مَخْلُوْلٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- ابوعاصم-- سفیان (یہاں تحویلِ سند ہے) ابوموسیٰ-- ضحاک بن مخلد-- سفیان-- عاصم بن کلیب-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی طرف (زکوۃ وصول کرنے والے کو بھجوایا) تو اس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اونٹ کا ایک کمزور سا بچہ بھیج دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف سے زکوۃ وصول کرنے والا شخص آیا اور اس نے ایک کمزور سا بچہ بھیج دیا ہے۔ اے اللہ! تو اس شخص کے لئے اس میں برکت نہ رکھنا اور اس کے اونٹوں میں برکت نہ رکھنا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات ارشاد فرمائی تھی' جب اس کی اطلاع اس شخص کو ملی تو اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عمدہ اور خوبصورت اونٹنی بھجوائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فلاں شخص کو اللہ کے رسول کے فرمان کا پتہ چلا تو اس نے ایک خوبصورت اونٹنی بھجوائی' اے اللہ! تو اس شخص کو برکت دے اور اس کے اونٹوں میں برکت دے۔

ابوموسیٰ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے زکوۃ وصول کرنے والا شخص اور اس کے رسول کی طرف سے زکوۃ وصول کرنے والے شخص فلاں شخص کی طرف گیا اور ایک کمزور سا بچہ لے آیا''۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ اَخْذِ الْمُصَدِّقِ خِیَارَ الْمَالِ بِذِکْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَیْرِ مُفَسَّرٍ

باب 25: اس بات کی ممانعت کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص زکوٰۃ دینے والے کا عمدہ مال وصول کرے اور اس حکم کا ایک مجمل روایت کے ذریعے ثابت ہونا جو مفسر نہیں ہے

2275 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْجَوْهَرِیُّ، وَهٰذَا حَدِیْثُ بُنْدَارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَیْفِیٍّ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ مَعْبَدٍ مَوْلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ: اِنَّكَ سَتَاْتِیْ قَوْمًا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اَنْ یَّشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ، فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَیْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ، فَاِنْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ، فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَیْهِمْ صَدَقَةً فِیْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِهِمْ، فَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِهِمْ، فَاِنْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِیَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ، فَاِنَّهٗ لَیْسَ لَهَا دُوْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار اور عبداللہ بن اسحاق جوہری اور یہ حدیث (یعنی روایت کے یہ الفاظ) بندار کے نقل کردہ ہیں۔ بندار-- ابوعاصم-- زکریا بن اسحاق-- یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی -- ابومعبد مولیٰ عبداللہ بن عباس (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا آپ نے ارشاد فرمایا: تم اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی قوم کے پاس جا رہے ہو جب تم ان کے پاس جاؤ تو انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اگر وہ اس بارے میں اطاعت کریں' تو تم انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ اس بارے میں بھی اطاعت کریں' تو تم انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اموال میں ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے' جو ان کے خوشحال لوگوں سے وصول کر کے ان کے غریب لوگوں کی طرف لوٹا دی جائے گی۔ اگر وہ اس بارے میں بھی اطاعت کر لیں' تو تم لوگوں کے عمدہ مال حاصل کرنے سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنے کی کوشش کرنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

بَابُ ذِکْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِیْ ذَکَرْتُهَا

وَالدَّلِیْلِ عَلٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا زَجَرَ عَنْ اَخْذِ كَرَائِمِ اَمْوَالِ مَنْ تَجِبُ عَلَیْهِ الصَّدَقَةُ فِیْ مَالِهٖ اِذَا اَخَذَ الْمُصَدِّقُ كَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ بِغَیْرِ طِیْبِ اَنْفُسِهِمْ، اِذِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبَاحَ اَخْذَ خِیَارِ اَمْوَالِهِمْ اِذَا طَابَتْ اَنْفُسُهُمْ بِاِعْطَائِهَا، وَدَعَا لِمُعْطِیْهَا بِالْبَرَكَةِ فِیْ مَالِهٖ

وَفِیْ اِبِلِهٖ.

باب 261: اس روایت کا تذکرہ جو مجمل الفاظ والی میری ذکر کردہ روایت کی وضاحت کرتی ہے

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ نے جس شخص پر زکوۃ لازم ہوتی ہے اس کے عمدہ مال کو وصول کرنے کی ممانعت اس صورت میں کی ہے جب زکوۃ وصول کرنے والا شخص اس مال کے مالک کی رضامندی کے بغیر اسے وصول کرے لیکن اگر کوئی شخص اپنی رضامندی کے ساتھ عمدہ مال دیتا ہے تو اسے وصول کرنے کو نبی اکرم ﷺ نے مباح قرار دیا ہے اور آپ نے عمدہ مال دینے والے شخص کے مال اور اونٹوں میں برکت کی دعا بھی کی ہے۔

2276 - قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ فَبَعَثَ بِنَاقَةٍ مِنْ حُسْنِهَا، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ وَفِيْ اِبِلِهٖ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس شخص نے ایک عمدہ اونٹنی بھجوائی تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی۔

''اے اللہ! اس شخص میں اور اس کے اونٹوں میں برکت دے''۔

2277 - فَحَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ:

متن حدیث: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقًا عَلٰى بَلِيٍّ وَعُذْرَةَ، وَجَمِيْعِ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ هُذَيْمٍ مِنْ قُضَاعَةَ قَالَ: فَصَدَّقْتُهُمْ حَتّٰى مَرَرْتُ بِاَحَدِ رَجُلٍ مِنْهُمْ، وَكَانَ مَنْزِلُهُ وَبَلَدُهُ مِنْ اَقْرَبِ مَنَازِلِهِمْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ: فَلَمَّا جَمَعَ لِيْ مَالَهُ لَمْ اَجِدْ عَلَيْهِ فِيْهِ اِلَّا ابْنَةَ مَخَاضٍ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: اَدِّ ابْنَةَ مَخَاضٍ، فَاِنَّهَا صَدَقَتُكَ، فَقَالَ: ذَاكَ مَا لَا لَبَنَ فِيْهِ، وَلَا ظَهْرَ، وَايْمُ اللّٰهِ مَا قَامَ فِيْ مَالِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا رَسُوْلٌ لَهُ قَبْلَكَ، وَمَا كُنْتُ لِاُقْرِضَ اللّٰهَ مِنْ مَالِيْ مَا لَا لَبَنَ فِيْهِ، وَلَا ظَهْرَ، وَلٰكِنْ خُذْ هٰذِهٖ نَاقَةً فَتِيَّةً عَظِيْمَةً سَمِيْنَةً فَخُذْهَا، فَقُلْتُ: مَا اَنَا بِاٰخِذٍ مَا لَمْ اُوْمَرْ بِهٖ، وَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْكَ قَرِيْبٌ، فَاِمَّا اَنْ تَاْتِيَهُ فَتَعْرِضَ عَلَيْهِ مَا عَرَضْتَ عَلَيَّ، فَافْعَلْ فَاِنْ قَبِلَهُ مِنْكَ قَبِلَهُ، وَاِنْ رَدَّهُ عَلَيْكَ رَدَّهُ قَالَ: فَاِنِّيْ فَاعِلٌ فَخَرَجَ مَعِيْ، وَخَرَجَ بِالنَّاقَةِ الَّتِيْ عَرَضَ عَلَيَّ حَتّٰى قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَتَانِيْ رَسُوْلُكَ لِيَاْخُذَ صَدَقَةَ مَالِيْ، وَايْمُ اللّٰهِ مَا قَامَ فِيْ مَالِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَلَا رَسُوْلٌ لَهُ قَطُّ قَبْلَهُ، فَجَمَعْتُ لَهُ مَالِيْ، فَزَعَمَ اَنَّ مَا عَلَيَّ فِيْهِ ابْنَةَ مَخَاضٍ، وَذٰلِكَ مَا لَا لَبَنَ فِيْهِ، وَلَا ظَهْرَ، وَقَدْ عَرَضْتُ عَلَيْهِ نَاقَةً فَتِيَّةً عَظِيْمَةً سَمِيْنَةً لِيَاْخُذَهَا، فَاَبٰى عَلَيَّ، وَهَا هِيَ ذِهْ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ،

2277- وأخرجه أحمد 5/142، وأبوداؤد "1583" في الزكاة: باب في زكاة السائمة، وابن خزيمة "2277"، والحاكم 1/399 - 400، والبيهقي 4/96 من طريق يعقوب بن إبراهيم عن أبيه، عن ابن إسحاق، بهذا الإسناد.

فَخُذْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ذٰلِكَ الَّذِي عَلَيْكَ، وَإِنْ تَطَوَّعْتَ بِخَيْرٍ، آجَرَكَ اللّٰهُ فِيهِ وَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ قَالَ: فَهَا هِيَ ذِهْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا فَخُذْهَا قَالَ: فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْضِهَا وَدَعَا لَهُ فِي مَالِهِ بِالْبَرَكَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اسحاق بن منصور -- یعقوب بن ابراہیم بن سعد -- اپنے والد کے حوالے سے -- محمد بن اسحاق -- عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم -- یحییٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ -- عمارہ بن عمرو بن حزم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلی' عذرہ اور قضاعہ سے تعلق رکھنے والے' بنوسعد بن ہدیم کے تمام قبیلوں کی طرف زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ راوی کہتے ہیں' تو میں نے ان سے زکوٰۃ وصول کی یہاں تک کہ میرا گزر ان کے ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جس کا گھران سب لوگوں میں سے' مدینہ منورہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے سب سے زیادہ قریب تھا۔

جب اس شخص نے میرے سامنے اپنا مال اکٹھا کیا' تو میرے حساب سے اس پر صرف ایک ''بنت مخاض'' کی ادائیگی لازم ہوتی تھی۔ میں نے اسے کہا: تم ایک ''بنت مخاض'' ادا کردو کیونکہ تم پر یہی زکوٰۃ لازم ہوتی' تو وہ بولا: یہ تو ایک ایسا جانور ہے' جس کا دودھ بھی نہیں ہوتا اور اس پر سواری بھی نہیں کی جاسکتی۔

اللہ کی قسم! میرے مال میں اللہ کے رسول نے اور تم سے پہلے اللہ کے رسول کے کسی فرستادہ نے کوئی ادائیگی مقرر نہیں کی تھی اور اب میں اپنے مال میں سے اللہ تعالیٰ کو کوئی ایسی چیز قرض کے طور پر نہیں دوں گا' جو جانور دودھ بھی نہیں دے سکتا اور اس پر سواری بھی نہیں کی جاسکتی تم ایسا کرو تم یہ جوان بڑی موٹی تازی اونٹنی وصول کرلو تو میں نے اس سے کہا: میں ایسا جانور وصول نہیں کروں گا' جس کے بارے میں مجھے حکم نہیں دیا گیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے قریب ہیں تم ان کی خدمت میں جاؤ اور ان کے سامنے وہی پیشکش کرو جو تم نے مجھے پیش کیا ہے اگر وہ تم سے اسے قبول کرلیں گے تو ٹھیک ہے' اور اگر وہ چاہیں گے تو اسے مسترد کردیں گے تو وہ بولا: میں ایسا ہی کروں گا پھر وہ میرے ساتھ روانہ ہوا اور وہ اس اونٹنی کو بھی ساتھ لے گیا جو اس نے میرے سامنے پیش کی تھی۔

یہاں تک کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: اے اللہ کے نبی آپ کا فرستادہ میرے پاس آیا تھا تا کہ میرے مال کی زکوٰۃ وصول کرے اللہ کی قسم! میرے مال میں اللہ کے رسول نے اور اس سے پہلے اللہ کے رسول کے کسی اور فرستادہ نے کوئی ادائیگی مقرر نہیں کی تھی میں نے اپنا مال اکٹھا کر کے اس کے سامنے کیا تو اس کا یہ خیال تھا کہ مجھ پر ایک ''بنت مخاض'' کی ادائیگی لازم ہوتی ہے' اور یہ ایک ایسا جانور ہے' جو دودھ بھی نہیں دیتا اور اس پر سواری بھی نہیں کی جا سکتی تو میں نے اس کو ایک بڑی جوان اور موٹی تازی اونٹنی کی پیشکش کی تو اس نے میری اس بات کو تسلیم نہیں کیا وہ اونٹنی یہاں موجود ہے میں اسے ساتھ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اسے وصول کر لیجئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر وہی چیز لازم ہے (جو اس نے بیان کردی ہے) البتہ اگر تم بھلائی کے بارے میں نفلی کام

کرنا چاہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا اجر دے گا' اور ہم اسے تم سے قبول کرلیں گے۔ اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ موجود ہے میں اسے لے کر آیا ہوں۔ آپ اسے وصول کر لیجئے گا۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اس اونٹنی کو قبضے میں لینے کا حکم دیا اور آپ نے اس شخص کے مال میں برکت کی دعا کی۔

2278 - قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: وَحَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،

متن حدیث: اَنَّ عُمَارَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: فَضَرَبَ الدَّهْرُ مِنْ ضَرْبَةٍ حَتّٰی اِذَا کَانَتْ وِلَایَةُ مُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ، وَاَمَّرَ مَرْوَانَ بْنَ الْحَکَمِ عَلَی الْمَدِیْنَةِ، بَعَثَنِیْ مُصَدِّقًا عَلٰی بَلِیٍّ وَعُذْرَةَ، وَجَمِیْعِ بَنِیْ سَعْدِ بْنِ هُذَیْمٍ مِنْ قُضَاعَةَ قَالَ: فَمَرَرْتُ بِذٰلِکَ الرَّجُلِ، وَهُوَ شَیْخٌ کَبِیْرٌ فِیْ مَالِهٖ فَصَدَّقْتُهٗ بِثَلَاثِیْنَ حِقَّةً فِیْهَا فَحْلُهَا عَلٰی اَلْفٍ بَعِیْرٍ وَخَمْسِمِائَةِ بَعِیْرٍ .

آراءِ فقہاء: قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: فَنَحْنُ نَرٰی اَنَّ عُمَارَةَ لَمْ یَاْخُذْ مَعَهَا فَحْلَهَا اِلَّا وَهِیَ سُنَّةٌ اِذَا بَلَغَتْ صَدَقَةُ الرَّجُلِ ثَلَاثِیْنَ حِقَّةً ضَمَّ اِلَیْهَا فَحْلَهَا

❁❁ ابن اسحاق کہتے ہیں: ---عبداللہ بن ابوبکر--- یحییٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: عمارہ بن عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں:

پھر ایک زمانہ گزر گیا یہاں تک کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آ گیا۔ انہوں نے مروان بن حکم کو مدینہ منورہ کا گورنر مقرر کیا اس نے مجھے بلی' عذرہ اور بنوسعد بن ہدیم جو قضاعہ کی ایک شاخ ہے' ان سب کی طرف زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔

راوی کہتے ہیں: میرا گزر ان صاحب کے پاس سے ہوا (جس کا ذکر سابقہ روایت میں موجود ہے)

وہ ایک عمر رسیدہ شخص تھا وہ اپنے مال میں موجود تھا اس کے پاس **1500** اونٹ تھے' تو میں نے اس میں سے تیس حقے اور ایک نر جانور وصول کیا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں' عمارہ بن عمرو بن حزم نے اس شخص سے ان جانوروں کے ہمراہ ایک نر اونٹ اس لیے وصول کیا تھا کہ یہ بات سنت ہے' جب کسی شخص کی زکوٰۃ تیس حقوں تک پہنچ جائے' تو وہ ان کے ساتھ ایک نر اونٹ بھی دے۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْجَمْعِ بَیْنَ الْمُتَفَرِّقِ وَالتَّفْرِیْقِ بَیْنَ الْمُجْتَمِعِ فِی السَّوَائِمِ خِیفَةَ الصَّدَقَةِ وَتَرَاجُعِ الْخَلِیطَیْنِ بَیْنَهُمَا بِالسَّوِیَّةِ فِیْمَا اَخَذَ الْمُصَدِّقُ مَاشِیَتَهُمَا جَمِیْعًا

وَالدَّلِیْلِ عَلٰی اَنَّ الْخَلِیطَیْنِ فِی الْمَاشِیَةِ فِیْمَا یَجِبُ عَلَیْهِمَا مِنَ الصَّدَقَةِ کَالْمَالِکِ الْوَاحِدِ، اِذْ لَوْ کَانَا خَلِیطَیْنِ کَالْمَالِکَیْنِ اِذَا لَمْ یَکُوْنَا خَلِیطَیْنِ لَمْ یَکُنْ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا اَنْ یَرْجِعَ عَلٰی صَاحِبِهٖ بِشَیْءٍ مِمَّا اُخِذَ مِنْهُ، مَعَ الدَّلِیْلِ عَلٰی اَنَّ الْخَلِیطَیْنِ قَدْ یَکُوْنَانِ وَاِنْ عَرَفَ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَاشِیَتَهٗ مِنْ مَاشِیَةِ خَلِیطِهٖ، کَانَتِ

الْمَاشِيَةُ بَيْنَهُمَا مُشْتَرَكَةٌ، فَمَا اَخَذَ الْمُصَدِّقُ مِنْ مَاشِيَتِهِمَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَمِنْ مَالِهِمَا اَخَذَهَا كَثِيْرُ كَيْتِهِمَا فِيْ اَصْلِ الْمَالِ، وَلَا مَعْنَى لِرُجُوْعِ اَحَدِهِمَا عَلَى صَاحِبِهِ، اِذْ مَا اَخَذَ الْمُصَدِّقُ فَمِنْ مَالِهِمَا جَمِيْعًا اَخَذَهُ، لَا مِنْ مَالِ اَحَدِهِمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ قِصَّةِ دَاوُدَ وَدُخُوْلِ الْخَصْمَيْنِ عَلَيْهِ: قَالَ اَحَدُهُمَا: (اِنَّ هٰذَا اَخِيْ لَهُ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً) (ص: 23) اِلٰى قَوْلِهِ: (وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ) (ص: 24)، فَاَوْقَعَ اسْمَ الْخَلِيْطَيْنِ عَلَى الْخَصْمَيْنِ، وَلَمْ يَذْكُرْ اَحَدَ الْخَصْمَيْنِ فِي الدَّعْوٰى اَنَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُدَّعِيْ قَبْلَهُ شَرِكَةً فِي الْغَنَمِ، اِنَّمَا ادَّعٰى اَنَّ لَهُ نَعْجَةً وَاحِدَةً وَلِصَاحِبِهِ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ "

باب 271: اس بات کی ممانعت کہ زکوۃ سے بچنے کیلئے متفرق سائمہ جانوروں کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا

اور اکٹھے جانوروں کو متفرق نہیں کیا جائے گا (اور اس بات کی وضاحت) کہ دونوں فریق اس چیز کے بارے میں برابری کی بنیاد پر رجوع کریں گے جو زکوۃ وصول کرنے والا شخص ان دونوں کے جانوروں سے اکٹھا وصول کرے گا۔ اس بات کی دلیل کہ جانوروں میں جو زکوۃ لازم ہوئی ہوگی اس کے بارے میں دو شراکت دار ایک مالک کی مانند ہوں گے اس کی وجہ یہ ہے اگر دو شراکت دار دو مالکوں کی مانند ہوتے۔ اس صورت میں وہ دو شراکت دار ہی رہیں گے اور ان دونوں میں سے کسی ایک کو بھی یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ اس سے جو چیز وصول کی گئی ہے وہ اس کے بارے میں اپنے ساتھی سے رجوع کرے اور اس بات کی دلیل کہ بعض اوقات دو شراکت دار اس طرح ہوتے ہیں' ان میں سے ہر ایک اپنے جانور کو اپنے شراکت دار کے جانور کے مقابلے میں پہچان سکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے' دو شراکت دار جب ایسے ہوں کہ ان میں سے کوئی ایک اپنے جانور کو اپنے ساتھی کے جانور سے نہ پہچان سکے' تو وہ جانور ان دونوں کے درمیان مشترکہ شمار ہوں گے تو زکوۃ وصول کرنے والا شخص ان دونوں کے جانوروں میں سے جو زکوۃ وصول کرے گا ان کے مال میں سے جو چیز اس نے وصول کی ہے وہ اصل مال میں ان دونوں کی شراکت کی مانند ہوگی اور اس صورت میں کسی ایک کو اپنے ساتھی سے رجوع کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے' زکوۃ وصول کرنے والے شخص نے جو چیز وصول کرلی ہے وہ ان دونوں کے مال میں سے کی ہے اس نے ان دونوں میں سے کسی ایک کے مال سے نہیں کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام اور ان کی خدمت میں دو فریقوں کی حاضری کے واقعے میں یہی بات بیان کی ہے' ان دونوں میں ایک نے کہا

''میرا یہ بھائی اس کی ننانوے بکریاں ہیں''۔

یہ آیت یہاں تک ہے۔

''بے شک بہت سے شراکت دار ایسے ہیں' جن میں سے ایک دوسرے کے خلاف سرکشی کرتا ہے''۔

تو یہاں لفظ خلیط کا اطلاق دو مقابل فریقوں پر کیا گیا ہے' اور دعویٰ میں دونوں فریقوں میں سے کسی ایک کے بارے میں یہ ذکر نہیں ہے' اس شخص کے اور مدعا علیہ کے درمیان اس سے پہلے بکریوں میں شراکت تھی۔ اس نے تو یہ دعویٰ کیا تھا کہ اس کی ایک بکری تھی اور اس کے ساتھی کی ننانویں بکریاں تھیں۔

2279 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، وَاَبُو مُوسٰى، وَيُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيقِ، لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهُ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هٰذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُولَهُ، فَذَكَرُوا الْحَدِيثَ، وَقَالُوا: لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ، وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ، فَهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار اور ابوموسیٰ اور یوسف بن موسیٰ اور محمد بن یحییٰ محمد بن عبداللہ -- اپنے والد -- ثمامہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جب خلیفہ مقرر کیا گیا تو انہوں نے (حضرت انس رضی اللہ عنہ کو ایک خط لکھا' جس کا مضمون درج ذیل ہے)

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' جو بڑا مہربان ہے' نہایت رحم کرنے والا ہے' یہ زکوٰۃ کی فرضیت کا وہ حکم نامہ ہے' جو اللہ کے رسول نے مسلمانوں پر لازم قرار دیا ہے' جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا۔

اس کے بعد ان راویوں نے حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تحریر کیا)

''متفرق چیزوں کو زکوٰۃ سے بچنے کے لئے اکٹھا نہیں کیا جائے گا' اور اکٹھی چیزوں کو متفرق نہیں کیا جائے گا' اور جو چیز دو خلیطوں کے درمیان مشترک ہو' تو وہ دونوں برابری کی بنیاد پر ایک دوسرے سے رجوع کریں گے''۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجَلَبِ عِنْدَ اَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْمَوَاشِي، وَالْاَمْرِ بِاَخْذِ صَدَقَةِ الْمَوَاشِي فِي دِيَارِ مَالِكِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يُؤْمَرُوا بِجَلَبِ الْمَوَاشِي اِلَى السَّاعِي لِيَاْخُذَ صَدَقَتَهُمَا

باب (28): جانوروں کی زکوٰۃ وصول کرتے وقت جلب (یعنی زکوٰۃ کے جانور خود زکوٰۃ وصول کرنے والے تک پہنچانے) کی ممانعت اور اس بات کا حکم کہ جانوروں کی زکوٰۃ ان کے مالک کے علاقے میں حاصل کی جائے گی' نہ کہ وہ زکوٰۃ وصول کرنے والے تک جانور پہنچائیں تاکہ وہ شخص ان کی زکوٰۃ وصول کرے

2280 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ:

متنِ حدیث: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ، وَهُوَ يَقُولُ: اَيُّهَا النَّاسُ مَا كَانَ مِنْ حِلْفٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّ الْاِسْلَامَ لَمْ يَزِدْهُ اِلَّا شِدَّةً، وَلَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ، الْمُسْلِمُونَ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ يُجِيرُ عَلَيْهِمْ

اَدْنَاهُمْ، وَيُرَدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ، وَيُرَدُّ سَرَايَاهُمْ، عَلٰى قَعْدِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، دِيَةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ الْمُؤْمِنِ، لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ، وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ اِلَّا فِيْ دِيَارِهِمْ . فَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ سَوَاءٌ ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكْتُبُ عَنْكَ مَا سَمِعْتُ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: فِي الْغَضَبِ وَالرِّضٰى؟ قَالَ: نَعَمْ فَاِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِيْ اَنْ اَقُوْلَ فِيْ ذٰلِكَ اِلَّا حَقًّا

❋❋ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --ابوخطاب زیاد بن یحییٰ حسانی --عبدالاعلیٰ --محمد بن اسحاق --عمرو بن شعیب --اپنے والد --اپنے دادا (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں)

فتح مکہ کے موقع پر میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''اے لوگو! زمانہ جاہلیت کا جو کوئی بھی حلف تھا تو اسلام اسے مزید مضبوط کرے گا' البتہ اسلام میں کوئی حلف نہیں ہے اور مسلمان اپنے علاوہ سب کے لئے ایک ہاتھ کی مانند ہیں ان کا عام فرد بھی کسی کو پناہ دے سکتا ہے' اور ان کے دور کے فرد تک بھی چیز کو لوٹایا جائے گا' اور ان کے لشکر میں بیٹھے ہوئے لوگوں تک بھی (مال غنیمت پہنچایا جائے گا)

کسی مومن کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ کافر کی دیت مومن کی دیت کا نصف ہوگی۔

جلب اور جنب کی کوئی حیثیت نہیں ہے لوگوں سے زکوٰۃ ان کے علاقے میں وصول کی جائے گی۔

یہ روایت ان اسناد کے حوالے سے برابر ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ سے میں جو باتیں سنتا ہوں کیا انہیں تحریر کرلیا کروں؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، جی ہاں! میں نے عرض کی: غصے اور رضامندی (ہر حالت میں) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! کیونکہ میرے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے' میں (غصے یا رضامندی کی حالت میں حق کے علاوہ کچھ کہوں)

بَابُ اَخْذِ الْغَنَمِ وَالدَّرَاهِمِ

فِيْمَا بَيْنَ اَسْنَانِ الْاِبِلِ الَّتِيْ يَجِبُ فِي الصَّدَقَةِ اِذَا لَمْ يُوْجَدِ السِّنُّ الْوَاجِبَةُ فِي الْاِبِلِ، وَالْبَيَانِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ بَيْنَ السِّنَّيْنِ قَدْرُ قِيْمَةِ مَا بَيْنَهُمَا وَهٰذَا الْقَوْلُ اِغْفَالٌ مِنْ قَائِلِهِ، اَوْ هُوَ خِلَافُ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُلُّ قَوْلٍ خِلَافَ سُنَّتِهِ فَمَرْدُوْدٌ غَيْرُ مَقْبُوْلٍ

باب 29: اونٹوں میں جس عمر کے اونٹ کی ادائیگی واجب ہوتی ہے

اگر اس طرح کا اونٹ وصول کرنے کے لئے موجود نہ ہو' تو بکریاں' یا درہم وصول کرنا اور اس بات کا بیان کہ یہ اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے' دو طرح کی عمر کے اونٹوں کے درمیان قیمت کی مقدار کا جائزہ لیا جائے گا' اور یہ اس قائل کی غفلت پر دلالت کرتا ہے' اور یہ قول نبی اکرم ﷺ کی سنت کے خلاف ہے' اور وہ بات جو نبی اکرم ﷺ کے سنت کے خلاف ہو اسے مسترد کر دیا جائے گا قبول نہیں کیا جائے گا

2281 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، وَأَبُو مُوسَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ،

متنِ حدیث: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولَهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالُوا: فِي الْحَدِيثِ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ، وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ، وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِذَا اسْتَيْسَرَتَا أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا. قَالَ بُنْدَارٌ: وَيَجْعَلُ مَكَانَهَا شَاتَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ حِقَّةٌ، وَعِنْدَهُ جَذَعَةٌ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ، وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ الْحِقَّةَ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنَةُ لَبُونٍ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ لَبُونٍ، وَيُعْطِي مَعَهَا شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةَ لَبُونٍ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ، وَيُعْطِيهِ مَعَهَا الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةَ لَبُونٍ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ، وَعِنْدَهُ مَخَاضٌ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ، وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةَ مَخَاضٍ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ، وَعِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُونٍ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ، وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا، وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ، وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار اور ابوموسیٰ اور محمد بن یحییٰ اور یوسف بن موسیٰ محمد بن عبداللہ -- اپنے والد -- ثمامہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں خط میں لکھا:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے یہ زکوٰۃ کی فرضیت کا وہ حکم نامہ ہے' جو اللہ کے رسول نے مسلمانوں پر لازم قرار دی تھی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا''۔

(اس کے بعد راویوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ انہوں نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

جس شخص کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ اس پر ''جذعہ'' بطور زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہو اور اس کے پاس ''جذعہ'' نہ ہو بلکہ اس کے پاس ''حقہ'' ہو' تو اس سے وہی وصول کر لیا جائے گا' اور وہ شخص اس کے ہمراہ دو بکریاں دے گا اگر وہ دونوں آسانی سے میسر ہوتی ہیں' یا پھر وہ بیس درہم دے گا۔

بندار نامی راوی نے یہاں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ ان کی جگہ دو بکریاں دیدے گا۔

اور جس شخص کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ ان کی زکوٰۃ ایک ''حقہ'' بنتی ہو اور اس شخص کے پاس ''حقہ'' موجود نہ ہو اس کے پاس ''جذعہ'' موجود ہو' تو اس سے ''جذعہ'' قبول کر لیا جائے گا' اور زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص اسے بیس درہم دے گا' یا دو بکریاں

دے گا۔

جس شخص کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ اس پر ''حقہ'' ادا کرنا لازم ہو لیکن اس کے پاس ''حقہ'' موجود نہ ہو اور ''بنت لبون'' موجود ہو تو اس سے ''بنت لبون'' کو قبول کیا جائے گا' اور وہ شخص اس کے ہمراہ دو بکریاں' یا بیس درہم دے گا۔

اور جس شخص کے پاس اتنے اونٹ ہوں جن کی زکوٰۃ ''بنت لبون'' بنتی ہو اور اس کے پاس وہ نہ ہو بلکہ اس کے پاس ''حقہ'' ہو' تو اس سے ''حقہ'' وصول کرلی جائے گی۔ زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا۔

اور جس شخص کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ اس پر ''بنت لبون'' کی ادائیگی لازم ہوتی ہو اور اس کے پاس ''بنت لبون'' نہ ہو بلکہ ''بنت مخاض'' ہو' تو اس سے ''بنت مخاض'' ہی وصول کرلی جائے گی اور وہ شخص اس کے ہمراہ بیس درہم یا دو بکریاں دے گا۔

اور جس شخص کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ اس پر ''بنت مخاض'' کی ادائیگی لازم ہو اور اس کے پاس وہ نہ ہو' اس کے پاس ''بنت لبون'' ہو' تو اس سے ''بنت لبون'' قبول کرلیا جائے گا' اور زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا۔

اور جس شخص کے پاس ''بنت مخاض'' اس صورت میں نہ ہو بلکہ اس کے پاس ''ابن لبون مذکر'' ہو' تو اس سے وہی وصول کیا جائے گا' اور اس کے ہمراہ کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

بَابُ الْاَمْرِ بِسِمَةِ اِبِلِ الصَّدَقَةِ

اِذَا قُبِضَتْ فِی الصَّدَقَةِ لِيَعْرِفَ الْوَالِیُ وَالرَّعِيَّةُ اِبِلَ الصَّدَقَةِ مِنْ غَيْرِهَا لِيُقَسِّمَهَا عَلٰى اَهْلِ سُهْمَانِ الصَّدَقَةِ دُوْنَ غَيْرِهَا - اِنْ صَحَّ الْخَبَرُ -

باب 30: زکوٰۃ کے اونٹوں پر داغ لگانے کا حکم جب انہیں قبضے میں لے لیا جائے

تاکہ حکمران اور رعایا زکوٰۃ کے اونٹوں کی شناخت کرسکیں اور انہیں زکوٰۃ کے مستحقین میں تقسیم کرسکیں ان کی بجائے (دوسرے اونٹوں) کو تقسیم نہ کریں' اگر یہ روایت مستند ہو۔

2282 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، حَدَّثَنِی الْعَلَاءُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِی سَوِيَّةَ، حَدَّثَنِی عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عِكْرَاشٍ، عَنْ اَبِيهِ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ:

متنِ حدیث: بَعَثَنِی بَنُو مُرَّةَ بْنُ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ اَمْوَالِهِمْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِيْنَةَ، فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ، وَالْاَنْصَارِ، فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ بِاِبِلٍ كَاَنَّهَا عُذُوقُ الْاَرْطَا، فَقَالَ: مَنِ الرَّجُلُ؟ فَقُلْتُ: عِكْرَاشُ بْنُ ذُؤَيْبٍ قَالَ: ارْفَعْ فِی النَّسَبِ، قُلْتُ: ابْنُ حَرْقُوصِ بْنِ خَوْرَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ النَّزَّالِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ عُبَيْدٍ، وَهٰذِهِ صَدَقَاتُ بَنِی مُرَّةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: هٰذِهِ اِبِلُ قَوْمِی، هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِی، ثُمَّ اَمَرَ بِهَا اَنْ تُوسَمَ بِمِيْسَمِ اِبِلِ الصَّدَقَةِ، وَتُضَمَّ اِلَيْهَا، ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِی، فَانْطَلَقَ بِی اِلٰى بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار بندار -- علاء بن فضل بن عبدالملک بن ابوسویہ -- عبیداللہ بن عکراش -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عکراش بن ذؤیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

بنومرہ بن عبید نے مجھے اپنے اموال کی زکوٰۃ کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا میں مدینہ منورہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کو مہاجرین اور انصار کے درمیان تشریف فرمایا' میں اونٹ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اونٹ یوں تھے' جیسے کھجوروں کے خشک خوشے ہوتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے عرض کی: میں عکراش بن ذؤیب ہوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنا نسب بیان کرو میں نے عرض کی: میں ابن حرقوص بن خورہ بن عمرو بن نزال بن مرہ بن عبید کا بیٹا ہوں۔

اور یہ بنومرہ بن عبید کی زکوٰۃ کا مال ہے۔ راوی کہتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ میری قوم کے اونٹ ہیں یہ میری قوم کے صدقات ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت انہیں صدقہ کے اونٹوں کا مخصوص نشان لگایا گیا اور صدقہ کے اونٹوں کے ساتھ ملا دیا گیا پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لے کر سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ سِمَةِ غَنَمِ الصَّدَقَةِ اِذَا قُبِضَتْ

باب 31: جب زکوٰۃ کی بکریاں وصول کر لی جائیں' تو ان پر داغ لگانا

2283 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالُوا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: حِيْنَ وَلَدَتْ اُمِّي انْطَلَقْتُ بِالصَّبِيِّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحَنِّكَهُ، فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِرْبَدٍ لَهُ، يَسِمُ غَنَمًا،

اختلافِ روایت: قَالَ شُعْبَةُ: " اَكْثَرُ عِلْمِيْ اَنَّهُ قَالَ: فِيْ آذَانِهَا "

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ اور محمد بن جعفر اور عبدالرحمٰن بن مہدی -- شعبہ -- ہشام بن یزید (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میری والدہ کے ہاں بچے کا جنم ہوا تو میں اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ اسے گھٹی دیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنے باڑے میں موجود تھے اور بکریوں کو نشان لگا رہے تھے۔

شعبہ کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق روایت میں یہ الفاظ ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان بکریوں کے کانوں پر نشان لگا رہے تھے۔

بَابُ اِسْقَاطِ الصَّدَقَةِ - صَدَقَةِ الْمَالِ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ
بِذِكْرِ لَفْظٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُسْتَقْصًى فِي الرَّقِيْقِ خَاصَّةً

باب **32**: گھوڑوں اور غلاموں پر زکوٰۃ لازم نہ ہونے کا بیان جوایسی روایات سے ثابت ہے' جو مختصر ہیں اور بطور خاص غلام کے بارے میں مکمل وضاحت نہیں کرتی ہیں

2284 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوقِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمٍ وَهُوَ ابْنُ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ، فَاَدُّوْا زَكَاةَ الْاَمْوَالِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا . قَالَ: وَقَالَ عَلِيٌّ: فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِيْنَارًا، وَفِيْ كُلِّ عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا نِصْفُ دِيْنَارٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --موسیٰ بن عبدالرحمٰن مسروقی-- ابواسامہ--سفیان ثوری-- ابواسحاق-- عاصم ابن ضمرہ-- کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

میں نے تمہیں گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کردی ہے' تو تم اموال کی زکوٰۃ ادا کرو اور ہر چالیس درہموں کی زکوٰۃ ایک درہم ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ہر چالیس دینار میں ایک دینار اور ہر بیس دینار میں نصف دینار کی ادائیگی لازم ہوگی''۔

2285 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى، اَوَّلًا عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ:

متن حدیث: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ، وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ

2285– أخرجه البغوى فى "شرح السنة" . "1574"وأخرجه من طريق عبد الله بن دينار، بهذا الإسناد: مالك 1/277، وعبد الرزاق "6878"، والشافعى 1/226– 227، وأحمد 2/242 و254 و 470 و 477، وابن ابى شيبة 3/151، والدارمى 1/384، والبخارى "1464" فى الزكاة: باب ليس على المسلم فى فرسه صدقة، ومسلم "982" فى الزكاة: باب لا زكاة على المسلم فى عبده وفرسه، وأبو داؤد "1595" فى الزكاة: باب صدقة الرقيق، والترمذى "628" فى الزكاة: باب ما جاء ليس فى الخيل والرقيق صدقة، والنسائى 5/35 فى الزكاة: باب زكاة الخيل، و 36 باب زكاة الرقيق، وابن ماجه "1812" فى الزكاة: باب صدقة الخيل والرقيق، والطحاوى 2/29.وأخرجه الشافعى 1/227، ومسلم "982" "9"، والنسائى 5/35، وابن خزيمة "2285"، والبيهقى 4/117 من طريق مكحول، عن سليمان بن يسار، به .وأخرجه عبد الرزاق "6882"، وابن ابى شيبة 3/151– 152، وأحمد 2/249و 279و 477، والنسائى 5/35، والطحاوى 2/29، والبيهقى 4/117، والدارقطنى 2/27 من طريق مكحول، عن عراك بن مالك، به.وأخرجه بن أبى شيبة 3/151، وأحمد 2/432، والبخارى "1463"، ومسلم "982"، والنسائى 5/36، والطحاوى 2/29، والبيهقى 4/117من طريق خثيم ابن عراك، عن ابيه، به.

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبد الجبار بن علاء-- سفیان-- ایوب بن موسیٰ-- مکحول-- سلیمان بن یسار-- عراک بن مالک (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

مسلمان پر اس کے غلام اور اس کے گھوڑوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

2286 - ثُمَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَرْفَعُهُ، لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ فَرَسِهِ، وَلَا عَبْدِهِ صَدَقَةٌ

❀❀ عبداللہ بن دینار-- سلیمان بن یسار-- عراک بن مالک کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

"مسلمان پر اس کے گھوڑے اور اس کے غلام میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی"۔

2287 - ثُمَّ حَدَّثَنَا اٰخِرُهُمْ يَزِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ يَزِيْدُ قَالَ:

متن حدیث: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ فَرَسِهِ، وَلَا عَبْدِهِ صَدَقَةٌ

❀❀ یزید نامی راوی نے "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ روایت نقل نہیں کی وہ بیان کرتے ہیں:

"مسلمان پر اس کے گھوڑے اور اس کے غلام میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی"۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُسْتَقْصِي لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا فِيْ صَدَقَةِ الرَّقِيْقِ

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا عَفَا عَنِ الصَّدَقَةِ فِي الرَّقِيْقِ صَدَقَةِ الْاَمْوَالِ دُوْنَ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

باب 33: اس روایت کا تذکرہ جو مختصر الفاظ کی وضاحت کرتی ہے جس کا ذکر میں نے غلام کی زکوٰۃ کے بارے میں پہلے کیا ہے

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام سے مال کی زکوٰۃ کو معاف کیا ہے صدقہ فطر کو معاف نہیں کیا

2288 - سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، اَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ، حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهِ، وَلَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ اِلَّا صَدَقَةَ الْفِطْرِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن سہل بن عسکر-- ابن ابو مریم-- نافع بن یزید-- جعفر بن ربیعہ--

2288– أخرجه مسلم "982" "10"، وأبو داؤد "1954"، وابن خزيمة "2289"، البيهقي 4/117 من طريقين عن عراك، به.

عراک بن مالک کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
مسلمان پر اس کے غلام اور اس کے گھوڑے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی البتہ صدقہ فطر کا حکم مختلف ہے۔

2289 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ عَمِّي، اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:
متنِ حدیث: لَيْسَ فِي الْعَبْدِ صَدَقَةٌ اِلَّا صَدَقَةَ الْفِطْرِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب -- اپنے چچا -- مخرمہ -- اپنے والد کے حوالے سے -- عراک بن مالک (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''غلام میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی البتہ صدقہ فطر کا حکم مختلف ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ السُّنَّةِ الدَّالَّةِ عَلٰى مَعْنٰى اَخْذِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ الصَّدَقَةَ

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّهُ اِنَّمَا اَخَذَهَا مِنْهُمْ اِذْ جَادَتْ اَنْفُسُهُمْ وَكَانَتْ بِاِعْطَائِهَا مُتَطَوِّعِيْنَ بِالدَّفْعِ، لَا اَنَّ الصَّدَقَةَ كَانَتْ وَاجِبَةً عَلَى الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ، اِذِ الْفَارُوْقُ قَدْ اَعْلَمَ الْقَوْمَ الَّذِيْنَ اَخَذَ مِنْهُمْ صَدَقَةَ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصِّدِّيْقَ قَبْلَهُ لَمْ يَاْخُذَا صَدَقَةَ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ

باب 34: اس سنت کا تذکرہ جو اس روایت کے مفہوم پر دلالت کرتی ہے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ وصول کی تھی اور اس بات کی دلیل کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے یہ اس لیے وصول کی تھی کہ ان لوگوں نے اپنی خوشی کے ساتھ اسے ادا کیا تھا اور وہ لوگ اس کی ادائیگی کے ذریعے نفلی (اجر و ثواب حاصل کرنا چاہتے تھے) ایسا نہیں ہے ان پر گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ لازم تھی کیونکہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے خود ان لوگوں کو جن سے انہوں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ لی تھی۔ یہ بتایا تھا کہ ان سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ وصول نہیں کی تھی۔

2290 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ:
متنِ حدیث: جَاءَ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ اِلٰى عُمَرَ، فَقَالُوْا: اِنَّا قَدْ اَصَبْنَا اَمْوَالًا: خَيْلًا، وَرَقِيْقًا، نُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ لَنَا فِيْهَا زَكَاةٌ وَطَهُوْرٌ، فَقَالَ: مَا فَعَلَهُ صَاحِبَايَ قَبْلِيْ، فَاَفْعَلُهُ، فَاسْتَشَارَ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيْهِمْ عَلِيٌّ، فَقَالَ عَلِيٌّ: هُوَ حَسَنٌ اِنْ لَمْ تَكُنْ جِزْيَةً يُؤْخَذُوْنَ بِهَا رَاتِبَةً.
توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَسُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَنْ لَيْسَ فِيْ اَرْبَعٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا، وَقَوْلُهُ فِي الْغَنَمِ، فَاِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ اَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةً وَاحِدَةً، فَلَيْسَ فِيْهَا

صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا، وَفِي الرِّقَّةِ رُبُعُ الْعُشْرِ، فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ، فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا، دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ صَاحِبَ الْمَالِ اِنْ اَعْطٰى صَدَقَةً مِّنْ مَّالِهٖ، وَاِنْ كَانَتِ الصَّدَقَةُ غَيْرَ وَاجِبَةٍ فِيْ مَالِهٖ، فَجَائِزٌ لِّلْاِمَامِ اَخْذُهَا اِذَا طَابَتْ نَفْسُ الْمُعْطِيْ، وَكَذٰلِكَ الْفَارُوْقُ لَمَّا اَعْلَمَ الْقَوْمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالصِّدِّيْقَ قَبْلَهٗ لَمْ يَاْخُذَا صَدَقَةَ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ، فَطَابَتْ اَنْفُسُهُمْ بِاِعْطَاءِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ مُتَطَوِّعِيْنَ جَازَ لِلْفَارُوْقِ اَخْذُ الصَّدَقَةِ مِنْهُمْ كَمَا اَبَاحَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْذَ الصَّدَقَةِ مِمَّا دُوْنَ خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ، وَدُوْنَ اَرْبَعِيْنَ مِنَ الْغَنَمِ، وَدُوْنَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ مِّنَ الْوَرِقِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ --عبدالرحمٰن --سفیان --ابواسحاق-- حارثہ بن مضرب بیان کرتے ہیں:

شام سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: ہمیں کچھ اموال یعنی گھوڑے اور غلام حاصل ہوئے ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں' ہم ان کی زکوٰۃ ادا کریں اور پاکیزگی حاصل کریں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے پہلے کے دو صاحبان نے جو طرز عمل اختیار کیا ہے میں بھی وہی کروں گا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے مشورہ کیا۔ ان اصحاب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بہتر ہے اگر یہ ایسا جزیہ نہ ہو جو تاوان کے طور پر ان سے لیا گیا ہو۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہ ہے چار اونٹوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی البتہ اگر ان کا مالک چاہے' تو کچھ ادائیگی کر سکتا ہے۔

اسی طرح بکریوں کے بارے میں آپ کا یہ فرمان ہے' جس شخص کی بکریاں چالیس سے ایک بھی کم ہوں' تو اس پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی البتہ اگر ان کا مالک چاہے (تو نفلی طور پر کوئی ادائیگی کر سکتا ہے)

اسی طرح چاندی کے سکوں میں چالیسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوتی ہے' لیکن اگر وہ ایک سو نوے ہوں' تو ادائیگی لازم نہیں ہوگی البتہ اگر (ان کا مالک چاہے' تو نفلی طور پر ادائیگی کر سکتا ہے)

تو یہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں' اگر مال کا مالک چاہے' تو اپنے مال میں سے غیر واجب صدقہ ادا کر سکتا ہے۔ امام کے لئے اسے وصول کرنا جائز ہے اگر دینے والا اپنی خوشی کے ساتھ ایسا کرتا ہے۔

اسی لیے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جب ان لوگوں کو یہ بتایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے) پہلے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ وصول نہیں کی تو ان لوگوں نے اپنی رضامندی کے ساتھ گھوڑے اور زکوٰۃ کا صدقہ ادا کیا تھا اور نفلی طور پر ایسا کیا تھا۔

تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے لئے یہ بات جائز ہوگی کہ ان سے وہ صدقہ وصول کرلیں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے صدقہ وصول کیا تھا جس کے اونٹ پانچ سے کم تھے' جس کی بکریاں چالیس سے کم تھیں جس کے چاندی کے درہم دو سو سے

کم تھے۔

بَابُ ذِكْرِ اِسْقَاطِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْحُمُرِ مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى اِسْقَاطِهَا عَنِ الْخَيْلِ

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا اَمَرَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنْ بَعْضِ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ، لَا مِنْ جَمِيْعِ اَمْوَالِهِمْ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: (خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا) (التوبة: 103)، اِذِ اسْمُ الْمَالِ وَاقِعٌ عَلَى الْخَيْلِ وَالْحَمِيرِ جَمِيْعًا، فَبَيَّنَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الَّذِىْ وَلَّاهُ اللّٰهُ بَيَانَ مَا اَنْزَلَ عَلَيْهِ، اَنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا اَمَرَهُ بِاَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنْ بَعْضِ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ لَا مِنْ جَمِيْعِهَا "

باب 35: گدھوں کی زکوٰۃ ساقط ہونے کا حکم اور اس بات کی دلیل کہ یہ گھوڑوں پر سے بھی ساقط ہے

اور اس بات کی دلیل کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو مسلمانوں کے بعض اموال کی زکوٰۃ لینے کا حکم دیا ہے ان کے تمام اموال کی زکوٰۃ لینے کا حکم نہیں دیا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''تم ان کے اموال میں سے زکوٰۃ وصول کرو اور تم انہیں پاک کردو اور اس کے ذریعے ان کا تزکیہ کردو''۔

تو لفظ مال کا اطلاق گھوڑوں اور گدھوں پر بھی ہوتا ہے تو اس بارے میں نبی اکرم ﷺ نے بیان کردیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان پر جو چیز نازل کی تھی اس کے بیان کی ذمے داری آپ کو دی تھی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے آپ مسلمانوں کے بعض اموال کی زکوٰۃ وصول کریں تمام اموال کی زکوٰۃ وصول نہ کریں۔

2291 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ عَبْدٍ لَهُ مَالٌ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهُ اِلَّا جُمِعَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُحْمٰى عَلَيْهِ صَفَائِحُ فِيْ جَهَنَّمَ، وَكُوِىَ بِهَا جَنْبُهُ، وَظَهْرُهُ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهٖ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ، ثُمَّ يُرٰى سَبِيْلَهُ، اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ، وَاِمَّا اِلَى النَّارِ، وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ فِيْ قِصَّةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ.

قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: وَالْخَيْلُ قَالَ: " اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَالْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ: هِيَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ، فَاَمَّا الَّذِيْ هِيَ لَهُ اَجْرٌ، فَالَّذِيْ يَتَّخِذُهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَيُعِدُّهَا لَهُ لَا يَغِيْبُ فِيْ بُطُوْنِهَا شَيْئًا اِلَّا كُتِبَ لَهُ بِهَا اَجْرٌ، وَلَوْ عَرَضَ مَرْجًا اَوْ مَرْجَيْنِ فَرَعَاهَا صَاحِبُهَا فِيْهِ كُتِبَ لَهُ مِمَّا غَيَّبَتْ فِيْ بُطُوْنِهَا اَجْرٌ، وَلَوِ اسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ، كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ خَطَاهَا اَجْرٌ، وَلَوْ عَرَضَ نَهْرٌ فَسَقَاهَا بِهٖ، كَانَتْ لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ غُيِّبَتْ فِيْ بُطُوْنِهَا مِنْهُ اَجْرٌ، حَتّٰى ذَكَرَ الْاَجْرَ فِيْ اَرْوَاثِهَا وَاَبْوَالِهَا، وَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَالَّذِيْ يَتَّخِذُهَا تَعَفُّفًا وَتَجَمُّلًا وَتَسَتُّرًا، وَلَا يَحْبِسُ حَقَّ ظُهُوْرِهَا وَبُطُوْنِهَا فِيْ يُسْرِهَا وَعُسْرِهَا، وَاَمَّا الَّذِيْ عَلَيْهِ وِزْرٌ فَالَّذِيْ يَتَّخِذُهَا اَشَرًا وَبَطَرًا وَبَذَخًا عَلَيْهِمْ "

قالوا: فالحُمُرُ يا رسولَ الله؟ قال: "ما أنزلَ الله علَيَّ فيها شيئًا إلّا هذه الآية الجامعة الفاذّة: (فمَن يَعمل مثقالَ ذرّةٍ خيرًا يرَه ومَن يعمل مثقالَ ذرّةٍ شرًّا يرَه) (الزلزلة: ۸)"

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- ابو خطاب زیاد بن یحییٰ حسانی --- یزید بن زریع --- ابن قاسم --- سہیل بن ابوصالح --- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جس بندے کے پاس مال موجود ہو وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو' تو اس مال کو قیامت کے دن اکٹھا کیا جائے گا' اور اس شخص کے خلاف اس مال (یعنی سونے چاندی) کے ٹکڑوں کو جہنم میں تپایا جائے گا' اور پھر اس کے ذریعے اس شخص کے پہلو اور پشت کو داغا جائے گا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس دن میں اپنے بندوں کے درمیان میں فیصلہ کر دے جس کی مقدار تمہاری گنتی کے حساب سے پچاس ہزار سال کے برابر ہو گی پھر وہ شخص اپنا راستہ دیکھے گا جو یا جنت کی طرف جاتا ہو گا یا جہنم کی طرف جاتا ہو گا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث ذکر کی ہے' جس میں بکریوں اور اونٹوں کا واقعہ بھی مذکور ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! گھوڑوں کا کیا حکم ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت کے دن تک کے لئے بھلائی رکھ دی گئی ہے۔ گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں' یہ ایک شخص کے لئے اجر ہیں۔ ایک شخص کے لئے رکاوٹ ہیں اور ایک شخص کے لئے گناہ ہیں۔

جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جس کے لئے یہ اجر ہوتے ہیں' تو یہ وہ شخص ہے' جو انہیں اللہ کے راستے میں حاصل کرتا ہے' اور انہیں اس مقصد کے لئے تیار کرتا ہے' تو اس گھوڑے کے پیٹ میں جو کچھ بھی جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس شخص کے لئے اجر لکھ دیتا ہے۔

اگر اس کے سامنے کوئی ایک یا دو چراگاہیں آتی ہیں اور وہ اپنے گھوڑے کو اس چراگاہ میں چراتا ہے' تو اس گھوڑے کے پیٹ میں جو کچھ بھی جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس شخص کے لئے اجر لکھ لیتا ہے' اور اگر وہ گھوڑا ایک یا دو ٹیلوں پر چڑھ جاتا ہے' تو اس کے ہر ایک قدم کے عوض میں اس شخص کے لئے اجر لکھا جاتا ہے۔

اگر کوئی نہر سامنے آجاتی ہے وہ شخص وہاں سے گھوڑے کو پانی پلا دیتا ہے' تو اس گھوڑے کے پیٹ میں جانے والے ہر قطرے کے عوض میں اس شخص کے لئے اجر لکھا جاتا ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) یہاں تک کہ راوی نے اس گھوڑے کے لید کرنے اور پیشاب کے اجر کا بھی تذکرہ کیا۔

جہاں تک اس گھوڑے کا تعلق ہے (جو آدمی کے لئے رکاوٹ یا پردہ ہوتا ہے) تو یہ وہ شخص ہے' جو پاکدامنی' ظاہری جمال اور بچاؤ کے لئے اسے رکھتا ہے وہ اس کی پشت اور پیٹ کو تنگی یا آسانی کسی بھی حالت میں نہیں روکتا ہے۔

جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جس کے لئے یہ گناہ ہوتے ہیں' تو یہ وہ شخص ہے' جو دکھاوے' غرور اور فخر کے اظہار کے لئے اسے رکھتا ہے۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! گدھوں کا کیا حکم ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر باقاعدہ کوئی آیت نازل نہیں کی البتہ یہ ایک جامع و مانع آیت ہے۔

''جو شخص ذرّے کے وزن کے برابر نیکی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا' اور جو شخص ذرّے کے وزن کے برابر برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا''۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَاْخِيرِ الْإِمَامِ قَسْمَ الصَّدَقَةِ بَعْدَ اَخْذِهِ اِيَّاهَا وَاِبَاحَةِ بِعْثَةِ مَوَاشِي الصَّدَقَةِ اِلَى الرَّعِيْ اِلٰى اَنْ يَّرَى الْاِمَامُ قَسْمَهَا

باب 36: امام کے لئے زکوٰۃ وصول کر لینے کے بعد اس کی تقسیم میں تاخیر کرنے کی رخصت اور صدقے کے جانوروں کو اس وقت تک چراگاہ بھیجنے کا مباح ہونا' جب تک امام ان کی تقسیم کو مناسب نہیں سمجھتا

2292 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: اجْتَمَعَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمٌ مِنْ غَنَمِ الصَّدَقَةِ قَالَ: ابْدُ فِيْهَا يَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ: فَبَدَوْتُ فِيْهَا اِلَى الرَّبَذَةِ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے پاس زکوٰۃ کی بکریاں اکٹھی ہو گئیں' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! انہیں لے کر جنگل میں چلے جاؤ۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' تو میں انہیں لے کر ''ربذہ'' آ گیا۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ صَدَقَةِ الْوَرِقِ

مجموعہ ابواب: چاندی کی زکوٰۃ (کے بارے میں روایات)

بَابُ اِسْقَاطِ فَرْضِ الزَّكَاةِ عَمَّا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ

باب **37**: پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ فرض نہ ہونا۔

2293 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- عبدالاعلیٰ -- عبداللہ -- عمرو بن یحییٰ -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی''۔

2294 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

2293- والطحاوی 2/35 من طريق عبيد الله ابن عمر، به. وانظر "3264" و "3265" و "3266" و "3270" و "3271".

الذود: القطيع من الإبل الثلاث إلى التسع، وقيل: إلى العشر، وقيل: إلى خمس عشرة، وقيل: إلى الثلاثين. الوسق: ستون صاعًا.

2294- وأخرجه الطيالسي "2197"، وابو عبيد في "الأموال" ص 518 و 519، وابن ابی شيبة 3/124، وأحمد 3/6 و 45 و 74 و 79، وحميد بن زنجويه "1608"، والدامي 1/384، ومسلم "979" "2" في أول الزكاة، والنسائي 5/36 في الزكاة: باب زكاة الورق، و 40- 41 باب القدر الذي تجب فيه الصدقة، وابن خزيمة "2294" و "2295"، وابن الجارود "340"، والطحاوی 2/34 و 35، والبيهقي 4/12 من طرق عن عمرو بن يحيى بن عمارة، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/244- 245، ومن طريقه الشافعي 1/231 و 232، وعبد الرزاق "7258"، وأحمد 3/60، والبخاري "1459"، والنسائي 5/36، وحميد بن زنجويه "1609" و "1914"، والطحاوي 2/35، وابن خزيمة "2303"، والبيهقي 4/134 عن محمد بن عبد الرحمن بن ابی صعصعة، عن أبيه، عن أبي سعيد. وأخرجه أحمد 3/86، والنسائي 5/36 و 37، وابن ماجه "1793" في الزكاة: باب ما تجب فيه الزكاة، والبيهقي 4/134 من طرق عن محمد بن عبد الرحمن بن أبي صعصعة، به. وله طرق أخرى عن أبي سعيد عند أحمد 3/30 و 59 و 73 و 86 و 97، وابن الجارود "349"، والدرامي 1/384- 385.

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عمران بن موسیٰ قزاز-- حماد ابن زید-- یحییٰ بن سعید-- عمرو بن یحییٰ-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوۃ لازم نہیں ہوتی اور پانچ سے کم اونٹوں میں اور پانچ وسق سے کم (غلے میں) زکوۃ لازم نہیں ہوتی۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ الْخَمْسَةَ الْاَوَاقِ هِيَ مِائَتَىْ دِرْهَمٍ

باب 38: اس بات کی دلیل کہ پانچ اوقیہ' دوسو درہم ہوتے ہیں

2295 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ اَبِىْ حُسَيْنٍ الْمَازِنِيَّ، اَخْبَرَهُ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَالْاَوَاقُ مِائَتَا دِرْهَمٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --احمد بن عبدہ-- یزید بن ہارون-- یحییٰ بن سعید-- عمرو بن یحییٰ بن عمارہ بن ابوحسین المازنی-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

پانچ وسق سے کم (غلے میں) زکوۃ لازم نہیں ہوتی اور پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوۃ لازم نہیں ہوتی۔

(شاید راوی نے یہ بات کہی ہے) پانچ اوقیہ' دوسو درہم کے برابر ہوتے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ مَبْلَغِ الزَّكَاةِ فِى الْوَرِقِ اِذَا بَلَغَ خَمْسَ اَوَاقٍ

باب 39: جب چاندی پانچ اوقیہ ہو جائے' تو اس میں زکوۃ کی مقدار کا تذکرہ

2296 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، وَاَبُوْ مُوْسٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالُوْا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، عَنْ ثُمَامَةَ، حَدَّثَنِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهُ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، هٰذِهِ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِىْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، الَّتِىْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهُ - فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ - وَقَالُوْا فِى الْحَدِيْثِ: وَفِى الرِّقَّةِ رُبْعُ الْعُشْرِ، فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِائَةً، فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا. وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى: فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَالٌ اِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِائَةً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --بندار اور ابوموسیٰ اور محمد بن یحییٰ اور یوسف بن موسیٰ-- محمد بن عبداللہ-- اپنے

والد -- ثمامہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جب خلیفہ مقرر کیا گیا تو انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جو درج ذیل ہے۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ صدقے کی فرضیت کے وہ احکام ہیں جو اللہ کے رسول نے مسلمانوں پر لازم قرار دیے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا''۔

اس کے بعد راویوں نے پوری حدیث نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں۔

''چاندی میں چالیسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔ اگر چاندی صرف ایک سو نوے درہم ہو تو اس پر زکوۃ لازم نہیں ہوتی البتہ اگر اس کا مالک چاہے (تو نفلی طور پر ادائیگی کر سکتا ہے)''۔

ابوموسیٰ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اگر اس شخص کا مال صرف ایک سو نوے درہم ہوں (تو زکوۃ لازم نہیں ہوگی)''۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ الزَّكَاةَ وَاجِبَةٌ

عَلٰى مَا زَادَ عَلَى الْمِائَتَيْنِ مِنَ الْوَرِقِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الزَّكَاةَ غَيْرُ وَاجِبَةٍ عَلٰى مَا زَادَ عَلَى الْمِائَتَيْ دِرْهَمٍ حَتّٰى تَبْلُغَ الزِّيَادَةُ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا

باب 40: اس بات کا بیان کہ زکوۃ اس وقت واجب ہو جاتی ہے جب (چاندی کے درہم) دو سو سے زیادہ ہو جائیں

اور یہ بات اس شخص کے قول کے برخلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے دو سو درہم سے زیادہ درہم ہونے پر زکوۃ اس وقت تک واجب نہیں ہوتی جب تک وہ دو سو چالیس درہم تک نہ پہنچ جائے

2297 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: هَاتُوا رُبُعَ الْعُشُوْرِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ الْمِائَتَيْنِ شَيْءٌ، فَاِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ، فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ، فَمَا زَادَ فَعَلٰى ذٰلِكَ الْحِسَابِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن حجر سعدی -- ایوب بن جابر -- ابواسحاق -- عاصم بن ضمرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ چالیسواں حصہ لے کر آؤ یعنی ہر چالیس میں سے ایک درہم اور دو سو درہم (سے کم میں) کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوتی۔ جب دو سو درہم ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم کی ادائیگی لازم ہوتی ہے اور اس سے زیادہ جو ہوں گے پھر وہ اسی حساب سے ہوں گے''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الزَّكَاةَ غَيْرُ وَاجِبَةٍ عَلَى الْحُلِيِّ "إِذِ اسْمُ الْوَرِقِ فِي لُغَةِ الْعَرَبِ الَّذِينَ خُوطِبْنَا بِلُغَتِهِمْ لَا يَقَعُ عَلَى، الْحُلِيِّ الَّذِي: هُوَ مَتَاعٌ مَلْبُوسٌ

باب 41: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ زیورات پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی ہے

اس کی وجہ یہ ہے کہ عربوں کی وہ زبان جس میں ہمیں خطاب کیا گیا ہے اس میں لفظ "الحلی" کا اطلاق ایسے علم کے مطابق زیور پر نہیں ہوتا جو ایک ایسا سامان ہے جسے پہنا جاتا ہے۔

2298 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِيهِ عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْفِهْرِيُّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح . قَالَ: وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ، وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. يَعْنِي بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ:

متنِ حدیث: لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ. الْحَدِيثَ بِتَمَامِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عیسیٰ بن ابراہیم غافقی -- ابن وہب -- عیاض بن عبداللہ فہری -- ابوزبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ -- (یہاں تحویل سند ہے) -- عبداللہ بن عمر اور یحییٰ بن عبداللہ بن سالم اور مالک بن انس اور سفیان ثوری -- عمرو بن یحییٰ المازنی -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی"۔

اس کے بعد مکمل حدیث ہے۔

2299 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُونُسُ: يَعْنِي

متنِ حدیث: لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا الْحَدِيثُ فِي كِتَابِ ابْنِ وَهْبٍ فِي عَقِبِ خَبَرِ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: فِي خَبَرِ عِيَاضٍ مِثْلَهُ يَعْنِي مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- عیاض بن عبداللہ -- ابوزبیر (کے

حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوۃ لازم نہیں ہوتی اور پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوۃ لازم نہیں ہوتی۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت ابن وہب کی کتاب میں امام مالک کی نقل کردہ اس روایت کے بعد ہے' جو انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن کے والد کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

انہوں نے عیاض کی نقل کردہ روایت کے بارے میں بھی یہ کہا ہے' وہ اس کی مانند ہے یعنی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی مانند ہے۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ صَدَقَةِ الْحُبُوبِ وَالثِّمَارِ

(مجموعہ ابواب)

غلوں اور پھلوں کی زکوٰۃ

بَابُ ذِكْرِ اِسْقَاطِ الصَّدَقَةِ عَمَّا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ

باب 42: پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکوٰۃ کا ساقط ہونا

2300 - قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ اَبِيْ سَعِيْدٍ لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''پانچ وسق سے کم (غلے) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی''۔

بَابُ ذِكْرِ اِيجَابِ الصَّدَقَةِ فِي الْبُرِّ وَالتَّمْرِ اِذَا بَلَغَ الصِّنْفُ الْوَاحِدُ مِنْهُمَا خَمْسَةَ اَوْسُقٍ

باب 43: گندم یا کھجوروں میں زکوٰۃ کا لازم ہونا جب ان میں سے کسی ایک کی مقدار پانچ وسق تک پہنچ جائے

2301 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: لَا تَحِلُّ فِي الْبُرِّ وَالتَّمْرِ زَكَاةٌ، حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ، وَلَا تَحِلُّ فِي الْوَرِقِ زَكَاةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَ اَوَاقٍ، وَلَا تَحِلُّ فِي الْاِبِلِ زَكَاةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَةَ ذَوْدٍ

حدیث **2301**: زرعی پیداوار یعنی اناج اور پھلوں کی پیداوار میں جو ادائیگی لازم ہوتی ہے اسے ''عشر'' کہا جاتا ہے۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ''عشر'' میں ''شرعی نصاب'' شرط نہیں ہے' بلکہ پیداوار تھوڑی ہو یا زیادہ ہو' اس میں عشر کی ادائیگی واجب ہے۔

صاحبین اور جمہور فقہاء کے نزدیک عشر کی ادائیگی لازم ہونے کے لئے ''نصاب'' شرط ہے جو پانچ وسق ہے۔

عشر میں سال گزرنے کا اعتبار نہیں کیا جائے گا' کیونکہ پیداوار کٹائی کے ذریعے مکمل ہو جاتی ہے۔

جس زمین کو قدرتی طور پر سیراب کیا گیا ہو' اس کی پیداوار میں ''عشر'' کی ادائیگی لازم ہوگی اور جس پیداوار میں غیر قدرتی عنصر یا پانی حاصل کرنے کے لئے رقم یا مشقت صرف ہوتی ہو' اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

احناف کے نزدیک پیداوار کا عشر یا اس دسویں حصے کی قیمت ادا کی جا سکتی ہے' لیکن دیگر فقہاء کے نزدیک صرف اصل پیداوار کا دسواں حصہ دینا ہی لازم ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوخطاب زیاد بن یحییٰ -- یزید بن زریع -- روح بن قاسم -- عمرو بن یحییٰ بن عمارہ -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گندم اور کھجور میں زکوٰۃ اس وقت تک حلال (یعنی واجب) نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ وسق تک نہ پہنچ جائے اور چاندی میں زکوٰۃ اس وقت تک حلال (یعنی واجب) نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ اوقیہ تک نہ پہنچ جائے اور اونٹوں میں زکوٰۃ اس وقت تک نہیں حلال (یعنی واجب) ہوتی جب تک وہ پانچ اونٹ نہ ہو جائیں۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّمَا اَوْجَبَ فِي الْبُرِّ الزَّكَاةَ اِذَا بَلَغَ الْبُرُّ خَمْسَةَ اَوْسَاقٍ، وَفِي التَّمْرِ اِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ اَوْسَاقٍ، لَا اِذَا بَلَغَ الْبُرُّ وَالتَّمْرُ خَمْسَةَ اَوْسَاقٍ اِذَا ضُمَّ اَحَدُهُمَا اِلَى الْاٰخَرِ

باب 44: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گندم میں زکوٰۃ اس وقت لازم کی ہے

جب گندم پانچ وسق تک پہنچ جائے اور کھجور میں اس وقت لازم کی ہے جب وہ پانچ وسق تک پہنچ جائے۔ اس سے یہ مراد نہیں جب گندم اور کھجور دونوں پانچ وسق ہو جائیں اور انہیں ایک دوسرے میں ملا دیا جائے (تو ان پر زکوٰۃ لازم ہو جائے گی)

2302 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- نصر بن علی جہضمی اور احمد بن مقدام -- بشر ابن مفضل -- عمارہ بن غزیہ -- یحییٰ بن عمارہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔ پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی''۔

2303 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي صَعْصَعَةَ حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عیسیٰ بن ابراہیم -- ابن وہب -- مالک -- محمد بن عبد الرحمٰن بن ابوصعصعہ -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اور پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

بَابُ اِيجَابِ الصَّدَقَةِ فِي الزَّبِيبِ اِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ، وَفِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْاِسْنَادِ، لَيْسَ هٰذَا الْخَبَرُ مِمَّا سَمِعَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، مِنْ جَابِرٍ عِلْمِي

باب 45: کشمش میں زکوٰۃ کا واجب ہونا جب وہ پانچ وسق تک پہنچ جائے

میرے ذہن میں اس کی سند کے حوالے سے کچھ الجھن ہے، کیونکہ میرے علم کے مطابق یہ وہ روایت نہیں ہے، جو عمرو بن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔

2304 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَيْدِ الْمَوْصِلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ يَعْنِي الطَّائِفِيَّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
متنِ حدیث: لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ زَكَاةٌ فِي كَرْمِهِ، وَلَا زَرْعِهِ اِذَا كَانَ اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بشر بن آدم -- منصور بن زید موصلی -- محمد بن مسلم طائفی -- عمرو بن دینار (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
مسلمان شخص پر اس کے انگوروں اور اس کے کھیت میں اس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی جب تک وہ (پیداوار) پانچ وسق سے کم ہو۔

2305 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، اَيْضًا. حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، اَيْضًا. حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ، ح وَ
اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ،
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ، فَذَكَرُوا جَمِيعًا الْحَدِيثَ نَحْوَ حَدِيثِ مَنْصُوْرِ بْنِ زَيْدٍ. غَيْرَ اَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ: عَنْ جَابِرٍ، وَاَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ لَمْ يَسْمَعْهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ مِنْ جَابِرٍ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- عبدالرزاق -- محمد بن اسحاق اور -- محمد -- الہیثم بن جمیل --

محمد بن مسلم (یہاں تحویلِ سند ہے) محمد -- داؤد بن عمرو بن زہیر -- محمد بن مسلم طائفی (یہاں تحویلِ سند ہے) احمد بن عبداللہ بن عبد الرحیم البرقی -- سعید بن ابومریم -- محمد بن مسلم طائفی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ روایت ہے' جسے عمرو بن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا ہے۔

2306 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ الْحَبِّ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ الْحُلْوِ صَدَقَةٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَعْنِيْ بِالْحُلْوِ التَّمْرَ، وَهٰذَا هُوَ الصَّحِيحُ، لَا رِوَايَةَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيِّ، وَابْنُ جُرَيْجٍ اَحْفَظُ مِنْ عَدَدٍ مِثْلِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- عبدالرزاق -- ابن جریج -- عمرو بن دینار (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

پانچ وسق سے کم غلے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اور پانچ وسق سے کم میٹھی چیز میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہاں میٹھی چیز سے مراد کھجور ہے۔

یہ روایت مستند ہے۔ محمد بن مسلم طائفی سے منقول روایت مستند نہیں ہے' کیونکہ ابن جریج' محمد بن مسلم جیسے کئی افراد سے زیادہ بڑا حافظ ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَبْلَغِ الْوَاجِبِ مِنَ الصَّدَقَةِ فِي الْحُبُوبِ وَالثِّمَارِ، وَالْفَرْقِ بَيْنَ الْوَاجِبِ فِي الصَّدَقَةِ فِيمَا سَقَتْهُ السَّمَاءُ اَوِ الْاَنْهَارُ اَوْ هُمَا، وَبَيْنَ مَا سُقِيَ بِالرِّشَاءِ، وَالدَّوَالِي

باب 46: غلے اور پھلوں میں واجب ہونے والی زکوٰۃ کی مقدار کا تذکرہ

نیز جو چیز آسمانی پانی یا نہر کے ذریعے سیراب ہوتی ہے' یا ان دونوں طریقوں سے سیراب ہوتی ہے اس میں لازم ہونے والی زکوٰۃ اور جس زمین کو رسیوں اور ڈولوں کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہے (اس پر لازم ہونے والی زکوٰۃ) میں فرق ہے۔

2307 - سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، وَهُوَ يَقُوْلُ وَجَدْتُ فِيْ كِتَابِيْ بِخَطِّ يَدَيَّ، وَتَقْيِيدِي، وَسَمَاعِي عَنْ عَمِّي، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرِ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب -- اپنے چچا -- یونس -- ابن شہاب زہری -- سالم

بن عبداللہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جوزمین بارشوں کے ذریعے سیراب ہوتی ہے اس میں دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی اور جسے اونٹوں کے ذریعے (مصنوعی طور پر پانی نکال کر) سیراب کیا جاتا ہے اس میں بیسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی''۔

2308 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَنَّهُ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ اَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشُورُ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ، نِصْفُ الْعُشْرِ.

توضیح مصنف: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُرَّةَ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ الشَّافِعِيُّ: الْعَثَرِيُّ: الْبَعْلُ. قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ الْبَغْدَادِيَّ يَحْكِي، عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ، عَنِ الْاَصْمَعِيِّ قَالَ: الْبَعْلُ: مَا شَرِبَ بِعُرُوقِهِ مِنْ غَيْرِ سَقْيِ الْمَاءِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ-- سعید بن ابومریم-- ابن وہب-- یونس بن یزید-- ابن شہاب زہری-- سالم بن عبداللہ-- اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو چیز بارش اور چشمے کے ذریعے سیراب ہوتی ہے یا جوزمین عشری ہو اس میں (پیداوار کے) دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی اور جسے پانی چھڑک کر (یعنی مصنوعی طریقے سے پانی دے کر) سیراب کیا جائے اس میں بیسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

یہ روایت محمد بن مرہ نے ایک مرتبہ میرے سامنے بیان کرتے ہوئے یہ لفظ بیان کیے:

یونس بن یزید نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں (اس روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''عثری'' سے مراد ''بعل'' یعنی وہ بلند زمین ہے (جو بارش سے سیراب ہوتی) ہے۔

میں نے ابوعثمان بغدادی کو ابوعبید کے حوالے سے اسماعیل کا یہ قول نقل کرتے ہوئے سنا ہے: بعل اس زمین کو کہا جاتا ہے جو پانی دیے بغیر اپنی جڑوں کے ذریعے ہی سیراب ہو جاتی ہے۔

2309 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى بِخَبَرٍ غَرِيبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، وَحَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ عَمْرٌو: وَحَدَّثَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَذْكُرُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: فِيمَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُورُ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ.

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: ''قَالَ لَنَا يُونُسُ مَرَّةً: اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ لَمْ يَقُلْ عِيسَى: وَالْغَيْمُ''

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --یونس بن عبدالاعلیٰ-- ابن وہب-- عمرو بن حارث ہیں-- ابوزبیر (یہاں تحویل سند ہے)-- عیسیٰ بن ابراہیم-- ابن وہب-- ابوزبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی

اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو زمین نہر یا بادل کے ذریعے سیراب ہوتی ہو اس میں دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوتی ہے اور جسے پانی دے کر سیراب کیا جاتا ہے اس میں بیسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوتی ہے''۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یونس نے ایک مرتبہ ہمارے سامنے یہ بات بیان کی ابو زبیر نے انہیں یہ حدیث بیان کی ہے۔

عیسیٰ نامی راوی نے لفظ ''بادل'' استعمال نہیں کیا۔

بَابُ ذِكْرِ مَبْلَغِ الْوَسْقِ اِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، وَلَا خِلَافَ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ فِي مَبْلَغِهِ عَلٰى مَا رُوِيَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ اِلَّا اَنَّ اَبَا الْبُخْتَرِيِّ لَا اَحْسَبُهُ سَمِعَ مِنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

باب **47**: وسق کی مقدار کا تذکرہ

اس شرط پر کہ یہ روایت مستند ہو اور علماء کے درمیان اس کی مقدار کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور اس کی بنیاد وہ روایت ہے جو ذکر کی گئی ہے البتہ میرے خیال میں ابو بختری نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

2310 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ اِدْرِيسَ الْاَوْدِيَّ، يَذْكُرُ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ اِدْرِيسَ الْاَوْدِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، يَرْفَعُهُ قَالَ:

متنِ حدیث: لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسَاقٍ زَكَاةٌ. وَالْوَسْقُ: سِتُّوْنَ مَخْتُوْمًا

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يُرِيدُ الْمَخْتُوْمُ، الصَّاعُ، وَلَا خِلَافَ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ اَنَّ الْوَسْقَ سِتُّوْنَ صَاعًا، وَقَدْ بَيَّنْتُ مَبْلَغَ الصَّاعِ فِيْ كِتَابِ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ فِيْ ذِكْرِ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبداللہ بن سعید اشج -- محمد بن عبید طنافسی -- ادریس الاودی -- محمد بن عبد اللہ بن مبارک مخرمی -- محمد بن عبید -- ادریس الاودی -- عمرو بن مرہ -- ابو بختری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہوتی اور وسق سے مراد ساٹھ مختوم (صاع) ہیں''۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مختوم سے ان کی مراد ''صاع'' ہے' اور علماء کے درمیان اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے' ایک وسق' ساٹھ صاع کا ہوتا ہے' اور میں نے صاع کی مقدار اپنی کتاب ''الایمان والنذور'' میں ذکر کر دی ہے' جو قسم کے کفارے کے بیان میں ذکر کی ہے۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ اِخْرَاجِ الْحُبُوْبِ وَالتُّمُوْرِ الرَّدِيئَةِ فِي الصَّدَقَةِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ) (البقرة: 267)

باب48: زکوٰۃ میں خراب غلہ یا کھجوریں دینے کی ممانعت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور تم ان میں سے خراب چیز کا قصد نہ کرو کہ تم اسے خرچ کردو حالانکہ خود اگر تم اسے لیتے تو چشم پوشی کرتے ہوئے لیتے''۔

2311 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ النَّاسُ يَتَلَاءَ مُوْنَ بِشَرِّ ثِمَارِهِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ) (البقرة: 267) قَالَ: فَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَوْنَيْنِ الْجُعْرُورِ، وَعَنْ لَوْنِ حُبَيْقٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن عیسیٰ--عبداللہ بن مبارک--محمد بن حفصہ--ابن شہاب زہری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

کچھ لوگوں نے اپنی خراب پھل کے بارے میں اتفاق کرلیا (اور اسے زکوٰۃ میں ادا کردیا) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اور تم اس میں سے خراب کا قصد نہ کرو کہ تم اسے خرچ کردو' حالانکہ خود تم اسے اس وقت لیتے جب چشم پوشی کرتے''۔

راوی بیان کرتے ہیں' تو اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کی کھجوروں کو زکوٰۃ میں ادا کرنے (سے منع کردیا) ''جعرور'' اور ''لون حبیق''۔

2312 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ حُمَيْدٍ الْيَحْصِبِيُّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ قَالَ:

متنِ حدیث: حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، فِي هَذِهِ الْآيَةِ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ) (البقرة: 267) قَالَ: هُوَ الْجُعْرُورُ وَلَوْنُ حُبَيْقٍ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُؤْخَذَا فِي الصَّدَقَةِ.

اختلافِ روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَسْنَدَ هَذَا الْخَبَرَ سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ جَمِيعًا رَوَيَاهُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--یونس بن عبدالاعلیٰ--عبداللہ بن وہب--عبدالجلیل بن حمید یحصبی--ابن شہاب نے انہیں حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں: حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ نے اس آیت کے بارے میں مجھے حدیث سنائی ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:
''اور تم اس میں سے خرچ کرنے کے لئے بری چیز کا قصد نہ کرو''۔
وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد ''جعرور'' اور ''لون حبیق'' ہیں۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کر دیا تھا کہ زکوٰۃ میں انہیں وصول کیا جائے۔
(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سفیان بن حسین اور سلیمان بن کثیر دونوں نے اس کی سند بیان کی ہے۔
اور اسے زہری کے حوالے سے حضرت امامہ بن سہل کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کیا ہے۔

2313 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبَّادٌ يَعْنِي اَبَا الْعَوَّامِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:
متنِ حدیث: " اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ هٰذَا السَّخْلِ بِكَبَايِسَ - قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي الشِّيصَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَاءَ بِهٰذَا وَكَانَ لَا يَجِيءُ اَحَدٌ بِشَيْءٍ اِلَّا نُسِبَ اِلَى الَّذِي جَاءَ بِهِ وَنَزَلَتْ: (وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ) (البقرة: 267) قَالَ: وَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجُعْرُورِ، وَلَوْنِ الْحُبَيْقِ اَنْ تُؤْخَذَا فِي الصَّدَقَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: لَوْنَانِ تَمْرٌ مِنْ تَمْرِ الْمَدِينَةِ

❋❋ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- سعید بن سلیمان -- عباد ابوعوام -- سفیان بن حسین -- ابن شہاب زہری -- ابوامامہ بن سہل بن حنیف -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے بارے میں حکم دیا' تو ایک شخص خراب سی کھجوروں کے کچھ گچھے لے کے آ گیا یہاں سفیان نامی راوی نے وضاحت کی ہے۔ لفظ ''سخل'' سے مراد ناکارہ کھجوریں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون لے کے آیا ہے؟ (راوی کہتے ہیں) یہ معمول تھا کہ جو شخص کوئی چیز لے کے آتا تھا' وہ چیز اسی لانے والے کی طرف ہی منسوب کی جاتی تھی' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:
''اور تم اس میں سے ناکارہ کھجوروں کو خرچ کرنے کا قصد نہ کرو''۔
راوی بیان کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ میں جعرور اور لون حبیق وصول کرنے سے منع کر دیا۔
زہری کہتے ہیں: یہ مدینہ منورہ کی کھجوروں کی دو قسمیں ہیں۔

2314 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ:
متنِ حدیث: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ حَتّٰى جِئْنَا وَادِي الْقُرٰى، فَاِذَا امْرَاَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ: اخْرُصُوا فَخَرَصَ الْقَوْمُ، وَخَرَصَ رَسُولُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَرْاَةِ: اَحْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا حَتّٰى اَرْجِعَ اِلَيْكِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى تَبُوْكَ، ثُمَّ اَقْبَلَ وَاَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتّٰى جِئْنَا وَادِي الْقُرٰى، فَقَالَ لِلْمَرْاَةِ: كَمْ جَاءَ حَدِيقَتُكِ؟ قَالَ: عَشَرَةُ اَوْسُقٍ خَرْصُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن یحییٰ--عفان بن مسلم--وہیب--عمرو بن یحییٰ--عباس بن سہل بن سعد ساعدی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ غزوۂ تبوک کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب ہم وادی قریٰ میں پہنچے تو وہاں ایک عورت اپنے باغ میں کام کر رہی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: اس (عورت کے باغ کی پیداوار) کا اندازہ لگاؤ۔ حاضرین نے اندازہ لگایا' وہ دس وسق ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے فرمایا: تم اس کی پیداوار کو شمار کر لینا اگر اللہ نے چاہا تو ہم تمہارے پاس واپس آئیں گے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ واپس تشریف لائے' تو آپ کے ہمراہ ہم بھی آئے۔ وادی قریٰ میں پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے باغ کی پیداوار کتنی ہوئی ہے؟ اس نے جواب دیا: دس وسق' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اندازے کے مطابق تھی۔

بَابُ وَقْتِ بِعْثَةِ الْاِمَامِ الْخَارِصَ يَخْرُصُ الثِّمَارَ

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الثِّمَارَ تُخْرَصُ كَيْ تُحْصَى الزَّكَاةُ عَلٰى مَالِكِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ اَنْ تُؤْكَلَ الثَّمَرَةُ وَتُفَرَّقَ، وَيُخَيِّرُ الْخَارِصُ صَاحِبَ الثَّمَرَةِ بَيْنَ اَنْ يَّاْخُذَ جَمِيْعَ الثَّمَرَةِ وَيَضْمَنَ الْعُشْرَ اَوْ نِصْفَ الْعُشْرِ لِلصَّدَقَةِ، وَبَيْنَ اَنْ يَّدْفَعَ جَمِيْعَ الثَّمَرِ اِلَى الْخَارِصِ، وَيَضْمَنَ لَهُ الْخَارِصُ تِسْعَةَ اَعْشَارِ الثَّمَرَةِ، اَوْ تِسْعَةَ عَشَرَ سَهْمًا مِنْ عِشْرِيْنَ سَهْمًا اِذَا يَبِسَتْ، اِنْ كَانَتِ الثِّمَارُ مِمَّا سُقِيَتْ بِالرِّشَاءِ وَالدَّوَالِي، اِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَاِنِّي اَخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ ابْنُ جُرَيْجٍ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنِ ابْنِ شِهَابٍ

باب 49: حکمران کا اندازہ لگانے والے کو' پھلوں کا اندازہ لگانے کے لئے بھیجنے کا وقت

اور اس بات کی دلیل کہ پھلوں کا اندازہ لگایا جائے گا تاکہ پھل کے کھائے جانے اور متفرق ہونے سے پہلے پھل کے مالک کے لئے زکوٰۃ کی گنتی کا اندازہ لگا لیا جائے اور اندازہ لگانے والا شخص پھل کے مالک کو اس بات کا اختیار دے گا کہ اگر وہ چاہے' تو پھل خود حاصل کر لے اور اس کا دسواں حصہ یا بیسواں حصہ زکوٰۃ کے طور پر ادا کر دے یا پھر یہ ہے' وہ تمام پھل اندازہ لگانے والے کے سپرد کر دے اور اندازہ لگانے والا اس کے دس میں سے نو حصے یا بیس میں سے انیس حصے کا ضامن بن جائے اور اس وقت ادا کرے جب وہ پھل خشک ہو جائے۔

یہ اس صورت میں ہوگا کہ جب پھل ایسا ہو جسے رسی اور ڈول کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہو لیکن اس کے لئے یہ بات شرط ہے یہ روایت مستند ہو۔

لیکن مجھے یہ اندیشہ ہے ابن جریج نے یہ روایت ابن شہاب سے نہیں سنی ہے۔

2315 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّهَا قَالَتْ وَهِيَ تَذْكُرُ شَاْنَ خَيْبَرَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَبْعَثُ ابْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِيْنَ يَطِيبُ اَوَّلُ الثَّمَرِ قَبْلَ اَنْ تُؤْكَلَ، ثُمَّ يُخَيِّرُ الْيَهُودَ بِاَنْ يَّاْخُذُوهَا بِذٰلِكَ الْخَرْصِ اَمْ يَدْفَعُهُ الْيَهُودُ بِذٰلِكَ، وَاِنَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْخَرْصِ لِكَيْ تُحْصَى الزَّكَاةُ قَبْلَ اَنْ تُؤْكَلَ الثَّمَرَةُ وَتُفَرَّقَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ--عبدالرزاق--ابن جریج--ابن شہاب زہری--عروہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خیبر کے معاملے کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ کو وہاں بھجوادیا کرتے تھے' جب پھل اتارنے کا موقع آتا تھا' تو وہ پھلوں کا اندازہ لگالیتے تھے۔ اس سے پہلے کہ اس پھل کو کھالیا جائے پھر وہ یہودیوں کو اختیار دیتے تھے کہ وہ چاہیں' تو اس اندازے کے مطابق وصولی کرلیں' یا پھر وہ اس کے مطابق یہودیوں کے سپرد کر دیتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ لگانے کا حکم اس لیے دیا تھا تا کہ پھل کے کھائے جانے اور اس کے متفرق ہونے سے پہلے ہی اس کی زکوٰۃ کو شمار کرلیا جائے۔

بَابُ السُّنَّةِ فِيْ خَرْصِ الْعِنَبِ لِتُؤْخَذَ زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤْخَذُ زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا

باب 50: انگور کا اندازہ لگانے کے بارے میں سنت یہ ہے' اس کی زکوٰۃ اس وقت وصول کی جائے گی جب وہ خشک ہو جائے' اور کھجور کی زکوٰۃ اس وقت وصول کی جاتی ہے' جب وہ پک کر تیار ہو جائے

2316 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ التَّمَّارِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ زَكَاةِ الْكَرْمِ: تُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ، ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ربیع بن سلیمان--شافعی--عبداللہ بن نافع--محمد بن صالح التمار--ابن

شہاب زہری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ -- عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کی زکوٰۃ کے بارے میں یہ حکم دیا ہے اس کا اندازہ لگایا جائے گا' جس طرح کھجور کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ انگور کی زکوٰۃ تیار انگور کے طور پر ادا کی جائے گی۔ جس طرح کھجور کی زکوٰۃ تیار کھجور کے طور پر ادا کی جاتی ہے۔

2317 - قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ،
متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ عَتَّابَ بْنَ اُسَيْدٍ اَنْ يَّخْرُصَ الْعِنَبَ كَمَا يَخْرُصُ النَّخْلَ، ثُمَّ تُؤَدّٰى زَكَاتُهُ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدّٰى تَمْرًا قَالَ: فَتِلْكَ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي النَّخْلِ وَالْعِنَبِ. حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ.
قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَسْنَدَ هٰذَا الْخَبَرَ جَمَاعَةٌ مِمَّنْ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ -

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) عبدالرحمٰن بن اسحاق -- زہری -- سعید بن مسیّب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ انگوروں کا اندازہ لگائیں بالکل اسی طرح جس طرح وہ کھجوروں کا اندازہ لگایا کرتے تھے' پھر انگوروں کی زکوٰۃ پک کر تیار ہونے کی شکل میں ادا کی جائے گی' جس طرح کھجور کی زکوٰۃ بھی اس طرح ادا کی جاتی ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) کھجور اور انگور کے بارے میں یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

یہ روایت ابوخطاب زیاد بن یحییٰ نے یزید بن زریع کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن اسحاق کے حوالے سے نقل کی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی سند بیان کی جوان لوگوں میں سے ہیں' جنہوں نے اس روایت کو عبدالرحمٰن بن اسحاق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2318 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ اِسْحَاقَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، عَنْ

2317– واخرجه الشافعي 2/243، ومن طريقه ابن خريمة "2316"، والبيهقي 4/121، والدارقطني 2/133 عن عبد الله بن نافع، بهذا الإسناد. واخرجه ابو داوٗد "1604" في الزكاة: باب في خرص العنب، والترمذي في الزكاة: باب ما جاء في الخرص، وابن ماجه "1819" في الزكاة: باب في خرص النخل، والعنب، والبيهقي 4/121 و 121–122، والطحاوي 2/390 من طرق عن عبد الله بن نافع، به. واخرجه ابن ابي شيبة 3/195، وأبو داوٗد "1603"، والنسائي 5/109 في الزكاة: باب شراء الصدقة، وابن الجارود "351"، والحاكم 3/595، والبيهقي 4/22، والدارقطني 2/133 وأخرجه مالك في "الموطا" 2/703، ومن طريقه حميد بن زنجويه في "الأموال" "1981" عن ابن شهاب، عن سعيد بن المسيب، مرسلًا. وفي الباب ما يشهد له عن عائشة عند أبي داوٗد "1606"، وأحمد 6/163، وأبي عبيد في "الأموال" ص 582– 583، والبيهقي 4/123، ورجاله ثقات، لكنه منقطع. وعن جابر عند أحمد 3/296 و 3/6، وابن ابي شيبة 3/194، والطحاوي 2/38، والبيهقي 4/123، وإسناده صحيح، ففي رواية أحمد التصريح بسماع أبي الزبير من جابر. وعن ابن عمر عند أحمد 2/24، والطحاوي 2/38، وسنده حسن. فالحديث صحيح.

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ، بِهٰذَا الْخَبَرِ

اختلافِ روایت: دُوْنَ قَوْلِهٖ، فَتِلْكَ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي النَّخْلِ وَالْعِنَبِ.

توضیحِ راوی: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: عَبَّادٌ هُوَ لَقَبُهٗ وَاسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ--عبداللہ بن زبیر حمیدی--عبداللہ بن رجاء--عباد بن اسحاق (یہاں تحویلِ سند ہے) محمد--عبدالعزیز بن سری--بشر بن منصور--عبدالرحمٰن بن اسحاق--ابن شہاب زہری--سعید بن میسب--حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔

''یہ اللہ کے رسول کی کھجوروں اور انگوروں کے بارے میں سنت ہے''۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عباد اس راوی کا لقب ہے اس کا نام عبدالرحمٰن ہے۔

بَابُ السُّنَّةِ فِيْ قَدْرِ مَا يُؤْمَرُ الْخَارِصُ بِتَرْكِهٖ مِنَ الثِّمَارِ

فَلَا يَخْرُصُهٗ عَلٰى صَاحِبِ الْمَالِ لِيَكُوْنَ قَدْرَ مَا يَاْكُلُهٗ رُطَبًا وَّيُطْعِمُهٗ قَبْلَ يَبْسِ التَّمْرِ، غَيْرَ دَاخِلٍ فِيْمَا يَخْرُجُ مِنْهُ الْعُشْرُ اَوْ نِصْفُ الْعُشْرِ

باب 51: اس مقدار کے بارے میں سنت کا بیان

جس کے بارے میں اندازہ لگانے والے کو حکم دیا گیا ہے وہ پھلوں میں سے اسے چھوڑ دے گا اور مال کے مالک کے خلاف اس کو اندازے میں شامل نہیں کرے گا تا کہ کھجور کے خشک ہونے سے پہلے مالک اس میں سے تازہ کھجور کھا بھی سکے اور کسی کو کھلا بھی سکے اور یہ مقدار اس پیداوار کے بیسویں یا دسویں حصے میں شامل نہیں ہوگی۔

2319 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، وَمُحَمَّدٌ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ خُبَيْبَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَسْعُوْدِ بْنِ دِيْنَارٍ،

متنِ حدیث: عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ: اَتَانَا وَنَحْنُ فِي السُّوْقِ، فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا خَرَصْتُمْ، فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَّمْ تَاْخُذُوْا اَوْ تَدَعُوا الثُّلُثَ شَكَّ شُعْبَةُ فِي الثُّلُثِ فَدَعُوا الرُّبُعَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار--یحییٰ اور محمد--شعبہ--خبیب بن عبدالرحمٰن--عبدالرحمٰن بن مسعود بن دینار کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

وہ بیان کرتے ہیں: حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت بازار میں موجود تھے انہوں نے یہ

2319- وأخرجه ابن أبي شيبة 3/195، وأحمد 3/448 و4/2- 3و3، وأبو داؤد "1605" في الزكاة: باب في الخرص، والنسائي 5/42 في الزكاة: باب كم يترك الخارص، والترمذي "643" في الزكاة: باب ما جاء في الخرص، والطحاوي 2/39، وابن خزيمة "2319" و "2320" وابن الجارود "352" والحاكم 1/402، والبيهقي 4/23 من طرف عن شعبة، بهذا الإسناد.

اَدْرَاعَهُ وَاَعْتُدَهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: "قَالَ فِيْ خَبَرِ وَرْقَاءَ: "وَاَمَّا الْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيَّ، وَمِثْلُهَا مَعَهَا. وَقَالَ فِيْ خَبَرِ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ: "اَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهِيَ لَهُ وَمِثْلُهَا مَعَهَا. وَقَالَ فِيْ خَبَرِ شُعَيْبِ بْنِ اَبِيْ حَمْزَةَ: اَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَّمِثْلُهَا مَعَهَا. فَخَبَرُ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ: فَهِيَ لَهُ وَمِثْلُهَا مَعَهَا يُشْبِهُ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ مَا قَالَ وَرْقَاءُ اَيْ فَهِيَ لَهُ عَلَيَّ. فَاَمَّا اللَّفْظَةُ الَّتِيْ ذَكَرَهَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ، فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَيُشْبِهُ اَنْ يَّكُوْنَ مَعْنَاهَا فَهِيَ لَهُ عَلَيَّ. مَا بَيَّنْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِّنْ كُتُبِنَا اَنَّ الْعَرَبَ تَقُوْلُ: عَلَيْهِ يَعْنِيْ لَهُ، وَلَهُ يَعْنِيْ عَلَيْهِ، كَقَوْلِهِ جَلَّ وَعَلَا (اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ) (الرعد: 25) فَمَعْنَى لَهُمُ اللَّعْنَةُ اَيْ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ، وَمُحَالٌ اَنْ يَّتْرُكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ صَدَقَةً قَدْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهِ، وَبَعْدَهُ تَرَكَ صَدَقَةً اُخْرٰى اِذَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ، وَالْعَبَّاسُ مِنْ صَلِيْبَةِ بَنِيْ هَاشِمٍ مِمَّنْ حُرِّمَ عَلَيْهِ صَدَقَةُ غَيْرِهِ اَيْضًا فَكَيْفَ صَدَقَةُ نَفْسِهِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ اَخْبَرَ اَنَّ الْمُمْتَنِعَ مِنْ اَدَاءِ صَدَقَتِهِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ يُعَذَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ يَوْمٍ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ بِاَلْوَانِ عَذَابٍ قَدْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ مَوْضِعِهَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ، فَكَيْفَ يَكُوْنُ اَنْ يَّتَاَوَّلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتْرُكَ لِعَمِّهِ صِنْوِ اَبِيْهِ صَدَقَةً قَدْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ لِاَهْلِ سُهْمَانِ الصَّدَقَةِ اَوْ يُبِيْحُ لَهُ تَرْكَ اَدَائِهَا وَاِيْصَالِهَا اِلٰى مُسْتَحِقِّيْهَا هٰذَا مَا لَا يَتَوَهَّمُهُ عِنْدِيْ عَالِمٌ، وَالصَّحِيْحُ فِيْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ قَوْلُهُ: فَهِيَ لَهُ، وَقَوْلُهُ فَهِيَ عَلَيَّ، وَمِثْلُهَا مَعَهَا اَيْ اِنِّيْ قَدِ اسْتَعْجَلْتُ مِنْهُ صَدَقَةَ عَامَيْنِ، فَهٰذِهِ الصَّدَقَةُ الَّتِيْ اُمِرْتُ بِقَبْضِهَا مِنَ النَّاسِ هِيَ لِلْعَبَّاسِ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا اَيْ صَدَقَةٌ ثَانِيَةٌ عَلٰى مَا رَوَى الْحَجَّاجُ بْنُ دِيْنَارٍ، وَاِنْ كَانَ فِي الْقَلْبِ مِنْهُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَعْجِيْلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ"

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- حسن بن محمد بن صباح -- شبابہ -- ورقاء -- ابوزناد -- اعرج (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(یہاں تحویل سند ہے) محمد بن یحییٰ -- علی بن عیاش حمصی -- شعیب بن ابوحمزہ -- ابوزناد -- اعرج (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا۔ عرض کی گئی: ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن جمیل کی خرابی یہی ہے' وہ غریب تھا اللہ تعالیٰ نے اسے خوشحال کر دیا ہے جہاں تک خالد بن ولید کا تعلق ہے' تو تم نے خالد کے ساتھ زیادتی کی ہے' کیونکہ اس نے پہلے

ہی اپنی زر ہیں اور اپنے غلام اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیے ہیں۔

جہاں تک عباس بن عبدالمطلب کا تعلق ہے' جو اللہ کے رسول کے چچا ہیں۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) ابن ورقا نامی راوی کے یہ الفاظ ہیں۔

جہاں تک اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے' تو یہ ادائیگی میرے ذمے ہے' اور اس کے ہمراہ اتنی ہی ادائیگی مزید لازم ہے۔

موسیٰ بن عقبہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں

''جہاں تک عباس بن عبدالمطلب کا تعلق ہے' تو یہ انہیں مل جائے گا' اور اس کی مانند اتنا ہی اور ملے گا''۔

شعیب بن حمزہ کی روایت میں یہ الفاظ: ''جہاں تک عباس بن عبدالمطلب کا تعلق ہے' جو اللہ کے رسول کے چچا ہیں' تو یہ ادائیگی ان پر لازم ہوگی اور اس قسم کی اتنی ہی مزید ادائیگی لازم ہوگی''۔

تو موسیٰ بن عقبہ کی روایت میں: ''یہ ان کا ہوگا اور اس کی مانند انہیں مزید ملے گا''۔

اس میں اس بات کا امکان موجود ہے' ورقا نامی راوی کی روایت کردہ الفاظ سے مراد یہ ہو کہ

''ان پر جو ادائیگی لازم ہے وہ میں اپنے ذمے لیتا ہوں''۔

جہاں تک ان الفاظ کا تعلق ہے جنہیں شعیب بن ابوحمزہ نے ذکر کیا ہے' یہ ان پر صدقے کے طور پر لازم ہوں گے تو اس بات کا امکان موجود ہے' اس کا مطلب یہ ہے' یہ انہیں مل جائے گا۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میں نے اپنی کتابوں میں دوسری جگہوں پر یہ بات ذکر کی ہے' عرب لفظ علیہ استعمال کرتے ہیں اور اس سے مراد ''لہ'' لیتے ہیں اور لفظ ''لہ'' بول کر اس سے مراد ''علیہ'' لیتے ہیں۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ان لوگوں کے لئے لعنت ہے' اور برا ٹھکانہ ہے''۔

اس کا مطلب یہ ہے' ان لوگوں کے لئے لعنت ہے یعنی ان پر لعنت ہے' اور یہ بات ناممکن ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس بن عبدالمطلب کی زکوٰۃ کو چھوڑ دیں جو ان کے مال میں ان پر لازم ہو چکی ہے' اور اس کے بعد جو دوسرا صدقہ ان پر لازم ہوا تھا اسے بھی ترک کر دیں حالانکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ' بنو ہاشم کے ان افراد میں سے ہیں' جن پر کسی دوسرے شخص سے زکوٰۃ لینا بھی حرام ہے' تو وہ اپنی زکوٰۃ کیسے استعمال کر سکتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات بھی بتا چکے ہیں' جو شخص تنگی یا آسانی کسی حالت میں زکوٰۃ کی ادائیگی نہیں کرتا تو قیامت کے دن اسے عذاب دیا جائے گا' جو ایسا دن ہے' جو پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا اور اسے مختلف طرح کا عذاب دیا جائے گا' اور ان روایات کا تذکرہ ہم اس کتاب میں مختلف مقامات پر کر چکے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ تاویل کیسے کی جا سکتی ہے' آپ اپنے چچا' جو آپ کے والد کی جگہ ہیں' ان کی زکوٰۃ کو چھوڑ دیں گے۔

جوان پر لازم ہو چکی ہے اور جو صدقہ کے مستحقین کا حق ہے یا نبی اکرم ﷺ ان کے لیے زکوٰۃ ادا نہ کرنے کو مباح قرار دیدیں گے اور زکوٰۃ کو اس کے مستحق تک نہ پہنچانے کو مباح قرار دیدیں گے۔ کوئی بھی عالم شخص میرے خیال میں یہ نہیں کر سکتا۔

اس روایت میں مستند الفاظ یہ ہیں۔

''یہ اس کی ہوگی''

اور نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ کہ ''یہ ادائیگی مجھ پر لازم ہوگی اور اس کے ہمراہ اتنی ہی اور ہوگی'' یعنی میں نے ان سے پہلے ہی دو سال کی زکوٰۃ اکٹھی وصول کر لی تھی۔

اور یہ زکوٰۃ جس کے بارے میں' میں نے لوگوں سے وصول کرنے کا حکم دیا ہے یہ حضرت عباس پر لازم ہوتی تھی جس کی ادائیگی میرے ذمے ہے' اور اس کے ہمراہ مزید اتنی ادائیگی بھی میرے ذمے ہے یعنی دوسری زکوٰۃ کی ادائیگی بھی میرے ذمے ہے۔

جیسا کہ حجاج بن دینار نامی راوی نے یہ بات ذکر کی ہے اگرچہ میرے ذہن میں اس کے حوالے سے کچھ الجھن ہے۔ حکم نامی راوی نے حجیہ بن عدی کے حوالے سے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے فرض ہونے سے پہلے ہی اسے ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس کی اجازت دیدی۔

2331 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمِصْرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا الْاَسَدِيُّ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ،

اختلافِ روایت: غَيْرَ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، لَمْ يَقُلْ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ

2331 - ہمیں یہ حدیث بیان کی محمد بن یحییٰ اور علی بن عبدالرحمٰن بن مغیرہ مصری --- سعید بن منصور --- اسماعیل بن زکریا اسدی --- حجاج بن دینار (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

تاہم علی بن عبدالرحمٰن نامی راوی نے یہ الفاظ استعمال نہیں کیے۔

''اس کے لازم ہونے سے پہلے ہی''۔

بَابُ احْتِسَابِ مَا قَدْ حَبَسَ الْمُؤْمِنُ السِّلَاحَ وَالْعَبْدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مِنَ الصَّدَقَةِ اِذَا وَجَبَتْ فَهٰذِهِ الْمَسْاَلَةُ اَيْضًا مِنْ بَابِ تَقْدِيمِ الصَّدَقَةِ قَبْلَ وُجُوبِهَا

قَالَ اَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ اَبِي هُرَيْرَةَ: فَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا، قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهُ وَاَعْبُدَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَازَ لِخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ اَنْ يَحْتَسِبَ مَا قَدْ حَبَسَ مِنَ الْاَدْرَاعِ وَالْاَعْبُدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، مِنَ الصَّدَقَةِ الَّتِي اَمَرَ بِقَبْضِهَا

باب 59: بندہ مومن نے اپنی زکوٰۃ میں سے جو ہتھیار اور غلام اللہ کی راہ کے لئے وقف کر دیے ہوں انہیں بھی شمار کیا جا سکتا ہے' جب زکوٰۃ لازم ہو جائے اور یہ مسئلہ بھی زکوٰۃ واجب ہونے سے پہلے ادا کرنے کی قبیل سے تعلق رکھتا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

جہاں تک خالد کا تعلق ہے' تو تم لوگوں نے خالد کے ساتھ زیادتی کی ہے' کیونکہ اس نے اپنی زر ہیں اور اپنے غلام اللہ تعالیٰ کی راہ میں روک رکھے ہیں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اجازت دی ہے کہ انہوں نے اللہ کی راہ میں جو زر ہیں اور غلام روک رکھے ہیں ان کو اس زکوٰۃ میں قبضہ میں کریں جس کے بارے میں ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے۔

بَابُ اسْتِسْلَافِ الْإِمَامِ الْمَالَ لِاَهْلِ سُهْمَانِ الصَّدَقَةِ وَرَدِّهِ ذٰلِكَ مِنَ الصَّدَقَةِ اِذَا قُبِضَتْ بَعْدَ الِاسْتِسْلَافِ

باب 60: امام کا زکوٰۃ کے مستحقین کے لئے کچھ مال قرض کے طور پر لینا اور جب قرض لینے کے بعد زکوٰۃ قبضہ میں آ جائے' تو زکوٰۃ میں سے اسے واپس کرنا

2332 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْاَزْهَرِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ الْجَارُودِ بْنِ مِرْدَاسِ بْنِ هُرْمُزَانَ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا، فَقَالَ: اِذَا جَاءَتِ الصَّدَقَةُ قَضَيْنَا، فَلَمَّا جَاءَتِ الصَّدَقَةُ قَالَ لِاَبِيْ رَافِعٍ: اَعْطِ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَرَ اِلَّا رُبَاعًا اَوْ صَاعِدًا، فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَعْطِهِ فَاِنَّ خَيْرَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن ازہر بن عبد ربہ بن جارود بن مرداس بن ہرمزان مولیٰ عمر بن خطاب--مسلمہ بن خالد-- زید بن اسلم-- عطاء بن یسار (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ایک جوان اونٹ ادھار لیا' آپ نے ارشاد فرمایا: جب زکوٰۃ کے اونٹ آئیں گے تو ہم تمہیں ادائیگی کر دیں گے جب زکوٰۃ کے اونٹ آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے کہا: اس شخص کو اس کا جوان اونٹ دیدو۔

(راوی کہتے ہیں:) جب میں نے جائزہ لیا تو مجھے ایک اس سے زیادہ بہتر اونٹ ملا میں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: وہی اسے دیدو کیونکہ لوگوں میں بہتر وہ لوگ ہیں جو اچھی طرح سے قرض ادا کریں۔

20

جُمَّاعُ اَبْوَابِ ذِكْرِ السِّعَايَةِ عَلَى الصَّدَقَةِ

مجموعہ ابواب

زکوٰۃ وصول کرنے کی ملازمت کا تذکرہ

بَابُ ذِكْرِ التَّغْلِيظِ عَلَى السِّعَايَةِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

باب 61: زکوٰۃ کی وصولی کا اہلکار مقرر ہونے کی شدید مذمت' جو ایک مجمل روایت کے ذریعے ثابت ہے' جس میں وضاحت نہیں ہے

2333 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متنِ حدیث: لَا يَدْخُلُ صَاحِبُ مَكْسٍ الْجَنَّةَ.

توضیحِ روایت: قَالَ يَزِيدُ: يَعْنِي الْعَشَّارَ . لَمْ يَنْسِبْ عَلِيٌّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شِمَاسَةَ، وَلَمْ يَقُلِ الْجُهَنِيَّ

2333- (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن منذر -- ابن فضیل -- محمد بن اسحاق (یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن یحییٰ ازدی -- یزید بن ہارون -- محمد بن اسحاق -- یزید بن ابوحبیب -- عبدالرحمٰن بن شماسہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ٹیکس لینے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔

یزید نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد عشار (یعنی ٹیکس لینے والا شخص) ہے۔

علی نامی راوی نے عبدالرحمٰن بن شماسہ نامی راوی کا اسم منسوب بیان نہیں کیا اور انہوں نے لفظ ''جہنی'' استعمال نہیں کیا۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ التَّغْلِيظَ فِي الْعَمَلِ عَلَى السِّعَايَةِ الْمَذْكُورَ فِي خَبَرِ عُقْبَةَ هُوَ فِي السَّاعِي إِذَا لَمْ يَعْدِلْ فِي عَمَلِهِ وَجَارَ وَظَلَمَ، وَفَضْلِ السِّعَايَةِ عَلَى الصَّدَقَةِ إِذَا عَدَلَ السَّاعِي فِيمَا يَتَوَلَّى مِنْهَا وَتَشْبِيهِهِ بِالْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ

باب 62: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ عقبہ سے حوالے سے منقول روایت میں زکوٰۃ کی وصولی کے کام کی جو شدید مذمت بیان کی گئی ہے اس سے مراد وہ اہلکار ہے' جو اپنے کام میں انصاف سے کام نہیں لیتا بلکہ ظلم اور زیادتی کرتا ہے' اور

جب کوئی اہلکار انصاف سے کام لے اس کام کے بارے میں جس کا اسے نگران مقرر کیا گیا ہے تو پھر زکوٰۃ کی وصولی کا کام کرنا فضیلت رکھتا ہے اور ایسے شخص کو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

2334 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- احمد بن خالد وہبی -- محمد بن اسحاق -- عاصم بن عمر بن قتادہ -- محمود بن لبید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حق کے ساتھ زکوٰۃ کی وصولی کا کام کرنے والا شخص اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لینے والے کی مانند ہے جب تک وہ اپنے گھر واپس نہیں آ جاتا۔

بَابٌ فِي التَّغْلِيْظِ فِي الْاِعْتِدَاءِ فِي الصَّدَقَةِ وَتَمْثِيْلِ الْمُعْتَدِيْ فِيْهَا بِمَانِعِهَا

باب 63: زکوٰۃ وصول کرتے ہوئے زیادتی کرنے کی شدید مذمت اور اس بارے میں زیادتی کرنے والے کو زکوٰۃ نہ دینے والے کی مانند قرار دینا

2335 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَارِثِ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ الْكِنْدِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَ لَهٗ، وَالْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عیسیٰ بن ابراہیم غافقی -- ابن وہب -- عمر بن حارث اور لیث بن سعد -- یزید بن ابوحبیب -- سنان بن سعد کندی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اس شخص کا ایمان نہیں ہوتا جس کی امان نہیں ہوتی اور زکوٰۃ میں زیادتی کرنے والا زکوٰۃ نہ دینے والے کی مانند ہے۔

2336 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبَانَ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ جَمِيْعًا قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الْجَزَرِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ الْبَكْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، حَدَّثَتْنَا اُمُّ سَلَمَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَوْمٌ فِيْ بَيْتِهَا وَعِنْدَهٗ رِجَالٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ

يَتَحَدَّثُونَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَقَةُ كَذَا وَكَذَا مِنَ التَّمْرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَا وَكَذَا قَالَ الرَّجُلُ: فَاِنَّ فُلَانًا تَعَدَّى عَلَيَّ فَاَخَذَ مِنِّي كَذَا وَكَذَا، فَازْدَادَ صَاعًا، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكَيْفَ اِذَا سَعَى عَلَيْكُمْ مَنْ يَتَعَدَّى عَلَيْكُمْ اَشَدَّ مِنْ هٰذَا التَّعَدِّي؟، فَخَاضَ النَّاسُ وَبَهَرَهُمُ الْحَدِيْثُ حَتّٰى قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ رَجُلًا غَائِبًا عِنْدَ اِبِلِهِ وَمَاشِيَتِهِ وَزَرْعِهِ، فَاَدّٰى زَكَاةَ مَالِهِ فَتَعَدّٰى عَلَيْهِ الْحَقَّ فَكَيْفَ يَصْنَعُ؟ وَهُوَ عَنْكَ غَائِبٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ اَدّٰى زَكَاةَ مَالِهِ طَيِّبَ النَّفْسِ بِهَا يُرِيْدُ وَجْهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَمْ يُغَيِّبْ شَيْئًا مِنْ مَالِهِ، وَاَقَامَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ اَدَّى الزَّكَاةَ فَتَعَدّٰى عَلَيْهِ الْحَقَّ، فَاَخَذَ سِلَاحَهُ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- زکریا بن یحییٰ بن ابان مصری -- عمرو بن خالد اور علی بن معبد -- عبیداللہ بن عمرو جزری -- زید بن ابوانیسہ -- قاسم بن عوف بکری -- علی بن حسین کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیدہ اُم سلمہ بیان کرتی ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ' سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف فرما تھے۔ آپ کے پاس آپ کے کچھ اصحاب بھی بیٹھے ہوئے بات چیت کر رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کھجور کی زکوٰۃ اتنی اور اتنی ہوتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اتنی اور اتنی ہوتی ہے۔

اس شخص نے عرض کی: فلاں شخص نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے اس نے تو مجھ سے اتنی اور اتنی وصول کی ہے۔

اس شخص نے ایک صاع زیادہ لے لیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اس وقت کیا عالم ہوگا' جب تم سے زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص اس سے زیادہ زیادتی کیا کرے گا' تو لوگ پریشان ہو گئے اور اس بارے میں چہ میگوئیاں کرنے لگے یہاں تک کہ ان میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص جو اپنے اونٹوں اور جانوروں اور کھیتوں کے پاس موجود نہیں ہے وہ اپنے مال کی زکوٰۃ بھی ادا کرتا ہے' اور اس کے ساتھ زیادتی کی جاتی ہے' تو پھر وہ کیا کرے جبکہ وہ وہاں موجود بھی نہیں ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی رضامندی کے ساتھ اپنے مال کی زکوٰۃ دے گا' اور اس کام کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کے اجر و ثواب کا طلبگار ہوگا' وہ اپنے مال میں سے کوئی بھی چیز چھپائے گا نہیں' وہ نماز قائم کرے گا' پھر زکوٰۃ ادا کرے گا پھر اس کے خلاف زیادتی ہو' تو وہ اپنا ہتھیار اٹھا کر لڑائی کرتے ہوئے مارا جائے' تو وہ شہید ہوگا۔

بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ غُلُوْلِ السَّاعِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ

باب 64: زکوٰۃ وصول کرنے والے کے زکوٰۃ میں خیانت کرنے کی شدید مذمت

2337 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ اَبِيْ رَافِعٍ، اَخْبَرَهُ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، فَيَتَحَدَّثُ عِنْدَهُمْ حَتَّى يَتَحَدَّثَ لِلْمَغْرِبِ قَالَ أَبُوْ رَافِعٍ: فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا إِلَى الْمَغْرِبِ مَرَرْنَا بِالْبَقِيعِ، فَقَالَ: أُفٍّ لَكَ أُفٍّ لَكَ، فَكَبُرَ ذٰلِكَ فِي ذَرْعِي، فَاسْتَأْخَرْتُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُنِي، فَقَالَ: مَا لَكَ؟ امْشِ. فَقُلْتُ: أَحْدَثْتَ حَدَثًا قَالَ: وَمَا لَكَ؟ قُلْتُ: أَفَّفْتَ لِي قَالَ: لَا وَلٰكِنَّ هٰذَا فُلَانٌ بَعَثْتُهُ سَاعِيًا عَلَى بَنِي فُلَانٍ فَغَلَّ نَمِرَةً، فَدُرِّعَ عَلَى مِثْلِهَا مِنَ النَّارِ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: الْغُلُوْلُ الَّذِي يَأْخُذُ مِنَ الْغَنِيمَةِ عَلَى مَعْنَى السَّرِقَةِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عیسیٰ بن ابراہیم غافقی-- ابن وہب-- ابن جریج -- رجل من آل ابورافع --فضل بن عبیداللہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات عصر کی نماز ادا کر لینے کے بعد بنوعبداشہل کی طرف تشریف لے جاتے تھے۔ آپ وہاں بیٹھ کر بات چیت کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ مغرب کی نماز تک وہاں بات چیت کرتے رہتے تھے۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز کے لئے تیزی سے جا رہے تھے کہ ہمارا گزر بقیع کے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا: تم پر افسوس ہے تم پر افسوس ہے۔ مجھے اس سے بڑی پریشانی ہوئی اور میں کچھ پیچھے ہٹ گیا۔ میرا یہ خیال تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات میرے بارے میں ارشاد فرمائی ہے۔ آپ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے تم چلو میں نے عرض کی: ابھی آپ نے ایک بات ارشاد فرمائی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تو پھر تمہیں کیا؟ میں نے عرض کی: آپ نے مجھ پر افسوس کا اظہار کیا' آپ نے فرمایا: جی نہیں۔ افسوس کا اظہار فلاں شخص پر کیا ہے' جس کو میں نے بنوفلاں سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا تھا تو اس نے ان میں سے ایک چادر کی خیانت کی تھی' تو اسے قبر میں اسی کی مانند جہنم کی چادر پہنائی گئی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: لفظ غلول سے مراد وہ چیز ہے' جو چوری کے طور پر مال غنیمت میں سے حاصل کر لی جائے۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ مَا كَتَمَ السَّاعِيْ مِنْ قَلِيلِ الْمَالِ أَوْ كَثِيرِهِ عَنِ الْإِمَامِ كَانَ مَا كَتَمَ غُلُوْلًا

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) (آل عمران: 161)

باب 65: اس بات کا بیان کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص جو بھی تھوڑی یا زیادہ چیز امام سے چھپائے گا اسے غلول (خیانت) قرار دیا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''جو شخص خیانت کرے گا' تو قیامت کے دن وہ اپنی خیانت کی ہوئی چیز کو اپنے ساتھ لے کر آئے گا''۔

2338 - سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ عَمِلَ مِنكُمْ لَنَا عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِنْهُ مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ فَهُوَ غُلٌّ يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اَسْوَدُ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اقْبَلْ مِنِّي عَمَلَكَ قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ: كَذَا وَكَذَا قَالَ: وَاَنَا اَقُوْلُ ذٰلِكَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ بِقَلِيْلِهِ وَكَثِيْرِهِ، فَمَا اُوْتِيَ مِنْهُ اَخَذَهُ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- یحییٰ-- اسماعیل-- قیس کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:
حضرت عدی بن عمیرہ کندی روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
تم میں سے کسی کو ہم کسی کام کے لئے اہلکار مقرر کریں وہ ہم سے اس میں سے ایک سوئی یا اس سے بھی کمتر چیز چھپالے تو یہ خیانت ہوگی جسے وہ ساتھ لے کر قیامت کے دن آئے گا' تو انصار سے تعلق رکھنے والا ایک سیاہ فام شخص کھڑا ہوا' یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ یہ کام مجھ سے واپس لے لیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ اس نے عرض کی: میں نے آپ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں یہ بات کہتا ہوں کہ جس شخص کو ہم کسی کام کا اہلکار مقرر کریں' تو تھوڑی یا زیادہ تمام چیزیں لے آئے اس میں سے جو اسے دیا جائے اسے حاصل کرے اور جس سے منع کیا جائے اس سے باز آجائے۔

بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي قَبُوْلِ الْمُصَدِّقِ الْهَدِيَّةَ مِمَّنْ يَتَوَلَّى السِّعَايَةَ عَلَيْهِمْ

باب 62: جس شخص کو زکوۃ وصول کرنے کا اہلکار مقرر کیا گیا ہو اس کے لئے ان لوگوں سے تحفہ قبول کرنے کی شدید مذمت

2339 - سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلٰى صَدَقَةٍ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ لِي، فَخَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: " مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبْعَثُهُ فَيَجِيْءُ فَيَقُوْلُ: هٰذَا لِي وَهٰذَا اُهْدِيَ اِلَيَّ فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ اَبِيْهِ وَبَيْتِ اُمِّهِ، فَلْيَنْظُرْ هَلْ تَاْتِيْهِ هَدِيَّةٌ اَمْ لَا، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَاْتِي اَحَدٌ مِنكُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا طِيفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلٰى عُنُقِهِ اِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَهُ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ اَوْ ثَوْرًا لَهُ ثُوَارٌ - وَرُبَّمَا قَالَ: يَتْعَرُ - " قَالَ: ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْنَا عُفْرَتَيْ اِبْطَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان-- زہری-- عروہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ''ازد'' قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص ابن لتبیہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کا اہلکار مقرر کیا جب وہ آیا' تو اس نے عرض کی: یہ آپ کا حصہ ہے اور یہ مجھے تحفے کے طور پر دیا گیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے' ہم کسی شخص کو اہلکار مقرر کر کے بھیجتے ہیں پھر وہ آ کر کہتا ہے' یہ میرا حصہ ہے' اور یہ مجھے تحفے کے طور پر دیا گیا ہے' وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا رہتا' تاکہ وہ اس بات کا جائزہ لے کہ کیا اس کے پاس تحفہ آتا ہے' یا نہیں آتا۔

اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ تم میں سے جو بھی شخص اس طرح کی جو بھی چیز لے گا' تو وہ قیامت کے دن اس چیز کے ہمراہ چکر لگائے گا۔ اس نے اس چیز کو اپنی گردن پر اٹھایا ہوا ہوگا وہ اگر اونٹ ہوگا' تو وہ آوازیں نکال رہا ہوگا۔ اگر گائے ہوگی' تو ڈکار رہی ہوگی۔ اگر بیل ہوگا' تو آواز نکال رہا ہوگا بعض اوقات یہاں راوی نے لفظ ''یعر'' یعنی بلبلانا استعمال کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے یہاں تک کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

بَابُ صِفَةِ اِتْيَانِ السَّاعِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَا غَلَّ مِنَ الصَّدَقَةِ وَاَمْرِ الْاِمَامِ بِمُحَاسَبَةِ السَّاعِىْ اِذَا قَدِمَ مِنْ سِعَايَتِهٖ

باب 67: زکوٰۃ وصول کرنے کے اہلکار نے زکوٰۃ میں سے جو خیانت کی ہوگی' تو اس اہلکار کے قیامت کے دن آنے کی حالت کا بیان۔ امام کو اس بات کا حکم ہونا کہ جب اہلکار زکوٰۃ وصول کر کے آئے' تو اس سے حساب لیا جائے

2340 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: اسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْاَزْدِ عَلٰى صَدَقَاتِ بَنِىْ سُلَيْمٍ يُقَالُ لَهٗ: ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهٗ قَالَ: هٰذَا مَا لَكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

فَهَلَّا جَلَسْتَ فِىْ بَيْتِ اَبِيْكَ وَاُمِّكَ حَتّٰى تَاْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا، ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّىْ اَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِيْهِ اللّٰهُ، فَيَاْتِىْ فَيَقُوْلُ: هٰذَا مَا لَكُمْ وَهٰذِهٖ هَدِيَّةٌ لِّىْ اَفَلَا جَلَسَ فِىْ بَيْتِ اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ حَتّٰى تَاْتِيَهٗ هَدِيَّتُهٗ اِنْ كَانَ صَادِقًا، وَاللّٰهِ لَا يَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ اِلَّا لَقِىَ اللّٰهَ يَحْمِلُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَلَاَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِّنْكُمْ لَقِىَ اللّٰهَ يَحْمِلُ بَعِيْرًا لَهٗ رُغَاءٌ، اَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ، اَوْ شَاةً تَيْعَرُ"، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رُئِىَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ بَصُرَ عَيْنِىْ وَسَمِعَ اُذُنِىْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علاء بن کریب -- ابواسامہ -- ہشام -- اپنے والد کے حوالے سے

نقل کرتے ہیں: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو بنوسلیم سے زکوٰۃ وصول کرنے کا اہلکار مقرر کیا اس شخص کا نام ابن تبیہ تھا جب وہ آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے حساب لیا' تو اس نے بتایا یہ آپ کے لئے ہے' اور یہ تحفہ ہے (جو مجھے دیا گیا ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھے رہے' تاکہ تمہارا تحفہ تمہارے پاس آ جاتا' اگر تم سچے ہو۔

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

امابعد! میں نے تم میں سے ایک شخص کو ایک کام کا اہلکار مقرر کیا جو اس سے تعلق رکھتا تھا جس کا اللہ تعالیٰ نے مجھے نگران مقرر کیا ہے' پھر وہ شخص آ کر یہ کہتا ہے: یہ آپ کا ہے' اور یہ مجھے تحفے کے طور پر ملا ہے' وہ شخص اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا رہتا کہ اس کا تحفہ اس تک پہنچ جاتا' اگر وہ سچا ہے۔

اللہ کی قسم! تم میں سے جو شخص جس چیز کو بھی ناحق طور پر لے گا' تو جب وہ شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اس نے قیامت کے دن اس چیز کو اپنے اوپر اٹھایا ہوا ہوگا' تو میں تم میں سے کسی ایسے شخص کو نہ پاؤں کہ جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں حاضر ہو کہ اس نے ایک اونٹ کو اٹھایا ہوا ہو' جو آوازیں نکال رہا ہو' یا گائے کو اٹھایا ہوا ہو' جو ڈکار رہی ہو' یا بکری کو اٹھایا ہوا ہو' جو ممنا رہی ہو۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی پھر آپ نے فرمایا:

"اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے"

(راوی کہتے ہیں:) میری آنکھوں نے یہ منظر دیکھا اور میرے کانوں نے اسے سنا۔

بَابُ الْاَمْرِ بِاِرْضَاءِ الْمُصَدِّقِ وَاِصْدَارِهِ رَاضِيًا عَنْ اَصْحَابِ الْاَمْوَالِ

باب **68**: زکوٰۃ وصول کرنے والے کو راضی کرنے کا حکم اور اس کا مال کے مالکان سے مطمئن ہو کر واپس جانا

2341 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ اَيْضًا، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ دَاوُدَ، ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ، ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، وَعَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنْ دَاوُدَ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، وَاَبُوْ مُوْسٰى، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدَ، ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ يَحْيَى: عَنْ دَاوُدَ، وَقَالَ الصَّنْعَانِيُّ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدَ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: إِذَا آتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ مِنْ عِنْدِكُمْ، وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ ." هٰذَا حَدِيْثُ الثَّقَفِيِّ، وَقَالَ الصَّنْعَانِيُّ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار--عبدالوہاب-- داؤد (یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن بشار بندار -- ابن ابوعدی-- داؤد (یہاں تحویلِ سند ہے) ابوموسیٰ--عبدالوہاب-- داؤد (یہاں تحویلِ سند ہے) ابوموسیٰ-- ابن ابوعدی اور عبدالاعلیٰ-- داؤد (یہاں تحویلِ سند ہے) بندار اور ابوموسیٰ اور یحییٰ بن حکیم-- یزید بن ہارون-- داؤد بن ابوہند (یہاں تحویلِ سند ہے) ابوہاشم زیاد بن ایوب-- اسماعیل-- داؤد (یہاں تحویلِ سند ہے) یحییٰ بن حبیب حارثی اور محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی-- بشر ابن مفضل-- داؤد (یہاں تحویلِ سند ہے) یحییٰ بن حکیم-- ابویحییٰ عبدالرحمٰن بن عثمان-- داؤد بن ابوہند-- عامر شعبی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص تمہارے پاس آئے جب وہ تمہارے پاس سے واپس جائے تو وہ تم سے راضی ہو۔ (یعنی اس بات پر مطمئن ہو کہ اس نے پوری زکوٰۃ وصول کی ہے)

یہ روایت ثقفی کی روایت کردہ ہے۔

صنعانی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ کے رسول نے ہم سے یہ فرمایا''۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ مَوَالِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى الصَّدَقَةِ إِذَا طَلَبُوا الْعُمَالَةَ، إِذْ هُمْ مِمَّنْ لَّا تَحِلُّ لَهُمُ الصَّدَقَةُ الْمَفْرُوضَةُ

باب 60: اس بات کی ممانعت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موالی کو زکوٰۃ وصول کرنے کا اہلکار مقرر کیا جائے جب وہ یہ عہدہ طلب کریں۔ اس کی وجہ یہ ہے یہ ان افراد میں شامل ہیں جن کے لئے فرض زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے

2342 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ الْهَاشِمِيِّ، أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ

متن حدیث: أَنَّ أَبَاهُ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ، وَالْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَا: لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ: ائْتِيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُوْلَا لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَلَغْنَا مَا تَرَى مِنَ السِّنِّ، وَأَحْبَبْنَا أَنْ نَتَزَوَّجَ، وَأَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَبَرُّ وَأَوْصَلُهُمْ، وَلَيْسَ عِنْدَ أَبَوَيْنَا مَا يُصْدِقَانِ عَنَّا فَاسْتَعْمِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى الصَّدَقَاتِ، فَلْنُؤَدِّ إِلَيْكَ كَمَا يُؤَدِّي إِلَيْكَ الْعُمَّالُ، وَلْنُصِيبَ مِنْهَا مَا كَانَ فِيهَا مِنْ مَرْفَقٍ قَالَ: فَأَتَى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَنَحْنُ فِي تِلْكَ الْحَالِ، فَقَالَ لَنَا: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا وَاللّٰهِ لَا يَسْتَعْمِلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَقَالَ لَهُ رَبِيعَةُ بْنُ الْحَارِثِ: هٰذَا مِنْ حَسَدِكَ، وَقَدْ نِلْتَ خَيْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ

نَحْسُدُكَ عَلَيْهِ، فَأَلْقَى رِدَاءَهُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَنَا أَبُو حَسَنٍ الْقَوْمِ، وَاللّٰهِ لَا أَرِيمُ مَكَانِي هٰذَا حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَيْكُمَا ابْنَاكُمَا بِحُورِ مَا بَعَثْتُمَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ، حَتّٰى تَوَافَقَ صَلَاةُ الظُّهْرِ قَدْ قَامَتْ فَصَلَّيْنَا مَعَ النَّاسِ، ثُمَّ أَسْرَعْتُ أَنَا، وَالْفَضْلُ إِلَى بَابِ حُجْرَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، فَقُمْنَا بِالْبَابِ حَتّٰى أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَ بِأُذُنِي وَأُذُنِ الْفَضْلِ، ثُمَّ قَالَ: أَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ، ثُمَّ دَخَلَ فَأَذِنَ لِي وَالْفَضْلِ، فَدَخَلْنَا فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ قَلِيلًا، ثُمَّ كَلَّمْتُهُ أَوْ كَلَّمَهُ الْفَضْلُ - قَدْ شَكَّ فِي ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ - قَالَ: فَلَمَّا كَلَّمْنَاهُ بِالَّذِي أَمَرَنَا بِهِ أَبَوَانَا، فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً، وَرَفَعَ بَصَرَهُ قِبَلَ سَقْفِ الْبَيْتِ حَتّٰى طَالَ عَلَيْنَا أَنَّهُ لَا يَرْجِعُ شَيْئًا حَتّٰى رَأَيْنَا زَيْنَبَ تُلْمِعُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ بِيَدَيْهَا أَلَّا تَعْجَلَ، وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي أَمْرِنَا، ثُمَّ خَفَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ، فَقَالَ لَنَا: إِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ، وَلَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ، ادْعُ لِي نَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ، فَدُعِيَ نَوْفَلُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَالَ: يَا نَوْفَلُ أَنْكِحْ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ فَأَنْكَحَنِي، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْعُ مَحْمِيَةَ بْنَ جَزْءٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُبَيْدٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْأَخْمَاسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَحْمِيَةَ: أَنْكِحِ الْفَضْلَ فَأَنْكَحَهُ مَحْمِيَةُ بْنُ جَزْءٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ فَأَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ كَذَا وَكَذَا - لَمْ يُسَمِّهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ -

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَالَ لَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: الْحَوْرُ: الْجَوَابُ "

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن ابراہیم غافقی --ابن وہب --یونس --ابن شہاب زہری --عبداللہ بن حارث بن نوفل ہاشمی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: عبدمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدمطلب بیان کرتے ہیں:

ان کے والد حضرت ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: تم دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ اور ان سے عرض کرو: یارسول اللہ! آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں' ہماری عمر کتنی ہوچکی ہے ہم شادی کرنا چاہتے ہیں۔ یارسول اللہ! آپ سب سے زیادہ نیکی کرنے والے اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔ ہمارے والد کے پاس ہماری طرف سے مہرادا کرنے کے لئے رقم نہیں ہے' تو یارسول اللہ! آپ ہمیں زکوٰۃ وصول کرنے کا اہلکار مقرر کردیں' تو ہم آپ کو اسی طرح ادائیگی کریں گے جس طرح آپ کے اہلکار ادائیگی کرتے ہیں اور ہمیں اس میں سے اپنی ضرورت کی چیز مل جائے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لے آئے ہم اس وقت اسی حالت میں تھے۔ انہوں نے ہمیں بتایا اللہ کی قسم! بے شک اللہ کے رسول تم میں سے کسی کو بھی زکوٰۃ وصول کرنے کا اہلکار مقرر نہیں کریں گے تو حضرت ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ کہا: یہ تم اپنے حسد کی وجہ سے کہہ رہے ہو حالانکہ جب تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھلائی ملی' تو ہم

نے تو اس پر کوئی حسد نہیں کیا۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر زمین پر بچھائی اور وہ لیٹ گئے اور بولے: میں اپنی قوم کو عقلمند ترین آدمی ہوں۔ اللہ کی قسم! میں اس جگہ سے اس وقت تک نہیں اٹھوں گا جب تک تم دونوں کے بیٹے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب لے کر تمہارے پاس واپس نہیں آتے' جس سلسلے میں تم انہیں بھیج رہے ہو۔

عبدالمطلب کہتے ہیں میں اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما روانہ ہوئے' تو آگے ظہر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا اور جماعت کھڑی ہو چکی تھی ہم نے لوگوں کے ہمراہ نماز ادا کی پھر میں اور فضل تیزی سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کی طرف بڑھے۔ آپ اس دن سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں مقیم تھے۔ ہم دروازے پر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے آپ نے میرے اور فضل کے کان پکڑ لیے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جو تمہارے من میں ہے اسے باہر نکال دو پھر آپ اندر تشریف لے گئے اور آپ نے مجھے اور فضل کو بھی اندر آنے کی اجازت دی ہم اندر گئے۔

ہم نے یہ طے کیا' ہم مختصر بات کریں گے پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی' یا شاید فضل نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی۔

یہ شک عبداللہ بن حارث نامی راوی کو ہے۔

جب ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے بارے میں بات کی' جس کے بارے میں ہمارے والد نے ہمیں حکم دیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر کے لئے خاموش رہے' اور آپ نے نگاہ اٹھا کر گھر کی چھت کی طرف دیکھا پھر کافی دیر تک آپ نے کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ ہم نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ پردے کے پیچھے سے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر رہی تھیں کہ ہم جلدی نہ کریں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے معاملے میں غور کر رہے تھے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک جھکایا اور ہم سے ارشاد فرمایا: یہ صدقہ لوگوں کا میل کچیل ہوتا ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے لوگوں کے لئے یہ حلال نہیں ہے' تم نوفل بن حارث کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ نوفل بن حارث کو بلایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے نوفل! تم عبدالمطلب کا اپنی (بیٹی کے ساتھ نکاح کروا دو) تو انہوں نے میرا نکاح کروا دیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محمیہ بن جزء کو بلا کر لاؤ' یہ بنو زبید سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس وصول کرنے کے لئے اہلکار مقرر کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محمیہ سے فرمایا: فضل کے ساتھ (اپنی بیٹی کی) شادی کر دو' تو محمیہ نے ان کی شادی بھی کر دی۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اٹھو اور خمس میں سے ان دونوں کی طرف سے اتنا اور اتنا مہر ادا کر دو۔

عبداللہ بن حارث نے اس کی مقدار بیان نہیں کی۔

ابن خزیمہ کہتے ہیں: احمد بن عبدالرحمٰن نے ہمیں بتایا' "الحور" سے مراد جواب ہے۔

2343 - قَرَأْتُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَزِيزٍ الْأَيْلِيِّ، فَأَخْبَرَنِي ابْنُ سَلَامَةَ، حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ

شِهَابٍ: وَاَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ الْهَاشِمِیُّ بِمِثْلِهِ،

اختلافِ روایت: وَقَالَ: لَيْسَ عِنْدَ اَبَوَيْنَا مَا يُصْدِقَانِ عَنَّا، وَزَادَ قَالَ: فَرَجَعْنَا وَعَلِیٌّ مَّكَانَهُ فَقَالَ: اَخْبِرَانَا مَا جِئْتُمَا بِهِ قَالَا: وَجَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَرَّ النَّاسِ وَاَوْصَلَهُمْ قَالَ: هَلِ اسْتَعْمَلَكُمَا عَلٰى شَیْءٍ مِنْ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ؟ قَالَا: لَا، بَلْ صَنَعَ بِنَا خَيْرًا مِنْ ذٰلِكَ اَنْكَحَنَا، وَاَصْدَقَ عَنَّا، فَقَالَ: اَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَلَمْ اَكُنْ اَخْبَرْتُكُمَا اَنَّهُ لَنْ يَسْتَعْمِلَكُمَا عَلٰى شَیْءٍ مِنْ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: " هٰذِهِ اللَّفْظَةُ اَنْكَحَنَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِیْ اَقُوْلُ: اِنَّ الْعَرَبَ تُضِيْفُ الْفِعْلَ اِلَى الْاٰمِرِ كَمَا تُضِيْفُهُ اِلَى الْفَاعِلِ، وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ بِاِنْكَاحِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِاَمْرِهِ، فَاُضِيْفَ الْاِنْكَاحُ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ هُوَ الْاٰمِرُ بِهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ هُوَ مُتَوَلِّيًا عَقْدَ النِّكَاحِ ." حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا عَمِّی بِالْحَدِيْثِ بِطُوْلِهِ. وَقَالَ: اَنَا اَبُو الْحَسَنِ الْقَوْمِ قَالَ لَنَا اَحْمَدُ: الْقَوْمُ الْجُلَّةُ: الرَّاْسُ مِنَ الْقَوْمِ قَالَ لَنَا فِیْ قَوْلِهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْكُمَا اِبْنَاكُمَا وَبِحُوْرِ مَا بَعَثْتُمَا بِهِ قَالَ: الْحُوْرُ: الْجَوَابُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)

اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

ہمارے والد کے پاس وہ چیز نہیں ہے کہ وہ ہماری طرف سے مہر ادا کر سکیں۔

تاہم اس میں یہ الفاظ مزید ہیں:

ہم واپس آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس جگہ پر موجود تھے۔ انہوں نے فرمایا: تم جو لے کر آئے ہو اس کے بارے میں ہمیں بتاؤ تو انہوں نے جواب دیا: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ نیکی کرنے والا سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا پایا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں زکوٰۃ وصول کرنے کا اہلکار مقرر کر دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ زیادہ بہتر سلوک کیا ہے۔

آپ نے ہماری شادی بھی کروادی ہے اور ہماری طرف سے مہر بھی ادا کر دیا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے: میں اپنی قوم کا سردار ہوں کیا میں نے تمہیں بتایا نہیں تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں زکوٰۃ کی وصولی کا اہلکار مقرر نہیں کریں گے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ "آپ نے ہمارا نکاح کروادیا ہے" یہ اس جنس سے تعلق رکھتا ہے بعض اوقات اہل عرب کسی کام کی نسبت اس کام کا حکم دینے والے کی طرف کر دیتے ہیں یہ اسی طرح ہے جس طرح بعض اوقات وہ اس کی نسبت اصل فاعل کی طرف بھی کر دیتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالمطلب اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی شادی کروانے کا حکم دیا تھا تو آپ کے حکم کے تحت ایسا کیا گیا اسی لیے نکاح کروانے کی نسبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی کیونکہ آپ اس کا حکم دینے والے تھے اگرچہ آپ بذات

خود عقد نکاح کے ولی نہیں بنے تھے۔

احمد بن عبدالرحمٰن نے اپنے چچا کے حوالے سے یہ طویل روایت نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: میں اپنی قوم کا ابوالحسن ہوں۔

احمد بن عبدالرحمٰن نے ہمیں بیان کیا: القوم سے مراد جلیل القدر شخص ہوتا ہے یعنی قوم کا سردار ہوتا ہے۔

انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

(میں یہاں اس وقت تک بیٹھا رہوں گا' جب تک تم دونوں کے بیٹے واپس نہیں آ جاتے اور تم نے جس چیز کے ہمراہ انہیں بھیجا ہے۔ تم دونوں کے بیٹے اس چیز کا جواب لے کر تمہارے پاس واپس نہیں آتے جس کے ہمراہ تم انہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیج رہے ہو۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ مَوَالِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَى الصَّدَقَةِ إِذَا طَلَبُوا الْعُمَالَةَ عَلَى السِّعَايَةِ، إِذِ الْمَوَالِي مِنْ أَنْفُسِ الْقَوْمِ، وَالصَّدَقَةُ تَحْرُمُ عَلَيْهِمْ كَتَحْرِيمِهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَدَقَةُ الْفَرْضِ دُوْنَ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ

باب **70**: اس بات کی ممانعت کہ جب نبی اکرم ﷺ کے موالی زکوٰۃ کی وصولی کے اہلکار ہونے کا مطالبہ کریں

تو انہیں اس کا اہلکار مقرر کیا جائے کیونکہ موالی قوم کا حصہ ہوتے ہیں اور زکوٰۃ ان کے لئے بھی اس طرح حرام ہے' جس طرح یہ نبی اکرم ﷺ کے لئے حرام ہے

اس سے مراد فرض زکوٰۃ ہے' نفلی صدقہ نہیں ہے۔

2344 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، مَوَالِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَقَالَ لِي: اصْحَبْنِي، فَقُلْتُ: لَا حَتّٰى آتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْأَلُهُ قَالَ: فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: إِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ، وَإِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبدالاعلیٰ -- یزید بن زریع -- شعبہ -- حکم بن عتیبہ -- ابن ابورافع -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

2344- وأخرجه بأطول مما هنا الطيالسي "972"، وابن أبي شيبة 3/214، وأحمد 6/10، والترمذي "657" في الزكاة: باب ما جاء في كراهية الصدقة للنبي صلى الله عليه وسلم وأهل بيته ومواليه، والنسائي 5/107 في الزكاة: باب مولى القوم منهم، والطحاوي 2/8، وابن خزيمة "2344"، والحاكم 1/404، والبيهقي 7/32، والبغوي "1607" من طريق شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/8 من طريق سفيان، عن ابن أبي ليلى، عن الحكم، به.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنومخزوم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا تو اس شخص نے کہا: تم بھی میرے ساتھ چلو میں نے جواب دیا: جی نہیں، جب تک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے اس بارے میں دریافت نہیں کر لیتا۔

راوی کہتے ہیں: پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس بارے میں دریافت کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک ہمارے لیے زکوٰۃ حلال نہیں ہے، اور کسی قوم کے آزاد کردہ غلام اس قوم کا حصہ شمار ہوتے ہیں''۔

بَابُ صَلَاةِ الْإِمَامِ عَلَى الْمَأْخُوذِ مِنْهُ الصَّدَقَةُ اتِّبَاعًا لِأَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

بِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ: (خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ) (التوبة: 103)

باب 71: جس شخص سے زکوٰۃ وصول کی جائے امام کا اس کے لیے دعائے رحمت کرنا

تاکہ اس چیز کی پیروی ہو جائے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اس فرمان میں حکم دیا ہے۔

''تم ان کے اموال میں سے زکوٰۃ وصول کر لو انہیں پاک کر دو اور ان کا اس کے ذریعے تزکیہ کر دو اور ان کے لئے دعائے رحمت کرو بے شک تمہاری دعائے رحمت ان کے سکون کا باعث ہوگی''۔

2345 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: اَنْبَاَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفَى يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَصَدَّقَ اِلَيْهِ اَهْلُ بَيْتٍ بِصَدَقَةٍ صَلَّى عَلَيْهِمْ فَتَصَدَّقَ اَبِيْ بِصَدَقَةٍ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ اَبِيْ اَوْفَى

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار اور یحییٰ بن حکیم وہ کہتے ہیں: --ابوداؤد--شعبہ--عمرو بن مرہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کسی گھرانے کے افراد زکوٰۃ پیش کرتے تو آپ ان کے لئے دعائے رحمت کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ میرے والد نے اپنی زکوٰۃ آپ کی خدمت میں پیش کی تو آپ نے دعا کی:

اے اللہ! ابواوفی کے گھر والوں پر رحم کر۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ قَسْمِ الْمُصَّدِّقَاتِ، وَذِكْرِ اَهْلِ سُهْمَانِهَا

مجموعہ ابواب

صدقات کی تقسیم اور اس کے مستحقین کا تذکرہ

بَابُ الْاَمْرِ بِقَسْمِ الصَّدَقَةِ فِي اَهْلِ الْبَلْدَةِ الَّتِي تُؤْخَذُ مِنْهُمُ الصَّدَقَةُ

باب **72**: جس شہر میں زکوٰۃ لی گئی ہے اس شہر والوں میں زکوٰۃ تقسیم کرنے کا حکم

2346 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ الْمَكِّيُّ، وَكَانَ ثِقَةً، ح وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اِسْحَاقَ الْمَكِّيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ اَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ وَالِيًا قَالَ: اِنَّكَ تَاْتِي قَوْمًا مِنْ اَهْلِ كِتَابٍ، فَادْعُهُمْ اِلَى شَهَادَةِ اَنْ لَّا لَهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ، فَاِذَا هُمْ اَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوا لِذٰلِكَ، فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوا لِذٰلِكَ، فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ . هٰذَا حَدِيثُ جَعْفَرٍ، وَقَالَ الْمُخَرِّمِيُّ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: ادْعُهُمْ اِلَى شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ، فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْا لِذٰلِكَ، فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ فِي كُلِّهَا فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْا لِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبداللہ بن مبارک مخرمی -- وکیع -- زکریا بن اسحاق مکی (یہاں تحویل سند ہے) جعفر بن محمد -- وکیع -- زکریا بن اسحاق مکی -- یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی -- ابومعبد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی ایک قوم کے پاس جا رہے ہو تم ان کو اس بات کی گواہی کی دعوت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں۔

2346: زکوٰۃ کے مستحقین آٹھ قسم کے لوگ ہیں: آج کل ان میں سے عام طور پر چار قسم کے افراد عام طور پر پائے جاتے ہیں۔

(i) فقراء **(ii)** مساکین **(iii)** عاملین زکوٰۃ **(iv)** مؤلفۃ القلوب **(v)** رقاب (غلام) **(vi)** غارمین (مقروض) **(vii)** فی سبیل اللہ

اگر وہ اس بارے میں تمہاری بات مان لیں' تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ اس بارے میں بھی تمہاری بات مان لیں' تو تم انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے اموال میں زکوٰۃ لازم کی ہے۔

جو ان کے خوشحال لوگوں سے وصول کی جائے گی اور غریبوں کی طرف لوٹا دی جائے گی اگر وہ اس بارے میں بھی تمہاری بات مان لیں' تو تم لوگوں کے عمدہ مال وصول کرنے سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا' کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

یہ جعفر نامی راوی کی نقل کردہ روایت ہے۔

مخزومی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ارشاد فرمایا: تم انہیں اس بات کی گواہی دینے کی طرف دعوت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میں اللہ کا رسول ہوں' اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں' تو تم انہیں یہ بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر فرض کیا ہے۔

انہوں نے اس روایت میں ہر جگہ یہ الفاظ استعمال کیے ہیں۔

''اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں' تو تم انہیں بتانا''۔

بَابُ ذِكْرِ تَحْرِيمِ الصَّدَقَةِ الْمَفْرُوضَةِ عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَالدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا اَرَادَ بِقَوْلِهِ: (اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ) (التوبة: 60) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ، بَعْضَ الْفُقَرَاءِ اَوْ بَعْضَ الْمَسَاكِينِ، وَبَعْضَ الْعَامِلِينَ، وَبَعْضَ الْغَارِمِينَ، وَبَعْضَ اَبْنَاءِ السَّبِيلِ، فَوَلَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَانَ مَا نُزِّلَ عَلَيْهِ فِي الْكِتَابِ، فَبَيَّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ هٰذِهِ الْاَلْفَاظَ اَلْفَاظٌ عَامٌّ مُرَادُهَا خَاصٌّ، اِذْ كُلُّ هٰؤُلَاءِ الْاَصْنَافِ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ، وَمَنْ ذُكِرَ فِي هٰذِهِ الْاٰيَةِ مَوْجُودُوْنَ فِي آلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ اَعْلَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَهُ وَلَا لِمَوَالِيهِمْ "

باب 73: فرض زکوٰۃ کا نبی مصطفیٰ کے لئے حرام ہونا اور اس بات کی دلیل کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے مراد: ''بے شک زکوٰۃ غریبوں کے لئے ہے''

اس سے مراد بعض مخصوص غریب ہیں' یا بعض مسکین ہیں' یا بعض عاملین ہیں' یا بعض مقروض لوگ ہیں' یا بعض مسافر مراد ہیں' تو یہ نبی اکرم ﷺ کی ذمہ داری ہے' آپ پر کتاب کا جو حکم نازل ہوا ہے آپ اس کو بیان کریں' تو نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بیان کی ہے' یہ الفاظ بظاہر عام ہیں' لیکن ان کی مراد مخصوص ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے' غرباء اور مساکین کی تمام اقسام جن کا تذکرہ اس آیت میں کیا گیا ہے وہ تمام اقسام نبی اکرم ﷺ کی ''آل'' میں بھی پائی جاتی ہیں۔

حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بتادی ہے' نبی اکرم ﷺ کے لئے اور آپ کے موالی کیلئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے۔

2347 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ اَبِي الْحَوْرَاءِ قَالَ:

متنِ حدیث: سَاَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ مَا تَذْكُرُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: اَذْكُرُ اَنِّيْ اَخَذْتُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلْتُهَا فِيْ فِيَّ فَنَزَعَهَا مِنْ فِيَّ، وَقَالَ: اِنَّا آلَ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی --یزید بن زریع --شعبہ --یزید بن ابومریم -- ابوحوراء بیان کرتے ہیں:

میں نے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی بات یاد ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے یہ بات یاد ہے ایک مرتبہ میں نے زکوٰۃ کی ایک کھجور لی اور اسے اپنے منہ میں ڈالا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے میرے منہ سے نکال دیا اور ارشاد فرمایا: ہم محمد کے گھر والوں کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے۔

2348 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، وَاَبُوْ مُوْسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مَرْيَمَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الْحَوْرَاءِ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: مَا تَذْكُرُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: اَذْكُرُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَخَذْتُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ، فَجَعَلْتُهَا فِيْ فِيَّ فَانْتَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُعَابِهَا، فَاَلْقَاهَا فِي التَّمْرِ فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلَيْكَ مِنْ هٰذِهِ التَّمْرَةِ لِهٰذَا الصَّبِيِّ قَالَ: اِنَّا آلَ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ وَكَانَ يَقُوْلُ: دَعْ مَا يَرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يَرِيْبُكَ؛ فَاِنَّ الْخَيْرَ طُمَاْنِيْنَةٌ، وَاِنَّ الْكَذِبَ رِيْبَةٌ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --بندار اور ابوموسیٰ --محمد بن جعفر --شعبہ --ابن ابومریم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابوحوراء بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا بات یاد ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے ایک مرتبہ میں نے زکوٰۃ کی ایک کھجور لی اور اسے اپنے منہ میں ڈالا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لعاب سمیت اسے نکال دیا اور اسے کھجوروں میں رکھ دیا۔

عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس بچے کے یہ کھجور لینے سے کیا ہونا تھا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم محمد کے گھر والوں کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: "جو چیز تمہیں شک میں مبتلا کرے اسے چھوڑ کر اس چیز کی طرف جاؤ جو تمہیں شک میں مبتلا نہ کرے کیونکہ بھلائی اطمینان ہے اور جھوٹ شک ہے۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ عَلٰى اَوْلِيَاءِ الْاَطْفَالِ مِنْ آلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْعَهُمْ مِنْ اَكْلِ مَا حَرَّمَ عَلَى الْبَالِغِيْنَ

باب 74: اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کی آل سے تعلق رکھنے والے بچوں کے سرپرستوں پر یہ بات لازم ہے' وہ انہیں ان چیزوں کو کھانے سے منع کریں' جو بالغ ہونے پر ان کے لئے حرام ہوتی ہیں

2349 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ قَالَ: اَنْبَاَنَا ثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ شَيْبَانَ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: مَا تَذْكُرُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: اَذْكُرُ اَنَّهُ اَدْخَلَنِيْ مَعَهُ غُرْفَةَ الصَّدَقَةِ، فَاَخَذْتُ تَمْرَةً، فَاَلْقَيْتُهَا فِيْ فِيَّ، فَقَالَ: اَلْقِهَا فَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا اَحَدٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- ابن ابوعدی-- ثابت بن عمارہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابن شیبان بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کو نبی اکرم ﷺ کے بارے میں کیا بات یاد ہے؟ انہوں نے بتایا: مجھے یہ بات یاد ہے' ایک مرتبہ میں آپ ﷺ کے ہمراہ زکوٰۃ (کے مال) کے کمرے میں داخل ہوا تو میں نے وہاں سے ایک کھجور لے لی۔ میں نے اسے اپنے منہ میں ڈالا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے پھینک دو! کیونکہ اللہ کے رسول اور ان کے اہل بیت میں سے کسی کے لئے یہ حلال نہیں ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الصَّدَقَةَ الْمُحَرَّمَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هِيَ الصَّدَقَةُ الْمَفْرُوضَةُ الَّتِيْ اَوْجَبَهَا اللّٰهُ فِيْ اَمْوَالِ الْاَغْنِيَاءِ لِاَهْلِ سُهْمَانِ الصَّدَقَةِ دُوْنَ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ " وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَالَ: اِنَّا اَهْلَ بَيْتٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ، اَيِ: الصَّدَقَةُ الَّتِيْ هَاجَ هٰذَا الْجَوَابُ، وَمَنْ اَجْلِهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْمَقَالَةَ "

باب 75: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کے لئے جس زکوٰۃ کو حلال قرار دیا گیا ہے

اس سے مراد فرض صدقہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے خوشحال لوگوں کے مال میں واجب قرار دیا ہے' اور جو مستحقین زکوٰۃ کا حق ہے اس سے مراد نفلی صدقہ نہیں ہے' اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہم ایک ایسا گھرانہ ہیں' ہمارے لیے زکوٰۃ حلال نہیں ہے' تو اس سے مراد کون سا صدقہ ہے' جس نے نبی اکرم ﷺ کو یہ جواب دینے کی طرف راغب کیا اور جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی

2350 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ، فِي خَبَرِ اَبِي رَافِعٍ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ قَالَ: اَصْحِبْنِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا بَعَثْتُ الْمَخْزُوْمِيَّ عَلٰى اَخْذِ الصَّدَقَةِ الْفَرِيْضَةِ، فَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ رَافِعٍ: اِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ، كَانَ جَوَابًا عَلَى الصَّدَقَةِ الَّتِيْ كَانَ الْجَوَابُ مِنْ اَجْلِهَا.

حدیث **2350**: امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث میں یہ بات مذکور ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنومخزوم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا اس نے (حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے) کہا: تم بھی میرے ساتھ چلو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں مخزومی شخص کو فرض زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھجوا رہا ہوں'

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے یہ کہنا: ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔

یہ جواب تھا اس صدقے کے بارے میں' جس کی وجہ سے یہ جواب دیا گیا۔

2351 - توضیح مصنف: وَفِيْ خَبَرِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: اَخَذْتُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ، اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ التَّمْرُ مِنَ الْعُشْرِ - اَوْ مِنْ نِصْفِ الْعُشْرِ - الصَّدَقَةُ الَّتِيْ يَجِبُ فِي التَّمْرِ

❁❁ حضرت امام بن حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات بھی مذکور ہے' میں نے زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور حاصل کر لی تو یہ کھجور عشر کی ہوگی' یا نصف عشر کی ہوگی یہ وہ صدقہ ہے' جو کھجوروں میں لازم ہوتا ہے۔

2352 - وَفِيْ خَبَرِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ، وَمَصِيْرِهِ مَعَ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْاَلَتِهِمَا اِيَّاهُ اسْتِعْمَالَهُمَا عَلَى الصَّدَقَةِ، وَاِعْلَامِ النَّبِيِّ اِيَّاهُمَا: اَنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ، وَلَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ، وَاِنَّمَا كَانَتْ مَسْاَلَتُهُمَا اسْتِعْمَالَهُمَا عَلَى الصَّدَقَاتِ الْمَفْرُوْضَاتِ، فَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ اِجَابَتِهِ اِيَّاهُمَا اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ، اَيِ الَّتِيْ سَاَلْتُمَانِيْ اسْتِعْمَلُكُمَا عَلَيْهَا: اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ، وَلَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ، وَلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ

❁❁ حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ بات مذکور ہے: وہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے یہ درخواست کی تھی کہ آپ ان دونوں حضرات کو زکوٰۃ وصول کرنے کا اہلکار مقرر کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ بتایا تھا: زکوٰۃ لوگوں کا میل کچیل ہوتی ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے لئے یہ جائز نہیں ہے۔

اس کی وجہ یہی ہے' ان دونوں حضرات کی درخواست یہ تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں فرض زکوٰۃ وصول کرنے کا اہلکار مقرر کریں کیونکہ ان دونوں حضرات کے جواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''یہ زکوٰۃ'' اس سے مراد وہ صدقہ ہے' جس کے بارے میں تم نے مجھ سے یہ سوال کیا ہے' میں تمہیں اس کی وصولی کا اہلکار مقرر کر دوں۔ یہ تو لوگوں کا میل ہے' اور یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے لئے جائز نہیں ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلَائِلِ الْأُخْرَى عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَدَقَةَ الْفَرِيضَةِ دُونَ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ

باب 76: بعض دوسرے دلائل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان "بے شک صدقہ محمد ﷺ کی آل کے لئے جائز نہیں ہے" اس سے مراد فرض زکوٰۃ ہے نفلی صدقہ نہیں ہے۔

2353 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، اِنَّمَا يَاْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ، فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَبَّرَ اَنَّ لِآلِهٖ اَنْ يَاْكُلُوا مِنْ صَدَقَتِهٖ اِذْ كَانَتْ صَدَقَتُهُ لَيْسَتْ مِنَ الصَّدَقَةِ الْمَفْرُوضَةِ

❁❁ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: عروہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"ہم لوگ وارث نہیں بناتے ہیں (یعنی ہمارا مال وراثت کے طور پر تقسیم نہیں ہوتا) ہم جو چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے محمد ﷺ کے گھر والے اس مال میں سے کھائیں گے"۔

یہاں نبی اکرم ﷺ نے اس بات کی اطلاع دی ہے آپ کی آل کو اس بات کا حق حاصل ہے وہ صدقے میں سے کھا لے اس کی وجہ یہی ہے یہ فرض صدقہ نہیں ہے۔

2354 - توضیح مصنف: وَفِيْ خَبَرِ حُذَيْفَةَ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ، فَلَوْ كَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ بِقَوْلِهٖ اِنَّا آلَ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ تَطَوُّعًا، وَفَرِيضَةً لَمْ تَحِلَّ اَنْ تُصْطَنَعَ اِلٰى اَحَدٍ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ مَعْرُوفًا اِذِ الْمَعْرُوفُ كُلُّهُ صَدَقَةٌ بِحُكْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ كَانَ كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ الْجُهَّالِ لَمَا حَلَّ لِاَحَدٍ اَنْ يُفْرِغَ اَحَدٌ مِنْ اِنَائِهٖ فِيْ اِنَاءِ اَحَدٍ مِنْ آلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْلَمَ اَنَّ اِفْرَاغَ الْمَرْءِ مِنْ دَلْوِهٖ فِيْ اِنَاءِ الْمُسْتَسْقِيْ صَدَقَةٌ، وَلَمَا حَلَّ لِاَحَدٍ مِنْ آلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُنْفِقَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ عِيَالِهٖ اِذَا كَانُوا مِنْ آلِهٖ؛ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَبَّرَ اَنَّ نَفَقَةَ الْمَرْءِ عَلٰى عِيَالِهٖ صَدَقَةٌ

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

"ہر نیکی صدقہ ہے"۔

تو اگر نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان:

"ہم آل محمد ﷺ کے لئے صدقہ استعمال کرنا جائز نہیں ہے"۔

اس سے مراد اگر نفلی اور فرض صدقہ (دونوں ہوں) تو اس کا مطلب تو یہ ہوگا: حضرت محمد ﷺ کے خاندان میں سے کوئی بھی شخص کوئی نیکی نہ کرے کیونکہ ہر نیکی صدقہ ہوتی ہے اور یہ بات نبی اکرم ﷺ کے حکم سے ثابت ہے۔

اگر یہ ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ بعض ناواقف لوگوں کو وہم ہوا ہے تو پھر کسی کے لئے بھی یہ بات جائز نہ ہوتی کہ وہ اپنے برتن میں سے نبی اکرم ﷺ کی آل میں سے کسی ایک کے برتن میں پانی ہی انڈیل دے کیونکہ نبی اکرم ﷺ یہ بات بتا چکے ہیں آدمی کا اپنے ڈول میں سے پانی مانگنے والے کے برتن میں پانی ڈال دینا بھی صدقہ ہے۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ کی آل میں سے کسی ایک کے لئے بھی اپنے اہلخانہ میں سے کسی ایک پر خرچ کرنا بھی جائز نہ ہوتا کیونکہ وہ لوگ بھی نبی اکرم ﷺ کی آل سے تعلق رکھتے ہیں۔

اور نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''آدمی کا اپنے عیال پر خرچ کرنا صدقہ ہے''۔

2355 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، اَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ثَلَاثَةٌ مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُهُ، عَنْ اَبِيْهِ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى سَعْدٍ يَعُوْدُهُ بِمَكَّةَ قَالَ: فَبَكٰى سَعْدٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: خَشِيتُ اَنْ اَمُوْتَ بِاَرْضِي الَّتِي هَاجَرْتُ مِنْهَا كَمَا مَاتَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا، اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا، وَاِنَّمَا تَرِثُنِي بِنْتٌ اَفَاُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ: لَا قَالَ: فَالثُّلُثَيْنِ: قَالَ: لَا قَالَ: فَالنِّصْفُ: قَالَ: لَا قَالَ: فَالثُّلُثُ قَالَ: الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ اِنَّ صَدَقَتَكَ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةٌ، وَاِنَّ نَفَقَتَكَ عَلٰى عِيَالِكَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَاِنَّ مَا تَاْكُلُ امْرَاَتُكَ مِنْ طَعَامِكَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَاِنَّكَ اِنْ تَدَعْ اَهْلَكَ بِخَيْرٍ - اَوْ قَالَ بِعَيْشٍ - خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ وَقَالَ بِيَدِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --حسین بن حسن-- ثقفی عبدالوہاب --ایوب-- عمرو بن سعید --حمید بن عبد الرحمٰن حمیری بیان کرتے ہیں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تین افراد نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے۔

نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لئے ان کے پاس تشریف لے گئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ رونے لگے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے عرض کی: مجھے یہ اندیشہ ہے میں ایک ایسی سرزمین پر فوت ہو جاؤں گا جہاں سے میں ہجرت کر کے چلا گیا تھا۔ بالکل اسی طرح جیسے سعد بن خولہ کا انتقال ہو گیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! تو سعد کو شفاء عطا کر۔ اے اللہ! تو سعد کو شفا عطا کر۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس بہت زیادہ مال ہے اور میری وارث صرف ایک بیٹی بنے گی تو کیا میں اپنے تمام مال کے بارے میں وصیت کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد

فرمایا: جی نہیں۔

انہوں نے دریافت کیا: دوتہائی کے بارے میں کردوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں۔

انہوں نے عرض کی: نصف کے بارے میں کردوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں۔

انہوں نے عرض کی: ایک تہائی کے بارے میں کردوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک تہائی کے بارے میں کردو ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ تم اپنے مال میں سے جو صدقہ کرو گے وہ بھی صدقہ ہے اور تم اپنے عیال پر جو خرچ کرو گے وہ بھی تمہارے لیے صدقہ ہے۔

تمہارے اناج میں سے تمہاری بیوی جو کھاتی ہے وہ تمہارے لیے صدقہ ہوگا اور تم اپنے اہل خانہ کو اچھی حالت میں چھوڑ کر جاؤ، یہ تمہارے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے تم انہیں تنگدست چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ بَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

هُمْ مِنْ آلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ، لَا كَمَا قَالَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ آلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ، آلُ عَلِيٍّ، وَآلُ جَعْفَرٍ، وَآلُ الْعَبَّاسِ

باب 77: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ بنو عبدالمطلب بھی نبی اکرم ﷺ کی آل ہیں

جن کے لئے صدقہ استعمال کرنا حرام ہے۔ ایسا نہیں ہے جیسا کہ بعض افراد اس بات کے قائل ہیں نبی اکرم ﷺ کی وہ آل جس کے لئے صدقہ حرام ہے اس سے مراد حضرت علی، حضرت جعفر اور حضرت عباس رضی اللہ عنہم کی اولاد ہے۔

2356 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِىْ خَبَرِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ آلَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَحْرُمُ عَلَيْهِمُ الصَّدَقَةُ كَتَحْرِيمِهَا عَلٰى غَيْرِهِمْ مِنْ وَلَدِ هَاشِمٍ، كَمَا زَعَمَ اَبُوْ حَيَّانَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، اَنَّ آلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ، آلُ عَلِيٍّ، وَآلُ عُقَيْلٍ، وَآلُ الْعَبَّاسِ، وَآلُ الْمُطَّلِبِ . وَكَانَ الْمُطَّلِبِيُّ يَقُوْلُ: اِنَّ آلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنُو هَاشِمٍ، وَبَنُو الْمُطَّلِبِ الَّذِيْنَ عَوَّضَهُمُ اللّٰهُ مِنَ الصَّدَقَةِ سَهْمَ الصَّدَقَةِ مِنَ الْغَنِيمَةِ فَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَسْمِهِ سَهْمَ ذِى الْقُرْبٰى مِنْ بَنِىْ هَاشِمٍ، وَبَنِى الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ اَرَادَ بِقَوْلِهِ ذَوِى الْقُرْبٰى بَنِىْ هَاشِمٍ، وَبَنِى الْمُطَّلِبِ دُوْنَ غَيْرِهِمْ مِنْ اَقَارِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں اس بات پر دلالت موجود ہے حضرت عبدالمطلب کی آل کے لئے صدقہ استعمال کرنا اسی طرح حرام ہے، جس طرح حضرت ہاشم کی اولاد سے تعلق رکھنے والے دیگر افراد کے لئے حرام ہے۔

جیسا کہ ابوحیان نے یزید بن حیان کے حوالے سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

''نبی اکرم ﷺ کی وہ آل جس کے لئے صدقہ استعمال کرنا حرام ہے اس سے مراد حضرت علی' حضرت عقیل' حضرت عباس اور حضرت مطلب کی آل ہے''۔

جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی آل سے مراد بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں۔

جنہیں اللہ تعالیٰ نے صدقے کی جگہ مال غنیمت میں سے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ قرابت کا حصہ عطا کیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ذوی القربیٰ کے حصے کی تقسیم کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے' یہ بنو ہاشم اور بنو مطلب میں تقسیم ہوگا۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول کے ذریعے ''اور قریبی رشتے داروں میں'' سے مراد بنو ہاشم اور بنو مطلب لیے ہیں۔ ان کے علاوہ نبی اکرم ﷺ کے دوسرے رشتے دار مراد نہیں ہیں۔

2357 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ وَهُوَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ التَّيْمِيُّ الرَّبَابُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ قَالَ:

متنِ حدیث: انْطَلَقْتُ اَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَمُرَةَ، وَعَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ، اِلَى زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، فَجَلَسْنَا اِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: يَا زَيْدُ رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ، وَسَمِعْتَ حَدِيْثَهُ، وَغَزَوْتَ مَعَهُ لَقَدْ اَصَبْتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا . حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ حَدِيْثًا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا شَهِدْتَ مَعَهُ قَالَ: بَلٰى، ابْنَ اَخِي، لَقَدْ قَدِمَ عَهْدِي، وَكَبُرَتْ سِنِّي، وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِيْ كُنْتُ اَعِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوْهُ، وَمَا لَمْ اُحَدِّثْكُمُوْهُ، فَلَا تُكَلِّفُوْنِيْ قَالَ: قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمٍّ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ: " اَمَّا بَعْدُ، اَيُّهَا النَّاسُ، فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّي فَاُجِيبَهُ، وَاِنِّيْ تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ، فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ، مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهِ وَاَخَذَ بِهِ كَانَ عَلَى الْهُدٰى، وَمَنْ تَرَكَهُ وَاَخْطَاَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ، وَاَهْلُ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِي، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ." قَالَ حُصَيْنٌ: فَمَنْ اَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ؟ اَلَيْسَتْ نِسَاؤُهُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ؟ قَالَ: بَلٰى، نِسَاؤُهُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ، وَلٰكِنَّ اَهْلَ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ قَالَ: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: " آلُ عَلِيٍّ، وَآلُ عُقَيْلٍ، وَآلُ جَعْفَرٍ، وَآلُ الْعَبَّاسِ قَالَ حُصَيْنٌ: وَكُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- یوسف بن موسیٰ --- جریر اور محمد بن فضیل --- ابوحیان تیمی --- یحییٰ بن سعید تیمی الرباب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: یزید بن حیان بیان کرتے ہیں:

میں' حصین بن سمرہ اور عمرو بن مسلم' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ہم ان کے پاس بیٹھ گئے' تو حصین نے ان سے کہا: اے حضرت زید! آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نمازیں ادا کی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی بات چیت سنی ہے۔ آپ ﷺ کے ساتھ غزوات میں حصہ لیا ہے۔

اے حضرت زید! آپ نے بہت زیادہ بھلائی حاصل کی ہے' تو اے حضرت زید! آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنایئے جو آپ

نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہو اور آپ اس وقت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہوں' تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں!

اے میرے بھتیجے! میری عمر کا ایک زمانہ گزر گیا ہے' میری عمر زیادہ ہو گئی ہے' اور میں بعض وہ باتیں بھول چکا ہوں' جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سن کر یاد کی تھیں' تو میں تمہیں جو حدیث بیان کروں اسے قبول کر لو اور جو حدیث میں تمہیں بیان نہ کروں اس کے بارے میں مجھے پابند نہ کرو۔

پھر حضرت زید نے بتایا ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے آپ اس پانی کے قریب ہمیں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تھے' جس کا نام ''خم'' ہے۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد وعظ ونصیحت کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

امابعد! اے لوگو! میں ایک انسان ہوں۔ ہوسکتا ہے عنقریب میرے پروردگار کا فرستادہ میرے پاس آئے اور مجھے اس کے کہنے کو قبول کرنا پڑے۔ میں تمہارے درمیان دو وزنی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ان میں سے پہلی چیز ''کتاب اللہ'' ہے' جس میں ہدایت اور نور موجود ہے۔ جو شخص اسے مضبوطی سے تھام لے گا' اور اس سے استفادہ کرے گا وہ ہدایت پر گامزن رہے گا' اور جو شخص اسے چھوڑ دے گا' اور اس سے الگ ہو گا' تو وہ گمراہی پر چلا جائے گا' اور (دوسری چیز) میرے ''اہل بیت'' ہیں۔ میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔

یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی:

حصین نے دریافت کیا۔ نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت سے مراد کون لوگ ہیں؟ اے حضرت زید! کیا نبی اکرم ﷺ کی ازواج آپ کے اہل بیت میں شامل نہیں ہیں؟

تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ کی ازواج بھی آپ کے اہل بیت میں شامل ہیں' لیکن نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت سے مراد وہ لوگ ہیں' جن کے لئے زکوٰۃ لینا حرام ہے۔

حصین نے دریافت کیا وہ کون لوگ ہیں' تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے بتایا: وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آل' حضرت عقیل کی آل' حضرت جعفر کی آل اور حضرت عباس کی آل ہے۔

حصین نے دریافت کیا: کیا ان سب کے لئے زکوٰۃ لینا حرام ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

بَابُ اِعْطَاءِ الْفُقَرَاءِ مِنَ الصَّدَقَةِ اِتْبَاعًا لِاَمْرِ اللّٰهِ فِيْ قَوْلِهِ: (اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ) (التوبة: 60)

باب 78: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی پیروی کرتے ہوئے غریبوں کو صدقہ دینا

''بے شک صدقات غریبوں کے لئے ہیں''

2358 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: وَحَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ اَبِي سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيَّ، حَدَّثَهُ، عَنْ شَرِيْكِ بْنِ اَبِي نَمِرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

عَمْرِو بْنِ تَمَامٍ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، وَيَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ الْكِنَانِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ:

متن حدیث: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ عَقَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ؟ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ قَالَ فَقُلْنَا لَهُ: هٰذَا الْأَبْيَضُ، الرَّجُلُ الْمُتَّكِئُ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَجَبْتُكَ قَالَ لَهُ الرَّجُلُ: إِنِّي سَائِلُكَ، فَمُشَدِّدٌ مَسْأَلَتَكَ، فَلَا تَأْجِدَنَّ فِي نَفْسِكَ عَلَيَّ قَالَ: سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ: أَنْشُدُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ، آللّٰهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ: أَنْشُدُ اللّٰهَ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ: فَأَنْشُدُكَ اللّٰهَ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلَى فُقَرَائِنَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ: قَدْ آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ، وَأَنَا رَسُولُ مَنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي، وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ، أَخُو سَعْدِ بْنِ الْحَكَمِ. أَلْفَاظُهُمْ قَرِيبَةٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ، وَهٰذَا حَدِيثُ ابْنِ وَهْبٍ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي هٰذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الصَّدَقَةَ الْمَفْرُوضَةَ غَيْرُ جَائِزٍ دَفْعُهَا إِلَى غَيْرِ الْمُسْلِمِينَ، وَإِنْ كَانُوا فُقَرَاءَ أَوْ مَسَاكِينَ؛ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَ أَنَّ اللّٰهَ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَاءِ الْمُسْلِمِينَ، وَيَقْسِمَهَا عَلَى فُقَرَائِهِمْ لَا عَلَى فُقَرَاءِ غَيْرِهِمْ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- لیث بن سعد -- سعید بن ابوسعید مقبری -- شریک بن ابونمر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

(یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن عمرو بن تمام مصری -- نصر بن عبدالجبار اور یحییٰ بن بکیر -- لیث -- سعید بن ابوسعید مقبری -- شریک بن عبداللہ بن ابونمر الکنانی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ایک شخص اونٹ پر سوار ہو کر آیا اس نے مسجد کے پاس اپنا اونٹ بٹھا دیا پھر اسے باندھ دیا پھر اس نے دریافت کیا: آپ میں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت لوگوں کے درمیان ٹیک لگا کے بیٹھے ہوئے تھے۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے اس سے کہا: یہ سفید رنگ کے مالک جو صاحب ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے (یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں)

وہ شخص بولا: اے عبدالمطلب کے صاحبزادے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: میں تمہیں جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

اس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی میں آپ سے کچھ سوالات کروں گا اور سوالات کرنے میں میرا لہجہ تیز ہو سکتا ہے تو

آپ مجھ سے ناراض نہ ہوئیے گا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں جو مناسب لگے تم پوچھ لو۔ اس نے کہا: میں آپ کو اس پروردگار کا واسطہ دیتا ہوں جو آپ کا بھی پروردگار ہے اور آپ سے پہلے لوگوں کا بھی پروردگار ہے۔

کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام بنی نوع انسان کی طرف مبعوث کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: اللہ کی قسم! جی ہاں۔ وہ شخص بولا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے' آپ روزانہ دن اور رات میں پانچ نمازیں ادا کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: اللہ کی قسم! جی ہاں

اس نے دریافت کیا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے' آپ یہ زکوٰۃ ہمارے خوشحال لوگوں سے وصول کر کے اسے ہمارے غریبوں میں تقسیم کر دیں۔

نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: اللہ کی قسم! جی ہاں۔ وہ شخص بولا آپ جو تعلیمات لے کر آئے ہیں میں ان پر ایمان لاتا ہوں۔ میں اپنی قوم کا نمائندہ ہوں اور میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے۔ میرا تعلق بنو سعد بن حکم سے ہے۔

روایت کے الفاظ ایک دوسرے کے قریب ہیں اور اس روایت کے الفاظ ابن وہب کے نقل کردہ ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس روایت میں اس بات پر دلالت موجود ہے' فرض زکوٰۃ غیر مسلم کو دینا جائز نہیں ہے' اگرچہ وہ غریب اور مسکین ہی کیوں نہ ہو کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بتائی ہے' اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے' آپ خوشحال مسلمانوں سے زکوٰۃ وصول کر کے اسے غریب مسلمانوں میں تقسیم کر دیں' نہ کہ دوسرے (مذہب والوں میں تقسیم کریں)۔

بَابُ صَدَقَةِ الْفَقِيرِ الَّذِیْ يَجُوزُ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فِي الصَّدَقَةِ

وَالدَّلِيلِ عَلٰى اَنْ لَّا وَقْتَ فِيمَا يُعْطَى الْفَقِيرُ مِنَ الصَّدَقَةِ اِلَّا قَدْرًا يَسُدُّ خُلَّتَهُ وَفَاقَتَهُ

باب **79**: ایسے فقیر کو صدقہ کرنا جس کے لئے یہ بات جائز ہو کہ وہ زکوٰۃ مانگ سکتا ہو

اور اس بات کی دلیل کہ فقیر کو دینے کے لئے کوئی متعین مقدار مقرر نہیں کی گئی ہے' البتہ اتنی مقدار دینی چاہئے جس کے ذریعے اس کی محتاجی اور فاقہ ختم ہو جائے

2359 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَحَفْصُ بْنُ عَمْرٍو الرَّبَالِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا

2359- وهو في "مصنف عبد الرزاق" ."2008" ومن طريقه أخرجه الطبراني في "الكبير" "946"/18، والبغوي "1625". واخرجه احمد 3/477و 5/60، والحميدي "819"، والدارمي 1/396، ومسلم "1044" في الزكاة: باب من لا تحل له المسألة، وأبو داؤد "1640" في الزكاة: باب ما تجوز فيه المسألة، والنسائي 5/89 في الزكاة: باب الصدقة لن تحمل بحمالة، و5/96- 97، باب فضل من لا يسأل الناس شيئاً، وأبو عبيد في "الأموال" "1722" و "1723"، وابن خزيمة "2359"و "2360" و "2375"، وابن الجارود "367"، والطحاوي 2/17-18، والطبراني "947"/18 و "948" و "949" و "950" و "951" و "952" و "953" و "954" و "955"، والبيهقي 6/73، والدارقطني 2/119و 120، والبغوي "1626" من طرق عن هارون بن رئاب، بهذا الإسناد.

اَیُّوْبُ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیلُ یَعْنِی ابْنَ اِبْرَاهِیمَ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ رِیَابٍ، عَنْ کِنَانَةَ بنِ نُعَیْمٍ، عَنْ قَبِیصَةَ قَالَ:

متن حدیث: اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَعِیْنُهُ فِی حَمَالَةٍ، فَقَالَ: "اَقِمْ عِنْدَنَا، فَاِمَّا اَنْ نَتَحَمَّلَهَا عَنْكَ، وَاِمَّا اَنْ نُعِیْنَكَ فِیْهَا وَاعْلَمْ: اَنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلَاثَةٍ: رَجُلٌ یَحْمِلُ حَمَالَةً عَنْ قَوْمٍ، فَسَاَلَ فِیْهَا حَتّٰی یُؤَدِّیَهَا، ثُمَّ یُمْسِكُ. وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اَذْهَبَتْ بِمَالِهِ، فَیَسْاَلُ حَتّٰی یُصِیبَ سِدَادًا مِنْ عَیْشٍ، اَوْ قِوَامًا مِنْ عَیْشٍ، ثُمَّ یُمْسِكُ. وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَشَهِدَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِی الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ، اَوْ مِنْ ذِی الصَّلَاحِ اَنْ قَدْ حَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ فِیْهَا حَتّٰی یُصِیبَ سِدَادًا مِنْ عَیْشٍ، وَقِوَامًا مِنْ عَیْشٍ، ثُمَّ یُمْسِكُ، وَمَا سِوٰی ذٰلِكَ مِنَ الْمَسَائِلِ سُحْتٌ یَاْکُلُهُ صَاحِبُهُ یَا قَبِیصَةُ سُحْتًا" هٰذَا حَدِیْثُ الثَّقَفِیِّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار اور حفص بن عمر دربالی -- عبدالوہاب -- ایوب (یہاں تحویل سند ہے) علی بن حجر -- اسماعیل ابن ابراہیم -- ایوب -- ہارون بن ریاب -- کنانہ بن نعیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ادائیگی کے سلسلے میں مدد مانگنے کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم ہمارے پاس ٹھہرے رہو یا وہ ادائیگی ہم اپنے ذمے لے لیں گے یا اس بارے میں تمہاری مدد کر دیں گے اور یہ بات جان لو کہ مانگنا کسی بھی شخص کے لئے جائز نہیں ہے سوائے تین میں سے کسی ایک فرد کے لئے وہ شخص جس نے کسی کی طرف سے ادائیگی اپنے ذمے لی ہو تو وہ اس بارے میں مانگے گا یہاں تک کہ جب وہ ادائیگی کر دے گا تو پھر مانگنے سے رک جائے گا۔ وہ شخص جسے کوئی آفت لاحق ہو جائے جو اس کے مال کو تباہ کر دے تو وہ شخص مانگے گا یہاں تک کہ اس کی ضروریات کا سامان پورا ہو جائے۔ پھر اس کے بعد وہ رک جائے گا۔

ایک وہ شخص جسے فاقہ لاحق ہو اور اس کی قوم کے تین تجربہ کار افراد اس کے بارے میں یہ گواہی دیدیں۔

یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی میں شک ہے (یہ گواہی دیں کہ) اس کے لئے مانگنا جائز ہو گیا ہے۔

تو وہ شخص مانگ سکتا ہے یہاں تک کہ جب اس کی ضروریات پوری ہو جائیں تو پھر وہ مانگنے سے رک جائے۔

اس کے علاوہ جو کچھ مانگا جائے گا وہ حرام ہوگا۔ اے قبیصہ! اسے کھانے والا حرام کھائے گا۔

یہ الفاظ ثقفی کی نقل کردہ روایت کے ہیں۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ شَهَادَةَ ذَوِي الْحِجَا فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ هِيَ الْيَمِينُ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمَّى الْيَمِينَ فِي اللِّعَانِ شَهَادَةً

باب 80: اس بات کی دلیل کہ یہاں ''تین سمجھدار لوگوں کی گواہی'' سے مراد قسم اٹھانا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لعان میں بھی قسم اٹھانے کو گواہی دینے کا نام دیا ہے

2360 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ، أَخْبَرَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ قَالَ: قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ رِيَابٍ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ هُوَ كِنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنْتُ عِنْدَ قَبِيصَةَ جَالِسًا فَأَتَاهُ نَفَرٌ مِنْ قَوْمِهِ يَسْأَلُونَهُ فِي نِكَاحِ صَاحِبِهِمْ، فَأَبَى أَنْ يُعْطِيَهُمْ، وَأَنْتَ سَيِّدُ قَوْمِكَ، فَلِمَ لَمْ تُعْطِهِمْ شَيْئًا؟ قَالَ: إِنَّهُمْ سَأَلُونِي فِي غَيْرِ حَقٍّ لَوْ أَنَّ صَاحِبَهُمْ عَمَدَ إِلَى ذَكَرِهِ فَعَصَّهُ حَتّٰى يَيْبَسَ لَكَانَ خَيْرًا لَهُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ الَّتِي سَأَلُونِي: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا تَحِلُّ الْمَسْأَلَةُ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ: لِرَجُلٍ أَصَابَتْ مَالَهُ جَائِحَةٌ، فَيَسْأَلُ حَتّٰى يُصِيبَ سَوَادًا مِنْ مَعِيشَةٍ، ثُمَّ يُمْسِكُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ. وَرَجُلٌ حَمَلَ بَيْنَ قَوْمِهِ حَمَالَةً، فَيَسْأَلُ حَتّٰى يُؤَدِّيَ حَمَالَتَهُ، ثُمَّ يُمْسِكُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ. وَرَجُلٌ يُقْسِمُ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ بِاللّٰهِ لَقَدْ حَلَّتْ لِفُلَانٍ الْمَسْأَلَةُ، فَمَا كَانَ سِوَى ذٰلِكَ فَهُوَ سُحْتٌ لَا يَأْكُلُ إِلَّا سُحْتًا"

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی--بشر ابن بکر--اوزاعی--ہارون بن ریاب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابوبکر کنانہ بن نعیم بیان کرتے ہیں:

میں حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ان کے قوم کے کچھ افراد ان کے پاس آئے اور اپنے ایک ساتھی کے نکاح کے بارے میں ان سے مدد مانگی تو انہوں نے ان لوگوں کو کچھ دینے سے انکار کر دیا۔

(میں نے ان سے کہا:) آپ اپنی قوم کے سردار ہیں آپ انہیں کچھ بھی نہیں دیں گے؟ تو حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ان لوگوں نے مجھ سے ناحق طور پر مانگا ہے اگر ان کا ساتھی اپنی شرمگاہ کو پکڑ کر اسے زور سے دباتا یہاں تک کہ وہ خشک ہو جاتی تو یہ اس کے لئے اس مانگنے سے زیادہ بہتر تھا جو انہوں نے مجھ سے مانگا ہے۔

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مانگنا صرف تین لوگوں کے لئے جائز ہے۔

ایک وہ شخص جس کے مال کو کوئی مصیبت لاحق ہو جائے وہ مانگے گا یہاں تک کہ جب اس کی ضروریات پوری ہو جائیں تو وہ مانگنے سے رک جائے گا۔

وہ شخص جس نے کسی قوم کا تاوان ادا کرنا ہو وہ مانگے گا یہاں تک کہ جب وہ اپنا تاوان ادا کر دے گا تو پھر مانگنے سے رک

جائے گا۔
وہ شخص جس کی قوم کے تین ذی شعور لوگ اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ کہیں فلاں شخص کے لیے مانگنا جائز ہو گیا ہے (وہ مانگ سکتا ہے)
اس کے علاوہ جو مانگے گا وہ حرام ہو گا اور وہ شخص صرف حرام کھائے گا۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ اِعْطَاءِ مَنْ لَّهُ ضَيْعَةٌ مِنَ الصَّدَقَةِ، اِذَا اَصَابَتْ غَلَّتَهُ جَائِحَةٌ اَذْهَبَتْ غَلَّتَهُ قَدْرَ مَا يَسُدُّ فَاقَتَهُ

باب 81: جس شخص کو زرعی پیداوار میں کوئی آفت لاحق ہو جائے جو اس کے اناج کو برباد کر دے تو ایسے شخص کو اتنا دینا جائز ہے جس سے اس کا فاقہ ختم ہو جائے

2361 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ رِيَابٍ، حَدَّثَنَا كِنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ الْعَدَوِيُّ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ الْهِلَالِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَسْاَلُهُ فِيْهَا، فَقَالَ: اَقِمْ يَا قَبِيصَةُ، حَتّٰى تَاْتِيَنِي الصَّدَقَةُ فَآمُرُ لَكَ بِهَا، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلَاثَةٍ: رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ - اَوْ قَالَ سِدَادًا - مِنْ عَيْشٍ. وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ. وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ، فَحَلَّتْ لَهُ الصَّدَقَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ، فَمَا سِوٰى ذٰلِكَ يَا قَبِيصَةُ، سُحْتٌ يَاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حماد ابن زید -- ہارون بن ریاب -- کنانہ بن نعیم عدوی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میرے ذمے ایک ادائیگی لازم ہو گئی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ میں آپ سے اس بارے میں مانگوں تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے قبیصہ! تم یہاں سے جاؤ جب ہمارے پاس مال آئے گا تو میں تمہارے بارے میں کوئی ہدایت کر دوں گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ لینا صرف تین میں سے ایک فرد کے لئے جائز ہے۔

2361- واخرجه الطيالسي (1327)، وابن أبي شيبة 3/210-211، والدارمي 1/396، ومسلم (1044) في الزكاة: باب من تحل له المسالة، وابو داؤد (1640) في الزكاة. باب ما تجوز فيه المسألة، والنسائي 5/88-89 في الزكاة: باب الصدقة لمن تحمل حمالة، والطحاوي 2/18، والبيهقي 7/21 و23 من طرق عن حماد بن زيد، بهٰذا الإسناد. وتقدم برقم (1291) من طريق اخر، وسيرد برقم (4820).

ایک وہ شخص جس کے ذمے کوئی ادائیگی لازم ہو جائے اس کے لئے مانگنا جائز ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی ضرورت پوری ہو جائے۔

ایک وہ شخص جسے کوئی آفت لاحق ہو جائے جو اس کے مال کو برباد کر دے تو اس کے لئے مانگنا جائز ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی ضرورت پوری ہو جائے۔

ایک وہ شخص جسے فاقہ لاحق ہو اس کے لئے زکوٰۃ لینا جائز ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی ضرورت پوری ہو جائے۔اے قبیصہ اس کے علاوہ اور جو بھی ہوگا' وہ حرام ہوگا اسے لینے والے حرام کھائے گا۔

بَابُ اِعْطَاءِ الْيَتَامٰى مِنَ الصَّدَقَةِ اِذَا كَانُوا فُقَرَاءَ

اِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ فَاِنَّ فِي النَّفْسِ مِنْ اَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ، وَاِنْ لَّمْ يَثْبُتْ هٰذَا الْخَبَرُ، فَالْقُرْآنُ كَافٍ فِي نَقْلِ الْخَبَرِ الْخَاصِّ فِيهِ، قَدْ اَعْلَمَ اللّٰهُ فِي مُحْكَمِ تَنْزِيلِهِ اَنَّ لِلْفُقَرَاءِ قِسْمٌ فِي الصَّدَقَاتِ، فَالْفَقِيرُ - كَانَ يَتِيمًا اَوْ غَيْرَ يَتِيمٍ - فَلَهُ فِي الصَّدَقَةِ قِسْمٌ بِنَصِّ الْكِتَابِ

باب 82: زکوٰۃ میں سے یتیموں کو ادائیگی کرنا جبکہ وہ غریب ہوں لیکن یہ شرط ہے' یہ روایت مستند ہو۔

کیونکہ میرے ذہن میں اشعث بن سوار نامی راوی کے حوالے سے کچھ الجھن ہے۔اگر یہ روایت ثابت نہیں ہوتی' تو بھی اس بارے میں خاص مفہوم والی خبر نقل کرنے میں قرآن کافی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی محکم کتاب میں یہ حکم بیان کر دیا ہے' فقراء کو بھی زکوٰۃ ادا کی جائے گی' تو فقیر خواہ یتیم ہو' یا یتیم نہ ہو اسے صدقہ وصول کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

یہ بات ''کتاب اللہ'' کی نص سے ثابت ہے۔

2362 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِيَائِنَا، فَجَعَلَهَا فِي فُقَرَائِنَا، وَكُنْتُ غُلَامًا يَتِيمًا فَاَعْطَانِي مِنْهُ قَلُوصًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن سعید بن مسروق کندی --حفص ابن غیاث-- اشعث --عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص ہمارے پاس آیا اس نے ہمارے خوشحال لوگوں سے زکوٰۃ وصول کی اور اسے ہمارے غریبوں میں تقسیم کرنا شروع کیا میں اس وقت ایک یتیم لڑکا تھا تو اس نے مجھے اس میں سے ایک جوان اونٹنی دی۔

بَابُ ذِكْرِ صِفَةِ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ أَمَرَ اللّٰهُ بِإِعْطَائِهِمْ مِنَ الصَّدَقَةِ

باب 83: ان مسلمانوں کی صفت جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے' انہیں زکوٰۃ دی جائے

2363 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَيْسَ الْمِسْكِينُ بِالطَّوَّافِ، وَلَا بِالَّذِي تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ، وَلَا اللُّقْمَتَانِ، وَلَا التَّمْرَةُ وَلَا التَّمْرَتَانِ، وَلٰكِنَّ الْمِسْكِينَ الْمُتَعَفِّفُ الَّذِي لَا يَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا، وَلَا يُفْطَنُ لَهُ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --سلم بن جنادہ --ابومعاویہ --اعمش --ابوصالح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مسکین وہ نہیں ہے (جو مانگنے کے لئے لوگوں کے گھروں کا) بہت زیادہ چکر لگاتا ہو' نہ وہ ہے' جو ایک لقمہ یا دو لقمے لے کر واپس چلا جاتا ہو' یا ایک یا دو کھجوریں لے کر واپس چلا جاتا ہو۔ مسکین وہ شخص ہے' جو مانگنے سے بچتا ہے' اور لوگوں سے کچھ نہیں مانگتا اور اس کی حالت سے اندازہ بھی نہیں ہو' پاتا کہ اسے کچھ صدقہ ہی دیدیا جائے۔

بَابُ إِعْطَاءِ الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ مِنْهَا رِزْقًا لِعَمَلِهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا) (التوبة: 60) الْآيَةَ

باب 84: زکوٰۃ وصول کرنے والے اہلکار کو زکوٰۃ میں سے اس کے کام کی وجہ سے کچھ معاوضہ دینا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک زکوٰۃ غریبوں کے لئے' مسکینوں کے لئے اور وصول کرنے والے اہلکاروں کے لئے ہے''۔

2364 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ قَالَ:

2363- وأخرجه أحمد 2/457 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1476" في الزكاة: باب قول الله تعالى: (لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا) (البقرة: من الآية 273)، والدارمي 1/379 من طريقين عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 2/260 و469 من طريقين عن محمد بن زياد، به. وأخرجه أحمد 2/316، والبيهقي 7/11، والبغوي "1603" من طريق عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أبي هريرة. أخرجه البخاري "4539" في التفسير: باب (لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا) (البقرة: من الآية 273)، ومسلم "1093" "102" في الزكاة: باب المسكين الذي لا يجد غنى ولا يفطن له فيتصدق عليه، والبيهقي 4/195 و7/11 من طرق عن عطاء بن يسار وعبد الرحمٰن ابن أبي عمرة الأنصاري، عن أبي هريرة. وأخرجه النسائي 5/84- 85 في الزكاة: باب تفسير المسكين، من طريق عطاء، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/493، وأبو داوٗد "1631" في الزكاة: باب من يعطى من الصدقة

متنِ حدیث: اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا، وَادَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ، فَقُلْتُ: اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ، وَاَجْرِي عَلَى اللّٰهِ، فَقَالَ: خُذْ مَا اَعْطَيْتُكَ، فَاِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَمَّلَنِي، فَقُلْتُ: مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ اَنْ تَسْاَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ.

توضیحِ راوی: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: "ابْنُ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيُّ: اَحْسِبُهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ"

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--- ربیع بن سلیمان مرادی--- شعیب--- لیث--- بکیر--- بسر بن سعید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابن ساعدی مالکی بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے زکوٰۃ وصول کرنے کا اہلکار مقرر کیا جب میں اس سے فارغ ہوا تو میں نے انہیں تمام ادائیگی کر دی تو انہوں نے مجھے معاوضہ دینے کا حکم دیا میں نے یہ کہا میں نے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے یہ کام کیا ہے اور میرا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: میں جو تمہیں دے رہا ہوں تم اسے حاصل کر لو۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں میں نے بھی یہ کام کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کا معاوضہ دیا تھا میں نے بھی اسی طرح گزارش کی تھی۔ جس طرح تم نے کہا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: جب تمہارے مانگے بغیر کوئی چیز تمہیں دے جا رہی ہو تو اسے کھالو اور صدقہ بھی کر دو۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابن صاعدی مالکی نامی راوی کے بارے میں میرا یہ خیال ہے اس سے مراد عبداللہ بن سعد بن ابوسرح ہے۔

2365 - قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ الْاَيْلِيُّ، اَخْبَرَنَا، اَنَّ سَلَامَةَ بْنَ رَوْحٍ، حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ، اَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزّٰى، اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ، اَخْبَرَهُ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي خِلَافَتِهِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اَلَمْ اُحَدَّثْ اَنَّكَ تَلِي مِنْ اَعْمَالِ النَّاسِ عَمَلًا، فَاِذَا اُعْطِيتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا؟ فَقُلْتُ: بَلٰى قَالَ عُمَرُ: فَمَا اَنْزَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قُلْتُ: لِي اَفْرَاسٌ وَاَعْبُدٌ، وَاَنَا بِخَيْرٍ، فَاُرِيدُ اَنْ يَكُوْنَ عَمَلِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَلَا تَفْعَلْ، فَاِنِّي قَدْ كُنْتُ

2364- وأخرجه أحمد 1/52، والدارمي 1/388، ومسلم (1045) (112) في الزكاة: باب إباحة الأخذ لمن أُعطي مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ وَلَا اِشْرَافِ نَفْسٍ. وأبو داود (1647) في الزكاة: باب في الاستعفاف، و (2944) في الخراج والإمارة: باب أرزاق العمال، والنسائي 5/102 في الزكاة. باب من آتاه الله عز وجل مالًا من غير مسألة وابن خزيمة (2364)، والبيهقي 7/15 من طريق عن الليث، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه عبد الرزاق (20046)، وأحمد 1/17 و40، والحميدي، (21)، والبخاري (7163) في الأحكام. باب رزق الحاكم والعاملين عليها، والنسائي 5/103 و104، وابن خزيمة (2365) من طريق عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ حويطب بن عبد العزى، عن عبد الله بن السعدي، عن عمر. وفي هذا الإسناد لطيفة، فقد اجتمع فيه أربعة من الصحابة هم: السائب وحويطب وابن السعدي وعمر. وأخرجه أحمد 1/21، والدارمي 1/388، ومسلم (1045)، والنسائي 5/105، وابن خزيمة (2366)، والبغوي (1629) من طرق عن عبد الله ابن عمر، عن أبيه، نحوه.

اَرَدْتُ الَّذِیْ اَرَدْتَ، فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْطِیْنِیَ الْعَطَاءَ، فَاَقُوْلُ اَعْطِهِ اَفْقَرَ اِلَیْهِ مِنِّی، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: خُذْ فَتَقَوَّ بِهٖ، اَوْ تَصَدَّقْ، وَمَا جَاءَ كَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ، وَاَنْتَ غَیْرُ مُشْرِفٍ، وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ، وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) محمد بن عزیز الایلی --- سلامہ بن روح --- عقیل --- ابن شہاب زہری --- سائب بن یزید --- حویطب بن عبدالعزی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: عبداللہ بن سعد بن ابوسرح بیان کرتے ہیں:

وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: مجھے پتہ چلا ہے' تم سرکاری ذمے داریاں سرانجام دیتے رہے اور جب تمہیں تنخواہ دی گئی تو تم نے اسے پسند نہیں کیا۔

میں نے جواب دیا: جی ہاں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: تم نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے جواب دیا: میرے پاس گھوڑے بھی ہیں غلام بھی ہیں۔ میں اچھی حالت میں ہوں' میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا کام مسلمانوں کے لئے صدقہ ہو' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم ایسا نہ کرو کیونکہ میں نے بھی وہی ارادہ کیا تھا جو تم نے ارادہ کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تنخواہ دی۔ میں نے عرض کی: آپ یہ تنخواہ اس شخص کو دیں جسے اس کی مجھ سے زیادہ ضرورت ہو۔

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ مال عطا کیا' تو میں نے عرض کی: آپ یہ اسے دیں جس کو مجھ سے زیادہ اس کی ضرورت ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے حاصل کر کے اس سے خوراک حاصل کرو' اور اسے صدقہ بھی کرو تمہارے پاس جب یہ مال ایسی حالت میں آئے کہ تم کو اس کا لالچ نہ ہو اور تم نے اسے مانگا نہ ہو' تو تم اسے حاصل کرلو اور جو ایسا نہ ہو' تو اپنے آپ کو اس کے پیچھے نہ لے جاؤ۔

2366 - وَحَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِیْهِ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعْطِی ابْنَ الْخَطَّابِ، فَیَقُوْلُ عُمَرُ: اَعْطِهِ اَفْقَرَ اِلَیْهِ مِنِّی، فَقَالَ: خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ، اَوْ تَصَدَّقْ، وَذَکَرَ الْحَدِیْثَ.

اسناد دیگر: قَالَ عَمْرٌو: وَحَدَّثَنِی ابْنُ شِهَابٍ بِمِثْلِ ذٰلِكَ. عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ، عَنْ حُوَیْطِبِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰی، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّعْدِیِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- یونس بن عبدالاعلیٰ --- ابن وہب --- عمرو بن حارث --- ابن شہاب زہری (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سالم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کچھ عطا کیا' تو انہوں نے عرض کی: آپ یہ اسے دیں جس کو مجھ سے زیادہ اس کی ضرورت ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے لو اور اسے اپنے مال میں شامل کرلو یا صدقہ کر دو۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الْعَامِلَ عَلَى الصَّدَقَةِ اِنْ عَمِلَ عَلَيْهَا مُتَطَوِّعًا بِالْعَمَلِ بِغَيْرِ اِرَادَةٍ وَنِيَّةٍ لِاَخْذِ عُمَالَةٍ عَلَى عَمَلِهِ فَاَعْطَاهُ الْاِمَامُ لِعُمَالَتِهِ رِزْقًا مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ وَلَا اِشْرَافٍ، فَجَائِزٌ لَهُ اَخْذُهُ

باب 85: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص اگر نفلی طور پر یہ کام کرتا ہے اور وہ اپنے کام کا معاوضہ لینے کا ارادہ یا نیت نہیں کرتا تو بھی امام اس کے مانگے بغیر اس کے کام کا معاوضہ اسے ادا کرے گا اور اس شخص کے لئے اسے لینا جائز ہوگا

2367 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ زُهَيْرٍ عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ هِشَامٍ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ،

متنِ حدیث: عَنْ اَبِيهِ اَسْلَمَ، اَنَّهُ لَمَّا كَانَ عَامُ الرَّمَدَاتِ، وَاَجْدَبَتْ بِلَادُ الْاَرْضِ، كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، اِلَى الْعَاصِ بْنِ الْعَاصِ لَعَمْرِي مَا تُبَالِي اِذَا سَمِنْتَ، وَمَنْ قِبَلَكَ اَنْ اَعْجَفَ اَنَا وَمَنْ قِبَلِي، وَيَا غَوْثَاهُ. فَكَتَبَ عَمْرٌو: "سَلَامٌ، اَمَّا بَعْدُ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اَتَتْكَ عِيرٌ اَوَّلُهَا عِنْدَكَ، وَآخِرُهَا عِنْدِي، مَعَ اَنِّي اَرْجُو اَنْ اَجِدَ سَبِيلًا اَنْ اَحْمِلَ فِي الْبَحْرِ، فَلَمَّا قَدِمَتْ اَوَّلُ عِيرٍ دَعَا الزُّبَيْرَ، فَقَالَ: اخْرُجْ فِي اَوَّلِ هٰذِهِ الْعِيرِ، فَاسْتَقْبِلْ بِهَا نَجْدًا، فَاحْمِلْ اِلَى كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ قَدَرْتَ عَلَى اَنْ تَحْمِلَهُمْ، وَاِلَى مَنْ لَمْ تَسْتَطِعْ حَمْلَهُ فَمُرْ لِكُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ بِبَعِيرٍ بِمَا عَلَيْهِ، وَمُرْهُمْ فَلْيَلْبَسُوا كِيَاسَ الَّذِينَ فِيهِمُ الْحِنْطَةُ، وَلْيَنْحَرُوا الْبَعِيرَ، فَلْيَجْمُلُوا شَحْمَهُ، وَلْيَقْدُوا لَحْمَهُ، وَلْيَاْخُذُوا جِلْدَهُ، ثُمَّ لِيَاْخُذُوا كُمَّيَّةً مِنْ قَدِيدٍ، وَكُمَّيَّةً مِنْ شَحْمٍ، وَحَفْنَةً مِنْ دَقِيقٍ، فَيَطْبُخُوا، فَيَاْكُلُوا حَتّٰى يَاْتِيَهُمُ اللّٰهُ بِرِزْقٍ، فَاَبَى الزُّبَيْرُ اَنْ يَخْرُجَ، فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ لَا تَجِدُ مِثْلَهَا حَتّٰى تَخْرُجَ مِنَ الدُّنْيَا، ثُمَّ دَعَا آخَرَ اَظُنُّهُ طَلْحَةَ، فَاَبَى، ثُمَّ دَعَا اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ، فَخَرَجَ فِي ذٰلِكَ فَلَمَّا رَجَعَ بَعَثَ اِلَيْهِ بِاَلْفِ دِينَارٍ، فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ: اِنِّي لَمْ اَعْمَلْ لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ، وَلَسْتُ آخُذُ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا، فَقَالَ عُمَرُ: قَدْ اَعْطَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَشْيَاءَ بَعَثَنَا لَهَا فَكَرِهْنَا، فَاَبَى ذٰلِكَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاقْبَلْهَا اَيُّهَا الرَّجُلُ فَاسْتَعِنْ بِهَا عَلَى دُنْيَاكَ وَدِينِكَ فَقَبِلَهَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِي الْقَلْبِ مِنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ الْعَوْفِيِّ اِلَّا اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ قَدْ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَدْ خَرَّجْتُهُ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوزہیر عبدالمجید بن ابراہیم مصری -- شعیب ابن یحییٰ تجیبی -- لیث -- ہشام ابن سعد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) زید بن اسلم -- اپنے والد اسلم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

جب قحط پڑا اور زمین خشک ہوگئی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو خط لکھا

''یہ اللہ کے بندے ''عمر'' کی طرف سے ہے' جو مسلمانوں کا امیر ہے یہ عمرو بن العاص کی طرف خط ہے۔ میری عمر کی قسم! تم اور تمہاری طرف کے لوگ' جو موٹے تازے ہو رہے ہیں' انہیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے' میں اور ادھر کے لوگ کمزور ہوتے جا رہے ہیں' تو میں مدد کی اپیل کرتا ہوں۔

تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے انہیں جوابی خط میں لکھا۔ آپ پر سلام ہو' اما بعد! میں (آپ کی بات پر) حاضر رہوں۔ (آپ کی پکار پر) حاضر ہوں۔ آپ کے پاس ایک ایسا قافلہ آئے گا' جس کا پہلا اونٹ آپ کے پاس ہوگا اور آخری اونٹ میرے پاس ہوگا۔ مجھے یہ امید ہے' میں کوئی ایسا راستہ بھی پالوں گا کہ میں سمندری راستے سے بھی آپ کو کچھ بھجوا دوں۔

جب پہلا قافلہ پہنچا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: آپ اس پہلے قافلے کو لیں اور اسے لے کر بالائی علاقے کی طرف چلے جائیں۔

اور آپ اسے وہاں کے ہر گھر کے پاس لے کر جائیں جہاں تک آپ اسے لے کر جا سکتے ہیں اور وہاں تک بھی لے کر جائیں جہاں تک آپ اسے نہیں لے کر جا سکتے' اور ہر گھر کو ایک اونٹ اس کے ساز و سامان سمیت دیں۔

اور انہیں یہ ہدایت کریں کہ وہ گندم استعمال کریں' وہ اونٹوں کو ذبح کریں' چربی کو پگھلائیں گوشت پکائیں اس کی کھال استعمال کریں۔ پھر تھوڑا سا گوشت تھوڑی سی چربی اور تھوڑا سا آٹا لے کر اسے پکائیں اور اسے کھائیں' جب تک اللہ تعالیٰ انہیں مزید رزق عطا نہیں کرتا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جانے سے انکار کر دیا۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: اللہ کی قسم! تم دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے اس جیسا کام نہیں پاؤ گے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک اور صاحب کو بلایا میرا خیال ہے وہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے بھی ایسا کرنے سے انکار کر دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بلایا تو وہ ان لوگوں کے ساتھ چلے گئے۔

جب حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ واپس آئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک ہزار دینار بھجوائے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے خطاب کے صاحبزادے! میں نے یہ کام آپ کے لئے نہیں کیا بلکہ اللہ کی رضا کے لئے کیا ہے اس لیے میں اس کا کوئی معاوضہ وصول نہیں کروں گا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بھی اس طرح کے ایک کام کا معاوضہ عطا کیا تھا تو ہم نے اسے پسند نہیں کیا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اصرار کے ساتھ وہ دیا تھا تو اے شخص! تم بھی اسے قبول کر لو اور اس کے ذریعے اپنی دنیا اور اپنے دین میں مدد حاصل کرو۔

تو حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اسے حاصل کر لیا۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: عطیہ بن سعد عوفی کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے البتہ اس روایت کو زید بن اسلم نے عطاء بن یسار کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کیا ہے' جسے میں نے کسی دوسری جگہ پر نقل کیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ إِعْطَاءِ الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ عُمَالَةً مِنَ الصَّدَقَةِ وَإِنْ كَانَ غَنِيًّا

باب 86: اس بات کے تذکرہ زکوٰۃ میں سے زکوٰۃ وصول کرنے کے اہلکاروں کو حصہ دیا جائے گا اگرچہ وہ خوشحال ہوں

2368 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عِمْرَانَ هُوَ الْبَارِقِيُّ، عَنْ عَطِيَّةَ، مَعَ بَرَاءَتِي مِنْ عُهْدَتِهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ،

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ: الْعَامِلِ عَلَيْهَا، أَوْ غَارِمٍ، أَوْ مُشْتَرِيهَا، أَوْ عَامِلٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، أَوْ جَارٍ فَقِيرٍ يَتَصَدَّقُ عَلَيْهِ، أَوْ أَهْدَى لَهُ"

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن معمر بن ربعی قیسی-- ابوبکر حنفی-- سفیان-- عمران بارقی-- عطیہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

کسی خوشحال شخص کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے البتہ پانچ لوگوں کا حکم مختلف ہے۔

ایک وہ شخص جو زکوٰۃ وصول کرنے کا اہلکار ہو۔ ایک وہ شخص جو مقروض ہو۔ ایک وہ شخص جو اسے خرید لے۔ ایک وہ شخص جو اللہ کی راہ میں کام کرتا ہو۔ ایک وہ غریب پڑوسی جسے وہ چیز صدقہ کردے یا جسے تحفے کے طور پر وہ چیز بھیج دے۔

بَابُ فَرْضِ الْإِمَامِ لِلْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ رِزْقًا مَعْلُومًا

باب 87: امام کا زکوٰۃ حاصل کرنے کے اہلکار کے لئے متعین تنخواہ مقرر کرنا

2369 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا، فَمَا أَخَذَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غُلُولٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --زید بن اخزم طائی-- ابوعاصم-- عبدالوارث بن سعید-- حسین المعلم-- عبداللہ بن بریدہ-- اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جس شخص کو ہم کسی کام کا اہلکار مقرر کریں اور ہم اسے معاوضہ دیں تو اس کے علاوہ وہ جو کچھ لے گا وہ خیانت ہوگی۔

بَابُ إِذْنِ الْإِمَامِ لِلْعَامِلِ بِالتَّزْوِيجِ وَاتِّخَاذِ الْخَادِمِ وَالْمَسْكَنِ مِنَ الصَّدَقَةِ

باب 88: امام کا زکوٰۃ وصول کرنے کے اہلکار کو شادی کرنے کی اجازت دینا اور زکوٰۃ کے مال میں سے خادم یا رہائش حاصل کرنے کی اجازت دینا

2370 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَخْلَدِ بْنِ الْمُفْتِي، حَدَّثَنَا مُعَافَى هُوَ ابْنُ عِمْرَانَ الْمَوْصِلِيُّ، عَنِ

الْاَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متن حدیث: مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا، فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً، فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ خَادِمٌ، فَلْيَكْتَسِبْ خَادِمًا، وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ مَسْكَنٌ، فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَنًا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: "يَعْنِيْ الْمُعَافٰى اُخْبِرْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اتَّخَذَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَهُوَ غَالٌّ اَوْ سَارِقٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یحییٰ بن مخلد بن مفتی -- معافی بن عمران موصلی -- اوزاعی -- حارث بن یزید -- عبدالرحمٰن بن جبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت مستورد بن شداد بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

جو شخص ہمارا اہلکار ہو وہ اگر کوئی بیوی حاصل کرے (یعنی شادی کرلے) یا اس کے پاس خادم نہ ہو اور وہ خادم رکھ لے یا اس کے پاس رہائشی جگہ نہ ہو تو وہ رہائش رکھ لے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: معافی نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: مجھے اس بات کا پتہ چلا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص اس کے علاوہ کوئی کام کرے گا' تو وہ خیانت کرنے والا ہوگا' یا چوری کرنے والا ہوگا''۔

بَابُ ذِكْرِ اِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ مِنَ الصَّدَقَةِ لِيَسْلَمُوْا لِلْعَطِيَّةِ

باب 89: مؤلفۃ القلوب کو زکوۃ میں سے ادائیگی کرنا' تاکہ وہ اس عطیے کی وجہ سے اسلام قبول کرلیں' یا اسلام پر ثابت قدم ہوجائیں

2371 - سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَاَبُوْ مُوْسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُسْاَلْ شَيْئًا عَلَى الْاِسْلَامِ اِلَّا اَعْطَاهُ قَالَ: فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَسَاَلَهٗ، فَاَمَرَ لَهٗ بِشِيَاءٍ كَثِيْرَةٍ بَيْنَ جَبَلَيْنِ مِنْ شِيَاءِ الصَّدَقَةِ قَالَ: فَرَجَعَ اِلٰى قَوْمِهٖ، فَقَالَ: يَا قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَاِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِيْ عَطَاءً لَا يَخْشَى الْفَاقَةَ "

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار اور ابوموسیٰ -- ابن ابوعدی -- حمید -- موسیٰ بن انس (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے نام پر جو کچھ بھی مانگا گیا وہ آپ نے عطا کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اس نے آپ سے کوئی چیز مانگی تو نبی اکرم ﷺ نے اسے اتنی بکریاں دینے کا حکم دیا جو دو پہاڑوں کے درمیان آجاتی ہیں: وہ صدقے کی بکریاں تھیں۔

راوی کہتے ہیں: وہ شخص اپنی قوم کی طرف واپس گیا اور بولا: اے میری قوم تم لوگ اسلام قبول کرلو کیونکہ حضرت محمد ﷺ اتنا کچھ عطا کر دیتے ہیں اس کے بعد غربت کا خوف نہیں رہتا۔

2372 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا قَالَ: اَخْبَرَنَا اَنَسٌ:

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا اَتٰى نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَ لَهٗ بِشِيَاءٍ بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ اِلٰى قَوْمِهٖ، فَقَالَ: اَسْلِمُوا، فَاِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِي عَطَاءَ رَجُلٍ لَا يَخْشَى الْفَاقَةَ "

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- صنعانی --- معتمر --- حمید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے دو پہاڑوں کے درمیان آنے والی بکریاں اسے دینے کا حکم دیا وہ شخص اپنی قوم کی طرف واپس گیا اور بولا: تم لوگ اسلام قبول کرلو کیونکہ حضرت محمد ﷺ اتنا کچھ عطا کر دیتے ہیں اس کے بعد غربت کا خوف نہیں رہتا۔

بَابُ اِعْطَاءِ رُؤَسَاءِ النَّاسِ وَقَادَتِهِمْ عَلَى الْاِسْلَامِ تَاَلُّفًا بِالْعَطِيَّةِ

باب [90]: اسلام کے نام پر لوگوں کے سرداروں اور ان کے قائدین کو ادائیگی کرنا تاکہ اس عطیے کی وجہ سے ان کا دل مانوس ہو

2373 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ يَعْنِي ابْنَ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِيْ نُعَيْمٍ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ نُعَيْمٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: بَعَثَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَهَبٍ لَمْ يُخْلَصْ مِنْ تُرَابِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ اَرْبَعَةٍ: الْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ، وَعُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنٍ الْمُرَادِيِّ، وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْجَعْفَرِيِّ، اَوْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَيْلِ - هُوَ شَكَّ -، وَزَيْدِ الطَّائِيِّ، فَوَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ قَوْمٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ مِنَ الْاَنْصَارِ وَغَيْرِهِمْ، فَبَلَغَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ: اَلَا تَاْتَمِنُوْنِي، وَاَنَا اَمِيْنُ مَنْ فِي السَّمَاءِ يَاْتِيْنِي خَبَرُ مَنْ فِي السَّمَاءِ صَبَاحَ مَسَاءَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- ابوہشام الرفاعی --- ابن فضیل --- عمارہ ابن قعقاع --- ابونعیم عبدالرحمٰن بن ابونعیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے کچھ سونا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا جس سے مٹی صاف نہیں کی گئی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے وہ سونا چار آدمیوں میں تقسیم کیا۔

اقرع بن حابس حنظلی عیینہ بن حصن مرادی علقمہ بن علاثہ جعفری اور عامر بن طفیل۔

(راوی کو شک ہے: شاید یہ الفاظ ہیں: زید طائی)

پھر نبی اکرم ﷺ کو پتہ چلا کہ آپ کے اصحاب میں سے انصار یا دوسرے لوگوں سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد نے اس پر افسوس کا اظہار کیا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''کیا تم لوگ مجھے امین نہیں سمجھتے ہو میں ان چیزوں کے بارے میں بھی امین ہوں جو آسمان میں ہیں۔ میرے پاس آسمان سے صبح وشام خبریں آتی ہیں''۔

بَابُ اِعْطَاءِ الْغَارِمِينَ مِنَ الصَّدَقَةِ وَاِنْ كَانُوا اَغْنِيَاءَ بِلَفْظِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

باب 91: زکوٰۃ میں سے مقروض لوگوں کو ادائیگی کرنا اگرچہ وہ خوشحال ہوں

یہ ایک ایسی روایت کے ذریعے ثابت ہے جس کے الفاظ مجمل ہیں مفسر نہیں ہیں

2374 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ سَهْلُ بْنُ عَسْكَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: "لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ يَعْنِي اِلَّا لِخَمْسَةٍ: الْعَامِلِ عَلَيْهَا، وَرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ، اَوْ غَارِمٍ، اَوْ غَازٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، اَوْ مِسْكِينٍ تُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَاَهْدَى مِنْهَا لِغَنِيٍّ."

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: "لَمْ اَجِدْ فِي كِتَابِي عَنِ ابْنِ عَسْكَرٍ: اَوْ غَارِمٍ"

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن یحییٰ--عبدالرزاق--معمر (یہاں تحویلِ سند ہے) محمد سہل بن عسکر--عبدالرزاق--معمر--زید بن اسلم--عطاء بن یسار کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

صدقہ استعمال کرنا صرف پانچ لوگوں کے لیے جائز ہے۔ زکوٰۃ وصول کرنے کا اہلکار وہ شخص جس نے اپنے مال کے ذریعے اس صدقے کو خرید لیا۔ مقروض اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لینے والا شخص ایسا مسکین جسے یہ صدقے کے طور پر دیا گیا ہو اور وہ اسے کسی خوشحال شخص کو تحفے کے طور پر دیدے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے اپنی تحریر میں ابن عسکر کے حوالے ''یا مقروض شخص'' کے الفاظ نہیں پائے۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الْغَارِمَ الَّذِي يَجُوزُ اِعْطَاؤُهُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَاِنْ كَانَ غَنِيًّا هُوَ الْغَارِمُ فِي الْحِمَالَةِ وَالدَّلِيلِ عَلَى اَنَّهُ يُعْطَى قَدْرَ مَا يُؤَدِّي الْحِمَالَةَ، لَا اَكْثَرَ

باب 92: اس بات کی دلیل کہ جس مقروض شخص کو زکوٰۃ میں سے ادائیگی کرنا جائز ہے

اگر چہ وہ خوشحال ہی ہو اس سے مراد وہ مقروض شخص ہے جس کے ذمے کسی دیت کی ادائیگی لازم ہو اور اس بات کی دلیل کہ اس شخص کو صرف اتنی ادائیگی کی جائے گی جس کے ذریعے وہ اپنے اوپر لازم تاوان کو ادا کر سکے زیادہ ادائیگی نہیں کی جائے گی

2375 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، وَالْحَسَنُ بْنُ عِيسَى الْبِسْطَامِيُّ، وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هَارُونَ بْنِ رِيَابٍ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ:

متنِ حدیث: تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهُ فِيهَا، فَقَالَ: نُؤَدِّيهَا عَنْكَ وَنُخْرِجُهَا مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ، ثُمَّ قَالَ: "يَا قَبِيصَةُ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ حَرُمَتْ اِلَّا فِي ثَلَاثٍ: رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً حَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُؤَدِّيَهَا، ثُمَّ يُمْسِكُ. وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ حَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ، ثُمَّ يُمْسِكُ. وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ، وَفَاقَةٌ حَتّٰى يَتَكَلَّمَ اَوْ يَشْهَدَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ اَنَّهُ قَدْ حَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ، حَتّٰى يُصِيبَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ، ثُمَّ يُمْسِكُ فَمَا سِوَى ذٰلِكَ فَهُوَ سُحْتٌ"

قَالَ الْبِسْطَامِيُّ: وَنُخْرِجُهَا مِنَ الصَّدَقَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوہاشم زیاد بن ایوب اور حسن بن عیسیٰ بسطامی اور یونس بن عبد الاعلیٰ سفیان -- ہارون بن ریاب -- کنانہ بن نعیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میرے ذمے ایک ادائیگی لازم ہوگئی تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ اس بارے میں آپ سے مدد مانگوں تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہم تمہاری طرف سے ادائیگی کر دیں گے یا زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے تمہیں دیدیں گے۔

آپ نے ارشاد فرمایا: اے قبیصہ! مانگنا حرام ہے البتہ تین لوگوں کا حکم مختلف ہے۔ ایک وہ شخص جس پر کسی تاوان کی ادائیگی لازم ہو تو اس کے لئے مانگنا جائز ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس تاوان کو ادا کر دے تو پھر اس سے رک جائے۔

ایک وہ شخص جسے کوئی آفت لاحق ہو جائے جو اس کے مال کو برباد کر دے تو اس کے لئے مانگنا جائز ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی ضروریات کا سامان میسر آ جائے تو پھر اس کے بعد وہ رک جائے۔

ایک وہ شخص جسے مصیبت یا فاقہ لاحق ہو جائے اور اس کی قوم سے تعلق رکھنے والے تین ذی شعور لوگ اس بارے میں بات کریں۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس بات کی گواہی دیں کہ اس کے لئے مانگنا جائز ہوگیا ہے (تو وہ شخص مانگ سکتا ہے) یہاں تک کہ جب اس کی ضروریات پوری ہوجائیں تو پھر وہ مانگنے سے رک جائے۔

اس کے علاوہ جو بھی مانگا جائے گا وہ حرام ہوگا۔

بسطامی نامی راوی کہتے ہیں: (روایت میں یہ الفاظ ہیں) ہم زکوۃ میں سے اسے نکال دیں گے (یعنی اس کی ادائیگی کر دیں گے)

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ اِعْطَاءِ مَنْ يَّحُجُّ مِنْ سَهْمِ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اِذِ الْحَجُّ مِنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب 931: اللہ کی راہ میں دیے جانے والے حصے میں سے حج ادا کرنے والے کو ادائیگی کرنے کی اجازت ہے کیونکہ حج بھی اللہ کی راہ میں ہوتا ہے

2376 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ الْاَحْمَسِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عِيسَى بْنِ مَعْقِلِ بْنِ اَبِي مَعْقِلٍ الْاَسَدِيِّ اَسَدِ خُزَيْمَةَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ مَعْقِلٍ قَالَتْ:

متنِ حدیث: تَجَهَّزَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَجِّ، وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَتَجَهَّزُوا مَعَهُ قَالَتْ: وَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَرَجَ النَّاسُ مَعَهُ، فَلَمَّا قَدِمَ جِئْتُهُ، فَقَالَ: مَا مَنَعَكِ اَنْ تَخْرُجِي مَعَنَا فِي وَجْهِنَا هٰذَا يَا اُمَّ مَعْقِلٍ؟، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ تَجَهَّزْتُ فَاَصَابَتْنَا هٰذِهِ الْقُرْحَةُ، فَهَلَكَ اَبُو مَعْقِلٍ، وَاَصَابَنِي مِنْهَا سَقَمٌ، وَكَانَ لَنَا جَمَلٌ نُرِيدُ اَنْ نَخْرُجَ عَلَيْهِ، فَاَوْصَى بِهِ اَبُو مَعْقِلٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ: فَهَلَّا خَرَجْتِ عَلَيْهِ، فَاِنَّ الْحَجَّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن اسماعیل بن سمرہ احمسی -- محاربی -- محمد بن اسحاق -- عیسیٰ بن معقل بن ابومعقل اسدی -- یوسف بن عبداللہ بن سلام (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) ان کی دادی سیدہ اُمِ معقل بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے حج کی تیاری شروع کی آپ نے لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ بھی آپ کے ہمراہ حج کرنے کی تیاری کرلیں۔

سیدہ اُمِ معقل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔

نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے آپ کے ہمراہ لوگ بھی روانہ ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے اے اُمِ معقل! تم ہمارے ساتھ اس سفر میں کیوں نہیں جا رہی ہو؟ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نے تیاری کرلی تھی لیکن پھر ہمیں یہ مصیبت لاحق ہوگئی جس کے نتیجے میں جناب ابومعقل کا انتقال ہوگیا اور اس کی وجہ سے مجھے بیماری لاحق ہوگئی ہے۔ ہمارے پاس صرف ایک ہی اونٹ تھا جس پر ہم نے حج کرنا تھا لیکن اس کے بارے میں جناب ابومعقل نے یہ وصیت کی ہے کہ اسے اللہ کی راہ میں دیدیا جائے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس پر سوار ہوکر

روانہ کیوں نہیں ہوتی ہو؟ کیونکہ حج بھی اللہ کی راہ میں ہوتا ہے۔

بَابُ اِعْطَاءِ الْاِمَامِ الْحَاجَّ اِبِلَ الصَّدَقَةِ لِيَحُجُّوا عَلَيْهَا

باب 94: امام کا حاجیوں کو زکوٰۃ کے اونٹ دینا تا کہ وہ ان پر سوار ہو کر (حج کے لئے جاسکیں)

2377 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِي لَاسٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: حَمَلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِبِلٍ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ ضِعَافٍ لِلْحَجِّ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَرٰى اَنْ تَحْمِلَنَا هٰذِهِ؟ فَقَالَ: مَا مِنْ بَعِيرٍ اِلَّا عَلٰى ذُرْوَتِهِ شَيْطَانٌ، فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِذَا رَكِبْتُمُوهَا كَمَا اَمَرَكُمْ، ثُمَّ امْتَهِنُوهَا لِاَنْفُسِكُمْ، فَاِنَّمَا يَحْمِلُ اللّٰهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --حسن بن محمد زعفرانی --محمد بن عبید طنافسی --محمد بن اسحاق --محمد بن ابراہیم --عمر بن حکم بن ثوبان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابولاس خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں زکوٰۃ کے کچھ اونٹ دیے تا کہ ہم ان پر سوار ہو کر حج کے لئے جاسکیں وہ اونٹ کمزور تھے ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں یہ اندازہ نہیں تھا کہ آپ ہمیں سواری کے لئے یہ جانور دیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر اونٹ کی کوہان پر شیطان بیٹھا ہوا ہوتا ہے' جب تم اس پر سوار ہونے لگو تو تم اس پر اللہ کا نام لے لو جیسا کہ اس نے تمہیں حکم دیا ہے' پھر اسے اپنے تابع فرمان کر لو۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہی سواری کے لئے جانور دیتا ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اِعْطَاءِ الْاِمَامِ الْمُظَاهِرَ مِنَ الصَّدَقَةِ مَا يُكَفِّرُ بِهِ عَنْ ظِهَارِهِ، اِذَا لَمْ يَكُنْ وَاجِدًا لِلْكَفَّارَةِ

باب 95: امام کو اس بات کی اجازت ہے' وہ ظہار کرنے والے شخص کو زکوٰۃ میں سے وہ چیز دے جس کے ذریعے وہ اپنے ظہار کا کفارہ ادا کر سکے بشرطیکہ اس کے پاس کفارے کی ادائیگی کے لئے کچھ نہ ہو

2378 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَاَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنْتُ امْرَاً قَدْ اُوتِيتُ مِنْ جِمَاعِ النِّسَاءِ مَا لَمْ يُؤْتَ غَيْرِي، فَلَمَّا دَخَلَ رَمَضَانُ تَظَاهَرْتُ مِنَ امْرَاَتِي مَخَافَةَ اَنْ اُصِيبَ مِنْهَا شَيْئًا فِي بَعْضِ اللَّيْلِ، فَاَتَتَابَعُ فِي ذٰلِكَ، فَلَا اَسْتَطِيعُ اَنْ اَنْزِعَ حَتّٰى يُدْرِكَنِي الصُّبْحُ، فَبَيْنَا هِيَ ذَاتَ لَيْلَةٍ تَخْدُمُنِي اِذْ تَكَشَّفَ لِي مِنْهَا شَيْءٌ فَوَثَبْتُ عَلَيْهَا، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلٰى

قَوْمِي، فَأَخْبَرْتُهُمْ خَبَرِي، فَقُلْتُ: انْطَلِقُوا مَعِيَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلْأُخْبِرُهُ قَالُوا: لَا، وَاللّٰهِ لَا نَذْهَبُ مَعَكَ نَخَافُ أَنْ يَنْزِلَ فِينَا قُرْآنٌ أَوْ يَقُولَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَقَالَةً يَبْقَى عَلَيْنَا عَارُهَا، فَاذْهَبْ أَنْتَ وَاصْنَعْ مَا بَدَا لَكَ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْتُهُ خَبَرِي قَالَ: أَنْتَ بِذَاكَ؟ قَالَ: أَنَا بِذَاكَ، وَهَا أَنَا ذَا فَامْضِ فِيَّ حُكْمَ اللّٰهِ فَإِنِّي صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ قَالَ: أَعْتِقْ رَقَبَةً، فَضَرَبْتُ صَفْحَةَ رَقَبَتِي بِيَدِي، فَقُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَصْبَحْتُ أَمْلِكُ غَيْرَهَا قَالَ: صُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَهَلْ أَصَابَنِي مَا أَصَابَنِي إِلَّا فِي الصِّيَامِ؟ قَالَ: أَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَقَدْ بِتْنَا لَيْلَتَنَا هٰذِهِ حَشَاءً مَا نَجِدُ عَشَاءً قَالَ: فَانْطَلِقْ إِلَى صَاحِبِ الصَّدَقَةِ صَدَقَةِ بَنِي زُرَيْقٍ، فَمُرْهُ فَلْيَدْفَعْهَا إِلَيْكَ فَأَطْعِمْ مِنْهَا وَسْقًا وَسِتِّينَ مِسْكِينًا، وَاسْتَعِنْ بِسَائِرِهَا عَلَى عِيَالِكَ فَأَتَيْتُ قَوْمِي، فَقُلْتُ: وَجَدْتُ عِنْدَكُمُ الضِّيقَ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: "لَمْ أَفْهَمْ عَنِ الدَّوْرَقِيِّ مَا بَعْدَهَا وَقَالَ الْآخَرُونَ: وَجَدْتُ عِنْدَكُمُ الضِّيقَ، وَسُوءَ الرَّأْيِ وَوَجَدْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعَةَ وَالْبَرَكَةَ قَدْ أَمَرَ لِي بِصَدَقَتِكُمْ فَادْفَعُوهَا إِلَيَّ قَالَ: فَدَفَعُوهَا إِلَيَّ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: حَسَاءً"

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --یعقوب بن ابراہیم دورقی اور حسن بن محمد زعفرانی اور محمد بن یحییٰ اور احمد بن سعید دارمی اور احمد بن خلیل یزید بن ہارون --محمد بن اسحاق --محمد بن عمرو بن عطاء --سلیمان بن یسار کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت سلمہ بن صخر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں ایک ایسا شخص تھا جسے صحبت کرنے کی اتنی صلاحیت حاصل تھی جو کسی دوسرے شخص کو حاصل نہیں تھی جب رمضان آیا تو میں نے اس اندیشے کے تحت اپنی بیوی سے ظہار کر لیا' کہ کہیں میں رات کے کسی حصے میں اس کے ساتھ صحبت نہ کر لوں ورنہ پھر میں مسلسل کرتا رہوں گا' اور اس سے اس وقت تک الگ نہیں ہوں گا' جب تک صبح نہیں ہو جاتی۔

ایک رات وہ میرا کوئی کام کر رہی تھی اسی دوران اس کے جسم کا کچھ حصہ میرے سامنے ظاہر ہوا تو میں نے اس کے ساتھ صحبت شروع کر دی۔

اگلے دن صبح میں اپنی قوم کے افراد کے پاس آیا اور انہیں اپنے معاملے کے بارے میں بتایا میں نے کہا: تم لوگ میرے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے پاس چلو تا کہ میں آپ کو اس بارے میں آگاہ کروں ان لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں اللہ کی قسم! ہم تمہارے ساتھ نہیں جائیں گے کیونکہ ہمیں اندیشہ ہے' پھر ہمارے بارے میں قرآن کا کوئی حکم نازل ہو جائے گا' یا نبی اکرم ﷺ ہمارے بارے میں کوئی ایسی بات ارشاد فرمادیں گے جس کی وجہ سے ہمارے لیے بعد میں بھی شرمندگی باقی رہے گی۔ تم خود جاؤ اور جو تمہیں مناسب لگتا ہے کرو۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کو اپنے معاملے کے بارے میں بتایا۔ نبی اکرم ﷺ

نے دریافت کیا: تم نے ایسا کیا ہے؟ میں نے عرض کی: میں نے ایسا کیا ہے اب میں موجود ہوں۔ آپ میرے بارے میں اللہ کا حکم جاری کردیں میں صبر بھی کروں گا اور ثواب کی امید بھی رکھوں گا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایک غلام آزاد کردو میں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اپنی گردن پر ہاتھ مارا اور عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں اس (اپنی گردن کے علاوہ) اور کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مسلسل دو ماہ تک روزے رکھو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے یہ مصیبت روزہ رکھنے کی وجہ سے ہی لاحق ہوئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے ہم نے گزشتہ رات بھوکے پیٹ گزاردی ہے۔ ہمارے پاس رات کے کھانے کے لئے کچھ بھی نہیں تھا۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم زکوٰۃ کے پاس جاؤ جس نے بنوزریق سے زکوٰۃ وصول کی تھی اور اسے یہ ہدایت کرو وہ تمہیں اتنا اناج دے گا کہ تم ایک وسق ساٹھ مسکینوں کو کھلا دینا اور باقی اپنے گھر والوں پر خرچ کردینا۔

(راوی کہتے ہیں:) میں اپنی قوم کے افراد کے پاس آیا میں نے یہ کہا میں نے تم لوگوں کے پاس تنگی پائی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: دورقی کے حوالے سے اس کے آگے کے الفاظ کا مجھے علم نہیں ہے تاہم دیگر راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

میں نے تم لوگوں کے پاس تنگی پائی ہے اور غلط رائے پائی ہے جبکہ نبی اکرم ﷺ کے پاس میں نے وسعت اور برکت پائی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے تم سے زکوٰۃ وصول کرنے کی ہدایت کی ہے تو وہ تم میرے حوالے کرو۔

راوی کہتے ہیں تو انہوں نے مجھے زکوٰۃ دی۔

اس روایت میں بعض راویوں نے لفظ "حساء" استعمال کیا ہے (اس کا مطلب شوربہ ہے)

بَابُ الْإِمَامِ الْمُصَدِّقِ بِقَسْمِ الصَّدَقَةِ حَيْثُ يَقْبِضُ اِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَاِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ اَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ، وَاِنْ لَّمْ يَثْبُتْ هٰذَا الْخَبَرُ، فَخَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا بِاَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنْ اَغْنِيَاءِ اَهْلِ الْيَمَنِ وَقَسْمِهَا فِيْ فُقَرَائِهِمْ، كَانَ مِنْ هٰذَا الْخَبَرِ

باب 96: امام کا زکوٰۃ وصول کرنے والے شخص کو اسی جگہ صدقہ تقسیم کرنے کا حکم دینا جہاں سے اس نے زکوٰۃ وصول کی تھی بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو

کیونکہ مجھے اس کے ایک راوی اشعث بن سوار کے بارے میں کچھ الجھن ہے اگر یہ روایت ثابت نہیں بھی ہوتی تو بھی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت موجود ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ یمن کے خوشحال لوگوں سے زکوٰۃ وصول کریں اور ان کے غریبوں میں تقسیم کردیں تو یہ روایت بھی اس بارے میں کافی ہوگی۔

2379 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَطَاءِ بْنِ مُقَدَّمٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا سَاعِيًا عَلَى الصَّدَقَةِ، وَاَمَرَهُ اَنْ يَّاْخُذَ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ فَيَقْسِمُهُ عَلَى الْفُقَرَاءِ، فَاَمَرَ لِي بِقَلُوصٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- عمر بن علی بن عطاء بن مقدم مقدمی-- اشعث بن سوار-- عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا اور اسے یہ ہدایت کی: وہ خوشحال لوگوں سے زکوٰۃ وصول کر کے اسے غریبوں میں تقسیم کر دے' تو اس شخص نے مجھے بھی ایک اونٹنی دی۔

بَابُ حَمْلِ صَدَقَاتِ اَهْلِ الْبَوَادِي اِلَى الْاِمَامِ؛ لِيَكُوْنَ هُوَ الْمُفَرِّقُ لَهَا

باب **97**: دیہات کے رہنے والوں کا اپنی زکوٰۃ امام کے پاس لے کے جانا' تا کہ وہ اسے تقسیم کرے

2380 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ الْجُرَيْرِيُّ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ:

متنِ حدیث: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَدَقَاتٍ يُرِيدُ جُهَيْنَةَ، فَكَانَ اٰخِرُ مَنْ اَتَيْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ مِنْ اَدْنَاهُمْ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَجَمَعَ لِي مَالَهُ

اسنادِ دیگر: فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ اِلَى قَوْلِهِ، وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ،

وَقَالَ: قَالَ عُمَارَةُ فَبَعَثَنِي ابْنُ عُقْبَةَ. قَالَ يَحْيَى: يَعْنِي ابْنَ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ مُصَدِّقًا فَصَدَّقَهُ مَالَهُ ثَلَاثِينَ حِقَّةً مَعَهَا فَحْلُهَا، فَبَلَغَ مَالُهُ اَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ .

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ-- احمد بن عبدالملک بن واقد جریری حرانی-- محمد بن سلمہ-- محمد بن اسحاق-- عبداللہ بن ابونجیح-- عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ-- عمارہ بن عمرو بن حزم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ راوی کی مراد جہینہ قبیلے کی زکوٰۃ تھی۔ سب سے آخر میں' میں ایک ایسے شخص کے پاس آیا جس کا گھر مدینہ منورہ سے سب سے زیادہ قریب تھا اس نے مال میرے سامنے جمع کیا۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جو ابراہیم بن سعد کی محمد بن اسحاق کے حوالے سے عبداللہ بن ابوبکر کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے مطابق ہے' جس کے الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے اس کے لئے برکت کی دعا کی''۔
عمارہ نامی راوی کہتے ہیں: ابن عقبہ نے مجھے بھیجا۔
یحییٰ نامی راوی کہتے ہیں: اس سے مراد ولید بن عقبہ کا بیٹا ہے۔
یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے کی بات ہے اس نے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا تھا تو ان صاحب نے اپنے مال میں سے زکوٰۃ کے طور پر تیس حقے ادا کیے تھے' جس کے ساتھ ایک نر اونٹ بھی تھا۔
اس کے اونٹوں کی تعداد پندرہ سو تھی۔

2381 - توضیح مصنف: وَفِیْ خَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی، فَاَتَاهُ آتٍ بِصَدَقَةِ قَوْمِهٖ، وَهٰذَا الْبَابُ وَخَبَرُ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ

❁ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں۔
''کوئی شخص اپنی قوم کی زکوٰۃ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آتا''۔
یہ روایت بھی اسی بات سے تعلق رکھتی ہے۔ اسی طرح عکراش بن ذویب کی نقل کردہ روایت بھی اسی باب سے تعلق رکھتی ہے۔

بَابُ حَمْلِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْمُدُنِ اِلَى الْاِمَامِ لِيَتَوَلّٰى تَفْرِقَتَهَا عَلٰى اَهْلِ الصَّدَقَةِ

باب **98**: دوسرے شہروں سے زکوٰۃ لے کر امام کے پاس لانا' تاکہ وہ زکوٰۃ کے مستحقین میں تقسیم کرے

2382 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ عَلٰى زَكَاتِهَا فَجَاءَ بِسَوَادٍ كَثِيْرٍ، فَاِذَا اَرْسَلْتُ اِلَيْهِ مَنْ يَتَوَفَّاهُ مِنْهُ قَالَ: هٰذَا لِيْ وَهٰذَا لَكُمْ، فَاِنْ سُئِلَ مِنْ اَيْنَ لَكَ هٰذَا؟ قَالَ: اُهْدِيَ لِيْ فَهَلَّا اِنْ كَانَ صَادِقًا اُهْدِيَ لَهٗ، وَهُوَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ اَوْ اُمِّهٖ، ثُمَّ قَالَ: لَا اَبْعَثُ رَجُلًا عَلٰى عَمَلٍ فَيَغُلَّ مِنْهُ شَيْئًا اِلَّا جَاءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَةٍ بَعِيْرٍ لَهٗ رُغَاءٌ، اَوْ بَقَرَةٍ تَخُوْرُ، اَوْ شَاةٍ تَيْعَرُ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ . فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِاَبِيْ حُمَيْدٍ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوبشر واسطی -- خالد ابن عبداللہ -- شیبانی -- عبداللہ بن ذکوان -- عروہ بن زبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم ﷺ نے ایک یمنی شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا تو وہ بہت سے جانور لے کر آیا (اس کے بعد روایت کا کچھ حصہ ساقط ہے)
(نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:) جب میں نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ جو چیز باقی رہ گئی ہے (وہ کیوں ادا نہیں

کرتے) تو اس نے کہا: یہ میرا ہے اور یہ آپ کا حصہ ہے۔
جب اس سے پوچھا گیا: یہ تمہیں کہاں سے ملا ہے تو اس نے جواب دیا: یہ مجھے تحفے کے طور پر ملا ہے تو اگر وہ سچا ہے تو وہ تحفہ اسے اس وقت کیوں نہیں ملا جب وہ اپنی ماں کے گھر میں موجود تھا۔
جس شخص کو میں کسی کام سے بھیجوں اور وہ اس میں سے کچھ بھی خیانت کرے تو جب وہ شخص قیامت کے دن آئیگا تو اس کی گردن پر اونٹ موجود ہوگا جو آواز نکال رہا ہوگا یا گائے ہوگی جو ڈکار رہی ہوگی یا بکری ہوگی جو ممنا رہی ہوگی۔
پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
''اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کردی ہے''۔
عروہ بن زبیر نامی راوی نے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے خود نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟
انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي قَسْمِ الْمَرْءِ صَدَقَتَهُ مِنْ غَيْرِ دَفْعِهَا اِلَى الْوَالِي قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

(اِنْ تُبْدُوْا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ) (البقرة: 271)

باب 99: آدمی کو اس بات کی اجازت ہے وہ اپنی زکوٰۃ سرکاری اہلکار کو دینے کی بجائے خود ہی تقسیم کردے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر تم اپنے صدقات کو ظاہر کرتے ہو تو یہ اچھا ہے''۔

2383 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى بْنِ عِيْسَى الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، وَاَبُوْ جَعْفَرٍ مُوْسَى بْنُ السَّائِبِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا غُلَامَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: وَعَلَيْكَ قَالَ: اِنِّي رَجُلٌ مِنْ بَيَاضِ الَّذِي مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ، وَاَنَا رَسُوْلُ قَوْمِي اِلَيْكَ وَوَافِدُهُمْ، وَاِنِّي سَائِلُكَ، فَمُشَدِّدٌ مَسْاَلَتِي اِيَّاكَ، وَمُنَاشِدُكَ، فَمُشَدِّدٌ مُنَاشَدَتِي اِيَّاكَ قَالَ: خُذْ عَنْكَ يَا اَخَا ابْنِ سَعْدٍ قَالَ: مَنْ خَلَقَكَ؟ وَمَنْ خَلَقَ مَنْ قَبْلَكَ؟ وَمَنْ هُوَ خَالِقُ مَنْ بَعْدَكَ؟ قَالَ: اللّٰهُ قَالَ: فَنَشَدْتُكَ بِذٰلِكَ هُوَ اَرْسَلَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنَا فِي كِتَابِكَ، وَاَمَرَتْنَا رُسُلًا اَنْ تَاْخُذَ مِنْ حَوَاشِي اَمْوَالِنَا، فَتَرُدَّ عَلَى فُقَرَائِنَا، فَنَشَدْتُكَ بِذٰلِكَ اَهُوَ اَمَرَكَ بِذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: "قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (اِنْ تُبْدُوْا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ) (البقرة: 271) مِنْ هٰذَا الْبَابِ اَيْضًا"

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن ابان اور یوسف بن موسیٰ بن عیسیٰ مروزی --محمد بن فضیل بن غزوان

ضبی --- عطاء بن سائب اور ابوجعفر موسیٰ بن سائب --- سالم بن ابوجعد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے بنوعبدالمطلب سے تعلق رکھنے والے نوجوان آپ پر سلام ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر بھی ہو وہ بولا: میں جمام بن بکر سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہوں اور میں اپنی قوم کا آپ کی طرف نمائندہ ہوں اور ان کا پیغام رساں ہوں۔

میں آپ سے سوالات کرتے ہوئے لفظی طور پر تھوڑی سختی سے کام لوں گا اور آپ کو قسم دیتے ہوئے تھوڑی لفظی سختی سے کام لوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنوسعد سے تعلق رکھنے والے فرد! تم جو چاہو پوچھ لو۔

اس نے دریافت کیا: آپ کو کس نے پیدا کیا ہے اور آپ سے پہلے کے لوگوں کو کس نے پیدا کیا ہے اور آپ کے بعد والے لوگوں کو کون پیدا کرے گا؟

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ

اس نے دریافت کیا: میں آپ کو قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا اسی نے آپ کو مبعوث کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں۔

وہ بولا: ہم نے آپ کی تحریر میں یہ بات پائی ہے اور آپ کے پیغام رساں افراد نے ہمیں یہ بتایا ہے آپ ہمارے مال میں سے (زکوٰۃ وصول کر کے) ہمارے غریبوں میں تقسیم کریں گے میں آپ کو اسی ذات کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اگر تم اپنے صدقات کو ظاہر کر دیتے ہو تو یہ بہتر ہے''۔

یہ آیت بھی اسی باب سے تعلق رکھتی ہے۔

بَابُ اِعْطَاءِ الْاِمَامِ دِيَةَ مَنْ لَّا يُعْرَفُ قَاتِلُهُ مِنَ الصَّدَقَةِ، وَهٰذَا عِنْدِیْ مِنْ جِنْسِ الْحِمَالَةِ لِشَبَهٍ اَنْ يَّكُوْنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تُحُمِّلَ بِهٰذِهِ الدِّيَةِ فَاَعْطَاهَا مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ

باب 100: جس شخص کے قاتل کا پتہ نہ چل سکے حاکم کا اس کی دیت زکوٰۃ کے مال میں سے ادا کرنا

میرے نزدیک یہ تاوان کی ادائیگی کی قسم سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دیت کی ادائیگی اپنے ذمے لی تھی اور آپ نے زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے اسے ادا کیا تھا۔

2384 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ يَعْنِیْ ابْنَ سُعَيْرِ بْنِ الْخِمْسِ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِیُّ، حَدَّثَنَا بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِهٖ يُقَالُ لَهٗ: ابْنُ اَبِیْ حَثْمَةَ، اَخْبَرَهٗ،

متن حدیث: اَنَّ نَفَرًا مِنْهُمُ انْطَلَقُوا اِلٰی خَیْبَرٍ، فَتَفَرَّقُوا فِیْهَا فَوَجَدُوْا اَحَدَهُمْ قَتِیْلًا، فَقَالُوا: لِلَّذِیْنَ وَجَدُوهُ عِنْدَهُمْ، قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا قَالُوا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا انْطَلَقْنَا اِلٰی خَیْبَرَ - فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ - وَقَالَ فِیْ اٰخِرِهٖ: فَکَرِهَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّطَلَّ دَمُهٗ فَفَدَاهُ بِمِائَةٍ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم-- مالک ابن سعیر بن خمس--سعید بن عبید طائی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: بشیر بن یسار بیان کرتے ہیں:

ان کے خاندان کا ایک فرد' جن کا نام ابن ابوحثمہ تھا۔ انہوں نے اسے بتایا' ان میں سے کچھ لوگ خیبر چلے گئے وہاں وہ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے وہاں انہوں نے اپنے میں سے ایک فرد کو مقتول پایا تو جن لوگوں کے پاس اسے مقتول پایا تھا ان لوگوں نے ان سے کہا: تم نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے۔

ان لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم خیبر گئے تھے۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس کے آخر میں یہ بات ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند نہیں آئی کہ اس مقتول کا خون رائیگاں جائے' تو آپ نے زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے ایک سو اونٹ اس کی دیت کے طور پر ادا کیے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ اِیْثَارِ الْمَرْءِ بِصَدَقَتِهٖ قَرَابَتَهٗ دُوْنَ الْاَبَاعِدِ لِانْتِظَامِ الصَّدَقَةِ، وَصِلَةٍ مَعًا بِتِلْكَ الْعَطِیَّةِ

باب **101**: آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ دور کے رشتے داروں کو چھوڑ کر قریبی رشتے داروں کو زکوٰۃ دے' تاکہ زکوٰۃ کی ادائیگی اور صلہ رحمی' اس ادائیگی کے ذریعے ایک ساتھ ہو جائیں

2385 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَی الصَّنْعَانِیُّ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ یَعْنِیْ ابْنَ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا ابْنُ

2385- واخرجه الطبراني "6211" من طريق معاذ بن المثنى، عن مسدد، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن خزيمة "2385" عن محمد عبد الأعلى الصنعاني، عن بشر بن المفضل، به . وأخرجه أحمد 4/17 و 18و 214، والدارمي 1/397، والنسائي 5/92 في الزكاة: باب الصدقة على الأقارب، وفي الوليمة كما في "التحفة" 4/26، وابن ماجه "1844" في الزكاة: باب فضل الصدقة، والطبراني "6212"، والحاكم 1/407، والبيهقي 4/174 من طرق عن ابن عون، به . وصححه الحاكم ووافقه الذهبي .! وأخرجه أحمد 4/18 و214، والحميدي "823"، والدارمي 1/397، والترمذي "658" في الزكاة: باب ما جاء في الصدقة على ذي القرابة، والطبراني "6206" و "6207" و "6208" و "6209" و "6210 من طرق عن حفصة بنت سيرين، به، وقال الترمذي: حديث حسن . واخرجه الطبراني "6204" و "6205" من طرق عن محمد بن سيرين، عن سلمان بن عامر . وفي الباب عن زينب الثقفية زوجة عبد الله بن مسعود عند البخاري "4166"، ومسلم "1000" "45" في خبر مطول وفيه "لهما أجران: اجر القرابة واجر الصدق"، وعن أبي أمامة الباهلي عند الطبراني في "الكبير" "7834" ولفظه "إن الصدقة على ذي قرابة يضعف أجرها مرتين"، قال الهيثمي في "المجمع" 3/117: فيه عبيد الله بن زحر وهو ضعيف . وعن أبي طلحة الأنصاري عند الطبراني أيضًا "4723" ولفظه: "الصدقة على المسكين صدقة، وعلى ذي الرحم صدقة وصلة"، قال الهيثمي 3/116: وفيه من لم أعرفه.

عَوْنٍ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيسَى، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عونٍ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ اُمِّ الرَّائِحِ بِنْتِ صُلَيْعٍ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: إِنَّ الصَّدَقَةَ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ، وَإِنَّهَا عَلَى ذِي رَحِمٍ اثْنَتَانِ، إِنَّهَا صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ.

توضیحِ روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ الصَّنْعَانِيِّ، وَقَالَ عَلِيٌّ فِي خَبَرِ ابْنِ عُيَيْنَةَ: وَعِيسَى عَنِ الرَّبَابِ، وَلَمْ يُكَنِّهَا، وَالرَّبَابُ: هِيَ اُمُّ الرَّائِحِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی-- بشر ابن مفضل-- ابن عون (یہاں تحویلِ سند ہے) علی بن خشرم-- عیسیٰ (یہاں تحویلِ سند ہے) یحییٰ بن حکیم-- معاذ بن معاذ ان دونوں نے-- ابن عون (یہاں تحویلِ سند ہے) علی بن خشرم-- سفیان بن عیینہ-- عاصم (یہاں تحویلِ سند ہے) ابن خشرم-- وکیع-- سفیان-- عاصم-- حفصہ بنت سیرین-- اُمّ الرائح بنت صلیع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

غریب شخص کو صدقہ دینا' صرف صدقہ دینا ہے اور رشتے دار کو صدقہ دینے میں دو پہلو ہیں' صدقہ دینا اور صلہ رحمی کرنا۔

یہ صنعانی کی نقل کردہ روایت کے الفاظ ہیں۔

علی نامی راوی نے ابن عیینہ کے حوالے سے اور عیسیٰ نامی راوی کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس میں راوی خاتون کا نام ''رباب'' ذکر کیا گیا ہے۔

انہوں نے اس خاتون کی کنیت بیان نہیں کی ہے۔

''رباب'' نامی یہ خاتون ہی ''اُمّ رائح'' ہیں۔

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ

باب **102**: رشتے داری کے حقوق کا خیال نہ رکھنے والے کو زکوٰۃ دینے کی فضیلت

2386 - اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّهِ اُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ - قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَتْ قَدْ صَلَّتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَتَيْنِ - قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) احمد بن عبدہ-- سفیان-- ابن شہاب زہری-- حمید بن عبد الرحمٰن کے حوالے

سے نقل کرتے ہیں:

انہوں نے اپنی والدہ سیّدہ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: یہ وہ خاتون ہیں' جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں دونوں قبلوں کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی ہے' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے افضل صدقہ وہ ہے' جو رشتے داری کے حقوق کا خیال نہ رکھنے والے شخص کو دیا جائے''۔

بَابُ ذِكْرِ تَحْرِيمِ الصَّدَقَةِ عَلَى الْاَصِحَّاءِ الْاَقْوِيَاءِ عَلَى الْكَسْبِ، وَالْاَغْنِيَاءِ بِكَسْبِهِمْ عَنِ الصَّدَقَاتِ، وَاِنْ لَّمْ يَكُوْنُوا اَغْنِيَاءَ بِمَالٍ يَمْلِكُوْنَهُ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

باب 103: وہ لوگ جو تندرست ہوں اور کمانے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور وہ لوگ جو خوشحال ہوں اور اپنی آمدن کی وجہ سے زکوٰۃ سے بے نیاز ہوں ان کو زکوٰۃ دینا حرام ہے' اگرچہ وہ مال کے اعتبار سے خوشحال نہ ہوں کہ وہ مال ان کی ملکیت میں موجود ہو' یہ حکم ایک مجمل روایت سے ثابت ہے' جو مفسر نہیں ہے

2387 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ: لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا ذِىْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبد الجبار بن علاء-- سفیان-- منصور-- ابوحازم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا پتہ چلا ہے:

''زکوٰۃ لینا کسی خوشحال شخص کے لئے جائز نہیں ہے' اور ایسے کسی شخص کے لئے جائز نہیں ہے' جو تندرست و توانا ہو (اور کمانے کی صلاحیت رکھتا ہو)''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ بِهٰذِهِ الصَّدَقَةِ - الَّتِىْ اَعْلَمَ اَنَّهَا لَا تَحِلُّ لِلْغَنِيِّ وَلَا لِلسَّوِيِّ - صَدَقَةَ الْفَرِيْضَةِ دُوْنَ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ

باب 104: اس کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس صدقے کے بارے میں یہ فرمایا ہے' کسی خوشحال شخص اور کسی تندرست و توانا شخص کے لئے اسے لینا جائز نہیں ہے اس سے مراد فرض زکوٰۃ ہے نفلی صدقہ نہیں ہے

2388 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ بَيَّنْتُ هٰذَا فِىْ عَقِبِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّا آلَ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ

❁❁ امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں اس سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان:

''بے شک محمد ﷺ کی آل کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے''

کے عقب میں یہ بات پہلے بیان کر چکا ہوں

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ اِعْطَاءِ الْاِمَامِ مِنَ الصَّدَقَةِ مَنْ يَذْكُرُ حَاجَةً وَفَاقَةً لَا يَعْلَمُ الْاِمَامُ مِنْهُ خِلَافَهُ مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ عَنْ حَالِهِ، اَهُوَ فَقِيرٌ مُحْتَاجٌ اَمْ لَا؟

باب **105**: اس بات کی اجازت کہ امام ایسے شخص کو زکوٰۃ دے سکتا ہے' جو اپنے حاجت مند ہونے اور فاقہ کا شکار ہونے کا تذکرہ کرے اور امام کو اس کے برخلاف ہونے کا علم نہ ہو۔ امام کے لئے یہ ضروری نہیں ہے' اس کی حالت کے بارے میں تحقیق بھی کرے کہ وہ غریب اور محتاج ہے' یا نہیں ہے

2389 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ فِيْ ذِكْرِهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُمْ يَاْتُوْنَ وَحْشًا لَيْسَ لَهُمْ عَشَاءٌ، وَبِعْثَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ اِلٰى صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِيْ زُرَيْقٍ لِيَقْبِضَ صَدَقَتَهُمْ، وَلَيْسَ فِي الْخَبَرِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَالَ غَيْرَهُ، وَفِي الْخَبَرِ اَيْضًا دِلَالَةٌ عَلٰى اِبَاحَةِ دَفْعِ صَدَقَةِ قَبِيْلَةٍ اِلٰى وَاحِدٍ، لَا اَنَّهُ يَجِبُ عَلَى الْاِمَامِ تَفْرِقَةُ صَدَقَةِ كُلِّ امْرِءٍ، وَصَدَقَةِ كُلِّ يَوْمٍ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَصْنَافِ الْمَوْجُوْدِيْنَ مِنْ اَهْلِ سُهْمَانِ الصَّدَقَةِ، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ سَلَمَةَ بْنَ صَخْرٍ بِقَبْضِ صَدَقَاتِ بَنِيْ زُرَيْقٍ مِنْ مُصَدِّقِهِمْ

❀❀ امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حضرت سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' انہوں نے رات بھوک کے عالم میں بسر کی ہے ان کے پاس رات کا کھانا بھی نہیں تھا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں بنو زریق سے زکوٰۃ وصول کرنے والے شخص کی طرف بھجوا دیا تھا تا کہ وہ ان سے زکوٰۃ وصول کر لیں۔

اس روایت میں یہ بات مذکور نہیں ہے' نبی اکرم ﷺ نے کسی دوسرے شخص سے حضرت سلمہ بن صخر کی حالت کے بارے میں تحقیق کی ہو۔

اس روایت میں اس بات پر بھی دلالت موجود ہے' پورے قبیلے کی زکوٰۃ کسی ایک شخص کو ادا کی جا سکتی ہے' اور امام پر یہ بات واجب نہیں ہے' ہر شخص پر الگ الگ کر کے زکوٰۃ تقسیم کرے' یا روزانہ زکوٰۃ کو' مستحقین زکوٰۃ کی تمام اقسام پر تقسیم کرے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ بنو زریق کی تمام زکوٰۃ' زکوٰۃ وصول کرنے والے شخص سے حاصل کر لیں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الِاسْتِعْفَافِ عَنْ اَكْلِ الصَّدَقَةِ لِمَنْ يَّجِدُ عَنْهَا اِغْنَاءً بِمَعْنًى مِنَ الْمَعَانِي، وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِهَا اِذْ هِيَ غُسَالَةُ ذُنُوْبِ النَّاسِ

باب 106: جس شخص کے لئے زکوٰۃ استعمال کرنے سے بچنا ممکن ہو اس کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ زکوٰۃ کھانے سے بچے اگرچہ وہ مستحق زکوٰۃ ہو اس کی وجہ یہ ہے یہ لوگوں کے گناہوں کا دھوون ہوتا ہے

2390 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،

متنِ حدیث: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قُلْتُ لِلْعَبَّاسِ: سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَسْتَعْمِلُكَ عَلَى الصَّدَقَةِ قَالَ: مَا كُنْتُ لِاَسْتَعْمِلُكَ عَلٰى غُسَالَةِ ذُنُوْبِ النَّاسِ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- قبیصہ -- سفیان -- موسیٰ بن ابوعائشہ -- عبداللہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کریں کہ وہ آپ کو زکوٰۃ کی وصولی کے لئے اہلکار مقرر کردیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: میں آپ کو لوگوں کے گناہوں کے دھوون کو وصول کرنے کا اہلکار نہیں بناؤں گا۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْمَسْاَلَةِ مِنَ الصَّدَقَةِ اِذَا كَانَ سَائِلُهَا وَاجِدًا غَدَاءً اَوْ عَشَاءً يُشْبِعُهُ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَاِنْ كَانَ اَخْذُهُ لِلصَّدَقَةِ - مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ - جَائِزًا

باب 107: آدمی کے لئے زکوٰۃ مانگنا مکروہ ہے جبکہ اس مانگنے والے کے پاس صبح اور شام کا کھانا موجود ہو جو اس ایک دن اور ایک رات میں اسے سیر کردے اگرچہ اس کے لئے مانگے بغیر زکوٰۃ میں سے رقم وصول کرنا بھی جائز ہے

2391 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مِسْكِيْنُ الْحَذَّاءُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِيِّ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ سَاَلَ مَسْاَلَةً، وَهُوَ يَجِدُ عَنْهَا غَنَاءً فَاِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا الْغَنَاءُ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِي مَعَهُ الْمَسْاَلَةُ قَالَ: اَنْ يَّكُوْنَ لَهُ شِبَعُ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اَوْ لَيْلَةٍ وَّيَوْمٍ.

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَلِلسُّؤَالِ اَبْوَابٌ كَثِيْرَةٌ خَرَّجْتُهَا فِيْ كِتَابِ الْجَامِعِ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- نفیلی -- مسکین الحذاء -- محمد بن مہاجر -- ربیعہ بن یزید --

ابوکبشہ سلولی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جو شخص کوئی چیز مانگے اور اس کے پاس ایسی خوشحالی موجود ہو' جس کی وجہ سے وہ مانگنے سے بے نیاز ہو سکتا ہو' تو وہ اپنی آگ میں اضافہ کرتا ہے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ خوشحالی سے مراد کیا ہے' جس کی موجودگی میں مانگنا مناسب نہیں ہوتا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ آدمی کے پاس ایک دن اور ایک رات۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ایک رات اور ایک دن کا سیر ہو کر کھانا میسر ہو۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس سوال سے متعلق کئی ابواب ہیں' جنہیں میں نے کتاب الجامع میں اکٹھا کر دیا ہے۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ فِیْ رَمَضَانَ

(مجموعہ ابواب) رمضان میں صدقہ فطر

بَابُ ذِكْرِ فَرْضِ زَكَاةِ الْفِطْرِ " وَالْبَيَانِ عَلٰى اَنَّ زَكَاةِ الْفِطْرِ عَلٰى مَنْ يَّجِبُ عَلَيْهِ زَكَاتُهُ

ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّهَا سُنَّةٌ غَيْرُ فَرِيْضَةٍ، وَالْمُبَيِّنِ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا اَنْزَلَ عَلَيْهِ مِنْ وَحْيِهِ اَعْلَمَ اُمَّتَهُ اَنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ فَرْضٌ عَلَيْهِمْ، كَمَا اَعْلَمَهُمْ اَنَّ فِیْ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةً، وَبَيَّنَ لَهُمْ جَمِيعَ الْفَرْضِ الَّذِیْ يَجِبُ فِیْ مَوَاشِيهِمْ وَنَاضِهِمْ، وَثِمَارِهِمْ، وَحُبُوبِهِمْ، وَاللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اِنَّمَا اَجْمَلَ ذِكْرَ الصَّدَقَةِ وَالزَّكَاةِ فِیْ كِتَابِهِ، وَقَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً) (التوبة: 103) وَقَالَ لِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ: (اَقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ) (البقرة: 43) فَوَلّٰى نَبِيَّهُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَانَ الزَّكَاةِ، الَّتِیْ هِیَ صَدَقَةٌ وَزَكَاةٌ، اِذْ هُمَا اسْمَانِ لِمَعْنًى وَاحِدٍ، فَبَيَّنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَرِيْضَةٌ كَمَا بَيَّنَ سَائِرَ الصَّدَقَاتِ الَّتِیْ اَخْبَرَهُمْ وَاَعْلَمَهُمْ اَنَّهَا فَرِيْضَةٌ، فَكَيْفَ يَجُوزُ لِعَالِمٍ اَنْ يَّقْبَلَ بَعْضَ بَيَانِهِ، وَيَدْفَعَ بَعْضَهُ "

باب **108**: صدقہ فطر کے فرض ہونے کا تذکرہ اور اس بات کا بیان کہ صدقہ فطر اس شخص پر فرض ہوتا ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور جو شخص اس بات کا قائل ہے یہ سنت ہے فرض نہیں ہے (تو اصل حکم) اس کے متضاد ہے

اللہ تعالیٰ نے جو وحی نازل کی ہے (اس کی مراد کو) اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیان کرنے والے حضرت محمد ﷺ نے اپنی امت کو اس بات کی اطلاع دی ہے یہ وہ زکوٰۃ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر فرض کی ہے جس طرح نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو یہ بھی بتایا ہے پانچ اونٹوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوتی ہے اور نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کے سامنے تمام فرض زکوٰۃ کو بیان کیا ہے جو ان کے جانوروں کھجوروں اور پھلوں پر لازم ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے صدقے اور زکوٰۃ کا حکم اپنی کتاب میں اجمالی طور پر ذکر کیا ہے۔

اس نے اپنے نبی سے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تم ان کے مال میں سے صدقہ وصول کرو''۔

اور اس نے اپنے مومن بندوں کو یہ حکم دیا ہے:

''تم لوگ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو''

پھر اس نے اپنے نبی علیہ السلام کو اس کا ذمے دار بنایا ہے وہ زکوٰۃ کے حکم کو بیان کریں جو صدقہ اور زکوٰۃ ہوتی ہے کیونکہ یہ دونوں

ایک ہی مفہوم کے لئے استعمال ہونے والے دو اسم ہیں' تو نبی مصطفیٰ علیہ السلام نے یہ بات بیان کی ہے' یہ بات فرض ہے' اس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی تمام صدقات کو بیان کیا ہے' اور لوگوں کو بتایا ہے' اور انہیں یہ علم دیا ہے' یہ فرض ہیں' تو کسی عالم کے لئے یہ بات کیسے جائز ہو سکتی ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بیان کو قبول کر لے اور دوسرے کو قبول نہ کرے۔

2392 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متن حدیث: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ فَكَانَ لَا يُخْرِجُ اِلَّا التَّمْرَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی -- معتمر -- اپنے والد کے حوالے سے -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو مقرر کیا' تو میں نے آپ کو سنا کہ یہ کھجور کا ایک صاع ہوگا' یا جو کا ایک صاع ہوگا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) خود حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صرف کھجور ادا کیا کرتے تھے۔

2393 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

2392: علماء کے بیان کے مطابق یہ شوال المکرم 2 ہجری میں مشروع ہوا۔

احناف کے نزدیک صدقہ فطر کی ادائیگی واجب ہے اس کی ادائیگی ہر آزاد مسلمان پر اپنی طرف سے اپنے نابالغ بچوں کی طرف سے اپنے غلاموں اور کنیزوں کی طرف سے ادا کرنا لازم ہے جو اس کے مخصوص وقت پر اسے ادا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

احناف کے نزدیک عید الفطر کے دن طلوع صبح صادق کے وقت واجب ہوتا ہے تاہم اسے پیشگی ادا کرنا مستحب ہے۔ نیز اس کو اتنا مؤخر نہ کیا جائے کہ عید الفطر کی نماز ہو جائے۔

احناف کے نزدیک صدقہ فطر کی ادائیگی چار چیزوں کی شکل میں ادا کی جا سکتی ہے۔

گندم' جو' چھوہارے اور کشمش

گندم کا نصف صاع' جو' چھوہاروں یا کشمش کا ایک صاع ہوگا۔

احناف کے نزدیک ان تمام اجناس کی جگہ' ان کی قیمت بھی ادا کی جا سکتی ہے۔

اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے' صدقہ فطر کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے مصارف ہیں۔

2393- اخرجه الشافعي 1/251، واحمد 2/5 و 55 و 66 و 102، وابن ابي شيبة 3/72، والدارمي 1/392، والبخاري "1511" في الزكاة: باب صدقة الفطر على الحر والمملوك، و "1512" باب صدقة الفطر على الصغير والكبير، ومسلم "984" "14" في الزكاة: باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير، وابوداؤد "1613" و "1614" و "1615" في الزكاة: باب كم يؤدي في صدقة الفطر، وابن خزيمة "2393" و "2395" و "2397" و "2403" و "2404" و "2409" و "2411"، والطحاوي 2/44، والبيهقي 4/159 و 160 و 162 و 164، والدارقطني 2/139 و 140 من طرق عن نافع، به.

متن حدیث: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ، فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُخْرِجُ عَنِ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالْمَمْلُوْكِ مِنْ اَهْلِهٖ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ فَاَعْوَزَهُ مَرَّةً، فَاسْتَلَفَ شَعِيْرًا، فَلَمَّا كَانَ زَمَانُ مُعَاوِيَةَ عَدَلَ النَّاسُ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ بِصَاعٍ مِنْ شَعِيْرٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان-- ایوب-- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر میں کھجور کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع لازم قرار دیا ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود ہر چھوٹے اور بڑے اور اپنے گھر کے غلاموں کی طرف سے بھی کھجور کا ایک صاع ادا کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان کے پاس کھجوریں نہیں تھیں' تو انہوں نے کچھ جَو ادھار لیے تھے۔

جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت آیا' تو لوگوں نے گندم کے دو مد کو جَو کے ایک صاع کے برابر قرار دیدیا۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ كَانَ قَبْلَ فَرْضِ لِزَكَاةِ الْاَمْوَالِ

باب 109: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ صدقہ فطر کا حکم' اموال کی زکوٰۃ کے فرض ہونے سے پہلے نازل ہوا تھا

2394 - سند حدیث: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّعْلَبِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ اَبِيْ عَمَّارٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ:

متن حدیث: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ الزَّكَاةُ، فَلَمَّا نَزَلَتِ الزَّكَاةُ، لَمْ يَاْمُرْنَا، وَلَمْ يَنْهَنَا وَنَحْنُ نَفْعَلُهٗ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --جعفر بن محمد ثعلبی-- وکیع --سفیان-- سلمہ بن کہیل-- قاسم بن مخیمرہ-- ابوعمار ہمدانی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے ہی ہمیں صدقہ فطر کی ادائیگی کی ہدایت کر دی تھی جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کا حکم بھی نہیں دیا اور آپ نے ہمیں اس سے منع بھی نہیں کیا البتہ ہم ایسا کرتے ہیں (یعنی صدقہ فطر ادا کرتے ہیں)

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ فَرْضَ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ

مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا اَمَرَنَا لِاَمْرٍ مَرَّةً، لَمْ يَنْسَخْ اَمْرَهُ السَّكْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَلَا يُنْسَخُ اَمْرُهٗ اِلَّا اَنْ يُعْلِمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَا كَانَ اَمَرَهُمْ بِهٖ سَاقِطٌ عَنْهُمْ

باب 110: اس بات کی دلیل کہ صدقہ فطر ہر مذکر اور ہر مؤنث' آزاد اور غلام پر لازم ہے

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمیں ایک مرتبہ کوئی کام کرنے کا حکم دے دیں' تو آپ کا اس کے بعد خاموش رہنا

آپ کے حکم کو منسوخ نہیں کرتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا حکم اس وقت منسوخ نہیں ہوتا جب تک نبی اکرم ﷺ خود اس بات کی اطلاع نہ دیں کہ آپ نے (پہلے) انہیں جو حکم دیا تھا اب وہ ان سے ساقط ہے۔

2395 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، وَزِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، وَمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، قَالَ الزَّعْفَرَانِيُّ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَحْمَدُ وَزِيَادٌ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَيُّوبُ، وَقَالَ مُؤَمَّلٌ وَّالزَّعْفَرَانِيُّ عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ رَمَضَانَ عَلَى الذَّكَرِ وَالْاُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ، صَاعَ تَمْرٍ اَوْ صَاعَ شَعِيرٍ قَالَ: فَعَدَلَ النَّاسُ نِصْفَ صَاعِ بُرٍّ

اختلافِ روایت: لَمْ يَقُلْ اَحْمَدُ وَمُؤَمَّلٌ بَعْدُ، زَادَ زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ قَالَ: فَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي التَّمْرَ اِلَّا عَامًا وَّاحِدًا اَعْوَزَ مِنَ التَّمْرِ فَاَعْطَى الشَّعِيرَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- احمد بن منیع اور زیاد بن ایوب اور مؤمل بن ہشام اور حسن بن زعفرانی اسماعیل --- زعفرانی --- ایوب --- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے رمضان کا صدقہ (یعنی صدقہ فطر) ہر مذکر اور مونث' آزاد اور غلام پر لازم قرار دیا ہے' جو کھجور کا ایک صاع ہوگا' یا جو کا ایک صاع ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں' تو لوگوں نے گندم کے نصف صاع کو ان کے برابر قرار دیدیا۔

احمد اور مؤمل نامی راوی نے اس کے بعد کے الفاظ نقل نہیں کیے تاہم زیاد بن ایوب نے یہ مزید الفاظ نقل کیے ہیں۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (صدقہ فطر میں) کھجوریں دیا کرتے تھے البتہ ایک سال ان کے پاس کھجوریں نہیں تھیں' تو انہوں نے جَو ادا کیے تھے۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَنِ الْمَمْلُوكِ وَاجِبٌ عَلَى مَالِكِهِ، لَا عَلَى الْمَمْلُوكِ كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ النَّاسِ

باب 111: اس بات کی دلیل کہ صدقہ فطر غلام کی طرف سے بھی ادا کیا جائے گا' اور اس کی ادائیگی اس غلام کے مالک پر لازم ہے' غلام پر لازم نہیں ہے' جیسا کہ بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے

2396 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: "لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ، وَلَا فِي عَبْدِهِ، وَلَا وَلِيدَتِهِ صَدَقَةٌ اِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: " خَبَرُ مَخْرَمَةَ خَرَّجْتُهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن حکیم--عثمان بن عمر--اسامہ بن زید--مکحول--عراک بن مالک کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

مسلمان پر اس کے گھوڑے' اس کے غلام اور اس کی کنیز میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی البتہ صدقہ فطر کا حکم مختلف ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مخرمہ کی نقل کردہ روایت' میں کسی دوسرے باب میں اس سے پہلے بیان کر چکا ہوں۔

بَابُ ذِكْرِ دَلِيْلٍ ثَانٍ اَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَنِ الْمَمْلُوْكِ وَاجِبٌ عَلٰى مَالِكِهٖ

وَاَنَّ مَعْنٰى قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ عَلَى الْمَمْلُوْكِ مَعْنَاهُ: عَنِ الْمَمْلُوْكِ، لَا اَنَّهَا وَاجِبَةٌ عَلَى الْمَمْلُوْكِ كَمَا زَعَمَ مَنْ قَالَ اَنَّ الْمَمَالِيْكَ يَمْلِكُوْنَ

باب 112: اس بات کی دوسری دلیل کا تذکرہ

غلام کی طرف سے صدقہ فطر کی ادائیگی اس کے مالک پر لازم ہوتی ہے' اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''غلام پر'' سے مراد یہ ہے' غلام کی طرف سے صدقہ فطر کی ادائیگی لازم ہے اس سے مراد یہ نہیں ہے' اس غلام پر صدقہ فطر کی ادائیگی واجب ہوتی ہے' جیسا کہ بعض لوگ اس بات کے قائل ہیں' غلام خود اپنے مال کے مالک ہوتے ہیں۔

2397 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متن حدیث: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ رَمَضَانَ عَنِ الْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ قَالَ: فَعَدَلَ النَّاسُ بِهٖ نِصْفَ صَاعِ بُرٍّ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اَعْطٰى اَعْطَى التَّمْرَ اِلَّا عَامًا وَّاحِدًا اَعْوَزَ مِنَ التَّمْرِ فَاَعْطٰى شَعِيْرًا قَالَ: قُلْتُ: مَتٰى كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي الصَّاعَ؟ قَالَ: اِذَا قَعَدَ الْعَامِلُ، قُلْتُ: مَتٰى كَانَ الْعَامِلُ يَقْعُدُ؟ قَالَ: قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عمران بن موسیٰ قزاز--عبدالوارث--ایوب--نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آزاد اور غلام مذکر اور مؤنث کی طرف سے کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع صدقہ فطر کی ادائیگی کو مقرر کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے گندم کے نصف صاع کو اس کے برابر قرار دیدیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب صدقہ فطر ادا کرتے تھے' تو کھجوریں ادا کیا کرتے تھے' البتہ ایک سال

ایسا ہوا کہ انہیں کھجوریں نہیں ملیں' تو انہوں نے جو ادا کیے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہ ایک صاع کب ادا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جب زکوٰۃ وصول کرنے کا اہلکار بیٹھ جاتا تھا۔

میں نے دریافت کیا: وہ اہلکار کب بیٹھا کرتا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: عیدالفطر سے ایک یا دو دن پہلے۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ صَدَقَةِ الْفِطْرِ يَجِبُ اَدَاؤُهَا عَنِ الْمَمَالِيكِ الْمُسْلِمِينَ دُوْنَ الْمُشْرِكِيْنَ، خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّهَا وَاجِبَةٌ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبِيْدِهِ الْمُشْرِكِينَ

باب **113**: اس بات کی دلیل کہ مسلمان غلاموں کی طرف سے صدقہ فطر کی ادائیگی واجب ہوگی۔ مشرک غلاموں کی طرف سے واجب نہیں ہوگی

یہ اس شخص کی رائے کے برخلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے' مسلمان شخص پر اپنے مشرک غلاموں کی طرف سے بھی ادائیگی بھی لازم ہوگی۔

2398 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُوْمِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ وَهُوَ ابْنُ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ فِيْ رَمَضَانَ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ، رَجُلٍ اَوِ امْرَاَةٍ، صَغِيرٍ اَوْ كَبِيرٍ، صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: حَدِيْثُ مَالِكٍ وَابْنِ شَوْذَبٍ، وَكَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوسلمہ محمد بن مغیرہ مخزومی -- ابن ابوفدیک -- ضحاک ابن عثمان -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں صدقہ فطر کی ادائیگی ہر مسلمان کی طرف سے مقرر کی ہے خواہ وہ آزاد ہو' یا غلام ہو مرد ہو' یا عورت ہو' چھوٹا ہو' یا بڑا ہو وہ کھجور کا ایک صاع ہوگا' یا جو کا ایک صاع ہوگا۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: امام مالک کی نقل کردہ روایت' ابن شوذب کی نقل کردہ روایت اور کثیر بن عبداللہ کی اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے نقل کردہ روایت بھی اسی باب سے تعلق رکھتی ہے۔

2398- صحيح مسلم. "984" "16" في الزكاة: باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير، عن محمد بن رافع، بهذا الإسناد. أخرجه البيهقي 4/162 من طريق احمد بن سلمة، عن محمد بن رافع، به. والبيهقي 4/162، والدارقطني 2/139 و 152 من طرق عن ابن أبي فديك، به. أخرجه الدارقطني 2/141 من طريقين عن الضحاك، به.

بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ صَدَقَةِ الْفِطْرِ فَرْضٌ عَلٰى كُلِّ مَنِ اسْتَطَاعَ اَدَاؤُهَا خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ فَرْضَهَا سَاقِطٌ عَنْ مَّنْ لَّا يَجِبُ عَلَيْهِ زَكَاةُ الْفِطْرِ

باب114: اس بات کی دلیل کہ صدقہ فطر کی ادائیگی ہر اس شخص پر لازم ہے

جو اسے ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو اور یہ اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے' صدقہ فطر کا لازم ہونا اس شخص سے ساقط ہوگا' جس پر صدقہ فطر واجب نہیں ہوتا

2399 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الزُّبَيْرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ فِيْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ ذَكَرٍ وَاُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ "

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- حسن بن محمد زعفرانی -- عبد اللہ بن نافع زبیری اور محمد بن ادریس -- مالک -- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں کھجور کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع صدقہ فطر کے طور پر ادا کرنا تمام لوگوں پر مقرر کیا ہے' جو ہر آزاد اور غلام' مذکر اور مونث مسلمان پر لازم ہے۔

2400 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا، اَخْبَرَهُ بِمِثْلِهِ سَوَاءً، وَقَالَ: مِنْ رَمَضَانَ، وَقَالَ: ذَكَرٌ وَّاُنْثٰى

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبد الاعلیٰ -- ابن وہب -- مالک کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں:

تاہم اس میں انہوں نے لفظ ''من رمضان'' استعمال کیا ہے' اور یہ الفاظ استعمال کیے ہیں: مذکر ہو یا مونث۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ زَكَاةَ رَمَضَانَ اِنَّمَا تَجِبُ بِصَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بِالصَّاعِ الَّذِيْ اُحْدِثَ بَعْدُ، اِذِ الصَّاعُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ كَانَ صَاعَهُ

باب115: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ صدقۂ فطر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاع کے حساب سے ادا کرنا لازم ہے' نہ کہ اس صاع کے حساب سے' جو بعد میں ایجاد ہوا

اس کی وجہ یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں' مدینہ منورہ کا جو صاع تھا' وہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع ہوگا

2401 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْاَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا سَلَامَةُ قَالَ: وَحَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ

عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ

متن حدیث: أَنَّهُمْ، كَانُوا يُخْرِجُونَ زَكَاةَ الْفِطْرِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُدِّ الَّذِي يَقْتَاتُ بِهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ أَوِ الصَّاعِ الَّذِي يَقْتَاتُونَ بِهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ كُلُّهُمْ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن عزیز الایلی --سلامہ --عقیل --ہشام بن عروہ --عروہ بن زبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اس مد کے ذریعے صدقہ فطر نکالا کرتے تھے' جس کے ذریعے اہل مدینہ ماپا کرتے تھے' یا اس صاع کے ذریعے صدقہ فطر نکالا کرتے تھے' جس کے ذریعے اہل مدینہ ماپا کرتے تھے' تمام اہل مدینہ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ فَرْضَ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى مَنْ يَسْتَطِيعُ أَدَاءَهَا دُونَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: "خَبَرُ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ مِنْ شَيْءٍ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ

باب 116: اس بات کی دلیل کہ صدقہ فطر اس شخص پر لازم ہوگا' جو اسے ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو اس پر لازم نہیں ہوگا' جو اس بات کی استطاعت نہ رکھتا ہو

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے۔

''میں تمہیں' جس چیز کے بارے میں حکم دوں اس پر جہاں تک تم سے ہو سکے (عمل کرنا اور اس بارے میں) اللہ تعالیٰ سے ڈرنا''۔

بَابُ إِيجَابِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهَا سَاقِطَةٌ عَنْ مَنْ سَقَطَ عَنْهُ فَرْضُ الصَّلَاةِ

باب 117: کمسن (بچے) پر بھی صدقہ فطر واجب ہونا۔ یہ اس شخص کے موقف کے برخلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے' جس شخص سے فرض نماز ساقط ہو اس سے صدقہ فطر بھی ساقط ہو جاتا ہے

2403 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متن حدیث: فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ، وَقَالَ نَصْرٌ: صَدَقَةَ رَمَضَانَ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ، صَاعَ تَمْرٍ أَوْ صَاعَ شَعِيرٍ"

اختلافِ روایت: هٰذَا حَدِيثُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: عَنْ نَافِعٍ وَحَدَّثَنَا الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ: نَحْوَ حَدِيثِ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ، وَزَادَ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ (یہاں تحویلِ سند ہے) نصر بن علی جہضمی -- عبدالاعلیٰ -- عبید اللہ -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کی ادائیگی (یہاں نصر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں)

''رمضان کے صدقے کی ادائیگی ہر کمسن اور بڑے' آزاد اور غلام شخص پر لازم قرار دی ہے' جو کھجور کا ایک صاع ہوگا' یا جو کا ایک صاع ہوگا''۔

یہ روایت نصر بن علی کی نقل کردہ ہے' تاہم انہوں نے یہ کہا ہے' یہ روایت نافع سے منقول ہے۔

یہی روایت صنعانی نے بھی بیان کی ہے وہ کہتے ہیں: معتمر نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے۔

وہ یہ کہتے ہیں میں نے عبیداللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے اس کے بعد انہوں نے نصر بن علی کی روایت کی مانند روایت نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں۔

''ہر مذکر اور ہر مونث پر بھی لازم ہے''۔

بَابُ تَوْقِيتِ فَرْضِ زَكَاةِ الْفِطْرِ فِي مَبْلَغِهِ مِنَ الْكَيْلِ

باب 118: ماپنے کے اعتبار سے صدقہ فطر کی مقدار کا تعین کرنا

2404 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ الْأَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا سَلَامَةُ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ،

وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ قَالَ: جَعَلَ النَّاسُ عَدْلَ الشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عزیز الایلی -- سلامہ -- عقیل -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

وہ کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ادا کیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: لوگوں نے گندم کے دو مد کو جو یا کھجور کے ایک صاع کے برابر قرار دیا ہے۔

2405 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ بِالصَّاعِ مِنَ التَّمْرِ، وَالصَّاعِ مِنَ الشَّعِيْرِ قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ: جَعَلَ النَّاسُ عَدْلَ كَذَا بِمُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- حسن بن قزعہ -- فضیل بن سلیمان -- موسیٰ بن عقبہ -- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے: لوگوں نے گندم کے دو مد کو اس کے برابر قرار دیدیا ہے۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ بِصَدَقَةِ نِصْفِ الصَّاعِ مِنْ حِنْطَةٍ اَحْدَثَهُ النَّاسُ بَعْدَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب **119**: اس بات کی دلیل کہ گندم کے نصف صاع کو صدقہ فطر کے طور پر ادا کرنا ایک ایسا معاملہ ہے جسے لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایجاد کیا

2406 - سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ اَبِى الزَّرْدِ الْاُبُلِّيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: قَالَ لَمْ تَكُنِ الصَّدَقَةُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا التَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ وَالشَّعِيْرُ، وَلَمْ تَكُنِ الْحِنْطَةُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن سفیان بن ابوزرد ابلی -- عبیداللہ بن موسیٰ -- فضیل بن غزوان -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں صدقہ فطر صرف کھجور' کشمش اور جَو کی شکل میں ادا کیا جاتا تھا گندم کی شکل میں نہیں ادا کیا جاتا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں صدقہ فطر صرف کھجور' کشمش اور جَو کی شکل میں ادا کیا جاتا تھا گندم کی شکل میں نہیں ادا کیا جاتا تھا۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّهُمْ اُمِرُوْا نِصْفَ صَاعِ حِنْطَةٍ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ قِيْمَةَ صَاعِ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ وَالْوَاجِبُ عَلٰى هٰذَا الْاَصْلِ اَنْ يَتَصَدَّقَ بِآصُعٍ مِنْ حِنْطَةٍ فِىْ بَعْضِ الْاَزْمَانِ وَبَعْضِ الْبُلْدَانِ

باب **120**: اس بات کی دلیل کہ لوگوں کو گندم کا نصف صاع (صدقہ فطر کے طور پر) دینے کا حکم اس شرط پر دیا گیا ہے

جبکہ اس کی قیمت کھجور کے ایک صاع یا جو کے ایک صاع کے برابر ہو۔ اس اصول کی بنیاد پر لازم یہ ہوگا کہ مختلف زمانوں میں اور مختلف علاقوں میں گندم کے مختلف صاع کے حساب سے صدقہ فطر ادا کیا جائے گا۔

2407 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عِيَاضٍ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: لَمْ نَزَلْ نُخْرِجُ عَلٰى عَهْدِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَصَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ وَصَاعًا مِنْ اَقِطٍ، فَلَمْ تَزَلْ حَتّٰى كَانَ مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ: اَرٰى اِنَّ صَاعًا مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعَيْ تَمْرٍ فَاَخَذَ بِهِ النَّاسُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ -- داؤد بن قیس -- عیاض کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں (صدقہ فطر کے طور پر) کھجور کا ایک صاع' جو کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع ادا کرتے رہے یہ معاملہ اسی طرح رہا یہاں تک کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا عہد حکومت آیا' تو وہ بولے: میرا یہ خیال ہے شام کی گندم کا ایک صاع' کھجور کے دو صاع کے برابر ہوتا ہے' تو لوگوں نے اس قول کو اختیار کر لیا۔

بَابُ ذِكْرِ اَوَّلِ مَا اُحْدِثَ الْاَمْرُ بِنِصْفِ صَاعِ حِنْطَةٍ، وَذِكْرِ اَوَّلِ مَنْ اَحْدَثَهٗ

باب 121: سب سے پہلے واقعے کا بیان جب گندم کا نصف صاع دیا گیا اور جس شخص نے اس کا آغاز کیا اس پہلے شخص کا تذکرہ

2408 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ هُوَ ابْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّهٗ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ، فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ، حَتّٰى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةٌ، فَخَطَبَ النَّاسَ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ زَكَاةَ الْفِطْرِ، فَقَالَ: اِنِّي لَاَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، فَكَانَ اَوَّلَ مَا ذَكَرَ النَّاسُ بِالْمُدَّيْنِ حِيْنَئِذٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابن حجر -- اسماعیل بن جعفر -- داؤد بن قیس فراء -- عیاض بن عبداللہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم (صدقہ فطر کے طور پر) اناج کا ایک صاع' پنیر کا ایک صاع' کھجور کا ایک صاع' کشمش

کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع ادا کرتے رہے' اور ہم مسلسل اسی طرح ادا کرتے رہے' یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شام سے حج یا شاید عمرہ کرنے کے لئے ہمارے ہاں مدینہ منورہ تشریف لائے وہ اس وقت خلیفہ تھے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

پھر انہوں نے صدقہ فطر کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ شام کی گندم کے دو مد کھجور کے ایک صاع کے برابر ہوتے ہیں۔

تو یہ سب سے پہلے شخص تھے' جس نے لوگوں کو اس وقت (گندم کے) دو مد دینے کی ترغیب دی۔

بَابُ اِخْرَاجِ التَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

باب 122: صدقہ فطر میں کھجور یا جَو ادا کرنا

2409 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، فَعَدَلَ النَّاسُ بَعْدُ بِمُدَّيْنِ مِنْ بُرٍّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --حسن بن محمد زعفرانی --قبیصہ بن عقبہ --سفیان --عبید اللہ --نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چھوٹے اور بڑے' آزاد یا غلام کی طرف سے جَو کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع صدقہ فطر کے طور پر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) بعد میں لوگوں نے گندم کے دو مد اس کے برابر قرار دیدیے۔

2410 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمِنْقَرِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ بَكْرٍ الْكُوفِيِّ وَهُوَ ابْنُ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ، اَنَّ الزُّهْرِيَّ، حَدَّثَهُمْ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ الصُّعَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَامَ خَطِيبًا، فَاَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعَ تَمْرٍ اَوْ صَاعَ شَعِيرٍ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ اَوْ عَنْ كُلِّ رَاْسٍ عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ --موسیٰ بن اسماعیل منقری --ہمام --بکر کوفی --ابن وائل بن داؤد --زہری --نے انہیں حدیث بیان کی --عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے آپ نے کھجور کا ایک صاع' جَو کا ایک صاع ہر ایک شخص اور ہر ایک فرد کی طرف سے' ہر چھوٹے اور ہر بڑے کی طرف سے' ہر آزاد اور غلام کی طرف سے' صدقہ فطر کے طور پر ادا کرنے کا حکم دیا۔

بَابُ اِخْرَاجِ الزَّبِيْبِ وَالْاَقِطِ فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

باب 123: صدقہ فطر میں کشمش یا پنیر ادا کرنا

2411 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْاَنْطَاكِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --حسن بن عبداللہ بن منصور انطاکی-- محمد بن کثیر-- عبداللہ بن شوذب-- ایوب-- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ہر آزاد اور غلام مذکر اور مونث چھوٹے اور بڑے مسلمان پر لازم قرار دیا ہے۔ یہ جَو کا ایک صاع ہوگا' یا کھجور کا ایک صاع ہوگا' یا کشمش کا ایک صاع ہوگا۔

2412 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ جَدِّيْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلزَّكَاةُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ صَاعُ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عمرو بن علی صیرفی-- محمد بن خالد حنفی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں

مسلمانوں پر لازم زکوٰۃ (یعنی صدقہ فطر) کھجور کا ایک صاع ہے' یا کشمش کا ایک صاع ہے' یا پنیر کا ایک صاع ہے' یا جو کا ایک صاع ہے۔

2413 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عِيَاضٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ، كَانَ يَاْمُرُهُمْ بِصَدَقَةِ رَمَضَانَ نِصْفَ صَاعِ حِنْطَةٍ اَوْ صَاعَ تَمْرٍ، فَقَالَ اَبُوْ

2413- وأخرجه أبو يعلى "1227" عن أبي خيثمة، عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوٗد "1618" في الزكاة: باب يؤدى في صدقة الفطر، ومن طريقه البيهقي 4/172 عن مسدد، عن يحيى القطان، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 3/172-173، ومسلم "985" "21" في الزكاة: باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير، والنسائي 5/52 في الزكاة: باب زكاة الدقيق، وأخرجه مالك 1/284، ومن طريقه الشافعي 1/251و 252، والدارمي 1/392، والبخاري "1506" في الزكاة: باب صدقة الفطر صاعا من طعام، ومسلم "985"، والطحاوي 2/42، والبيهقي 4/164، والبغوي "1595" عن زيد بن أسلم، عن عياض، به .وأخرجه أحمد 3/73، والدارمي 1/392، والبخاري "1505" في الزكاة: باب صاع من شعير، و "1508" باب صاع من زبيب، ومسلم "985" "19"و"20"، والنسائي 5/51 باب التمر في زكاة الفطر، وباب الزبيب، والطحاوي 2/41و 42، والدارقطني 2/146من طرق عن زيد بن أسلم، به.

سَعِيدٍ: لَا نُعْطِي إِلَّا مَا كُنَّا نُعْطِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --بندار-- حماد بن مسعدہ-- ابن عجلان-- عیاض کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما نے لوگوں کو یہ ہدایت کی وہ صدقہ فطر میں گندم کا نصف صاع یا کھجور کا ایک صاع ادا کر دیں' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بولے: ہم صرف وہی ادا کریں گے' جو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ادا کیا کرتے تھے جو کھجور کا ایک صاع ہوتا تھا یا پنیر کا ایک صاع ہوتا تھا یا کشمش کا ایک صاع ہوتا تھا یا جو کا ایک صاع ہوتا تھا۔

بَابُ إِخْرَاجِ السُّلْتِ صَدَقَةَ الْفِطْرِ إِنْ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمَنْ دُونَهُ حَفِظَهُ أَوْ صَحَّ خَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَإِلَّا فَإِنَّ فِي خَبَرِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ كِفَايَةً إِنْ شَاءَ اللَّهُ

باب 124: صدقہ فطر میں "سلت" (مخصوص قسم کے جو) ادا کرنا

لیکن اس کے لئے یہ بات شرط ہے' ابن عیینہ اور ان کے بعد کے راویوں نے اس روایت کو یاد رکھا ہو' یا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت مستند طور پر منقول ہو' ورنہ موسیٰ بن عقبہ کے حوالے سے منقول روایت ہی کافی ہوگی' اگر اللہ نے چاہا۔

2414 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ:

متنِ حدیث: أَخْرَجْنَا فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ سُلْتٍ"

2414- وأخرجه مسلم 1350 في الحج: باب فضل الحج والعمرة ويوم عرفة، وابن ماجه 2889 في الحج: باب فضل الحج والعمرة، عن ابي بكر بن ابي شيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه احمد 2/484، والطبرى في "جامع البيان" 3724 من طريق وكيع، عن سفيان، به .وأخرجه البيهقي 5/261 من طريق أبي نعيم، عن مسعر، عن منصور، به . وأخرجه علي بن الجعد في "مسنده" 926من طريق شعبة، عن منصور، به .وأخرجه الحميدى 1004 عن سفيان، والبخارى 1820 في المحصر: باب قول الله تعالى: (فَلَا رَفَثَ) (البقرة: 197)، والترمذى 811 في الحج: باب ما جاء في ثواب الحج والعمرة، من طريقين عن سفيان، به .وأخرجه عبد الرزاق 8800 عن سفيان به، إلا انه زاد بين منصور وبين أبي حازم "عن جابر"! وأخرجه الدارمي 2/31، والطيالسي 2519، وأحمد 2/494، والبخارى 1819، ومسلم 1350، والنسائي 5/114، في الحج: باب فضل الحج، وابن خزيمة 2514، والطبرى 3721 و 3722 من طرق عن منصور، به .وأخرجه الطيالسي 2519، وابن الجعد 926 و 1809 و 1810 والبخارى 1521، في الحج: باب فضل الحج المبرور، ومسلم 1350، والطبرى 3718 و 3719 و 3720 و 3723 و 3725 و 3726 و 3727 و 3728، والدارقطني 2/284، والبغوى في "شرح السنة" 1841، وفي التفسير 1/173، والبيهقي 5/262 من طرق عن أبي حازم، به .

❁❁ (امام ابن خزیمہ ؒ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان-- ابن عجلان-- عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابوسرح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ صدقہ فطر میں کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا کشمش کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع یا سلت (مخصوص قسم کے جو) کا ایک صاع ادا کیا کرتے تھے۔

2415 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُؤَدِّيَ زَكَاةَ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ مَنْ اَدّٰى سُلْتًا قُبِلَ مِنْهُ؛ وَاَحْسِبُهُ قَالَ: وَمَنْ اَدّٰى دَقِيقًا قُبِلَ مِنْهُ، وَمَنْ اَدّٰى سَوِيقًا قُبِلَ مِنْهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ ؒ کہتے ہیں:) --نصر بن علی-- عبدالاعلیٰ-- ہشام نے-- محمد بن سیرین (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

اللہ کے رسول نے ہمیں یہ ہدایت کی تھی: ہم رمضان کی زکوٰۃ (یعنی صدقہ فطر) میں اناج کا ایک صاع ہر چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے ادا کریں جو شخص "سلت" ادا کرتا ہے وہ اس سے وصول کیا جائے گا۔

(راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: جو شخص آٹا دے گا وہ اس سے وصول کیا جائے گا' جو ستو دے گا وہ اس سے قبول کیے جائیں گے۔

2416 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ سُلْتٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ ؒ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ-- حمیدی-- عبدالعزیز بن ابوحازم-- موسیٰ بن عقبہ-- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

صدقہ فطر' جو کا ایک صاع ہوگا' یا کھجور کا ایک صاع ہوگا' یا "سلت" (مخصوص قسم کے جو) کا ایک صاع ہوگا۔

بَابُ اِخْرَاجِ جَمِيعِ الْاَطْعِمَةِ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَالدَّلِيلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْهَلِيلَجَ، وَالْفُلُوسَ جَائِزٌ اِخْرَاجُهَا فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ

باب 125: صدقہ فطر میں کسی بھی قسم کا اناج ادا کرنا

اور اس شخص کے موقف کے خلاف جو اس بات کا قائل ہے' صدقہ فطر میں روپے اور پیسے بھی ادا کیے جاسکتے ہیں

2417 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: صَدَقَةُ رَمَضَانَ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ مَنْ جَاءَ بِبُرٍّ قُبِلَ مِنْهُ، وَمَنْ جَاءَ بِشَعِيرٍ قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ جَاءَ بِتَمْرٍ قُبِلَ مِنْهُ، وَمَنْ جَاءَ بِسُلْتٍ قُبِلَ مِنْهُ، وَمَنْ جَاءَ بِزَبِيبٍ قُبِلَ مِنْهُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَمَنْ جَاءَ بِسَوِيقٍ أَوْ دَقِيقٍ قُبِلَ مِنْهُ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: "خَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن بشار--عبدالوہاب--ایوب--محمد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

صدقہ فطر اناج کا ایک صاع ہوگا' جو شخص گندم لے کے آئے گا وہ اس سے قبول کی جائے گی جو شخص جو لے کر آئے گا وہ اس سے قبول کیے جائیں گے' جو کھجور لے کے آئے گا وہ اس سے قبول کی جائے گی جو "سلت" لے کے آئے گا وہ اس سے قبول کیے جائیں گے جو کشمش لے کے آئے گا وہ اس سے قبول کی جائے گی۔

(راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: جو شخص ستو لے کے آئے گا' یا جو شخص آٹا لے کے آئے گا وہ اس سے قبول کیے جائیں گے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت بھی اس باب سے تعلق رکھتی ہے۔

2418 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ الْفَرَّاءِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا نُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ إِذْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ، وَلَمْ نَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ إِلَى الْمَدِينَةِ قَدْمَةً، وَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ مَا أَرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ إِلَّا تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ هٰذِهِ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: لَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا أَوْ مَا عِشْتُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--جعفر بن محمد--وکیع--داؤد بن قیس الفراء--عیاض بن عبداللہ بن ابوسرح

2418- وأخرجه أحمد 3/98، والنسائي 5/51 في الزكاة: باب الزبيب، وابن ماجه "1829" في الزكاة: باب صدقة الفطر، وابن خزيمة "2418" من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/252، وأحمد 3/23، والدارمي 1/392، ومسلم "985" "18" في الزكاة: باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير، وأبو داؤد "1616" في الزكاة: باب كم يؤدى في صدقة الفطر، والنسائي 5/53 في الزكاة: باب الشعير، والطحاوي 2/42، والبيهقي 4/165، والدارقطني 2/146، والبغوي "1596" من طرق عن داؤد بن قيس، به.

کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے تو ہم صدقہ فطر میں اناج کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع یا کشمش کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع ادا کیا کرتے تھے۔

ہم اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شام سے مدینہ منورہ ہمارے پاس آئے۔ انہوں نے اس بارے میں لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے یہ کہا: میرے خیال میں شام کی گندم کے دو مد اس کے برابر ہوتے ہیں۔ تو لوگوں نے ان کے قول کو اختیار کر لیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں تو ہمیشہ اسی طرح صدقہ فطر ادا کرتا رہوں گا' جس طرح میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ادا کیا کرتا تھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جب تک میں زندہ رہا۔

2419 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: وَذَكَرُوا عِنْدَهُ صَدَقَةَ رَمَضَانَ فَقَالَ: لَا اُخْرِجُ اِلَّا مَا كُنْتُ اُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَاعَ تَمْرٍ اَوْ صَاعَ حِنْطَةٍ اَوْ صَاعَ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعَ اَقِطٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ، فَقَالَ: لَا، تِلْكَ قِيمَةُ مُعَاوِيَةَ لَا اَقْبَلُهَا وَلَا اَعْمَلُ بِهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: "ذِكْرُ الْحِنْطَةِ فِي خَبَرِ اَبِي سَعِيْدٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ، وَلَا اَدْرِي مِمَّنِ الْوَهْمِ، قَوْلُهُ وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ اِلَى اٰخِرِ الْخَبَرِ دَالٌّ عَلَى اَنَّ ذِكْرَ الْحِنْطَةِ فِي اَوَّلِ الْقِصَّةِ خَطَاٌ اَوْ وَهْمٌ اِذْ لَوْ كَانَ اَبُوْ سَعِيْدٍ قَدْ اَعْلَمَهُمْ اَنَّهُمْ كَانُوا يُخْرِجُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعَ حِنْطَةٍ لَمَا كَانَ لِقَوْلِ الرَّجُلِ اَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ مَعْنًى

❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابن علیہ -- محمد بن اسحاق -- عبداللہ بن عبد اللہ بن عثمان بن حکیم بن حزام کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: عیاض بن عبداللہ بن ابوسرح بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سامنے لوگوں نے صدقہ فطر کا تذکرہ کیا' تو وہ بولے: میں تو یہ اسی طرح ادا کرتا رہوں گا' جس طرح میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ادا کرتا رہا ہوں جو کھجور کا ایک صاع ہوگا' یا گندم کا ایک صاع ہوگا' یا جَو کا ایک صاع ہوگا' یا پنیر کا ایک صاع ہوگا' تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: اگر گندم کے دو مد دیدیے جائیں؟ تو وہ بولے: جی نہیں۔

یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مقرر کردہ قیمت ہے میں اسے قبول نہیں کروں گا' اور میں اس پر عمل بھی نہیں کروں گا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت میں گندم کا تذکرہ محفوظ

2419- وأخرجه البيهقي 4/165- 166، والدارقطني 2/145-146من طرق عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد.
وأخرجه أبو داوُد "1616" في الزكاة: باب كم يؤدى في صدقة الفطر، والحاكم 1/411 من طريقين عن إسماعيل بن علية، به.
وأخرجه النسائي 5/53في الزكاة: باب الأقط، والطحاوي 2/42من طرق عن عبد الله بن عبد الله، به.

نہیں ہے اور مجھے یہ اندازہ نہیں ہو سکا کہ یہ وہم کون سے راوی کو ہوا ہے کیونکہ روایت کے یہ الفاظ کہ حاضرین میں سے ایک صاحب نے ان سے کہا گندم کے دو مد دیے جا سکتے ہیں اس کے بعد روایت کے باقی تمام الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں واقعے کے آغاز میں گندم کا تذکرہ کرنا غلطی یا وہم کا نتیجہ ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے اگر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو بتا دیا تھا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں گندم کا ایک صاع ادا کیا کرتے تھے تو پھر کسی شخص کو یہ کہنے کی ضرورت نہیں تھی کہ "اگر گندم کے دو مد دیے جائیں"۔

بَابُ ذِكْرِ ثَنَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى مُؤَدِّى صَدَقَةِ الْفِطْرِ

باب 126: صدقہ فطر ادا کرنے والے کی اللہ تعالیٰ نے جو تعریف کی ہے اس کا تذکرہ

2420 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو مُسْلِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمِ بْنِ وَهْبٍ الْاَسْلَمِيُّ الْمَدِيْنِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ:

متنِ حدیث: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى) (الأعلى: 15)، فَقَالَ اُنْزِلَتْ فِیْ زَكَاةِ الْفِطْرِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوعمرو مسلم بن عمرو بن مسلم بن وہب اسلمی مدنی -- عبداللہ بن نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) کثیر بن عبداللہ مزنی اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا:

"وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے تزکیہ کیا اور اس نے اپنے پروردگار کا اسم ذکر کیا اور نماز ادا کی"۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ آیت صدقہ فطر کے بارے میں نازل ہوئی ہے (یعنی یہاں تزکیہ کرنے سے مراد صدقہ فطر ادا کرنا ہے)

بَابُ الْاَمْرِ بِاَدَاءِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلٰى صَلَاةِ الْعِيْدِ

باب 127: لوگوں کے نماز عید کے لئے نکلنے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم

2421 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ الْمَخْزُوْمِيُّ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ، قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلَاةِ، وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، كَانَ يُؤَدِّی قَبْلَ ذٰلِكَ بِيَوْمٍ وَيَوْمَيْنِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوسلمہ یحییٰ بن مغیرہ مخزومی -- ابن ابوفدیک -- ضحاک بن عثمان -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کے نماز عید کے نکلنے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس سے ایک دن پہلے یا دو دن پہلے ہی صدقہ فطر ادا کر دیا کرتے تھے۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَدَائِهَا فِيْ يَوْمِ الْفِطْرِ لَا فِيْ غَيْرِهِ

باب **128**: اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ نے عید الفطر کے دن صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا ہے اس کے علاوہ (کسی اور دن میں ادا کرنے کا حکم نہیں دیا)

2422 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ "

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عمر بن حفص شیبانی -- عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابورواد -- ابن جریج -- موسیٰ بن عقبہ -- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے صدقہ فطر کے بارے میں یہ حکم دیا ہے عید الفطر کے دن لوگوں کے نماز عید کے لئے جانے سے پہلے اسے ادا کر دیا جائے۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الصَّلَاةَ الَّتِيْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَدَاءِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ اِلَيْهَا صَلَاةُ الْعِيْدِ لَا غَيْرُهَا

باب **129**: اس بات کی دلیل کہ جس نماز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا ہے اس کی طرف جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کر دیا جائے اس سے مراد عید کی نماز ہے کوئی دوسری نماز مراد نہیں ہے

2423 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

2422- أخرجه مسلم "986" "23" في الزكاة: باب الأمر بإخراج زكاة الفطر قبل الصلاة، عن محمد بن رافع، بهذا الإسناد. أخرجه أحمد 2/157، وابن خزيمة "2421"، والدارقطني 2/152 من طرق عن ابن أبي فديك، به. أخرجه أحمد 2/151و154- 155، والدارمي 1/392، والبخاري "1509" في الزكاة: باب الصدقة قبل العيد، ومسلم "986"، وأبو داؤد "1610" في الزكاة: باب متى تؤدى، والنسائي 5/54 في الزكاة: باب الوقت الذي يستحب أن تؤدى صدقة الفطر، والترمذي "677" في الزكاة: باب ما جاء في تقديمها قبل الصلاة، وابن خزيمة "2422" و"2423"، والدارقطني 2/153 من طرق عن نافع، به. أخرجه مالك في "الموطأ" 1/285 عن نافع أن عبد الله بن عمر كان يبعث بزكاة الفطر إلى الذي تجمع عنده قبل الفطر بيومين أو ثلاثة.

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الْمُصَلّٰى

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ربیع بن سلیمان مرادی اور بحر بن نصر خولانی --ابن وہب --ابن ابوزناد-- موسیٰ بن عقبہ-- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کے بارے میں یہ حکم دیا تھا کہ لوگوں کے عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے اسے ادا کر دیا جائے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَاْخِيرِ الْاِمَامِ قَسْمَ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنْ يَوْمِ الْفِطْرِ اِذَا اُدِّيَتْ اِلَيْهِ

باب **130**: اگر امام کو صدقہ فطر ادا کیا گیا ہو تو اس کے لئے اس بات کی رخصت ہے وہ صدقہ فطر کو عیدالفطر کے ایک دن بعد تقسیم کرے

2424 - سند حدیث: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ الْبَصْرِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ غَرِيبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ، مُؤَذِّنُ مَسْجِدِ الْجَامِعِ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ:

متن حدیث: اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَنْ اَحْفَظَ زَكَاةَ رَمَضَانَ فَاَتَانِيْ آتٍ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ، فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهُ، فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دَعْنِيْ فَاِنِّيْ مُحْتَاجٌ، فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ اللَّيْلَةَ اَوْ قَالَ: الْبَارِحَةَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اشْتَكٰى حَاجَةً فَخَلَّيْتُهُ وَزَعَمَ اَنَّهُ لَا يَعُوْدُ، فَقَالَ: اَمَا اِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ، وَسَيَعُوْدُ قَالَ فَرَصَدْتُهُ، وَعَلِمْتُ اَنَّهُ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَجَاءَ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ، فَقُلْتُ: لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَكٰى حَاجَةً، فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَاَصْبَحْتُ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ اللَّيْلَةَ اَوِ الْبَارِحَةَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكٰى حَاجَةً فَخَلَّيْتُهُ، وَزَعَمَ اَنَّهُ لَا يَعُوْدُ، فَقَالَ: اَمَا اِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ، وَعَلِمْتُ اَنَّهُ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ، فَاَخَذْتُهُ، فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دَعْنِيْ حَتّٰى اُعَلِّمَكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِنَّ قَالَ: وَكَانُوْا اَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ قَالَ: اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ، فَاقْرَاْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ (اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ) (البقرة: **255**) فَاِنَّهُ لَنْ يَزَالَ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظًا، وَلَا يَقْرَبُكَ الشَّيْطَانُ، حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ: صَدَقَكَ وَاِنَّهُ لَكَاذِبٌ، تَدْرِيْ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ، ذَاكَ الشَّيْطَانُ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ہلال بن بشر بصری --عثمان بن ہیثم --عوف --محمد بن سیرین (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں صدقہ فطر (میں اکٹھے ہونے والے اناج) کی حفاظت کروں۔

ایک رات نصف رات کے وقت کوئی شخص وہاں آیا اور اناج کے لپ بھرنے لگا میں نے اسے پکڑ لیا میں نے کہا: میں تمہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا وہ بولا: تم مجھے چھوڑ دو کیونکہ میں ضرورت مند ہوں میں نے اسے چھوڑ دیا۔

اگلے دن فجر کی نماز کے بعد نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے ابوہریرہ! گزشتہ رات تم نے جس آدمی کو پکڑا تھا اس کا کیا تھا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

"البارحة"

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے اپنے ضرورت مند ہونے کی شکایت کی تو میں نے اسے چھوڑ دیا اس نے یہ بیان کیا تھا کہ اب وہ دوبارہ نہیں آئے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے تمہارے ساتھ جھوٹ بولا ہے وہ عنقریب دوبارہ آئے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اس کی گھات میں بیٹھ گیا مجھے اس بات کا یقین تھا کہ وہ ضرور دوبارہ آئے گا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن وہ شخص آیا' اور پھر اناج بھرنے لگا' تو میں نے اسے پکڑ لیا' میں نے کہا: میں تمہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ضرور پیش کروں گا۔ اس نے پھر اپنے حاجت مند ہونے کا تذکرہ کیا' تو میں نے پھر اسے چھوڑ دیا۔ اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ نے پھر دریافت کیا: گزشتہ رات تم نے جسے پکڑا تھا اس کا کیا بنا؟

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے ضرورت مند ہونے کی شکایت کی تھی' تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔

اس نے یہ بیان کیا' وہ دوبارہ نہیں آئے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے تمہارے ساتھ جھوٹ بولا ہے وہ عنقریب دوبارہ آئیگا' تو مجھے یہ پتہ چل گیا' وہ عنقریب دوبارہ آئے گا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمادی ہے۔

ایک مرتبہ وہ پھر آیا اور پھر اناج بھرنے لگا' تو میں نے اسے پکڑ لیا میں نے کہا: میں تمہیں ضرور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا وہ بولا: تم مجھے چھوڑ دو میں تمہیں کچھ کلمات سکھاتا ہوں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہیں فائدہ دے گا۔ راوی کہتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھلائی کی چیزوں کے سب سے زیادہ حریص تھے۔

اس شخص نے بتایا: جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی پڑھو (یعنی اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم)

تو صبح تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا (فرشتہ) تمہارے ساتھ رہے گا' اور شیطان تمہارے قریب نہیں آسکے گا (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔

(اگلے دن) نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اے ابوہریرہ! تم نے جس شخص کو پکڑا تھا اس کا کیا بنا؟ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو (پورا واقعہ) سنایا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ہے' تو جھوٹا' لیکن اس نے تمہیں سچی بات بتائی ہے۔

تم جانتے ہو تین راتوں سے تمہارا مخاطب کون تھا؟ وہ شیطان تھا۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ

(مجموعہ ابواب) (نفلی صدقہ کے بارے میں روایات)

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ وَقَبْضِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ اِيَّاهَا لِيُرَبِّيَهَا لِصَاحِبِهَا وَالْبَيَانِ اَنَّهُ لَا يَقْبَلُ اِلَّا الطَّيِّبَ

باب 131: صدقہ کرنے کی فضیلت اور پروردگار کا اس صدقے کو اپنے دست قدرت میں لینا

تا کہ اس کے کرنے والے کے لئے اس صدقے کو بڑھا دے اور اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ صرف پاک (یعنی جائز آمدن سے دیئے گئے صدقے) کو قبول کرتا ہے

2425 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ، وَعُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي الْحُبَابِ هُوَ سَعِيْدُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: "مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ اِلَّا اللّٰهُ يَاْخُذُهَا بِيَمِيْنِهِ، فَيُرَبِّيْهَا لَهُ كَمَا يُرَبِّي اَحَدُكُمْ، فَلُوَّهُ اَوْ قَالَ فَصِيْلَهُ، حَتّٰى تَبْلُغَ التَّمْرَةُ مِثْلَ اُحُدٍ، وَقَالَ عُتْبَةُ: فَلُوَّهُ قَلُوْصَهُ وَلَمْ اَضْبِطْ عَنْ عُتْبَةَ مِثْلَ اُحُدٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- حسین بن حسن مروزی اور عتبہ بن عبداللہ -- ابن مبارک -- عبیداللہ بن عمر -- سعید مقبری -- ابوحباب سعید بن یسار کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جو بھی مسلمان بندہ حلال آمدن میں سے کوئی چیز صدقہ کرتا ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف حلال چیز کو ہی قبول کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دست قدرت میں لیتا ہے' اور اسے بڑھانا شروع کر دیتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے بچھڑے کو پالتا پوستا ہے۔ (راوی

2425- وهو في "الزهد" لا بن المبارك "648"ن ومن طريقة أخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 10/75، وابن خزيمة "2425" وأخرجه أحمد 2/538، ومسلم "1014" في الزكاة باب قبول الصدقة من الكسب الطيب وتربيتها، والترمذي "في الزكاة: باب ما جاء في فضل في الزكاة: باب فضل الصدقة، والنسائي 5/57 في الزكاة: باب الصدقة من غلول، وابن ماجه "1842" في الزكاة: باب فضل الصدقة، والبغوي "1632" من طريق الليث، عن سعيد المقبري، بهذا الإسناد. أخرجه أحمد 2/381- 382- 419، ومسلم "1014" "64" من طريق سهيل بن ابي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه البخاري "1410" في الزكاة: باب الصدقة من طريق أبي النضر، عن عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار، عن أبيه، عن أبي صالح، عن أبي هريرة. وأخرجه أيضًا "7430" وقال خالد بن مخلد، حدثنا سليمان، حدثني عبد الله بن دينار، عن أبي صالح، عن أبي هريرة.

کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)
اپنے جانور کے بچے کو پالتا پوستا ہے۔ یہاں تک کہ (صدقہ کی ہوئی) ایک کھجور اُحد پہاڑ جتنی ہو جاتی ہے۔
عتبہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ "فلو" سے مراد اونٹ کا بچہ ہے۔
عتبہ نامی راوی کے حوالے سے "اُحد پہاڑ کی مانند" کے الفاظ ضبط نہیں ہوئے ہیں۔

2426 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ رَافِعٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: "اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَصَدَّقَ مِنْ طَیِّبٍ تَقَبَّلَهَا اللّٰهُ مِنْهُ، وَاَخَذَهَا بِیَمِیْنِهٖ، فَرَبَّاهَا كَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُكُمْ مُهْرَهٗ اَوْ فَصِیْلَهٗ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَصَدَّقُ بِاللُّقْمَةِ، فَتَرْبُوْ فِیْ یَدِ اللّٰهِ اَوْ قَالَ: فِیْ كَفِّ اللّٰهِ حَتّٰی تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ فَتَصَدَّقُوْا"

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن ابورافع اور عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم --عبدالرزاق --معمر-- ایوب-- قاسم بن محمد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک جب کوئی بندہ حلال کمائی میں سے کوئی چیز صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے سے اس صدقے کو قبول کر لیتا ہے اور اسے اپنے دست قدرت میں لیتا ہے اور اسے بڑھانا شروع کرتا ہے جس طرح کوئی شخص اپنے گھوڑے کے بچے کو یا اونٹ کے بچے کو پالتا پوستا ہے۔
ایک شخص ایک لقمہ صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں (راوی کو شک ہے) شاید یہ الفاظ ہیں: اللہ تعالیٰ کی ہتھیلی میں وہ بڑھتا ہوا پہاڑ جتنا ہو جاتا ہے۔ اس لیے تم لوگ صدقہ کیا کرو۔

2427 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِیٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی الْقُطَعِیُّ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ جَعْفَرٌ: قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ، وَقَالَ الْقُطَعِیُّ، وَعَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ،

اختلافِ روایت: زَادَ جَعْفَرٌ فِیْ حَدِیْثِهٖ، وَتَصْدِیْقُ ذٰلِكَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ (یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبَا وَیُرْبِی الصَّدَقَاتِ) (البقرة: 276)

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عمر بن علی --عبدالوہاب-- ہشام-- قاسم (کے حوالے سے نقل کرتے

ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
جعفر نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب کی اس آیت سے بھی ہو جاتی ہے۔

''اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے''۔

بَابُ الْاَمْرِ بِاتِّقَاءِ النَّارِ - نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا - بِالصَّدَقَةِ وَاِنْ قَلَّتْ

باب **132**: صدقے کے ذریعے خواہ وہ تھوڑا ہی ہو جہنم سے بچنے کا حکم (اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے)

2428 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، وَعُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، اَنَّهُ سَمِعَ خَيْثَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ،

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ النَّارَ، فَتَعَوَّذَ مِنْهَا، وَاَشَاحَ بِوَجْهِهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: اتَّقُوا النَّارَ، وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- حسین بن حسن اور عتبہ بن عبداللہ -- ابن مبارک -- شعبہ -- عمرو بن مرہ -- خیثمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کا تذکرہ کرتے ہوئے اس سے پناہ مانگی اور اپنا چہرہ مبارک کو دو یا تین مرتبہ پھیر لیا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''جہنم سے بچنے کی کوشش کرو اگرچہ نصف کھجور کے ذریعے ایسا ہو اور اگر یہ بھی نہیں ملتی، تو اچھی بات کے ذریعے (جہنم سے بچنے کی کوشش کرو)''۔

2429 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَحْرٍ الْبَكْرَاوِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: " هُوَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ، وَاَنَا اَبْرَاُ مِنْ عُهْدَتِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- ابو بحر بکراوی -- اسماعیل -- ابو رجاء عطاردی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
جہنم سے بچنے کی کوشش کرو اگرچہ نصف کھجور کے ذریعے ایسا کرو۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ اسماعیل بن مسلم مکی ہے اور میں اس کے عہدے سے بری الذمہ ہوں۔

2430 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ

الْحَارِثِ، ح وَحَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ الْكِنْدِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: افْتَدُوا مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --یونس بن عبدالاعلی-- عبداللہ بن وہب-- عمرو بن حارث (یہاں تحویل سند ہے) عیسیٰ بن ابراہیم غافقی-- ابن وہب-- عمرو بن حارث-- یزید بن ابوحبیب-- سنان بن سعد کندی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جہنم سے بچنے کے لئے فدیہ دو خواہ وہ نصف کھجور کی شکل نہ ہو۔

بَابُ إِظْلَالِ الصَّدَقَةِ صَاحِبَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْفَرَاغِ مِنَ الْحُكْمِ بَيْنَ الْعِبَادِ

باب 133: قیامت کے دن صدقہ اپنے کرنے والے پر اس وقت تک سایہ کیے رکھے گا جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جاتا

2431 - سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، وَعُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ، سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: كُلُّ امْرِئٍ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ حَتَّى يُفْصَلَ بَيْنَ النَّاسِ، أَوْ قَالَ: حَتَّى يُحْكَمَ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ يَزِيدُ: فَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ لَا يُخْطِئُهُ يَوْمٌ لَا يَتَصَدَّقُ مِنْهُ بِشَيْءٍ، وَلَوْ كَعْكَةً وَلَوْ بَصَلَةً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --حسین بن حسن اور عتبہ بن عبداللہ-- ابن مبارک-- حرملہ بن عمران-- یزید بن ابوحبیب-- ابوخیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

(قیامت کے دن) جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جاتا۔ ہر شخص اپنے کیے ہوئے صدقے کے سائے میں ہوگا۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جاتا۔

یزید نامی راوی کہتے ہیں: ابوالخیر نامی راوی روزانہ باقاعدگی کے ساتھ صدقہ کرتے تھے خواہ روٹی ہو خواہ پیاز ہو۔

2431- وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 8/181 من طريق الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد. وهو في "الزهد" لابن المبارك "645"، ومن طريقه أخرجه أحمد 4/147- 148، وأبو يعلى "1766"، وصححه الحاكم 1/416 على شرط مسلم ووافقه الذهبي. وأخرجه الطبراني في "الكبير" 17/"771" عن المطلب بن شعيب الأزدي، عن عبد الله بن صالح، عن حرملة بن عمران، به.

2432 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ:

كَانَ أَوَّلَ أَهْلِ مِصْرَ يَرُوحُ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَمَا رَأَيْتُهُ دَاخِلًا الْمَسْجِدَ قَطُّ إِلَّا وَفِي كُمِّهِ صَدَقَةٌ، إِمَّا فُلُوسٌ، وَإِمَّا خُبْزٌ، وَإِمَّا قَمْحٌ حَتَّى رُبَّمَا رَأَيْتُ الْبَصَلَ يَحْمِلُهُ قَالَ: فَأَقُولُ يَا أَبَا الْخَيْرِ إِنَّ هَذَا يُنْتِنُ ثِيَابَكَ قَالَ: فَيَقُولُ: يَا ابْنَ حَبِيبٍ أَمَا إِنِّي لَمْ أَجِدْ فِي الْبَيْتِ شَيْئًا أَتَصَدَّقُ بِهِ غَيْرَهُ، إِنَّهُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: ظِلُّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی --یزید بن زریع --محمد بن اسحاق کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

یزید بن ابوحبیب مرثد بن عبداللہ مزنی کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ مسجد کی طرف جانے والے مصر کے سب سے پہلے فرد تھے اور میں نے انہیں ہمیشہ دیکھا کہ وہ جب بھی مسجد میں داخل ہوتے تھے تو ان کی آستین (یعنی جیب) میں صدقہ کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی چیز ضرور موجود ہوتی تھی یا سکہ ہوتا تھا یا روٹی ہوتی تھی یا گندم ہوتی تھی بعض اوقات میں نے انہیں پیاز اٹھائے ہوئے بھی دیکھا ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابوالخیر! اس کی وجہ سے آپ کے کپڑوں میں بو پیدا ہو جائے گی۔ تو وہ کہتے: اے حبیب کے صاحبزادے مجھے اپنے گھر میں صدقہ کرنے کے لئے اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ملی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''قیامت کے دن بندہ مومن کا سایہ اس کا صدقہ ہوگا''۔

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ عَلَى غَيْرِهَا مِنَ الْأَعْمَالِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنِّي لَا أَعْرِفُ أَبَا فَرْوَةَ بِعَدَالَةٍ وَلَا جَرْحٍ

باب **134**: صدقہ کرنے کی دیگر اعمال پر فضیلت بشرطیکہ یہ روایت مستند طور پر منقول ہو کیونکہ ابوفروہ نامی راوی کے عادل ہونے یا اس پر جرح کے بارے میں مجھے کوئی علم نہیں ہے

2433 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

متنِ حدیث: قَالَ ذُكِرَ لِي قَالَ: يَقُولُ: إِنَّ الْأَعْمَالَ تَبَاهَى، فَتَقُولُ الصَّدَقَةُ أَنَا أَفْضَلُكُمْ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن رافع --ابوحسن نضر بن اسماعیل --ابوفروہ --سعید بن مسیب کے

حوالے سے نقل کرتے ہیں::

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اعمال ایک دوسرے کے سامنے فخر کا اظہار کریں گے تو صدقہ کہے گا میں تم سب پر فضیلت رکھتا ہوں"۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الصَّدَقَةَ بِالْمَمْلُوكِ أَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الْمُتَصَدِّقِ إِيَّاهُ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

باب 135: اس بات کی دلیل کہ غلام کسی شخص کو صدقہ کر دینا' اس سے افضل ہے' غلام کو آزاد کر دیا جائے تاہم اس کے لئے شرط یہ ہے' یہ روایت مستند طور پر منقول ہو

2434 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ، حَدَّثَنَا أَسَدٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ هُوَ أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مَيْمُونَةَ

متنِ حدیث: أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَادِمًا فَأَعْطَاهَا، فَأَعْتَقَهَا، فَقَالَ: أَمَا إِنَّكِ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ

توضیحِ راوی: "مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ هٰذَا، هُوَ أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --ربیع بن سلیمان مرادی--اسد--محمد بن خازم ابومعاویہ--محمد بن اسحاق--ابن شہاب زہری--عبیداللہ بن عبداللہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیّدہ میمونہ بیان کرتی ہیں:

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی خادم مانگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عطا کر دیا۔ انہوں نے اسے آزاد کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم وہ (کنیز) اپنے کسی ماموں کو دیدیتیں' تو یہ تمہارے لیے زیادہ اجر کا باعث ہوتا۔

محمد بن خازم نامی راوی ابومعاویہ ضریر ہیں۔

بَابُ فَضْلِ الْمُتَصَدِّقِ عَلَى الْمُتَصَدَّقِ عَلَيْهِ

باب 136: صدقہ کرنے والا' اس شخص پر فضیلت رکھتا ہے' جس پر صدقہ کیا جائے

2435 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْلِمٍ الْهَجَرِيِّ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

متنِ حدیث: " الْأَيْدِي ثَلَاثَةٌ، يَدُ اللَّهِ الْعُلْيَا، وَيَدُ الْمُعْطِي الَّتِي تَلِيهَا وَيَدُ السَّائِلِ السُّفْلَى إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَاسْتَعِفَّ عَنِ السُّؤَالِ مَا اسْتَطَعْتَ

اختلافِ روایت: قَالَ يُوسُفُ: عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، وَقَالَ: الَّتِي تَلِيهَا وَقَالَ: فَاسْتَعِفُّوا عَنِ السُّؤَالِ مَا اسْتَطَعْتُمْ هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ بُنْدَارٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- ابراہیم بن مسلم ہجری (یہاں تحویل سند ہے) بندار -- محمد -- شعبہ -- ابراہیم ہجری -- ابواحوص کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

ہاتھ تین طرح کے ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ کا ہاتھ' جو اوپر والا ہے' دینے والے کا ہاتھ' جو اس کے بعد آتا ہے' اور مانگنے والے کا ہاتھ جو قیامت تک نیچے ہوگا اس لیے تم سے جہاں تک ہو سکے مانگنے سے بچنا۔

یوسف نامی راوی نے ابواحوص کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''وہ جو اس کے بعد ہوتا ہے''۔

انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: تم لوگ' جہاں تک تم سے ہو سکے' مانگنے سے بچنے کی کوشش کرنا۔

روایت کے یہ الفاظ بندار کے نقل کردہ ہیں۔

2436 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا اَبْقَتْ غَنَاءً، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَاْ مَنْ تَعُولُ تَقُولُ امْرَاَتُكَ: اَنْفِقْ عَلَيَّ اَوْ طَلِّقْنِي وَيَقُولُ مَمْلُوكُكَ: اَنْفِقْ عَلَيَّ اَوْ بِعْنِي وَيَقُولُ وَلَدُكَ: اِلٰى مَنْ تَكِلُنَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حماد بن زید -- عاصم -- ابوصالح (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

سب سے بہتر صدقہ وہ ہے' جو خوشحالی کو باقی رہنے دے (یعنی کرنے والا اس کے بعد مفلوک الحال نہ ہو جائے) اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے' اور تم اپنے زیر کفالت لوگوں پر خرچ کرنے سے آغاز کرو۔

تمہاری بیوی یہ کہے کہ: 'مجھ پر خرچ کرو' یا پھر مجھے طلاق دیدو۔ تمہارا غلام یہ کہے گا: مجھ پر خرچ کرو یا مجھے فروخت کر دو۔ تمہاری اولاد یہ کہے گی: تم مجھے کس کے آسرے پر چھوڑ رہے ہو؟

بَابُ ذِكْرِ نَمَاءِ الْمَالِ بِالصَّدَقَةِ مِنْهُ، وَاِعْطَاءِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ الْمُتَصَدِّقَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

(وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ) (سبا: 39)

باب **137**: اس بات کا تذکرہ کہ صدقہ کرنے سے مال میں اضافہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ صدقہ کرنے والے شخص کو اس کا بدلہ عطا کر دیتا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور تم جو چیز بھی خرچ کرو گے تو وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تمہیں اس کا بدلہ دے گا''۔

2437 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: " مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْبَخِيلِ، كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَدُنْ ثَدْيَيْهِمَا اِلٰى تَرَاقِيهِمَا، فَاِذَا اَرَادَ الْمُتَصَدِّقُ، وَالْمُنْفِقُ اَنْ يُنْفِقَ اُسْبِغَتْ عَلَيْهِ الدِّرْعُ اَوْ وُفِّرَتْ حَتّٰى تَقَعَ عَلٰى بَنَانِهِ وَتَعْفُو اَثَرَهُ، وَاِذَا اَرَادَ الْبَخِيلُ اَنْ يُنْفِقَ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتّٰى اَخَذَتْ بِتَرْقُوَتِهِ اَوْ بِعُنُقِهِ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ رَاَيْتُهُ يَقُوْلُ بِيَدِهِ وَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار--سفیان-- ابوزناد-- اعرج (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

خرچ کرنے والے اور بخل کرنے والے کی مثال' دو ایسے آدمیوں کی طرح ہے جنہوں نے سینے سے لے کر ہنسلی کی ہڈی تک لوہے کی زرہیں پہنی ہوتی ہیں۔ صدقہ کرنے والا اور خرچ کرنے والا شخص جب خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو وہ زرہ اس کے لئے کشادہ ہو جاتی ہے' اور کھل جاتی ہے (یہاں تک کہ نیچے گر کے) اس کے پاؤں پہ گرتی ہے' اور اس کے قدموں کے نشان کو بھی چھپا دیتی ہے' لیکن کنجوسی کرنے والا شخص خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو وہ اور سمٹ جاتی ہے' اور اس کا ہر حلقہ اپنی جگہ پکڑ لیتا ہے' یہاں تک وہ اس شخص کے گلے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کی گردن کو پکڑ لیتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں کہ میں نے آپ کو اپنے دست مبارک کے ذریعے اس طرح اشارہ کرتے ہوئے دیکھا کہ وہ کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے' لیکن نہیں کر پاتا۔

2438 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا يَعْفُو اِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَاَبُوْ مُوْسٰى قَالَ بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ، وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

اختلافِ روایت: غَيْرَ اَنَّهُمَا قَالَا وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلِمَةٍ اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر سعدی-- اسماعیل بن جعفر-- علاء-- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

2438- واخرجه الدارمی 1/396، ومسلم "2588" فی البر والصلة: باب استحباب العفو والتواضع، والبیهقی 4/187و 8/162و 10/235، والبغوی "1633" من طرق عن إسماعیل بن جعفر، به. واخرجه أحمد 2/235، و386، و438، والترمذی "2029" فی البر والصلة: باب ما جاء فی التواضع، والبغوی "1633" من طرق عن العلاء، به. واخرجه مالك فی "الموطأ" 2/1000 عن العلاء بن عبد الرحمن، من قوله، ثم قال مالك: لا ادری ایرفع هذا الحدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم أم لا. قال ابن عبد البر فی "التمهید" فیما نقله عنه الزرقانی 4/427-: مثله لا یکون رأیًا، واسنده عنه جماعة، وهو محفوظ مسند.

صدقہ مال میں کوئی کمی نہیں کرتا اور معاف کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سربلندی عطا کرتا ہے۔

تاہم ان دونوں حضرات کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''اور جو بندہ کسی زیادتی کو معاف کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے''۔

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ عَنِ ظَهْرِ غِنًى يَفْضُلُ عَمَّنْ يَّعُولُ الْمُتَصَدِّقُ

باب 138: ایسا صدقہ جسے کرنے کے بعد آدمی خوشحال رہے وہ اس صدقے پر فضیلت رکھتا ہے جو صدقہ کرنے والے کو تنگدست کردے

2439 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: "خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ

اسنادِ دیگر: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْرٍ أَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عیسیٰ بن ابراہیم-- ابن وہب-- یونس-- ابن شہاب زہری-- سعید بن مسیب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

سب سے بہتر صدقہ وہ ہے (جسے کرنے کے بعد) بھی آدمی خوشحال رہے اور تم اپنے زیر کفالت لوگوں پر خرچ کا آغاز کرو۔

2440 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنِي أَبُو الزَّعْرَاءِ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِيهِ مَالِكُ بْنُ نَضْلَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: الْأَيْدِي ثَلَاثَةٌ، فَيَدُ اللهِ الْعُلْيَا، وَيَدُ الْمُعْطِي الَّتِي تَلِيهَا وَيَدُ السَّائِلِ السُّفْلَى، فَأَعْطِ الْفَضْلَ، وَلَا تَعْجَزْ عَنْ نَفْسِكَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) حضرت مالک بن نضلہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہاتھ تین طرح کے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اوپر والا ہے اس کے بعد دینے والے کا ہاتھ ہے اور مانگنے والے کا ہاتھ نیچے والا ہوتا ہے تو تم بھی اضافی چیز ادا کر دو (یعنی صدقہ کر دو) اور اپنی ذات کے حوالے سے عاجز نہ ہو جانا۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ صَدَقَةِ الْمَرْءِ بِمَالِهِ كُلِّهِ " وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ: عَنْ ظَهْرِ غِنًى عَمَّا يُغْنِيهِ وَمَنْ يَعُولُ لَا عَنْ كَثْرَةِ الرَّجُلِ "

باب 139: آدمی کا اپنا سارا مال صدقہ کرنے کی ممانعت

اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''جس کے بعد خوشحالی باقی رہے''۔

اس سے مراد یہ ہے' اس کے بعد آدمی اپنے اور اپنے زیر کفالت لوگوں پر خرچ کرسکتا ہو' اس سے مراد آدمی کا زیادہ ہونا نہیں ہے۔

2441 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اِسْحَاقَ يَذْكُرُ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْضَةٍ مِنْ ذَهَبٍ اَصَابَهَا مِنْ بَعْضِ الْمَعَادِنِ، وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ: مِثْلَ الْبَيْضَةِ مِنْ ذَهَبٍ قَدْ اَصَابَهَا مِنْ بَعْضِ الْمَعَادِنِ، وَقَالَا: فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، خُذْ هٰذِهِ مِنِّيْ صَدَقَةً، فَوَاللّٰهِ مَا اَصْبَحْتُ اَمْلِكُ غَيْرَهَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ اَتَاهُ مِنْ شِقِّهِ الْاَيْمَنِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اَتَاهُ مِنْ شِقِّهِ الْاَيْسَرِ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ الرَّابِعَةَ، فَقَالَ: هَاتِهَا مُغْضَبًا فَحَذَفَهُ بِهَا حَذْفَةً لَوْ اَصَابَهُ لَشَجَّهُ اَوْ عَقَرَهُ، ثُمَّ قَالَ "يَاْتِيْ اَحَدُكُمْ بِمَالِهِ كُلِّهِ فَيَتَصَدَّقُ بِهِ وَيَتَكَفَّفُ النَّاسَ اِنَّمَا الصَّدَقَةُ عَنْ ظَهْرِ غِنًى

اختلافِ روایت: هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ رَافِعٍ زَادَ الدَّوْرَقِيُّ خُذْ عَنَّا مَالَكَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيْهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- دورقی یعقوب بن ابراہیم -- عبداللہ بن ادریس -- ابن اسحاق یذکر -- محمد بن رافع -- یزید ابن ہارون -- محمد بن اسحاق -- عاصم بن عمر بن قتادہ -- محمود بن لبید (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سونے کا ایک انڈہ لے کر آیا وہ اسے کسی معدن میں سے ملا تھا۔

دورقی کہتے ہیں: انڈے جیسا سونا لے کے آیا جو اسے کسی معدن میں سے ملا تھا۔ اس کے بعد دونوں راویوں کے یہ الفاظ ہیں۔ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صدقہ کے طور پر یہ مجھ سے قبول کر لیجئے اللہ کی قسم! میں اس کے علاوہ اور کسی چیز کا مالک نہیں ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا پھر وہ دائیں طرف سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسی کی مانند گزارش کی تو نبی اکرم ﷺ نے پھر اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر وہ بائیں طرف سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسی کی مانند گزارش کی تو نبی اکرم ﷺ نے پھر اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر جب چوتھی مرتبہ اس نے یہی گزارش کی تو نبی اکرم ﷺ نے ناراضگی

2441- واخرجه أبو داؤد "1674" في الزكاة: باب الرجل يخرج من ماله، من طريقين عن ابن إدريس، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 1/391، وأبو داؤد "1673"، وأبو يعلى "2084"، والحاكم 1/413، والبيهقي 4/181 من طرق عن ابن إسحاق، به. ولم يصرح ابن إسحاق عندهم بالتحديث، ومع ذلك فقد قال الحاكم: صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي.!

کے عالم میں فرمایا: اسے لے جاؤ پھر نبی اکرم ﷺ نے اتنی زور سے اسے پھینکا کہ اگر وہ کسی کو لگ جاتا تو وہ شخص زخمی ہو جاتا' یا اس کا کوئی حصہ کٹ جاتا پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اپنا سارا مال صدقہ کرنے کے لئے آتا ہے' اور خود لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا پھرتا ہے۔ صدقہ وہ ہوتا ہے' جسے کرنے کے بعد آدمی خوشحال رہے (یا ضرورت مند نہ بنے)

یہ ابن رافع کی نقل کردہ روایت ہے۔

دورقی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''ہم سے اپنا مال لے لو ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے''۔

2442 - اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَکَمِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ وَهْبٍ، حَدَّثَهُمْ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِیْهِ،

متن حدیث: اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَنْخَلِعُ مِنْ مَالِیْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ

اِسنادِ دیگر: وَاَخْبَرَنَا يُوْنُسُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ بِهٰذَا مِثْلِهٖ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم -- عبداللہ بن وہب -- یونس بن یزید -- ابن شہاب زہری -- عبداللہ بن کعب بن مالک -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

جب ان کی توبہ قبول ہوئی' تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گزارش کی: اے اللہ کے رسول! میں اپنا تمام مال صدقے کے طور پر' اللہ اور اس کے رسول کی خدمت میں پیش کرتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم اپنا کچھ مال اپنے پاس رکھو' یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔

بَابُ صَدَقَةِ الْمُقِلِّ اِذَا اَبْقَى لِنَفْسِهٖ قَدْرَ حَاجَتِهٖ

باب **140**: نادار شخص کا صدقہ کرنا جب کہ وہ اپنے لیے اپنی ضرورت کے مطابق مال رکھ لے

2443 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: " سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ اَلْفٍ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَسْبِقُ دِرْهَمٌ مِائَةَ اَلْفٍ قَالَ رَجُلٌ كَانَ لَهٗ دِرْهَمَانِ، فَاَخَذَ اَحَدَهُمَا فَتَصَدَّقَ بِهٖ، وَاٰخَرُ لَهٗ مَالٌ كَثِيْرٌ فَاَخَذَ مِنْ عَرْضِهَا مِائَةَ اَلْفٍ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- صفوان بن عیسیٰ -- ابن عجلان -- زید بن اسلم -- ابوصالح

2443- واخرجه النسائي 5/59 في الزكاة: باب جهد المقل، وابن خزيمة "2443"، والحاكم 1/416، والبيهقي 4/181-182 من طرق عن صفوان بن عيسى، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم ووافقه الذهبي . واخرجه احمد 2/379، والنسائي 5/59، عن قتيبة بن سعيد .

کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ایک درہم ایک لاکھ (درہم) سے آگے نکل جاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک درہم ایک لاکھ درہم سے آگے کیسے نکل سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص کے پاس دو درہم ہوتے ہیں وہ ان میں ایک لے کر اسے صدقہ کردیتا ہے اور دوسرے شخص کے پاس بہت زیادہ مال ہوتا ہے تو وہ اپنے مال میں سے ایک لاکھ درہم لے کر (انہیں صدقہ کرتا ہے)

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّمَا فَضَّلَ صَدَقَةَ الْمُقِلِّ اِذَا كَانَ فَضْلًا عَمَّنْ يَّعُوْلُ، لَا اِذَا تَصَدَّقَ عَلَى الْاَبَاعِدِ وَتَرَكَ مَنْ يَّعُوْلُ جِيَاعًا عُرَاةً اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ بِبَدْءِ مَنْ يَّعُوْلُ

باب 141: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نادار کے صدقہ کرنے کو اس وقت فضیلت والا قرار دیا ہے جب وہ اس کے زیر کفالت لوگوں کے خرچ سے زائد ہو

اس سے مراد یہ ہرگز نہیں ہے آدمی دور پرے کے لوگوں پر صدقہ کردے اور جو اس کے زیر کفالت ہیں وہ بھوکے ننگے رہ جائیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زیر کفالت لوگوں پر خرچ کرنے سے آغاز کا حکم دیا ہے

2444 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ اللَّيْثِ، اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ، حَدَّثَهُ ح، وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْيَدِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

متن حدیث: اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: جَهْدُ الْمُقِلِّ، وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عیسیٰ بن ابراہیم غافقی-- ابن وہب--لیث-- ابوزبیر-- (یہاں تحویل سند ہے) --عمرو بن علی-- ابوید--لیث بن سعد-- ابوزبیر-- یحییٰ بن جعدہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

یارسول اللہ! کون سا صدقہ زیادہ افضل ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نادار شخص محنت سے (کما کر صدقہ) کرے اور تم اپنے زیر کفالت لوگوں پر خرچ کا آغاز کرو۔

2445 - وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، اَنْبَاَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ

2444– وأخرجه أبو داوُد "1677" في الزكاة: باب الرخصة في ذلك، عن يزيد بن خالد بن موهب، بهذا الإسناد. وقد قرن أبو داوُد فيه مع يزيد قتيبة بن سعيد. وأخرجه احمد 2/358، وابن خزيمة "2444"، والحاكم 1/414، والبيهقي 1/480 من طرق عن الليث، به. وصحّحه الحاكم على شرطِ مُسلم ووافقه الذهبي.

2445– وأخرجه احمد 3/305، ومسلم "997" في الزكاة: باب الابتداء في النفقة بالنفس ثم أهله ثم القرابة، وأبو داوُد "3957" في العتق: باب بيع المدبر، والنسائي 7/304 في البيوع: باب بيع المدبر، والبيهقي 10/309– 310 من طريقين عن ايوب، بهذا الإسناد. وانظر "3339".

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فَقِيرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ، فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى عِيَالِهِ، فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى قَرَابَتِهِ أَوْ ذِي رَحِمِهِ، فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَهٰهُنَا وَهٰهُنَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن منیع -- ابن علیہ -- ایوب -- ابوزبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی شخص غریب ہو' تو اس کو اپنی ذات پر پہلے خرچ کرنا چاہئے اگر اس کے پاس اضافی ہو' تو پھر اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے اگر پھر بھی اضافی ہو' تو اپنے قریبی عزیزوں' یا رشتے داروں پر خرچ کرے اگر پھر بھی اضافی ہو' تو پھر اِدھر اور اُدھر (یعنی دوسرے لوگوں پر خرچ کرے)۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي مَسْأَلَةِ الْغَنِيِّ مِنَ الصَّدَقَةِ

باب 142: خوشحال شخص کے' صدقے میں سے کچھ مانگنے کی شدید مذمت

2446 - سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَزَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا حُبْشِيُّ بْنُ جُنَادَةَ السَّلُولِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ سَأَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الْجَمْرَ.

اختلاف روایت: وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ: مَنْ سَأَلَ مِنْ غَيْرِ فَقْرٍ، فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الْجَمْرَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار اور زید بن اخزم طائی -- ابواحمد -- اسرائیل -- ابواسحاق کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت حبشی بن جنادہ سلولی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جو شخص کچھ مانگے اور اس کے پاس اتنا کچھ ہو' جو اس کی ضروریات کے لئے کافی ہو' تو وہ انگارہ کھاتا ہے۔

زید بن اخزم نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص ضرورت مند نہ ہونے کے باوجود مانگتا ہے' تو وہ انگارے کھاتا ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ الْغِنَى تَكُونُ الْمَسْأَلَةُ مَعَهُ إِلْحَافًا

باب 143: اس خوشحالی کا تذکرہ' جس کی موجودگی میں مانگنا ''الحاف'' کہلائے گا

2447 - سند حدیث: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: مَنْ سَأَلَ وَلَهُ قِيمَةُ أُوقِيَّةٍ، فَهُوَ مُلْحِفٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- زکریا بن یحییٰ بن ابان -- عبداللہ بن یوسف -- ابن ابورجال -- عمارہ بن

خزیمہ --- عبدالرحمن بن ابوسعید خدری --- اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
جو شخص کچھ مانگے اور اس کے پاس ایک اوقیہ کی قیمت جتنی رقم موجود ہو تو وہ "الحاف" کرنے والا شمار ہوگا۔

بَابُ تَشْبِيْهِ الْمُلْحِفِ بِمَنْ سَفَّ الْمَسْأَلَةَ

باب 144: الحاف کرنے والے کو ریت پھانکنے والے کے ساتھ تشبیہ دینا

2448 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُوْرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ سَالَ وَلَهُ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا فَهُوَ مُلْحِفٌ وَّهُوَ مِثْلُ سَفِّ الْمَسْاَلَةِ. يَعْنِي: الرَّمَلَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- عبدالجبار بن علاء --- سفیان --- داؤد بن شابور --- عمرو بن شعیب --- اپنے والد --- اپنے دادا (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں): نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

جو شخص (کسی سے کچھ) مانگے اور اس کے پاس چالیس درہم موجود ہوں تو وہ الحاف کرنے والا شمار ہوگا اور اس کی مثال یوں ہوگی جیسے وہ مانگنے کو پھانک رہا ہے یعنی ریت کو پھانک رہا ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّدَقَةِ عَلٰى مَنْ يَّمُوْنُهُ مُتَطَوِّعًا

باب 145: جو لوگ زیرِ کفالت ہوں انہیں نفلی صدقہ دینے کی اجازت

2449 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِطَعَامٍ لَيْسَ مَعَهُ لَحْمٌ، فَقَالَ: اَلَمْ اَرَ لَكُمْ بُرْمَةً؟، قُلْتُ: بَلٰى ذَاكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيْرَةَ، فَقَالَ: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ، وَهُوَ مِنْهَا هَدِيَّةٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- محمد بن علاء بن کریب --- ابواسامہ --- ہشام بن عروہ --- عبدالرحمن بن قاسم --- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے آپ کی خدمت میں جو کھانا پیش کیا گیا اس میں گوشت موجود نہیں تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے تمہاری ہنڈیا (میں گوشت) نہیں دیکھا تھا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! وہ ایسا گوشت ہے جو

2447- واخرجه احمد 3/7 و 9، وابو داؤد (1628) في الزكاة: باب من يعطى من الصدقة وحد الغنى، والنسائى 5/98 في الزكاة: باب من الملحف؟ وفي الباب عند احمد 4/36 عن وكيع، حدثنا سفيان، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عن رجل من بني اسد قَالَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " من سال وله اوقية او عدلها، فقد سال إلحافًا " وهذا سند صحيح رجاله رجال الشيخين غير صحابيه الرجل من بني أسيد .وأخرجه مالك 2/999، ومن طريقه أبو داؤد (1627)، والنسائى 5/98 عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَوعن ابن عمر عند ابي يعلى كما في " المجمع " 3/95 ,وعن عبد الله بن عمرو عند النسائى 5/98.

''بریرہ'' کوصدقے کے طور پر دیا گیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''یہ اس کے لئے صدقہ تھا اور وہ اس کی طرف سے (ہمارے لیے) ہدیہ ہوگا''۔

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ عَلَى الْمَمَالِيكِ إِذَا كَانُوا عِنْدَ مَلِيكِ السُّوءِ، إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ

باب 146: ایسے غلاموں پر صدقہ کرنے کی فضیلت جو برے آقاؤں کی زیر ملکیت ہوں بشرطیکہ یہ حدیث مستند ہو

2450 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ جَبْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ صَدَقَةٍ أَفْضَلُ مِنْ صَدَقَةٍ تَصَدَّقَ بِهَا عَلَى مَمْلُوكٍ عِنْدَ مَلِيكِ سَوْءٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر سعدی-- بشر بن میمون-- مجاہد بن جبر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

کوئی بھی صدقہ اس صدقے سے افضل نہیں ہے جو کسی ایسے غلام پر کیا جائے جو کسی برے آقا کی زیر ملکیت ہو۔

بَابُ ذِكْرِ إِعْطَاءِ الْمَرْءِ الْمَالَ نَاوِيًا الصَّدَقَةَ، وَإِلْقَائِهِ ذَلِكَ الْمَالَ مَوْضِعَ الصَّدَقَةِ مِنْ غَيْرِ نُطْقٍ مِنْهُ بِأَنَّهُ صَدَقَةٌ

باب 147: اس بات کا تذکرہ کہ آدمی صدقے کی نیت کرتے ہوئے مال دے سکتا ہے اور صدقے کے مقام پر اسے خرچ کر سکتا ہے یہ بتائے بغیر کہ یہ صدقہ ہے

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا فَضَّلَ صَدَقَةَ الْمُقِلِّ إِذَا كَانَ فَضْلًا عَمَّنْ يَعُولُ، لَا إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى الْأَبَاعِدِ وَتَرَكَ مَنْ يَعُولُ جِيَاعًا

باب 148: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے نادار شخص کے صدقے کو اس وقت افضل قرار دیا ہے جب وہ اس کے زیر کفالت لوگوں کے خرچ سے اضافی ہو اس صورت میں نہیں ہے جب وہ دور پرے کے لوگوں کو صدقہ کردے اور اپنے زیر کفالت کو بھوکا رکھے

2451 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ اللَّيْثِ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ، حَدَّثَهُ ح، وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ،

متن حدیث: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: جَهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عیسیٰ بن ابراہیم غافقی-- ابن وہب--لیث-- ابوزبیر-- (یہاں تحویل سند ہے) --عمرو بن علی-- ابوبید--لیث بن سعد-- ابوزبیر-- یحییٰ بن جعدہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: نادار شخص کا محنت کر کے صدقہ کرنا اور تم زیر کفالت لوگوں پر خرچ کا آغاز کرو۔

2452 - سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فَقِيْرًا فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهٖ، فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰی عِيَالِهٖ، فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰی قَرَابَتِهٖ اَوْ ذِیْ رَحِمِهٖ، فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَهَا هُنَا وَهَا هُنَا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --احمد بن منیع --ابن علیہ-- ایوب-- ابوزبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی شخص غریب ہو' تو اسے اپنی ذات پر پہلے خرچ کرنا چاہئے اگر اضافی ہو' تو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا چاہئے اگر مزید ہو' تو اپنے قریبی رشتے داروں' یا ذی رحم رشتے داروں پر خرچ کرنا چاہئے۔ اگر مزید اضافی ہو' تو پھر یہاں اور وہاں خرچ کرنا چاہئے۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ عَيْبِ الْمُتَصَدِّقِ الْمُقِلِّ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الصَّدَقَةِ

وَلَمْزِهٖ، وَالزَّجْرِ عَنْ رَمْیِ الْمُتَصَدِّقِ بِالْكَثِيْرِ مِنَ الصَّدَقَةِ بِالرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ اِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الْعَالِمُ بِاِرَادَةِ الْمُرَادِ، وَلَا اِرَادَةَ مِمَّا تُكِنُّهُ الْقُلُوْبُ، وَلَمْ يُطْلِعِ اللّٰهُ الْعِبَادَ عَلٰی مَا فِیْ ضَمَائِرِ غَيْرِهِمْ مِنَ الْاِرَادَةِ

باب **149**: اس بات کی ممانعت کہ تھوڑا صدقہ دینے والے کو تھوڑا صدقہ دینے کی وجہ سے عیب اور نکتہ چینی کا نشانہ بنانا جائے۔ اس بات کی ممانعت کہ زیادہ صدقہ دینے والے پر دکھاوے اور شہرت کا الزام عائد کیا جائے' کیونکہ اللہ تعالیٰ مراد کے ارادے کا علم رکھتا ہے' اور ارادہ ان چیزوں میں سے ہے' جو دل میں پوشیدہ ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو دوسروں کے دل میں پوشیدہ ارادوں پر مطلع نہیں کیا ہے۔

2453 - سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ:

متن حدیث: " كُنَّا نَتَحَامَلُ فَكَانَ الرَّجُلُ يَجِیْءُ بِالصَّدَقَةِ الْعَظِيْمَةِ، فَيُقَالُ مُرَائِیْ، وَيَجِیْءُ الرَّجُلُ بِنِصْفِ

صَاعٍ فَيَقَالُ: إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ هٰذَا، فَنَزَلَتْ: (اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ إِلَّا جُهْدَهُمْ) (التوبة: 79). "الْآيَةَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن ولید -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- اعمش -- ابووائل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ وزن اٹھا کر (ملنے والی رقم صدقہ کیا کرتے تھے) کوئی شخص زیادہ صدقہ لے آتا تھا' تو کہا جاتا: اس نے دکھاوے کے طور پر ایسا کیا ہے' اور کوئی شخص نصف صاع لے کر آتا' تو کہا جاتا: اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''جو خوشدلی سے صدقہ کرنے والے اہلِ ایمان پر نکتہ چینی کرتے ہیں وہ اہلِ ایمان (جو صدقہ کرنے کے لئے) صرف اپنی مزدوری کی کمائی ہی پاتے ہیں''۔

بَابُ فَضْلِ صَدَقَةِ الصَّحِيْحِ الشَّحِيْحِ الْخَائِفِ مِنَ الْفَقْرِ، الْمُؤَمِّلِ طُوْلَ الْعُمُرِ عَلٰى صَدَقَةِ الْمَرِيْضِ الْخَائِفِ نُزُوْلَ الْمَنِيَّةِ بِهٖ

باب 150: تندرست' مال میں دلچسپی رکھنے والے اور غربت سے خوفزدہ ہونے والے' طویل زندگی کی امید رکھنے والے شخص کے صدقے کا اس بیمار کے صدقے سے افضل ہونا جسے موت قریب ہونے کا اندیشہ ہو

2454 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

2453– وأخرجه ابن جرير الطبري في "جامع البيان" 10/196، والبخاري "1415" في الزكاة: باب اتقوا النار ولو بشق تمرة، و "4668" في التفسير: باب (الَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ) (التوبة: من الآية 79) ، ومسلم "1018" في الزكاة: باب الحمل أجرة يتصدق بها، والنهي الشديد عن تنقيص المتصدق بقليل، والنسائي 5/59–60 في الزكاة: باب جهد المقل، وفي التفسير كما في "التحفة 7/332"، والطبراني في "الكبير" "535"/17 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/273، والبخاري "4669"، وابن ماجه "4155" في الزهد: باب معيشة أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، والطبراني "533"/17 و "534" و "536" من طريف زائدة، عن الأعمش، به. وأخرجه البخاري "1416" في الزكاة: باب اتقوا النار ولو بشق تمرة، و "2273" في الإجارة: باب من آجر نفسه ليحمل على ظهره ثم يتصدق به، من طريق سعيد بن يحيى، عن أبيه، عن الأعمش، به .

2454– وأخرجه أحمد 2/25، ومسلم "1032" في الزكاة: باب بيان أن أفضل الصدقة صدقة الصحيح الشحيح، ابن خزيمة "2454"، والبيهقي 4/189 190_من طرق عن جرير، به. وأخرجه أحمد 2/231 و 415، والبخاري "1419" في الزكاة: باب فضل صدقة الصحيح الشحيح، و "2748" في الوصايا: باب الصدقة عند الموت، وأبو داوُد "2865" في الوصايا: باب ما جاء في كراهية الإضرار في الوصية، والنسائي 5/86 في الزكاة: باب أي الصدقة أفضل، و 6/237 في الوصايا: باب الكراهية في تأخير الوصية، وابن ماجه "2706" في الوصايا: باب النهي عن الإمساك في الحياة، والتبذير عند الموت، والبغوي "1671" من طرق عن عمارة بن القعقاع، به.

متن حدیث: اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَىُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ؟ قَالَ: اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْبَقَاءَ، وَلَا حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ، قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا، اَلَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: "هٰذِهِ اللَّفْظَةُ اِلَّا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِىْ يَقُوْلُ: اِنَّ الْوَقْتَ اِذَا قَرُبَ فَجَائِزٌ اَنْ يُقَالَ قَدْ كَانَ الْوَقْتُ وَدَخَلَ الْوَقْتُ اِذَا قَرُبَ، وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ، وَاِنْ لَمْ يَدْخُلْ، لِاَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّمَا اَرَادَ بِقَوْلِهِ اَلَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ اَىْ قَدْ قَرُبَ نُزُوْلُ الْمَنِيَّةِ بِالْمَرْءِ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمُ فَيَصِيْرُ الْمَالُ لِغَيْرِهِ لَا اَنَّ الْمَالَ يَصِيْرُ لِغَيْرِهِ قَبْلَ قَبْضِ النَّفْسِ، وَمِنْ هٰذَا الْجِنْسِ قَوْلُ الصِّدِّيْقِ، وَاِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ هُوَ وَارِثٌ"

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- عمارہ ابن قعقاع -- ابوزرعہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: کون سا صدقہ زیادہ بڑا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم ایسی حالت میں صدقہ کرو کہ تم تندرست ہو' تمہیں مال پاس رہنے کی خواہش ہو' غریب ہونے کا اندیشہ ہو اور لمبی زندگی کی امید ہو' تم اس کام کو اس وقت تک موخر نہ کرنا جب جان حلق تک پہنچ جائے' تو اس وقت تم یہ کہو کہ فلاں کو اتنا مل جائے فلاں کو اتنا مل جائے' حالانکہ ویسے ہی فلاں کو اتنا مل جائے گا۔

امام ابوبکر ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ کہ ''وہ تو ویسے ہی فلاں کو مل جائے گا''۔

یہ اس نوعیت کا جملہ ہے' جب کسی چیز کا وقت قریب ہو' تو یہ کہنا جائز ہوتا ہے' اس کا وقت ہو چکا ہے' یا اس کا وقت جب قریب آ چکا ہو' تو یہ کہا جائے گا کہ اس کا وقت داخل ہو گیا ہے۔

پھر یہ تو ویسے ہی فلاں کو مل جائے گا اگرچہ ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ فلاں کو مل جائے گا اس کا مطلب ہے کہ آدمی کی موت کا وقت قریب ہو' تو جب جان حلقوم تک پہنچ جاتی ہے' تو مال دوسروں کا ہو جاتا ہے۔

اس سے یہ مراد ہرگز نہیں' آدمی کے مرنے سے پہلے ہی وہ مال دوسرے کا ہو جائے گا۔

حدیث **2454**: صحیح البخاری - کتاب الزکاۃ' باب فضل صدقة الشحیح الصحیح - حدیث: **1364**' صحیح مسلم - کتاب الزکاۃ' باب بیان ان افضل الصدقة صدقة الصحیح الشحیح - حدیث: **1775**' صحیح ابن حبان - کتاب الزکاۃ' باب صدقة التطوع - ذکر البیان بان صدقة الصحیح الشحیح الخائف الفقر المؤمل طول العمر' حدیث: **3371**' سنن ابوداؤد - کتاب الوصایا' باب ما جاء فی کراھیة الاضرار فی الوصیة - حدیث: **2496**' سنن نسائی - کتاب الزکاۃ' باب ای الصدقة افضل - حدیث: **2507**' السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب الزکاۃ' ای الصدقة افضل - حدیث: **2294**' مسند احمد بن حنبل - مسند ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ - حدیث: **9194**' مسند ابی یعلی الموصلی - مسند ابی ھریرۃ' حدیث: **5943**' الادب المفرد للبخاری - باب قول الرجل: لا وابیك' حدیث: **801**

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ قول بھی اسی نوعیت کا ہے۔

''یہ وہی دن ہوگا' جب وہ وارث ہوگا''۔

بَابُ فَضْلِ صَدَقَةِ الْمَرْءِ بِاَحَبِّ مَالِهِ لِلّٰهِ "اِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَفَى اِدْرَاكَ الْبِرِّ عَمَّنْ لَّا يُنْفِقُ مِمَّا يُحِبُّ. قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ) (آل عمران: 92) "

باب 151: آدمی کا' اپنا سب سے پسندیدہ ترین مال اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے کی فضیلت

اس کی وجہ یہ ہے' اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے نیکی تک پہنچنے کی نفی کی ہے' جو اپنا پسندیدہ مال خرچ نہیں کرتا ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''تم اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اس چیز میں سے خرچ نہیں کرتے جسے تم محبوب رکھتے ہو''۔

2455 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ) (آل عمران: 92) اَتَى اَبُوْ طَلْحَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ لِيْ اَرْضٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَرْضِيْ بَيْرَحَى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْرَحَى خَيْرٌ رَابِحٌ اَوْ خَيْرٌ رَايِحٌ - يَشُكُّ الشَّيْخُ - فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: وَاِنِّيْ اَتَقَرَّبُ بِهَا اِلَى اللّٰهِ، فَقَالَ: اجْعَلْهَا فِيْ قَرَابَتِكَ، فَقَسَمَهَا بَيْنَهُمْ حَدَائِقَ.

توضیح روایت: خَبَرُ ثَابِتٍ، وَحُمَيْدُ بْنُ اَنَسٍ خَرَّجْتُهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن ابوصفوان ثقفی-- بہز بن اسد-- ہمام-- اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب یہ آیت نازل ہوئی:

''تم لوگ اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اس چیز میں سے خرچ نہیں کرتے جسے تم محبوب رکھتے ہو''۔

تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت منبر پر موجود تھے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے نزدیک میرا سب سے پسندیدہ مال ''بیرحیٰ'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جانے والی بہتر چیز ہے (یا شاید یہ الفاظ ہیں) نفع دینے والی بہتر چیز ہے۔ یہ شک شیخ کو ہے۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنا چاہتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے اپنے رشتے داروں پر خرچ کر دو' تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ چھوٹے' چھوٹے باغ بنا کر ان لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ثابت اور حمید بن انس کے حوالے سے منقول روایت کو میں نے کسی دوسری جگہ پر نقل

کردیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ حُبِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمُخْفِيْ بِالصَّدَقَةِ

اِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ فَضَّلَهَا عَلٰى صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ. قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (اِنْ تُبْدُوْا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ) (البقرة: 271) "

باب 152: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ پوشیدہ طور پر دیے گئے صدقے کو پسند کرتا ہے

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اعلانیہ طور پر دیئے گئے صدقے پر فضیلت دی ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر تم صدقہ کو ظاہر کرو تو یہ بھی ٹھیک ہے لیکن اگر تم انہیں پوشیدہ رکھو اور غریبوں کو دیدو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے''۔

2456 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ، رَفَعَهُ اِلٰى اَبِيْ ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: " ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ، وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ، اَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمْ، فَرَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْقَابِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ اِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِيْ اَعْطَاهُ، وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهِ نَزَلُوْا فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ، فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِيْ، وَيَتْلُوْ آيَاتِيْ، وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ، فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا، فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتّٰى يُقْتَلَ اَوْ يُفْتَحَ لَهُ، وَالثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ: الشَّيْخُ الزَّانِيْ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ، وَالْغَنِيُّ الظَّلُوْمُ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار--محمد بن جعفر--شعبہ--منصور--ربعی بن حراش--زید بن ظبیان حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

تین لوگ ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے اور تین لوگ ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ بغض رکھتا ہے جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جن سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے تو ایک وہ شخص ہے جو کچھ لوگوں کے پاس آتا ہے اور ان سے اللہ کے نام پر کچھ مانگتا ہے وہ اپنے اور ان لوگوں کے درمیان کسی رشتے داری کی وجہ سے ان سے کچھ نہیں مانگتا۔

تو ان میں سے ایک شخص پیچھے جاتا ہے اور پوشیدہ طور پر اسے کچھ دیدیتا ہے اس کے عطیے کا صرف اللہ تعالیٰ کو علم ہوتا ہے یا اس شخص کو علم ہوتا ہے جسے اس نے وہ عطیہ دیا ہے۔

(دوسرا وہ شخص ہے) کہ کچھ لوگ رات کو سفر کرتے رہیں یہاں تک کہ جب نیند ان کے نزدیک ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو جائے تو وہ لوگ پڑاؤ کریں اپنے سر رکھیں اور سو جائیں تو وہ شخص کھڑا ہو کر میری بارگاہ میں منت سماجت کرے میری آیات کی تلاوت کرے (یعنی نوافل ادا کرے)

اور ایک وہ شخص جو کسی جنگ میں شریک ہو جب دشمن سے سامنا ہو تو لوگ پسپا ہو جائیں لیکن وہ اس وقت تک سینہ تانے رہے جب تک اسے قتل نہیں کر دیا جاتا یا فتح نصیب نہیں کر دی جاتی۔

جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے تو ایک بوڑھا زانی' دوسرا متکبر غریب اور خوشحال ظالم۔

بَابُ ذِكْرِ مَثَلٍ ضَرَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِلْمُتَصَدِّقِ وَمَنْعَ الشَّيَاطِيْنَ إِيَّاهُ مِنْهَا بِتَخْوِيفِ الْفَقِيرِ "إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنِّي لَا أَقِفُ هَلْ سَمِعَ الْأَعْمَشُ مِنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ أَمْ لَا؟ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ) (البقرة: 268) "الْآيَةَ

باب 153: اس مثال کا تذکرہ' جو نبی اکرم ﷺ نے صدقہ کرنے والے کے لئے بیان کی ہے

اور شیاطین کا آدمی کو غربت کا خوف دلا کر صدقہ کرنے سے روکنا بشرطیکہ یہ روایت مستند طور پر منقول ہو' کیونکہ مجھے اس بات کا علم نہیں ہے' کیا اعمش نے ابن بریدہ سے یہ روایت سنی ہے' یا نہیں سنی ہے؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''شیطان تمہارے ساتھ تنگدستی کا وعدہ کرتا ہے' اور تمہیں بے حیائی کا حکم دیتا ہے''۔

2457 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا يُخْرِجُ رَجُلٌ شَيْئًا مِنَ الصَّدَقَةِ حَتّٰى يَفُكَّ عَنْهَا لَحْيَيْ سَبْعِيْنَ شَيْطَانًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبداللہ مخرمی -- ابومعاویہ -- اعمش -- ابن بریدہ -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آدمی صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز نہیں نکالتا' جب تک ستر شیاطین کے جبڑوں میں سے اسے چھڑا تا نہیں''۔

بَابُ الْأَمْرِ بِإِتْيَانِ الْقَرَابَةِ بِمَا يَتَقَرَّبُ بِهِ الْمَوَالِيْ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمَرْءَ إِذَا قَالَ: مَالِيْ وَنِصْفُهُ هُوَ لِلّٰهِ، كَانَتْ صَدَقَةً. مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَرْضَ أَوِ الدَّارَ أَوِ الْحَائِطَ أَوِ الْبُسْتَانَ أَوِ الْخَانَ أَوِ الْحَانُوتَ إِذَا جَعَلَهُ الْمَرْءُ لِلّٰهِ كَانَتْ صَدَقَةً، وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ حُدُوْدَهَا، لَا كَمَا تَوَهَّمَهُ الْعَامَّةُ أَنَّ مَا لَمْ تُذْكَرِ الْحُدُوْدُ مِمَّا عُدَّ لَمْ يَثْبُتْ بَيْعُهُ، وَلَا هِبَتُهُ حَتّٰى تُذْكَرَ حُدُوْدُهُ"

باب 154: قریبی رشتے داروں پر نفلی صدقہ کر کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنے کا حکم ہے

اور اس بات کی دلیل کہ جب آدمی یہ کہے: ''میرے مال میں سے نصف اللہ تعالیٰ کا ہے''۔ تو اس سے مراد صدقہ کرنا ہوتا ہے۔

اس بات کی بھی دلیل کہ جب آدمی کوئی زمین یا گھر یا باغ یا بستان یا سرائے یا دکان اللہ تعالیٰ کے نام کر دے' تو یہ صدقہ شمار ہوتی ہے۔

اگرچہ آدمی نے اس کی حدود کا ذکر نہ کیا ہو۔ ایسا نہیں ہے' جیسا کہ عام لوگ یہ گمان کرتے ہیں' آدمی جب تک اس کی حدود کا

تذکرہ نہیں کرے گا اس وقت تک اسے فروخت کرنا یا ہبہ کرنا ثابت نہیں ہوگا۔

بشرطیکہ وہ ان چیزوں میں سے ہو' جن کی حدود کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

2458 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ اَنَسٌ: اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ) (آل عمران: 92) قَالَ: (مَنْ ذَا الَّذِىْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا) (البقرة: 245) قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَائِطِى الَّذِىْ فِىْ كَذَا وَكَذَا هُوَ لِلّٰهِ، وَلَوِ اسْتَطَعْتُ اَنْ اُسِرَّهُ لَمْ اُعْلِنْهُ، فَقَالَ: اجْعَلْهُ فِىْ فُقَرَاءِ اَهْلِكَ، اَدْنٰى اَهْلِ بَيْتِكَ.

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ -- خالد بن حارث -- حمید (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''تم لوگ اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے' جب تک اس چیز کو خرچ نہیں کرتے جس سے تم محبت کرتے ہو''۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''کون شخص اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے گا''۔

تو حضرت ابوطلحہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ میرا باغ جو فلاں جگہ پر ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے' اگر میں اسے پوشیدہ رکھنے کی استطاعت رکھتا تو میں اس کا اعلان نہ کرتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے خاندان کے غریب لوگوں پر اس کو خرچ کر دو جو تمہارے گھر کے زیادہ قریب ہوں۔

2459 - وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ -- سہل بن یوسف -- حمید (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب یہ آیت نازل ہوئی:

اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ احْتِمَالَ الشَّهَادَةِ بِصَدَقَةِ الْعَقَارِ جَائِزٌ لِلشُّهُوْدِ

اِذَا عَلِمُوا الْعَقَارَ الْمُتَصَدَّقَ بِهِ مِنْ غَيْرِ تَحْدِيْدٍ، اِذِ الْعَقَارُ مَشْهُوْرٌ بِالْمُتَصَدِّقِ مَنْسُوْبٌ اِلَيْهِ مُسْتَغْنٍ بِشُهْرَتِهِ وَنِسْبَتِهِ اِلَى الْمُتَصَدِّقِ بِهِ عَنْ ذِكْرِ تَحْدِيْدِهِ وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اِبَاحَةِ الْحَاكِمِ احْتِمَالَ الشَّهَادَةِ اِذَا شَهِدَ عَلَيْهَا

باب 155: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ گواہوں کے لئے یہ بات جائز ہے وہ کسی جائیداد کے صدقہ ہونے کے گواہ بن جائیں جبکہ انہیں اس جائیداد کا علم ہو جسے صدقہ کیا گیا ہو البتہ اس کی حد بندی کا علم نہ ہو

کیونکہ وہ جائیداد جس کے بارے میں سب کو یہ پتہ ہو کہ یہ صدقہ کرنے والے کی ملکیت ہے۔

یہ اس کی شہرت اور صدقہ کرنے والے کی طرف اس کی نسبت کی وجہ سے وہ اس بات سے بے نیاز ہوگی کہ اس کی حد بندی کا ذکر کیا جائے۔

اس بات کی دلیل کہ جب حاکم کو ایسی جائیداد پر گواہ بنایا جائے تو وہ گواہ بن سکتا ہے۔

2460 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ صَفْوَانَ الثَّقَفِیُّ، حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ) (آل عمران: 92) قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: اَرٰى رَبَّنَا يَسْاَلُنَا اَمْوَالَنَا، فَاُشْهِدُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ قَدْ جَعَلْتُ اَرْضِیْ بَيْرَحٰی لِلّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلْهَا فِیْ قَرَابَتِكَ قَالَ: فَجَعَلَهَا فِیْ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ، وَاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن ابوصفوان ثقفی-- بہز-- حماد-- ثابت (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب یہ آیت نازل ہوئی:

"تم لوگ اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اس چیز میں سے خرچ نہیں کرتے جس سے تم محبت رکھتے ہو"۔

تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں یہ سمجھتا ہوں ہمارے پروردگار نے ہم سے ہمارے اموال طلب کیے ہیں تو یا رسول اللہ! میں آپ کو گواہ بنا رہا ہوں کہ میں "بیرحیٰ" میں اپنی جگہ اللہ تعالیٰ کے نام (صدقہ کرتا ہوں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے اپنے قریبی رشتے داروں پر خرچ کرو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اسے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ میں تقسیم کر دیا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ اِتْيَانِ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا وَوَلَدَهَا بِصَدَقَةِ التَّطَوُّعِ عَلٰى غَيْرِهِمْ مِنَ الْاَبَاعِدِ اِذْ هُمْ اَحَقُّ بِاَنْ يُّتَصَدَّقَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْاَبَاعِدِ

باب 156: کسی عورت کا اپنے دور پرے کے رشتے داروں کی بجائے اپنے شوہر یا اولاد کو نفلی صدقہ دینا مستحب ہے کیونکہ دور کے رشتے کے داروں کے مقابلے میں وہ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں انہیں صدقہ دیا جائے

2461 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي عَمْرٍو، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْمقبری، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ:

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ يَوْمًا، فَاَتَى النِّسَاءَ فِي الْمَسْجِدِ فَوَقَفَ عَلَيْهِنَّ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَوَاقِصِ عُقُوْلٍ قَطُّ وَدِيْنٍ اَذْهَبَ بِقُلُوبِ ذَوِي الْاَلْبَابِ مِنْكُنَّ، وَاِنِّي قَدْ رَاَيْتُ اَنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَتَقَرَّبْنَ اِلَى اللّٰهِ بِمَا اسْتَطَعْتُنَّ، وَكَانَ فِي النِّسَاءِ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَانْقَلَبَتْ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَاَخْبَرَتْهُ بِمَا سَمِعَتْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَتْ حُلِيَّهَا قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: اَيْنَ تَذْهَبِيْنَ بِهٰذَا الْحُلِيِّ؟ قَالَتْ: اَتَقَرَّبُ بِهِ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ قَالَ: وَيْحَكِ هَلُمِّي تَصَدَّقِي بِهِ عَلَيَّ وَعَلَى وَلَدِي، فَاِنَّا لَهُ مَوْضِعٌ، فَقَالَتْ: لَا حَتَّى اَذْهَبَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَذَهَبَتْ تَسْتَاْذِنُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهِ زَيْنَبُ تَسْتَاْذِنُ قَالَ: اَيُّ الزَّيَانِبِ هِيَ؟ قَالَ: امْرَاَةُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِيْذَنُوا لَهَا، فَدَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي سَمِعْتُ مِنْكَ مَقَالَةً فَرَجَعْتُ اِلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ، فَحَدَّثْتُهُ، وَاَخَذْتُ حُلِيًّا لِي اَتَقَرَّبُ بِهِ اِلَى اللّٰهِ، وَاِلَيْكَ رَجَاءَ اَنْ لَّا يَجْعَلَنِيَ اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، فَقَالَ لِي ابْنُ مَسْعُوْدٍ: تَصَدَّقِي بِهِ عَلَيَّ وَعَلَى ابْنِي فَاِنَّا لَهُ مَوْضِعٌ، فَقُلْتُ حَتَّى اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَصَدَّقِي بِهِ عَلَيْهِ وَعَلَى بَنِيْهِ فَاِنَّهُمْ لَهُ مَوْضِعٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر سعدی-- اسماعیل بن جعفر--عمرو بن ابوعمرو--مولی مطلب-- ابوسعید مقبری (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو کچھ خواتین مسجد (کے باہر) موجود تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس ٹھہر گئے آپ نے فرمایا: اے خواتین کے گروہ عقل کے اعتبار سے ناقص اور دین کے اعتبار سے ناقص' میں نے ایسی کوئی مخلوق نہیں دیکھی جو تم سے زیادہ (تیزی سے) عقلمند لوگوں کی عقل کو رخصت کر دیتی ہو اور میں نے دیکھا ہے' قیامت کے دن (اہل جہنم میں) اکثریت تمہاری ہوگی' تو جہاں تک تم سے ہو سکے تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

ان خواتین میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ بھی موجود تھیں وہ واپس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئیں اور انہیں اس چیز کے بارے میں بتایا جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' پھر انہوں نے اپنا زیور لیا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس زیور کو لے کر کہاں جا رہی ہو؟

انہوں نے جواب دیا: میں اس کے ذریعے اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنا چاہتی ہوں' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بولے: تمہارا ستیاناس ہو تم یہ مجھ پر اور میری اولاد پر صدقہ کرو کیونکہ ہم اس کے حقدار بھی ہیں' تو وہ عورت بولی جب تک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر آپ سے اس بارے میں دریافت نہیں کر لیتی میں ایسا نہیں کروں گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ خاتون گئی اور نبی اکرم ﷺ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! زینب اندر آنے کی اجازت مانگ رہی ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کون سی زینب ہے؟ لوگوں نے بتایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے آنے دو۔ وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں نے آپ کی زبانی وہ بات سنی پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئی میں نے انہیں یہ بات بتائی پھر میں نے اپنا یہ زیور لیا تاکہ میں اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اور آپ کی بارگاہ میں قرب حاصل کروں یہ امید رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اہل جہنم میں شامل نہیں کرے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: تم یہ مجھ پر اور میرے بیٹوں پر خرچ کرو ہم لوگ اس کے زیادہ حقدار ہیں' تو میں نے کہا: جب تک میں اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے اجازت نہیں لے لیتی (میں ایسا نہیں کروں گی)

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ اس پر اور اس کے بیٹوں پر صدقہ کردو کیونکہ وہ اس کے حقدار ہیں۔

2462 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِىْ خَبَرِ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ، فَقَالَ لَهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهٖ عَلَيْهِمْ، " فَهٰذَا الْخَبَرُ دَالٌّ عَلٰى اَنَّ بَنِىَّ ابْنِ مَسْعُوْدٍ الَّذِيْنَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِىْ خَبَرِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ: وَعَلٰى بَنِيْهِ، كَانُوْا بَنِىْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مِنْ زَيْنَبَ "

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَزَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى بْنِ اَبَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، اَخْبَرَنِىْ زَيْدٌ وَّهُوَ ابْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) عیاض بن عبداللہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے فرمایا: عبداللہ بن مسعود نے ٹھیک کہا ہے تمہارا شوہر اور تمہاری اولاد اس بات کے زیادہ حقدار ہیں' تم ان پر صدقہ کرو۔

تو یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے وہ بچے جن کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ ہیں' تم اس کے بیٹوں پر خرچ کرو۔

اس سے مراد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے وہ بچے ہیں جو سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ تَضْعِيفِ صَدَقَةِ الْمَرْاَةِ عَلٰى زَوْجِهَا وَعَلٰى مَا فِىْ حِجْرِهَا عَلَى الصَّدَقَةِ عَلٰى غَيْرِهِمْ

باب **157**: اس بات کا تذکرہ کہ عورت کا اپنے شوہر اور اپنے زیر پرورش بچوں پر صدقہ کرنا دوسروں پر صدقہ کرنے سے دگنا اجر کا باعث ہوتا ہے

2463 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ

عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ زَيْنَبَ، امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَتْ:

متن حدیث: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ، وَقَالَ: تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ: وَكُنْتُ اَعُولُ عَبْدَ اللّٰهِ، وَبَنَاتٍ فِي حِجْرِي، فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ: اِيتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلْهُ، هَلْ تُجْزِءُ ذٰلِكَ عَلٰى اَنْ اُوجِبَهُ عَنْكُمْ مَعَ الصَّدَقَةِ؟ قَالَ: لَا بَلِ ائْتِيهِ، فَسَلِيهِ قَالَتْ: فَاَتَيْتُهُ، فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ، وَكَانَتْ قَدْ اُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ، فَوَجَدْتُ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِي، فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ، فَقُلْنَا: سَلْهُ وَلَا تُحَدِّثْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَحْنُ، فَقَالَ: امْرَاَتَانِ تَعُولَانِ اَزْوَاجَهُمَا وَيَتَامٰى فِي حُجُورِهِمَا، اَتُجْزِءُ ذٰلِكَ عَنْهُمَا مِنَ الصَّدَقَةِ؟ فَقَالَ لَهُ: مَنْ هُمَا؟ قَالَ: زَيْنَبُ وَامْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: اَيُّ الزَّيَانِبِ؟ قَالَ: امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَامْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: نَعَمْ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ، وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبداللہ بن سعید اشج -- ابن نمیر -- اعمش -- شقیق -- عمرو بن حارث کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا آپ نے ارشاد فرمایا: اے خواتین کے گروہ تم لوگ صدقہ کیا کرو خواہ تم اپنے زیور ہی صدقہ کرو۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں حضرت عبداللہ اور اپنی زیر کفالت اپنی بیٹیوں کا خرچ فراہم کیا کرتی تھی میں نے حضرت عبداللہ سے کہا: آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں اور آپ سے اس بارے میں دریافت کریں کہ کیا میرے لیے یہ بات جائز ہوگی اگر میں صدقے کی رقم آپ لوگوں پر خرچ کر دیا کروں؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بولے: نہیں! تم خود جا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کرو! وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور دروازے کے پاس بیٹھ گئی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑی بارعب شخصیت کے مالک تھے وہاں مجھے ایک انصاری خاتون بھی ملی اس کا بھی وہی مسئلہ تھا جو میرا تھا۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر ہمارے پاس تشریف لائے' تو ہم نے کہا: آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نہ بتایئے گا کہ ہم کون ہیں' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا: دو خواتین ہیں جو اپنے شوہروں اور اپنے زیر کفالت یتیم بچوں کا خرچ فراہم کرتی ہیں' تو کیا ان دونوں کے لئے ان پر صدقہ خرچ کرنا جائز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: وہ دونوں خواتین کون ہیں۔

تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا ایک سیدہ زینب رضی اللہ عنہا ہیں اور ایک' ایک انصاری عورت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون سی زینب؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں اور ایک انصاری خاتون ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ انہیں دگنا اجر ملے گا ایک رشتے داری کا خیال رکھنے کا اجر اور ایک صدقہ کرنے کا اجر۔

2464 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَتْ:

متنِ حدیث: أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ، وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ،

ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ مَعْنًى وَاحِدٍ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن منذر-- ابن فضیل-- اعمش-- ابراہیم-- ابوعبیدہ-- عمرو بن حارث بن مصطلق کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم لوگ اس وقت مسجد میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے خواتین کے گروہ تم صدقہ کیا کرو اگر چہ اپنے زیور ہی کرو۔

اس کے بعد راوی نے ابن نمیر کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت ذکر کی ہے' جس کا مضمون ایک ہی ہے۔

بَابُ صَدَقَةِ الْمَرْءِ عَلَى وَلَدِهِ

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الصَّدَقَةَ إِذَا رَجَعَتْ إِلَى الْمُتَصَدِّقِ بِهَا إِرْثًا عَنِ الْمُتَصَدَّقِ عَلَيْهِ جَازَ لَهُ. وَالْفَرْقُ بَيْنَ مَا يَمْلِكُهُ الرَّجُلُ مِنَ الصَّدَقَةِ إِرْثًا وَبَيْنَ مَا يَمْلِكُهُ بِابْتِيَاعٍ أَوِ اسْتِيهَابٍ إِذِ الْإِرْثُ يَمْلِكُهُ الْوَارِثُ أَحَبَّ ذَلِكَ أَمْ كَرِهَ، وَلَا يَمْلِكُ الْمَرْءُ مِلْكًا بِغَيْرِ نِيَّةٍ، وَأَخْبَرَ أَنَّهُ مِلْكٌ بِمَعْنًى مِنَ الْمَعَانِي سِوَى الْمِيرَاثِ

باب 158: آدمی کا اپنی اولاد پر صدقہ کرنا

اس بات کی دلیل کہ صدقہ کی ہوئی چیز جس شخص کو صدقے کے طور پر دی گئی تھی اگر اس کی طرف سے وراثت میں صدقہ کرنے والے کی طرف واپس آ جائے' تو یہ اس کے لئے جائز ہوگی۔

آدمی وراثت کے طور پر صدقہ کی ہوئی جس چیز کا مالک بنتا ہے' اور خرید کر یا ہبہ کے طور پر صدقہ کی ہوئی جس چیز کا مالک بنتا ہے ان دونوں کے درمیان فرق ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے' آدمی وراثت کے طور پر چیز کا مالک بن جاتا ہے خواہ وہ اسے پسند کرتا ہو' یا پسند نہ کرتا ہو' لیکن دوسری صورتوں میں آدمی اپنی نیت کے بغیر مالک نہیں بنتا۔

یہ بات بھی بتائی گئی ہے' وراثت کے علاوہ دوسرے طریقوں سے بھی آدمی مالک بنتا ہے۔

2465 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْرُوقِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ حُسَيْنٍ وَهُوَ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ:

متنِ حدیث: أَنَّ رَجُلًا تَصَدَّقَ عَلَى وَلَدِهِ بِأَرْضٍ فَرَدَّهَا إِلَيْهِ الْمِيرَاثُ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ: وَجَبَ اَجْرُكَ، وَرَجَعَ اِلَيْكَ مِلْكُكَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- موسیٰ بن عبدالرحمٰن مسروقی -- ابواسامہ -- حسین المعلم -- عمرو بن شعیب -- اپنے والد -- اپنے دادا (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں):

ایک شخص نے اپنے بیٹے کو کچھ زمین صدقے کے طور پر دی پھر وہ وراثت میں اس شخص کی طرف واپس آ گئی اس نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ نے اس سے فرمایا: تمہارا اجر لازم ہو گیا ہے' اور تمہارا مال تمہارے پاس واپس آ گیا ہے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الثِّمَارِ قَبْلَ الْجِدَاذِ مِنْ كُلِّ حَائِطٍ بِقِنْوٍ يُوضَعُ فِي الْمَسْجِدِ

باب 159: پھل اتارنے سے پہلے اسے صدقہ کرنے کا حکم' یوں کہ ہر باغ میں سے ایک گچھا لے کر اسے مسجد میں رکھ دیا جائے

2466 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

متن حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ مِنْ كُلِّ حَائِطٍ بِقِنْوٍ لِلْمَسْجِدِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن سہل بن عسکر -- ابن ابومریم -- عبدالعزیز بن محمد -- عبیداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن عمر -- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر باغ میں سے ایک گچھا مسجد میں رکھنے کا حکم دیا''۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّدَقَةِ بِالْحَشَفِ مِنَ الثِّمَارِ

وَاِنْ كَانَتِ الصَّدَقَةُ تَطَوُّعًا، اِذِ الصَّدَقَةُ بِخَيْرِ الثِّمَارِ وَاَوْسَاطِهَا اَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ بِشِرَارِهَا

باب 160: پھلوں میں سے ردی قسم کی کھجوریں صدقے میں دینے کا ناپسندیدہ ہونا اگرچہ وہ صدقہ نفلی ہی کیوں نہ ہو کیونکہ برا پھل صدقہ کرنے کے مقابلے میں بہتر یا درمیانے درجے کا پھل صدقے میں دینا افضل ہے

2467 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِي عَرِيبٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، وَاَقْنَاءٌ مُعَلَّقَةٌ، وَقِنْوٌ مِنْهَا حَشَفٌ، وَمَعَهُ عَصًا فَطَعَنَ بِالْعَصَى الْقِنْوَ قَالَ: لَوْ شَاءَ رَبُّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِاَطْيَبَ مِنْهَا، اِنَّ صَاحِبَ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ يَاْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- یحییٰ بن سعید -- عبدالحمید بن جعفر -- صالح بن ابوعریب --

کثیر بن مرہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے۔ وہاں کھجوروں کے کچھ گچھے لٹک رہے تھے جن میں سے ایک گچھا انتہائی خراب کھجوروں کا تھا نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک میں ایک عصا تھا آپ نے اپنے عصا کو اس گچھے پر مارتے ہوئے ارشاد فرمایا:
اس کو صدقہ کرنے والا شخص اگر چاہتا تو اس سے بہتر چیز بھی صدقہ کر سکتا تھا۔
یہ صدقہ کرنے والا شخص قیامت کے دن ردی کھجوریں کھائے گا۔

بَابُ اِعْطَاءِ السَّائِلِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَاِنْ كَانَ زِيُّهُ زِيَّ الْاَغْنِيَاءِ فِي الْمَرْكَبِ وَالْمَلْبَسِ

باب 161: مانگنے والے کو صدقے میں سے دینا اگرچہ اپنی سواری اور لباس کے حوالے سے وہ خوشحال محسوس ہوتا ہے

2468 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ اَبِي يَحْيَى، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ، عَنْ اَبِيهَا - قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
متنِ حدیث: لِلسَّائِلِ حَقٌّ، وَاِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن عبداللہ مخرمی-- وکیع اور عبدالرحمٰن-- سفیان-- مصعب بن محمد-- یعلی بن ابو یحییٰ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیدہ فاطمہ بنت حسین اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:
مانگنے والے کا حق ہوتا ہے (کہ تم اسے کچھ دو) اگرچہ وہ گھوڑے پر بیٹھ کر آیا ہو۔

بَابُ ذِكْرِ مَبْلَغِ الثِّمَارِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ وَضْعُ قِنْوٍ مِنْهُ لِلْمَسَاكِينِ فِي الْمَسْجِدِ اِذَا بَلَغَ جُذَاذُ الرَّجُلِ مِنَ الثِّمَارِ ذٰلِكَ الْمَبْلَغَ

باب 162: پھل کی اس مقدار کا تذکرہ جس میں سے ایک گچھا غریبوں کے لئے مسجد میں رکھنا مستحب ہے۔
جب آدمی کے اتارے ہوئے پھل کی مقدار اتنی ہو جائے (تو ایسا کرنا مستحب ہوگا)

2469 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،
متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا الْوَسْقَ وَالْوَسْقَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ وَالْاَرْبَعَةَ، وَقَالَ: فِي جَادِّ كُلِّ عَشَرَةِ اَوْسُقٍ، فَيُوضَعُ لِلْمَسَاكِينِ فِي الْمَسْجِدِ قِنْوٌ . فَسَمِعْتُ الدَّارِمِيَّ يَقُولُ: قِنْعٌ وَقِنْوٌ وَاحِدٌ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --احمد بن سعید داری-- سہیل بن بکار-- حماد بن سلمہ-- محمد بن اسحاق-- محمد بن یحییٰ بن حبان-- واسع بن حبان (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کے بارے میں ایک وسق دو وسق تین وسق یا چار وسق کی اجازت دی ہے۔

دس وسق اتارنے والے ہر فرد کے بارے میں آپ نے یہ فرمایا ہے وہ غریبوں کے لئے مسجد میں ایک گچھار کھے گا۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میں نے شیخ احمد بن سعید داری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: لفظ "قنع" اور "قنو" کا مطلب ایک ہی ہے یعنی گچھا

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِوَضْعِ الْقِنْوِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَسَاكِينِ اَمْرُ نَدْبٍ، وَاِرْشَادٍ لَا اَمْرُ فَرِيْضَةٍ، وَاِيجَابٍ، خَبَرُ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ

باب 163: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں غریبوں کے لئے جو گچھا رکھنے کا حکم دیا ہے وہ استحباب اور رہنمائی کے طور پر ہے یہ فرض یا واجب کے طور پر حکم نہیں ہے

حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت بھی اس باب سے تعلق رکھتی ہے۔

2470 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِذَا اَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ فَقَدْ اَذْهَبْتَ عَنْكَ شَرَّهُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --یونس بن عبدالاعلیٰ-- ابن وہب-- ابن جریج-- ابوزبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دو تو تم نے اس کے شر کو اپنے سے دور کر دیا۔

2471 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ اَبِي السَّمْحِ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ، فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ، وَمَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا، ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ لَمْ يَكُنْ لَّهُ فِيْهِ اَجْرٌ، وَكَانَ اَجْرُهُ عَلَيْهِ

اختلافِ روایت: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ دَرَّاجٌ اَبُو السَّمْحِ، وَقَالَ: اِذَا اَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن خشرم-- عبداللہ بن وہب-- عمرو بن حارث-- دراج ابوسمح-- ابن

حجیرہ خولانی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
جب تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دو' تو تم نے اپنے ذمے لازم چیز کو ادا کر دیا۔ جو شخص حرام طور پر مال جمع کر کے اسے صدقہ کرتا ہے' تو اسے اس میں کوئی اجر نہیں ملے گا' بلکہ اس کا بدلہ اس کے خلاف ہوگا۔
"جب تم اپنے مال سے زکوٰۃ ادا کر دو"۔

بَابُ الْاَمْرِ بِاِعْطَاءِ السَّائِلِ وَاِنْ قَلَّتِ الْعَطِيَّةُ وَصَغُرَتْ قِيمَتُهَا، وَكَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّائِلِ مِنْ غَيْرِ اِعْطَاءٍ اِذَا لَمْ يَكُنْ لِلْمَسْئُوْلِ مَا يُجْزِلُ الْعَطِيَّةَ

باب **164**: مانگنے والے کو کچھ دینے کا حکم اگرچہ دی جانے والی چیز تھوڑی ہی کیوں نہ ہو

اور اس کی قیمت کم ہی کیوں نہ ہو اور مانگنے والے کو کچھ دیے بغیر واپس کرنے کا ناپسندیدہ ہونا۔ اس وقت جب' جس سے مانگا گیا ہے اس کے پاس دینے کے لئے کچھ نہ ہو

2472 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَسِيُّ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ حَيَّانَ، ح وَحَدَّثَنَاهُ هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ حَيَّانَ، عَنِ ابْنِ بُجَيْدٍ، عَنْ جَدَّتِهِ قَالَتْ:

متنِ حدیث: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، السَّائِلُ يَاْتِيْنِي، وَلَيْسَ عِنْدِيْ مَا اُعْطِيْهِ قَالَ: لَا تَرُدِّيْ سَائِلَكِ لَوْ بِظِلْفٍ.

اختلافِ روایت: لَمْ يَقُلِ الْاَشَجُّ: مَا اُعْطِيْهِ.

توضیحِ راوی: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: ابْنُ بُجَيْدٍ هٰذَا هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بُجَيْدِ بْنِ قِبْطِيٍّ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبداللہ بن سعید اشج -- ابوخالد احمسی -- منصور بن حیان (یہاں تحویلِ سند ہے) ہمیں یہ حدیث بیان کی ہارون بن اسحاق -- ابوخالد -- منصور بن حیان (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) ابن بجید اپنی دادی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

یارسول اللہ! کوئی مانگنے والا میرے پاس آتا ہے' تو میرے پاس اسے دینے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم اپنے مانگنے والے کو (کچھ لیے بغیر) نہ لوٹاؤ خواہ وہ ایک کھر ہی کیوں نہ ہو"۔
اشج نامی راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے۔
"اسے دینے کے لئے"
(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن بجید سے مراد عبدالرحمٰن بن بجید قبطی ہیں۔

2473 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَيْدٍ، اَخِي ابْنِ حَارِثَةَ، اَنَّ جَدَّتَهُ حَدَّثَتْهُ وَهِيَ اُمُّ بُجَيْدٍ، وَكَانَتْ - زَعَمَ - مِمَّنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللّٰهِ اِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقُوْمُ عَلٰى بَابِي، فَمَا اَجِدُ شَيْئًا اُعْطِيهِ اِيَّاهُ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنْ لَّمْ تَجِدِيْ شَيْئًا تُعْطِيهِ اِيَّاهُ اِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيهِ اِلَيْهِ فِيْ يَدِهٖ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان -- شعیب -- لیث -- سعید بن ابوسعید (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) عبدالرحمٰن بن بجید اپنی دادی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

یہ سیدہ اُمّ بجید رضی اللہ عنہا ان خواتین میں سے ہیں' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: اللہ کی قسم! بعض اوقات کوئی غریب میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے' تو مجھے کوئی ایسی چیز نہیں ملتی جو میں اسے دے سکوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں اس کو دینے کے لئے کچھ نہیں ملتا' صرف ایک جلا ہوا کھر ہی ملتا ہے' تو تم وہ ہی اس کے ہاتھ میں دیدو۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الرُّجُوْعِ عَنْ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ وَتَمْثِيلِهٖ بِالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ

باب 165: نفلی صدقہ واپس لینے کی شدید مذمت اور اسے ایسے کتے کے ساتھ تشبیہ دینا جو قے کرنے کے بعد دوبارہ اسے چاٹ لیتا ہے

2474 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ، ح، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنٍ الْيَمَامِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، اَنَّهُ سَمِعَ مِنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يُخْبِرُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَثَلُ الَّذِيْ يَتَصَدَّقُ بِالصَّدَقَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْ صَدَقَتِهٖ مَثَلُ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَاْكُلُ قَيْئَهٗ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ محمد بن مثنی -- ولید بن مسلم -- اوزاعی -- (یہاں تحویل سند ہے) -- محمد بن مسکین یمامی -- بشر بن بکر -- اوزاعی -- ابوجعفر محمد بن علی (شاید اس سے مراد امام باقر ہیں) -- سعید بن مسیب (کے

2473- واخرجه ابو داؤد "1667" في الزكاة: باب حق السائل، والترمذي "665" في الزكاة: باب ما جاء في حق السائل، والنسائي 5/86 في الزكاة: باب رد السائل، عن قتيبة بن سعيد، عن الليث، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه احمد 3/382 - 383، والبخاري في "التاريخ الكبير" 5/262، والبيهقي 4/177 من طرق عن الليث، به، وصححه ابن خزيمة "2473"، والحاكم 1/417، ووافقه الذهبي. وأخرجه الطيالسي "1659"، واحمد 3/382 و383 من طرق عن سعيد المقبري، به. وأخرجه احمد 6/383، وابن ابي شيبة 3/111، والبخاري في "التاريخ 5/262" من طريق منصور بن حيان.

حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
وہ شخص جو کوئی چیز صدقہ کرتا ہے' اور پھر اپنی صدقہ کی ہوئی چیز کو واپس لے لیتا ہے اس کی مثال اسے کتے کی مانند ہے' جو قے کرتا ہے' اور پھر اپنی قے کو کھا لیتا ہے۔

2475 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ يَذْكُرُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن علاء بن کریب-- ابن مبارک-- اوزاعی--محمد بن علی بن حسین (شاید اس سے مراد امام باقر ہیں) سعید بن مسیب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِعْلَانِ بِالصَّدَقَةِ نَاوِيًا لِاسْتِنَانِ النَّاسِ بِالْمُتَصَدِّقِ فَيُكْتَبُ لِمُبْتَدِءِ الصَّدَقَةِ مِثْلُ اَجْرِ الْمُتَصَدِّقِ اسْتِنَانًا بِهِ

باب 166: اس نیت کے ساتھ صدقے کا اعلان کرنا مستحب ہے

لوگ صدقہ کرنے والے کی پیروی کریں' تو سب سے پہلے صدقہ کرنے والے کے نامہ اعمال میں ان تمام صدقہ کرنے والوں کی مانند اجر لکھا جائے گا جنہوں نے اس کی پیروی کی۔

2477 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ صُبَيْحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:
متنِ حدیث: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَاَبْطَاَ النَّاسُ حَتّٰى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ، ثُمَّ اِنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّةٍ، فَاَعْطَاهَا، فَتَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رُئِيَ فِي وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّرُوْرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً؛ فَاِنَّ لَهُ اَجْرَهَا وَاَجْرَ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا، وَمِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ

2477- وأخرجه أبو داؤد "2343" في الصوم: باب في توكيد السحور، ابن خزيمة "1940" من طريقين عن ابن المبارك، بهٰذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "7602"، وابن أبي شيبة 3/8، وأحمد 4/202، والدارمي 2/6، ومسلم "1096" في الصيام: باب فضل السحور وتأكيد استحبابه، والترمذي "709" في الصيام: باب ما جاء في فضل السحور، والنسائي 4/46 في الصيام: باب فضل ما بين صيامنا وصيام أهل الكتاب، وابن خزيمة "1940"، والبغوي "1729" من طرق عن موسى بن علي، به.

٭٭ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابومعاویہ -- اعمش -- مسلم ابن صبیح -- عبد الرحمٰن بن ہلال عبسی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے صدقہ کرنے کی ترغیب دی لوگوں نے آپ کے حکم پر عمل پیرا ہونے میں تاخیر کی یہاں تک کہ آپ کے چہرہ مبارک پر ناراضگی کے آثار ظاہر ہوئے ان میں سے ایک شخص ایک تھیلی لے کر آیا اور وہ تھیلی پیش کر دی اس کے بعد لوگ یکے بعد دیگرے چیزیں لانے لگے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کسی اچھے کام کا آغاز کرتا ہے' تو اس کو اس کا اجر ملتا ہے' اور جو لوگ اس پر عمل کرتے ہیں' اسے ان کی مانند بھی اجر ملتا ہے' اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی اور جو شخص کسی برے کام کا آغاز کرتا ہے' تو اس کا گناہ اس شخص کو ہوتا ہے' اور جو لوگ بھی اس پر عمل کریں گے ان کا گناہ بھی اس شخص پر ہوگا اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوتی''۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْخُيَلاءِ عِنْدَ الصَّدَقَةِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ ابْنِ عَتِيكٍ خَرَّجْتُهُ فِي كِتَابِ الْجِهَادِ

باب **167**: صدقہ کرتے وقت اترانے کی اجازت

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں: ابن عتیک کے حوالے سے منقول روایت میں نے کتاب الجہاد میں ذکر کی ہے۔

2478 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْاَزْرَقِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: " غَيْرَتَانِ اِحْدَاهُمَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ، وَالْاُخْرٰى يَبْغَضُهَا اللّٰهُ: الْغَيْرَةُ فِي الرِّيبَةِ يُحِبُّهَا اللّٰهُ وَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيبَةٍ يَبْغَضُهَا اللّٰهُ، وَالْمَخِيلَةُ اِذَا تَصَدَّقَ الرَّجُلُ يُحِبُّهَا اللّٰهُ، وَالْمَخِيلَةُ فِي الْكِبْرِ يَبْغَضُهَا اللّٰهُ

وَقَالَ: ثَلَاثَةٌ تُسْتَجَابُ دَعْوَتُهُمْ، الْوَالِدُ وَالْمُسَافِرُ وَالْمَظْلُومُ

وَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الْجَنَّةَ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةً، صَانِعَهُ وَالْمُمِدَّ بِهِ، وَالرَّامِيَ بِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

٭٭ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم -- عبدالرزاق -- معمر -- یحییٰ بن ابوکثیر -- زید بن سلام -- عبداللہ بن زید بن ازرق (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

غیرت (یا مزاج میں تیزی) دو طرح کی ہوتی ہے' ایک وہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے' اور دوسری وہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ پسند

نہیں کرتا ہے۔

تہمت کے معاملے میں غیرت کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور جو غیرت تہمت کے معاملے کے علاوہ ہو اسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔

جب آدمی کوئی چیز صدقہ کر کے اس پر اتراتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پسند کرتا ہے اور جو شخص تکبر کے طور پر اتراتا ہے اسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے تین لوگ ایسے ہیں جن کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے والد مسافر اور مظلوم شخص

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک تیر کی وجہ سے تین لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ ایک بنانے والا اسے پکڑانے والا اسے اللہ کی راہ میں پھینکنے والا۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ مَنْعِ الصَّدَقَةِ إِذْ مَانِعُهَا مَانِعُ اسْتِقْرَاضِ رَبِّهِ

إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ سَمَّى الصَّدَقَةَ قَرْضًا اسْتَقْرَضَ اللّٰهُ عِبَادَهُ، وَوَعَدَ عَلٰى ذٰلِكَ بِتَضْعِيفِ الصَّدَقَةِ اَضْعَافًا كَثِيرَةً قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ اَضْعَافًا كَثِيرَةً) (البقرة: 245)"

باب 168: صدقہ کرنے سے روکنے کا ناپسندیدہ ہونا

کیونکہ اس سے روکنے والا شخص اپنے پروردگار کو قرض دینے سے روک رہا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صدقے کو قرض کا نام دیا ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے لیتا ہے اور اس نے اس پر وعدہ کیا ہے وہ اس صدقے کو کئی گنا زیادہ کر دے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے گا تو اللہ تعالیٰ اسے کئی گنا کر دے گا''۔

2479 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: "يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اسْتَقْرَضْتُ عَبْدِي فَلَمْ يُقْرِضْنِي، وَشَتَمَنِي عَبْدِي، وَهُوَ لَا يَدْرِي يَقُولُ: وَادَهْرَاهُ وَادَهْرَاهُ، وَاَنَا الدَّهْرُ."

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: "قَوْلُهُ: وَاَنَا الدَّهْرُ اَيْ وَاَنَا آتِي بِالدَّهْرِ اُقَلِّبُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ اَيْ بِالرَّخَاءِ وَالشِّدَّةِ، كَيْفَ شِئْتُ اِذْ بَعْضُ اَهْلِ الْكُفْرِ زَعَمَ اَنَّ الدَّهْرَ يُهْلِكُهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حِكَايَةً عَنْهُمْ: (وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ) (الجاثية: 24)، فَاَعْلَمَ اَنَّهُ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِذٰلِكَ وَاَنَّ مَقَالَتَهُمْ تِلْكَ ظَنٌّ مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّونَ) (الجاثية: 24)، وَاَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شَاتِمَ مَنْ يُهْلِكُهُمْ هُوَ شَاتِمُ رَبِّهِ جَلَّ وَعَزَّ لِاَنَّهُمْ كَانُوا يَزْعُمُونَ اَنَّ الدَّهْرَ يُهْلِكُهُمْ فَيَشْتُمُونَ مُهْلِكَهُمْ، وَاللّٰهُ يُهْلِكُهُمْ لَا

الدَّهْرُ فَكُلُّ كَافِرٍ يَشْتِمُ مَهْلِكَهُ، فَإِنَّمَا تَقَعُ الشَّتِيمَةُ مِنْهُمْ عَنْ خَالِقِهِمُ الَّذِي يُهْلِكُهُمْ لَا عَلَى الدَّهْرِ الَّذِي لَا فِعْلَ لَهُ إِذِ اللّٰهُ خَالِقُ الدَّهْرِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ابو ہاشم زیاد بن ایوب--محمد بن یزید بن ہارون--محمد بن اسحاق--علاء-- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے بندے سے قرض طلب کیا' تو اس نے مجھے قرض نہیں دیا اور میرے بندے نے مجھے برا کہا اسے یہ نہیں پتہ تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے وہ یہ کہتا تھا: ہائے زمانہ' ہائے زمانہ' حالانکہ میں زمانہ ہوں۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ ''میں زمانہ ہوں'' اس سے مراد یہ ہے' میں ہی زمانہ لے کے آتا ہوں۔

میں ہی دن اور رات کو تبدیل کرتا ہوں' میں ہی تنگی اور سختی کو لے کر آتا ہوں جسے میں چاہتا ہوں' تو بعض اہل کفر اس بات کا خیال کرتے ہیں' شاید زمانہ انہیں ہلاکت کا شکار کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کی حکایت کے طور پر یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ہمیں صرف زمانہ نے ہلاکت کا شکار کیا ہے''

تو اللہ تعالیٰ نے یہ بات بتائی ہے: ان لوگوں کو اس بارے میں علم نہیں ہے' اور ان کی یہ بات صرف ان کا گمان ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''ان لوگوں کو اس بارے میں علم نہیں ہے وہ صرف گمان رکھتے ہیں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ بات ارشاد فرمائی ہے' جو شخص اسے برا کہتا ہے' جو انہیں ہلاکت کا شکار کر رہا ہو' تو وہ اپنے پروردگار کو برا کہتا ہے' کیونکہ لوگ یہ سمجھتے ہیں' زمانہ انہیں ہلاکت کا شکار کر رہا ہے' اور وہ اپنے آپ کو ہلاکت کا شکار کرنے والے کو برا کہتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ انہیں ہلاکت کا شکار کرتا ہے زمانہ انہیں ہلاکت کا شکار نہیں کرتا تو ہر کافر شخص ہلاکت کا شکار کرنے والے کو برا کہتا ہے' تو یہ برا کہنا' اس کی طرف سے اس کے خالق کی طرف جاتا ہے' جس نے اسے ہلاکت کا شکار کیا ہے۔ یہ برا کہنا' زمانے پر نہیں جاتا جس کا کوئی عمل دخل نہیں ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانے کو پیدا کرنے والا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ لِاَهْلِ الصَّدَقَةِ بَابًا مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يُخَصُّونَ بِدُخُولِهَا مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ

باب 169: اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ صدقہ کرنے والوں کے لئے جنت کا دروازہ مخصوص ہے' اور وہ اس مخصوص دروازے سے جنت میں داخل ہوں گے

2480 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ دَعَتْهُ خَدَمَةُ الْجَنَّةِ، وَلِلْجَنَّةِ اَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنَ

اَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ، فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلٰى اَحَدٍ مِنْ ضَرُوْرَةٍ مِنْ اَيِّهَا دُعِيَ، فَهَلْ يُدْعٰى مِنْهَا كُلِّهَا اَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ--عبدالرزاق--معمر--ابن شہاب زہری--حمید بن عبد الرحمٰن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جو شخص اپنے مال میں سے کسی چیز کا جوڑا' اللہ کی راہ میں دیتا ہے' تو جنت کے خدمتگار اسے بلائیں گے جنت کے کئی دروازے ہیں جو شخص نمازی ہوگا اسے نماز والے دروازے سے بلایا جائے گا' جو صدقہ کرنے والا ہوگا اسے صدقہ کرنے والے دروازے سے بلایا جائے گا' جو جہاد کرنے والا ہوگا اسے جہاد والے دروازے سے بلایا جائے گا' جو روزہ دار ہوگا اسے ''باب ریان'' سے بلایا جائے گا۔

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: اللہ کی قسم! یارسول اللہ! کسی شخص ان میں سے جس بھی دروازے سے بلایا جائے گا' تو اس کو کوئی نقصان نہیں ہوگا' لیکن کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے' جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اور مجھے یہ یقین ہے' تم ان میں سے ایک ہو۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي مَسْاَلَةِ الْغَنِيِّ الصَّدَقَةَ

باب 170: خوشحال شخص کے صدقہ مانگنے کی شدید مذمت

2481 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ: ذَكَرَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ هَيْئَةٍ بَذَّةٍ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اَنْ يَتَصَدَّقُوْا، وَاَلْقَوْا ثِيَابًا، فَاَمَرَ لَهُ بِثَوْبَيْنِ، وَاَمَرَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ،

ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ. خَرَّجْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْجُمُعَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی--سفیان--ابن عجلان--عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابوسرح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ ذکر کیا' ایک شخص جمعہ کے دن آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے۔ اس شخص کا حال انتہائی برا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا' وہ صدقہ کریں' تو لوگوں نے اپنے کپڑے دیدیئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم

کے تحت اس شخص کو دو کپڑے دیئے گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے حکم دیا' تو اس نے دو رکعات نماز ادا کی پھر نبی اکرم ﷺ خطبہ دینے لگے۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جسے میں نے کتاب الجمعہ میں ذکر کیا ہے۔

27

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الصَّدَقَةِ مُرَآةً وَسُمْعَةً

وَالدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الْمُرَائِيَ بِالصَّدَقَةِ مِنْ اَوَائِلِ مَنْ تَسْتَعِرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ، وَاللّٰهَ نَسْاَلُ اَنْ يُعِيذَنَا مِنَ النَّارِ بِعَفْوِهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَدْحُورًا) (الإسراء: 18)"

باب 171: دکھاوے اور ریاکاری کے لئے صدقہ کرنے کی شدید مذمت

اور اس بات کی دلیل کہ جو شخص دکھاوے کے طور پر صدقہ کرے گا وہ قیامت کے دن ان پہلے لوگوں میں شامل ہوگا جن کے لئے جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔

(یعنی وہ جہنم میں داخل ہونے والے پہلے افراد میں سے ایک ہوگا)

ہم دکھاوے اور شہرت سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کرتے ہیں' وہ ہمیں اپنی معافی کے ذریعے جہنم سے بچائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''جو شخص جلدی (یعنی دنیا) کا طلبگار ہو' تو ہم اسے اس میں سے جتنا چاہیں گے جلدی دیدیں گے اور پھر اس کے لئے جہنم کو مقرر کر دیں گے' جہاں وہ قابل مذمت اور راندہ درگاہ ہو کر پہنچ جائے گا''۔

2482 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ اَبِي الْوَلِيدِ اَبُو عُثْمَانَ، اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ، حَدَّثَهُ اَنَّ شُفَيًّا، حَدَّثَهُ:

متنِ حدیث: اَنَّهُ دَخَلَ الْمَدِينَةَ، فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: اَبُو هُرَيْرَةَ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ، فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا، قُلْتُ: اَنْشُدُكَ بِحَقٍّ وَحَقٍّ لَمَّا حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتَهُ وَعَلِمْتَهُ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اَفْعَلُ، لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِمْتُهُ، ثُمَّ نَشَغَ اَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً، فَمَكَثَ قَلِيلًا، ثُمَّ اَفَاقَ، فَقَالَ: لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا اَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ، ثُمَّ نَشَغَ اَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً اُخْرٰى، فَمَكَثَ بِذٰلِكَ، ثُمَّ اَفَاقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ قَالَ: اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ بِحَدِيثٍ حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا وَهُوَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا اَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ، ثُمَّ نَشَغَ اَبُو

هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيدَةً، ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلَى وَجْهِهِ اَسْنَدْتُهُ طَوِيلًا، ثُمَّ اَفَاقَ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَزَلَ اِلَى الْعِبَادِ لِيَقْضِيَ بَيْنَهُمْ، وَكُلُّ اُمَّةٍ جَاثِيَةٌ، فَاَوَّلُ مَنْ يَدْعُوْ بِهِ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْآنَ، وَرَجُلٌ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ كَثِيرُ الْمَالِ، فَيَقُوْلُ لِلْقَارِئِ: اَلَمْ اُعَلِّمْكَ مَا اَنْزَلْتُ عَلَى رَسُولِي؟ قَالَ: بَلَى يَا رَبِّ قَالَ: فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا عُلِّمْتَ؟ قَالَ: كُنْتُ اَقُوْمُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، فَيَقُوْلُ اللَّهُ لَهُ: كَذَبْتَ، وَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: كَذَبْتَ، وَيَقُوْلُ اللَّهُ: بَلْ اَرَدْتَ اَنْ يُقَالَ: فُلَانٌ قَارِئٌ، فَقَدْ قِيلَ، وَيُؤْتَى بِصَاحِبِ الْمَالِ فَيَقُوْلُ اللَّهُ: اَلَمْ اُوَسِّعْ عَلَيْكَ حَتَّى لَمْ اَدَعْكَ تَحْتَاجُ اِلَى اَحَدٍ؟ قَالَ: بَلَى قَالَ: فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا آتَيْتُكَ؟ قَالَ: كُنْتُ اَصِلُ الرَّحِمَ، وَاَتَصَدَّقُ؟ فَيَقُوْلُ اللَّهُ: كَذَبْتَ، وَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: كَذَبْتَ، فَيَقُوْلُ اللَّهُ: بَلْ اَرَدْتَ اَنْ يُقَالَ: فُلَانٌ جَوَادٌ، فَقَدْ قِيلَ ذَاكَ، وَيُؤْتَى بِالَّذِي قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَيُقَالُ لَهُ: فِيمَ قُتِلْتَ؟ فَيَقُوْلُ: اُمِرْتُ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِكَ، فَقَاتَلْتُ حَتَّى قُتِلْتُ، فَيَقُوْلُ اللَّهُ: كَذَبْتَ، وَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: كَذَبْتَ، وَيَقُوْلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ: بَلْ اَرَدْتَ اَنْ يُقَالَ: فُلَانٌ جَرِيءٌ: فَقَدْ قِيلَ ذٰلِكَ "، ثُمَّ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُكْبَتِي، فَقَالَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، اُولَئِكَ الثَّلَاثَةُ اَوَّلُ خَلْقِ اللَّهِ تُسَعَّرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَالَ الْوَلِيدُ: فَاَخْبَرَنِي عُقْبَةُ اَنَّ شُفَيًّا هُوَ الَّذِي دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَاَخْبَرَهُ بِهٰذَا قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ: وَحَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ اَبِي حَكِيمٍ اَنَّهُ كَانَ سَيَّافًا لِمُعَاوِيَةَ، وَاَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ، فَحَدَّثَهُ بِهٰذَا قَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُوْلُهُ: (مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا) (هود: 15) اِلَى قَوْلِهِ (وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُوْنَ) (الأعراف: 139)

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عتبہ بن عبداللہ -- عبداللہ بن مبارک -- حیوہ بن شریح -- ولید بن ابو ولید ابوعثمان -- عقبہ بن مسلم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) شفی نے انہیں حدیث بیان کی:

وہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک شخص تھا جس کے اردگرد لوگ اکٹھے تھے۔ انہوں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

راوی کہتے ہیں: میں بھی ان کے قریب ہوا اور ان کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔ وہ لوگوں کو حدیث بیان کر رہے تھے جب وہ خاموش ہوئے اور (لوگ اٹھ کر چلے گئے) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تنہا رہ گئے تو میں نے کہا: میں آپ کو حق کا اور دوسرے حق کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ جب آپ مجھے کوئی حدیث سنائیں تو آپ نے وہ حدیث سنانی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی آپ نے سنی ہو اور وہ آپ کو یاد ہو اور آپ کو اس کا علم ہو تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: میں ایسا ہی کروں گا میں تمہیں ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتائی تھی اور مجھے اس کا علم ہے۔

پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سسکیاں لے کے رونے لگے۔ تھوڑی دیر ان کی یہی حالت رہی جب ان کی حالت بہتر ہوئی تو انہوں نے بتایا میں تمہیں ایک ایسی بات بتا رہا ہوں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس وقت ارشاد فرمائی تھی جب آپ اس گھر میں موجود تھے اور میرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی ہمارے ساتھ موجود نہیں تھا۔

پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سسکیاں لے کر رونے لگے اور تھوڑی دیر ان کی یہی کیفیت رہی پھر جب ان کی طبیعت بہتر ہوئی' تو انہوں نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور بولے: میں ایسا ہی کرتا ہوں۔

میں تمہیں ایک ایسی حدیث بیان کروں گا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمائی تھی' اس وقت میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس گھر میں موجود تھے۔ ہمارے ہمراہ یعنی میرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی موجود نہیں تھا پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سسکیاں لے کر رونے لگے پھر وہ ایک طرف جھکے یوں جیسے اپنے چہرے کے بل گر جائیں گے تو میں نے کافی دیر تک انہیں سہارا دے کے رکھا۔

جب ان کی طبیعت کچھ بہتر ہوئی' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندوں کے سامنے نزول فرمائے گا تا کہ ان کے درمیان فیصلہ دے اور ہر گروہ گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا ہوگا۔

تو سب سے پہلے ایک ایسے شخص کو بلایا جائے گا' جس نے قرآن کا علم حاصل کیا تھا اور ایسے شخص کو بلایا جائے گا' جسے اللہ کی راہ میں شہید کیا گیا تھا اور ایسے شخص کو بلایا جائے گا' جس کے پاس بہت زیادہ مال تھا

تو قرآن کے عالم سے کہا جائے گا: میں نے اپنے رسول پر جو نازل کیا تھا کیا میں نے تمہیں اس کی تعلیم نہیں دی؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: پھر جو تمہیں تعلیم دی گئی تھی تم نے اس کے بارے میں کیا عمل کیا' تو وہ عرض کرے گا میں رات کے وقت اور دن کے وقت اسے نوافل میں پڑھا کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے فرمائے گا تم نے غلط کہا ہے۔

فرشتے بھی یہ کہیں گے تم نے غلط کہا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم یہ چاہتے تھے کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص قاری صاحب ہے۔

اور وہ بات کہہ دی گئی

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) پھر مالدار شخص کو لایا جائے گا' تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: کیا میں نے تمہیں کشادگی عطا نہیں کی تھی یہاں تک کہ میں نے تمہاری یہ حالت کر دی تھی کہ تمہیں کسی کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ بندہ عرض کرے گا: جی ہاں۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے جو کچھ تمہیں دیا تھا تم نے اس کے بارے میں کیا عمل کیا' تو وہ عرض کرے گا میں نے صلہ رحمی سے کام لیا اور میں نے صدقہ وخیرات کیا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے غلط کہا ہے۔

فرشتے بھی یہ کہیں گے تم نے غلط کہا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم صرف یہ چاہتے تھے کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص سخی ہے' تو وہ کہہ دیا گیا۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) پھر اس شخص کو لایا جائے گا' جسے اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا تھا تو اس سے دریافت کیا جائے گا تمہیں کیوں قتل کیا گیا تو وہ عرض کرے گا مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے کا حکم دیا گیا تو میں نے جہاد کیا یہاں تک کہ مجھے قتل کیا گیا۔

تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے غلط کہا ہے۔ فرشتے بھی یہ کہیں گے تم نے غلط کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم صرف چاہتے تھے کہ

تمہیں بہادر کہا جائے اور یہ بات کہہ دی گئی۔

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھٹنوں پر ہاتھ مارتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے ابو ہریرہ! یہ تین لوگ اللہ کی مخلوق میں وہ پہلے لوگ ہوں گے جن کے لئے قیامت کے دن جہنم کو بھڑکایا جائے گا''۔

ولید نامی راوی کہتے ہیں: عقبہ نامی راوی نے مجھے یہ بات بتائی ہے ''شفی'' نامی راوی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں یہ حدیث سنائی۔

ابو عثمان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔

علاء بن ابو حکیم نامی راوی نے مجھے یہ بات بتائی ہے' وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے جلاد تھے۔ ایک شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث سنائی تو وہ بولے: اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا ہے۔

پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

''جو شخص دنیاوی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہے''۔

یہ آیت یہاں تک پڑھی:

''اور جو عمل وہ کرتے رہے وہ ضائع ہو گئے''۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الصَّدَقَاتِ وَالْمُحْبَسَاتِ

(مجموعہ ابواب)

صدقہ جات اور روکی گئی چیزوں (یعنی جس کی ملکیت آدمی کے پاس رہے اور اس کے فوائد صدقہ ہوں) کے بارے میں روایات

بَابُ ذِكْرِ اَوَّلِ صَدَقَةٍ مُحْبَسَةٍ تُصُدِّقَ بِهَا فِي الْإِسْلَامِ

وَاشْتِرَاطِ الْمُتَصَدِّقِ صَدَقَةَ الْمُحَرَّمَةِ حَبْسَ اُصُوْلِ الصَّدَقَةِ وَالْمَنْعِ مِنْ بَيْعِ رِقَابِهَا وَهِبَتِهَا وَتَوْرِيثِهَا، وَتَسْبِيلِ مَنَافِعِهَا وَغَلَّاتِهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ، وَفِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ، وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّعِيفِ

باب 172: اُس سب سے پہلے صدقے کا تذکرہ' جو اسلام میں کیا گیا اور اس کی اصل ملکیت کو روک لیا گیا (اور اس کے فوائد صدقہ کیے گئے) اور صدقہ کرنے والے کا یہ شرط عائد کرنا کہ صدقہ کی اصل روکی جائے گی (یعنی اس کی ملکیت رہے گی)

اور صدقہ کی گردن (یعنی اس کی ذات) کو فروخت نہیں کیا جا سکے گا ہبہ نہیں کیا جا سکے گا۔ وراثت میں منتقل نہیں کیا جا سکے گا' اور اس کا منافع اور آمدن غریبوں' قریبی رشتہ داروں' غلاموں' اللہ کی راہ میں (جہاد یا حج کے لئے) مسافروں پر اور کمزور غریب لوگوں پر خرچ کیے جائیں گے۔

2483 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

متنِ حدیث: اَنَّ عُمَرَ اَصَابَ اَرْضًا بِخَيْبَرٍ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَامِرَ فِيْهَا قَالَ: اِنِّيْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَيْبَرٍ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهُ، فَمَا تَاْمُرُ بِهٖ قَالَ: اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا، وَتَصَدَّقْتَ بِهَا قَالَ: فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ اَنْ لَّا تُبَاعَ اُصُوْلُهَا، لَا تُبَاعُ وَلَا تُوْهَبُ، وَلَا تُوْرَثُ، فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّعِيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهَا

اختلافِ روایت: قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: فَحَدَّثْتُ بِهٖ مُحَمَّدًا، فَقَالَ: غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَحَدَّثَنِيْ مَنْ

قَرَاَ الْكِتَابَ: غَيْرُ مُتَأَثِّلٍ مَالًا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَرَوَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُمْ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: اَوَّلُ صَدَقَةٍ تُصُدِّقَ بِهَا فِي الْاِسْلَامِ صَدَقَةُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَاَنَّ عُمَرَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِيْ مَالًا وَّاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِهٖ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

احْبِسْ اَصْلَهٗ وَسَبِّلْ ثَمَرَهٗ قَالَ: فَكَتَبَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--ابوموسیٰ محمد بن مثنی--ابن ابوعدی--ابن عون--نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ سے اس بارے میں مشورہ لیں انہوں نے عرض کی: مجھے خیبر میں ایک ایسی زمین ملی ہے میرے خیال میں مجھے اس سے زیادہ اچھی زمین کبھی نہیں ملی۔ آپ اس کے بارے میں مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اصل کو اپنے پاس رکھو اور (فوائد کو صدقہ کردو)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے صدقہ کردیا اس شرط پر کہ اصل زمین کو فروخت نہیں جاسکے گا۔ اسے ہبہ نہیں کیا جاسکے گا اسے وراثت میں منتقل نہیں کیا جاسکے گا۔

انہوں نے اس (کے فوائد) کو غریبوں' قریبی رشتے داروں' غلاموں' اللہ کی راہ میں (یعنی حاجیوں' یا مجاہدین پر) مسافروں پر اور غریبوں پر صدقہ کردیا اور جو شخص اس کا نگران ہو اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اگر وہ مناسب طور پر خود اس میں سے کچھ کھالیتا ہے' یا اپنے کسی دوست کو کھلا دیتا ہے بشرطیکہ وہ مال جمع کرنے والے نہ ہو۔

ابن عون نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے میں نے محمد نامی راوی کو یہ روایت سنائی تو وہ بولے: روایت کے یہ الفاظ ہیں:

غیر متامل مالا

ابن عون کہتے ہیں' جن صاحب نے تحریر میں یہ بات دیکھی ہے انہوں نے یہ کہا ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں:

غیر متامل مالا

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: عبداللہ بن عمر عمری نے یہ بات بیان کی ہے نافع نے ان لوگوں کو یہ بات بتائی وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

اسلام میں کیا جانے والا یہ سب سے پہلا صدقہ ہے' جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میرے پاس کچھ زمین ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ اسے صدقہ کردوں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اصل زمین کو اپنے پاس رکھو اور اس کے پھل کو اللہ کی راہ میں دیدو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ تحریر لکھوائی تھی۔

• یہ روایت یونس نے ابن وہب کے حوالے سے عبداللہ بن عمر عمری سے نقل کی ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْحَبْسِ عَلٰى مَنْ لَّا يُحْصَوْنَ لِكَثْرَةِ الْعَدَدِ

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْحَبْسَ اِذَا كَانَ عَلٰى قَوْمٍ لَا يُحْصَوْنَ عَدَدًا لِكَثْرَتِهِمْ جَائِزٌ اَنْ تُعْطٰى مَنَافِعُ تِلْكَ الصَّدَقَةِ بَعْضَ اَهْلِ تِلْكَ الصِّفَةِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْوَصِيَّةَ اِذَا اُوصِيَ بِهَا لِقَوْمٍ لَا يُحْصَوْنَ لِكَثْرَةِ عَدَدِهِمْ اَنَّ الْوَصِيَّةَ بَاطِلَةٌ غَيْرُ جَائِزَةٍ عَلٰى اتِّفَاقِهِمْ مَعَنَا اَنَّهُ اِذَا اَوْصٰى لِلْمَسَاكِيْنِ وَالْفُقَرَاءِ بِثُلُثِهِ اَوْ بِبَعْضِ ثُلُثِهِ اَنَّ الْوَصِيَّةَ جَائِزَةٌ وَلَوْ اَعْطٰى وَصِيَّهُ بَعْضَ الْفُقَرَاءِ اَوْ بَعْضَ الْمَسَاكِيْنِ اَوْ جَمِيْعَ الْمَسَاكِيْنِ وَجَمِيْعَ الْفُقَرَاءِ لَا يُحْصَوْنَ كَثْرَةً.

باب 173: ایسے لوگوں کے لئے وقف کا مباح ہونا جن کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے ان کی گنتی نہ کی جاسکے

اور اس بات کی دلیل کہ جب وقف ایسے لوگوں کے بارے میں ہو جن کی تعداد کی کثرت کی وجہ سے ان کا شمار نہ کیا جاسکتا ہو تو پھر یہ بات جائز ہے اس صدقے کے بعض فوائد ان صفات سے متصف بعض افراد کو دیدیے جائیں۔

اور یہ اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے جب کوئی وصیت کسی قوم کے بارے میں کی گئی ہو اور اس قوم کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے شمار نہ کی جاسکتی ہو تو پھر وہ وصیت باطل ہوگی اور جائز نہیں ہوگی۔

حالانکہ وہ لوگ اس بارے میں ہمارے ساتھ متفق ہیں جب کوئی شخص مسکینوں اور غریبوں کو اپنے ایک تہائی مال یا ایک تہائی مال کے بعض حصے کی وصیت کردے تو یہ وصیت جائز ہوگی اور اگر اس کا وصی کچھ فقیروں اور کچھ مسکینوں کو یا سارا حصہ صرف مسکینوں کو یا صرف فقیروں کو دیدے جن کی تعداد کا شمار نہ کیا جاسکتا تو یہ بھی جائز ہوگا۔

2484 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، وَحَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، وَقَالَ الزَّعْفَرَانِيُّ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، ح وَحَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ اَيْضًا، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ بِتَمَامِهِ.

اختلافِ روایت: لَمْ يَذْكُرِ الصَّنْعَانِيُّ ابْنَ السَّبِيْلِ، وَقَالَ: غَيْرُ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ . وَقَالَ: فَقَالَ مُحَمَّدٌ: غَيْرُ مُتَاَثِّلٍ لَمْ يَذْكُرْ قِرَاءَةَ ابْنِ عَوْنٍ الْكِتَابَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی -- بشر ابن مفضل -- ابن عون -- زعفرانی -- معاذ بن معاذ -- ابن عون -- زعفرانی -- اسحاق بن یوسف -- ابن عون (یہاں تحویلِ سند ہے) زعفرانی -- یزید بن ہارون -- ابن عون کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

اس کے بعد انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی ہے تاہم صنعانی نامی راوی نے مسافر کا تذکرہ نہیں کیا اور یہ الفاظ استعمال کیے

ہیں۔

''غیر متمول فیہ'' جبکہ محمد نامی راوی نے لفظ ''غیر متاثل'' کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

اور اس راوی نے ابن عون کی تحریر میں سے پڑھنے کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ اِجَازَةِ الْحَبْسِ عَلٰى قَوْمٍ مَوْهُومِينَ غَيْرِ مُسَمِّينَ

وَفِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَفِى الرِّقَابِ، وَفِى الضَّيْفِ مِنْ غَيْرِ اشْتِرَاطِ حِصَّةِ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَحِصَّةِ الرِّقَابِ، وَحِصَّةِ الضَّيْفِ مِنْهَا، وَاِبَاحَةِ اشْتِرَاطِ الْمُحْبِسِ لِلْقَيِّمِ بِهَا الْاَكْلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ مِنْ غَيْرِ تَوْقِيتِ طَعَامٍ بِكَيْلٍ مَعْلُومٍ اَوْ وَزْنٍ مَعْلُومٍ، وَاشْتِرَاطِهِ اِطْعَامَ صَدِيقِهِ اِنْ كَانَ لَهُ، مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ قَدْرِ مَا يُطْعِمُ الصَّدِيقَ مِنْهَا

باب 174 ایسے لوگوں پر وقف کرنا جائز ہے' جو موہوم ہوں اور ان کا نام متعین نہ کیا گیا ہو

اور اللہ کی راہ میں اور غلاموں پر اور مہمانوں پر (وقف کرنا بھی جائز ہے) یہ شرط عائد کیے بغیر کہ ایک حصہ اللہ کی راہ میں ہوگا ایک حصہ غلاموں میں ہوگا ایک حصہ مہمانوں کے لئے ہوگا اور یہ شرط عائد کرنا بھی جائز ہے' وقف کرنے والا شخص اس کے نگران کو اس میں سے مناسب طور پر کھانے کی اجازت دے وہ اس کے لئے کوئی مقدار متعین نہ کرے کہ وہ اتنی ماپی ہوئی چیز یا اتنی وزن والی چیز کو کھا سکتا ہے۔

اسی طرح وہ یہ شرط بھی عائد کرسکتا ہے' اگر اس کا کوئی دوست ہو' تو وہ اس کو بھی کھلا سکتا ہے۔

لیکن وہ اس مقدار کا تذکرہ نہیں کرے گا کہ وہ اپنے دوست کو اس میں سے کتنا کھلا سکتا ہے۔

2485 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَصَابَ عُمَرُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِتَمَامِهِ، وَقَالَ: فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ اَنْ لَّا يُبَاعَ اَصْلُهَا، لَا تُبَاعُ، وَلَا تُوْهَبُ، وَلَا يُوْرَثُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْاَقْرِبَاءِ، وَالرِّقَابِ، وَفِى سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَالضَّيْفِ، وَابْنِ السَّبِيْلِ، لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن مقدام عجلی -- یزید بن زریع -- ابن عون -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو اس شرط پر صدقہ کیا' اصل زمین کو فروخت نہیں کیا جا سکے گا اسے نہ فروخت کیا جا سکے گا نہ

ہبہ کیا جاسکے گا نہ وراثت میں منتقل کیا جاسکے گا۔

اور یہ غریبوں' طاقتور لوگوں' غلاموں' اللہ کی راہ میں' مہمانوں' مسافروں (کے لئے وقف ہے)

جو شخص اس کا نگران ہو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ مناسب طور پر اس میں سے کچھ کھالے یا اپنے کسی دوست کو کھلادے بشرطیکہ وہ اس کے ذریعے اپنے مال میں اضافہ نہ کرے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ قَوْلَهٗ: تَصَدَّقَ بِهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى

اِنَّمَا اَرَادَ: تَصَدَّقَ بِاَصْلِهَا حَبْسًا، وَجَعَلَ ثَمَرَهَا مُسَبَّلَةً عَلٰى مَنْ وَصَفَهُمْ مِنَ الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى، وَمَنْ ذُكِرَ مَعَهُمْ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْحَبْسَ اِذَا لَمْ يُخْرِجْهُ الْمُحْبِسُ مِنْ يَّدِهٖ كَانَ صَحِيْحًا جَائِزًا، اِذْ لَوْ كَانَ الْحَبْسُ لَا يَصِحُّ اِلَّا بِاَنْ يُّخْرِجَهُ الْمُحْبِسُ مِنْ يَّدِهٖ لَكَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ عُمَرَ لَمَّا اَمَرَ بِهٰذِهِ الصَّدَقَةِ اَنْ يُّخْرِجَهَا مِنْ يَّدِهٖ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ فِيْ خَبَرِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ اَنْ يُّمْسِكَ اَصْلَهَا، فَقَالَ: اِنْ شِئْتَ اَمْسِكْ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْ بِهَا. وَلَوْ كَانَ الْحَبْسُ لَا يَتِمُّ اِلَّا بِاَنْ يُّخْرِجَهُ الْمُحْبِسُ مِنْ يَّدِهٖ لَمَا اَمَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَارُوْقَ بِاِمْسَاكِ اَصْلِهَا "

باب 175: اس بات کی دلیل کہ روایت کے الفاظ "انہوں نے اسے فقیروں اور قریبی رشتے داروں پر صدقہ کردیا"

اس سے مراد یہ ہے' انہوں نے اصل زمین کو اپنی ملکیت میں رکھا تھا اور اس کے پھل کو ان لوگوں پر صدقہ کیا تھا جن کی صفت انہوں نے بیان کی تھی جو غریبوں' قریبی رشتے داروں اور ان کے ہمراہ دیگر اقسام سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کے ساتھ اس بات کی بھی دلیل کا بیان کہ وقف کی گئی چیز کو جب وقف کرنے والا شخص اپنی ملکیت سے باہر نہیں نکالتا تو یہ صحیح اور جائز ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے' وقف کرنے والے کا اپنی ملکیت سے نکالے بغیر وقف کرنا اگر جائز نہ ہوتا تو نبی اکرم ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کرتے کہ وہ اس زمین کو اپنی ملکیت سے نکال دیں اس وقت جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ صدقہ کرنے کی ہدایت کی تھی۔

حالانکہ یزید بن زریع کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں' نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ زمین کی ملکیت اپنے پاس رکھیں آپ نے ارشاد فرمایا:

"اگر تم چاہو تو اصل زمین کو اپنے پاس رکھو اور (اس کی پیداوار کو) صدقہ کردو"۔

تو اگر وقف اس وقت تک مکمل نہ ہوتا ہو جب تک وقف کرنے والا اپنی ملکیت سے اسے نہیں نکالتا تو پھر نبی اکرم ﷺ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت نہ کرتے کہ وہ زمین کو اپنے پاس رکھیں۔

2486 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْكِنَانِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

متن حدیث: اَنَّ عُمَرَ اَسْتَامَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَدَقَتِهٖ، فَقَالَ: احْبِسْ اَصْلَهَا، وَسَبِّلْ ثَمَرَتَهَا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَحَبَسَهَا عُمَرُ عَلَی السَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَفِی الرِّقَابِ وَالْمَسَاكِیْنِ، وَجَعَلَ مِنْهَا یَاْكُلُ وَیُوْكِلُ غَیْرَ مُمَاثِلٍ مَالًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ-- ابوغسان محمد بن یحییٰ الکنانی --عبدالعزیز بن محمد دراوردی-- عبیداللہ-- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے صدقہ کے بارے میں مشورہ لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اصل زمین کو اپنے پاس رکھو اور اس کی پیداوار کو صدقہ کردو۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ زمین مانگنے والے اور نہ مانگنے والے مسافر اور اللہ کی راہ میں (جہاد یا حج کرنے والے افراد) غلاموں اور مسکینوں کے لئے وقف کردی اور اس میں یہ شرط عائد کی (کہ اس کا نگران) اس میں سے کھا بھی سکتا ہے' اور کسی کو کھلا بھی سکتا ہے۔

بشرطیکہ وہ خود مال اکٹھا کرنے والا نہ ہو۔

بَابُ اِبَاحَةِ حَبْسِ آبَارِ الْمِيَاهِ

باب 176: پانی کے کنوؤں کو وقف کرنا مباح ہے

2487 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ:

متن حدیث: سَمِعْتُ حُصَیْنًا یَذْكُرُ عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَیْسٍ، فَذَكَرَ حَدِیْثًا طَوِیْلًا فِیْ قَتْلِ عُثْمَانَ، وَقَالَ: فَاِذَا عَلِیٌّ، وَالزُّبَیْرُ، وَطَلْحَةُ، وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ، وَاَنَا كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَ عُثْمَانُ، فَقَالَ: اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ یَبْتَاعُ بِئْرَ رُوْمَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ، فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا وَاَتَیْتُهٗ، فَقُلْتُ: قَدِ ابْتَعْتُهَا بِكَذَا قَالَ: اجْعَلْهَا سِقَایَةً لِلْمُسْلِمِیْنَ، وَاَجْرُهَا لَكَ قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- عبداللہ بن ادریس -- حصین -- عمر بن جاوان -- احنف بن قیس (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بارے میں طویل حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں۔

''وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ اسی دوران وہاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور انہوں نے ارشاد فرمایا: میں آپ لوگوں کو اس اللہ کے نام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی:

جو شخص بیر رومہ کو خرید ے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کردے گا' تو میں نے اتنے اور اتنے (درہم یا دینار) قیمت کے عوض میں اسے خرید اتھا۔ پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی: میں نے اتنی رقم کے عوض میں اسے خریدا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے مسلمانوں کے پینے کے لئے (وقف کر دو)۔ اس کا اجر تمہیں ملے گا۔

تو ان صاحبان نے جواب دیا: اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے۔

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالْحَبْسِ مِنَ الضِّيَاعِ وَالْاَرَضِينَ

باب 177: جائیداد اور زمین کو وقف کرنے کی وصیت کرنا

2488 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ الْاَيْلِيُّ، اَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا تُقَسِّمُ وَرَثَتِيْ شَيْئًا مِمَّا تَرَكْتُ، مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ، وَكَانَتْ هٰذِهِ الصَّدَقَةُ بِيَدِ عَلِيٍّ غَلَبَ عَلَيْهَا عَبَّاسًا وَّطَالَتْ فِيْهَا خُصُوْمَتُهَا فَاَبٰى عُمَرُ اَنْ يَّقْسِمَهَا بَيْنَهُمَا حَتّٰى اَعْرَضَ عَنْهَا عَبَّاسٌ غَلَبَهُ عَلَيْهَا عَلِيٌّ، ثُمَّ كَانَتْ عَلٰى يَدِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، ثُمَّ بِيَدِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، ثُمَّ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، وَحَسَنِ بْنِ حُسَيْنٍ، فَكَانَا يَتَدَاوَلَانِهَا، ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ، وَهِيَ صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عزیز الایلی -- سلامہ -- عقیل -- ابن شہاب -- عبدالرحمٰن بن ہرمز (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں جو کچھ چھوڑ کے جاؤں گا اس میں سے کچھ بھی میرے ورثاء تقسیم نہیں کریں گے ہم (انبیاء) جو کچھ چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) یہ صدقہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زیر نگرانی تھا پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اسے اپنی نگرانی میں لے لیا' تو اس کے بارے میں ان دونوں کے درمیان کافی بحث ہوئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ان دونوں صاحبان کے درمیان تقسیم کرنے سے انکار کر دیا۔

یہاں تک کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اس سے دستبردار ہو گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قبضے میں یہ مکمل طور پر آ گئے۔

پھر یہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے قبضے میں رہا پھر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے قبضے میں رہا پھر یہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے جناب حسن ان دونوں صاحبان کے قبضے میں رہا یہ دونوں باری باری اس کے نگران رہے۔

پھر یہ حسن بن حسن کے صاحبزادے زید کے قبضے میں آ گیا تو یہ نبی اکرم ﷺ کی طرف سے صدقہ کے طور پر تھا (ترکہ کے طور پر نہیں تھا)

2489 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْاَشْقَرُ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ عِنْدَ مَوْتِهِ دِينَارًا، وَلَا دِرْهَمًا، وَلَا عَبْدًا وَّلَا اَمَةً اِلَّا بَغْلَتَهُ وَسِلَاحَهُ وَاَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یزید بن سنان -- حسین بن حسن اشقر -- زہیر -- ابواسحاق -- عمرو بن حارث کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ نے وصال کے وقت کوئی دینار یا درہم' غلام یا کنیز (وراثت میں نہیں چھوڑے) صرف آپ کا ایک خچر تھا آپ کا اسلحہ تھا اور ایک زمین تھی جسے آپ نے صدقہ کے طور پر چھوڑا تھا۔

بَابُ فَضَائِلِ بِنَاءِ السُّوقِ لِاَبْنَاءِ السَّابِلَةِ

وَحَفْرِ الْاَنْهَارِ لِلشَّارِبِ "مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ قَوْلَهُ فِي خَبَرِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَخَبَرِ اَبِي قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ: اَنَّ صَدَقَةً قَدْ جَرَتْ تِلْكَ اللَّفْظَةُ بِنَاءَ الْمَسَاجِدِ، وَبِنَاءَ الْبُيُوتِ لِلسَّابِلَةِ، وَحَفْرَ الْاَنْهَارِ لِلشَّارِبَةِ اَنَّ كُلَّ مَا يَنْتَفِعُ بِهِ الْمُسْلِمُونَ مِمَّا يَفْعَلُهُ الْمَرْءُ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ الصَّدَقَةِ"

باب 178: مسافروں کے لئے مسافر خانہ بنانے' پینے والوں کے لیے نہر کھودنے کی فضیلت

اور اس بات کی دلیل کہ علاء نامی راوی نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے' اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت منقول ہے اس میں روایت کے یہ الفاظ "بے شک صدقہ"۔ یہ لفظ مسجد کی تعمیر' مسافر خانے کی تعمیر' پینے والوں کے لئے نہروں کی کھدائی ان سب پر جاری ہوگا اور ہر وہ کام جسے کوئی آدمی سرانجام دے اور اس سے کوئی مسلمان نفع حاصل کرے اس پر لفظ صدقہ کا اطلاق ہوگا۔

2490 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عَطِيَّةَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا مَرْزُوقُ بْنُ الْهُذَيْلِ، اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرُّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلِمَهُ وَنَشَرَهُ، اَوْ وَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ، اَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ، اَوْ نَهَرًا كَرَاهُ، اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ، تَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: كَرَاهُ يَعْنِىْ حَفَرَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- محمد بن وہب بن عطیہ -- ولید بن مسلم -- مرزوق بن ہذیل -- زہری -- ابوعبداللہ الاغر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

بے شک مومن کے مرنے کے بعد اس کے اعمال اور نیکیوں میں سے جو چیز اس تک پہنچتی رہتی ہے اس میں سے ایک وہ علم ہے جس کو اس نے حاصل کیا ہے پھر اسے پھیلایا۔

ایک وہ نیک اولاد ہے جسے وہ چھوڑ کر جاتا ہے ایک وہ مسجد ہے جسے اس نے تعمیر کیا ہو ایک وہ گھر ہے جو اس نے مسافروں کے لئے بنایا ہو ایک وہ نہر ہے جسے اس نے کھدوایا ہو یا وہ صدقہ ہے جو اس نے اپنی صحت اور زندگی کے دوران اپنے مال میں سے نکالا تھا تو ان کا اجر و ثواب اس کے مرنے کے بعد بھی اس تک پہنچتا ہے۔

ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں لفظ ''کراہ'' سے مراد اسے کھودنا ہے۔

بَابُ حَبْسِ آبَارِ الْمِيَاهِ عَلَى الْاَغْنِيَاءِ وَالْفُقَرَاءِ وَابْنِ السَّبِيْلِ

باب **179**: پانی کے کنوؤں کو خوشحال لوگوں اور غریبوں اور مسافروں کے لئے وقف کرنا

2491 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيلَ الْمُلَائِىُّ بِالرَّمْلَةِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِىْ اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِىِّ قَالَ:

متنِ حدیث: لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِ دَارِهِ، ثُمَّ قَالَ: اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رُوْمَةَ لَمْ يَكُنْ يَّشْرَبُ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا بِثَمَنٍ فَابْتَعْتُهَا مِنْ مَالِىْ فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيْرِ وَابْنِ السَّبِيْلِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- اسماعیل بن ابواسرائیل ملائی -- عمرو بن عثمان اور عبداللہ بن جعفر -- عبیداللہ بن عمرو -- زید ابن ابوانیسہ -- ابواسحاق کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں:

جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو محصور کر دیا گیا تو انہوں نے اپنے گھر کے اوپر سے جھانک کر لوگوں کی طرف دیکھا اور یہ ارشاد فرمایا:

''میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یاد دلاتا ہوں کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ رومہ کنوئیں سے کوئی بھی شخص قیمت ادا کیے بغیر پانی نہیں پی سکتا تھا تو میں نے اسے اپنے مال میں سے خرید کر اسے ہر خوشحال غریب اور مسافر کے لئے وقف کر دیا تھا تو ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں''۔

بَابُ اِبَاحَةِ شُرْبِ الْمُحْبِسِ مِنْ مَّاءِ الْاٰبَارِ الَّتِیْ حَبَسَهَا

باب 180: وقف کرنے والے شخص کا اس کنوئیں میں سے پینا مباح ہے‘ جسے اس نے وقف کیا تھا

2492 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ بِتَمَامِهِ حَدَّثَنِي الْقُشَيْرِيُّ قَالَ:

متنِ حدیث: شَهِدْتُ الدَّارَ يَوْمَ اُصِيبَ عُثْمَانُ، وَاَشْرَفَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ بِهَا بِئْرٌ مُسْتَعْذَبٌ اِلَّا رُومَةُ؟ فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِي رُومَةَ؟ فَيَجْعَلُ دَلْوَهُ فِيهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ: فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ خَالِصِ مَالِي وَاَنْتُمْ تَمْنَعُونِي اَنْ اَفْطُرَ عَلَيْهَا حَتّٰى اَفْطُرَ عَلٰى مَاءِ الْبَحْرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابراہیم بن محمد حلبی -- یحییٰ بن ابوحجاج -- جریری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: قشیری بیان کرتے ہیں:

جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا میں اس وقت ان کے گھر کے پاس موجود تھا۔ انہوں نے جھانک کر ہمیں دیکھا اور ارشاد فرمایا:

”اے لوگو! میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے‘ تو اس وقت وہاں رومہ کے علاوہ میٹھے پانی کا اور کوئی کنواں نہیں تھا“۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: جو شخص رومہ کنویں کو خرید کر اسے مسلمانوں کے لئے وقف کردے‘ تو اسے جنت میں اس سے بہتر بدلہ ملے گا‘ تو ان لوگوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم ایسا ہی ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو میں نے صرف اپنے مال میں سے اسے خریدا تھا اور اب تم مجھے اس بات سے روک رہے ہو کہ میں اس کنویں (کے پانی) سے افطاری کرسکوں اور مجھے کھارے پانی کے ذریعے افطاری کرنا پڑی ہے۔

2493 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا اَبُو نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى اَبِي اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: اَشْرَفَ عَلَيْهِ يَعْنِي عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، فَقَالَ: اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ، هَلْ عَلِمْتُمْ اَنِّي اشْتَرَيْتُ رُومَةَ مِنْ مَّالِي يُسْتَعْذَبُ مِنْهَا، وَجَعَلْتُ رِشَاءِي فِيهَا كَرِشَاءِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ؟، فَقَالُوا: نَعَمْ قَالَ: فَعَلَامَ تَمْنَعُونِي اَشْرَبُ مِنْهَا حَتّٰى اُفْطِرَ عَلٰى مَاءِ الْبَحْرِ؟

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- معتمر -- اپنے والد -- ابونضرہ -- ابوسعید بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو کچھ جھانک کر دیکھا اور ارشاد فرمایا:

''میں تمہیں اللہ کے نام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ میں نے رومہ کنواں اپنے مال میں سے خریدا تھا جس کا پانی میٹھا تھا' اور میں نے اس میں اپنا ڈول مسلمانوں کے ایک عام فرد کے ڈول کی مانند قرار دیا تھا (یعنی میں نے اسے وقف کر دیا تھا) تو ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم کس بنیاد پر مجھے اس سے پانی پینے سے روک سکتے ہو؟ یہاں تک کہ مجھے کھارے پانی سے افطاری کرنی پڑتی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ اَجْرَ الصَّدَقَةِ الْمُحْبَسَةِ يُكْتَبُ لِلْمُحْبِسِ بَعْدَ مَوْتِهٖ مَا دَامَتِ الصَّدَقَةُ جَارِيَةً

باب 181: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ وقف کے طور پر کیے جانے والے صدقے کا ثواب' وقف کرنے والے کے مرنے کے بعد بھی نوٹ کیا جاتا رہتا ہے' جب تک وہ صدقہ جاری رہتا ہے

2494 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: " اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، اَوْ عَمَلٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ، اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن حجر سعدی -- اسماعیل ابن جعفر -- علاء -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب انسان مر جاتا ہے' تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے' سوائے تین اعمال کے' جاری رہنے والا صدقہ یا ایسا عمل جس کے ذریعے نفع حاصل کیا جائے اور وہ نیک اولاد جو آدمی کے لئے دعا کرتی ہے۔

2495 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ النَّسَائِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ الرَّهَاوِيَّ، اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي اَبَاهُ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: " خَيْرُ مَا يَخْلُفُ الْمَرْءُ بَعْدَهٗ ثَلَاثًا: وَلَدًا صَالِحًا يَدْعُوْ لَهٗ فَيَبْلُغُهٗ دُعَاؤُهٗ، اَوْ صَدَقَةً تَجْرِيْ فَيَبْلُغُهٗ اَجْرُهَا، اَوْ عِلْمًا يُعْمَلُ بِهٖ بَعْدَهٗ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن حسن بن عباد نسائی -- محمد ابن یزید بن سنان رہاوی -- یزید -- زید بن ابوانیسہ -- فلیح بن سلیمان -- زید بن اسلم -- عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے

ہیں:

آدمی اپنے بعد جو چیزیں چھوڑ کر جاتا ہے ان میں تین چیزیں زیادہ بہتر ہیں ایک وہ اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی ہے تو اس کی دعا اس شخص تک پہنچ جاتی ہے۔ ایک وہ صدقہ جو جاری رہتا ہے تو اس کا اجر اس شخص تک پہنچتا ہے اور ایک وہ علم جس پر اس کے بعد بھی عمل کیا جاتا ہے۔

بَابُ فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ اِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

باب 182: پانی پلانے کی فضیلت بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو

2496 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّي مَاتَتْ اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: اَيُّ صَدَقَةٍ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اِسْقَاءُ الْمَاءِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --سلم بن جنادہ-- ابومعاویہ --شعبہ-- قتادہ --سعید بن مسیب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ابوعمار-- وکیع بن جراح-- ہشام-- قتادہ --سعید بن مسیب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

یارسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے تو کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کر دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کی: کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: پانی پلانا۔

بَابُ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ عَنْ غَيْرِ وَصِيَّةٍ مِنْ مَّالِ الْمَيِّتِ، وَتَكْفِيْرِ ذُنُوْبِ الْمَيِّتِ بِهَا

باب 183: (مرحوم کی وصیت) کے بغیر مرحوم کے مال میں سے صدقہ کرنا اور اس صدقے کی وجہ سے مرحوم کے گناہوں کا معاف ہو جانا

2497 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اِسْقَاءُ الْمَاءِ

2496– وهو عند ابي يعلى "2038" واخرجه أحمد 3/359– 360، وأبو داوٗد "1662" في الزكاة: باب حقوق المال، من طريق محمد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو يعلى "1781"، وابن خزيمة "2496"، والطحاوى 4/30 من طريق حماد بن سلمة، عن ابن إسحاق، به. وأخرجه أحمد 3/359، والطحاوى 4/30، والبيهقى 5/311 من طريقين عن ابن إسحاق، به.

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے آپ نے ارشاد فرمایا: پانی پلانا

2498 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَبِيْ مَاتَ، وَتَرَكَ مَالًا، وَلَمْ يُوصِ، فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهُ، فَقَالَ: نَعَمْ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر-- اسماعیل بن جعفر-- علاء-- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میرے والد کا انتقال ہوگیا ہے وہ کچھ مال چھوڑ کر گئے ہیں۔ انہوں نے کوئی وصیت نہیں کی اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کر دیتا ہوں تو کیا یہ ان کی طرف سے کفارہ بنے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔

بَابُ ذِكْرِ كِتَابَةِ الْاَجْرِ لِلْمَيِّتِ عَنْ غَيْرِ وَصِيَّةٍ بِالصَّدَقَةِ عَنْهُ مِنْ مَّالِهِ

باب 184: اگر مرحوم کے مال میں سے اس کی وصیت کے بغیر صدقہ کیا جائے تو اس کا اجر مرحوم کے لئے نوٹ کیا جائے گا

2499 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، ح وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ جَمِيْعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

2497- وأخرجه النسائي 254/6-255 في الوصايا: باب ذكر الاختلاف على سفيان، عن الحسين بن حريث، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 254/6، وابن ماجه "3684" في الأدب: باب فضل صدقة الماء، والطبراني "5379" من طرق عن وكيع، به. وأخرجه أبو داؤد "1679" و"1680" في الزكاة: باب فضل سقي الماء، وابن خزيمة "2496"، والحاكم 414/1، والبيهقي 185/4 من طريقين عن قتادة، به. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، فتعقبه الذهبي بقوله: قلت: لا، فإنه غير متصل. وأخرجه أحمد 258/5، و7/6، وأبو داؤد "1680"، والطبراني "5383"، والبيهقي 185/4 من طرق عن الحسن، عن سعد بن عبادة، وعند أبي داؤد: عن سعيد والحسن. وهذا منقطع أيضًا. وأخرجه أبو داؤد "1681" من طريق أبي إسحاق، عن رجل، عن سعد بن عبادة. وأخرجه الطبراني "5385"

2499- وهو في "الموطا" 760/2. ومن طريق مالك أخرجه البخاري "2760" في الوصايا: باب ما يستحب لمن توفي فجاءة أن يتصدقوا عنه، وقضاء النذور عن الميت، والنسائي 250/6 في الوصايا: باب إذا مات الفجاءة هل يستحب لأهله أن يتصدقوا، والبيهقي 277/6، والبغوي "1690". وأخرجه البخاري "1388" في الجنائز: باب موت الفجاءة، ومسلم "1004" في الزكاة: باب وصول ثواب الصدقة، و"1630" في الوصية: باب وصول ثواب الصدقات إلى الميت، وابن خزيمة "2499" من طرق عن هشام، بهذا الإسناد.

متن حدیث: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاِنِّي اَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ اَوْصَتْ بِصَدَقَةٍ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ: نَعَمْ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ: وَلَمْ تُوصِ وَاِنِّي لَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ لَتَصَدَّقَتْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علاء بن کریب -- ابواسامہ (یہاں تحویلِ سند ہے) یوسف بن موسیٰ -- جریر (یہ سب حضرات) ہشام بن عروہ -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ کا اچانک انتقال ہوگیا۔ میرا یہ خیال ہے اگر انہیں بات کرنے کا موقع ملتا تو وہ صدقہ کرنے کے بارے میں وصیت کرتیں اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں تو کیا انہیں اجر ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں

ابوکریب نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: انہوں نے وصیت نہیں کی تھی لیکن اگر انہیں بات کرنے کا موقع ملتا تو وہ صدقہ کرنے کے لئے کہتیں۔

بَابُ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ اِذَا تُوُفِّيَ عَنْ غَيْرِ وَصِيَّةٍ، وَانْتِفَاعِ الْمَيِّتِ فِي الْاٰخِرَةِ بِهَا

باب 185: مرحوم کی طرف سے صدقہ کرنا جبکہ وہ وصیت کیے بغیر انتقال کر جائے اور آخرت میں اس صدقے کی وجہ سے مرحوم کو فائدہ ہوتا ہے

2500 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّهُ قَالَ:

متن حدیث: خَرَجَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَحَضَرَتْ اُمَّ سَعْدٍ الْوَفَاةُ، فَقِيْلَ لَهَا: اَوْصِي، فَقَالَتْ: فِيمَا اُوصِي؟ اِنَّمَا الْمَالُ مَالُ سَعْدٍ، فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ يَقْدَمَ سَعْدٌ، فَلَمَّا قَدِمَ سَعْدٌ ذُكِرَ لَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَنْفَعُهَا اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ سَعْدٌ: حَائِطُ كَذَا وَكَذَا صَدَقَةٌ عَنْهَا، لِحَائِطٍ قَدْ سَمَّاهُ

2500– والحديث في "الموطأ" 2/760، ومن طريقه أخرجه النسائي 6/250–251 في الوصايا: باب إذا مات الفجاءة هل يستحب لأهله أن يتصدقوا، وابن خزيمة "2500"، والحاكم 1/420، والبيهقي 6/278، وصحح الحاكم إسناده ووافقه الذهبي. وأخرجه الطبراني "5381" و "5382" من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردي، عن سعيد بن عمرو بن شرحبيل، عن سعيد بن سعد بن عبادة، عن أبيه . وأخرجه البخاري "2756" و "2762" من طريقين عن ابن جريج، أخبرني يعلى بن مسلم أنه سمع عكرمة يقول: أنبأنا ابن عباس رضي الله عنهما أن سعد بن عبادة رضي الله عنه توفيت أمه وهو غائب عنها، فقال: يا رسول الله إن أمي توفيت وأنا غائب عنها، أينفعها شيء إن تصدقت به عنها؟ قال: نعم، قال: فإني أشهدك أن حائطي المخراب صدقة عليها . وأخرجه البخاري "2770"، وأبو داؤد "2882"، والترمذي "669"، والنسائي 6/252–253 من طريق زكريا بن إسحاق، عن عمرو بن دينار، عن عكرمة، عن ابن عباس.

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --یعقوب بن ابراہیم دورقی --- روح بن عبادہ-- مالک بن انس-- سعید بن عمرو بن شرحبیل بن سعید بن سعد بن عبادہ-- اپنے والد-- اپنے دادا (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی غزوہ میں شرکت کے لئے گئے ہوئے تھے اسی دوران حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہوگیا ان سے کہا گیا کوئی وصیت کر دیجئے۔ انہوں نے دریافت کیا: میں کیا وصیت کروں مال تو سعد کی ملکیت ہے۔ پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے آنے سے پہلے ہی ان کی والدہ کا انتقال ہوگیا جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کر دوں تو کیا انہیں فائدہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔

تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرا فلاں فلاں باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس باغ کا نام بھی ذکر کیا تھا۔

2501 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي يَعْلَى وَهُوَ ابْنُ حَكِيمٍ، أَنَّ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ،

متنِ حدیث: أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ أَخَا بَنِي سَاعِدَةَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ، وَأَنَا غَائِبٌ، فَهَلْ يَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا بِشَيْءٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِي الَّذِي بِالْمِخْرَافِ صَدَقَةٌ عَنْهَا.

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن اسحاق جوہری-- ابوعاصم-- ابن جریج-- یعلی ابن حکیم-- عکرمہ (جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمیں یہ بات بتائی ہے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ جن کا تعلق بنو ساعدہ سے تھا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری والدہ کا انتقال ہوگیا۔ میں اس وقت وہاں موجود نہیں تھا اگر میں ان کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کرتا ہوں تو کیا انہیں فائدہ ہوگا؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!

تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں آپ کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ مخراف میں موجود میرا باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

2502 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَعْلَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متنِ حدیث: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمَّهُ تُوُفِّيَتْ أَفَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا؟ . وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ، وَقَالَ: فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا - يَعْنِي: بُسْتَانًا -

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن سنان قزاز-- ابوعاصم-- ابن جریج-- یعلی-- عکرمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک صاحب نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: کہ ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں' تو کیا انہیں فائدہ ہوگا۔

احمد بن منیع نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے۔

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی' میرا ایک مخرف ہے یعنی ایک باغ ہے۔

بَابُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ بِسَقْيِ الْمَاءِ مَنْ لَّا يَجِدُ الْمَاءَ اِلَّا غِبًّا

وَالدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ قَوْلَهُ: مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِىْ قَدْ بَيَّنْتُهُ فِى كِتَابِ الْاِيمَانِ اَنَّ هٰذَا مِنْ فَضَائِلِ الْقَوْلِ وَالْاَعْمَالِ، لَا اَنَّهُ جَمِيعُ الْاِيمَانِ، اِذِ الْعِلْمُ مُحِيطٌ اَنَّ الِاسْتِقَاءَ عَلَى بَعِيرِهِ الْمَاءَ، وَسَقْيَهُ مَنْ لَّا يَجِدُ الْمَاءَ اِلَّا غِبًّا لَيْسَ بِجَمِيعِ الْاِيمَانِ "

باب 186: ایسے شخص کو پانی پلانے سے جنت کا واجب ہو جانا جسے پانی کبھی ملتا ہو اور کبھی نہ ملتا ہو

اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان:

''جو شخص ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھ لے۔ اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔

اس سے مراد وہ قسم ہے' جس کا تذکرہ میں نے کتاب الایمان میں کیا ہے' یہ چیز قول اور عمل کے فضائل سے تعلق رکھتی ہے۔

اس سے مراد یہ ہرگز نہیں ہے' سارا ایمان یہی ہے' کیونکہ یہ بات ہر کوئی جانتا ہے' اپنے اونٹ کے ذریعے پانی نکال کر اسے ایسے شخص کو پلانا جسے پانی کبھی ملتا ہو اور کبھی نہ ملتا ہو' یہ سارا ایمان نہیں ہے۔

2503 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ كُدَيْرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يُدْخِلُنِيَ الْجَنَّةَ قَالَ: تَقُوْلُ الْعَدْلَ وَتُعْطِى الْفَضْلَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاِنْ لَّمْ اَسْتَطِعْ . قَالَ: فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاعْهَدْ اِلَى بَعِيرٍ مِنْ اِبِلِكَ وَسِقَاءٍ، فَانْظُرْ اِلَى اَهْلِ بَيْتٍ لَا يَشْرَبُوْنَ الْمَاءَ اِلَّا غِبًّا، فَاِنَّهُ لَا يَعْطَبُ بَعِيْرُكَ، وَلَا يَنْخَرِقُ سِقَاؤُكَ حَتّٰى تَجِبَ لَكَ الْجَنَّةُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَسْتُ اَقِفُ عَلَى سَمَاعِ اَبِىْ اِسْحَاقَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ كُدَيْرٍ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبد اللہ بن مبارک مخرمی -- وکیع -- اعمش -- ابواسحاق کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت کدیر ضبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی

کیجیے جو مجھے جنت میں داخل کروادے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم انصاف کے ساتھ بات کرو اور اضافی چیز (صدقہ کر دیا کرو)۔

اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر میں اس کی استطاعت نہ رکھوں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہے اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے اونٹوں میں سے ایک اونٹ لو اور مشکیزہ لو اور پھر اس بات کا جائزہ لو کہ کون سے گھر والوں کو پانی کبھی ملتا ہیں؟ اور کبھی نہیں ملتا (تو انہیں پانی دیدیا کرو)

تو تمہارے اونٹ کے تھکنے سے پہلے اور تمہارے مشکیزے کے پھٹنے سے پہلے تمہارے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں اس بات سے واقف نہیں ہوں کہ ابواسحاق نامی راوی نے یہ روایت ''کدیر'' نامی راوی سے سنی ہے؟

كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

کتاب مناسکِ (حج) کے بارے میں روایات

الْمُخْتَصَرُ مِنَ الْمُخْتَصَرِ مِنَ الْمُسْنَدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الشَّرْطِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِيْ اَوَّلِ كِتَابِ الطَّهَارَةِ

یہ (ہماری مرتب کردہ) ''مسند''، جو نبی اکرم ﷺ سے منقول (روایات پر مشتمل ہے) کے مختصر کا اختصار (یعنی چند ابواب) ہیں' جو اس شرط کے مطابق ہیں' جن کا ذکر ہم نے ''کتاب الطہارت'' کے آغاز میں کردیا ہے۔

بَابُ فَرْضِ الْحَجِّ عَلٰى مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حَجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا) (آل عمران: 97)، وَالْبَيَانِ اَنَّ الْحَجَّ عَلٰى مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ السَّبِيْلَ مِنَ الْاِسْلَامِ "

باب نمبر 1: اس شخص پر حج فرض ہونا' جو وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو

حج کا لغوی معنی کسی چیز کا قصد کرنا ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں اس سے مراد مخصوص شرائط کے ہمراہ متعین قصد کرنا ہے۔

حج اسلام کا پانچواں بنیادی رکن ہے۔ جس کی فرضیت کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت ہے۔

مشہور قول کے مطابق حج کی فرضیت امت محمدیہ کی خصوصیت ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے پہلے انبیاء کرام حج کرتے رہے ہیں لیکن ان کی امتوں کے لئے یہ فرض نہیں تھا۔

حج کب فرض ہوا۔ اس بارے میں اختلاف ہے' مشہور قول کے مطابق یہ سن 9 ہجری میں فرض ہوا۔

ہر عاقل و بالغ' مرد و عورت جو زادِ سفر اور سواری کی قدرت رکھتے ہوں' ان پر زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ زادِ سفر ان کی غیر موجودگی میں اہل خانہ کے نفقہ کے علاوہ ہو اور عورت کے لئے یہ بات اضافی شرط ہے' کہ اس سفر میں اس کا کوئی محرم عزیز یا شوہر اس کے ساتھ ہونا چاہئے۔

امام ابوحنیفہ' ان کے اصحاب' امام مالک کے نزدیک عمرہ کرنا سنت ہے' امام شافعی کے نزدیک عمرہ کرنا واجب ہے' امام احمد کے نزدیک ایک قول کے مطابق عمرہ کرنا واجب ہے اور دوسرے قول کے مطابق واجب نہیں ہے۔

جب آدمی کو استطاعت حاصل ہو جائے تو کیا حج فوراً واجب ہو جاتا ہے یا اسے تاخیر سے بھی ادا کیا جا تا ہے' اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

جس شخص کو وسائل دستیاب ہوں' اس پر فوراً حج کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی کا یہ موقف ہے' ایسے شخص کے لئے گنجائش ہے' اگر وہ چاہے تو بعد میں (آئندہ کسی سال میں بھی) حج کر سکتا تھا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور لوگوں پر یہ بات لازم ہے اللہ تعالیٰ کے لئے بیت اللہ کا حج کریں یہ اس شخص پر لازم ہے جو وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو"۔

اس بات کا بیان کہ جو شخص حج کرنے کی استطاعت رکھتا ہو اس پر حج کا لازم ہونا اسلام کا بنیادی حکم ہے۔

2504 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: انْطَلَقْتُ اَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَاجَّيْنِ وَمُعْتَمِرَيْنِ، فَقُلْنَا: لَوْ اَتَيْنَا رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِينَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: حَدَّثَنِيْ عُمَرُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، وَلَا نَعْرِفُهُ فَدَنَا حَتّٰى وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِسْلَامِ، مَا الْاِسْلَامُ؟ قَالَ: اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ: صَدَقْتَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ،

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ نَحْوَهٗ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ -- حسین بن حسن -- کہمس بن حسن -- ابن بریدہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں:

میں اور حمید بن عبدالرحمٰن حج کرنے کے لئے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) عمرہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے ہم نے سوچا کہ ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی صاحب کے پاس جانا چاہئے تو ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہوئی۔ انہوں نے یہ بتایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے وہ فرماتے ہیں:

"ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس دوران انتہائی سفید کپڑوں کا مالک اور انتہائی سیاہ بالوں والا ایک شخص وہاں آیا۔

ہم میں سے کوئی شخص اس سے واقف نہیں تھا وہ قریب ہو گیا یہاں تک کہ اس نے اپنے دونوں گھٹنے بچھائے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے زانوں پر رکھ لیے۔ اس نے عرض کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے اسلام کے بارے میں بتایئے۔ اسلام سے مراد کیا ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ تم نماز قائم کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو اور تم حج کرو اگر تم وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتے ہو"۔

تو وہ شخص بولا: آپ نے سچ کہا ہے۔ اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ اسْمَ الْإِسْلَامِ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ الْأَلِفِ وَاللَّامِ

قَدْ يَقَعُ عَلَى بَعْضِ شُعَبِ الْإِسْلَامِ وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَجَابَ جِبْرِيلَ فِي الْخَبَرِ الَّذِي ذَكَرْنَا عَنْ أَصْلِ الْإِسْلَامِ وَأَسَاسِهِ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَ أَنَّ الْإِسْلَامَ بُنِيَ عَلَى هَذِهِ الْخَمْسِ، وَمَا بُنِيَ مِنَ الْإِسْلَامِ عَلَى هَذِهِ الْخَمْسِ سِوَى هَذِهِ الْخَمْسِ، إِذِ الْبِنَاءُ عَلَى الْأَسَاسِ سِوَى الْأَسَاسِ، وَقَدْ أَوْقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الْإِسْلَامِ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ بِالْأَلِفِ وَاللَّامِ عَلَى أَجْزَاءِ الْإِسْلَامِ الَّتِي هِيَ سِوَى هَذِهِ الْخَمْسِ الَّتِي أَعْلَمَ فِي إِجَابَتِهِ جِبْرِيلَ أَنَّهَا الْإِسْلَامُ

باب 2: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ لفظ ''الاسلام'' اسم معرفہ معرف باللام ہے

اور کبھی اس کا اطلاق اسلام کے بعض شعبوں پر ہوتا ہے اور اس بات کی دلیل کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو جواب دیا: جو اس روایت میں مذکور ہے جسے ہم نے اسلام کی اصل اور اس کی بنیاد کے حوالے سے ذکر کیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی اطلاع دی کہ اسلام کی بنیاد ان پانچ چیزوں پر ہے۔

اور اسلام کی جو عمارت' ان پانچ ستونوں پر قائم کی گئی ہے' وہ ان پانچ ستونوں کے علاوہ ہے۔

کیونکہ بنیاد پر قائم ہونے والی عمارت بنیاد کے علاوہ ہوتی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اوقات لفظ ''الاسلام'' جو معرف باللام اسم معرفہ ہے اسے اسلام کے ان اجزاء کے لئے بھی استعمال کیا ہے' جو ان پانچ کے علاوہ ہیں' جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو جواب دیا تھا کہ یہ اسلام ہے۔

2505 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: " إِنَّ الْإِسْلَامَ بُنِيَ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابواشعث احمد بن مقدام عجلی -- بشر بن مفضل -- عاصم بن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

بے شک اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ نماز قائم کرنا' زکوۃ دینا' بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

بَابُ الْاَمْرِ بِتَعْجِيلِ الْحَجِّ خَوْفَ فَوْتِهِ بِرَفْعِ الْكَعْبَةِ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَ اَنَّهَا تُرْفَعُ بَعْدَ هَدْمٍ مَرَّتَيْنِ

باب 3: حج کو جلدی کرنے کا حکم ہونا کیونکہ اس بات کا اندیشہ ہے' کعبہ کے اٹھائے جانے کی وجہ سے حج فوت ہوسکتا ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ اطلاع دی ہے' اسے دو مرتبہ منہدم کرنے کے بعد اٹھالیا جائے گا

2506 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ غَرِيبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ، ثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اسْتَمْتِعُوا مِنْ هٰذَا الْبَيْتِ؛ فَإِنَّهُ قَدْ هُدِمَ مَرَّتَيْنِ وَيُرْفَعُ فِي الثَّالِثِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: "قَوْلُهُ: يُرْفَعُ فِي الثَّالِثِ، يُرِيدُ بَعْدَ الثَّالِثَةِ، إِذْ رَفْعُ مَا قَدْ هُدِمَ مُحَالٌ؛ لِاَنَّ الْبَيْتَ إِذَا هُدِمَ لَا يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ بَيْتٍ إِذَا لَمْ يَكُنْ هُنَاكَ بِنَاءٌ "

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- حسن بن قزعہ بن عبید -- سفیان بن حبیب -- حمید طویل -- بکر بن عبداللہ مزنی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

اس گھر سے نفع حاصل کرلو کیونکہ اسے دو مرتبہ منہدم کیا جائے گا تیسری مرتبہ اٹھالیا جائے گا۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ کہ اسے تیسری مرتبہ میں اٹھالیا جائے گا اس سے مراد یہ ہے' اسے تیسری مرتبہ کے بعد اٹھالیا جائے گا کیونکہ جو چیز منہدم ہوچکی ہے اسے اٹھالیا جانا ناممکن ہے۔ جب گھر منہدم ہوجائے' تو اس پر لفظ ''گھر'' کا اطلاق نہیں ہوتا کیونکہ وہاں عمارت نہیں ہوتی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ رَفْعَ الْبَيْتِ يَكُوْنُ بَعْدَ خُرُوْجِ يَاْجُوجَ، وَمَاْجُوجَ بَعْدَ مُدَّةٍ لَا قَبْلَ خُرُوْجِهِمَا إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْلَمَ اَنَّهُ يُعْتَمَرُ وَيُحَجُّ الْبَيْتُ بَعْدَ خُرُوْجِ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ

باب 4 اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ یاجوج و ماجوج کے خروج کے کافی عرصے بعد بیت اللہ کو اٹھایا جائے گا ان کے خروج سے پہلے نہیں اٹھایا جائے گا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات کی اطلاع دی ہے

یاجوج و ماجوج کے خروج کے بعد بھی بیت اللہ کا عمرہ کرنے اور حج کرنے کا سلسلہ جاری رہے گا۔

2507 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَامَةَ، وَاَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ قَتَادَةَ، ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بِسْطَامٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ وَهُوَ

الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اَبِیْ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيُحَجَّنَّ هٰذَا الْبَيْتُ، وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ يَاْجُوْجَ، وَمَاْجُوْجَ، وَقَالَ اَبُوْ قُدَامَةَ: بَعْدَ يَاْجُوْجَ، وَمَاْجُوْجَ، وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى: لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوقدامہ اور ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ -- عبدالرحمٰن -- ابان بن یزید -- قتادہ (یہاں تحویلِ سند ہے) ابراہیم بن بسطام زعفرانی -- ابوداؤد -- عمران قطان -- قتادہ -- عبداللہ بن ابوعتبہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یاجوج وماجوج کے نکلنے کے بعد بھی اس گھر کے حج اور عمرہ کرنے کا سلسلہ ضرور بالضرور جاری رہے گا''۔

ابوقدامہ نامی راوی نے لفظ ''یاجوج وماجوج کے بعد'' نقل کیا ہے' جبکہ ابوموسیٰ نامی راوی نے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں: بیت اللہ کا حج ضرور کیا جائے گا۔

بَابُ ذِكْرِ بَيَانِ فَرْضِ الْحَجِّ وَاَنَّ الْفَرْضَ حَجَّةٌ وَّاحِدَةٌ عَلَى الْمَرْءِ لَا اَكْثَرَ مِنْهَا

باب 5: حج کا فرض ہونا اور اس بات کا بیان کہ آدمی پر ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے اس سے زیادہ فرض نہیں ہے

2508 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ حَتّٰى اَعَادَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ: "لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَوْ وَجَبَتْ مَا قُمْتُمْ بِهَا، وَقَالَ: ذَرُوْنِیْ مَا تَرَكْتُكُمْ، فَاِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ، فَمَا اَمَرْتُكُمْ بِشَیْءٍ، فَاْتُوْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَیْءٍ فَانْتَهُوْا عَنْهُ" قَالَ: فَاُنْزِلَتْ (لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ) (المائدة: 101)

2508- واخرجه مسلم 1337 4/1831 في الفضائل. باب توقيره صلى الله عليه وآله وسلم وترك إكثار سؤاله عما لا ضرورة إليه، عن ابن أبي عمر، والبغوي 1/199 من طريق الشافعي. كلاهما عن سفيان بن عيينه. وأخرجه أحمد 2/258 عن يزيد، عن محمد، عن أبي الزناد، به. وأخرجه الشافعي 1/15، وأحمد 2/247 عن سفيان بن عيينة، عن محمد بن عجلان، وأخرجه احمد 1/248 و 517، من طريقين عن ابن عجلان، به. وأخرجه مسلم 1337 في الحج باب فرض الحج في العمر مرة، وأحمد 2/447 و448 و 457 و 467 و 508، والنسائي 5/110-111، والدارقطني 2/181، وابن خزيمة 2508. والبيهقي 4/326 من طريق محمد بن زياد، عن أبي هريرة وأخرجه مسلم 1337. وابن ماجة 1 و 2 وأحمد 2/495. والترمذي 2679 من طريق الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة. وأخرجه عبد الرزاق في المصنف 20372 عن معمر، عن الزهري عن أبي هريرة. وأخرجه احمد 2/482 من طريق هلال بن علي، عن عبد الرحمٰن بن أبي عمرة، عن أبي هريرة.

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- عبید اللہ بن موسیٰ -- ربیع بن مسلم -- محمد بن زیاد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم پر حج کو فرض قرار دیا ہے' تو ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہر سال؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' یہاں تک کہ اس شخص نے تین مرتبہ اپنا سوال دہرایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں جواب میں جی ہاں کہہ دیتا تو یہ لازم ہو جاتا اور اگر یہ لازم ہو جاتا تو تم اسے ادا نہیں کر پاتے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جن چیزوں کے بارے میں' میں تمہیں چھوڑ دوں ان کے بارے میں مجھے رہنے دیا کرو کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء سے بکثرت (غیر ضروری سوالات) کرنے کی وجہ سے اور اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے۔

میں تمہیں' جس چیز کے بارے میں حکم دوں جہاں تک تم سے ہو سکے اس پر عمل کرو' اور جس چیز سے تمہیں منع کر دوں اس سے باز آ جاؤ۔

راوی کہتے ہیں' تو پھر یہ آیت نازل ہوئی:

''تم ایسی چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر وہ تمہارے سامنے ظاہر کر دی جائیں' تو تمہیں بری لگیں''۔

بَابُ اِبَاحَةِ اِعْطَاءِ الْاِمَامِ اِبِلَ الصَّدَقَةِ مَنْ يَّحُجُّ عَلَيْهَا

باب 6: حاکم کے لئے یہ بات مباح ہے' وہ صدقے کا اونٹ کسی ایسے شخص کو دے جو اس پر سوار ہو کر حج کے لئے جا سکے

2509 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ اَبِىْ لَاسٍ الْخُزَاعِيِّ قَدْ اَمْلَيْتُهُ فِىْ كِتَابِ الزَّكَاةِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابولاس خزاعی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات کو میں نے کتاب الزکوٰۃ میں املاء کروا دیا ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِى الْحَجِّ عَلَى الدَّوَابِّ الْمُحْبَسَةِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب 7: اللہ کی راہ میں روکے گئے جانوروں (یعنی وقف کے جانوروں) پر سوار ہو کر حج کی اجازت ہے

2510 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ اُمِّ مَعْقِلٍ قَدْ اَمْلَيْتُهُ فِىْ كِتَابِ الصَّدَقَاتِ اَيْضًا

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیدہ اُم معقل رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت کو بھی میں نے کتاب الصدقات میں املاء کروا دیا ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ إِذِ الْحَاجُّ مِنْ وَفْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب 8: حج کی فضیلت کیونکہ حج کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کا وفد (نمائندے) ہوتے ہیں

2511 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ سُهَيْلَ بْنَ أَبِي صَالِحٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: "وَفْدُ اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ: الْغَازِي وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ"

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- علی بن ابراہیم غافقی اور ابراہیم بن منقذ بن عبداللہ خولانی -- ابن وہب -- مخرمہ -- اپنے والد کے حوالے سے -- سہیل بن ابوصالح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کا وفد تین لوگ ہوتے ہیں جہاد میں حصہ لینے والا، حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا''۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالْمُتَابَعَةِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، وَالْبَيَانِ أَنَّ الْفِعْلَ قَدْ يُضَافُ إِلَى الْفِعْلِ، لَا أَنَّ الْفِعْلَ يَفْعَلُ فِعْلًا كَمَا ادَّعَى بَعْضُ أَهْلِ الْجَهْلِ

باب 9: حج اور عمرے کو یکے بعد دیگرے کرنا اور اس بات کا بیان کہ بعض اوقات ایک فعل کی نسبت دوسرے فعل کی طرف کر دی جاتی ہے

اس سے یہ مراد نہیں ہے وہ فعل دوسرے پر موقوف ہوتا ہے۔

جیسا کہ بعض ناواقف لوگوں نے اس بات کا دعویٰ کیا ہے۔

2512 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ قَالَ: وَأَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّهُمَا تَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ، وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ دُونَ الْجَنَّةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبداللہ بن سعید اشج -- ابوخالد -- عمرو بن قیس -- عاصم -- شقیق کے حوالے

2511 -- وأخرجه أبو نعيم في الحلية 8/327 من طريق الحسن بن سفيان، عن أحمد بن عيسى، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 5/113 في الحج: باب فضل الحج، وابن خزيمة 2511، والحاكم 1/441، والبيهقي 5/262 من طرق عن ابن وهب، به . وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي . وأخرجه ابن ماجه 2892، والبيهقي 5/262 من طريق صالح بن عبد الله، عن يعقوب بن يحيى بن عباد بن عبد الله بن الزبير .

سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حج اور عمرہ آگے پیچھے کرو کیونکہ یہ دونوں غربت اور گناہوں کو یوں ختم کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے سونے اور چاندی کے میل (یعنی زنگ) کو ختم کر دیتی ہے اور مبرور حج کا ثواب جنت سے کم نہیں ہے۔

2513 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِيهِ سُمَيٌّ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُمَيٍّ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان وہ کہتے ہیں: یہ حدیث سمی رحمہ اللہ نے بیان کی۔ (یہاں تحویلِ سند ہے) حسن بن محمد زعفرانی -- ابن عیینہ -- سمی (یہاں تحویلِ سند ہے) علی بن منذر -- عبداللہ بن نمیر -- عبیداللہ -- سمی -- ابوصالح (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے درمیان والے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور مبرور حج کی جزا صرف جنت ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ الَّذِي لَا رَفَثَ فِيْهِ، وَلَا فُسُوقَ فِيْهِ، وَتَكْفِيرِ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا بِهٖ

باب **10**: وہ حج جس میں رفث اور گناہ نہ ہو اس کی فضیلت اور ایسے حج کے ذریعے گناہوں اور غلطیوں کا معاف ہو جانا

2512- إسناده حسن من أجل عاصم، وهو ابن أبي النَّجود، وسليمان بن حيان: هو أبو خالد الأحمر، وعمرو بن قيس: هو الملائي، وشقيق: هو ابن سلمة. وهو في مسند أحمد 1/387 ومن طريقه أخرجه الطبراني في الكبير 10406، وأبو نعيم في الحلية 4/110. وأخرجه الترمذي 810 في الحج: باب ما جاء في ثواب الحج والعمرة، والنسائي 5/115-116 في الحج: باب فضل المتابعة بين الحج والعمرة، وأبو يعلى 233/2، وابن خزيمة 2512، والطبري في جامع البيان 3956، والبغوي 1843 من طرق عن سليمان أبي خالد الأحمر، به. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح غريب من حديث ابن مسعود. وفي الباب عن عمر عند أحمد 1/25، والحميدي 17، وأبي يعلى 198، وابن ماجه 2887، والطبري 3958، وسنده حسن في الشواهد. وعن ابن عباس عند النسائي 5/115، والطبراني 11196 و 11428، وإسناده صحيح. وعن جابر عند البزار 1147، وقال الهيثمي في المجمع 3/277: ورجاله رجال الصحيح خلا بشر بن المنذر، ففي حديثه وهم قاله العقيلي، ووثقه ابن حبان. وعن ابن عُمَرَ عند الطبراني 13651 وفي سنده حجاج بن نصير، مختلف فيه. وعن عامر بن ربيعة عند عبد الرزاق 8796، وأحمد 3/446-447، وفي سنده عاصم بن عبيد الله، وهو ضعيف، فالحديث بهذه الشواهد صحيح.

2513- وأخرجه الطيالسي 2423، والنسائي 5/112-123 في الحج: باب فضل الحج المبرور من طريق شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 1349 في الحج: باب فضل الحج والعمرة ويوم عرفة، والنسائي 5/112 من طريقين عن سهيل بن أبي صالح، به. وأخرجه الحميدي 1002، وعبد الرزاق 8798، والدارمي 2/31، وأحمد 2/246، 461، والطيالسي 2425، ومسلم 1349.

2514 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَبُوْ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عِيَاضٍ، ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَاَنَّمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- حسین بن حریث ابوعمار -- فضل بن عیاض (یہاں تحویلِ سند ہے) یعقوب دورقی اور یوسف بن موسیٰ -- جریر -- منصور -- ابوحازم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص حج کرتے ہوئے اس میں رفث نہ کرے اور فسق نہ کرے تو جب وہ واپس آتا ہے' تو یوں ہوتا ہے' جیسے اس کی والدہ نے اسے جنم دیا ہے (یعنی گناہوں سے پاک ہوتا ہے)

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا

باب 11: اس بات کا بیان کہ حج اپنے سے پہلے کے تمام گناہوں اور خطاؤں کو کالعدم کر دیتا ہے

2515 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، وَهُوَ فِيْ سِيَاقَةِ الْمَوْتِ، فَبَكٰى طَوِيْلًا، وَقَالَ: فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ فِيْ قَلْبِيْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْسُطْ يَمِيْنَكَ لِاُبَايِعَكَ، فَبَسَطَ يَدَهُ، فَقَبَضْتُ يَدِيْ، فَقَالَ: مَا لَكَ يَا عَمْرُو؟ قَالَ: اَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ: تَشْتَرِطُ مَاذَا؟ قَالَ: اَنْ يُغْفَرَ لِيْ قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ، وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا، وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن مسلم -- ابوعاصم -- حیوہ بن شریح -- یزید بن ابوحبیب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابن شماسہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ حضرت عمرو بن العاص کے پاس موجود تھے وہ اس وقت قریب المرگ تھے وہ خاصی دیر روتے رہے' پھر انہوں نے بتایا جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام (قبول کرنے کا خیال) ڈال دیا' تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اپنا دست مبارک آگے بڑھائیے تاکہ میں آپ کے دست اقدس پر اسلام قبول کرلوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک آگے بڑھا دیا' تو میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کرلیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے عمرو کیا ہوا؟ تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بولے: میں ایک شرط عائد کرنا چاہتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کیا شرط عائد کرنا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: یہ کہ میری مغفرت ہو جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمرو! کیا تم یہ بات نہیں جانتے ہو کہ اسلام پہلے کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے' اور ہجرت پہلے کے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے اور حج پہلے

کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ دُعَاءِ الْحَاجِّ، اِذِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرُوا لَهُ

باب 12: حاجی کی دعا کا مستحب ہونا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے حاجیوں کے لیے اور جن کے لئے حاجی دعائے مغفرت کرتے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی ہے

2516 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْحُجَّاجِ، وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابراہیم بن سعید جوہری -- ابواحمد حسین بن محمد -- شریک -- منصور -- ابوحازم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

اے اللہ! تو حاجیوں کی مغفرت کر دے اور حاجی جس کی مغفرت کے لئے دعا کریں اس کی بھی (مغفرت کر دے)

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْخُرُوجِ اِلَى الْحَجِّ يَوْمَ الْخَمِيسِ تَبَرُّكًا بِفِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يَخْرُجُ فِي سَفَرٍ اِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ

باب 13: نبی اکرم ﷺ کے فعل کی برکت حاصل کرنے کے لئے جمعرات کے دن حج کے لئے روانہ ہونے کا مستحب ہونا کیونکہ نبی اکرم ﷺ عام طور پر جمعرات کے دن ہی سفر پر روانہ ہوتے تھے

2517 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:

متنِ حدیث: قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي سَفَرِ الْجِهَادِ وَغَيْرِهِ اِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- یونس -- ابن شہاب زہری -- عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جہاد یا دوسرے کسی بھی سفر کے لئے عام طور پر جمعرات کے دن ہی روانہ ہوا کرتے تھے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّزَوُّدِ لِلسَّفَرِ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُخَالَفَةً لِبَعْضِ مُتَصَوِّفَةِ اَهْلِ زَمَانِنَا

باب 14: نبی اکرم ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے اور ہمارے زمانے کے بعض صوفیوں کی مخالفت کرتے ہوئے، سفر کے لئے زادِ سفر ساتھ رکھنے کا مستحب ہونا

2518 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَ عُرْوَةُ:

متنِ حدیث: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي اِلٰى بَيْتِ اَبِي بَكْرٍ، فَاسْتَاْذَنَ، فَاَذِنَ لَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنَّهُ قَدْ اُذِنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: الصَّحَابَةَ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجَهَّزْتُهُمَا اَحَثَّ الْجِهَازِ فَصَنَعْتُ لَهُمَا سُفْرَةً فِيْ جِرَابٍ، فَقَطَعَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا، فَاَوْكَتْ بِهِ الْجِرَابَ، فَبِذٰلِكَ كَانَتْ تُسَمّٰى ذَاتَ النِّطَاقِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --یونس بن عبدالاعلیٰ-- ابن وہب-- یونس بن یزید-- ابن شہاب-- عروہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے آپ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی آپ کو اجازت پیش کی گئی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے والد آپ پر قربان ہوں' یارسول اللہ! میں بھی آپ کے ساتھ جانا چاہتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' تو میں نے تیزی سے ان دونوں کے لئے سامان سفر تیار کیا میں نے ان کے لئے چمڑے کے تھیلے میں زادِ سفر رکھا۔ اسماء بنت ابوبکر نے اپنا کمر بند کاٹ کر اس کے ذریعے اس چمڑے کے تھیلے کا منہ بند کر دیا۔ اسی لیے انہیں ''ذات النطاق'' (یعنی کمر بند والی) کہتے ہیں۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ سَفَرِ الْمَرْاَةِ

مَعَ غَيْرِ ذِيْ مَحْرَمٍ وَغَيْرِ زَوْجِهَا بِذِكْرِ خَبَرٍ فِي التَّاْقِيْتِ غَيْرِ دَالٍّ تَوْقِيْتُهُ عَلٰى اَنَّ مَا كَانَ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ التَّاْقِيْتِ مِنَ السَّفَرِ مُبَاحٌ سَفَرُ الْمَرْاَةِ مَعَ غَيْرِ مَحْرَمٍ وَغَيْرِ زَوْجِهَا اِذَا كَانَ سَفَرُهَا اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ

باب 15: عورت کا اپنے محرم یا اپنے شوہر کے بغیر سفر کرنے کی ممانعت

جس کا ذکر ایک ایسی روایت میں ہے' جس میں سفر کی مسافت کا تعین کیا گیا ہے' لیکن یہ تعین اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ اس سے کم سفر' جو محرم یا شوہر کے بغیر ہو وہ سفر کرنا عورت کے لئے مباح ہوگا' جبکہ اس کا سفر تین دن سے کم ہو

2519 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمٌ، اَيْضًا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ الْكِنْدِيِّ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِيْ ابْنَ اَبِيْ زَائِدَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ، وَقَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ: عَامَ الْحَجِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ سَفَرًا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ اَبُوْهَا اَوِ ابْنُهَا اَوْ اَخُوْهَا اَوْ زَوْجُهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ مِنْهَا .

اختلافِ روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ، وَفِيْ حَدِيْثِ الْاٰخَرِيْنَ: لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ سَفَرًا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَصَاعِدًا، غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ: يَكُوْنُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ .

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --سلم بن جنادہ-- ابومعاویہ (یہاں تحویلِ سند ہے) سلم-- وکیع (یہاں تحویلِ سند ہے) عبداللہ بن سعید اشج-- ابن نمیر (یہاں تحویلِ سند ہے) علی بن سعید-- مسروق کندی-- یحییٰ بن ابوزائدہ یہ سب اعمش کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر کرے' ماسوائے اس کے کہ ساتھ اس کا کوئی محرم موجود ہو' یا اس کا والد یا اس کا بیٹا یا اس کا بھائی یا اس کا شوہر یا کوئی محرم رشتے دار ہو۔

یہ الفاظ ابومعاویہ کی نقل کردہ روایت کے ہیں دیگر حضرات کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''عورت تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر نہ کرے''۔

ابن ابوزائدہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ تین دن ہونا چاہئے۔

2520 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيسٰى، عَنِ الْاَعْمَشِ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا الْاَشَجُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ نَحْوَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2519- واخرجه مسلم (1340) في الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، عن ابن أبي شيبة، بهذا الإسناد. واخرجه ابو داؤد (1726) في الحج: باب في المرأة تحج بغير محرم، وابن ماجه (2898) في المناسك: باب المرأة تحج بغير ولي، والبيهقي 3/138، والبغوي (1850) من طرق عن وكيع. به. واخرجه الدارمي 2/286، ومسلم (1340)، والترمذي (1169) في الرضاع: باب ما جاء في كراهية أن تسافر المرأة وحدها، وابن خزيمة (2520) من طرق عن الأعمش، به.

2521 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ هَذِهِ اللَّفْظَةَ فِي الْأَخْبَارِ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ، وَخَبَرُ ابْنِ عُمَرَ مُخْتَصَرٌ غَيْرُ مُتَقَصًّى لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الزَّوْجَ، وَخَبَرُ أَبِي سَعِيدٍ مُتَقَصًّى ذِكْرَ ذَوَاتِ الْمَحَارِمِ وَالزَّوْجِ جَمِيعًا

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ بن سعید -- عبید اللہ بن عمر -- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے عورت تین دن کا سفر کرے البتہ اس کے ساتھ کوئی محرم ہو (تو پھر وہ یہ سفر کر سکتی ہے)

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے اس روایت کے الفاظ "کتاب الکبیر" میں نقل کر دیے ہیں۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت مختصر ہے اس میں تمام الفاظ نقل نہیں ہوئے ہیں کیونکہ اس میں شوہر کا تذکرہ نہیں ہے۔

جبکہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت مکمل ہے کیونکہ اس میں محرم رشتے داروں کا بھی ذکر ہے اور شوہر کا بھی ذکر ہے۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ سَفَرِ الْمَرْأَةِ يَوْمَيْنِ

مَعَ غَيْرِ زَوْجِهَا وَغَيْرِ ذِي رَحِمِهَا وَالدَّلِيلِ عَلَى صِحَّةِ مَا تَأَوَّلْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُبِحْ بِزَجْرِهِ عَنْ سَفَرِهَا ثَلَاثًا لَهَا أَنْ تُسَافِرَ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ مَعَ غَيْرِ زَوْجِهَا وَغَيْرِ ذِي رَحِمِهَا، بِذِكْرِ لَفْظَةٍ فِي تَوْقِيتِ الْيَوْمَيْنِ لَمْ يُرِدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْقِيتِهِ يَوْمَيْنِ إِبَاحَةَ مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْهَا

باب 16: عورت کا اپنے شوہر یا محرم عزیز کے بغیر دو دن کا سفر کرنے کی بھی ممانعت

اور میں نے جو مفہوم بیان کیا ہے اس کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ممانعت کے ذریعے تین دن کے سفر کو مباح قرار نہیں دیا عورت کو اس بات کا حق حاصل ہو کہ وہ تین دن سے کم دن کا سفر شوہر کے علاوہ اور محرم عزیز کے علاوہ کر سکتی ہے۔

2521- أخرجه مسلم (1338) في الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، عن ابن أبي شيبة، عن ابن نمير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/143، والبخاري (1087) في تقصير الصلاة: باب في كم الصلاة، وأبو داؤد (1727) في الحج: باب في المرأة تحج بغير محرم، والبيهقي 3/138 من طرق عن يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عمر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1086) من طريق أبي أسامة، عن عبيد الله بن عمر، به. وانظر (2720) و(2722).

بعد میں آنے والی روایت میں چونکہ دو دن کی متعین مقدار کا ذکر موجود ہے اس لیے نبی اکرم ﷺ کا دو دن کی مقدار کا تعین کرنا اس سے کم سفر کو مباح قرار دینے کے لئے نہیں ہے۔

2522 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ قَزْعَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ يَوْمَيْنِ اِلَّا مَعَ زَوْجِهَا اَوْ ذِي مَحْرَمٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ --محمد بن مبارک --صدقہ ابن خالد --یزید بن ابومریم --قزعہ بن یحییٰ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

کوئی بھی عورت دو دن کا سفر اپنے شوہر یا محرم عزیز کے بغیر نہ کرے۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ سَفَرِ الْمَرْاَةِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً اِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ

وَالدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُبِحْ بِزَجْرِهِ اِيَّاهَا عَنْ سَفَرِ يَوْمَيْنِ سَفَرَ مَا هُوَ اَقَلُّ مِنْ يَوْمَيْنِ، اِذْ قَدْ زَجَرَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُسَافِرَ يَوْمًا وَّلَيْلَةً اِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ

باب 17: عورت کے لئے اپنے محرم عزیز کے بغیر ایک دن اور ایک رات کا سفر کرنے کی ممانعت

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ نے عورت کو دو دن کے سفر سے جو منع کیا ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ دو دن سے کم کا سفر مباح ہے' کیونکہ بعض اوقات نبی اکرم ﷺ نے عورت کو محرم کے بغیر ایک دن اور ایک رات کا سفر کرنے سے بھی منع کیا ہے۔

2523 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ يَوْمًا وَّلَيْلَةً اِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يَقُلْ - عِلْمِي - اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِ مَالِكٍ فِي هٰذَا الْخَبَرِ عَنْ اَبِيهِ خَلَا بِشْرِ بْنِ عُمَرَ، هٰذَا الْخَبَرُ فِي الْمُوَطَّاِ، عَنْ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن مسلم اور یحییٰ بن حکیم --بشر بن عمر --مالک --سعید بن ابوسعید --اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ محرم کے بغیر ایک دن اور ایک رات کا سفر کرے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میرے علم کے مطابق امام مالک کے شاگردوں میں سے کسی نے بھی بشر بن عمر کے علاوہ

یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں۔

''اس راوی نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہے''

جبکہ موطا امام مالک میں یہ روایت سعید کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

2524 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، وَعِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ عِيسَى: حَدَّثَنَا، وَقَالَ يُونُسُ: اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِى مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ فِى الْخَبَرِ: هُوَ صَحِيحٌ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ . رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَابْنُ عَجْلَانَ، وَابْنُ اَبِى ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، قَدْ خَرَّجْتُهُ فِى كِتَابِ الْكَبِيرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --یونس بن عبدالاعلیٰ اور عیسیٰ بن ابراہیم-- ابن وہب-- مالک-- سعید (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ اس روایت کے بارے میں یہ کہتے ہیں: صحیح یہ ہے' یہ روایت اس راوی نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

لیث بن سعد نے ابن عجلان اور ابن ابوذئب نے یہ روایت سعید کے حوالے سے' اس کے والد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور میں نے یہ روایت ''کتاب الکبیر'' میں نقل کردی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَمْ يُبِحْ بِزَجْرِهِ عَنْ سَفَرِهَا مَعَ غَيْرِ ذَوِى مَحْرَمٍ يَوْمًا وَّلَيْلَةً السَّفَرَ الَّذِى هُوَ اَقَلُّ مِنْهُ، اِذْ قَدْ زَجَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا اَنْ تُسَافِرَ لَيْلَةً وَاحِدَةً مَعَ غَيْرِ ذِى مَحْرَمٍ اللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِى اَعْلَمْتُ فِى غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا اَنَّ الْعَرَبَ تَذْكُرُ يَوْمًا تُرِيدُ بِلَيْلَتِهِ، وَلَيْلَةً تُرِيدُ بِيَوْمِهَا، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِى سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ: (آيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا) (آل عمران: 41)، وَقَالَ فِى سُورَةِ مَرْيَمَ: (آيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا) (مریم: 10)، فَبَانَ وَثَبَتَ اَنَّهُ اَرَادَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ بِلَيَالِيهَا، وَصَحَّ اَنَّهُ اَرَادَ ثَلَاثَ لَيَالٍ بِاَيَّامِهِنَّ

باب **18**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتون کو کسی محرم کے بغیر ایک دن اور ایک رات کا سفر کرنے سے جو منع کیا ہے اس کا یہ مطلب نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کم مقدار کا سفر تنہا کرنے (عورت کے لیے) مباح قرار دیا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو محرم کے بغیر ایک رات کا سفر کرنے سے بھی منع کیا ہے۔

2524- وهو فى "الموطأ" 2/979 ومن طريق مالك أخرجه الشافعى 1/285، وابن خزيمة (2524)، والبيهقى 3/139، والبغوى (1849). وأخرجه الترمذى (1170) فى الرضاع: باب ما جاء فى كراهية أن تسافر المرأة وحدها، وأبو داؤد (1724) فى الحج: باب فى المرأة تحج بغير محرم.

اے اللہ! اس کا پھر یہی مطلب ہو سکتا ہے' یہ اس نوعیت کا کلام ہو' جس کا ذکر میں دوسری جگہوں پر کر چکا ہوں۔
عرب دن کا تذکرہ کرتے ہیں اور اس کی رات بھی ساتھ ہی مراد لیتے ہیں اور جب رات کا تذکرہ کرتے ہیں' تو اس کا دن بھی ساتھ مراد لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تمہاری مخصوص نشانی یہ ہے' تم تین دن تک لوگوں کے ساتھ اشاروں میں بات کرو گے۔''

اسی طرح سورہ مریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''تمہاری مخصوص نشانی یہ ہے' تم تین راتوں تک لوگوں کے ساتھ کلام نہیں کرو گے۔''

تو یہ بات واضح اور ثابت ہو جاتی ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس سے مراد ان (دنوں) کے ہمراہ ان کی راتیں بھی مراد لی ہیں اور یہ بات بھی مستند طور پر منقول ہے' تین راتوں سے مراد ان کے دن بھی ہیں۔

2525 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الْمَخْزُوْمِيُّ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تُسَافِرِ امْرَاَةٌ مَّسِيرَةَ لَيْلَةٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَقَدِ اسْتَقْصَيْتُ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- ابوہشام مخزومی -- وہیب -- ابن عجلان -- سعید بن ابوسعید -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

کوئی بھی عورت ایک رات کا سفر اپنے محرم کے بغیر نہ کرے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میں نے اس موضوع سے متعلق تمام روایات ''کتاب الکبیر'' میں جمع کر دی ہیں۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ سَفَرِ الْمَرْاَةِ بَرِيدًا مَعَ غَيْرِ ذِيْ مَحْرَمٍ

وَالدَّلِيْلِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ بِزَجْرِهِ اِيَّاهَا عَنْ سَفَرِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اَنَّهُ مُبَاحٌ لَهَا سَفَرٌ مَا هُوَ اَقَلُّ مِنْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ

باب 19: عورت کے محرم کے بغیر ایک ''برید'' کا سفر کرنے کی ممانعت کی دلیل

نبی اکرم ﷺ نے عورت کو ایک دن اور ایک رات کی مسافت کا سفر (محرم کے بغیر) کرنے سے جو منع کیا ہے اس سے مراد یہ ہے' عورت کے لیے ایسا سفر کرنا مباح ہے' جو ایک دن اور ایک رات سے کم ہو۔

2526 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ سُفْيَانَ، ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَا تُسَافِرُ امْرَاَةٌ بَرِيدًا اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ، وَقَالَ يُوسُفُ: اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: "اَلْبَرِيدُ: اثْنَا عَشَرَ مِيلًا بِالْهَاشِمِيِّ"

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- سفیان (یہاں تحویل سند ہے) ابوبشر واسطی -- خالد -- سہیل -- سعید بن ابوسعید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

کوئی بھی عورت ایک برید کی مسافت کا سفر بغیر محرم کے نہ کرے۔

یوسف نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: مگر یہ کہ اس کے ساتھ ذو محرم ہونا چاہیے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) "البرید" بارہ ہاشمی میلوں کا ہوتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ زَجْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَفَرِهَا بِلَا مَحْرَمٍ زَجْرُ تَحْرِيمٍ لَا زَجْرُ تَادِيبٍ

باب 20: اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتون کو محرم کے بغیر سفر کرنے سے جو منع کیا ہے یہ تحریم کے طور پر ہے' تادیب کے طور پر نہیں ہے

2527 - سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُسَافِرُ ثَلَاثًا اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ عَلَيْهَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی اور احمد بن مقدام -- بشر ابن مفضل -- سہیل -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ تین دن کا سفر کرے' ماسوائے اس کے' کہ اس کے ساتھ اس کا محرم موجود ہونا چاہیے۔

بَابُ اِبَاحَةِ سَفَرِ الْمَرْاَةِ مَعَ عَبْدِ زَوْجِهَا اَوْ مَوْلَاهُ اِذَا كَانَ الْعَبْدُ اَوِ الْمَوْلٰى يُوثَقُ بِدِينِهِ وَاَمَانَتِهِ

وَاِنْ لَّمْ يَكُنِ الْعَبْدُ اَوِ الْمَوْلٰى بِمَحْرَمٍ لِلْمَرْاَةِ اِنْ كَانَ حُكْمُ سَائِرِ النِّسَاءِ حُكْمَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا اَخَالُ؛ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَخْبَرَ اَنَّهُنَّ اُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ، فَجَائِزٌ اَنْ يَكُونَ الْعَبْدُ وَالْاَحْرَارُ

2527- واخرجه مسلم (1339) (422) في الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى الحج وغيره، من طريق أبي كامل الجحدري، عن بشر بن المفضل، به. وأخرجه أبو داؤد (1725) في الحج: باب في المرأة تحج بغير محرم، من طريق جرير، عن سهيل، به.

مَحْرَمًا لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ سَفَرُ مَيْمُونَةَ مَعَ اَبِي رَافِعٍ اَنَّ مَيْمُونَةَ اُمُّ اَبِي رَافِعٍ اِذْ كَانَتْ مَيْمُونَةُ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 21: عورت کے لیے اپنے شوہر کے غلام یا اپنے آزاد کردہ غلام کے ساتھ سفر کرنا مباح ہے

جبکہ اس غلام یا آزاد کردہ غلام کے دین اور امانت پر اعتماد ہو اگرچہ وہ غلام یا آزاد کردہ غلام عورت کا محرم نہ ہو۔ لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے تمام خواتین کا حکم وہی ہو جو ازواج مطہرات کا حکم ہے اور میرے خیال میں ایسا نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات بتادی ہے وہ (یعنی نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات) اہل ایمان کی مائیں ہیں تو یہ بات جائز ہوگی کہ وہ غلام یا آزاد شخص نبی اکرم ﷺ کی ازواج کا محرم شمار ہو

اس لیے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے (اپنے آزاد کردہ غلام) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو سفر کیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا ابورافع رضی اللہ عنہ کی ماں کی جگہ ہیں کیونکہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں۔

2528 - سندِ حدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نا عَمِّي، اَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَشَجِّ، اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ اَبِي رَافِعٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، اَنَّهُ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنْتُ مَعَ بَعْثٍ مَرَّةً، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَاْتِنِي بِمَيْمُونَةَ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّي فِي الْبَعْثِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَسْتَ تُحِبُّ مَا اُحِبُّ؟ قُلْتُ: بَلَى، يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: اذْهَبْ، فَاْتِنِي بِهَا قَالَ فَذَهَبْتُ فَجِئْتُهُ بِهَا

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب -- اپنے چچا -- عمرو ابن حارث -- بکیر ابن عبد اللہ اشج کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حسن بن ابورافع -- نے انہیں حدیث بیان کی حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں ایک مرتبہ ایک وفد میں شامل تھا تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور میمونہ کو میرے پاس لے آؤ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں وفد کا حصہ ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور میمونہ کو میرے پاس لے آؤ۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں وفد کا حصہ ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے جسے میں پسند کرتا ہوں۔ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور اسے میرے پاس لے آؤ۔

راوی کہتے ہیں: میں گیا اور انہیں لے کر آ گیا۔

بَابُ ذِكْرِ خُرُوجِ الْمَرْاَةِ لِاَدَاءِ فَرْضِ الْحَجِّ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ، وَاَمْرِ الْحَاكِمِ زَوْجَهَا بِاللِّحَاقِ بِهَا لِلْحَجِّ بِهَا

باب 22: عورت کا حج کے فریضے کی ادائیگی کے لیے محرم کے بغیر نکلنے کا تذکرہ

اور حاکم کا اس کے شوہر کو یہ ہدایت کرنا کہ وہ اس کو حج کروانے کے لیے اس کے ساتھ جا کر مل جائے۔

2529 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِىْ مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ: اَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اكْتُتِبْتُ فِىْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، وَانْطَلَقَتِ امْرَاَتِىْ حَاجَّةً قَالَ: انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوعمار حسین بن حریث -- سفیان -- عمرو ابن دینار -- ابومعبد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبے کے درمیان یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''خبردار! کوئی بھی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے' اور کوئی بھی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔ ایک صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا نام فلاں' فلاں غزوے میں شرکت کے لئے نوٹ کرلیا گیا ہے' اور میری بیوی حج کے لئے روانہ ہونا چاہتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو''۔

2530 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا مَعْبَدٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ

متنِ حدیث: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ يَقُوْلُ: فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ نَحْوَهُ، وَقَالَ: فَاذْهَبْ فَحُجَّ بِامْرَاَتِكَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار -- سفیان -- عمرو -- ابومعبد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں۔

''تم جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرلو''

بَابُ تَوْدِيعِ الْمُسْلِمِ اَخَاهُ عِنْدَ اِرَادَةِ السَّفَرِ

باب 23: مسلمان کا اپنے بھائی کو اس کے سفر کے وقت الوداع کہنا

2529- اخرجه مسلم (1341) في الحج: باب سفر المراة مع محرم إلى حج وغيره، عن ابن أبي شيبة، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/286، وأحمد 1/222، والبخاري (3006) في الجهاد: باب من اكتتب في جيش المسلمين، و (5233) في النكاح: باب لا يخلون رجل بامرأة إلا ذو محرم، والطحاوي 2/112، والبيهقي 3/139 و5/226، والبغوي (1849) من طريق سفيان، به.

2531 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، ثَنَا حَنْظَلَةُ، أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ يَقُولُ:

متنِ حدیث: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ أَرَدْتُ سَفَرًا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: انْتَظِرْ حَتّٰى أُوَدِّعَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَدِّعُنَا: اسْتَوْدِعِ اللّٰهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن سہل رملی-- ولید ابن مسلم-- حنظلہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: قاسم بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میں سفر پر جانا چاہتا ہوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم انتظار کرو تا کہ میں تمہیں اسی طرح الوداع کروں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں الوداع کیا کرتے تھے۔

(پھر انہوں نے یہ الفاظ استعمال کیے)

''میں تمہارے دین' تمہاری امانت اور تمہارے اختتامی اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں''۔

بَابُ دُعَاءِ الْمَرْءِ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ عِنْدَ إِرَادَةِ السَّفَرِ

باب 24: آدمی کا اپنے مسلمان بھائی کے سفر کے ارادے کے وقت اسے دعا دینا

2532 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ الْقَطَوَانِيُّ، ثَنَا سَيَّارُ بْنُ حَاتِمٍ، نا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِي قَالَ: زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوَى قَالَ: زِدْنِي قَالَ: وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ: زِدْنِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ: وَيَسَّرَ لَكَ حَيْثُ مَا كُنْتَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن حکم بن ابوزیاد قطوانی-- سیار بن حاتم-- جعفر بن سلیمان-- ثابت (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں سفر پر جانا چاہتا ہوں آپ مجھے زادِ سفر عنایت کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں تقویٰ کا زادِ راہ عطا کرے اس نے عرض کی: آپ مزید عطا کیجئے (یعنی دعا دیجئے)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تمہاری مغفرت کرے اس نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' آپ مزید عنایت کیجئے (یعنی مزید دعا دیجئے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

''تم جہاں کہیں بھی ہو' اللہ تعالیٰ تمہیں آسانیاں فراہم کرے''۔

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْخُرُوجِ اِلَى السَّفَرِ

باب 25: سفر کے لیے نکلتے وقت دعا مانگنا

2533 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ قَالَ: اللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ، اللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا، وَاخْلُفْنَا فِي اَهْلِنَا، اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ، وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ، وَمِنْ سُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ،

اسنادِ دیگر: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَاصِمٍ بِمِثْلِهِ، وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا عَبَّادٌ يَعْنِي ابْنَ عَبَّادٍ، عَنْ عَاصِمٍ بِمِثْلِهِ.

اختلافِ روایت: وَزَادَا قِيلَ لِعَاصِمٍ: مَا الْحَوْرُ؟ قَالَ: اَمَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ: حَارَ بَعْدَمَا كَانَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ ضبی -- حماد ابن زید -- عاصم بن سلیمان احول کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! سفر میں تو ہی میرا ساتھی ہے میری غیر موجودگی میں میرے گھر والوں کا نگہبان ہے۔ اے اللہ! تو میرے سفر میں میرے ساتھ رہنا اور میرے گھر والوں کا میرے غیر موجودگی میں نگران رہنا۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت سے واپسی پر بری حالت میں لوٹنے سے اور حور کے بعد کور سے' مظلوم کی بددعا سے اور اہل خانہ یا مال کے بارے میں برے منظر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ان دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

عاصم سے دریافت کیا گیا: حور سے مراد کیا ہے' تو وہ بولے: کیا تم نے یہ محاورہ نہیں سنا ہے۔

''حار بعد ما کان'' یعنی وہ زیادہ ہونے کے بعد کم ہو گیا۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْخُرُوجِ اِلَى الْحَجِّ مَاشِيًا لِمَنْ قَدَرَ عَلَى الْمَشْيِ وَلَمْ يَكُنْ عِيَالًا عَلَى رُفَقَائِهِ

باب 26: اس شخص کے لیے حج کے لیے پیدل چلنے کی اجازت جو پیدل چلنے کی استطاعت رکھتا ہو اور اپنے ساتھیوں پر بوجھ نہ ہو

2534 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ: "

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَ سِنِيْنَ، لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ اَذِنَ بِالْحَجِّ، فَقِيْلَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ كُلُّهُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّاْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ وَقَالَ: ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْنِىْ مِنْ مَسْجِدِ ذِى الْحُلَيْفَةِ فَرَكِبَ وَمَعَهُ بَشَرٌ كَثِيْرٌ رُكْبَانٌ وَّمُشَاةٌ. ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن حجر سعدی -- اسماعیل بن جعفر -- امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر کے حوالے سے) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں نو برس تک قیام کیا۔ آپ نے اس دوران حج نہیں کیا پھر آپ نے حج کا اعلان کر دیا' تو یہ بات بیان کی گئی کہ اللہ کے رسول حج کے لئے تشریف لے جانے والے ہیں' تو بہت سے لوگ مدینہ منورہ میں آ گئے۔ وہ سب اس بات کے خواہشمند تھے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں۔

پھر اس کے بعد راوی نے کچھ حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ ہوئے یعنی مسجد ذوالحلیفہ سے روانہ ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار ہوئے۔ آپ کے ساتھ بہت سے لوگ تھے جن میں سے کچھ سوار تھے کچھ پیدل تھے۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ رَبْطِ الْاَوْسَاطِ بِالْاُزُرِ وَسُرْعَةِ الْمَشْيِ اِذَا كَانَ الْمَرْءُ مَاشِيًا

باب 27: جب آدمی پیدل چل رہا ہو اس کے لیے کمر پر (تہبند مضبوطی سے) باندھنا اور تیزی سے پیدل چلنا مستحب ہے

2535 - سند حدیث: ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَيْمُوْنٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ اَعْيَنَ، عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

متن حدیث: حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ مُشَاةً مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ، وَقَالَ: ارْبُطُوْا اَوْسَاطَكُمْ بِاُزُرِكُمْ، وَمَشٰى خِلْطَ الْهَرْوَلَةِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- اسماعیل بن حفص بن عمر بن میمون -- یحییٰ بن یمان -- حمزہ الزیات -- حمران بن اعین -- ابوطفیل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں نے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تک پیدل چل کر حج کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے تہہ بند کمر پر باندھ لو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہلکی سی تیز رفتاری سے چلتے رہے تھے''۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ النَّسْلِ فِي الْمَشْيِ عِنْدَ الْإِعْيَاءِ مِنَ الْمَشْيِ لِيَخِفَّ النَّاسِلُ وَيَذْهَبَ بَعْضُ الْإِعْيَاءِ عَنْهُ

باب 28: پیدل چلنے کے دوران تھک جانے پر تیز رفتاری سے چلنا مستحب ہے تا کہ تیزی سے چلنے والا شخص خود کو ہلکا پھلکا محسوس کرے اور اس کی کچھ تھکاوٹ کم ہو جائے

2536 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ، ثُمَّ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ الْمُشَاةُ مِنْ أَصْحَابِهِ وَصَفُّوا لَهُ، وَقَالُوا: نَتَعَرَّضُ لِدَعَوَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: اشْتَدَّ عَلَيْنَا السَّفَرُ، وَطَالَتِ الشُّقَّةُ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَعِينُوا - قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ: أَظُنُّهُ - قَالَ: بِالنَّسْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ عَنْكُمُ الْأَرْضَ وَتَخِفُّونَ لَهُ، فَفَعَلْنَا ذٰلِكَ، وَخِفْنَا لَهُ، وَذَهَبَ مَا كُنَّا نَجِدُهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- عبدالوہاب بن عبدالمجید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:
امام جعفر صادق رحمہ اللہ اپنے والد (امام محمد باقر رحمہ اللہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:
فتح مکہ کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے' تو آپ کے اصحاب میں سے پیدل چلنے والے لوگ آپ کے اردگرد اکٹھے ہو گئے۔ انہوں نے آپ کے سامنے صفیں بنا لیں۔ انہوں نے عرض کی: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کو بغور دیکھیں گے۔
ان لوگوں نے عرض کی: ہمارے لیے سفر کرنا دشوار ہے۔ ہماری مشقت زیادہ ہوگئی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم لوگ مدد طلب کرو۔

عبدالوہاب نامی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔
''تم تیز چلنے کے ذریعے مدد حاصل کرو کیونکہ اس کے نتیجے میں تمہارا راستہ بھی کٹ جائے گا' اور تم سفر کے لئے ہلکے پھلکے رہو گے تو ہم نے ایسا ہی کیا اور ہم اس کے لئے ہلکے پھلکے ہو گئے اور ہمیں جو محسوس ہوتا تھا وہ ختم ہو گیا''۔

2537 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: شَكَا نَاسٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشْيَ فَدَعَا بِهِمْ، وَقَالَ: عَلَيْكُمْ

2536– وهو في "مسند أبي يعلى" (1880). وأخرجه ابن خزيمة (2536) عن محمد بن بشار، عن عبد الوهاب بن عبد المجيد، عن جعفر بن محمد، بهذا الإسناد. والحاكم 1/443 وصححه ووافقه الذهبي، والبيهقي 5/256 من طرق عن روح بن عبادة، عن ابن جريج، عن جعفر بن محمد، به. وانظر (3541) (3543). والنَّسل: هو الإسراع في المشي.

بِالنَّسَلانِ، فَنَسَلْنَا فَوَجَدْنَاهُ اَخَفَّ عَلَيْنَا

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- اسحاق بن منصور -- روح بن عبادہ -- ابن جریج کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔

کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیدل چلنے (کی وجہ سے ہونے والی تھکان) کی شکایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور ارشاد فرمایا: تم تیز چلنے کو اختیار کرو۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے تیز چلنا شروع کیا اور ہم نے اسے اپنے لیے زیادہ آسان پایا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ مُصَاحَبَةِ الْاَرْبَعَةِ فِي السَّفَرِ

باب 29: سفر میں چار آدمیوں کا ہمراہی بننا مستحب ہے

2538 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، وَابْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، وَعَمِّي اِسْمَاعِيلُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالُوا: ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثَنَا اَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: خَيْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُمِائَةٍ، وَخَيْرُ الْجُيُوشِ اَرْبَعَةُ آلَافٍ، وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن خلف عسقلانی اور ابراہیم بن مرزوق اور اسماعیل بن خزیمہ -- وہب بن جریر -- اپنے والد -- یونس بن یزید -- ابن شہاب زہری -- عبید اللہ بن عبد اللہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

بہترین ساتھی چار لوگ ہوتے ہیں۔ بہترین چھوٹی مہم چار سو افراد کی ہوتی ہے۔ بہترین لشکر چار ہزار افراد کا ہوتا ہے اور بارہ ہزار لوگ تعداد میں کمی کی وجہ سے مغلوب نہیں ہوتے۔

بَابُ حُسْنِ الصَّحَابَةِ فِي السَّفَرِ، اِذْ خَيْرُ الْاَصْحَابِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ

باب 30: سفر کے دوران ہمسفروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ کیونکہ ساتھیوں میں سے سب سے بہتر وہی شخص ہوتا ہے جو اپنے ساتھی کے حق میں زیادہ بہتر ہو

2539 - سندِ حدیث: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ، وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --حسن بن حسن-- ابن مبارک-- حیوہ بن شریح-- شرحبیل-- ابوعبدالرحمٰن حبلی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

-- اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بہترین رفیق وہ ہے' جو اپنے ساتھی کے حق میں زیادہ بہتر ہو اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بہترین پڑوسی وہ ہے' جو اپنے پڑوسی کے حق میں زیادہ بہتر ہو۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَاْمِيرِ الْمُسَافِرِينَ اَحَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَالْبَيَانِ اَنَّ اَحَقَّهُمْ بِذٰلِكَ اَكْثَرُهُمْ جَمْعًا لِلْقُرْآنِ

باب **31**: مسافروں کا اپنے میں سے کسی ایک شخص کو اپنا امیر مقرر کر دینا مستحب ہے

اس بات کا بیان کہ امیر بننے کا سب سے زیادہ حقدار وہ شخص ہوگا' جسے قرآن زیادہ آتا ہو۔

2540 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ مَوْلٰى اَبِيْ اَحْمَدَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متن حدیث: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا، وَهُمْ نَفَرٌ فَدَعَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟، فَاسْتَقْرَاَهُمْ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ هُوَ مِنْ اَحْدَثِهِمْ سِنًّا قَالَ: مَاذَا مَعَكَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: مَعِيَ كَذَا وَكَذَا، وَسُوْرَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ: اذْهَبْ، فَاَنْتَ اَمِيرُهُمْ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوعمار حسین بن حریث -- فضل بن موسیٰ -- عبدالحمید بن جعفر -- سعید مقبری -- عطاء مولی ابواحمد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی جو چند افراد پر مشتمل تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور دریافت کیا: (یعنی ہر ایک سے دریافت کیا) تمہیں کتنا قرآن زبانی یاد ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب سے اسی طرح دریافت کیا: کہ آپ کا گزر ان میں سے ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو ان میں سب سے کم عمر تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے فلاں تمہیں کتنا قرآن آتا ہے؟

اس نے عرض کی: مجھے فلاں' فلاں اور سورہ بقرہ بھی آتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ تم ان کے امیر ہو۔

2541 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ:

متن حدیث: اِذَا كَانَ نَفَرٌ ثَلَاثٌ فَلْيُؤَمِّرُوا اَحَدَهُمْ، ذَاكَ اَمِيرٌ اَمَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عمار بن خالد واسطی -- قاسم بن مالک مزنی -- اعمش -- زید بن وہب

بیان کرتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جب تین لوگ سفر پر جانے لگیں' تو وہ اپنے میں سے کسی ایک کو امیر مقرر کردیں' وہ ایسا امیر ہوگا' جس کے بارے میں اللہ کے رسول نے حکم دیا ہے (یعنی کسی کو امیر مقرر کرنا چاہئے)

بَابُ التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ عِنْدَ رُكُوبِ الدَّوَابِّ عِنْدَ إِرَادَةِ الْمَرْءِ الْخُرُوجَ مُسَافِرًا

باب 32: جب آدمی سفر پر جانے کے لیے نکلنے لگے اس وقت سواری پر سوار ہوتے وقت تکبیر کہنا' تسبیح پڑھنا اور دعا مانگنا

2542 - سندِحدیث: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ، أَخْبَرَهُ،

متنِ حدیث: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَلَّمَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلَى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ، فَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ: آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَزْدِيَّ أَخْبَرَهُ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَلَّمَهُ فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --حسن بن محمد بن صباح زعفرانی --حجاج بن محمد --ابن جریج --ابوزبیر --علی ازدی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں یہ تعلیم دی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی اونٹنی پر سیدھے ہوکر بیٹھ جاتے اور سفر کے لئے روانہ ہونے لگتے تو آپ تین مرتبہ تکبیر کہتے تھے' پھر یہ دعا پڑھتے تھے۔

''پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لیے مسخر کردیا حالانکہ ہم اس پر قابو پانے والے نہیں تھے اور بے شک ہم نے اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے''۔

(آپ یہ بھی دعا مانگتے تھے)

''اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری کا تجھ سے سوال کرتے ہیں اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں' جس سے تو

2542- أخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 6/16، و"اليوم والليلة" (548)، والبيهقي 5/251-252 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق (9232) -ومن طريقه أحمد 2/150، وأبو داؤد (2599) في الجهاد: باب ما يقول الرجل إذا سافر- ومسلم (1342) في الحج: باب ما يقول إذا ركب إلى سفر الحج وغيره

راضی ہو۔ اے اللہ! ہمارے سفر کو ہمارے لیے آسان کر دے اور اس کی دوری (یعنی مسافت) کو ہمارے لیے لپیٹ دے۔ اے اللہ! سفر کے دوران تو ہی ہمارا ساتھی ہے اور ہماری غیر موجودگی میں ہمارے گھر والوں کا نگران ہے۔

اے اللہ! میں سفر کی مشقت، واپسی پر کوئی ناپسندیدہ صورتحال دیکھنے اور اہل خانہ یا مال کے بارے میں کسی برے منظر (کو دیکھنے سے) تیری پناہ مانگتا ہوں۔

نبی اکرم ﷺ جب واپس تشریف لاتے تو پھر بھی آپ یہی دعا پڑھتے تھے اور اس میں ان الفاظ کا اضافہ کرتے تھے۔

''ہم رجوع کرنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں''۔

بَابُ الْاَمْرِ بِتَسْمِيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ الرُّكُوبِ وَاِبَاحَةِ الْحَمْلِ عَلَى الْاِبِلِ فِي الْمَسِيرِ قَدْرَ طَاقَتِهَا

باب 33: سوار ہوتے وقت بسم اللہ پڑھنے کا حکم اور سفر کے دوران اونٹ کی طاقت کے مطابق اس پر بوجھ لادنے کا مباح ہونا

2543 - سندِ حدیث: ثَنَا الْحَسَنُ الزَّعْفَرَانِيُّ، وَاِسْحَاقُ بْنُ وَهْبٍ الْوَاسِطِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، وَرَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُذْرِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِي لَاسٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: حَمَلَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اِبِلٍ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ خِفَافٍ لِلْحَجِّ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا نَرَى اَنْ تَحْمِلَنَا هٰذِهِ، فَقَالَ: مَا مِنْ بَعِيرٍ اِلَّا وَعَلَى ذِرْوَتِهِ شَيْطَانٌ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ اِذَا رَكِبْتُمُوهَا كَمَا اَمَرَكُمْ، ثُمَّ امْتَهِنُوهَا لِاَنْفُسِكُمْ فَاِنَّمَا يَحْمِلُ اللّٰهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- حسن زعفرانی اور اسحاق بن وہب واسطی اور عبداللہ بن حکم بن ابوزیاد اور رجاء بن محمد عذری محمد بن عبید طنافسی -- محمد بن اسحاق -- محمد بن ابراہیم -- عمر بن حکم بن ثوبان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابولاس خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے صدقے کے اونٹوں میں سے کچھ کمزور اونٹ ہمیں سواری کے لئے دیئے تاکہ ہم حج کے لئے جائیں، تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارا یہ خیال نہیں تھا کہ آپ ہمیں سواری کے لئے یہ دیں گے۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر اونٹ کی کوہان پر شیطان موجود ہوتا ہے، جب تم اس پر سوار ہونے لگو تو اللہ کا ذکر کرلو جیسا کہ اس نے تمہیں حکم دیا ہے، پھر تم اسے اپنے زیر نگیں کرلو۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہی سواری کے لیے جانور عطا کرتا ہے۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الدَّوَابِّ كَرَاسِيَّ بِوُقُفِهَا وَالْمَرْءُ رَاكِبُهَا غَيْرُ سَائِرٍ عَلَيْهَا، وَلَا نَازِلٍ عَنْهَا

باب 34: جانور (کی سواری کو) کرسی کے طور پر استعمال کرنا' یوں کہ وہ جانور ٹھہرا ہوا ہو' اور آدمی اس پر بیٹھا ہوا ہو' اور اس سے اتر نہ رہا ہو

2544 - سندِ حدیث: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثَنَا عَاصِمٌ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ، ثَنَا لَيْثٌ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ، وَثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ، اَيْضًا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، اَخْبَرَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنِ ابْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِيهِ،

اختلافِ روایت: فِي خَبَرِ شَبَابَةَ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ارْكَبُوا هٰذِهِ الدَّوَابَّ سَالِمَةً وَابْتَدِعُوهَا سَالِمَةً وَلَا تَتَّخِذُوهَا كَرَاسِيَّ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --حسن بن محمد زعفرانی -- عاصم ابن علی --لیث ابن سعد-- زعفرانی -- شبابہ--لیث --یزید بن ابوحبیب-- ابن معاذ بن انس-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان جانوروں پر اس وقت سوار ہوں جب یہ سالم ہوں اور انہیں سلامتی کے عالم میں چھوڑ دو اور انہیں کرسی نہ بناؤ''۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِحْسَانِ اِلَى الدَّوَابِّ الْمَرْكُوبَةِ فِي الْعَلَفِ وَالسَّقْيِ، وَكَرَاهِيَةِ اِجَاعَتِهَا وَاِعْطَاشِهَا وَرُكُوبِهَا وَالسَّيْرِ عَلَيْهَا جِيَاعًا عِطَاشًا

باب 35: سواری کے جانوروں کے ساتھ چارہ کھلانے اور پانی پلانے کے حوالے سے اچھائی کا مستحب ہونا اور انہیں بھوکا یا پیاسا رکھنے کا مکروہ ہونا

یا جب وہ بھوکے اور پیاسے ہوں اس وقت ان پر سوار ہونا' اور ان پر سوار ہو کر چلنے (کا مکروہ ہونا)

2545 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا النُّفَيْلِيُّ، ثَنَا مِسْكِينٌ الْحَذَّاءُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ، ثَنَا سَهْلُ بْنُ حَنْظَلَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِبَعِيرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ، فَقَالَ: اتَّقُوا اللّٰهَ فِي هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ ارْكَبُوهَا صَالِحَةً وَكُلُوهَا صَالِحَةً

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ --نفیلی --مسکین الحذاء--محمد بن مہاجر-- ربیعہ بن یزید-- ابوکبشہ سلولی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی کمر اس کے پیٹ کے ساتھ مل چکی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ ان پر اس وقت سواری کرو جب یہ ٹھیک ہوں اور انہیں اس وقت کھاؤ جب

یہ ٹھیک ہوں (یعنی بیمار اور کمزور جانور پر سواری بھی نہیں کرنی چاہیے اور اسے ذبح کر کے کھانا بھی نہیں چاہیے)

بَابُ اِبَاحَةِ الْحَمْلِ عَلَى الدَّوَابِّ الْمَرْكُوبَةِ فِي السَّيْرِ طَلَبًا لِقَضَاءِ الْحَوَائِجِ إِذَا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهَا عِنْدَ الرُّكُوبِ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصًّى

باب 36: اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے سفر کے دوران سواری کے جانور پر وزن لاد لینا مباح ہے

جبکہ اس پر سوار ہوتے وقت اللہ کا نام لیا گیا ہو اور یہ چیز ایک ایسی روایت کے ذریعے ثابت ہے جو مختصر ہے۔ اس میں تمام مضمون کا احاطہ نہیں ہے

2546 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ أُسَامَةَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: فَوْقَ ظَهْرِ كُلِّ بَعِيرٍ شَيْطَانٌ، فَإِذَا رَكِبْتُمُوهُنَّ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ، وَلَا تَقْصُرُوا عَنْ حَاجَةٍ.

اسنادِ دیگر: وَحَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُذْرِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، ثَنَا أُسَامَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي بِمِثْلِهِ مَرْفُوعًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدہ بن عبداللہ خزاعی -- زید بن حباب -- اسامہ -- محمد بن حمزہ بن عمرو اسلمی -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر اونٹ کی پشت پر شیطان موجود ہوتا ہے جب تم اس پر سوار ہونے لگو تو اس پر اللہ کا نام ذکر کرو اور ضرورت میں کمی نہ کرو''۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّمَا أَبَاحَ الْحَمْلَ عَلَى الدَّوَابِّ الْمَرْكُوبَةِ، وَأَنْ لَا تَقْصُرَ عَلَى طَلَبِ حَاجَةٍ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَرَاقِبُهُ، وَرَحْمَتُهُ تَحْمِلُ الرَّاكِبَ بِأَنَّ يُقَوِّي الْمَرْكُوبَ لِيَقْضِيَ الرَّاكِبُ حَاجَتَهُ

باب 37: اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری کے جانور پر سامان لادنا کس صورت میں مباح قرار دیا ہے

اور یہ بات کہ آدمی کا اپنی ضرورت پوری کرنے میں کوئی کوتاہی نہ کرنا۔ (اس عمل کو بھی اس لئے مباح قرار دیا گیا ہے)

کیونکہ اللہ تعالیٰ آدمی کا نگہبان ہوتا ہے اور اس کی رحمت سوار کو اس قابل کرتی ہے وہ سواری پر وزن لاد سکے وہ یوں کہ وہ سواری کو قوت دیدیتا ہے تاکہ سوار شخص اپنی ضرورت کی تکمیل کر سکے۔

2547 - سندِ حدیث: ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: إِنَّ عَلٰى ذُرْوَةِ كُلِّ بَعِيرٍ شَيْطَانًا فَامْتَهِنُوهُنَّ بِالرُّكُوبِ، وَإِنَّمَا يَحْمِلُ اللّٰهُ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: "فِي خَبَرِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيهِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَبَاحَ الْحَمْلَ عَلَيْهَا فِي السَّيْرِ طَلَبًا لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ اِذَا كَانَتِ الدَّابَّةُ الْمَرْكُوبَةُ مُحْتَمِلَةً لِلْحَمْلِ عَلَيْهَا، لِاَنَّهُ قَالَ: ارْكَبُوهَا سَالِمَةً وَابْتَدِعُوهَا سَالِمَةً، وَكَذٰلِكَ فِي خَبَرِ سَهْلٍ ارْكَبُوهَا صَالِحَةً وَكُلُوهَا صَالِحَةً، فَاِذَا كَانَ الْاَغْلَبُ مِنَ الدَّوَابِّ الْمَرْكُوبَةِ اَنَّهَا اِذَا حُمِلَ عَلَيْهَا فِي الْمَسِيرِ عَطِبَتْ لَمْ يَكُنْ لِرَاكِبِهَا الْحَمْلُ عَلَيْهَا ــــ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اشْتَرَطَ اَنْ تُرْكَبَ سَالِمَةً، وَيُشْبِهُ اَنْ يَكُونَ مَعْنٰى قَوْلِهِ، ارْكَبُوهَا سَالِمَةً اَيْ رُكُوبًا تَسْلَمُ مِنْهُ، وَلَا تَعْطِبُ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- ابن ابوزناد -- اپنے والد کے حوالے سے -- اعرج (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

ہر اونٹ کی کوہان پر شیطان موجود ہوتا ہے' تو سواری کے لئے انہیں اپنے زیرنگیں کرو' بے شک اللہ تعالیٰ سواری عطا کرتا ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) معاذ بن انس نے اپنے والد کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت پوری کرنے کے لئے سفر کے دوران ان اونٹوں پر سوار ہونے کو مباح قرار دیا ہے' جبکہ وہ جانور جس پر سواری کی جاتی ہے وہ اس قابل ہو کہ سوار کا وزن اٹھا سکے۔

کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ان پر اس وقت سوار ہو جب یہ سالم ہوں اور انہیں اس وقت چھوڑ و جب یہ سالم ہوں''۔

اسی طرح سہل کے حوالے سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''ان پر اس وقت سوار ہو' جب یہ صالح ہوں (یعنی تندرست ہوں) اور انہیں اس وقت کھاؤ جب یہ صالح ہوں (یعنی جب یہ تندرست ہوں)''۔

لیکن جب کسی سواری کے جانور کے بارے میں غالب امکان اس بات کا ہو کہ اگر سفر کے دوران اس پر بوجھ لادا گیا تو یہ تھک جائے گا' تو اس پر سوار ہونے والے شخص کے لئے اس پر اتنا بوجھ لادنا جائز نہیں ہے' جو اسے تھکا ہی دے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' ان پر اس وقت سواری کی جائے جب یہ سالم ہوں۔

اور اس بات کا بھی امکان موجود ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''تم اس پر اس وقت سوار ہو جب وہ سالم ہو''۔

اس سے مراد یہ ہے' ایسی حالت میں سواری کرو کہ جب یہ سواری کی وجہ سے سلامت رہیں اور تھکے نہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّمَا اَبَاحَ اَنْ لَّا يَقْتَصِرُ عَنْ حَاجَةٍ اِذَا رَكِبَ الدَّوَابَّ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّجَاوِزَ السَّائِرُ الْمَنَازِلَ، اِذَا كَانَتِ الْاَرْضُ مُخْصِبَةً، وَالْاَمْرِ بِاِمْكَانِ الرِّكَابِ عَنِ الرَّعْيِ فِي الْخِصْبِ اِنْ صَحَّ الْخَبَرُ؛ فَاِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ سَمَاعِ الْحَسَنِ مِنْ جَابِرٍ

باب 38: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی ضرورت پوری کرنے کو اس صورت میں مباح قرار دیا ہے' جبکہ سواری پر سوار ہونے والا شخص تمام منازل کو یوں ہی پار نہ کر جائے

اس صورت میں جبکہ زمین سرسبز و شاداب ہو اور اس بات کا حکم کہ سرسبز زمین پر آدمی اپنی سواری کو چرنے کا موقع دے بشرطیکہ یہ روایت مستند طور پر منقول ہو۔

کیونکہ حسن نامی راوی کے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔

2548 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زُهَيْرٍ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ سَالِمٌ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: ثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ، فَاَمْكِنُوا الرِّكَابَ مِنْ اَسْنَانِهَا وَلَا تَتَجَاوَزُوا الْمَنَازِلَ، وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْجَدْبِ فَانْجُوْا وَعَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ؛ فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ، وَاِذَا تَوَغَّلَتْكُمُ الْغِيْلَانُ، فَبَادِرُوْا بِالصَّلَاةِ، وَاِيَّاكُمْ وَالْمُعَرَّسَ عَلَى جَوَادِ الطَّرِيْقِ، وَالصَّلَاةَ عَلَيْهَا، فَاِنَّهَا مَاْوَى الْحَيَّاتِ وَالسِّبَاعِ وَقَضَاءِ الْحَاجَةِ عَلَيْهَا فَاِنَّهَا الْمَلَاعِنُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ --عمرو بن ابوسلمہ-- زہیر بن محمد---سالم--حسن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

جب تم سرسبز علاقے میں سفر کرو تو اپنی سواریوں کو وہاں چرنے کا موقع دو اور پڑاؤ کیے بغیر وہاں سے نہ گزرو اور جب تم کسی بنجر علاقے سے گزرو تو تیزی سے گزر جاؤ اور رات کے وقت سفر کیا کرو کیونکہ رات کے وقت زمین کو لپیٹ دیا جاتا ہے' اور جب بھٹکانے والی چیزیں تمہیں بھٹکا دیں تو نماز کی طرف تیزی سے جاؤ اور گزرگاہ میں آرام کے لئے پڑاؤ کرنے سے بچو اور وہاں نماز ادا کرنے سے بھی بچو کیونکہ یہ سانپوں اور درندوں کا ٹھکانہ ہوتی ہے' اور وہاں قضائے حاجت کرنے سے بھی بچو کیونکہ یہ لعنت کا باعث ہوتی ہے۔

2549 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، ثَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا كَانَتِ الْاَرْضُ مُخْصِبَةً، فَاَمْكِنُوا الرِّكَابَ، وَعَلَيْكُمْ بِالْمَنَازِلِ، وَاِذَا كَانَتْ مُجْدِبَةً

فَامْتَنِحُوْا عَلَيْهَا وَعَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ، فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ، وَإِيَّاكُمْ وَقَوَارِعَ الطَّرِيقِ، فَإِنَّهُ مَأْوَى الْحَيَّاتِ وَالسِّبَاعِ، وَإِذَا رَأَيْتُمُ الْغِيلَانَ، فَأَذِّنُوا.

سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُوْلُ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ يُنْكِرُ أَنْ يَكُوْنَ الْحَسَنُ سَمِعَ مِنْ جَابِرٍ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--ابوہشام الرفاعی--یحییٰ بن یمان--ہشام--حسن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

(جب سفر کے دوران) سرسبز علاقہ آئے تو اپنی سواریوں کو وہاں چرنے دو اور وہاں پڑاؤ ضرور کرو اور جب بنجر جگہ ہو تو وہاں سے تیزی سے گزر جاؤ اور رات کے وقت سفر کیا کرو کیونکہ رات کے وقت مسافت کو لپیٹ دیا جاتا ہے اور راستے کے درمیان میں پڑاؤ کرنے سے بچو کیونکہ یہ سانپوں اور درندوں کی گزرگاہ ہوتی ہے اور جب تم بھٹکانے والی چیز کو دیکھو تو اذان دے دو۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے محمد بن یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے علی بن عبداللہ اس بات کا انکار کرتے تھے کہ حسن نامی راوی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہو۔

بَابُ صِفَةِ السَّيْرِ فِي الْخِصْبِ وَالْجَدْبِ وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّمَا أَمَرَ بِسُرْعَةِ السَّيْرِ فِي الْجَدْبِ كَيْ يَقْطَعَ الدَّوَابُّ الْمَرْكُوبَةُ السَّفَرَ بِنِقْيِهَا قَبْلَ تَعَجُّفٍ، فَيَذْهَبُ نَقِيُّ عِظَامِهَا مِنَ الْهُزَالِ وَالْعَجَفِ

باب 39: سرسبز اور بنجر جگہ سے گزرنے کا طریقہ

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنجر جگہ سے تیزی سے گزرنے کا حکم دیا ہے تاکہ سواری کا جانور کمزور ہونے سے پہلے ہی اپنی جسمانی طاقت کے بل بوتے پر اس راستے کو عبور کر لے۔

اس سے پہلے کہ وہ کمزور اور دبلا ہو جائے اور اس کمزوری اور دبلے پن کی وجہ سے اس کی ہڈیوں کا گودا ختم ہو جائے۔

2550 - سندِ حدیث: ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ،

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَقَّهَا، وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِنِقْيِهَا، وَإِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ، فَإِنَّهَا طَرِيقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ

2550- وأخرجه أحمد 2/337 و378، ومسلم (1926) في الإمارة: باب مراعاة مصلحة الدواب في السير والنهي عن التعريس في الطريق، والترمذي (2858) في الأدب: باب رقم (75)، وأبو داؤد (2569) في الجهاد: باب في سرعة السير والنهي عن التعريس في الطريق، والطحاوي في مشكل الآثار بتحقيقنا (115) و(116)، والبيهقي 5/256 من طرق عن سهيل بن أبي صالح، بهذا الإسناد. وسيكرره المؤلف برقم (2705).

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبدہ ضبی -- عبدالعزیز ابن محمد دراوردی -- سہیل -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم سرسبز زمین پر سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا حق دو (یعنی انہیں چرنے کا موقع دو)

اور جب تم قحط سالی والی سرزمین پر سفر کرو تو وہاں سے تیزی سے گزر جاؤ اور جب تم رات کے وقت پڑاؤ کرو تو راستے کے درمیان میں پڑاؤ کرنے سے بچو کیونکہ یہ جانوروں کی گزرگاہ ہوتی ہے اور رات کے وقت حشرات کا ٹھکانہ ہوتی ہے۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ ضَرْبِ الدَّوَابِّ عَلَى الْوَجْهِ، وَفِيهِ مَا دَلَّ عَلَى اَنَّ الضَّرْبَ عَلَى غَيْرِ الْوَجْهِ مُبَاحٌ

باب **40**: جانور کے منہ پر مارنے کی ممانعت اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے منہ کے علاوہ کسی اور جگہ پر مارنا مباح ہے

2551 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ، وَعَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: "فِيْ اَخْبَارِ جَابِرٍ فِيْ قِصَّةِ الْبَعِيْرِ الَّذِيْ ابْتَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَعْيَا جَمَلِيْ فَنَخَسَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَضِيْبٍ اَوْ ضَرَبَهُ. دَلَالَةٌ عَلَى اَنَّ ضَرْبَ الدَّوَابِّ عَلَى غَيْرِ الْوَجْهِ مُبَاحٌ، خَرَّجْتُ تِلْكَ الْاَخْبَارَ فِيْ كِتَابِ الْبُيُوْعِ"

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- محمد بن معمر بن ربعی قیسی -- محمد ابن بکر برسانی -- ابن جریج -- ابوزبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر نشان لگانے اور چہرے پر مارنے سے منع کیا ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جو یہ روایت نقل کی ہے اس میں ایک اونٹ کا قصہ ہے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خریدا تھا جس کے بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بتایا تھا: میرا یہ اونٹ تھکاوٹ کا شکار ہو گیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھڑی سے چبھوا تھا یا اسے مارا تھا۔

یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے جانور کے چہرے کے علاوہ دوسری جگہ پر مارنا مباح ہے میں نے یہ تمام روایات کتاب البیوع میں نقل کر دی ہیں۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ رُكُوْبِ الْجَلَّالَةِ مِنَ الدَّوَابِّ الْمَرْكُوْبَةِ

باب **41**: جانوروں میں سے گندگی کھانے والے جانوروں پر سوار ہونے کی ممانعت

2552 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، ثَنَا اَسَدٌ يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰى، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ،

عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَا، وَعَنْ رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ، وَالْمُجَثَّمَةِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يُرِيدُ وَنَهٰى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ، وَالْمُجَثَّمَةُ هِيَ الْمَصْبُوْرَةُ الَّتِيْ تُرْبَطُ فَتُرْمٰى حَتّٰى تُقْتَلَ، قَدْ اَمْلَيْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْاَطْعِمَةِ اَوْ كِتَابِ الْجِهَادِ، وَاَخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --نصر بن مرزوق-- اسد ابن موسیٰ-- حماد بن سلمہ-- قتادہ-- عکرمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے منہ سے پانی لگا کر پینے سے اور جلالہ اور مجثمہ پر سوار ہونے سے منع کیا ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:)

ان کا مطلب یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ سے منع کیا ہے۔ مجثمہ اس بندھے ہوئے جانور کو کہتے ہیں' جسے باندھ دیا جائے اور اس پر تیراندازی کر کے اسے مار دیا جائے (یعنی اس پر نشانے بازی کی جائے)

میں نے کتاب الاطعمہ اور کتاب الجہاد میں اس بارے میں روایات املاء کروائی ہیں' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایات بھی منقول ہیں' آپ نے اس بات سے منع کیا ہے' کسی جانور کو باندھ کو مارا جائے (یعنی اس پر نشانے بازی کر کے اسے مارا جائے)

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ صُحْبَةِ الرُّفْقَةِ الَّتِيْ يَكُوْنُ فِيْهَا الْكَلْبُ اَوِ الْجَرَسُ اِذِ الْمَلَائِكَةِ لَا تَصْحَبُهَا

باب 42: ایسے لوگوں کے ساتھ سفر کرنے کی ممانعت جن کے درمیان کتا یا گھنٹی موجود ہو کیونکہ فرشتے ایسے لوگوں کے ساتھ نہیں ہوتے ہیں

2553 - سندِ حدیث: ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متن حدیث: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَصْحَبُ رُفْقَةً فِيْهَا جَرَسٌ اَوْ فِيْهَا كَلْبٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --یوسف بن موسیٰ-- جریر-- سہیل-- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

فرشتے ایسے رفقاء (یعنی قافلے والوں) کے ساتھ نہیں رہتے جن میں گھنٹی ہو' یا جن کے ساتھ کتا ہو۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى اَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَصْحَبُ رُفْقَةً فِيْهَا جَرَسٌ اِذِ الْجَرَسُ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ

باب **43**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ فرشتے ایسے ساتھیوں کے ساتھ نہیں ہوتے ہیں جن کے درمیان گھنٹی موجود ہو کیونکہ گھنٹی شیطان کا باجہ ہے

2554 - سندِ حدیث: ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْجَرَسُ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان -- ابن وہب -- سلیمان ابن بلال -- علاء -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گھنٹی شیطان کا باجہ ہے''۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّلْجَةِ بِاللَّيْلِ اِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَطْوِي الْاَرْضَ بِاللَّيْلِ فَيَكُوْنُ السَّيْرُ بِاللَّيْلِ اَقْطَعَ لِلسَّفَرِ

باب **44**: رات کے وقت سفر کرنے کا مستحب ہونا کیونکہ اللہ تعالیٰ رات کے وقت زمین کو لپیٹ دیتا ہے' اور رات کے وقت مسافت جلدی طے ہو جاتی ہے

2555 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَسْلَمَ، ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ.

اسنادِ دیگر: ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْخَزَّازُ، وَاَبُو بِشْرٍ قَالَا: ثَنَا رُوَيْمُ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ بِمِثْلِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن اسلم -- قبیصہ بن عقبہ -- لیث -- عقیل -- ابن شہاب زہری (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم پر رات کے وقت سفر کرنا لازم ہے' کیونکہ رات کے وقت (مسافت کو لپیٹ دیا جاتا ہے)''

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنِ التَّعْرِيسِ عَلٰى جَوَادِ الطَّرِيْقِ

باب 45: راستے کے درمیان میں رات کے وقت پڑاؤ کرنے کی ممانعت

2556 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدِ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: إِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ، فَاِنَّهَا طَرِيْقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ ضبی -- عبدالعزیز بن محمد دراوردی -- سہیل -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

رات کے وقت پڑاؤ کرو تو راستے کے درمیان سے اجتناب کرو کیونکہ یہ جانوروں کی گزرگاہ ہوتی ہے' اور رات کے وقت حشرات الارض کا ٹھکانہ ہوتی ہے۔

2557 - سندِ حدیث: ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ سُهَيْلٍ بِمِثْلِهٖ وَقَالَ: اِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ؛ فَاِنَّهٗ مَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- سہیل کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''جب تم رات کے وقت پڑاؤ کرو تو راستے کے درمیان پڑاؤ کرنے سے بچو کیونکہ یہ رات کے وقت حشرات الارض کا ٹھکانہ ہوتی ہے''۔

بَابُ صِفَةِ النَّوْمِ فِي الْعُرْسِ

باب 46: رات کے وقت پڑاؤ میں سونے کا طریقہ

2558 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ:

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ، وَاِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَيْهِ نَصْبًا، وَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى كَفَّيْهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- ابونعمان -- حماد بن سلمہ -- حمید -- بکر بن عبداللہ -- بن رباح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

2557– واخرجه مسلم (1926) في الإمارة: باب مراعاة مصلحة الدواب في السير، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 9/396، والبيهقي 5/256، والبغوي (2684) من طرق عن جرير، بهذا الإسناد.

نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت پڑاؤ کرتے تھے تو آپ دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے تھے اور جب آپ صبح سے کچھ دیر پہلے پڑاؤ کرتے تھے تو آپ اپنی کلائیوں کو کھڑا رکھتے تھے اور اپنا سر اپنی ہتھیلیوں پر رکھ لیتے تھے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ سَيْرِ اَوَّلِ اللَّيْلِ

باب 47: رات کے ابتدائی حصے میں سفر کرنے کا ناپسندیدہ ہونا

2559 - سندِ حدیث: ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَقِلُّوا الْخُرُوْجَ اِذَا هَدَاَتِ الرِّجْلُ، اِنَّ اللّٰهَ يَبُثُّ فِيْ لَيْلِهِ مِنْ خَلْقِهِ مَا شَاءَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- محمد بن اسحاق -- محمد بن ابراہیم بن حارث -- عطاء بن یسار (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

جب پاؤں کی حرکت ختم ہو جائے (یعنی رات کے ابتدائی حصے میں) باہر کم نکلو کیونکہ (اس وقت میں) اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہے (زمین پر) پھیلا دیتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ تَوْقِيْتِ اَوَّلِ اللَّيْلِ الَّذِيْ كُرِهَ الْاِنْتِشَارُ وَالْخُرُوْجُ فِيْهِ

باب 48: رات کے اس ابتدائی حصے کے تعین کا تذکرہ جس میں پھیلنا اور باہر نکلنا ناپسندیدہ ہے

2560 - سندِ حدیث: ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيْفَةَ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَكُفُّوْا مَوَاشِيَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ مِنْ عِنْدِ غُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلٰى اَنْ تَذْهَبَ قَالَ لَنَا يُوْسُفُ: فَحْوَةُ الْعِشَاءِ.

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَهٰذَا - عِلْمِيْ - تَصْحِيْفٌ، اِنَّمَا هُوَ فَحْوَةُ الْعِشَاءِ اشْتَدَّ الظَّلَامُ هٰكَذَا قَالَ غَيْرُ يُوْسُفَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ فَحْوَةٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- فطر بن خلیفہ -- ابوزبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے جانوروں اور اپنے گھر والوں کو سورج غروب ہونے کے بعد سے لے کر انتہائی تاریکی ہو جانے تک باہر جانے سے روک کر رکھو''۔

یوسف نامی راوی نے روایت میں لفظ ''فَحْوَةُ'' استعمال کیا ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میرے علم کے مطابق یہ غلطی ہوئی ہے اصل لفظ ''فَحْوَةُ الْعِشَاءِ '' ہے جس سے مراد اندھیرے کا زیادہ ہو جانا ہے۔

یوسف نامی راوی کے علاوہ دیگر تمام راویوں نے اس روایت میں لفظ فَحْوَةٌ استعمال کیا ہے۔

بَابُ وَصِيَّةِ الْمُسَافِرِ بِالتَّكْبِيرِ عِنْدَ صُعُودِ الشَّرَفِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ الْهُبُوطِ

باب 49: مسافر کو بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر کہنے اور نیچے اترتے وقت ''سبحان اللہ'' کہنے کی تلقین

2561 - سندِ حدیث: ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ سَفَرًا، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِيْ قَالَ: اُوصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالتَّكْبِيرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ، فَلَمَّا مَضَى قَالَ: اَللّٰهُمَّ ازْوِ لَهُ الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --سلم بن جنادہ قرشی --وکیع --اسامہ بن زید --سعید مقبری (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ سفر پر جانا چاہتا تھا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی تلقین کرتا ہوں اور ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے تکبیر کہنے کی تلقین کرتا ہوں''۔

جب وہ شخص چلا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! تو اس کے لئے زمین کو لپیٹ دے اور اس کے لئے سفر کو آسان کردے''۔

2562 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، ثَنَا حَصِينُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا، وَاِذَا هَبَطْنَا سَبَّحْنَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن منذر --ابن فضیل --حصین بن عبدالرحمٰن --سالم بن ابوجعد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''ہم جب کسی بلندی پر چڑھتے تھے تو ''اللہ اکبر'' پڑھا کرتے تھے اور جب نیچے کی طرف اترتے تھے تو ''سبحان اللہ'' پڑھتے تھے''۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ بِالتَّكْبِيرِ عِنْدَ صُعُودِ الشَّرَفِ فِي الْأَسْفَارِ

باب 50: سفر کے دوران بلندی پر چڑھتے وقت پست آواز میں تکبیر کہنے کا مستحب ہونا

2563 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثَنَا أَبُو نَعَامَةَ السَّعْدِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ، فَلَمَّا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَكَبَّرُوا تَكْبِيرَةً فَرَفَعُوا بِهَا أَصْوَاتَهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَصَمَّ، وَلَا غَائِبٍ وَهُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُؤُوسِ رَوَاحِلِكُمْ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- مرحوم بن عبدالعزیز -- ابونعامہ سعدی -- ابوعثمان نہدی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ میں شریک ہوئے جب مدینہ منورہ کے آثار نظر آئے تو لوگوں نے تکبیر کہی اور بلند آواز میں کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار بہرہ نہیں ہے اور غیر موجود نہیں ہے وہ تمہارے اور تمہاری سواریوں کے سروں کے درمیان (یعنی تمہارے انتہائی قریب ہے)"۔

بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ عِنْدَ تَعْرِيسِ النَّاسِ بِاللَّيْلِ

باب 51: جب لوگ رات کے وقت پڑاؤ کیے ہوئے ہوں اس وقت نماز پڑھنے کی فضیلت

2564 - سندِ حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا مُحَمَّدٌ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ، وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ، أَمَّا الَّذِينَ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ، فَقَوْمٌ سَارُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَى أَحَدِهِمْ مِمَّا يَعْدِلُ بِهِ نَزَلُوا فَوَضَعُوا رُءُوسَهُمْ، فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِي، وَيَتْلُو آيَاتِي ." فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- محمد -- شعبہ -- منصور -- ربعی بن حراش -- زید بن ظبیان حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

تین لوگ ایسے ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے اور تین لوگ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔

جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے تو ایک وہ (شخص ہے کہ کچھ لوگ) رات بھر سفر کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب نیند ان کے نزدیک ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو جاتی ہے تو وہ پڑاؤ کر لیتے ہیں اپنے سر رکھتے ہیں اور (سو جاتے ہیں) تو ایک شخص کھڑا ہو کر میری بارگاہ میں مناجات کرتا ہے اور میری آیات کی تلاوت کرتا ہے"۔ اس کے بعد راوی نے (پوری)

حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْقُرٰى اللَّوَاتِىْ يُرِيْدُ الْمَرْءُ دُخُوْلَهَا

باب 52: جس بستی میں آدمی داخل ہونا چاہتا اسے دیکھ کر دعا مانگنا

2565 - سندِحدیث: ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ مَرْوَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ كَعْبًا، حَدَّثَهُ،

متنِ حدیث: اَنَّ صُهَيْبًا صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرَ قَرْيَةً يُرِيْدُ دُخُوْلَهَا اِلَّا قَالَ حِيْنَ يَرَاهَا: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ، وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ، فَاِنَّا نَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ، وَخَيْرَ اَهْلِهَا وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- حفص بن میسرہ -- موسیٰ بن عقبہ -- عطاء بن ابومروان -- اپنے والد کے حوالے سے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بستی کے اندر تشریف لے جانا چاہتے تو جیسے ہی آپ کو وہ بستی نظر آتی تھی تو آپ اسے دیکھ کر یہ دعا پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! اے آسمانوں اور ہر اس چیز کے پروردگار جس پر ان آسمانوں نے سایہ کیا ہوا ہے۔ اے سات زمینوں اور ہر اس چیز کے پروردگار! جنہیں ان زمینوں نے اٹھایا ہوا ہے اے شیاطین اور ہر اس شخص کے پروردگار جنہیں وہ گمراہ کر دیتے ہیں اے ہواؤں اور ہر اس چیز کے پروردگار جنہیں وہ ہوائیں بکھیر دیتی ہیں۔

ہم تجھ سے اس بستی کی بھلائی اس کے رہنے والوں کی بھلائی مانگتے ہیں اور اس بستی کے شر اور اس کے رہنے والوں کے شر اور اس میں موجود چیزوں کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں''۔

بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ عِنْدَ نُزُوْلِ الْمَنَازِلِ

باب 53: کسی جگہ پر پڑاؤ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنا

2566 - سندِحدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَخْبَرَنَا اَبِىْ، وَشُعَيْبٌ قَالَا: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ،

2565- وأخرجه ابن السني في "عمل اليوم والليلة" (525) عن محمد بن الحسن بن قتيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة" (544)، والحاكم 1/446 و2/100-101، والبيهقي 5/252 من طرق عن ابن وهب، عن حفص بن ميسرة، به. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه الطبراني (7299) من طريق سويد بن سعيد، عن حفص بن ميسرة، به. قال الهيثمي في "المجمع" 10/135: رجاله رجال الصحيح غير عطاء بن أبي مروان وأبيه، وكلاهما ثقة. وأخرجه النسائي (543) من طريق سليمان، عن أبي سهل بن مالك، عن أبيه، عن كعب.

عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِى حَبِيبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ، اَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِى وَقَّاصٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةَ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: "مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا، ثُمَّ قَالَ: اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ، حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن عبداللہ بن عبدحکم-- اپنے والد اورشعیب--لیث--یزید بن ابوحبیب-- حارث بن یعقوب--یعقوب بن عبداللہ--بسر بن سعید--حضرت سعد بن ابووقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی جگہ پر پڑاؤ کرے اور پھر یہ پڑھ لے۔

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی ہراس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے اس نے پیدا کیا ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچائے گی جب تک وہ اس منزل سے آگے کوچ نہیں کرجاتا۔

2567 - سندِحدیث: ثَنَا بِهِ يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِى عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِى حَبِيبٍ، وَالْحَارِثُ بْنُ يَعْقُوبَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--یہ یونس بن عبدالاعلیٰ--ابن وہب--عمرو بن حارث--یزید بن ابوحبیب اور حارث بن یعقوب--یعقوب بن عبداللہ بن اشج کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

انہوں نے بھی اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

بَابُ تَوْدِيعِ الْمَنَازِلِ بِالصَّلَاةِ

باب **54**: نماز پڑھ کر پڑاؤ کی جگہ سے رخصت ہونا

2568 - سندِحدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ الْكَاتِبُ، وَكَانَ لَهُ مُرُوءَةٌ وَعَقْلٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

2567- اخرجه مسلم (2708) (55) في الذكر والدعاء : باب التعوذ من سوء القضاء و درك الشقاء وغيره، وابن ماجه (3547) في الطب: باب الفزع والأرق وما يتعوذ منه، وابن خزيمة (2567) من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد وأخرجه أحمد 6/377، والنسائي في "اليوم والليلة" (560) –وعنه ابن السني (533) – ومسلم (2708) ، والترمذي (3437) في الدعوات: باب ما جاء ما يقول الرجل إذا نزل منزلاً، والبيهقي 5/253 من طرق عن الليث، عن يزيد بن أبي حبيب، به. وأخرجه أحمد 6/377 من طريق ابن لهيعة، عن يزيد، به . وأخرجه مالك 2/978 –وعنه عبد الرزاق (9261) – وأحمد 6/377، والنسائي (561) ، والدارمي 2/287 من طرق عن خولة بنت حكيم. وأخرجه عبد الرزاق (9260) ، والنسائي (561) من طريق ابن عجلان، عن يعقوب بن عبد الله، عن سعيد بن المسيب مرسلاً.

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا اِلَّا وَدَّعَهُ بِرَكْعَتَيْنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن ابوصفوان ثقفی --عبدالسلام بن ہاشم --عثمان بن سعد الکاتب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی جگہ پڑاؤ کرتے تو وہاں سے روانہ ہونے سے پہلے دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَيْرِ الْوَحْدَةِ بِاللَّيْلِ

باب 55: رات کے وقت تنہا سفر کرنے کی ممانعت

2569 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يَقُوْلُ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ لَمْ يَسِرِ الرَّاكِبُ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ اَبَدًا.

اسنادِ دیگر: وَحَدَّثَنَاهُ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ، ثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ اَبِيْهِ بِهٰذَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ابواشعث احمد بن مقدام --بشر ابن مفضل --عاصم ابن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب --اپنے والد --حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اکیلے سفر کرنے کے بارے میں اگر لوگوں کو اس چیز کا پتہ چل جائے جس کا مجھے پتہ ہے تو کوئی بھی سوار رات کے وقت تنہا سفر نہ کرے''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2568– واخرجه الترمذی "2568" فی صفة الجنة: باب رقم "25"، وابن خزيمة "2456" عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد . قال الترمذی: هذا حديث صحيح .اواخرجه أحمد 5/153، والنسائی 5/84 فی الزكاة: باب ثواب من يعطی، وفی "الكبری" كما فی "التحفة" 9/161 من طريق محمد بن جعفر، به . واخرجه أحمد 5/153، والحاكم 2/113 من طريقين عن منصور، به. وصححه الحاكم ووافقه الذهبی .اواخرجه أحمد 5/176، والطيالسی "468"، والطبرانی "1637"، والبيهقی 9/160 من طرق عن الأسود بن شيبان، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ.

2569– واخرجه أحمد 2/24 و60، وابن ابی شيبة 9/38 و 12/521– 522 وعنه ابن ماجه (3768) فی الأدب: باب كراهية الوحدة، عن وكيع، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/23 و86 و120، والدارمی 2/287، والبخاری (2998) فی الجهاد: باب السير وحده، والترمذی (1673) فی الجهاد: باب ما جاء فی كراهية أن يسافر الرجل وحده، والحاكم 2/101، والبيهقی 5/257 من طرق عن عاصم، به. وقال الحاكم: صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبی.!! واخرجه أحمد 2/112، والنسائی فی السير كما فی "التحفة" 6/38 من طريق عمر بن محمد – أخی عاصم بن محمد، عن أبيه، به.

بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَيْرِ الِاثْنَيْنِ

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَا دُوْنَ الثَّلَاثِ مِنَ الْمُسَافِرِينَ فَهُمْ عُصَاةٌ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ الْوَاحِدَ شَيْطَانٌ، وَالِاثْنَانِ شَيْطَانَانِ، وَيُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ مَعْنَى قَوْلِهِ: شَيْطَانٌ أَوْ عَاصِي، كَقَوْلِهِ شَيَاطِيْنَ أَوْ عَاصِي، كَقَوْلِهِ شَيَاطِيْنَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ، وَمَعْنَاهُ: عُصَاةُ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ "

باب 56: دوآدمیوں کے سفر کرنے کی ممانعت

اوراس بات کی دلیل کہ جومسافر دو سے کم ہوں' تو وہ نافرمان ہوتے ہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشادفرمائی ہے ''ایک آدمی شیطان ہوتا ہے دوآدمی دوشیطان ہوتے ہیں'' تو اس بات کا امکان موجود ہے' نبی اکرم ﷺ کے فرمان ''شیطان'' سے مرادنافرمان شخص ہو۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''انسانوں اورجنوں کے شیطان''۔

اس سے مراد یہ ہے' جنوں اورانسانوں کے نافرمان لوگ۔

2570 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: الْوَاحِدُ شَيْطَانٌ وَالِاثْنَانِ شَيْطَانَانِ، وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ .

اسنادِدیگر: قَالَ بُنْدَارٌ: قَالَ: ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار اورعبد اللہ بن ہاشم -- یحییٰ ابن سعید -- ابن عجلان -- عمرو بن شعیب -- اپنے والد -- اپنے دادا (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے:

''اکیلا (مسافر) شیطان ہوتا ہے' دوبھی شیطان ہوتے ہیں اورتین سوار ہوتے ہیں''۔

بندارنامی راوی کہتے ہیں: ابن عجلان نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے۔

بَابُ دُعَاءِ الْمُسَافِرِ عِنْدَ الصَّبَاحِ

باب 57: صبح کے وقت مسافر کا دعا مانگنا

2571 - سندِحدیث: ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَيْضًا يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ بِلَالٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، أَيْضًا نا أَبُو مُصْعَبٍ، نا أَبُو ضَمْرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَبَدَا لَهُ الْفَجْرُ قَالَ: سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا، رَبَّنَا صَاحِبْنَا، فَأَفْضِلْ عَلَيْنَا سِتْرًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ، يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَرْفَعُ صَوْتَهُ. هٰذَا حَدِيْثُ أَبِي ضَمْرَةَ، وَلَمْ يَقُلْ فِي حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ، وَابْنِ أَبِي حَازِمٍ: وَنِعْمَتِهِ، وَقَالَ فِي حَدِيْثِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ: وَحُسْنِ بَلَائِهِ يَقُوْلُ: ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ لَيْسَ مِنْ شَرْطِنَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ، وَإِنَّمَا خَرَّجْتُ هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، وَعَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، فَكُتِبَ هٰذَا إِلٰى جَنْبِهِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --یونس بن عبدالاعلیٰ --ابن وہب --سلیمان بن بلال --سہیل بن ابوصالح --(یہاں تحویلِ سند ہے) --محمد بن یحییٰ --ابومصعب احمد بن ابوبکر زہری --عبدالعزیز بن ابوحازم --عبداللہ بن عامر (یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن یحییٰ --ابومصعب --ابوضمرہ --عبداللہ بن عامر --سہیل بن ابوصالح --اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کر رہے ہوتے اور آپ کے سامنے صبح صادق ہو جاتی' تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

''سننے والے نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی نعمت اور اس نے ہم پر جو آزمائش ڈالی ہے اس کے بارے سن لیا۔ ہمارا پروردگار! ہمارے ساتھ ہے (تو اے پروردگار) تو جہنم سے رکاوٹ ہمیں عطا کر دے (یعنی ہمیں جہنم سے بچالے)''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے تھے اور بلند آواز میں پڑھتے تھے۔

یہ روایت ابوضمرہ نامی راوی کی نقل کردہ ہے۔

سلیمان اور ابن ابوحازم نامی راوی نے اپنی روایت میں لفظ ''اس کی نعمت'' کے الفاظ استعمال نہیں کیے۔

ابن ابوحازم نے اپنی روایت میں لفظ ''اس کی آزمائش'' کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

اور یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا تین مرتبہ پڑھتے تھے''۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبداللہ بن عامر نامی راوی ہماری اس کتاب کی شرائط کے مطابق نہیں ہیں' لیکن میں نے یہ روایت سلیمان بن بلال کے حوالے سے سہیل بن ابوصالح کے حوالے سے نقل کی ہے۔ اس لیے اسے اس کے پہلو میں نوٹ کر لیا گیا ہے۔

بَابُ صِفَةِ الدُّعَاءِ بِاللَّيْلِ فِي الْأَسْفَارِ

باب 58: سفر کے دوران رات کے وقت دعا مانگنے کا طریقہ

2572 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْوَلِيدِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا أَوْ سَافَرَ فَأَدْرَكَهُ اللَّيْلُ قَالَ: يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكِ اللّٰهُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيكِ، وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيكِ، وَشَرِّ مَا دَبَّ عَلَيْكِ، أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ أَسَدٍ وَأَسْوَدَ وَحَيَّةٍ وَعَقْرَبٍ مِنْ سَاكِنِي الْبَلَدِ، وَمِنْ شَرِّ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- ابومغیرہ -- صفوان بن عمرو -- شریح بن عبید حضرمی -- زبیر بن ولید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ جب کسی غزوے میں تشریف لے جاتے یا سفر پر جاتے اور رات کا وقت ہو جاتا تو آپ یہ دعا مانگتے تھے۔

''اے زمین! میرا اور تمہارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے میں تمہارے شر سے' اور تمہارے اندر موجود چیزوں کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور تمہارے اندر پیدا کی جانے والی ہر چیز کے شر سے اور تمہارے اوپر چلنے والی ہر چیز کے شر سے (اللہ کی پناہ مانگتا ہوں)

اور میں ہر شیر' اژدھے' سانپ' بچھو کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور شہر میں رہنے والوں کے شر سے اور پیدا کرنے والے اور جو پیدا ہوا ہے اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

بَابُ تَقْلِيدِ الْبُدْنِ وَإِشْعَارِهَا عِنْدَ السَّوْقِ

باب 59: قربانی کے اونٹ ہانک کر ساتھ لے جانے کے وقت ان کی گردن میں ہار ڈالنا اور ان پر مخصوص طریقے سے نشان لگانا

2573 - سند حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ . لَمْ يَذْكُرِ الْمَخْزُومِيُّ هَاتَيْنِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء عطار اور سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی -- سفیان -- ابن شہاب زہری -- عروہ (کے حوالے سے) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''میں نبی اکرم ﷺ کے قربانی کے جانوروں کے لئے اپنے ان دو ہاتھوں کے ساتھ ہار تیار کیا کرتی تھی''۔

مخزومی نامی راوی نے لفظ ''ان دو'' نقل نہیں کیا۔

2574 - سند حدیث: ثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ:

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّدَ هَدْيَهُ وَأَشْعَرَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --یعقوب دورقی --عثمان بن عمر --مالک بن انس --عبداللہ بن ابوبکر --عمرہ-- کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قربانی کے جانور کو ہار بھی پہنایا اور اس پر نشان بھی لگایا''۔

بَابُ اِشْعَارِ الْبُدْنِ فِیْ شَقِّ السَّنَامِ الْاَيْمَنِ وَسَلْتِ الدَّمِ عَنْهَا، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اِشْعَارَ الْبُدْنِ مُثْلَةٌ، فَسَمَّى سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُثْلَةً بِجَهْلِهٖ

باب 60: قربانی کے اونٹوں کی کوہان کے دائیں طرف نشان لگایا جائے گا وہاں سے خون نکال دیا جائے گا

یہ اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے' قربانی کے اونٹ کا شعار کرنا مثلہ کرنے کے مترادف ہے۔ اس نے اپنی لاعلمی کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو مثلہ کا نام دیا ہے۔

2575 - سندِحدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي حَسَّانَ الْاَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ، وَاَمَرَ بِبُدْنِهِ اَنْ تُشْعَرَ مِنْ شِقِّهَا الْاَيْمَنِ، وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ وَسَلَتَ عَنْهَا الدَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --بندار --یحییٰ بن سعید --شعبہ --قتادہ --ابوحسان اعرج اکے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی۔ آپ نے اپنے قربانی کے اونٹوں کے لیے حکم دیا' ان کے بائیں پہلو پر نشان لگا دیا جائے پھر آپ نے انہیں دو جوتوں کا ہار پہنایا اور ان کا خون صاف کیا۔

2576 - سندِحدیث: ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ، غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ:

متنِ حدیث: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْعَرَ الْهَدْيَ فِي شِقِّ السَّنَامِ الْاَيْمَنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --سلم بن جنادہ --وکیع --ہشام دستوائی --قتادہ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قربانی کے اونٹوں کی کوہان کے دائیں طرف نشان لگایا تھا''۔

بَابُ الْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ قَبْلَ اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهُ

باب 61: جب قربانی کا جانور اپنے مخصوص مقام تک پہنچنے سے پہلے تھک جائے (تو اس کا حکم کیا ہوگا)

2577 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: حَدَّثَنِي نَاجِيَةُ الْخُزَاعِيُّ، صَاحِبُ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنْ بُدْنِي؟ فَاَمَرَنِي اَنْ اَنْحَرَ كُلَّ بَدَنَةٍ عَطِبَتْ، ثُمَّ يُلْقَى نَعْلُهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ يُخَلَّى بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ فَيَاْكُلُونَهَا "

اختلافِ روایت: وَقَالَ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ، عَنْ نَاجِيَةَ، وَقَالَ: قَالَ: وَانْحَرْهُ وَاغْمِسْ نَعْلَهُ فِي دَمِهِ وَاضْرِبْ بِهَا صَفْحَتَهُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علاء بن کریب -- عبدالرحیم ابن سلیمان (یہاں تحویلِ سند ہے) -- سلم بن جنادہ -- وکیع (یہ سب حضرات) ہشام بن عروہ ان کے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

"نبی اکرم ﷺ کے قربانی کے اونٹوں کے نگران حضرت ناجیہ خزاعی بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: میرے ان اونٹوں میں سے جو تھک کر سفر کے قابل نہ رہے اس کے ساتھ کیا سلوک کروں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں تھک جانے والے ہر قربانی کے جانور کو ذبح کردوں پھر اس کا جوتا اس کے خون میں ڈالوں اور پھر اسے لوگوں کے لئے چھوڑ دوں وہ خود ہی اسے کھا لیں گے"۔

وکیع نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ نقل کیا ہے:

یہ روایت حضرت ناجیہ سے منقول ہے اور انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "تم اسے ذبح کردو اس کے جوتے کو اس کے خون میں ڈبو دو اور اس کے ذریعے اس کے پہلو پر نشان لگا دو"۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ اَكْلِ سَائِقِ الْبُدْنِ وَاَهْلِ رُفْقَتِهِ مِنْ لَّحْمِهَا إِذَا عُطِبَتْ وَنُحِرَتْ

باب 62: جب قربانی کا جانور تھک جائے اور اسے قربان کر دیا جائے تو اسے ساتھ لے کر جانے والے شخص اور اس کے رفقاء کے لیے اس کا گوشت کھانا منع ہے

2578 - سندِ حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ الْهُذَلِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ ذُوَيْبًا اَبَا قَبِيصَةَ الْخُزَاعِيَّ حَدَّثَهُ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهُ بِبُدْنِهِ، فَقَالَ: اِنْ عَطِبَ عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْهَا فَانْحَرْهَا وَاغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِ جَوْفِهَا، وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ رِفْقَتِكَ. وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. وَقَالَ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَ ذُؤَيْبٍ بِبُدْنٍ وَزَادَ وَاضْرِبْ صَفْحَتَهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- محمد بن جعفر -- سعید بن ابوعروبہ -- قتادہ -- سنان بن سلمہ ہذلی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابوقبیصہ خزاعی رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہمراہ قربانی کے اونٹ بھیجے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ تھک جائے اور تمہیں اس کے حوالے سے اندیشہ ہو تو تم اس کو ذبح کر دینا (اس کے گلے میں ہار کے طور پر پہنائے گئے) جوتے کو اس کے پیٹ کے خون میں ڈبو دینا اور تم اس میں سے کچھ نہ کھانا اور نہ ہی تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی اس میں سے کچھ کھائے۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ذویب کے ہمراہ قربانی کے جانور بھجوائے تھے۔

انہوں نے یہ بات اضافی نقل کی ہے: ''تم اسے اس کے پہلو میں لگا دینا''۔

بَابُ اِيْجَابِ اِبْدَالِ الْهَدْيِ الْوَاجِبِ اِذَا ضَلَّتْ - اِنْ صَحَّ الْخَبَرُ - وَلَا اَخَالُ؛ فَاِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْاَسْلَمِيِّ

باب 63: جب قربانی کا کوئی جانور گم ہو جائے تو اس کے بدلے میں دوسرا جانور دینا واجب ہے بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو اور میرا نہیں خیال کہ ایسا ہو کیونکہ میرے ذہن میں عبداللہ بن عامر اسلمی نامی راوی کے حوالے سے الجھن ہے

2579 - سند حدیث: ثَنَا الرَّبِيعُ سُلَيْمَانُ، وَصَالِحُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَا: ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، نَا الْاَوْزَاعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: مَنْ اَهْدَى تَطَوُّعًا ثُمَّ ضَلَّتْ، فَاِنْ شَاءَ اَبْدَلَهَا، وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ، وَاِنْ كَانَتْ فِي نَذْرٍ فَلْيُبْدِلْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ربیع سلیمان اور صالح بن ایوب -- بشر بن بکر -- اوزاعی -- عبداللہ بن عامر -- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص نفلی طور پر قربانی کا جانور بھیجے اور پھر وہ جانور گم ہو جائے تو اگر وہ شخص چاہے تو اس کی جگہ دوسرا بھیج دے اور اگر چاہے تو اسے چھوڑ دے لیکن اگر وہ نذر کا جانور ہو تو پھر اس کی جگہ دوسرا بھیجے۔

2580 - سند حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ، ثَنَا زِيَادٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَكَّائِيَّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ سَاقَ هَدْيًا تَطَوُّعًا فَعَطِبَ فَلَا يَأْكُلْ مِنْهُ؛ فَإِنَّهُ إِنْ أَكَلَ مِنْهُ كَانَ عَلَيْهِ بَدَلُهُ، وَلٰكِنْ لِيَنْحَرْهَا، ثُمَّ يَغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا، ثُمَّ يَضْرِبْ فِي جَنْبِهَا وَإِنْ كَانَ هَدْيًا وَّاجِبًا، فَلْيَأْكُلْ إِنْ شَاءَ ؛ فَإِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْ قَضَائِهِ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هٰذَا الْحَدِيثُ مُرْسَلٌ بَيْنَ أَبِي الْخَلِيلِ، وَأَبِي قَتَادَةَ رَجُلٌ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن عبداللہ بن بزیع --زیاد بن عبداللہ بکائی --محمد بن عبدالرحمن ابن ابولیلیٰ--عطاء-- ابوخلیل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نفلی طور پر قربانی کا جانور بھیجے اور وہ جانور ہلاک ہو جائے' تو وہ شخص خود اس میں سے کچھ نہ کھائے کیونکہ اگر اس نے اس میں سے کچھ کھالیا' تو اس کا بدل دینا لازم ہوگا۔ اسے چاہیے کہ اس جانور کو ذبح کر کے اس کا جوتا اس کے خون میں ڈبوئے اور پھر اس کے پہلو پر نشان لگا دے لیکن اگر وہ کوئی لازمی قربانی تھی' تو پھر اگر وہ چاہے' تو اس میں سے کھا سکتا ہے۔

ایسی صورت میں' اس پر اس کی قضا دینا تو لازم ہی ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت ''مرسل'' ہے' کیونکہ ابوخلیل اور ابوقتادہ نامی راوی کے درمیان ایک اور شخص بھی ہے۔

بَابُ التَّطَيُّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَ ذٰلِكَ، وَخَالَفَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 64: احرام باندھنے کے وقت خوشبو لگانا یہ اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اسے مکروہ قرار دیتا ہے اور اس کا موقف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف ہے

2581 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

متن حدیث: رَأَيْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ بِيَدَيْهَا: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ

2580– وهو في "الموطأ" 1/328 في الحج: باب ماجاء في الطيب في الحج . وأخرجه الشافعي 1/297، والبخاري 1539 في الحج: باب الطيب عند الإحرام، ومسلم 1189 133 في الحج: باب الطيب للمحرم عند الإحرام، وابو داوٗد 1745 في المناسك: باب الطيب عند الإحرام، والطحاوي 2/130 والبيهقي 5/34، والبغوي 1863 من طريق مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي 1/297، والدارمي 2/33، والحميدي 210 و 211 و 212، وأحمد 6/39و 181 و 214و238، والبخاري 1754 في الحج: باب تطيب المرأة لزوجها، والنسائي 5/137–138، وابن ماجه 2926 في المناسك: باب الطيب عند الإحرام، وابن خزيمة 2580 و 2581، وأبو يعلى 4712، وابن الجارود 414 . والطحاوي 2/130، والبيهقي 5/34 من طرق عن عبد الرحمن بن القاسم به .وأخرجه الشافعي 1/298، وأحمد 6/107و 186و 237و258، .

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- علی بن خشرم -- ابن عیینہ -- عبدالرحمٰن بن قاسم -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

''نبی اکرم ﷺ نے جب احرام باندھا تھا تو میں نے آپ کو خوشبو لگائی تھی اور جب آپ نے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے احرام کھولا تھا (تو میں نے اس وقت بھی آپ کو خوشبو لگائی تھی)

2582 - وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الْجَبَّارِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ،

متن حدیث: سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ، وَبَسَطَتْ يَدَيْهَا: اِنِّيْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ لِحُرْمِهِ حِيْنَ اَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ اَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: " هٰذِهِ اللَّفْظَةُ حِيْنَ اَحْرَمَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ نَقُوْلُ: اِنَّ الْعَرَبَ تَقُوْلُ اِذَا فَعَلْتَ كَذَا تُرِيْدُ اِذَا اَرَدْتَ فِعْلَهُ، وَعَائِشَةُ اِنَّمَا اَرَادَتْ اَنَّهَا طَيَّبَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَادَ الْاِحْرَامَ لَا بَعْدَ الْاِحْرَامِ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَكَرْتُ، خَبَرُ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ الَّذِيْ ذَكَرْتُ فِي الْبَابِ الَّذِيْ يَلِيْ هٰذَا مَعَ الْاَخْبَارِ الَّتِيْ خَرَّجْتُهَا فِي الْكِتَابِ الْكَبِيْرِ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) عبدالجبار -- سفیان -- عبدالرحمٰن بن قاسم -- اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''میں نے اپنے ان دو ہاتھوں کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے احرام باندھنے کے وقت آپ کو خوشبو لگائی تھی اور آپ کے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے احرام کھولنے کے وقت بھی لگائی تھی''۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ کہ ''جب آپ نے احرام باندھا تھا'' یہ اس قسم سے تعلق رکھتے ہیں' جس کے بارے میں ہم یہ کہیں گے کہ عرب یہ کہتے ہیں جب تم نے ایسا کام کیا' تو مراد یہ ہوتی ہے' جب تم نے یہ کام کرنے کا ارادہ کیا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ ہے' جب نبی اکرم ﷺ نے احرام باندھنے کا ارادہ کیا اس وقت انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو خوشبو لگائی تھی۔

اس سے مراد یہ نہیں ہے' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے احرام باندھنے کے بعد خوشبو لگائی تھی۔

میں نے جو مفہوم ذکر کیا ہے اس کے صحیح ہونے کی دلیل وہ روایت ہے' جو منصور نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو میں نے اس باب میں اس کے بعد نقل کی ہے۔

باوجودیکہ میں نے اس بارے میں روایات ''الکتاب الکبیر'' میں نقل کردی ہیں۔

جب احرام باندھنا ہو' اس وقت خوشبو لگانا مستحب ہے۔ خواہ احرام باندھنے کے بعد بھی وہ خوشبو آتی رہے لیکن احرام باندھ لینے کے بعد خوشبو لگانا جائز نہیں ہے۔

صحابہ کرام' تابعین عظام اور جمہور فقہاء' محدثین اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض صحابہ کرام' بعض تابعین عظام' امام مالک اور امام محمد کے نزدیک احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگانا جائز نہیں ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّطَيُّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ بِالْمِسْكِ وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمِسْكَ طَاهِرٌ غَيْرُ نَجِسٍ، لَا عَلَى مَا زَعَمَ بَعْضُ التَّابِعِينَ أَنَّهُ مَيْتَةٌ نَجِسٌ، زَعَمَ أَنَّهُ سَقَطَ مِنْ حَيٍّ وَهُوَ مَيِّتٌ نَجِسٌ

باب **65**: احرام باندھنے کے وقت مشک کو خوشبو کے طور پر لگانے کی اجازت

اور اس بات کی دلیل کہ مشک پاک ہوتا ہے نجس نہیں ہوتا ایسا نہیں ہے جیسا کہ بعض تابعین نے یہ سمجھا ہے یہ مردار اور نجس ہے۔

وہ اس بات کے قائل ہیں' یہ زندہ جانور کے جسم سے الگ ہوتا ہے اس لئے یہ مردار اور نجس ہے۔

2583 - سندِ حدیث: ثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ قَالُوا: ثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ:

متنِ حدیث: طَيَّبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ، قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ

اسنادِ دیگر: قَالَ ابْنُ هِشَامٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَقَالَ أَحْمَدُ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَيَّبْتُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- یعقوب دورقی اور احمد بن منیع اور محمد بن ہشام -- ہشیم -- منصور ابن زاذان -- عبدالرحمٰن بن قاسم -- قاسم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی تھی اور قربانی کے دن آپ کے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے آپ کو خوشبو لگائی تھی جس میں مشک ملی ہوئی تھی''۔

احمد نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی میں نے خوشبو لگائی۔

(راوی کہتے ہیں:) یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لگائی۔

2584 - توضیح مصنف: وَفِي خَبَرِ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ أَطْيَبَ طِيبِكُمُ الْمِسْكُ. دَلَالَةٌ وَاضِحَةٌ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ نَجِسٌ

❁❁ ابونضرہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''تمہاری خوشبوؤں میں سب سے زیادہ پاکیزہ مشک ہے''۔

یہ اس بات کی واضح دلیل ہے' جو اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے: یہ ناپاک ہوتی ہے۔

2583– وأخرجه أحمد 6/186، ومسلم 1191 في الحج: باب الطيب للمحرم عند الإحرام، والترمذي 1917 في الحج: باب ما جاء في الطيب عند الإحلال قبل الزيارة، والنسائي 5/138 في المناسك: باب إباحة الطيب عند الإحرام، وابن خزيمة 2583 من طرق عن هشيم، بهذا الإسناد .

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّطَيُّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ بِطِيبٍ يَبْقَى أَثَرُهُ عَلَى الْمُتَطَيِّبِ فِي الْإِحْرَامِ

باب 66: احرام باندھنے کے وقت ایسی خوشبو استعمال کرنے کی اجازت، جس کا نشان، خوشبو لگانے والے کے احرام میں بعد میں بھی باقی رہے

2585 - سندِ حدیث: ثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي رَأْسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- منصور -- ابراہیم -- اسود (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

گویا میں اس وقت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے۔

2586 - سندِ حدیث: ثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَقَدْ رَأَيْتُ الطِّيبَ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَيُلَبِّي

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- اعمش -- ابراہیم -- اسود کے حوالے سے نقل کرتے ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

"میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی (چمک) دیکھی ہے۔ آپ اس وقت تلبیہ پڑھ رہے تھے۔

2587 - سندِ حدیث: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثَنَا رَوْحٌ، ثَنَا شُعْبَةُ، ثَنَا الْحَكَمُ، وَحَمَّادٌ، وَمَنْصُورٌ، وَسُلَيْمَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

اختلافِ روایت: قَالَ سُلَيْمَانُ: فِي شَعْرٍ، وَقَالَ مَنْصُورٌ: فِي أُصُولِ الشَّعْرِ، وَقَالَ الْحَكَمُ، وَحَمَّادٌ: فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- حسن بن محمد زعفرانی -- روح -- شعبہ -- حکم اور حماد اور منصور اور سلیمان -- ابراہیم -- اسود -- کے حوالے سے نقل کرتے ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

"گویا میں اس وقت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے۔

سلیمان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ کے بالوں میں'' جبکہ منصور نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''نبی اکرم ﷺ کے بالوں کی جڑوں میں (خوشبو) دیکھ رہی ہوں''۔

جبکہ حکم اور حماد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ کے سر کی مانگ ہیں''۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الِاغْتِسَالِ بَعْدَ التَّطَيُّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ مَعَ اسْتِحْبَابِ جِمَاعِ الْمَرْءِ امْرَاَتَهُ إِذَا أَرَادَ الْإِحْرَامَ كَيْ يَكُوْنَ أَقَلَّ شَهْوَةٍ لِجِمَاعِ النِّسَاءِ فِي الْإِحْرَامِ، إِذَا كَانَ حَدِيْثَ عَهْدٍ بِجِمَاعٍ

باب 67: احرام باندھتے وقت خوشبو لگانے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے

نیز جب آدمی احرام باندھنے کا ارادہ کرے اس وقت اس کا اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنا بھی مستحب ہے تاکہ احرام کے دوران بیوی کے ساتھ صحبت کرنے کے حوالے سے اس کی شہوت کم ہو جائے۔

کیونکہ بیوی کے ساتھ صحبت کیے ہوئے درمیان میں زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہوگا۔

2588 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيْهِ:

متنِ حدیث: أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الطِّيْبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ، فَقَالَ: لَأَنْ أَتَطَلَّى بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذَٰلِكَ قَالَ: فَذَكَرْتُهُ لِعَائِشَةَ، فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَطُوْفُ عَلَى نِسَائِهِ، ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَحُ طِيْبًا.

آراءِ فقہاء: سَمِعْتُ الرَّبِيْعَ يَقُوْلُ: سُئِلَ الشَّافِعِيُّ عَنِ الذُّبَابَةِ تَقَعُ عَلَى النَّتْنِ، ثُمَّ تَطِيْرُ فَتَقَعُ عَلَى ثَوْبِ الْمَرْءِ، فَقَالَ الشَّافِعِيُّ: يَجُوْزُ أَنْ تَيْبَسَ أَرْجُلُهَا فِي طَيَرَانِهَا، فَإِنْ كَانَ كَذٰلِكَ، وَإِلَّا فَالشَّيْءُ إِذَا ضَاقَ اتَّسَعَ"

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- یحییٰ بن سعید اور محمد بن ابوعدی -- شعبہ -- ابراہیم بن منتشر -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

''انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احرام باندھنے کے قریب خوشبو لگانے کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: میں تارکول مل لوں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے' کہ میں ایسا کروں (یعنی خوشبو لگاؤں)

راوی کہتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا' تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم کرے میں خود نبی اکرم ﷺ کو خوشبو لگایا کرتی تھی پھر آپ اپنی ازواج کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے' پھر اگلے دن صبح آپ نے احرام باندھ لیا تھا اور آپ سے خوشبو مہک رہی تھی۔ (یعنی اس کا اثر ابھی باقی تھا)

شیخ ربیع کہتے ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ سے ایسی مکھی کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کسی گندگی پر بیٹھتی ہے پھر اڑ کر آ کر کسی

آدمی کے کپڑے پر بیٹھ جاتی ہے تو امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: اس بات کا امکان موجود ہے اڑنے کے دوران اس کے پاؤں خشک ہو گئے ہوں۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

جب کسی صورتحال میں تنگی ہو تو اس میں گنجائش بھی ہوتی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَوَاقِيتِ الْإِحْرَامِ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَوْ بِاَحَدِهِمَا لِمَنْ مَنَازِلُهُمْ وَرَاءَ الْمَوَاقِيتِ

باب 68: جو لوگ مواقیت سے پرے رہتے ہوں ان کیلئے حج یا عمرے کا احرام باندھنے کے وقت میقات کا تذکرہ

2589 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ح وثنا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ:

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ. وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ فِي حَدِيثِهِ: قَالَ: وَذَكَرَ لِي وَلَمْ اَسْمَعْ اَنَّهُ قَالَ: وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ،

اختلافِ روایت: وَقَالَ الْمَخْزُومِيُّ: وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَبَلَغَنِي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان (یہاں تحویل سند ہے) --علی بن خشرم-- ابن عیینہ (یہاں تحویل سند ہے) سعید بن عبدالرحمٰن-- سفیان-- ابن شہاب زہری-- سالم-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ اور اہل نجد کے لئے قرن کو میقات مقرر کیا ہے"۔

عبدالجبار نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

لوگوں نے میرے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا میں نے خود یہ بات نہیں سنی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "یلملم" کو اہل یمن کا

لفظ "میقات" لفظ "وقت" سے ماخوذ ہے۔ توقیت کا مطلب کسی کام یا چیز کے لئے کسی وقت کو مخصوص کر دینا ہے۔ اصطلاح میں اس سے مراد مواقیت کی حدود سے باہر کی طرف رہنے والوں کے لئے وہ مخصوص حد ہے جو حج یا عمرے کے ارادے سے مکہ کی طرف جانے والے شخص کے لئے احرام باندھنے کی آخری حد ہے۔

یعنی حج یا عمرہ کے ارادہ سے مکہ کی طرف جانے والا شخص احرام باندھے بغیر اس مقام کو عبور نہیں کر سکتا اور اگر کوئی شخص احرام باندھے بغیر ان مقامات سے گزر جاتا ہے تو اس پر دم (جانور قربان کرنا) لازم ہوگا کیونکہ حج یا عمرہ کرنے والے کے لئے احرام باندھ کر وہاں سے گزرنا واجب ہے۔

صرف امام اعظم رحمہ اللہ کی رائے اس بارے میں کچھ مختلف ہے ان کا یہ کہنا ہے: دوسری طرف سے آ کر اس مقام سے گزرنے والے شخص کے لئے احرام باندھ کر یہاں سے گزرنا واجب ہے خواہ وہ حج یا عمرہ کے ارادے سے نہ آیا ہو۔

2589– وهو في الموطأ" 1/330 في الحج: باب مواقيت الحج .وأخرجه الشافعي 1/279، والدارمي 2/30، والبيهقي 5/26 من طريق مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي 1/288، وأحمد 2/9و11و130و140و151، والبخاري 1522 في الحج: باب فرض مواقيت الحج والعمرة و 1527 و 1528 باب مهل أهل نجد، ومسلم 1182 في الحج: باب مواقيت الحج، والنسائي 5/125 في الحج: باب ميقات أهل نجد، والطحاوي 2/117و119، والبيهقي 5/26 من طرق عن سالم بن عبد الله، عن أبيه عبد الله بن عمر بنحوه .

میقات قرار دیا ہے۔ مخزومی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پتہ چلی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں گے''۔

بَابُ اِحْرَامِ اَهْلِ الْمَنَاهِلِ الَّتِیْ هِیَ اَقْرَبُ اِلَی الْحَرَمِ مِنْ هٰذِهِ الْمَوَاقِیتِ الَّتِیْ وَقَّتَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَّنَازِلُهُمْ وَرَائَهَا وَالْبَیَانِ اَنَّ مَوَاقِیتَ مَنْ مَّنْزِلُهٗ اَقْرَبُ اِلَی الْحَرَمِ مِنْ هٰذِهِ الْمَوَاقِیتِ مَنَازِلُهُمْ

باب 69: ان جگہوں کے رہنے والے لوگوں کے احرام باندھنے کا تذکرہ' جو ان مواقیت کی بہ نسبت حرم سے زیادہ قریب ہیں

جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے لیے میقات کے طور پر مقرر کیا ہے' جو ان کے پرے کے علاقوں کے رہائشی ہوں اور اس بات کا بیان کہ جو لوگ ان مواقیت کے مقابلے میں زیادہ قریب ہوں ان کے لیے ان کی رہائش گاہ ہی میقات شمار ہوگی۔

2590 - سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ، ثَنَا حَمَّادٌ یَعْنِیْ ابْنَ زَیْدٍ، عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ دِیْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ ذَا الْحُلَیْفَةِ، وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلِاَهْلِ الْیَمَنِ یَلَمْلَمَ، وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا، فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰی عَلَیْهِنَّ مِنْ غَیْرِ اَهْلِهِنَّ، فَمَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَمَنْ کَانَ دُوْنَهُنَّ، فَمِنْ اَهْلِهٖ، وَکَذٰلِکَ حَتّٰی اَهْلِ مَکَّةَ یُهِلُّوْنَ مِنْهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ ضبی -- حماد ابن زید -- عمرو ابن دینار -- طاؤس (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ' اہل شام کے لئے ''جحفہ'' اہل یمن کے لئے یلملم اور اہل نجد کے لئے ''قرن'' کو میقات قرار دیا ہے' تو یہ ان لوگوں کے لئے اور ان (مواقیت) کے پرے سے آنے والے لوگوں کے لئے میقات ہیں' تو جو شخص حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتا ہو اور وہ اس سے پہلے (یعنی مکہ کی طرف) رہتا ہو' تو وہ اپنے گھر سے احرام باندھے گا۔

اسی طرح اہل مکہ بھی مکہ سے احرام باندھیں گے۔

بَابُ ذِکْرِ الْبَیَانِ اَنَّ هٰذِهِ الْمَوَاقِیتِ الَّتِیْ ذَکَرْنَاهَا کُلُّ مِیقَاتٍ مِنْهَا لِاَهْلِهٖ

وَلِمَنْ مَّرَّ بِهٖ مِنْ غَیْرِ اَهْلِهٖ، اِذَا مَرَّ الْمَدِیْنِیُّ عَلٰی طَرِیْقِ الشَّامِ بِالْجُحْفَةِ، وَحَادَ عَنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ وَلَمْ یَمُرَّ بِهٖ، کَانَ مِیقَاتُهُ الْجُحْفَةَ اِذَا هُوَ مَارٌّ بِهَا، وَکَذٰلِکَ الْیَمَانِیُّ اِذَا اَخَذَ طَرِیْقَ الْمَدِیْنَةِ فَمَرَّ بِذِی الْحُلَیْفَةِ کَانَ ذُو

الْحُلَيْفَةِ مِيقَاتَهُ، وَإِذَا مَرَّ النَّجْدِيُّ بِيَلَمْلَمَ، كَانَ مِيقَاتُهُ يَلَمْلَمَ وَالدَّلِيلِ أَيْضًا أَنَّ مَنْ كَانَ مَنْزِلُهُ الْحَرَمَ، كَانَ مِيقَاتُهُ مَنْزِلَهُ، وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى بَعْضِ هَذِهِ الْمَوَاقِيتِ الَّتِي وَقَّتَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَنْزِلُهُ وَرَاءَ هَا، وَخَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا مُفَسِّرٌ لِخَبَرِ ابْنِ عُمَرَ، وَفِي خَبَرِ ابْنِ عباس دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا وَقَّتَ تِلْكَ الْمَنَازِلَ لِلْإِحْرَامِ فِي خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ لِمَنْ مَنْزِلُهُ وَرَاءَ تِلْكَ الْمَوَاقِيتِ دُونَ مَنْ مَنْزِلُهُ أَقْرَبُ إِلَى الْحَرَمِ مِنْ تِلْكَ الْمَنَازِلِ

باب 70: اس بات کا بیان کہ جن مواقیت کا ہم نے تذکرہ کیا ہے ان میں سے ہر ایک میقات وہاں کے رہنے والوں کے لیے ہے اور اس شخص کے لیے ہے جو وہاں رہتا تو نہیں ہے لیکن وہاں سے گزرتا ہے

اس لئے جب مدینہ منورہ کا رہنے والا کوئی شخص شام کے راستے سے ''جحفہ'' سے گزرے گا اور ذوالحلیفہ کے راستے سے ہٹ جائے گا اور وہاں سے نہیں گزرے گا تو اب اس کا میقات ''جحفہ'' ہوگا کیونکہ وہ وہیں سے گزر رہا ہے۔

اسی طرح یمن کا رہنے والا کوئی شخص جب مدینہ منورہ کا راستہ اختیار کرتا ہے اور ذوالحلیفہ سے گزرتا ہے تو اس کا میقات ذوالحلیفہ ہوگا۔

جب کوئی نجدی شخص یلملم سے گزرے گا تو اس کا میقات یلملم ہوگا۔ نیز اس بات کی بھی دلیل کہ جس شخص کی رہائش حرم کی حدود کے اندر ہو اس کا میقات اس کی رہائش گاہ ہوگی۔

اس کے لیے یہ بات واجب نہیں ہوگی کہ وہ ان مواقیت میں سے ایک میقات تک جائے۔

جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میقات سے پرے رہنے والے کے لیے میقات کے طور پر مقرر کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت کی وضاحت کرتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جگہیں احرام باندھنے والوں کے لیے مقرر کی ہیں۔

جس کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت میں ہے۔

کہ یہ حکم ان لوگوں کے لیے ہے جن کی رہائش ان مواقیت سے پرے ہو۔ یہ حکم ان لوگوں کے لیے نہیں ہے جو ان جگہوں کے مقابلے میں حرم سے زیادہ قریب رہتے ہوں۔

2591 - سندِ حدیث: ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ، ثَنَا مَعْمَرٌ، أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: وَقَّتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ: هِيَ لَهُمْ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِمَّنْ سِوَاهُمْ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ

ثُمَّ مَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ بَدَا حَتّٰى يَبْلُغَ ذٰلِكَ اَهْلَ مَكَّةَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)۔۔۔فضل بن یعقوب جزری۔۔۔محمد بن جعفر غندر۔۔۔معمر۔۔۔ابن طاؤس۔۔۔اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ' اہل شام کے لئے "جحفہ" اہل نجد کے لئے قرن اور اہل یمن کے لئے یلملم کو میقات قرار دیا ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

یہ ان لوگوں کے لئے اور ان کے پرے (یعنی دوسری طرف) کے علاقوں سے آنے والوں کے لئے ہیں۔ جو شخص حج یا عمرے کا ارادہ کرتا ہے (یہ حکم اس کے لئے ہے) لیکن جو شخص اس سے پہلے رہتا ہے (یعنی مکہ کی طرف رہتا ہے) (وہ اپنے گھر سے ہی احرام باندھے گا) تو یہ حکم شروع ہوگا' یہاں تک کہ یہ اہل مکہ تک پہنچے گا (یعنی اہل مکہ' مکہ سے احرام باندھیں گے)

بَابُ ذِكْرِ مِيقَاتِ اَهْلِ الْعِرَاقِ اِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ مُسْنَدًا

باب 71: اہل عراق کے میقات کا تذکرہ بشرطیکہ یہ روایت مسند اور مستند ہو

2592 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَسْاَلُ عَنِ الْمُهَلِّ قَالَ: اَحْسَبُهُ يُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِينَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ، وَالطَّرِيقُ الْاٰخِرِ الْجُحْفَةُ، وَمُهَلُّ اَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ، وَمُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ، وَمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: قَدْ رُوِيَ فِي ذَاتِ عِرْقٍ اَنَّهُ مِيقَاتُ اَهْلِ الْعِرَاقِ اَخْبَارٌ غَيْرِ ابْنِ جُرَيْجٍ لَا يَثْبُتُ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيثِ شَيْءٌ مِنْهَا قَدْ خَرَّجْتُهَا كُلَّهَا فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)۔۔۔محمد بن معمر قیسی۔۔۔محمد ابن بکر۔۔۔ابن جریج۔۔۔ابوزبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو سنا جن سے میقات کے بارے میں دریافت کیا گیا تھا۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اہل مدینہ کا میقات ذوالحلیفہ ہے' اور دوسرے راستے سے "جحفہ" ہے۔

اہل عراق کا میقات ذات عرق ہے۔ اہل نجد کا قرن ہے' اور اہل یمن کا یلملم ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ذات عرق کے بارے میں یہ حکم ہے کہ یہ اہل عراق کا میقات ہے اس کے بارے میں ابن جریج کی نقل کردہ روایت کے علاوہ بھی روایات منقول ہیں۔

لیکن ان میں سے کوئی ایک روایت بھی محدثین کے نزدیک مستند طور پر منقول نہیں ہے۔ میں نے یہ تمام تر روایات ''کتاب الکبیر'' میں نقل کر دی ہیں۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْإِحْرَامِ وَرَاءَ الْمَوَاقِيتِ الَّتِي وَقَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِأَهْلِ الْآفَاقِ الَّذِينَ مَنَازِلُهُمْ وَرَاءَ هَا، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ هٰذِهِ الْمَوَاقِيتِ لِأَهْلِهَا وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِ أَهْلِهَا وَالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَمِيعُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ وَقْتَ إِرَادَتِهِمُ الْحَجَّ خَرَجُوا فَجَلَسَ حَتّٰى أَتَوْا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَأَحْرَمُوا مِنْهُ، وَلَوْ كَانَ الْإِحْرَامُ وَرَاءَ الْمَوَاقِيتِ أَوْ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَرَاءَ الْمَوَاقِيتِ سُنَّةً أَوْ خَيْرًا أَوْ أَفْضَلَ لَأَشْبَهَ أَنْ يَكُونَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرِمُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَيَأْمُرُ أَصْحَابَهُ بِالْإِحْرَامِ مِنْهَا، وَاتِّبَاعِ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلَ عَمَّا سِوَاهَا

باب 72: ان مواقیت سے پرے احرام باندھنے کا مکروہ ہونا جنہیں نبی اکرم ﷺ نے دور دراز کے علاقوں کے لیے مقرر کیا ہے

جن کی رہائش گاہیں ان مواقیت کے پرے ہیں۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ان مواقیت کو وہاں کے رہنے والوں کے لیے اور جو لوگ وہاں کے رہنے والے نہیں ہیں' لیکن (دوسری طرف سے) وہاں آتے ہیں ان کے لیے مقرر کیا ہے۔

خود نبی اکرم ﷺ اور جن حضرات نے بھی حج کرنا تھا وہ سب لوگ مدینہ منورہ سے نکل آئے تھے اور بیٹھے رہے تھے (یعنی انہوں نے ابھی احرام نہیں باندھا تھا)

یہاں تک کہ وہ ذوالحلیفہ آئے' تو انہوں نے وہاں سے احرام باندھا۔

اگر میقات سے پرے سے یا میقات سے پرے اپنے گھروں سے احرام باندھنا سنت ہوتا' یا بہتر ہوتا' یا افضل ہوتا' تو نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ سے ہی احرام باندھتے اور اپنے اصحاب کو بھی وہاں سے احرام باندھنے کا حکم دیتے اور نبی اکرم ﷺ کی سنت کی پیروی اس کے علاوہ اور کسی بھی عمل سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

2593 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: أَنَّهُ أَمَرَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَنْ يُهِلُّوا مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَأَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَأَهْلَ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: وَأُخْبِرْتُ أَنَّهُ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ

2593- وأخرجه مسلم 1182 15 في الحج: باب فرض مواقيت الحج: عن يحي بن ايوب، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1182، وابن خزيمة 2593 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به .وأخرجه احمد 2/50و 135، والبخاری 7344 في الاعتصام: باب ما ذكر النبی صلی اللّٰه عليه وسلم وحض علی إتفاق أهل العلم، والطحاوی 2/117و 118من طرق عن سفيان، وأحمد 2/46و 107عن شعبة، كلاهما عن عبد اللّٰه بن دينار، به .

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر سعدی-- اسماعیل ابن جعفر --عبداللہ بن دینار (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

• ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کو یہ حکم دیا' وہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھ لیں' اہل شام ''جحفہ'' سے' اہل نجد قرن سے احرام باندھ لیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے: اہل یمن یلملم سے احرام باندھ لیں۔

بَابُ اَمْرِ النُّفَسَاءِ بِالِاغْتِسَالِ وَالِاسْتِغْفَارِ اِذَا اَرَادَتِ الْإِحْرَامَ

وَاِنْ كَانَ الِاغْتِسَالُ لَا يُطَهِّرُ مَا يُطَهِّرُ غَيْرَ النُّفَسَاءِ وَغَيْرَ الْحُيَّضِ، اِذِ النُّفَسَاءُ وَالْحُيَّضُ لَا يَطْهُرْنَ بِالِاغْتِسَالِ مَا لَمْ يَطْهُرْنَ بِانْقِطَاعِ دَمِ النِّفَاسِ وَالْحَيْضِ، وَالْبَيَانِ اَنْ لَيْسَ فِي السُّنَّةِ اِلَّا اتِّبَاعُهَا، اِذْ لَوْ كَانَ مِنْ جِهَةِ الْعَقْلِ وَالرَّاْيِ لَمْ يَكُنْ لِاغْتِسَالِ النُّفَسَاءِ وَالْحُيَّضِ قَبْلَ اَنْ يَطْهُرْنَ مَعْنًى مِنْ وِجْهَةِ الْعَقْلِ وَالرَّاْيِ، وَلٰكِنْ لَمَّا اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّفَسَاءَ وَالْحُيَّضَ بِالْغُسْلِ وَجَبَ قَبُولُ اَمْرِهِ، وَتَرْكُ الرَّاْيِ وَالْقِيَاسِ

باب 73: نفاس والی عورت جب احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو اسے غسل کرنے اور مضبوطی سے کپڑا باندھنے کا حکم دیا جائے گا

اگرچہ یہ غسل وہ والی طہارت نہیں دے گا' جو طہارت یہ اس عورت کو دیتا جسے نفاس یا حیض نہیں تھا۔

اس کی وجہ یہ ہے' نفاس یا حیض والی عورت غسل کے ذریعے اس وقت تک پاک نہیں ہوتی جب تک نفاس یا حیض کا خون منقطع ہونے کی وجہ سے پاک نہیں ہوتی۔

اور اس بات کا بیان کہ صرف سنت کی پیروی کی جاتی ہے۔

کیونکہ اگر اس مسئلے کا تعلق عقل اور رائے کے ساتھ ہوتا تو نفاس یا حیض والی خاتون کے لیے پاک ہونے سے پہلے غسل کا حکم رائے اور عقل کی جہت سے غیر ضروری ہوتا۔

لیکن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نفاس یا حیض والی عورت کو غسل کرنے کا حکم دیدیا' تو اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو قبول کرنا لازم ہے' اور رائے اور قیاس کو ترک کرنا لازم ہے۔

2594 - سندِ حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا جَعْفَرٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ:

متنِ حدیث: اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِي بَكْرٍ، فَاَرْسَلَتْ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ اَصْنَعُ؟ قَالَ: اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي، ثُمَّ اَهِلِّي

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: "فِيْ قَوْلِهٖ: وَاسْتَثْفِرِي دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ دَمَ النِّفَاسِ كَانَ غَيْرُ مُنْقَطِعٍ"

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ بن سعید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے وہ فرماتے ہیں: میرے والد (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) نے مجھے یہ بات بتائی (ایک مرتبہ) ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا سیدہ اسماء بنت عمیس نے محمد بن ابوبکر کو جنم دیا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ اب میں کیا کروں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم غسل کر کے کپڑے کو باندھ لو اور پھر احرام باندھ لو۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ ''تم کپڑے کو باندھ لو''

یہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں' ابھی نفاس کا خون جاری تھا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الِاغْتِسَالِ لِلْاِحْرَامِ

باب 74: احرام کے لیے غسل کرنا مستحب ہے

2595 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ الْقَطَوَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَعْقُوْبَ الْمَدَنِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ:

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهٖ وَاغْتَسَلَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبداللہ بن حکم بن ابوزیاد قطوانی -- عبداللہ بن یعقوب مدنی -- ابن ابوزناد -- اپنے والد کے حوالے سے -- خارجہ بن زید -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھنے سے پہلے خلوت میں تشریف لے گئے اور آپ نے غسل کیا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِحْرَامِ بِالْحَجِّ فِيْ غَيْرِ اَشْهُرِ الْحَجِّ

اِذِ اللّٰهُ وَجَلَّ وَعَلَا جَعَلَ الْحَجَّ اَشْهُرًا مَعْلُوْمَاتٍ، فَغَيْرُ جَائِزٍ الدُّخُوْلُ فِي الْحَجِّ قَبْلَ وَقْتِهٖ، كَمَا لَا يَجُوْزُ الدُّخُوْلُ فِي الصَّلَوَاتِ قَبْلَ اَوْقَاتِهَا

باب 75: حج کے مخصوص مہینوں کے علاوہ میں حج کا احرام باندھنے کی ممانعت

کیونکہ حج کے لیے متعین مہینے مقرر کیے گئے ہیں۔ اس لئے اس کا مخصوص وقت ہونے سے پہلے اس میں داخل ہونا جائز نہیں ہوگا' جس طرح نماز کے مخصوص وقت سے پہلے نماز میں داخل ہونا جائز نہیں ہوتا۔

2596 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: لَا يُحْرِمُ بِالْحَجِّ اِلَّا فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ، فَاِنَّ مِنْ سُنَّةِ الْحَجِّ اَنْ تُحْرِمَ بِالْحَجِّ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ.

اسنادِ دیگر: وَثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ اَيْضًا قَالَ: ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علاء بن کریب -- ابوخالد -- شعبہ -- حکم -- مقسم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''حج کا احرام صرف حج والے مہینوں میں ہی باندھا جاتا ہے' کیونکہ سنت یہ ہے' حج کے مہینوں میں ہی حج کا احرام باندھا جائے''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الثِّيَابِ الَّذِىْ زُجِرَ الْمُحْرِمُ عَنْ لُبْسِهَا فِى الْاِحْرَامِ

باب 76: ان کپڑوں کا تذکرہ جنہیں احرام کے دوران پہننے کی احرام والے شخص کو ممانعت ہے

2597 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ اِذَا اَحْرَمْنَا؟ فَقَالَ: لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ، وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ، وَلَا الْبَرَانِسَ، وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا الْقَلَانِسَ، وَلَا الْخِفَافَ، اِلَّا اَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَّلَا زَعْفَرَانٌ .

وَقَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ: وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی -- بشر ابن مفضل -- عبیداللہ -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! جب ہم احرام باندھیں' تو کس طرح کے کپڑے پہن سکتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ قمیص' شلوار' سر پر باندھنے والا رومال' عمامہ' ٹوپی' موزے نہ پہنو البتہ جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن سکتا ہے' لیکن وہ ٹخنوں سے نیچے رہیں گے اور تم کوئی ایسا کپڑا نہ پہنو جس پر ورس (نامی بوٹی) یا زعفران لگا ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے: عورت نقاب نہیں کرے گی اور دستانے نہیں پہنے گی۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ لُبْسِ الْاَقْبِيَةِ فِى الْاِحْرَامِ

باب 77: احرام میں قبا پہننے کی ممانعت

2598 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متن حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّلْبَسَ الْمُحْرِمُ الْقُمُصَ اَوِ الْاَقْبِيَةَ اَوِ الْخُفَّيْنِ اِلَّا اَنْ لَّا يَجِدَ نَعْلَيْنِ اَوِ السَّرَاوِيْلَاتِ اَوْ يَلْبَسَ شَيْئًا مَسَّهُ وَرْسٌ اَوْ زَعْفَرَانٌ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن سعید اشج --حفص بن غیاث --عبیداللہ -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' احرام والا شخص قمیص یا قبا' یا موزے پہنے البتہ اگر اسے جوتے نہیں ملتے تو وہ موزے پہن سکتا ہے اور وہ شلوار بھی نہ پہنے اور ایسا کپڑا بھی نہ پہنے جس پر ورس یا زعفران لگا ہوا ہو۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنِ انْتِقَابِ الْمَرْاَةِ وَعَنِ التَّقَفُّزِ فِى الْإِحْرَامِ

باب 78: احرام کے دوران خاتون کے نقاب کرنے اور دستانے پہننے کی ممانعت

2599 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِىْ ابْنَ يُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِىْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا تَاْمُرُنَا اَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ، فَقَالَ: "لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ، وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا الْبَرَانِسَ، وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ، وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلًا لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ مَا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَالْوَرْسُ، قَالَ: وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ"

2599- وهو في الموطأ" 1/324 في الحج: باب ما ينهى عنه من لبس ثياب الحرام .وأخرجه الشافعي 1/3زز، وأحمد 2/63، والبخاري 1542 في الحج: باب ما لا يلبس المحرم من الثياب، و 5803 في اللباس: باب البرانس، ومسلم 1177 في الحج باب ماياح للمحرم بحج أوعمرة أو مالا يباح، وأبو داؤد 1824 في المناسك: باب ما يلبس المحرم، والنسائي 5/131 132 في مناسك الحج: باب النهي عن لبس القميص في الإحرام و 5/133–134 باب النهي عن لبس البرانس في الإحرام، وابن ماجة 2929 في المناسك: باب مايلبس المحرم من الثياب و 2932 باب السراويل والخفين للمحرم إذا لم يجد إزاراً أونعلين، والطحاوي 2/135، والبيهقي 5/49 من طريق مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه الحميدي 627، والطيالسي 1839، وأحمد 2/29و32و77 و119، والدارمي 2/31–32، والبخاري 134 في العلم: باب من أجاب السائل بأكثر مما سأله، و 1838 في جزاء الصيد: باب ماينهى من الطيب للمحرم والمحرمة، و 5805 في اللباس: باب السراويل، والترمذي 833 في الحج: باب ماجاء فيما لايجوز للمحرم من لبسه، والنسائي 5/133 باب النهي عن أن تنتقب المرأة في الإحرام، و 5/134 باب النهي عن لبس العمامة في الإحرام، و 5/135باب النهي عن لبس الخفين في الإحرام، والدارقطني 2/230، وابن خزيمة 2599، والبيهقي 5/49، من طرق عن نافع ن به وأخرجه الشافعي 1/301، والحميدي 626 ن والطيالسي 1806 والبخاري 366 في الصلاة: باب الصلاة في القميص، و 1842 في جزاء الصيد: باب لبس الخفين للمحرم إذا لم يجد نعلين، و 5806 في اللباس: باب العمائم، ومسلم 1177، وأبو داؤد 1823 والنسائي 5/129في مناسك الحج: باب النهي عن الثياب المصبوغة بالورس والزعفران، وابن خزيمة 2601، وابن الجارود 461، والطحاوي 2/135، والبيهقي 5/49 من طرق عن الزهري، عن سالم بن عبد الله، البيهقي 5/50 من طريق عمرو بن دينار، كلاهما عن ابن عمر، به وانظر 3955 .

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن خشرم --عیسیٰ ابن یونس-- ابن جریج --موسیٰ بن عقبہ-- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی آپ ہمیں کیا ہدایت کرتے ہیں' ہم احرام کے وقت کس طرح کے کپڑے پہنیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم قمیص' عمامہ' سر کا رومال' شلوار اور موزے نہ پہنو۔

البتہ جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں' وہ موزے پہن سکتا ہے' لیکن وہ ٹخنوں سے نیچے ہوں اور تم کوئی ایسا کپڑا نہ پہنو جس پر زعفران یا ورس لگا ہوا ہو۔

راوی کہتے ہیں: احرام والی عورت نقاب نہیں پہنے گی اور دستانے نہیں پہنے گی۔

2600 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ تَوْبَةَ، ثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ، وَهٰذَا حَدِيْثُهُ ثَنَا شُجَاعٌ وَهُوَ ابْنُ الْوَلِيْدِ اَبُوْ بَدْرٍ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: قَالَ: ثَنَا وَقَالَ الدِّرْهَمِيُّ: عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ.

توضیحِ روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ الدِّرْهَمِيِّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ابوداؤد سلیمان بن توبہ-- ابوبدر (یہاں تحویلِ سند ہے) علی بن حسین درہمی اور یہ حدیث (یعنی روایت کے یہ الفاظ) درہمی کے نقل کردہ ہیں۔ --شجاع بن ولید ابوبدر-- موسیٰ بن عقبہ-- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''احرام والی عورت نقاب نہیں کرے گی اور دستانے نہیں پہنے گی''

یہ روایت درہمی نامی راوی کی نقل کردہ ہے۔

بَابُ الْاِحْرَامِ فِی الْاُزُرِ، وَالْاَرْدِیَةِ وَالنِّعَالِ

باب 79: احرام میں تہبند، چادر اور جوتا پہننا

2601 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا نَادَى، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ. فَقَالَ: لَا تَلْبَسُوا السَّرَاوِيْلَ، وَلَا الْقُمُصَ، وَلَا الْبُرْنُسَ، وَلَا الْعِمَامَةَ، وَلَا ثَوْبَ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا وَرْسٌ، وَلْيُحْرِمْ اَحَدُكُمْ فِيْ اِزَارٍ وَرِدَاءٍ وَنَعْلَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا اِلَى الْكَعْبَيْنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن رافع --عبدالرزاق --معمر-- ابن شہاب زہری-- سالم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے بلند آواز میں عرض کی: اس نے کہا: یارسول اللہ! احرام والا شخص کون سے کپڑوں سے اجتناب کرے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم شلوار قمیص سر کا رومال عمامہ نہ پہنو۔

اور ایسا کپڑا نہ پہنو جس پر زعفران یا ورس لگا ہوا ہو۔

آدمی ایک تہبند اور ایک چادر اور دو جوتے احرام میں پہنے۔ جس شخص کو جوتے نہیں ملتے وہ موزے پہن لے لیکن انہیں اتنا کاٹ لے کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

بَابُ اشْتِرَاطِ مَنْ بِهِ عِلَّةٌ عِنْدَ الْإِحْرَامِ اَنَّ مَحِلَّهُ حَيْثُ يُحْبَسُ، ضِدَّ قَوْلِ مِنْ كَرِهَ ذٰلِكَ

باب 80: جس شخص کو کوئی بیماری لاحق ہو اس کا احرام باندھنے کے وقت یہ شرط عائد کرنا کہ وہ جہاں آگے جانے کے قابل نہ رہا' وہیں احرام کھول دے گا

اور یہ اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

2602 - سندِحدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ح وثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِضُبَاعَةَ، وَهِيَ شَاكِيَةٌ، فَقَالَ: اَتُرِيْدِيْنَ الْحَجَّ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: فَحُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ، وَقُوْلِيْ اللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ تَحْبِسُنِيْ .

توضیحِ روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عَبْدِ الْجَبَّارِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان (یہاں تحویلِ سند ہے) --محمد بن علاء بن کریب-- ابواسامہ ان دونوں نے ہشام اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ سیّدہ ضباعہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزرے وہ بیمار تھیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم حج کرنا چاہتی ہو۔

انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم حج کا ارادہ کرلو اور شرط عائد کرتے ہوئے یہ کہو: اے اللہ! جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی وہیں احرام کھول دوں گی۔

روایت کے یہ الفاظ عبدالجبار نامی راوی کے ہیں۔

بَابُ الْاِكْتِفَاءِ بِالنِّيَّةِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ بِالْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ' اَوْ هُمَا' عِنْدَ الْاِهْلَالِ عَنِ النُّطْقِ بِذٰلِكَ

باب 81: حج یا عمرہ یا دونوں کا احرام باندھتے وقت نیت پر اکتفاء کرنا اور تلبیہ پڑھتے وقت اسے لفظی طور پر بیان کرنا

2603 - سندِحدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ:

متن حدیث: " اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ، ثُمَّ اُذِنَ بِالْحَجِّ، فَقِيْلَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ، فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ كُلُّهُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّاْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَفْعَلُ كَمَا يَفْعَلُ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى فِيْهِ، ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ مَعَهُ بَشَرٌ كَثِيْرٌ رُكْبَانٌ وَّمُشَاةٌ كُلُّهُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّاْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَهَرَ عَلَى الْبَيْدَاءِ، فَاَهَلَّ وَنَحْنُ لَا نَنْوِي اِلَّا الْحَجَّ لَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ، فَنَظَرْتُ اَمَامِي، وَعَنْ يَّمِيْنِي وَعَنْ شِمَالِي وَخَلْفِي مَدَّ الْبَصَرِ رُكْبَانٌ وَّمُشَاةٌ كُلُّهُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّاْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن حجر --- اسماعیل بن جعفر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام (محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو برس تک مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہے اس دوران آپ نے حج نہیں کیا پھر حج کا اعلان کر دیا گیا اور یہ بات کہی گئی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لئے تشریف لے جانے والے ہیں' تو مدینہ منورہ میں بہت سے لوگ آ گئے وہ سب اس بات کے خواہشمند تھے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں اور اس طرح کریں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے یہاں تک کہ آپ ذوالحلیفہ کی مسجد میں تشریف لائے آپ نے وہاں نماز ادا کی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ کے ساتھ بہت سے لوگ سوار تھے۔ کچھ پیدل تھے وہ سب اس بات کے خواہشمند تھے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''بیداء'' کے مقام پر پہنچے تو آپ نے تلبیہ پڑھنا شروع کر دیا۔

ہم نے صرف حج کرنے کی نیت کی تھی ہمارا عمرے کا کوئی ارادہ نہیں تھا میں نے اپنے آگے' اپنے دائیں اپنے بائیں اور اپنے پیچھے دیکھا تو حدنگاہ تک سوار اور پیدل لوگ تھے وہ سب اس بات کے خواہشمند تھے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْقِرَانِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، وَالْاِفْرَادِ، وَالتَّمَتُّعِ

وَالْبَيَانِ اَنَّ كُلَّ هٰذَا جَائِزٌ طَلْقٌ مُّبَاحٌ وَّالْمَرْءُ مُخَيَّرٌ بَيْنَ الْقِرَانِ وَالْاِفْرَادِ وَبَيْنَ التَّمَتُّعِ، يُهِلُّ بِمَا شَاءَ مِنْ ذٰلِكَ

باب **82**: حج اور عمرے کو ملانا' حج افراد کرنا' یا حج تمتع کرنا مباح ہیں

اور اس بات کا بیان کہ ان میں سے ہر ایک مطلق طور پر مباح ہے' اور آدمی کو اس بارے میں اختیار ہے' وہ حج قران کرے حج افراد کرے یا حج تمتع کرے۔

وہ ان میں سے جس کا چاہے تلبیہ پڑھ سکتا ہے۔

2604 - سندِ حدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

متن حدیث: خَرَجْنَا مُوَافِيْنَ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَاءَ اَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ بِحَجٍّ، وَمَنْ شَاءَ اَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ. فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ، وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن مقدام عجلی -- حماد ابن زید -- ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''ہم لوگ ذوالحج کا چاند نکلنے سے کچھ (دن) پہلے روانہ ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کا تلبیہ پڑھنا ہو وہ حج کا تلبیہ پڑھے جو شخص عمرہ کا تلبیہ پڑھنا چاہتا ہو وہ عمرہ کا تلبیہ پڑھ لے تو ہم میں سے بعض لوگوں نے حج کا تلبیہ پڑھا اور ہم میں سے بعض نے عمرہ کا تلبیہ پڑھا۔

2605 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَزِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ بِهٖ نَاسٌ، وَاَهَلَّ نَاسٌ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، وَاَهَلَّ نَاسٌ بِالْعُمْرَةِ.

اختلافِ روایت: لَمْ يَقُلْ عَبْدُ الْجَبَّارِ: وَاَهَلَّ بِهٖ نَاسٌ، وَزَادَ قَالَتْ: فَكُنْتُ فِيْمَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء اور زیاد بن یحییٰ حسانی -- سفیان -- ابن شہاب زہری -- عروہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا تلبیہ پڑھا اور آپ کے ہمراہ کچھ لوگوں نے بھی حج کا تلبیہ پڑھا جبکہ کچھ لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کا تلبیہ پڑھا۔ کچھ لوگوں نے صرف عمرہ کا تلبیہ پڑھا۔

عبدالجبار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: لوگوں نے بھی اس کا ہی تلبیہ پڑھا۔

انہوں نے یہ الفاظ مزید نقل کیے ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں ان لوگوں میں شامل تھی جنہوں نے حج اور عمرہ ساتھ کرنے کا تلبیہ پڑھا تھا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَ اَصْحَابَهُ اَنْ لَّوِ اسْتَقْبَلَ مِنْ اَمْرِهٖ مَا اسْتَدْبَرَ لَمَا سَاقَ الْهَدْيَ وَلَحَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَلَمَا اَمَرَ مَنْ لَّمْ يَسُقِ الْهَدْيَ بِالْاِهْلَالِ بِعُمْرَةٍ

2604- واخرجه النسائي 5/145-146 في مناسك الحج: باب إفراد الحج، عن يحي بن حبيب، عن حماد بن زيد، به .واخرجه مطولاً ومفرقاً ابن أبي شيبة 1/79، والبخاري 317 في الحيض باب نقض المرأة شعرها عند غسل المحيض، و 1783 في العمرة: باب العمرة ليلة الحصبة وغيرها، و 1786 باب الإعتمار بعد الحج بغير هدي، ومسلم 1211 117 وابن ماجة 3000 في المناسك: باب العمرة من التنعيم، والبيهقي 4/355 من طرق عن هشام بن عروة، به 3929و 3942 .

باب 83: حج کے ہمراہ عمرہ ملا کر حج تمتع کرنا مستحب ہے

کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو یہ بات بتائی تھی کہ جس چیز کا خیال آپ کو بعد میں آیا اگر پہلے آ جاتا تو آپ قربانی کا جانور ساتھ لے کر نہ آتے اور عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول دیتے جیسا کہ آپ ﷺ نے اس شخص کو جو اپنے ساتھ قربانی کے جانور نہیں لے کر آیا تھا' اسے عمرہ کا تلبیہ پڑھنے کی ہدایت کی تھی۔

2606 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ أَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ، فَقُلْتُ: مَنْ أَغْضَبَكَ؟ فَقَالَ: أَمَا شَعَرْتِ أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُونَ قَالَ الْحَكَمُ: يَتَرَدَّدُونَ - أَحْسِبُ - لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِي حَتَّى أَشْتَرِيَهُ، ثُمَّ أَحِلُّ كَمَا حَلُّوا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار --محمد ابن جعفر --شعبہ --حکم --علی بن حسین --ذکوان مولیٰ عائشہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ ذوالحج کی چار (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) پانچ تاریخ کو مکہ مکرمہ تشریف لے آئے۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو آپ غصے کے عالم میں تھے میں نے عرض کی: آپ کو کس بات پر غصہ آیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں نہیں پتہ میں نے لوگوں کو جس بات کا حکم دیا ہے' تو وہ اس بارے میں تردد کا شکار ہیں۔

(یہاں حکم نامی راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے)

مجھے بعد میں جس چیز کا خیال آیا اگر وہ پہلے آ جاتا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لے کے آتا (بلکہ یہاں آ کے خرید لیتا) اور میں بھی اسی طرح احرام کھول دیتا جس طرح لوگوں نے احرام کھول دیا ہے۔

بَابُ أَمْرِ الْمُهِلِّ بِالْعُمْرَةِ الَّذِي مَعَهُ الْهَدْيُ بِالْإِهْلَالِ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ لِيَصِيرَ قَارِنًا، إِذْ سَائِقُ الْهَدْيِ الْمُهِلُّ بِالْعُمْرَةِ، غَيْرُ جَائِزٍ لَهُ الْإِحْلَالُ مِنْهَا قَبْلَ مَبْلَغِ الْهَدْيِ مَحِلَّهُ

باب 84: عمرے کا تلبیہ پڑھنے والا وہ شخص جس کے ہمراہ قربانی کا جانور ہو اسے عمرہ کے ساتھ حج کا تلبیہ پڑھنے کا بھی حکم دینا تاکہ وہ حج قران کرنے والا بن جائے

2606- أخرجه مسلم 1211 130 و 131 في الحج: باب بيان وجوه الإحرام، والطيالسي 1540 والبيهقي 5/19، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد . وانظر الحديث التالي .

کیونکہ عمرے کا تلبیہ پڑھنے والا شخص اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے کر جائے گا' تو اس کے لیے قربانی کے جانور کے اپنے مخصوص مقام تک پہنچنے سے پہلے احرام کھولنا جائز نہیں ہوگا۔

2607 - سندِ حدیث: ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ ح، وَحَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی -- ابن وہب -- امام مالک (یہاں تحویل سند ہے) -- فضل بن یعقوب جزری -- محمد ابن جعفر -- مالک بن انس -- ابن شہاب زہری -- عروہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ہم لوگ حجۃ الوداع کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے ہم نے عمرے کا احرام باندھ لیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور موجود ہو وہ حج اور عمرہ دونوں کا تلبیہ پڑھے''۔

بَابُ تَقْلِيدِ الْغَنَمِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ اِذَا سِيقَ الْهَدْيُ

ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْغَنَمَ لَا تُقَلَّدُ، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَلَّدَ الْغَنَمَ الَّذِي اَهْدَى وَهُوَ مُقِيمٌ بِالْمَدِينَةِ حَلَالٌ، وَسُنَّةِ الْهَدْيِ فِي التَّقْلِيدِ لِمَنْ كَانَ مُقِيمًا بِبَلْدَةٍ يُرِيدُ تَوْجِيهَ الْهَدْيِ، وَمَنْ اَرَادَ الْحَجَّ اَوِ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَاَهْدَى اَوْ سَاقَ الْهَدْيَ مَعَهُ فِي التَّقْلِيدِ سِيَانٌ لَا فَرْقَ بَيْنَهُمَا

باب 85: جب آدمی نے قربانی کا جانور لے کر جانا ہو' تو احرام باندھنے کے وقت بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنا یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے' بکریوں کے گلے میں ہار نہیں ڈالا جائے گا

حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بکریوں کے گلے میں ہار ڈالے تھے جنہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کے طور پر بھجوایا تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود مدینہ منورہ میں حالت احرام کے بغیر مقیم رہے تھے۔

2607- اخرجه من طريق مالك: البخارى 1556 فى الحج: باب كيف تهل الحائض والنفساء، و 1638 باب طواف القارن، و 4395فى المغازى: باب حجة الوداع، ومسلم 1211فى الحج: باب بيان وجوه الإحرام، وأبوداؤد 1781 فى المناسك: باب إفراد الحج، وابن خزيمة 2607 وابن الجارود 422، والبيهقى 4/346 و 353 . واخرجه الحميدى 203، والبخارى 316 فى الحيض: باب امتشاط المراة عند غسلها من الحيض، و 319 باب كيف تهل الحائض بالحج والعمرة، ومسلم 1211، وابن خزيمة 2605 والبيهقى 1/182، وابن الجارود 421 من طرق عن الزهرى، به . واخرجه البخارى1562 فى الحج: باب التمتع والقران والإفراد بالحج، والطحاوى2/104، والبيهقى5/109 من طرق عن مالك، عن أبى الأسود يتيم عروة، عن عروة، به .

جو شخص اپنے شہر میں مقیم رہتے ہوئے قربانی کا جانور بھجواتا ہے اور جو شخص حج یا حج اور عمرے کے ارادے سے نکلتا ہے اور قربانی کا جانور بھجواتا ہے یا قربانی کا جانور اپنے ساتھ لے کر جاتا ہے ان سب کے بارے میں قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالنے کی سنت ایک جیسی حیثیت رکھتی ہے اس کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

2608 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثَنَا عَبِيدَةُ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتِلُ قَلَائِدَ الْغَنَمِ لِهَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَمْكُثُ حَلَالًا. هٰذَا حَدِيثُ الزَّعْفَرَانِيِّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- حسن بن محمد زعفرانی -- عبیدہ ابن حمید -- منصور اور -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- منصور -- ابراہیم -- اسود (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

"مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے نبی اکرم ﷺ کی قربانی کے جانوروں کے لئے میں خود ہار تیار کیا کرتی تھی پھر نبی اکرم ﷺ احرام کی حالت کے بغیر رہا کرتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ زعفرانی نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ حَدِيثِ الْإِحْرَامِ خَلْفَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ إِذَا حَضَرَتْ

باب 86: جب فرض نماز کا وقت ہو جائے تو اس کے فوراً بعد احرام باندھنے کا حکم

2609 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

متنِ حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ، وَأَمَرَ بِبُدْنِهِ أَنْ تُشْعَرَ مِنْ شِقِّهَا الْأَيْمَنِ، وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ، وَسَلَتَ عَنْهَا الدَّمَ، فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءَ أَهَلَّ. ثَنَا بُنْدَارٌ أَيْضًا ثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ. وَقَالَ: صَلَّى الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، وَأَشْعَرَ بَدَنَتَهُ، وَلَمْ يَقُلْ وَسَلَتَ عَنْهَا الدَّمَ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: "هٰذِهِ اللَّفْظَةُ الَّتِي فِي خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، وَأَشْعَرَ بَدَنَتَهُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي بَيَّنْتُهُ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ الْعَرَبَ تُضِيفُ الْفِعْلَ إِلَى الْآمِرِ كَإِضَافَتِهَا إِلَى الْفَاعِلِ، فَقَوْلُهُ: وَأَشْعَرَ بَدَنَتَهُ يُرِيدُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِشْعَارِهَا؛ لِأَنَّ فِي خَبَرِ يَحْيَى الْقَطَّانِ، وَأَمَرَ بِبَدَنَتِهِ أَنْ تُشْعَرَ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِشْعَارِهَا لَا أَنَّهُ تَوَلَّى ذٰلِكَ بِنَفْسِهِ، وَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ أَشْعَرَ بَعْضَ بُدْنِهِ بِيَدِهِ وَأَمَرَ غَيْرَهُ بِإِشْعَارِ بَقِيَّتِهَا فَمَنْ قَالَ فِي الْخَبَرِ أَمَرَ بِبُدْنِهِ أَنْ تُشْعَرَ أَرَادَ بَعْضَهَا، وَمَا قَالَ أَشْعَرَ بَدَنَتَهُ أَرَادَ بَعْضَهَا لَا كُلَّهَا فَالْأَخْبَارُ مُتَصَادِقَةٌ لَا مُتَكَاذِبَةٌ عَلَى مَا يَتَوَهَّمُ أَهْلُ الْجَهْلِ"

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- یحییٰ بن سعید-- شعبہ-- قتادہ-- ابوحسان اعرج (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی پھر آپ کے حکم کے تحت آپ کی قربانی کے جانور کے دائیں پہلو پر نشان لگایا گیا۔ آپ نے اسے دو جوتوں کا ہار پہنایا اور اس کا خون صاف کیا جب آپ کی سواری میدان میں کھڑی ہوئی تو آپ نے تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں نماز ادا کی وہاں آپ نے اپنے قربانی کے جانوروں کو نشان لگایا تاہم اس راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے: آپ نے اس کا خون صاف کیا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ الفاظ محمد بن جعفر نامی راوی کی نقل کردہ روایت میں ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قربانی کے جانور پر نشان لگایا''۔ یہ اس قسم سے تعلق رکھتے ہیں جو میں اپنی کتابوں میں دوسری جگہ ذکر کر چکا ہوں کہ بعض اوقات عرب کسی فعل کی نسبت اس فعل کی ہدایت کرنے والے کی طرف کر دیتے ہیں تو ان کا یہ کہنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قربانی کے جانوروں پر نشان لگایا اس سے مراد یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں پر نشان لگانے کا حکم دیا کیونکہ یحییٰ القطان کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت قربانی کے جانور پر نشان لگایا گیا''۔

یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نشان لگانے کا حکم دیا تھا۔ آپ نے بذات خود اس پر نشان نہیں لگایا تھا۔

اس بات کا بھی احتمال موجود ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض جانوروں پر اپنے دست مبارک کے ذریعے خود نشان لگایا ہو اور باقیوں کے بارے میں دوسروں کو نشان لگانے کی ہدایت کی ہو۔

تو جس نے روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قربانی کے جانوروں کے بارے میں حکم دیا تو انہیں نشان لگایا گیا'' انہوں نے بعض جانور مراد لیے ہوں اور جس نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قربانی کے جانوروں پر نشان لگایا'' تو انہوں نے بعض جانور مراد لیے ہوں سارے جانور مراد نہ ہوں تو یہ تمام روایات ایک دوسرے کی تصدیق کریں گے۔ یہ ایک دوسرے کی تکذیب نہیں کریں گی جیسا کہ ناواقف لوگوں کو اس بارے میں وہم ہوتا ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْاِحْرَامِ مِنْ غَيْرِ صَلَاةٍ مُتَقَدِّمَةٍ مِنْ مَكْتُوْبَةٍ اَوْ تَطَوُّعٍ

وَالدَّلِيْلِ اَنَّ غَيْرَ الْمُتَطَهِّرَةِ وَالْجُنُبِ اِنْ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَوْ هُمَا كَانَ الْاِحْرَامُ جَائِزًا، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ النُّفَسَاءَ وَالْحَائِضَ بِالْاِحْرَامِ وَهُمَا غَيْرُ طَاهِرَتَيْنِ، اِذِ النُّفَسَاءُ وَالْحَائِضُ لَا تُجْزِئُهُمَا الصَّلَاةُ قَبْلَ اَنْ تَطْهُرَا وَلَا تَطْهُرَانِ بِالْاِغْتِسَالِ قَبْلَ اَنْ تَطْهُرَا بِانْقِطَاعِ دَمِ الْحَيْضِ وَالنِّفَاسِ

باب 87: کوئی فرض یا نفل نماز ادا کئے بغیر احرام باندھنا مباح ہے

اور اس بات کی دلیل کہ بے وضو یا جنبی شخص اگر حج یا عمرے کا احرام باندھ لیتا ہے یا ان دونوں کا احرام باندھ لیتا ہے تو احرام جائز ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے نبی اکرم ﷺ نے نفاس والی اور حیض والی خاتون کو احرام باندھنے کا حکم دیا ہے اور یہ دونوں پاک نہیں ہوتی ہیں۔

جس وقت میں نبی اکرم ﷺ نے انہیں احرام باندھنے کا حکم دیا اس وقت میں ان کے لیے نماز ادا کرنا جائز نہیں ہوتا کیونکہ نفاس والی اور حیض والی عورت کے لیے پاک ہونے سے پہلے نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے اور یہ دونوں خواتین حیض یا نفاس کا خون منقطع ہونے کی شکل میں حاصل ہونے والی پاکیزگی سے پہلے غسل کے ذریعے پاک نہیں ہوسکتیں۔

2610 - اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنَّ ابْنَ اَبِیْ مَرْيَمَ حَدَّثَهُمْ، اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ:

متنِ حدیث: اَنَّهُ خَرَجَ حَاجًّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ، وَمَعَهُ امْرَاَتُهُ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسِ بْنِ خَثْعَمٍ، فَلَمَّا كَانُوْا بِالشَّجَرَةِ وَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِالشَّجَرَةِ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ بَكْرٍ، فَاَتٰى اَبُوْ بَكْرٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ، فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْمُرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ، ثُمَّ تُهِلَّ بِالْحَجِّ، وَتَصْنَعُ مَا يَصْنَعُ النَّاسُ اِلَّا اَنَّهَا لَا تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم -- ابن ابومریم -- سلیمان بن بلال -- یحییٰ بن سعید -- قاسم بن محمد اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

وہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ حج کرنے کے لئے روانہ ہوئے ان کے ساتھ ان کی اہلیہ سیّدہ اسماء بنت عمیس بن خثعم رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ جب لوگ شجرہ کے مقام پر پہنچے تو سیّدہ اسماء نے شجرہ کے مقام پر محمد بن ابوبکر کو جنم دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بارے میں اطلاع دی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ حکم دیا وہ سیّدہ اسماء کو یہ ہدایت کریں کہ وہ غسل کرلیں پھر حج کا احرام باندھ لیں اور ویسا ہی کریں جس طرح دوسرے لوگ کرتے ہیں البتہ وہ بیت اللہ کا طواف نہ کریں۔

2610– أخرجه أبو داؤد "2420" في الصوم: باب النهي عن أن يخص يوم الجمعة بصوم، عن مسدد، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/43، ومسلم "1144" "147" في الصيام: باب كراهة صيام يوم الجمعة منفرداً، والترمذي "743" في الصوم: باب ما جاء في كراهية صوم يوم الجمعة وحده، وابن ماجه "1723" في الصيام: باب في صيام يوم الجمعة، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات" "1820" وابن خزيمة "2610"، والبيهقي 4/302، وأبو محمد البغوي في "شرح السنة" "1804" من طريق أبي معاوية، به .وأخرجه أحمد 2/495، وابن خزيمة "2158" من طريق ابن نمير، والبخاري "1985" في الصوم: باب صوم يوم الجمعة، ومسلم "1144" "147" وابن ماجه "1723"، وابن خزيمة "2159" من طريق حفص بن غياث كلاهما عن الأعمش، به .وأخرجه عبد الرزاق "7805"، الطحاوي 2/78 و79 من طرق عن أبي هريرة .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/44 .

بَابُ الْإِهْلَالِ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

باب 88: مسجد ذوالحلیفہ کے پاس سے تلبیہ پڑھنا

2611 - سندِحدیث: ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ:
متن حدیث: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: هٰذِهِ الْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْذِبُونَ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللّٰهِ مَا اَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یحییٰ بن حکیم -- سفیان بن عیینہ -- موسیٰ بن عقبہ -- سالم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

یہ وہ "بیداء" ہے جس کے بارے میں تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غلط بات منسوب کرتے ہو اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے دروازے کے پاس سے تلبیہ پڑھنا شروع کیا تھا۔

بَابُ الْإِهْلَالِ إِذَا اسْتَوَتْ بِالرَّاكِبِ نَاقَتُهُ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُهِلَّ حَتّٰى اَتَى الْبَيْدَاءَ، وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي اَعْلَمْتُ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ فِي كُتُبِنَا، اَنَّ الْخَبَرَ الْوَاجِبَ قُبُولُهُ هُوَ خَبَرُ مَنْ يُخَبِّرُ بِسَمَاعِ الشَّيْءِ وَرُؤْيَتِهِ دُونَ مَنْ يُنْكِرُ الشَّيْءَ وَيَدْفَعُهُ

باب 89: جب سوار کو لے کر اونٹنی مسجد ذوالحلیفہ کے پاس (روانگی کے لیے) کھڑی ہو جائے اس وقت تلبیہ پڑھنا یہ اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک تلبیہ پڑھنا شروع نہیں کیا تھا جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھلے میدان میں نہیں پہنچ گئے تھے۔

یہ کلام کی وہ نوعیت ہے جس کے بارے میں میں دوسری جگہ پر یہ بات بتا چکا ہوں کہ ہر ایسی روایت جسے قبول کرنا واجب ہو وہ ایسی خبر ہوتی ہے جس میں کسی بات کے سننے اور دیکھنے کا پتہ چل جاتا ہے۔

اس سے یہ مراد نہیں ہوتی کہ اس میں کسی چیز کا انکار کیا گیا ہے نہ کسی چیز کو پرے کیا گیا ہے۔

2612 - سندِحدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِي عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّهُ حَدَّثَهُ، عَنْ جَابِرٍ:

2611- وهو في الموطأ 1/332 في الحج: باب العمل في الإهلال . واخرجه البخاري 1541 في الحج: باب الإهلال عند مسجد ذي الحليفة، ومسلم 1886 في الحج: باب أمر أهل المدينة بالإحرام من عند مسجد ذي الحليفة، وأبو داوود 1771 في المناسك: باب في وقت الإحرام، والنسائي 5/162-163 في الحج: باب العمل في الإهلال، والطحاوي 2/122 والبغوي 1869 من طرق عن مالك، بهذا الإسناد . واخرجه احمد 2/10، والحميدي 659 والبخاري 1541، ومسلم 1186 24 والترمذي 818 في الحج: باب ما جاء من أي الموضعين أحرم النبي صلى الله عليه وسلم .

متن حدیث: اَنَّ اِهْلاَلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- علی بن سہل رملی -- ولید ابن مسلم -- ابوعمرو اوزاعی -- عطاء -- نے انہیں حدیث بیان کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ سے تلبیہ پڑھنا شروع کیا تھا جب آپ کی سواری آپ کو لے کر کھڑی ہوئی تھی۔

2613 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ:

متن حدیث: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهُ اَهَلَّ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- علی بن خشرم -- ابن عیینہ -- موسیٰ بن عقبہ -- سالم، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنا پاؤں مبارک رکاب میں رکھا اور آپ کی سواری کھڑی ہوئی تو آپ نے تلبیہ پڑھنا شروع کیا''۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الِاسْتِقْبَالِ بِالرَّاحِلَةِ الْقِبْلَةَ اِذَا اَرَادَ الرَّاكِبُ الْاِهْلَالَ

باب **90**: جب سوار تلبیہ پڑھنے کا ارادہ کرے اس وقت اس کی سواری کا رخ قبلہ کی طرف ہونا مستحب ہے

2614 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ:

متن حدیث: " اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا اَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ اَمَرَ بِرَاحِلَتِهٖ فَرُحِلَتْ، ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ، ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَاَهَلَّ قَالَ: ثُمَّ يُلَبِّي حَتّٰى اِذَا بَلَغَ الْحَرَمَ اَمْسَكَ حَتّٰى اِذَا اَتَى ذَا طُوًى بَاتَ بِهٖ قَالَ: فَيُصَلِّي بِهِ الْغَدَاةَ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ ." فَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالوارث بن عبدالصمد -- اپنے والد کے حوالے سے -- ایوب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نافع بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب ذوالحلیفہ تشریف لاتے تھے تو وہاں اپنی سواری کے بارے میں حکم دیتے تھے تو اسے تیار کر لیا جاتا تھا پھر وہ صبح کی نماز ادا کرتے تھے اور اس سواری پر سوار ہو جاتے تھے یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کھڑی ہو جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی طرف رخ کرتے ہوئے تلبیہ پڑھنا شروع کرتے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس وقت تک تسبیح پڑھتے رہتے تھے جب تک وہ حرم تک نہیں پہنچ جاتے تھے پھر وہ تلبیہ پڑھنے سے رک جاتے تھے یہاں تک کہ جب وہ ذی طویٰ میں پہنچتے تھے تو وہاں رات بسر کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: وہ یہاں فجر کی نماز ادا کرتے تھے پھر غسل کرتے تھے اور یہ بات بیان کرتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا

ہی کیا تھا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْبَيْتُوتَةِ بِذِی الْحُلَيْفَةِ وَالْغُدُوِّ مِنْهَا اسْتِنَانًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 91: نبی اکرم ﷺ کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے ذوالحلیفہ میں رات بسر کرنے اور اگلے دن صبح وہاں سے روانہ ہونے کا مستحب ہونا

2615 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ، ثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، وَسَالِمٌ:

متنِ حدیث: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا مَرَّ بِذِی الْحُلَيْفَةِ بَاتَ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ. وَيُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- اسحاق بن ابراہیم صواف -- احمد بن اسحاق حضرمی -- وہیب -- موسیٰ بن عقبہ -- نافع اور سالم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب ذوالحلیفہ سے گزرتے تھے تو وہاں رات بسر کرتے تھے اور صبح تک وہیں رہتے تھے اور یہ بات بیان کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّعَرُّسِ فِي بَطْنِ الْوَادِي بِذِی الْحُلَيْفَةِ

باب 92: ذوالحلیفہ میں وادی کے نشیبی حصے میں رات بسر کرنا مستحب ہے

2616 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُجَاعٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ:

متنِ حدیث: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ فِي ذِی الْحُلَيْفَةِ، فَقِيلَ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ"،

توضیح روایت: قَالَ مُوسَى: وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُنِيخُ بِهِ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطًا مِنْ ذٰلِكَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- خضر بن محمد بن شجاع -- اسماعیل بن جعفر -- موسیٰ بن عقبہ -- سالم بن عبداللہ -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ تشریف لائے (مراد یہ ہے نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک فرشتہ آیا) اس وقت نبی اکرم ﷺ ذوالحلیفہ میں رات کے وقت پڑاؤ کیے ہوئے تھے تو نبی اکرم ﷺ کو یہ بتایا گیا' آپ اس وقت ''مبارک وادی'' میں ہیں۔

موسیٰ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: سالم نے ہمارے ہمراہ اسی جگہ پڑاؤ کیا تھا جہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پڑاؤ کیا تھا اورانہوں نے اہتمام کے ساتھ اسی جگہ پڑاؤ کیا تھا جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات بسر کی تھی اور یہ اس مسجد کے نیچے والا حصہ تھا جو بطن وادی میں ہے اوروادی اورراستے کے درمیان میں ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ فِي ذٰلِكَ الْوَادِي

باب 93: اس وادی میں نماز ادا کرنا مستحب ہے

2617 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ قَالَا: ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ، حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: حَدَّثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: " أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي وَهُوَ بِالْعَقِيقِ أَنْ: صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ، وَقُلْ: عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان اور محمد بن مسکین یمامی -- بشر بن بکر -- اوزاعی -- یحییٰ بن ابوکثیر -- عکرمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما -- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

"گزشتہ رات میرے پروردگار کی طرف سے ایک نمائندہ میرے پاس آیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت عقیق کے مقام پر موجود تھے (تو فرشتے نے کہا) آپ اس "مبارک وادی" میں نماز ادا کیجئے اور یہ حکم دیجئے کہ عمرہ حج میں (شامل کردیا گیا ہے)"۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِهْلَالِ بِمَا يُحْرِمُ بِهِ الْمُهِلُّ مِنْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ هُمَا

باب 94: تلبیہ پڑھنے والے نے حج یا عمرہ یا دونوں کا (جو بھی) احرام باندھا ہو اس کے مطابق تلبیہ پڑھنا مستحب ہے

2617– وأخرجه ابن ماجة 2976 في المناسك: باب التمتع بالعمرة إلى الحج، عن عبد الرحمن بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/24، وابن شبة في "تاريخ المدينة" 1/146، والحميدي 19، ومن طريقه البخاري 1534 في الحج: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: العقيق وادٍ مبارك 9، وابن ماجة 2976، والطحاوي 3/146، والبيهقي 5/14، والبغوي 1883 عن الوليد بن مسلم، به .وأخرجه الحميدي 19، والبخاري 1534 و 2337 في الحرث والمزارعة: باب رقم 16، وأبو داوُد 1800 في المناسك: باب في الإقران، وابن خزيمة 2617، والبغوي 1883، والبيهقي 5/14من طريقين عن الأوزاعي ن به . وأخرجه ابن شبة 1/146، والبخاري 77343 في الاعتصام: باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على إتفاق أهل العلم، والطحاوي 2/146، والبيهقي 5/13 من طرق عن علي بن المبارك، عن يحي ابن أبي كثير، به .وأخرج ابن شبة 1/148عن محمد بن يحي، عن عبد العزيز بن عمران عن ثابت الأزهري، عن عمر بن الخطاب مرفوعاً: "والعقيق واد مبارك" .

2618 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى، ثَنَا خَالِدٌ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَبَّيْكَ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- عبدالاعلیٰ -- خالد -- بکر بن عبداللہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں حج اور عمرہ کرنے کے لئے حاضر ہوں''۔

2619 - سندِحدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، وَحُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ، كُلُّهُمْ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا، لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا مِرَارًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- علی بن حجر -- ہشیم -- یحییٰ بن ابواسحاق اور عبدالعزیز بن صہیب اور حمید طویل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں عمرہ اور حج کرنے کے لئے حاضر ہوں۔ میں عمرہ اور حج کرنے کے لئے حاضر ہوں'' یہ بات آپ نے کئی مرتبہ کہی۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْاِحْرَامِ مِنْ غَيْرِ تَسْمِيَةِ حَجٍّ وَلَا عُمْرَةٍ وَمِنْ غَيْرِ قَصْدِ نِيَّةٍ وَاحِدٍ بِعَيْنِهِ عِنْدَ ابْتِدَاءِ الْاِحْرَامِ

باب 95: عمرے کا احرام باندھے بغیر احرام باندھنا مباح ہے' اور احرام کے آغاز میں ان دونوں میں سے کسی ایک کے متعین کرنے کی نیت کے ارادے کے بغیر (احرام باندھنا بھی مباح ہے)

2620 - سندِحدیث: ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ اَبِي حَازِمٍ، اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: " خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَرَى اِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: نَبْدَاُ بِالَّذِي بَدَاَ اللّٰهُ بِهِ، فَبَدَاَ بِالصَّفَا حَتّٰى فَرَغَ مِنْ اٰخِرِ سَبْعَةٍ عَلَى الْمَرْوَةِ، فَجَاءَهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ بِهَدِيَّةٍ مِنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمَ اَهْلَلْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اُهِلُّ بِمَا اَهَلَّ بِهِ رَسُوْلُكَ قَالَ: فَاِنِّي اَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ. فَذَكَرَ الدَّوْرَقِيُّ الْحَدِيثَ بِطُوْلِهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: " فَقَدْ اَهَلَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ غَيْرُ عَالِمٍ فِي وَقْتِ اِهْلَالِهِ مَا الَّذِي بِهِ اَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا

كَانَ مُهِلًّا مِنْ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ، وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ مِنْ نَاحِيَةِ الْيَمَنِ، وَإِنَّمَا عَلِمَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ مَا الَّذِي بِهِ اَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اجْتِمَاعِهِمَا بِمَكَّةَ، فَاَجَازَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِهْلَالَهُ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ غَيْرُ عَالِمٍ فِي وَقْتِ اِهْلَالِهِ اَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ اَوْ بِالْعُمْرَةِ اَوْ بِهِمَا جَمِيعًا، وَقِصَّةُ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ مِنْ هٰذَا الْبَابِ لَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَحْسَنْتَ . غَيْرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُتَعَقَّبِ اَمَرَ عَلِيًّا بِغَيْرِ مَا اَمَرَ بِهِ اَبَا مُوسَى اَمَرَ عَلِيًّا بِالْمُقَامِ عَلَى اِحْرَامِهِ، اِذْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، فَلَمْ يَجِدْ لَهُ الْاِحْلَالَ اِلَى اَنْ بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ، وَاَمَرَ اَبَا مُوسَى بِالْاِحْلَالِ بِعُمْرَةٍ، اِذْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، وَقَدْ بَيَّنْتُ هٰذِهِ الْمَسْاَلَةَ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابن ابوحازم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے ہمارا ارادہ صرف حج کرنے کا تھا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لے آئے آپ نے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا مقام ابراہیم کے پاس دو رکعات نماز ادا کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''ہم اس سے آغاز کریں گے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا سے آغاز کیا یہاں تک کہ آپ آخری ساتویں چکر سے بھی فارغ ہو گئے' تو پھر آپ مروہ تشریف لے آئے وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو یمن سے کچھ قربانی کے جانور لے کر آئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تم نے کون سے احرام کی نیت کی ہے' تو انہوں نے یہ بتایا میں نے یہ کہا ہے: اے اللہ! میں اسی احرام کی نیت کرتا ہوں جو احرام تیرے نبی نے باندھا ہے''۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تو حج کا احرام باندھا ہے۔

اس کے بعد دورقی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے وہی احرام باندھا تھا اور انہیں اس وقت اس بات کا علم نہیں تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سا احرام باندھا تھا۔

اس کی وجہ یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے راستے سے احرام باندھا تھا جبکہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ یمن کی طرف سے تشریف لائے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے بارے میں اس وقت پتہ چلا جب ان کی ملاقات مکہ مکرمہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے احرام باندھنے کو درست قرار دیا جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت کے مطابق احرام باندھا تھا' حالانکہ اس وقت جب انہوں نے احرام باندھا تھا اس وقت انہیں اس کا علم نہیں تھا

کہ نبی اکرم ﷺ نے حج کا احرام باندھا ہے' یا عمرے کا باندھا ہے' یا دونوں ساتھ کرنے کا احرام باندھا ہے۔

اسی طرح حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا واقعہ بھی اسی باب سے تعلق رکھتا ہے' جب وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو اس وقت نبی اکرم ﷺ بطحا میں پڑاؤ کیے ہوئے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اچھا کیا ہے۔

البتہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بعد میں جو حکم دیا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو اس کے بارے میں حکم نہیں دیا تھا۔

آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا' وہ اپنے احرام پر برقرار رہیں اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے ساتھ قربانی کا جانور موجود تھا اور نبی اکرم ﷺ کے نزدیک وہ اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتے تھے جب تک قربانی کا جانور اپنے مخصوص مقام تک نہیں پہنچ جاتا جبکہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ نے عمرہ کر کے احرام کھولنے کی ہدایت کر دی تھی کیونکہ ان کے ساتھ قربانی کا جانور موجود نہیں تھا۔

میں نے یہ مسئلہ ''کتاب الکبیر'' میں بیان کیا ہے۔

بَابُ صِفَةِ تَلْبِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 96: نبی اکرم ﷺ کے تلبیہ کی صفت

2621 - سندِ حدیث: ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، وَمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا: ثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَحْمَدُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ مُؤَمَّلٌ: عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: أَنَّ تَلْبِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ.

اختلافِ روایت: قَالَ مُؤَمَّلٌ فِي حَدِيثِهِ: وَزَادَ ابْنُ عُمَرَ: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن منیع اور مؤمل بن ہشام -- اسماعیل -- ایوب -- نافع (کے حوالے

اس بات پر تمام مسلمان متفق ہیں: تلبیہ پڑھنا شروع ہے۔

لیکن اس کا حکم کیا ہے؟ اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام شافعی کے نزدیک تلبیہ پڑھنا سنت ہے۔ امام مالک کے نزدیک یہ واجب تو نہیں ہے۔ لیکن اسے ترک کرنے کی صورت میں دم (جانور قربان کرنا) لازم ہوگا۔

امام ابوحنیفہ کے نزدیک تلبیہ اور ہدی کے بغیر حج منعقد نہیں ہوتا۔

البتہ تلبیہ کے لئے کوئی خاص کلمات مخصوص نہیں ہیں بلکہ تکبیر' تہلیل' تسبیح وغیرہ میں سے کوئی بھی کلمات پڑھتے جا سکتے ہیں۔

مردوں کے لئے بلند آواز میں تلبیہ پڑھنا مستحب ہے' البتہ عورت بلند آواز میں تلبیہ نہیں پڑھے گی۔

سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کے الفاظ یہ تھے:

''میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ حمد و نعمت تیرے لئے مخصوص ہے اور بادشاہی بھی' تیرا کوئی شریک نہیں ہے''۔

مؤمل نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس میں ان الفاظ کا اضافہ کرتے تھے۔

''میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں۔ سعادت تجھی سے حاصل ہو سکتی ہے' اور بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے' اور رغبت اور عمل تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں''۔

2622 - مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متن حدیث: تَلَقَّفْتُ التَّلْبِيَةَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ مُؤَمَّلٍ

❀❀ محمد بن بشار -- یحییٰ -- عبیداللہ -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کے الفاظ یاد کیے ہیں اس کے بعد انہوں نے مؤمل کی نقل کردہ روایت کے مطابق روایت نقل کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ الزِّيَادَةَ فِي التَّلْبِيَةِ عَلٰى مَا حَفِظَ ابْنُ عُمَرَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَائِزٌ وَّالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ بَعْضَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَحْفَظُ عَنْهُ مَا يَعْزُبُ عَنْ بَعْضِهِمْ؛ لِاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ حَفِظَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَلْبِيَتِهِ مَا لَمْ يَحْكِ عَنْهُ غَيْرُهُ

باب 97: اس بات کا بیان کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی (جو الفاظ سن کر یاد رکھے تھے) ان کا تلبیہ کے الفاظ میں اضافہ کرنا جائز ہے

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی بعض ایسی باتیں یاد رکھی ہیں جو دوسروں نے بیان نہیں کی تھیں

اس کی وجہ یہ ہے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کے وہ الفاظ یاد رکھے ہیں (اور نقل کئے ہیں)

جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کئے ہیں۔

2623 - سند حدیث: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ، ثَنَا وَكِيْعٌ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ،

وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ تَلْبِيَتِهٖ: لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبداللہ بن سعید اشج --وکیع --عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابوسلمہ--سلم بن جنادہ--وکیع --عبدالعزیز بن ابوسلمہ--عبداللہ--عبداللہ بن فضل--عبدالرحمن بن اعرج (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تلبیہ میں یہ کلمات پڑھے۔

''میں حاضر ہوں اے حقیقی معبود!''

2624 - سندِ حدیث: ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْفَضْلِ، اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبدالاعلیٰ --عبداللہ بن وہب--عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابوسلمہ--عبداللہ بن فضل--عبدالرحمن اعرج (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کے الفاظ یہ تھے۔

''میں حاضر ہوں اے حقیقی معبود!''

بَابُ اِبَاحَةِ الزِّيَادَةِ فِی التَّلْبِيَةِ ذَا الْمَعَارِجِ، وَنَحْوَهٗ

ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَ هٰذِهِ الزِّيَادَةَ وَذَكَرَ اَنَّهُمْ لَمْ يَقُوْلُوْهُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ مَنْ تَقَدَّمَتْ صُحْبَتُهٗ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَعْلَمَ، قَدْ كَانَ يَخْفَى عَلَيْهِ الشَّیْءُ مِنْ عِلْمِ الْخَاصَّةِ، فَعَلِمَهٗ مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ فِی السِّنِّ وَالْعِلْمِ؛ لِاَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَعَ مَكَانِهٖ مِنَ الْاِسْلَامِ وَالْعِلْمِ وَمَعَ تَقَدُّمِ صُحْبَتِهٖ، خَبَّرَ اَنَّهُمْ لَمْ يَقُوْلُوا: ذَا الْمَعَارِجِ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ دُوْنَهٗ فِی السِّنِّ وَالْعِلْمِ وَالْمَكَانِ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ اَعْلَمَ اَنَّهُمْ كَانُوا يَزِيْدُوْنَ: ذَا الْمَعَارِجِ وَنَحْوَهٗ، وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ لَا يَقُوْلُ شَيْئًا، فَقَدْ خَفِیَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَعَ مَوْضِعِهٖ مِنَ الْاِسْلَامِ وَالْعِلْمِ مَا عَلِمَهٗ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

باب **98**: تلبیہ کے الفاظ میں لفظ ''ذوالمعارج'' یا اس جیسے دیگر الفاظ کا اضافہ کرنے کا مباح ہونا

2623-واخرجه أحمد 1/476 عن وكيع، وابن خزيمة 2623 عن عبد الله بن سعيد الأشج، عن وكيع بهذا الإسناد .واخرجه أحمد 1/341، والنسائي 5/161 في المناسك: باب كيفية التلبية وابن خزيمة 2624، والطحاوي 2/125، والبيهقي 5/45 من طرق عن عبد العزيز بن أبي سلمة، به، وصححه الحاكم 1/449-450 ووافقه الذهبي .

یہ بات اس شخص کے مؤقف کے خلاف ہے جس نے اس اضافے کو مکروہ قرار دیا ہے اور اس نے یہ بات ذکر کی ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ الفاظ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ استعمال نہیں کیے ہیں۔

اس کے ہمراہ اس بات کی دلیل کہ بعض اوقات کوئی ایک صحابی قدیم صحابی ہوتے ہیں۔

(یعنی وہ زیادہ عرصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہوتے ہیں)

اور ان کا علم بھی زیادہ ہوتا ہے لیکن بعض اوقات کسی ایک متعین چیز سے متعلق معلومات ان سے مخفی رہ جاتی ہیں جو اس صحابی کے علم میں ہوتی ہیں جو عمر اور علم کے اعتبار سے کم مرتبے کے ہوتے ہیں۔

اس کی دلیل یہ ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو اسلام میں بلند مرتبہ حاصل ہے علم میں بلند مرتبہ حاصل ہے اس کے ساتھ وہ قدیم صحابی بھی ہیں وہ یہ بتا رہے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ لفظ "ذوالمعارج" نہیں پڑھا ہے۔

جبکہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما جو عمر، علم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں قدر ومنزلت کے اعتبار سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کم مرتبے کے ہیں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (تلبیہ کے الفاظ میں) ذوالمعارج اور اس جیسے دیگر الفاظ کا اضافہ کر دیا کرتے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی۔

تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو اسلام اور علم میں بلند حیثیت حاصل ہونے کے باوجود ان سے یہ چیز مخفی رہ گئی جس کا علم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو ہو گیا۔

2625 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: " اَتَانِي جِبْرِيلُ، فَقَالَ: مُرْ اَصْحَابَكَ اَنْ يَرْفَعُوا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ ." وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: بِالْاِهْلَالِ وَالتَّلْبِيَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء اور احمد بن منیع --سفیان --عبداللہ بن ابوبکر --عبدالملک بن حارث بن ہشام --خلاد بن سائب --اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

2625- أخرجه الطبراني في "الكبير" 5170 من طريق غسان بن أبي شيبة، عن وكيع، عن سفيان، به. وأخرجه أحمد 4/55و56، والحميدي 853، والترمذي 829 في الحج: باب ما جاء في رفع الصوت بالتلبية، والنسائي 5/162في مناسك الحج: باب بالتلبية، والدارقطني 2/238، وابن خزيمة 2625 و2627 وابن الجارود 433، والطبراني 6627 و6628، والبيهقي 5/42من طرق عن سفيان به، وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وأخرجه الطبراني 6629 من طريق ابن جريج، ومالك في "الموطأ" 1/334في الحج: باب رفع الصوت بالإهلال، ومن طريقه الشافعي 1/306، التلبية، والطبراني 6626، والبيهقي 42_5/41و42، والبغوي 1867 كلاهما عن عبد الله بن أبي بكر، به .

''جبرائیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور بولے: آپ اپنے ساتھیوں کو یہ ہدایت کیجئے کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھیں''۔

احمد بن منیع نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ بلند آواز میں نیت کے الفاظ بھی پڑھیں اور تلبیہ بھی پڑھیں۔

2626 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا جَعْفَرٌ، حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ:

متن حدیث: اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ: وَاَمَّا النَّاسُ يَزِيْدُوْنَ ذَا الْمَعَارِجِ وَنَحْوِهٖ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ لَا يَقُوْلُ شَيْئًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- یحییٰ بن سعید-- امام جعفر صادق-- اپنے والد (امام محمد باقر رحمہ اللہ)--

امام جعفر صادق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میرے والد (امام محمد باقر رحمہ اللہ) نے مجھے یہ بات بتائی ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب ''بیداء'' کے مقام پر آپ کی سواری کھڑی ہوئی' تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بلند آواز میں اقرار کرتے ہوئے یہ کہا:

''میں حاضر ہوں' اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ میں حاضر ہوں' بے شک حمد نعمت تیرے لیے مخصوص ہیں' اور بادشاہی بھی' تیرا کوئی شریک نہیں ہے''۔

راوی نے بتایا: لوگ اس میں ان الفاظ کا اضافہ کرتے تھے۔

''وہ اللہ تعالیٰ جو بلند مرتبہ و مقام کا مالک ہے''۔

یا اسی کی مانند کچھ اور الفاظ ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی لیکن آپ نے کچھ بھی ارشاد نہیں فرمایا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ

باب 99: تلبیہ پڑھتے ہوئے آواز بلند کرنا مستحب ہے

2627 - سندِحدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: قَالَ: " أَتَانِي جِبْرِيلُ، فَقَالَ: مُرْ أَصْحَابَكَ أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ ." وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: بِالْإِهْلَالِ وَالتَّلْبِيَةِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--عبدالجبار بن علاء اور احمد بن منیع رحمہ اللہ--سفیان--عبداللہ بن ابوبکر--عبدالملک بن ابوبکر بن حارث بن ہشام--خلاد بن سائب--اپنے والد کے حوالے سے:

''حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور بولے: آپ اپنے ساتھیوں کو یہ ہدایت کیجئے کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھیں۔

احمد بن منیع نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''وہ بلند آواز میں نیت کا ذکر کریں اور تلبیہ پڑھیں''۔

بَابُ الْبَيَانِ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالْإِهْلَالِ مِنْ شِعَارِ الْحَجِّ

وَإِنَّمَا أُمِرَ الْمُهِلُّ بِرَفْعِ الصَّوْتِ بِهِ إِذْ هُوَ مِنْ شِعَارِ الْحَجِّ

باب **100**: اس بات کا بیان کہ تلبیہ پڑھتے ہوئے آواز کو بلند کرنا حج کا مخصوص طریقہ ہے' اور تلبیہ پڑھنے والے شخص کو آواز بلند کرنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے' کیونکہ یہ کام حج کا مخصوص طریقہ ہے

2628 - سندِ حدیث: ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "

متن حدیث: جَاءَنِي جِبْرِيلُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ مُرْ أَصْحَابَكَ فَلْيَرْفَعُوا صِيَاحَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ فَإِنَّهَا شِعَارُ الْحَجِّ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--سلم بن جنادہ--وکیع--سفیان--عبداللہ بن ابولبید--مطلب بن عبداللہ بن حطب--خلاد بن سائب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اپنے ساتھیوں کو ہدایت کیجئے کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھیں کیونکہ یہ حج کا علامتی نشان ہے''۔

2629 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "

2628–وقد أعله الترمذي بأثر الحديث المتقدم فقال والصحيح هو عن خلاد بن السائب عن أبيه .وأخرجه أحمد 5/192، وابن ماجة 2923 في المناسك: باب رفع الصوت بالتلبية، وابن خزيمة 2628، والحاكم 1/45، والطبراني 5170 من طرق عن وكيع بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني 5168 و 5169 من طريقين عن سُفْيَانُ .

متن حدیث: اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ، فَقَالَ لِی: اَشْعِرْ بِالتَّلْبِیَةِ، فَاِنَّهَا شِعَارُ الْحَجِّ."

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: " هٰذِهِ اللَّفْظَةُ: فَاِنَّهَا شِعَارُ الْحَجِّ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِیْ كُنْتُ اَعْلَمْتُ اَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تَقُوْلُ: اِنَّ اَفْضَلَ الْعَمَلِ كَذَا، وَاِنَّمَا تُرِیْدُ مِنْ اَفْضَلِ، وَخَیْرُ الْعَمَلِ كَذَا، وَاِنَّمَا تُرِیْدُ مِنْ خَیْرِ الْعَمَلِ وَالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّمَا اَرَادَ بِقَوْلِهٖ: فَاِنَّهَا شِعَارُ الْحَجِّ اَیْ مِنْ شِعَارِ الْحَجِّ "

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار --محمد بن زبرقان --موسیٰ بن عقبہ --مطلب بن عبداللہ بن حطب --خلاد بن سائب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور بولے: آپ تلبیہ کو مخصوص علامتی نشان بنائیں کیونکہ یہ حج کا مخصوص علامتی نشان ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ الفاظ: "یہ حج کا مخصوص علامتی نشان ہے" اور یہ اس قسم سے تعلق رکھتا ہے' جس کے بارے میں' میں بتا چکا ہوں کہ بعض اوقات عرب یہ کہتے ہیں: بے شک سب سے افضل عمل فلاں ہے۔ اس سے مراد یہ ہے' فلاں عمل' افضل اعمال میں سے ایک ہے' اور سب سے بہتر عمل فلاں ہے اس سے مراد یہ ہے' فلاں عمل بہتر اعمال میں سے ہے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: "یہ حج کا مخصوص علامتی نشان ہے"۔ اس سے مراد یہ ہے' یہ حج کے مخصوص علامتی نشانوں میں سے ایک ہے۔

2630 - سند حدیث: ثَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ اُسَامَةُ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ لَبِیْدٍ اَخْبَرَاهُ، عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَمَرَنِیْ جِبْرِیْلُ بِرَفْعِ الصَّوْتِ بِالْاِهْلَالِ فَاِنَّهٗ مِنْ شِعَارِ الْحَجِّ."

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذَا الْخَبَرِ فِیْ كِتَابِ الْكَبِیْرِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ربیع بن سلیمان --ابن وہب --اسامہ --محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان اور عبداللہ بن ابولبید --عبدمطلب بن عبداللہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جبرائیل علیہ السلام نے مجھے یہ ہدایت کی کہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھا جائے کیونکہ یہ حج کا مخصوص طریقہ ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے اس روایت کے تمام طرق "کتاب الکبیر" میں ذکر کر دیے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَیَانِ اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالْاِهْلَالِ مِنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ

باب **101**: اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ تلبیہ پڑھتے ہوئے آواز کو بلند کرنا افضل اعمال میں سے ایک ہے

2631 - سند حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اَبِیْ فُدَیْكٍ، اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ

عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَرْبُوْعٍ، عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الْعَجُّ وَالثَّجُّ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: الْعَجُّ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ، وَالثَّجُّ نَحْرُ الْبُدْنِ، وَالدَّمُ مِنَ الْمَنْحَرِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن رافع --محمد بن اسماعیل بن ابوفدیک --ضحاک بن عثمان --ابن منکدر --عبدالرحمن بن یربوع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: عج اور ثج

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) "عج" سے مراد بلند آواز میں تلبیہ پڑھنا ہے جبکہ "ثج" سے مراد قربانی کا جانور ذبح کرنا ہے تاکہ قربانی کی جگہ سے خون بہہ جائے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ الْاِصْبَعَيْنِ فِی الْاُذُنَيْنِ عِنْدَ رَفْعِ الصَّوْتِ وَالتَّلْبِيَةِ، اِذْ وَضْعُ الْاِصْبَعَيْنِ فِی الْاُذُنَيْنِ عِنْدَ رَفْعِ الصَّوْتِ يَكُوْنُ اَرْفَعَ صَوْتًا، وَاَمَدَّهُ

باب **102**: آواز بلند کرتے ہوئے اور تلبیہ پڑھتے ہوئے دونوں انگلیاں کانوں میں رکھ لینا مستحب ہے کیونکہ آواز کو بلند کرتے وقت جب انگلیاں کانوں میں رکھ لی جائیں تو آواز زیادہ بلند ہوتی ہے اور دور تک جاتی ہے

2632 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِیُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ الْكِنْدِیُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدَ، عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ قَالَ: ثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ:

متن حدیث: انْطَلَقْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا اَتَيْنَا وَادِیَ الْاَزْرَقِ قَالَ: اَیُّ وَادٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: وَادِی الْاَزْرَقِ قَالَ: كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى مُوْسٰى، فَنَعَتَ مِنْ طُوْلِهٖ، وَشَعْرِهٖ، وَلَوْنِهٖ وَاضِعًا اُصْبُعَيْهِ فِیْ اُذُنَيْهِ لَهٗ جُوَارٌ اِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِی، ثُمَّ نَظَرْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا قَالَ دَاوُدُ: اَظُنُّهٗ ثَنِيَّةَ هَرْشٰی، فَقَالَ: اَیُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهٖ؟ فَقُلْنَا: ثَنِيَّةُ هَرْشٰی قَالَ: كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى يُوْنُسَ عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ، خِطَامُ النَّاقَةِ خُلْبَةٌ، عَلَيْهِ جُبَّةٌ لَهٗ مِنْ صُوْفٍ بِهٰذِهِ الثَّنِيَّةِ مُلَبِّيًا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن سعید بن مسروق کندی --یحییٰ بن ابوزائدہ --داؤد بن ابوہند --ابوعالیہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے جب ہم وادی ازرق میں پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون سی وادی ہے تو ہم نے عرض کی: یہ وادی ازرق ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ گویا میں اس وقت بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی لمبائی ان کے بالوں ان کی رنگت کے بارے میں بتایا انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں رکھی ہوئی ہیں اور وہ تلبیہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مناجات کر رہے ہیں اور اس

وادی سے گزر رہے ہیں۔

پھر ہم روانہ ہو گئے یہاں تک کہ ہم ایک جگہ پر آئے۔

داؤد نامی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے وہ جگہ "ثنیہ ہرشی" تھی۔

نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کون سی گھاٹی ہے۔ ہم نے عرض کی: یہ ثنیہ ہرشی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گویا میں اس وقت بھی حضرت یونس کی طرف دیکھ رہا ہوں جو سرخ اونٹنی پر سوار ہیں ان کی اونٹنی کی مہار چھوٹی ہے اور انہوں نے اونی جبہ پہنا ہوا ہے وہ اس گھاٹی سے تلبیہ پڑھتے ہوئے گزر رہے ہیں۔

2633 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی، ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَمَرَرْنَا بِوَادٍ، فَقَالَ: اَیُّ وَادٍ هٰذَا؟، فَقَالُوْا: وَادِی الْاَزْرَقِ قَالَ: كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسٰى، فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهٖ وَشَعْرِهٖ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ دَاوُدُ وَاضِعًا اُصْبُعَيْهِ فِیْ اُذُنَيْهِ لَهٗ جُؤَارٌ اِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِیْ قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى ثَنِيَّةٍ قَالَ: اَیُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهٖ؟، فَقَالُوْا: هُوَ شَیْءٌ اَوْ كَذَا، فَقَالَ: كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰى يُوْنُسَ عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ، خِطَامُ نَاقَتِهٖ خَلِيَّةٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِیْ مُلَبِّيًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ -- ابن ابوعدی -- داؤد -- ابوعالیہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

"ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ مکہ اور مدینہ کے درمیان سفر کر رہے تھے۔ ہم ایک وادی کے پاس سے گزرے تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کون سی وادی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یہ وادی ازرق ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں گویا اس وقت بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کی رنگت ان کے بالوں کے بارے میں کوئی چیز ذکر کی جس کے بارے میں الفاظ داؤد نامی راوی کو یاد نہیں رہے ہیں اس کے بعد روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں رکھی ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تلبیہ کی شکل میں مناجات کرتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں"۔

راوی کہتے ہیں: پھر ہم روانہ ہو گئے یہاں تک کہ ہم ایک گھاٹی کے پاس آئے تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کون سی گھاٹی ہے تو لوگوں نے بتایا یہ ہرشی ہے یا فلاں ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں گویا اس وقت بھی حضرت یونس علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں جو ایک سرخ اونٹنی پر سوار ہیں۔ انہوں نے اونی جبہ پہنا ہوا ہے ان کی اونٹنی کی لگام چھوٹی ہے اور وہ اس وادی سے تلبیہ پڑھتے ہوئے گزر رہے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ تَلْبِيَةِ الْاَشْجَارِ وَالْاَحْجَارِ اللَّوَاتِي عَنْ يَّمِينِ الْمُلَبِّي وَعَنْ شِمَالِهِ عِنْدَ تَلْبِيَةِ الْمُلَبِّي

باب 103: اس بات کا تذکرہ کہ تلبیہ پڑھنے والا شخص جب تلبیہ پڑھتا ہے

تو اس کے دائیں بائیں موجود پتھر بھی تلبیہ پڑھتے ہیں

2634 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ مُلَبٍّ يُلَبِّي اِلَّا لَبَّى مَا عَنْ يَّمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ مِنْ شَجَرٍ وَحَجَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا يَعْنِي عَنْ يَّمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --حسن بن محمد زعفرانی-- عبیدہ ابن حمید-- عمارہ بن غزیہ-- ابوحازم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی تلبیہ پڑھنے والا تلبیہ کہتا ہے' تو اس کے دائیں اور بائیں موجود ہر درخت اور ہر پتھر بھی تلبیہ کہتے ہیں یہاں تک کہ اس طرف سے بھی زمین ختم ہو جاتی ہے' اور اس طرف سے بھی زمین ختم ہو جاتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد آپ کی دائیں طرف اور آپ کی بائیں طرف تھی۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ مَّعُوْنَةِ الْمُحْرِمِ لِلْحَلَالِ عَلَى الِاصْطِيَادِ بِالْاِشَارَةِ وَمُنَاوَلَةِ السِّلَاحِ الَّذِيْ يَكُوْنُ عَوْنًا لِلْحَلَالِ عَلَى الِاصْطِيَادِ

باب 104: احرام والے شخص کیلئے احرام کے بغیر شخص کو اشارے کے ذریعے شکار کے بارے میں بتانے کی ممانعت' نیز احرام کے بغیر شخص کو وہ ہتھیار پکڑانا' جس کے ذریعے وہ شکار میں مدد حاصل کر سکے (اس کی بھی ممانعت)

2635 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، ح حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ:

متنِ حدیث: اَنَّهُمْ كَانُوا فِي سَفَرٍ وَفِيهِمْ مَنْ قَدْ اَحْرَمَ قَالَ: فَرَكِبَ اَبُوْ قَتَادَةَ فَرَسَهُ، فَاَتَى حِمَارَ وَحْشٍ فَاَصَابَهُ فَاَكَلُوا مِنْ لَحْمِهِ، ثُمَّ كَاَنَّهُمْ هَابُوْا ذٰلِكَ فَسَاَلُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَشْتَرَكْتُمْ اَوْ اَشَرْتُمْ؟ قَالُوا: لَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكُلُوْهُ. وَفِي خَبَرِ ابْنِ اَبِي عَدِيٍّ قَالَ: اَشَرْتُمْ اَوْ اَعَنْتُمْ، وَفِي خَبَرِ ابْنِ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِهِ. وَقَالَ: اَشَرْتُمْ اَوْ صِدْتُّمْ اَوْ اَعَنْتُمْ قَالُوا: لَا قَالَ: فَكُلُوْهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- ابوعامر-- شعبہ (یہاں تحویل سند ہے) محمد بن عبداللہ بن

بزیع -- ابن ابوعدی -- شعبہ -- (یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن ولید -- ابن ابوعدی -- شعبہ -- عثمان بن عبداللہ بن موہب -- عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ وہ لوگ سفر کر رہے تھے ان میں کچھ ایسے لوگ بھی تھے جنہوں نے احرام باندھا ہوا تھا۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور ایک زیبرے کے پاس تشریف لائے۔ انہوں نے اسے شکار کر لیا (ان کے ساتھیوں نے) اس کا گوشت کھالیا پھر اس بات سے خوفزدہ ہو گئے (کہ شاید انہوں نے کسی غلط حرکت کا ارتکاب کیا ہے)۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس میں شرکت کی تھی یا تم نے اس کی طرف اشارہ کیا تھا ان لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اسے کھالو۔

ابن ابوعدی نامی راوی کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''کیا تم نے اشارہ کیا تھا یا تم نے مدد کی تھی؟''

ابن ابوعدی نے شعبہ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں۔

''تم نے اشارہ کیا تھا یا تم نے شکار کیا تھا یا تم نے مدد کی تھی؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم کھالو۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْمُحْرِمَ اِذَا اَشَارَ لِلْحَلَالِ الصَّيْدَ فَاصْطَادَهُ الْحَلَالُ، لَمْ يُجْزْ اَكْلُهُ لِلْمُحْرِمِ

باب 105: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ احرام والا شخص جب احرام کے بغیر شخص کو اشارے کے ذریعے شکار کے بارے میں بتائے اور احرام کے بغیر شخص اس کا شکار کر لے' تو اب احرام والے شخص کے لیے اس شکار کو کھانا جائز نہیں ہوگا

2636 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ:

متنِ حدیث: اَنَّهُ اَصَابَ حِمَارَ وَحْشٍ، وَهُوَ مَعَ قَوْمٍ، وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ، فَذَكَرُوْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَصِدْتُمْ اَوْ اَعَنْتُمْ اَوْ اَشَرْتُمْ؟ قَالُوْا: لَا قَالَ: فَكُلُوْهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- یزید ابن ہارون -- شعبہ -- عثمان بن عبداللہ بن موہب -- عبداللہ بن ابوقتادہ -- اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''انہوں نے ایک زیبرا شکار کیا وہ اس وقت کچھ لوگوں کے ساتھ تھے جو سب حالت احرام میں تھے انہوں نے اس بات کا ذکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے شکار کیا تھا تم لوگوں نے مدد کی تھی یا تم لوگوں نے اشارہ کیا تھا؟ ان لوگوں نے عرض کی: جی نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اس کو کھالو۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ قَبُولِ الْمُحْرِمِ الصَّيْدَ إِذَا أُهْدِيَ لَهُ فِي إِحْرَامِهِ وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمُحْرِمَ غَيْرُ جَائِزٍ لَهُ مِلْكُ الصَّيْدِ فِي إِحْرَامِهِ

باب **106**: احرام والے شخص' شکار کو قبول کرنے کا مکروہ ہونا جبکہ اس کے احرام کے دوران اسے یہ تحفے کے طور پر پیش کیا گیا ہو' اور اس بات کی دلیل کہ احرام والے شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں' وہ احرام کے دوران شکار کا مالک بنے

2637 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا بِالْأَبْوَاءِ قَالَ ابْنُ مَعْمَرٍ: أَوْ بِوَدَّانَ. فَأَهْدَيْتُ لَهُ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَرَدَّهُ إِلَيَّ. فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِي قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ بِرَادٍّ عَلَيْكَ، وَلَكِنَّا حُرُمٌ. وَفِي خَبَرِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ: الْحِمَارُ عَقِيرٌ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي."

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي مَسْأَلَةِ ابْنِ جُرَيْجٍ الزُّهْرِيَّ وَإِجَابَتِهِ إِيَّاهُ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ مَنْ قَالَ فِي خَبَرِ الصَّعْبِ أَهْدَيْتُ لَهُ لَحْمَ حِمَارٍ أَوْ رِجْلَ حِمَارٍ وَاهِمٌ فِيهِ، إِذِ الزُّهْرِيُّ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّهُ لَا يَدْرِي الْحِمَارَ كَانَ عَقِيرًا أَمْ لَا حِينَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَكَيْفَ يَرْوِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَ لَهُ لَحْمُ حِمَارٍ أَوْ رِجْلُ حِمَارٍ، وَهُوَ لَا يَدْرِي كَانَ الْحِمَارُ الْمُهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقِيرًا أَمْ لَا؟ قَدْ خَرَّجْتُ أَلْفَاظَ هَذَا الْخَبَرِ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ، مَنْ قَالَ فِي الْخَبَرِ أَهْدَيْتُ لَهُ لَحْمَ حِمَارٍ أَوْ قَالَ رِجْلَ حِمَارٍ أَوْ قَالَ حِمَارًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ--عبدالرزاق--معمر--زہری (یہاں تحویل سند ہے) محمد بن معمر قیسی--محمد بن بکر برسانی--ابن جریج--ابن شہاب--عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں اس وقت ابواء کے مقام پر موجود تھا''۔

ابن معمر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

جب محرم نے شکار کرنے میں کوئی معاونت نہ کی ہو دلالت نہ کی ہو' اشارہ نہ کیا ہو' حکم نہ دیا ہو تو غیر محرم کے کیے ہوئے شکار کا گوشت کھانا محرم کے لئے جائز ہے۔ البتہ اس میں دونوں صورتیں برابر ہیں کہ غیر محرم نے وہ شکار اپنے لئے کیا ہو یا محرم کے لئے کیا ہو۔

مالکیہ' شوافع اور حنابلہ کے نزدیک اگر وہ شکار محرم کے لئے کیا گیا ہو؟؟

میں ''ودان'' کے مقام پر موجود تھا۔ میں نے زیبرے کا گوشت آپ کی خدمت میں پیش کیا نبی اکرم ﷺ نے مجھے واپس کر دیا جب نبی اکرم ﷺ نے میرے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے تو ارشاد فرمایا:

''ہم نے یہ تمہیں واپس نہیں کرنا تھا صرف اس لیے کیا ہے' کیونکہ ہم حالت احرام میں ہیں''۔

ابن جریج نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے ابن شہاب سے کہا: کیا وہ زیبرا زخمی تھا انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ابن جریج نے امام زہری سے جو سوال کیا اور انہوں نے جو جواب دیا: اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے' جن حضرات نے حضرت صعب رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں زیبرے (کا گوشت) یا زیبرے کی ایک ٹانگ پیش کی'' تو اس راوی کو اس بارے میں وہم ہوا ہے' کیونکہ زہری نے یہ بات بتادی ہے' انہیں یہ پتہ ہی نہیں ہے' اس زیبرے کا گوشت جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا تو اس کے پاؤں کٹے ہوئے تھے' یا نہیں تھے' تو ابن شہاب کیسے یہ روایت نقل کر سکتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں زیبرے کا گوشت یا ٹانگ پیش کی گئی جبکہ انہیں یہ پتہ ہی نہیں' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا گوشت زیبرے یعنی اس کی ٹانگ کٹی ہوئی تھی۔

میں نے اس روایت کے تمام الفاظ ''کتاب الکبیر'' میں نقل کر دیے ہیں۔

بعض راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں زیبرے کا گوشت پیش کیا''۔

اور بعض نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''زیبرے کی ٹانگ پیش کی گئی''

اور بعض نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''میں نے زیبرے (کا گوشت) پیش کیا''۔

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي اِبَاحَةِ اَكْلِ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ قَدْ يَحْسَبُ بَعْضُ مَنْ لَّا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْخَبَرِ الْمُجْمَلِ وَالْمُفَسَّرِ، اَنَّ اَكْلَ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ اِذَا اصْطَادَهُ الْحَلَالُ، طَلْقٌ حَلَالٌ بِكُلِّ حَالٍ

باب 107: اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے' احرام والا شخص شکار کا گوشت کھا سکتا ہے

لیکن یہ روایت مجمل طور پر منقول ہے' جس کی وضاحت نہیں کی گئی' تو بعض ایسے افراد جو مجمل اور مفسر خبر کے درمیان تمیز نہیں کر

سکتے ہیں انہوں نے یہ گمان کیا' احرام کے بغیر والا شخص جب کوئی چیز شکار کرے تو احرام والے شخص کے لیے اس کا شکار کے گوشت کو کھانا مطلق طور پر ہر حالت میں جائز ہے۔

2638 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، ح وَقَرَأْتُهُ عَلَى بُنْدَارٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

متن حدیث: كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ، وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ، فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ، وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ، وَفَّقَ مَنْ أَكَلَ، وَقَالَ: أَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ الدَّوْرَقِيِّ، وَقَالَ بُنْدَارٌ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخْبَارُ أَبِي قَتَادَةَ وَتَصْوِيبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِعْلَ مَنْ أَكَلَ الصَّيْدَ الَّذِي اصْطَادَهُ أَبُو قَتَادَةَ، وَمَسْأَلَتُهُ إِيَّاهُمْ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ؟ وَأَكْلُهُ مِنْ ذٰلِكَ اللَّحْمِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ، وَخَبَرُ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ مِنْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضًا

2638-(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --یعقوب بن ابراہیم دورقی --یحییٰ (یہاں تحویل سند ہے) قرأتہ علی بندار-- یحییٰ --ابن جریج --محمد بن منکدر --معاذ بن عبدالرحمٰن تیمی --اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے ہم لوگ حالت احرام میں تھے ان کی خدمت میں ایک پرندہ پیش کیا گیا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اس وقت سو رہے تھے ہم میں سے بعض لوگوں نے اس کا گوشت کھا لیا اور بعض نے احتیاط کی جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے' تو انہوں نے کھانے والوں کی موافقت کی اور فرمایا: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اسے کھایا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ دورقی کے نقل کردہ ہیں۔

بندار نے محمد بن منکدر کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص کے فعل کو درست قرار دینا جس نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے شکار کیے ہوئے جانور کا گوشت کھایا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان سے دریافت کرنا کہ کیا تمہارے پاس اس شکار کا کوئی گوشت ہے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس گوشت کو کھا لینا یہ سب چیزیں اس باب سے تعلق رکھتی ہیں۔

اسی طرح عمیر بن سلمہ ضمیری کے حوالے سے منقول روایت بھی اسی باب سے تعلق رکھتی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي رَدِّهِ لَحْمَ صَيْدٍ أُهْدِيَ لَهُ فِي إِحْرَامِهِ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ، وَقَدْ يَحْسَبُ بَعْضُ لَمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ وَلَا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْمُجْمَلِ وَالْمُفَسَّرِ مِنَ الْأَخْبَارِ، أَنَّ لَحْمَ الصَّيْدِ مُحَرَّمٌ عَلَى الْمُحْرِمِ بِكُلِّ حَالٍ، وَإِنِ اصْطَادَهُ الْحَلَالُ

باب 108: اس روایت کا تذکرہ جو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے جب آپ ﷺ کے احرام کے

دوران آپ ﷺ کو تحفے کے طور پر شکار کا گوشت پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اسے واپس کر دیا

یہ روایت مجمل طور پر منقول ہے جس کی وضاحت نہیں کی گئی ہے۔

تو وہ شخص جو علم میں مہارت نہیں رکھتا اور مجمل اور مفسر روایات کے درمیان تمیز نہیں کر سکتا اس نے یہ گمان کیا' شکار کا گوشت احرام والے شخص کے لیے ہر حالت میں حرام ہوتا ہے۔ خواہ اسے احرام کے بغیر والے شخص نے شکار کیا ہو۔

2639 - قَرَأْتُ عَلَى بُنْدَارٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متن حدیث: لَمَّا قَدِمَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اسْتَذْكِرْهُ كَيْفَ حَدَّثْتَنَا عَنْ لَحْمٍ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَاسْتَذْكَرْتُهُ، فَقَالَ: أُهْدِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمُ صَيْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ، وَقَالَ: إِنَّا حُرُمٌ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: رَوَاهُ زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ صَيْدٍ، فَقَالَ: لَوْلَا أَنَّا حُرُمٌ قَبِلْنَاهُ حَدَّثَنَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ زُهَيْرٍ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَخَبَرُ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ دَالٌّ عَلَى أَنَّ مَنْ قَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارُ وَحْشٍ أَرَادَ خَبَرَهُ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رِوَايَةَ مَنْ قَالَ أَهْدَيْتُ لَهُ حِمَارًا وَحْشِيًّا، فَلَعَلَّهُ شُبِّهَ عَلَى بَعْضِ الرُّوَاةِ، فَجَعَلَ خَبَرَ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فِي ذِكْرِ لَحْمِ الصَّيْدِ فِي قِصَّةِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ، وَخَبَرَ عَائِشَةَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمُ ظَبْيٍ، وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ يَأْكُلْهُ كَخَبَرِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) علی بندار --- یحییٰ --- ابن جریج --- حسن بن مسلم --- طاؤس (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

جب حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ تشریف لائے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم انہیں یاد کرواؤ کہ آپ نے ہمیں اس گوشت کے بارے میں کیا حدیث سنائی تھی جو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تحفے کے طور پر پیش کیا گیا تھا۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے انہیں یاد کروایا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شکار کا گوشت پیش کیا گیا تھا آپ اس وقت حالت احرام میں تھے آپ نے اسے واپس کر دیا اور ارشاد فرمایا: ہم اس وقت حالت احرام میں ہیں۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ روایت زہیر نے ابوزبیر کے حوالے سے طاؤس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں شکار کا گوشت تحفے کے طور پر پیش کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہم اگر اس وقت حالت احرام میں نہ ہوتے تو ہم اسے قبول کر لیتے''۔

یہاں دوسری سند ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ اس بات پر دلالت کرتی ہے، جس شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں زیبرے کا گوشت تحفے کے طور پر پیش کیا گیا تھا تو اس کی مراد وہ روایت ہے' جو حضرت سعد بن جثامہ کے حوالے سے منقول ہے یعنی یہ اس شخص کی روایت ہے' جس نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''میں نے آپ کی خدمت میں زیبرے کا گوشت پیش کیا''۔

تو ہو سکتا ہے بعض راویوں کو اس حوالے سے شبہ ہو گیا ہو اور اس نے شکار کے بارے میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت کو حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کے قصے میں شامل کر دیا ہو۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ہرن کا گوشت پیش کیا گیا آپ اس وقت حالت احرام میں تھے' تو آپ نے اسے نہیں کھایا۔

یہ روایت بھی حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کی طرح ہے۔

2640 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: قَدِمَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ مَكَّةَ - لَمْ يَقُلِ ابْنُ مَعْمَرٍ مَكَّةَ - فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَذْكِرُ: كَيْفَ اَخْبَرْتَنِي عَنْ لَحْمٍ اُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَامًا؟ قَالَ: نَعَمْ اَهْدَى لَهُ رَجُلٌ عُضْوًا مِنْ لَحْمِ صَيْدٍ، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: اِنَّا لَا نَاْكُلُهُ اِنَّا حُرُمٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن معمر--محمد ابن بکر--ابن جریج (یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن یحییٰ --عبدالرزاق--ابن جریج--حسن بن مسلم--طاؤس (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لائے (ابن معمر نامی راوی نے لفظ مکہ نقل نہیں کیا) تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے

انہیں یاد دلاتے ہوئے دریافت کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں (گوشت) کا تحفہ پیش کرنے کے بارے میں یہ روایت بیان کی تھی جبکہ نبی اکرم ﷺ اس وقت احرام میں تھے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گوشت کا ایک عضو پیش کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے واپس کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ہم اسے نہیں کھائیں گے کیونکہ ہم احرام میں ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْاَخْبَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِي الْبَابَيْنِ الْمُتَقَدِّمَيْنِ

وَالدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَبَاحَ اَكْلَ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ اِذَا اصْطَادَهُ الْحَلَالُ، اِذَا لَمْ يَكُنِ الْحَلَالُ اصْطَادَهُ مِنْ اَجْلِ الْمُحْرِمِ، وَاَنَّهُ اِنَّمَا كَرِهَ لِلْمُحْرِمِ اَكْلَ لَحْمِ الصَّيْدِ الَّذِي اصْطَادَهُ الْحَلَالُ مِنْ اَجْلِ الْحَرَامِ

باب **109**: اس روایت کا تذکرہ جو ان تمام روایات کی وضاحت کرتی ہے، جن کا تذکرہ ہم نے سابقہ دو ابواب میں کیا ہے اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ نے احرام والے شخص کے لیے شکار کا گوشت کھانا اس صورت میں مباح قرار دیا ہے جبکہ احرام کے بغیر شخص نے اسے شکار کیا ہو

اور احرام کے بغیر شخص نے اسے احرام والے شخص کی وجہ سے شکار نہ کیا ہو اور نبی اکرم ﷺ نے احرام والے شخص کے لیے اس شکار کا گوشت کھانے کو حرام قرار دیا ہے، جسے احرام کے بغیر والے شخص نے احرام والے شخص کی خاطر شکار کیا ہو۔

2641 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيَّ، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، اَنَّ عَمْرًا مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، اَخْبَرَهُمَا، عَنِ الْمُطَّلِبِ، وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن حدیث: لَحْمُ صَيْدِ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ وَّاَنْتُمْ حُرُمٌ مَا لَا تَصِيدُوهُ اَوْ يُصَدْ لَكُمْ.

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ، حَدَّثَنَا اَسَدٌ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ سَالِمٍ، عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً،

اختلافِ روایت: غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: صَيْدُ الْبَرِّ، وَلَمْ يَقُلْ: لَحْمُ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- یعقوب ابن عبدالرحمٰن زہری اور یحییٰ بن عبداللہ بن سالم -- عمرو مولیٰ مطلب -- مطلب اور عبداللہ بن حنطب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"خشکی کا شکار تمہارے لیے حلال ہے جبکہ تم احرام کی حالت میں ہو جب تک تم نے اسے شکار نہ کیا ہو یا اسے تمہارے لئے شکار نہ کیا گیا ہو"۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔
تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ''خشکی کا شکار''
انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ''گوشت''

2642 - وَقَدْ رَوَى مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى اَبِىْ كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متن حدیث: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابِى، وَلَمْ اُحْرِمْ فَرَاَيْتُ حِمَارًا فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَاصْطَدْتُهُ فَذَكَرْتُ شَاْنَهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرْتُ اَنِّىْ لَمْ اَكُنْ اَحْرَمْتُ، وَاَنِّىْ اِنَّمَا اصْطَدْتُهُ لَكَ، فَاَمَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ، فَاَكَلُوْا، وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ حِيْنَ اَخْبَرْتُهُ اَنِّىْ اصْطَدْتُهُ لَهُ . حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: " هٰذِهِ الزِّيَادَةُ: اِنَّمَا اصْطَدْتُهُ لَكَ، وَقَوْلُهُ: وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ حِيْنَ اَخْبَرْتُهُ اَنِّىْ اصْطَدْتُهُ لَكَ، لَا اَعْلَمُ اَحَدًا ذَكَرَهُ فِىْ خَبَرِ اَبِىْ قَتَادَةَ غَيْرَ مَعْمَرٍ فِىْ هٰذَا الْاِسْنَادِ، فَاِنْ صَحَّتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ فَيُشْبِهُ اَنْ يَكُوْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ مِنْ لَحْمِ ذٰلِكَ الْحِمَارِ، قَبْلَ اَنْ يُعْلِمَهُ اَبُوْ قَتَادَةَ اَنَّهُ اصْطَادَهُ مِنْ اَجْلِهِ، فَلَمَّا اَعْلَمَهُ اَبُوْ قَتَادَةَ اَنَّهُ اصْطَادَهُ مِنْ اَجْلِهِ امْتَنَعَ مِنْ اَكْلِهِ بَعْدَ اِعْلَامِهِ اِيَّاهُ اَنَّهُ اصْطَادَهُ مِنْ اَجْلِهِ: لِاَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَدْ اَكَلَ مِنْ لَحْمِ ذٰلِكَ الْحِمَارِ "

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) معمر --- یحییٰ ابوکثیر --- عبداللہ بن ابوقتادہ -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ''حدیبیہ'' کے موقع پر روانہ ہوئے میرے ساتھیوں نے احرام باندھ لیا تھا اور میں نے احرام نہیں باندھا تھا میں نے زیبرا دیکھا تو اس پر حملہ کر کے اسے شکار کر لیا میں نے اس کا واقعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا اور یہ بات ذکر کی کہ میں اس وقت احرام باندھے ہوئے نہیں تھا اور میں نے یہ آپ کے لئے شکار کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو ہدایت کی تو انہوں نے کھالیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس میں سے کچھ نہیں کھایا کیونکہ میں نے آپ کو یہ بتادیا تھا کہ میں نے یہ آپ کے لئے شکار کیا تھا۔

یہاں دوسری سند ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس میں اضافہ منقول ہے:

''میں نے یہ آپ کے لئے شکار کیا ہے'' اور راوی کے یہ الفاظ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اسے نہیں کھایا جب میں نے آپ کو یہ بتایا' میں نے یہ آپ کے لئے شکار کیا ہے۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں میرے علم کے مطابق معمر کے علاوہ اور کسی نے بھی یہ الفاظ نقل نہیں کیے۔

اگر یہ الفاظ درست ہیں' تو اس بات کا امکان موجود ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس زیبرے کا گوشت اس وقت کھایا ہو جب حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو یہ بات نہیں بتائی تھی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے لئے اسے شکار کیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ ان کے بتادینے کے بعد اس گوشت کو کھانے سے رک گئے یعنی انہوں نے جو نبی اکرم ﷺ کو بتایا تھا: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے لئے اسے شکار کیا ہے۔

اس (تاویل) کی وجہ یہ ہے' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات مستند طور پر ثابت ہے' آپ نے اس زیبرے کا گوشت کھایا تھا۔

2643 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ:

متنِ حدیث: أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ مُحْرِمُونَ، وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَّحْشِيًّا، فَرَكِبَ فَرَسَهُ، وَسَأَلَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوهُ الرُّمْحَ أَوِ السَّوْطَ فَأَبَوْا أَنْ يُنَاوِلُوهُ، فَتَنَاوَلَهُ، ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ، فَعَقَرَهُ، ثُمَّ جَاءَ بِهِ فَلَحِقُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَّحْمِهِ شَيْءٌ ؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَأَتَوْهُ بِرِجْلِهِ، فَأَكَلَ مِنْهَا.

توضیح مصنف: "قَدْ خَرَّجْتُ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ طُرُقَ خَبَرِ أَبِي قَتَادَةَ، وَذٰلِكَ مَنْ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ مِنْ لَّحْمِ ذٰلِكَ الْحِمَارِ"

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --یعقوب بن ابراہیم دورقی --ابن ابوحازم-- اپنے والد کے حوالے سے-- عبداللہ بن ابوقتادہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''وہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے ان کے ساتھیوں نے احرام باندھا ہوا تھا' حالانکہ حضرت ابوقتادہ نے احرام نہیں باندھا ہوا تھا۔ انہوں نے ایک زیبرا دیکھا وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے انہوں نے اپنے ساتھیوں کو یہ کہا کہ وہ انہیں نیزہ یا لاٹھی پکڑا دیں لیکن ان کے ساتھیوں نے انہیں وہ چیز پکڑانے سے انکار کر دیا' تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے خود ہی وہ چیز لی پھر انہوں نے اس زیبرے پر حملہ کر کے اسے زخمی کر دیا پھر وہ اسے لے کر آئے پھر وہ لوگ نبی اکرم ﷺ سے ملے اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ ہے ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

تو وہ لوگ اس کی ٹانگ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے کھالیا۔

میں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے تمام طرق ''کتاب الکبیر'' میں ذکر کر دیے ہیں اور اس بات کا بھی ذکر کیا ہے' کون سے راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے اس نیل گائے کے گوشت کو کھایا تھا''۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ أَكْلِ الْمُحْرِمِ بَيْضَ الصَّيْدِ، إِذَا أُخِذَ الْبَيْضَةُ مِنْ أَجْلِ الْمُحْرِمِ

باب 110: احرام والے شخص کے لیے شکار کا انڈہ کھانا بھی منع ہے جبکہ وہ انڈہ احرام والے شخص کے لیے حاصل کیا گیا ہو

2644 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِيُّ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: أَنَّهُ قَالَ: يَا زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَ لَهُ بَيْضَاتُ نَعَامٍ وَهُوَ حَرَامٌ فَرَدَّهُنَّ؟ قَالَ: نَعَمْ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: "فِي خَبَرِ جَابِرٍ: لَحْمُ الصَّيْدِ حَلَالٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَدْ لَكُمْ، دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ بَيْضَ الصَّيْدِ مُبَاحٌ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يُؤْخَذْ مِنْ أَجْلِ الْمُحْرِمِ؛ لِأَنَّ حُكْمَ بَيْضِ الصَّيْدِ لَا يَكُونُ أَكْثَرَ مِنْ حُكْمِ لَحْمِهِ"

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبداللہ مخرمی -- اسحاق بن عیسیٰ -- حماد بن سلمہ -- قیس -- طاؤس (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا:

اے حضرت زید بن ارقم کیا آپ یہ بات جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شتر مرغ کا انڈہ پیش کیا گیا تھا آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے' تو آپ نے اسے واپس کر دیا تھا تو حضرت زید نے جواب دیا: جی ہاں۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''شکار کا گوشت تمہارے لیے حلال ہے' جبکہ تم احرام باندھے ہوئے ہو اور تم نے اسے شکار نہ کیا ہو اور اسے تمہارے لیے شکار نہ کیا گیا ہو''۔

یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے' احرام والے شخص کے لئے شکار کا انڈہ کھانا مباح ہوگا۔ جب اسے بطور خاص احرام والے شخص کے لئے حاصل نہ کیا گیا ہو۔

اس کی وجہ یہ ہے' شکار کے انڈے کا حکم شکار کے گوشت سے زیادہ نہیں ہوتا۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ قَتْلِ الضَّبُعِ فِي الْإِحْرَامِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُوَلَّى بِبَيَانِ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنَ الْوَحْيِ إِلَيْهِ، قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ الضَّبُعَ صَيْدٌ، وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي مُحْكَمِ تَنْزِيلِهِ قَدْ نَهَى الْمُحْرِمَ عَنْ قَتْلِ الصَّيْدِ فَقَالَ: (لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ) (المائدۃ: 95)

باب 111: احرام کے دوران بجو کو مارنے کی ممانعت کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جن کی ذمے داری تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی وحی کی وضاحت کریں

آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

بجو شکار ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی نازل کردہ کتاب میں احرام والے شخص کو شکار کو مارنے سے منع کیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''جب تم احرام کی حالت میں ہو تو تم شکار کو نہ مارو۔''

2645 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ، ح، وثنا اَبُوْ مُوْسٰى، وثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي الْاَنْصَارِيَّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ:

متنِ حدیث: لَقِيتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَسَاَلْتُهُ عَنِ الضَّبُعِ، اَنَاْكُلُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ؟ قُلْتُ: اَصَيْدٌ هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء --سفیان --ابن جریج --عبداللہ بن عبید بن عمیر --ابن ابوعمار --(یہاں تحویل سند ہے) --ابوموسیٰ --محمد بن عبداللہ انصاری --ابن جریج --عبداللہ بن عبید بن عمیر --عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابوعمار کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں:

میری ملاقات حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ہوئی۔ میں نے ان سے بجو کے بارے میں دریافت کیا۔ کیا ہم اسے کھا سکتے ہیں انہوں نے جواب دیا: جی ہاں میں نے دریافت کیا: کیا یہ شکار ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

بَابُ ذِكْرِ جَزَاءِ الضَّبُعِ اِذَا قَتَلَهُ الْمُحْرِمُ

باب 112: جب احرام والا شخص بجو کو مار دے تو اس کی جزا (فدیہ کا تذکرہ)

2646 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الضَّبُعِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ كَبْشًا نَجْدِيًّا، وَجَعَلَهُ مِنَ الصَّيْدِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --سلم بن جنادہ --وکیع --جریر بن حازم --عبداللہ بن عمیر --عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابوعمار (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''اگر کوئی احرام والا شخص بجو کو مار دیتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اس میں (فدیے کے طور پر) نجدی مینڈھے کی ادائیگی مقرر کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے شکار قرار دیا ہے''۔

2647 - سندِحدیث: ثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا ثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ، وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَضَى فِي الضَّبُعِ بِكَبْشٍ قَالَ ابْنُ هِشَامٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب دورقی اور محمد بن ہشام -- ہشیم -- منصور بن زاذان -- عطاء (کے حوالے) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما (کے بارے میں نقل کرتے ہیں:)

انہوں نے بجو کو (احرام کی حالت میں قتل کرنے پر) مینڈھے کی ادائیگی کا فیصلہ دیا ہے۔

ابن ہشام کہتے ہیں: یہ روایت منصور سے منقول ہے۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الْكَبْشَ الَّذِي قُضِيَ بِهِ جَزَاءً لِلضَّبُعِ هُوَ الْمُسِنُّ مِنْهُ لَا مَا دُوْنَ الْمُسِنِّ

مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَرَادَ بِقَوْلِهِ: (فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ) (المائدة: 95) اَقْرَبَ الْاَشْيَاءِ شَبَهًا بِالْبُدْنِ مِنَ النَّعَمِ، لَا مِثْلَهُ فِي الْقِيمَةِ كَمَا قَالَهُ بَعْضُ الْعِرَاقِيِّينَ، اِذِ الْعِلْمُ مُحِيطٌ اَنَّ قِيمَةَ الضَّبُعِ تَخْتَلِفُ فِي الْاَزْمَانِ وَالْبُلْدَانِ، وَكَذٰلِكَ قِيمَةُ الْكَبْشِ قَدْ تَزِيدُ وَتَنْقُصُ فِي بَعْضِ الْاَزْمَانِ وَالْبُلْدَانِ، وَلَوْ كَانَ الْمِثْلُ فِي الْقِيمَةِ لَمْ يَجْعَلْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَزَاءَ الضَّبُعِ كَبْشًا فِي كُلِّ وَقْتٍ وَزَمَانٍ وَفِي كُلِّ بَلَدٍ

باب 113: اس بات کی دلیل کا بیان کہ (احرام کے دوران) بجو کو مارنے کی جزا کے طور پر جو مینڈھا دیا جائے گا وہ ''مسنہ'' ہوگا اس سے کمتر نہیں ہوگا

اور اس بات کی دلیل کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

''تو اس کی جزا اس کی مثل ہوگی' جس جانور کو مارا گیا ہو۔''

اس سے مراد یہ ہے' جو اس جانور کے ساتھ جسمانی طور پر قریب ترین مشابہت رکھتا ہو اس سے مراد یہ نہیں ہے' جو قیمت میں اس کی مانند ہو جیسا کہ اہل عراق اس بات کے قائل ہیں۔

2648 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي مُوسَى الْخَرَشِيُّ، ثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ الصَّائِغُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الضَّبُعُ صَيْدٌ، فَاِذَا اَصَابَهُ الْمُحْرِمُ، فَفِيهِ جَزَاءُ كَبْشٍ مُسِنٍّ وَتُؤْكَلُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن ابوموسیٰ خرشی -- حسان بن ابراہیم -- ابراہیم صائغ -- عطاء (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بجو شکار ہے' جب احرام والا شخص اسے مار دے' تو اس میں ایک مسن مینڈھا جزا کے طور پر دینا ہوگا اور اسے کھایا جائے گا''۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ وَخِطْبَتِهِ وَإِنْكَاحِهِ

باب **114**: احرام والے شخص کے شادی کرنے 'شادی کا پیغام دینے' یا کسی دوسرے کا نکاح کروانے کی ممانعت

2649 - سندِ حدیث: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثنا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهٍ وَهُوَ ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَرَّجْتُ هَذَا الْبَابَ بِتَمَامِهِ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- یحییٰ بن سعید -- مالک -- نافع -- نبیہ ابن وہب -- ابان بن عثمان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''احرام والا شخص نکاح نہیں کر سکتا اور دوسرے کا نکاح نہیں کروا سکتا''۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میں نے اس موضوع سے متعلق تمام روایات ''کتاب الکبیر'' میں نقل کر دی ہیں۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ ذِكْرِ اَفْعَالِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي اِبَاحَتِهِ لِلْمُحْرِمِ، نَصَّتْ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ دَلَّتْ عَلٰى اِبَاحَتِهَا

(ابواب کا مجموعہ)

ان افعال کا تذکرہ کہ حالت احرام والے شخص کے لئے ان افعال کے مباح ہونے کے بارے میں لوگوں میں اختلاف پایا جاتا ہے

جبکہ نبی اکرم ﷺ کی سنت میں اس بات پر نص موجود ہے یا اس کی اباحت پر دلالت موجود ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي غَسْلِ الْمُحْرِمِ رَاْسَهُ

باب **115**: احرام والے شخص کے لئے سر کو دھونے کی اجازت

2650 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: امْتَرَى الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ وَهُمَا بِالْعَرْجِ فِي غُسْلِ الْمُحْرِمِ رَاْسَهُ وَقَالَ مَرَّةً فِي غَسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ، فَاَرْسَلُوْنِي اِلٰى اَبِي اَيُّوْبَ اَسْاَلُهُ، فَاَتَيْتُهُ بِالْعَرْجِ، وَهُوَ يَغْتَسِلُ بَيْنَ قَرْنَيِ الْبِئْرِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَآنِي ضَمَّ الثَّوْبَ اِلٰى صَدْرِهِ حَتّٰى كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى صَدْرِهِ، فَقُلْتُ: اِنَّ ابْنَ اَخِيكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَرْسَلَنِي اِلَيْكَ اَسْاَلُكَ كَيْفَ رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَاْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَاَمَرَ بِدَلْوٍ فَصَبَّ، فَاَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهِ، فَاَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَاَدْبَرَ بِهِمَا فِي رَاْسِهِ، وَقَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ، فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ لَهُ الْمِسْوَرُ: لَا اُمَارِيكَ فِي شَيْءٍ بَعْدَهَا اَبَدًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- عبد الجبار بن علاء --- سفیان --- زید بن اسلم --- ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین --- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان احرام والے شخص کے اپنے سر کو دھونے کے بارے میں اختلاف ہو گیا۔ یہ دونوں اس وقت عرج کے مقام پر موجود تھے۔ راوی نے ایک مرتبہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کے اپنے سر مبارک کو دھونے کے بارے میں اختلاف ہوا تو ان حضرات نے مجھے حضرت ابوایوب

انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا تاکہ میں ان سے اس بارے میں دریافت کروں تو میں عرج کے مقام پر ان کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اس وقت کنوئیں کے دو منڈیروں کے درمیان غسل کر رہے تھے۔ میں نے انہیں سلام کیا جب انہوں نے مجھے دیکھا تو اپنے سینے تک اپنے کپڑے کو ساتھ لگا لیا میں گویا اس وقت بھی ان کے سینے کی طرف دیکھ رہا ہوں۔

میں نے کہا: آپ کے بھتیجے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ میں آپ سے یہ دریافت کروں کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام کے دوران اپنا سر مبارک کیسے دھوتے ہوئے دیکھا ہے تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی ہدایت کے تحت ان پر ڈول بہایا گیا انہوں نے وہ ڈول اپنے سر پر بہایا اور اپنے دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے کی طرف لے گئے اور پیچھے سے آگے کی طرف لے کر آئے اور یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آج کے بعد میں آپ کے ساتھ کسی بھی مسئلے کے بارے میں بحث نہیں کروں گا۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ مِنْ غَيْرِ قَطْعِ شَعَرٍ وَلَا حَلْقِهِ

باب **116**: احرام والے شخص کے لئے بال کو کاٹے یا مونڈے بغیر پچھنے لگانے کی اجازت

2651 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرًا يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، ثُمَّ سَمِعْتُ عَمْرًا بَعْدَ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِيْ طَاوُسٌ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ رَوٰى عَنْهُمَا جَمِيْعًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء --سفیان --عمرو بن دینار --عطاء کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کے دوران پچھنے لگوائے تھے۔

(سفیان نامی راوی کہتے ہیں) اس کے بعد میں نے عمر نامی راوی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ طاؤس نے مجھے یہ بات بتائی ہے وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کے دوران پچھنے لگوائے تھے (سفیان کہتے ہیں) میں یہ گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے ان دونوں راویوں کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ اِدِّهَانِ الْمُحْرِمِ بِدُهْنٍ غَيْرِ مُطَيَّبٍ اِنْ جَازَ الِاحْتِجَاجُ بِفَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ

وَصَحَّتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ مِنْ رِوَايَتِهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادَّهَنَ وَهُوَ مُحْرِمٌ؛ لِاَنَّ اَصْحَابَ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَدِ اخْتَلَفُوْا عَنْهُ فِيْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ، اَنَا خَائِفٌ اَنْ يَكُوْنَ فَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ وَاهِمًا فِيْ رَفْعِهِ هٰذَا الْخَبَرَ

باب **117**: احرام والے شخص کے لئے ایسا تیل لگانے کی اجازت جس میں خوشبو نہ ہو بشرطیکہ فرقد سبخی نامی راوی کی نقل کردہ روایت سے استدلال کرنا درست ہو اور اس کی نقل کردہ اس روایت کے الفاظ مستند طور پر ثابت ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے احرام کے دوران تیل لگایا تھا

اس کی وجہ یہ ہے' حماد بن سلمہ کے شاگردوں نے ان کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کرنے میں اختلاف کیا ہے۔

مجھے یہ اندیشہ ہے' فرقد سبخی نامی راوی کو مرفوع طور پر حدیث نقل کرنے کے بارے میں وہم ہوا ہے۔

2652 - سندِ حدیث: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَيَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ قَالَا: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَخْبَرَنَا فَرْقَدٌ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادَّهَنَ بِزَيْتٍ غَيْرِ مُقَتَّتٍ، وَهُوَ مُحْرِمٌ "

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا خَائِفٌ اَنْ يَكُوْنَ فَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ وَاهِمًا فِيْ رَفْعِهِ هٰذَا الْخَبَرَ؛ فَاِنَّ الثَّوْرِيَّ رَوَى عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ حِيْنَ يُرِيْدُ اَنْ يُحْرِمَ،

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- حسن بن محمد -- عفان بن مسلم اور یحییٰ بن عباد -- حماد بن سلمہ -- فرقد -- سعید بن جبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے احرام کے دوران تیل لگایا تھا جس میں خوشبو ملی ہوئی نہیں تھی۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) مجھے اس بات کا اندیشہ ہے' فرقد سبخی نامی راوی کو اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کرنے میں وہم ہوا ہے' کیونکہ ثوری نامی راوی نے اسے منصور کے حوالے سے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جب احرام باندھنے کا ارادہ کیا' تو انہوں نے تیل لگایا تھا۔

2653 - توضیح مصنف: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَهٰذَا - عِلْمِيْ - هُوَ الصَّحِيْحُ، الِادِّهَانُ بِالزَّيْتِ فِيْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، اِنَّمَا هُوَ مِنْ فِعْلِ ابْنِ عُمَرَ لَا مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ اَحْفَظُ وَاَعْلَمُ بِالْحَدِيْثِ، وَاَتْقَنُ مِنْ عَدَدٍ مِثْلِ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ، وَهٰكَذَا رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ عَنْ حَمَّادٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ رَوَاهُ وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، فَقَالَ: عِنْدَ الْاِحْرَامِ، ح ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ، وَرَوَاهُ الْهَيْثَمُ

بْنُ جَمِيلٍ عَنْ حَمَّادٍ، فَقَالَ: إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ، حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَاللَّفْظَةُ الَّتِي ذَكَرَهَا وَكِيعٌ، وَالَّتِي ذَكَرَهَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ لَوْ كَانَ الدُّهْنُ مُقَتَّتًا بِأَطْيَبِ الطِّيبِ جَازَ الِادِّهَانُ بِهِ إِذَا أَرَادَ الْإِحْرَامَ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَطَيَّبَ حِينَ أَرَادَ الْإِحْرَامَ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ، وَالْمِسْكُ أَطْيَبُ الطِّيبِ عَلَى مَا خَبَّرَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُولُ: غَيْرَ مُقَتَّتٍ غَيْرَ مُطَيَّبٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن رافع --عبدالرزاق --ثوری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میرے علم کے مطابق یہ وہم ہے اور صحیح یہ ہے زیتون کا تیل لگانے والی وہ روایت جو سعید بن جبیر کے حوالے سے منقول ہے وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فعل کے بارے میں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کے بارے میں نہیں ہے۔

منصور بن معتمر نامی راوی نے فرقد سبخی جیسے کئی راویوں سے زیادہ ''حافظ الحدیث'' علم حدیث کے ماہر اور الفاظ زیادہ احتیاط سے نقل کرنے والے شخص ہیں۔

اسی طرح حجاج بن منہال نے حماد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

''جب انہوں نے احرام باندھنے کا ارادہ کیا''۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) تو وہ الفاظ جس کا تذکرہ وکیع نامی راوی نے کیا ہے اور وہ الفاظ جس کا تذکرہ ہیثم بن جمیل نے کیا ہے تو اگر اس سے مراد یہ ہو کہ وہ ایسا تیل تھا جس میں سب سے عمدہ خوشبو ملائی گئی تھی تو پھر اس بات کا امکان موجود ہے یہ تیل اس وقت استعمال کیا گیا ہو جب انہوں نے احرام باندھنے کا ارادہ کیا ہو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب احرام باندھنے کا ارادہ کیا تھا اس وقت آپ نے ایسی خوشبو لگائی تھی جس میں مشک ملی ہوئی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی اطلاع کے مطابق مشک سب سے زیادہ پاکیزہ خوشبو ہے۔

میں نے محمد بن یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔

روایت کے الفاظ غَيْرَ مُقَتَّتٍ سے مراد وہ چیز ہے جس میں خوشبو نہ ملی ہوئی ہو۔

بَابُ إِبَاحَةِ مُدَاوَاةِ الْمُحْرِمِ عَيْنَهُ - إِذَا أَصَابَهُ رَمَدٌ - بِالصَّبِرِ

باب 118: احرام والے شخص کو اگر آنکھوں میں تکلیف لاحق ہو تو اس کے لئے ایلوے کو دوا کے طور پر استعمال کرنے کا مباح ہونا

2654 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ، وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء --سفیان --ایوب بن موسیٰ --نبیہ بن وہب --ابان بن عثمان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب آدمی کی آنکھیں دکھنے لگیں اور وہ احرام باندھے ہوئے ہو تو اسے ان پر ایلوے کا لیپ کرنا چاہئے''۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي السِّوَاكِ لِلْمُحْرِمِ

باب 119: احرام والے شخص کے لئے مسواک کرنے کی اجازت

2655 - سندِحدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، ح وثنا أَبُو حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الدَّرَامِيُّ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُسٍ، وَمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَهَلْ تَسَوَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ قَالَ: نَعَمْ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ --حکم بن موسیٰ --یحییٰ بن حمزہ (یہاں تحویل سند ہے) --ابوحاتم محمد بن ادریس درامی --ہیثم بن خارجہ --یحییٰ بن حمزہ --نعمان بن منذر --عطاء' طاؤس اور مجاہد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے''۔

(راوی نے دریافت کیا) کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کے دوران مسواک بھی کی تھی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی ہاں!

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَلْبِيدِ الْمُحْرِمِ رَأْسَهُ كَيْ لَا يَتَأَذَّى بِالْقَمْلِ وَالصِّيبَانِ فِي الْإِحْرَامِ

باب 120: احرام والے شخص کے لئے بالوں کی تلبید کرنے کی اجازت' تاکہ احرام کے دوران اسے جوؤں' یا لیکھوں سے تکلیف نہ ہو

2656 - سندِحدیث: ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

متن حدیث: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُهِلُّ مُتَلَبِّدًا ثَنَا يُونُسُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: قُلْتُ: لِمَالِكٍ يُلَبِّدُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ؟ قَالَ بِالصَّمْغِ وَالْغَاسُولِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- یونس -- ابن شہاب زہری -- سالم بن عبداللہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلبید کے طور پر بال جما کر تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

میں نے امام مالک سے دریافت کیا: کیا احرام والا شخص اپنے سر کو تلبید کے طور پر (بال جما سکتا ہے؟) انہوں نے جواب دیا: وہ گوند اور خطمی کے ذریعے انہیں جما سکتا ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي حِجَامَةِ الْمُحْرِمِ عَلَى الرَّأْسِ وَإِنْ كَانَ الْمَحْجُومِ ذَا جُمَّةٍ اَوْ وَفْرَةٍ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصٍّ

باب 121: احرام والے شخص کے لئے سر پر پچھنے لگوانے کی اجازت اگرچہ جس شخص کو پچھنے لگائے گئے ہیں

اس کے بال گردن تک لمبے ہوں یا نصف کندھوں تک آتے ہوں اور یہ ایک ایسی روایت کے ذریعے ثابت ہے جو مختصر ہے۔ (پورے مسئلے کا احاطہ نہیں کرتی ہے)

2657 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:

متنِ حدیث: احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰى رَاْسِهٖ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ ابْنِ بُحَيْنَةَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن اسحاق صغانی -- روح بن عبادہ -- زکریا بن اسحاق -- عمرو بن دینار -- طاؤس کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں اپنے سر پر پچھنے لگوائے تھے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ابن بحینہ کی نقل کردہ روایت بھی اسی باب سے تعلق رکھتی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا احْتَجَمَ عَلٰى رَاْسِهٖ مِنْ وَجَعٍ وَجَدَهٗ بِرَاْسِهٖ

باب 122: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر میں ہونے والی تکلیف کی وجہ سے اپنے سر میں پچھنے لگوائے تھے

2658 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا قَالَ:

متنِ حدیث: سُئِلَ اَنَسٌ عَنِ الصَّائِمِ يَحْتَجِمُ، فَقَالَ: مَا كُنَّا نَرٰى اِنَّ ذٰلِكَ يُكْرَهُ اِلَّا لِجَهْدِهٖ، وَلَمْ يُسْنِدْهُ.

وَقَالَ: قَدِ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ وَّمِنْ وَجَعٍ وَجَدَهُ فِي رَأْسِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی --معتمر --حمید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایسے روزہ دار شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو پچھنے لگوالیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسا کرنا مکروہ ہوگا کیونکہ اس سے تکلیف لاحق ہوگی۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لیکن حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس کی سند بیان نہیں کی (یعنی اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہیں کیا)

انہوں نے یہ بات بیان کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کے دوران پچھنے لگوائے تھے جو آپ نے سر میں محسوس ہونے والی تکلیف کی وجہ سے لگوائے تھے۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ احْتَجَمَ مُحْرِمًا غَيْرَ مَرَّةٍ، مَرَّةً عَلَى الرَّأْسِ، وَمَرَّةً عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ

باب **123**: احرام والے شخص کے لئے پاؤں کی پشت پر پچھنے لگوانے کا مباح ہونا اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کے دوران ایک سے زیادہ مرتبہ پچھنے لگوائے ہیں

ایک مرتبہ سر پر لگوائے تھے اور ایک مرتبہ پاؤں کی پشت پر پچھنے لگوائے تھے

2659 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن رافع --عبدالرزاق --معمر --قتادہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں خود کو لاحق ہونے والی تکلیف کی وجہ سے اپنے پاؤں مبارک کی پشت پر پچھنے لگوائے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْوَجَعَ الَّذِي وَجَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اِحْرَامِهِ فَاحْتَجَمَ بِسَبَبِهِ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ، وَجَدَهُ بِظَهْرِهِ اَوْ بِوَرِكِهِ لَا بِقَدَمِهِ

باب **124**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کے دوران جو تکلیف محسوس کی تھی اور اس تکلیف کی وجہ سے پاؤں کی پشت پر پچھنے لگوائے تھے وہ تکلیف آپ کو اپنی کمر میں محسوس ہوئی تھی یا کولہے میں محسوس ہوئی تھی۔ وہ آپ کے پاؤں میں نہیں تھی

2660 - سندِحدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْاَعْلَى، ح وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، ثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالُوا: ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِظَهْرِهِ اَوْ بِوَرِكِهِ لَمْ يَقُلْ لَنَا بُنْدَارٌ: اَوْ بِوَرِكِهِ، قِيلَ لَنَا اِنَّهُ كَانَ فِي كِتَابِهِ، وَلَمْ يَتَكَلَّمْ بِهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَابْنِ بُحَيْنَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ عَلَى رَاْسِهِ مِنْ وَجَعٍ وَجَدَهُ فِي رَاْسِهِ، فَدَلَّ خَبَرُ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ احْتَجَمَ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ وَاِنَّمَا كَانَتْ لِلْوَثْءِ الَّذِي كَانَ بِظَهْرِهِ اَوْ بِوَرِكِهِ؛ لِاَنَّ فِي خَبَرِ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اِحْدَى الْحِجَامَتَيْنِ كَانَ مِنْ وَجَعٍ وَجَدَهُ فِي رَاْسِهِ، وَفِي خَبَرِ جَابِرٍ اَنَّ اِحْدَاهُمَا كَانَ مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِظَهْرِهِ اَوْ بِوَرِكِهِ،

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی --- خالد ابن حارث (یہاں تحویلِ سند ہے)-- بندار--عبدالاعلیٰ (یہاں تحویلِ سند ہے)--احمد بن مقدام عجلی--بشر ابن مفضل--ہشام--ابوزبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کمر یا کولہے میں تکلیف کی وجہ سے حالت احرام کے دوران پچھنے لگوائے تھے۔

بندار نامی راوی نے ''اپنے کولہے'' کے الفاظ نقل نہیں کیے۔

تو ہمیں یہ بات بتائی گئی: یہ بات ان کی تحریر میں موجود ہے البتہ انہوں نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے ہیں۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن بحینہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر میں محسوس ہونے والی تکلیف کی وجہ سے پچھنے لگوائے تھے جو سر پر لگوائے گئے تھے' تو حمید کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں کی پشت پر پچھنے لگوائے تھے اور یہ اس درد کی وجہ سے تھے جو آپ کو اپنی کمر یا کولہے میں محسوس ہو رہا تھا۔

اس کی وجہ یہ ہے' حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے: ان میں سے ایک مرتبہ کا پچھنے لگوانا اس درد کی وجہ سے تھا جو آپ کو اپنے سر میں محسوس ہوئی تھی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت منقول ہے ان میں سے ایک مرتبہ پچھنے لگوانا اس تکلیف کی وجہ سے تھا جو آپ کو اپنی کمر مبارک یا اپنے کولہے میں محسوس ہوئی تھی۔

2661 - وَقَدْ رَوَى ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ مِنْ رَهْصَةٍ اَصَابَتْهُ، حَدَّثَنَاهُ الزِّيَادِيُّ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: فَهٰذِهِ الرُّخْصَةُ تُشْبِهُ اَنْ يَكُونَ الْوَثْءُ الَّذِي ذُكِرَ فِي خَبَرِ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

❀❀ نبی اکرم ﷺ نے پاؤں میں لگنے والے زخم کی وجہ سے پچھنے لگوائے تھے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) پاؤں کا یہ زخم اس بات کا احتمال رکھتا ہے اس سے مراد وہی تکلیف ہو جس کا تذکرہ ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ رُكُوبِ الْمُحْرِمِ الْبُدْنَ اِذَا سَاقَهُ بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

باب 125: احرام والا شخص جب قربانی کے جانوروں کو ساتھ ہانک کرلے جارہا ہو تو اس کے لیے اس پر سوار ہونا مباح ہے یہ حکم مجمل الفاظ کے ذریعے ثابت ہے جن (الفاظ) کی وضاحت نہیں کی گئی

2662 - سندِ حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، وَحَدَّثَنَا عِيسَى، عَنْ شُعْبَةَ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، ح حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى عَلَى رَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ: ارْكَبْهَا قَالَ: اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا، وَيْلَكَ اَوْ وَيْحَكَ هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ اَبِي دَاوُدَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- ابوداؤد -- شعبہ (یہاں تحویلِ سند ہے) -- علی بن خشرم اور -- عیسیٰ -- شعبہ (یہاں تحویلِ سند ہے) یحییٰ بن حکیم -- ابن ابوعدی -- شعبہ -- (یہاں تحویلِ سند ہے) بندار -- ابن ابوعدی -- سعید -- قتادہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ ایک شخص کے پاس تشریف لائے جو اپنے اونٹ کو ہانک کرلے جارہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ' اس نے عرض کی: یہ قربانی کا جانور ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو' تم اس پر سوار ہو جاؤ۔

یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ابوداؤد نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِبَعْضِ اللَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَبَاحَ رُكُوبَ الْبُدْنِ اِذَا كَانَ رَاكِبُهَا لَا يَجِدُ ظَهْرًا يَرْكَبُهُ، لَا اِذَا وَجَدَ ظَهْرًا، مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّهُ اِذَا رَكِبَ الْبَدَنَةَ عِنْدَ الْاِعْوَازِ مِنْ وُجُودِ الظَّهْرِ ثُمَّ وَجَدَ ظَهْرًا يَرْكَبُهُ، لَمْ يَجُزْ لَهُ الثُّبُوتُ عَلَى الْبَدَنَةِ، وَكَانَ عَلَيْهِ النُّزُولُ عَنْهَا

باب 126: اس روایت کا تذکرہ' جو اس روایت کے بعض مجمل الفاظ کی وضاحت کرتی ہے' جس کا میں نے پہلے ذکر کیا ہے

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے جانور پر سوار ہونے کو اس لئے مباح قرار دیا ہے' جب اس پر سوار ہونے

والے شخص کو اس کے علاوہ اور کوئی سواری نہیں ملی۔ایسی صورت میں مباح قرار نہیں دیا جب اسے کوئی سواری مل جاتی ہے۔

اور اس بات کی دلیل کہ جب کسی شخص کو سواری نہیں ملتی اور وہ قربانی کے جانور پر سوار ہو جاتا ہے پھر اسے سواری کے لئے کوئی دوسری سواری مل جاتی ہے تو اب اس کے لئے قربانی کے جانور پر سوار رہنا جائز نہیں ہوگا۔

اس پر یہ بات لازم ہے وہ قربانی کے جانور سے اتر آئے۔

2663 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَحَدَّثَنَاهُ مَرَّةً ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْاَلُ عَنْ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ قَالَ ارْكَبْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- یحییٰ -- ابن جریج -- مرہ -- ابن جریج -- ابوزبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ سے قربانی کے جانور پر سوار ہونے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ' یہاں تک کہ تمہیں کوئی سواری مل جائے (تو پھر اس سے اتر جانا)

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَبَاحَ رُكُوبَ الْبُدْنِ عِنْدَ الْحَاجَةِ اِلٰى رُكُوبِهَا عِنْدَ الْاِعْوَازِ مِنْ وُجُودِ الظَّهْرِ رُكُوبًا بِالْمَعْرُوفِ، وَمِنْ غَيْرِ اَنْ يَّشُقَّ الرُّكُوبُ عَلَى الْبَدَنَةِ

باب 127: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جب آدمی کو سواری نہیں ملتی اور اسے قربانی کے جانور پر سوار ہونے کی ضرورت پیش آتی ہے تو ایسی صورت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور پر سوار ہونے کو مباح اس وقت قرار دیا ہے جب یہ مناسب طور پر ہو اور سواری کے ذریعے قربانی کے جانور کو مشقت کا شکار نہ کیا جائے

2664 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ اَبِي بَكْرٍ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ارْكَبْ بِالْمَعْرُوفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن معمر قیسی -- محمد ابن ابوبکر -- ابن جریج -- ابوزبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

تم مناسب طور پر اس پر سوار ہو جاؤ' جب تم اس کے لئے مجبور ہو جاؤ' یہاں تک کہ جب تم سواری پالو (تو دوسری سواری پر سوار ہو جانا)

بَابُ ذِكْرِ الدَّوَابِّ الَّتِي أُبِيحَ لِلْمُحْرِمِ قَتْلُهَا فِي الْإِحْرَامِ بِذِكْرِ لَفْظَةٍ مُجْمَلَةٍ فِي ذِكْرِ بَعْضِهِنَّ بِلَفْظٍ عَامٍّ، مُرَادُهُ خَاصٌّ عَلَى أَصْلِنَا

باب **128**: ان جانوروں کا تذکرہ جنہیں احرام کے دوران مارنا احرام والے شخص کے لئے جائز قرار دیا گیا ہے اور یہ مجمل الفاظ کے ذریعے ثابت ہے جس کے بعض الفاظ "عام" کے طور پر نقل کئے گئے ہیں لیکن ہمارے اصول کے مطابق اس کا مفہوم مخصوص ہے

2665 - سندِ حدیث: ثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَتْ حَفْصَةُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ، الْعَقْرَبُ وَالْحِدَاةُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عیسیٰ بن ابراہیم غافقی -- ابن وہب -- یونس -- ابن شہاب زہری -- سالم بن عبداللہ بن عمر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں قتل کرنے والے کو کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ بچھو چیل چوہا اور پاگل کتا۔

2666 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمِصْرِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَكَمِ، وَهُوَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ، وَمَالِكٍ يَعْنِي عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ، الْغُرَابُ وَالْحِدَاةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ،

اختلافِ روایت: إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي حَدِيثٍ يَعْنِي حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْحَيَّةُ وَالذِّئْبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ بِهَذَا، وَقَالَ: إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي حَدِيثِهِ وَالْحَيَّةُ وَالذِّئْبُ وَالنَّمِرُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ قَالَ ابْنُ يَحْيَى: كَأَنَّهُ يُفَسِّرُ الْكَلْبَ الْعَقُورَ يَقُولُ: مِنَ الْكَلْبِ الْعَقُورِ الْحَيَّةُ وَالذِّئْبُ وَالنَّمِرُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- علی بن عبدالرحمٰن بن مغیرہ مصری -- سعید بن حکم ابن ابومریم -- یحییٰ بن ایوب -- ابن عجلان -- قعقاع بن حکیم -- ابوصالح (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس طرح کی روایت نقل کی ہے جو لیث اور امام مالک نے نقل کی ہے یعنی جو نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ جانور ایسے ہیں' احرام والے شخص کو انہیں مارنے میں کوئی گناہ نہیں ہے کوا' چیل' بچھو' چوہا اور پاگل کتا۔
تاہم انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔
''سانپ' بھیڑیا' پاگل کتا''
محمد بن یحییٰ نے ابن ابومریم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' تاہم انہوں نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
''سانپ' بھیڑیا' چیتا' پاگل کتا''
ابن یحییٰ کہتے ہیں: یعنی انہوں نے پاگل کتے کی وضاحت کرتے ہوئے یہ کہا ہے: سانپ' بھیڑیا اور چیتا' پاگل کتے (کے حکم) میں شامل ہوں گے۔

2667 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا ابْنُ بَحْرٍ ثنی حَاتِمٌ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
متنِ حدیث: خَمْسٌ قَتْلُهُنَّ حِلٌّ فِي الْحَرَمِ، الْحَيَّةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْحِدَاَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ "
توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ الَّتِيْ قَالَهَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى فِيْ تَفْسِيرِ الْكَلْبِ الْعَقُوْرِ، وَذِكْرِ الْحَيَّةِ يُشْبِهُ اَنْ يَّكُوْنَ سَبَقَهُ لِسَانُهُ اِلٰى هٰذَا، لَيْسَتِ الْحَيَّةُ مِنَ الْكَلْبِ فِيْ شَيْءٍ، وَلَا يَقَعُ اسْمُ الْكَلْبِ عَلَى الْحَيَّةِ، فَاَمَّا النَّمِرُ وَالذِّئْبُ فَاسْمُ الْكَلْبِ وَاقِعٌ عَلَيْهِمَا، فِيْ خَبَرِ حَاتِمِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بَيَانٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَرَّقَ بَيْنَ الْحَيَّةِ وَبَيْنَ الْكَلْبِ الْعَقُوْرِ فَكَيْفَ يَكُوْنُ مَعْنٰى قَوْلِهٖ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ: الْكَلْبُ الْعَقُوْرُ يُرِيْدُ الْحَيَّةَ، اِنَّمَا تَقَعُ اسْمُ الْكَلْبِ عَلَيْهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن یحییٰ--ابن بحر--حاتم--ابن عجلان--قعقاع--ابوصالح (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
پانچ جانور ایسے ہیں' جنہیں حرم کی حدود میں مارنا بھی جائز ہے۔ سانپ' بچھو' چوہا' چیل' پاگل کتا
(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ الفاظ ہیں جو محمد بن یحییٰ نے پاگل کتے کی وضاحت میں بیان کیے ہیں اور اس میں انہوں نے سانپ کا تذکرہ بھی کیا ہے' تو اس بات کا امکان موجود ہے' اس بارے میں ان کی زبان سے غلطی سے یہ الفاظ ادا ہو گئے ہوں کیونکہ سانپ کو کتے سے کوئی نسبت نہیں ہوتی ہے' اور نہ ہی لفظ کتے کا اطلاق سانپ پر کیا جاتا ہے۔
جہاں تک چیتے اور بھیڑیے کا تعلق ہے' تو ان کے لئے لفظ کتا استعمال کیا جاتا ہے۔
حاتم بن اسماعیل کی نقل کردہ روایت میں اس کا بیان موجود ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ اور پاگل کتے کے درمیان فرق کیا ہے۔
تو اس روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے یہ مراد کیسے ہو سکتا ہے' پاگل کتے سے مراد سانپ لیا جائے۔ یا سانپ پر لفظ کتے کا اطلاق کیا جائے۔

بَابُ اِبَاحَةِ قَتْلِ الْمُحْرِمِ الْحَيَّةَ وَاِنْ كَانَ قَاتِلُهَا فِي الْحَرَمِ لَا فِي الْحِلِّ

باب **129**: احرام والے شخص کے لئے سانپ کو مارنے کا مباح ہونا اگر چہ اسے مارنے والا شخص حرم کی حدود میں موجود ہو حرم کی حدود سے باہر نہ ہو

2668 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ مُحْرِمًا بِقَتْلِ حَيَّةٍ فِي الْحَرَمِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن علاء بن کریب --حفص ابن غیاث-- اعمش --ابراہیم-- اسود کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام والے شخص کو حرم کی حدود میں سانپ مارنے کی ہدایت کی ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا فِي بَعْضِ مَا اُبِيحَ قَتْلُهُ لِلْمُحْرِمِ وَالدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَبَاحَ لِلْمُحْرِمِ قَتْلَ بَعْضِ الْغِرْبَانِ لَا كُلِّهَا، وَاَنَّهُ اِنَّمَا اَبَاحَ قَتْلَ الْاَبْقَعِ مِنْهَا دُوْنَ مَا سِوَاهُ مِنَ الْغِرْبَانِ

باب **130**: جن جانوروں کو مارنا احرام والے شخص کے لئے مباح ہے

اس حوالے سے میں نے جو مجمل الفاظ والی روایت ذکر کی تھی۔ اس کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام والے شخص کے لئے بعض مخصوص اقسام کے کوؤں کو مارنے کی بھی اجازت دی ہے۔ تمام کوؤں کو مارنے کی اجازت نہیں دی ہے۔

آپ نے صرف ''ابقع'' کوے کو مارنے کی اجازت دی ہے۔ اس کے علاوہ باقی کوؤں کو مارنے کی اجازت نہیں دی۔

2669 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ، الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحُدَيَّاةُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار بندار-- محمد بن جعفر-- شعبہ-- قتادہ-- سعید بن مسیب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ (جانور) فاسق ہیں۔ انہیں حل اور حرم (کسی بھی جگہ پر) قتل کیا جائے گا۔ سانپ 'ابقع' کوا' چوہا' باؤلا کتا اور چیل

بَابُ ذِكْرِ طِيبِ الْمُحْرِمِ وَلُبْسِهِ فِي الْإِحْرَامِ مَا لَا يَجُوزُ لُبْسُهُ جَاهِلًا

بِأَنَّ ذَلِكَ غَيْرُ جَائِزٍ فِي الْإِحْرَامِ وَإِسْقَاطِ الْكَفَّارَةِ عَنْ فَاعِلِهِ ضِدَّ مَذْهَبِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْكَفَّارَةَ وَاجِبَةٌ عَلَيْهِ وَإِنْ كَانَ جَاهِلًا، بِأَنَّ التَّطَيُّبَ وَلُبْسَ مَا لُبِسَ مِنَ الثِّيَابِ غَيْرُ جَائِزٍ لَهُ بِذِكْرِ خَبَرٍ لَفْظَةٍ فِي الطِّيبِ، غَلِطَ فِي الِاحْتِجَاجِ بِهَا بَعْضُ مَنْ كَرِهَ الطِّيبَ عِنْدَ الْإِحْرَامِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ الْمَرْءُ، مِمَّنْ لَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الْمُقَدَّمِ وَبَيْنَ الْمُؤَخَّرِ مِنْ سُنَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ الْمُجْمَلِ مِنَ الْأَخْبَارِ وَبَيْنَ الْمُفَسَّرِ مِنْهَا

باب **131**: احرام والے شخص کا لاعلمی کی وجہ سے خوشبو لگا لینا' یا ایسا کپڑا احرام کے طور پر پہن لینا' جسے پہننا جائز نہیں ہوتا

اور ایسا کرنے والے سے کفارہ ساقط ہو جاتا ہے۔ یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے' ایسے شخص پر کفارہ لازم ہوگا۔

اگرچہ وہ اس بات سے ناواقف تھا کہ احرام کے دوران خوشبو لگانا یا اس نوعیت کا لباس پہننا اس کے لئے جائز نہیں ہے۔

یہ حکم ایک ایسی روایت کے ذریعے ثابت ہے' جس کے الفاظ میں خوشبو کا ذکر ہے' احرام کے دوران خوشبو لگانا یا اس نوعیت کا لباس پہننا اس کے لئے جائز نہیں ہے۔

یہ حکم ایک ایسی روایت کے ذریعے ثابت ہے' جس کے الفاظ میں خوشبو کا ذکر ہے اس استدلال کے ذریعے اس شخص نے غلطی کی ہے' جس نے احرام باندھنے سے پہلے احرام باندھتے وقت خوشبو لگانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

یہ ان افراد میں سے ایک ہے جو نبی اکرم ﷺ کی سنتوں میں سے مقدم اور موخر کے درمیان تمیز نہیں کر سکتے۔

اور روایات میں سے مجمل اور مفسر کے درمیان فرق نہیں کر سکتے۔

2670 - سندِ حدیث: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ

متنِ حدیث: أَنَّ يَعْلَى بْنَ أُمَيَّةَ قَالَ لِعُمَرَ: لَيْتَ أَنِّي أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَتَنَزَّلُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا كَانَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ مَعَهُ فِيهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ قَدْ تَضَمَّخَ بِطِيبٍ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ بَعْدَمَا تَضَمَّخَ بِطِيبٍ؟ قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ سَاعَةً، ثُمَّ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَأَرْسَلَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى أَنْ تَعَالَ فَجَاءَهُ فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ كَذَلِكَ سَاعَةً، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ: "أَيْنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا؟ فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ، فَأُمِرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا، ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ "

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن بشار--یحییٰ بن سعید--ابن جریج--عطاء--صفوان بن یعلیٰ بن امیہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کاش کہ میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرسکتا جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہوتی ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''جعرانہ'' میں موجود تھے آپ پر ایک کپڑا ڈال دیا گیا جس کے ذریعے آپ پر سایہ کیا گیا تھا۔ آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ بھی تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جو خوشبو میں لت پت تھا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو خوشبو میں لت پت ہونے کے بعد جبے میں احرام باندھ لیتا ہے؟

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لمحے کے لئے اس کی طرف دیکھا پھر آپ پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ کو بلایا' تم آگے آؤ وہ آگے آئے انہوں نے اپنا سر چادر کے اندر داخل کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ تھا۔ کچھ وقت یونہی گزر گیا۔ آپ کی یہ کیفیت ختم ہوئی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص کہاں ہے' جس نے مجھ سے عمرہ کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ اس شخص کو تلاش کیا گیا تو اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا آپ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک تم پر لگی ہوئی خوشبو کا تعلق ہے' تو تم اسے تین مرتبہ دھولو جہاں تک جبے کا تعلق ہے' تو اسے اتار دو اور پھر عمرے میں بھی ویسا ہی کرو جس طرح تم اپنے حج میں کرتے ہو۔ (یعنی حج کی طرح کا احرام باندھو)

بَابُ ذِكْرِ اللَّفْظَةِ الْمُفَسِّرَةِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا فِي الطِّيبِ

وَالدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَمَرَ الْمُحْرِمَ فِي الْجُبَّةِ بَعْدَ النَّضْخِ بِالطِّيبِ يَغْسِلُ ذٰلِكَ الطِّيبَ اِذَا كَانَ مَا تَطَيَّبُ بِهِ مِنْ طِيبِ النِّسَاءِ خَلُوقًا، لَا ذَاكَ الطِّيبِ الَّتِيْ هِيَ مِنْ طِيبِ الرِّجَالِ الَّتِي قَدْ تَطَيَّبَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

باب 132: ان وضاحتی الفاظ کا تذکرہ' جو ان مجمل الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں' جن کا تذکرہ میں نے خوشبو کے بارے میں کیا ہے

اور اس بات کی دلیل کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشبو میں اچھی طرح بسا کر احرام کے طور پر جبہ پہننے والے شخص کو اس خوشبو کو دھونے کا حکم دیا' تو یہ ایسا شخص تھا جس نے جبہ پر وہ خوشبو لگائی تھی جو عورتیں لگاتی ہیں' جس کا نام خلوق ہے۔

اس سے مراد وہ خوشبو نہیں تھی جو مرد لگاتے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے سے پہلے لگائی تھی۔

2671 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ

دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

متن حدیث: وَدِدْتُ اَنِّي اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَتَنَزَّلُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا كُنَّا بِالْجِعْرَانَةِ اَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ مُتَضَمِّخٌ بِخَلُوْقٍ، فَقَالَ: اِنِّي اَهْلَلْتُ بِالْعُمْرَةِ، وَعَلَيَّ هٰذَا فَكَيْفَ اَصْنَعُ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " كَيْفَ كُنْتَ تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ؟ قَالَ: اَنْزِعُ هٰذِهِ الثِّيَابَ وَاَغْسِلُهُ قَالَ: فَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ قَالَ: وَاُنْزِلَ عَلَيْهِ فَسُجِّيَ بِثَوْبٍ فَدَعَانِي عُمَرُ: فَكَشَفَ لِي عَنِ الثَّوْبِ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغِطُّ مُحْمَرًّا وَّجْهُهُ، هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَقَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ: قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ، وَقَدْ قُلْتُ لِعُمَرَ: وَدِدْتُ اَنِّي اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ وَاَغْسِلُ عَنِّي هٰذَا الْخَلُوْقَ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء اور سعید بن عبدالرحمٰن-- سفیان-- عمرو بن دینار-- عطاء-- صفوان بن یعلی-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

میری یہ آرزو تھی کہ میں نبی اکرم ﷺ کو اس وقت دیکھوں جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہوتی ہے' جب ہم ''جعرانہ'' میں موجود تھے ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جس نے خوشبو میں بسی ہوئی دھاری دار چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ اس نے بتایا میں نے عمرے کا احرام باندھا ہے' اور میں نے یہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں' تو اب میں کیا کروں۔

نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم حج میں کیا کرتے ہو؟ اس نے بتایا: میں اس طرح کے کپڑے اتار کر انہیں دھو لیتا ہوں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنے عمرے میں بھی وہی کرو جو تم اپنے حج میں کرتے ہو۔

راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی' تو آپ کو کپڑے کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا انہوں نے میرے لیے تھوڑا سا کپڑا اٹھایا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ خراٹے لے رہے ہیں اور آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہے۔

یہ روایت عبدالجبار نامی راوی کی نقل کردہ ہے۔

مخزومی کہتے ہیں (یعنی اس کی روایت میں یہ الفاظ ہیں)

راوی کہتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ''جعرانہ'' کے مقام پر موجود تھے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہا ہوا تھا کہ میری یہ آرزو ہے' میں نبی اکرم ﷺ کی اس وقت زیارت کروں۔

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ''میں اپنے سے اس خوشبو کو دھو لیتا ہوں''۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ هٰذَا الْمُحْرِمَ

الَّذِي ذَكَرْنَاهُ بِغَسْلِ الطِّيْبِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ خَلُوْقٌ فِيْهِ زَعْفَرَانٌ وَالتَّزَعْفُرُ غَيْرُ جَائِزٍ - اَيْضًا وَاِنْ كَانَ الْمُحْرِمُ مَنْهِيًّا عَنْهُ، لَا كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ الْعِرَاقِيِّيْنَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ بِغَسْلِ ذٰلِكَ الطِّيْبِ؛

لِاَنَّ الْمُحْرِمَ غَيْرَ جَائِزٍ اَنْ يَكُوْنَ بِهِ اَثَرُ الطِّيبِ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاِنْ كَانَ تَطَيَّبَ بِهِ وَهُوَ حَلَالٌ قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ مُتَضَمِّخٌ بِخَلُوْقٍ، وَالْخَلُوْقُ لَا يَكُوْنُ - عِلْمِيْ - اِلَّا فِيْهِ زَعْفَرَانٌ وَفِيْ خَبَرِ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ، وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، وَابْنِ اَبِيْ لَيْلَى، وَالْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ عَلَيْهَا رَدْغٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ، اِلَّا اَنَّهُمْ اَسْقَطُوا صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى مِنَ الْاِسْنَادِ

باب **133**: اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے اس احرام والے شخص کو جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اس خوشبو کو دھونے کا حکم دیا تھا جو اس کے جسم پر لگی ہوئی تھی کیونکہ اس کے جسم پر جو خوشبو لگی ہوئی تھی وہ خلوق تھی جس میں زعفران ملا ہوا ہوتا ہے

اور زعفران لگانا مرد کے لئے حالت احرام کے بغیر بھی جائز نہیں ہے اور احرام والے شخص کو بھی اس سے منع کیا گیا ہے۔

ایسا نہیں ہے جیسا کہ بعض اہل عراق نے یہ بات سمجھی ہے نبی اکرم ﷺ نے اسے خوشبو دھونے کا حکم اس لئے دیا تھا کیونکہ احرام والے شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے احرام کے دوران اس پر خوشبو کا نشان نظر آئے اگرچہ اس نے احرام باندھنے سے پہلے احرام کی حالت کے بغیر وہ خوشبو لگائی ہو۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) عمرو بن دینار کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس نے نقش و نگار والی چادر اوڑھی ہوئی تھی جو خلوق (مخصوص قسم کی خوشبو) میں لتھڑی ہوئی تھی۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میرے علم کے مطابق خلوق نامی خوشبو میں زعفران ضرور موجود ہوتا ہے۔

منصور بن زاذان عبدالملک بن سلیمان اور ابن ابولیلیٰ حجاج بن ارطاۃ نے عطاء کے حوالے سے حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں۔

''اس نے جبہ پہنا ہوا تھا جس پر زعفران کے داغ تھے''۔

تاہم (اس روایت میں فرق یہ ہے) اس کی سند میں صفوان بن یعلیٰ کا تذکرہ ان راویوں نے نہیں کیا۔

2672 - سندِ حدیث: ثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ، وَابْنُ اَبِيْ لَيْلَى، وَالْحَجَّاجُ، كُلُّهُمْ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ:

متنِ حدیث: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ عَلَيْهَا رَدْغٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَحْرَمْتُ فَمَا تَرَى، وَالنَّاسُ يَسْخَرُوْنَ مِنِّيْ قَالَ: فَاَطْرَقَ عَنْهُ هُنَيْهَةً قَالَ: ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ: " اخْلَعْ عَنْكَ هٰذِهِ الْجُبَّةَ، وَاغْسِلْ عَنْكَ هٰذَا الزَّعْفَرَانَ، وَاصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ مَا كُنْتَ تَصْنَعُ فِيْ حَجَّتِكَ

اختلافِ روایت: غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ قَالَ حَجَّاجٌ ثَنَا عَطَاءٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى

عَنْ اَبِيْهِ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَبْلُغَنَا هٰذَا الْحَدِيْثُ يَخْرِقُ جُبَّتَهُ، فَلَمَّا بَلَغَنَا هٰذَا الْحَدِيْثُ اَخَذْنَا بِهٖ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) محمد بن ہشام --- ہشیم --- منصور --- عبدالملک --- ابن ابولیلیٰ --- حجاج --- عطاء حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے جبہ پہنا ہوا تھا جس پر زعفران کے داغ تھے۔

اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے احرام کی نیت کر لی ہے تو آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے۔ لوگ میرا مذاق اڑا رہے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ نے اسے بلایا اور ارشاد فرمایا: تم اس جبے کو اتار دو اس زعفران کو اپنے سے دھولو اور اپنے عمرے میں بھی ویسا ہی کرو جیسا تم حج میں کرتے ہو۔ (یعنی حج کی طرح کا احرام باندھو)

تاہم اس راوی نے روایت کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

حجاج نامی راوی نے عطا کے حوالے سے یہ روایت صفوان بن یعلیٰ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

جبکہ محمد بن ہشام نے ہشیم کے حوالے سے حجاج کے حوالے سے عطا سے یہ بات نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں:

ہم تک یہ حدیث پہنچنے سے پہلے ہم اس بات کے قائل تھے: وہ شخص اپنے جبہ کو پھاڑ دے گا لیکن جب یہ روایت ہم تک پہنچ گئی تو ہم نے اس کے مطابق فتویٰ دینا شروع کیا۔

بَابُ ذِكْرِ زَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَزَعْفُرِ الْمُحِلِّ

وَالْمُحْرِمِ جَمِيْعًا، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْتُ خَبَرَ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ الْمُحْرِمَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا صِفَتَهُ بِغَسْلِ الطِّيْبِ الَّذِيْ كَانَ مُتَضَمِّخًا بِهٖ، اِذْ كَانَ طِيْبُهُ خَلُوْقًا فِيْهِ زَعْفَرَانٌ

باب 134: اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت کے بغیر اور احرام والے شخص دونوں کو زعفران لگانے سے منع کیا ہے

اور اس بات کی دلیل کہ میں نے حضرت یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کی جو تاویل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس احرام والے شخص کو اس خوشبو کو دھونے کا حکم دیا تھا جس کا تذکرہ ہم نے پہلے کیا ہے اور جو خوشبو میں لتھڑا ہوا تھا کہ وہ خوشبو ''خلوق'' تھی جس میں زعفران ملا ہوا تھا۔

2673 - سندِ حدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّجَالَ عَنِ التَّزَعْفُرِ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِي الْخَلُوْقَ

⊛⊛ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حماد بن زید -- عبدالعزیز بن صہیب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں
نبی اکرم ﷺ نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع کیا ہے۔
حماد نامی راوی کہتے ہیں: اس سے مراد خلوق (یعنی مخصوص قسم کی خوشبو ہے جس میں زعفران ملا ہوا ہوتا ہے)

2674 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، وَزِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ قَالَا: ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، ح وَثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:
متنِ حدیث: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ

⊛⊛ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن منیع اور زیاد بن ایوب -- اسماعیل بن علیہ -- عبدالعزیز بن صہیب (یہاں تحویل سند ہے) -- عمران بن موسیٰ -- عبدالوہاب -- عبدالعزیز (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
''نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' کوئی مرد زعفران لگائے''۔

بَابِ ذِكْرِ دَلِيلٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْتُ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَبَرِ يَعْلٰى بِغَسْلِ الطِّيبِ الَّذِیْ كَانَ عَلَى الْمُحْرِمِ، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ الْمُحِلَّ اَيْضًا بِغَسْلِ الْخَلُوقِ الَّذِیْ كَانَ قَدْ تَخَلَّقَ بِهِ، فَسَوّٰى فِي الْاَمْرِ بِغَسْلِ الْخَلُوقِ بَيْنَ الْمُحْرِمِ وَالْمُحِلِّ

باب **135**: اس بات کی دوسری دلیل جو ہماری تاویل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے' حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں نبی اکرم ﷺ نے جس خوشبو کو دھونے کا حکم دیا تھا وہ اس احرام والے شخص پر لگی ہوئی تھی۔ (وہ خلوق تھی)
کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے احرام کے بغیر شخص کو بھی خلوق دھونے کا حکم دیا ہے۔
جس نے خلوق لگائی ہوئی تھی' تو خلوق کو دھونے کے حکم میں احرام والا شخص اور احرام کے بغیر شخص' دونوں برابر حیثیت رکھتے ہیں۔

2675 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ:
متنِ حدیث: شَحِبْتُ يَوْمًا، فَقَالَ لِیْ صَاحِبٌ لِیْ: اذْهَبْ بِنَا اِلَى الْمَنْزِلِ قَالَ فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ، وَتَخَلَّقْتُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَمْسَحُ وُجُوهَنَا، فَلَمَّا دَنَا مِنِّیْ جَعَلَ يُجَافِيْ يَدَهُ عَنِ الْخَلُوقِ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لِیْ: يَا يَعْلٰى مَا حَمَلَكَ عَلَى الْخَلُوقِ، اَتَزَوَّجْتَ؟ قُلْتُ: لَا فَقَالَ لِیْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاذْهَبْ فَاغْسِلْهُ قَالَ: فَمَرَرْتُ عَلٰى رَكِيَّةٍ فَجَعَلْتُ اَقَعُ فِيهَا، ثُمَّ جَعَلْتُ اَتَدَلَّكُ بِالتُّرَابِ حَتّٰى ذَهَبَ، ثُمَّ جِئْتُ فَلَمَّا رَآنِیْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَعَادَ بِخَيْرِ دِينِهِ، الْعَلَا تَابَ وَاسْتَهَلَّتِ

السَّمَاءُ"

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَقَدْ اَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَى بْنَ مُرَّةَ بِغَسْلِ الْخَلُوقِ، وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ كَمَا اَمَرَ الْمُحْرِمَ بِغَسْلِ الْخَلُوقِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن حرب واسطی--عبیدہ بن حمید--عمر بن عبداللہ بن یعلی بن مرہ ثقفی--اپنے والد--اپنے دادا (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں)

ایک دن میں نے منہ کھولا' تو میرے ساتھی نے مجھ سے کہا: تم ہمارے ساتھ گھر چلو۔ راوی کہتے ہیں: میں گیا وہاں میں نے غسل کیا اور خوشبو لگائی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے چہروں پر ہاتھ پھیر رہے تھے جب آپ میرے قریب ہوئے' تو آپ نے اپنا دست مبارک مجھ پر لگی ہوئی خوشبو سے پیچھے ہٹالیا۔

جب آپ فارغ ہوئے' تو آپ نے مجھ سے فرمایا: اے یعلیٰ' تم نے یہ خوشبو کیوں لگائی ہے کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور اسے دھولو۔

راوی کہتے ہیں: میرا گزر ایک کنوئیں کے پاس سے ہوا میں اس میں گھسا اور میں نے مٹی کے ذریعے اسے ملنا شروع کیا یہاں تک کہ اس کا اثر ختم ہو گیا پھر میں آیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملاحظہ کیا' تو ارشاد فرمایا:

''وہ اپنے بلند عمدہ دین کے ہمراہ لوٹ آیا اس نے توبہ کی اور آسمان نے آواز بلند کی''۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ کو بھی خلوق کو دھونے کا حکم دیا تھا' حالانکہ وہ اس وقت احرام کی حالت میں نہیں تھے۔

یہ بالکل اسی طرح ہے' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام والے شخص کو خلوق (یعنی زعفران ملی خوشبو) کو دھونے کا حکم دیا ہے۔

بَابُ الْبَيَانِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمُحْرِمَ فِي الْجُبَّةِ عَلَيْهِ خَرْقُ الْجُبَّةِ وَغَيْرُ جَائِزٍ لَهُ نَزْعُهَا فَوْقَ رَأْسِهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِي خَبَرِ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: انْزِعْ جُبَّتَكَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَبْلُغَنَا هٰذَا الْحَدِيْثُ يَخْرِقُ عَنْهُ جُبَّتَهُ، فَلَمَّا بَلَغَنَا هٰذَا الْحَدِيْثُ اَخَذْنَا بِهِ قَالَ الْحَجَّاجُ، ثَنَا عَطَاءٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ اَبِيْهِ

باب **136**: اس بات کا بیان جو اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے' جب کوئی شخص جبے میں احرام باندھ لے' تو اب اس پر اس جبے کو پھاڑنا لازم ہے' اور اس کے لئے اسے سر کی طرف سے اتارنا جائز نہیں ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) صفوان بن یعلیٰ نے اپنے والد کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس میں یہ الفاظ

ہیں۔

"تم اپنا جبہ اتار دو"۔

محمد بن ہشام نے ہشیم کے حوالے سے حجاج کے حوالے سے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے ہم تک یہ حدیث پہنچنے سے پہلے ہم یہ کہا کرتے تھے کہ وہ شخص اپنے جبے کو چیر دے گا' لیکن جب ہم تک یہ حدیث پہنچ گئی تو ہم نے اسے اختیار کرلیا (اور اس کے مطابق فتویٰ دیا)

حجاج کہتے ہیں: عطاء نے ہمیں یہ حدیث صفوان بن یعلی کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے بیان کی ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِیْ حَلْقِ الْمُحْرِمِ رَاْسَهُ اِذَا مَرِضَ اَوْ اٰذَاهُ الْقُمَّلُ اَوِ الصِّیْبَانُ اَوْ هُمَا، وَاِیجَابِ الْفِدْیَةِ عَلٰی حَالِقِ الرَّاْسِ وَاِنْ كَانَ حَلْقُهُ مِنْ مَّرَضٍ اَوْ اَذًی بِرَاْسِهٖ

باب **137**: جب احرام والا شخص بیمار ہو جائے یا اس کی جوئیں' یا لیکھیں' یا وہ دونوں اسے تکلیف دے رہے ہوں' تو اس کے لئے سر منڈوانے کی اجازت ہے' اور سر منڈوانے والے شخص پر فدیہ کی ادائیگی لازم ہو جائے گی' اگر چہ اس نے کسی بیماری یا سر میں تکلیف کی وجہ سے سر منڈوایا ہو۔

2676 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَتٰی عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَةِ، وَاَنَا كَثِیْرُ الشَّعْرِ، فَقَالَ: كَاَنَّ هَوَامَّ رَاْسِكَ یُؤْذِیْكَ؟ فَقُلْتُ: اَجَلْ قَالَ: فَاحْلِقْهُ وَاذْبَحْ شَاةً نَسِیْكَةً اَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ اَوْ تَصَدَّقْ بِثَلَاثَةِ اٰصُعٍ بَیْنَ سِتَّةِ مَسَاكِیْنَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- عبدالوہاب ثقفی -- خالد الحذاء -- ابوقلابہ -- عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ

"حدیبیہ" کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس تشریف لائے میرے بال بڑے گھنے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: لگتا ہے تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے منڈوا دو اور اس کی جگہ (فدیے کے طور پر) ایک بکری ذبح کرلو' یا تین دن روزے رکھو' یا چھ مسکینوں کو تین صاع اناج صدقہ کردو۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِیْلِ عَلٰی اَنَّ كَعْبًا اَمَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحَلْقِ رَاْسِهٖ وَیَفْتَدِیْ بِصِیَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ، قَبْلَ اَنْ یُّبَیِّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ یَحْلِقُوْنَ بِالْحُدَیْبِیَةِ وَیَرْجِعُوْنَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ مِنْ غَیْرِ وُصُوْلٍ اِلٰی مَكَّةَ

باب **138**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کو سر منڈوانے کا جو حکم دیا تھا اور انہیں

روزے یا صدقے یا قربانی کی شکل میں فدیہ دینے کا جو حکم دیا تھا وہ اس سے پہلے تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ "حدیبیہ" میں ہی سر منڈوا دیں اور مکہ پہنچے بغیر وہیں سے مدینہ منورہ واپس چلے جائیں۔

2677 - سندِ حدیث: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ بُرْمَةٍ اَوْ قَالَ: تَحْتَ قِدْرٍ، وَالْقَمْلُ تَتَسَاقَطُ عَلٰى وَجْهِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَيُؤْذِيكَ هٰذِهِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَنَزَلَتْ (فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ) (البقرة: 196) فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ بِالْحُدَيْبِيَةِ، وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ اَنَّهُمْ يَحْلِقُوْنَ بِهَا وَهُمْ عَلٰى طَمَعٍ اَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْفِدْيَةَ، فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَحْلِقَ وَيَصُوْمَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ اَوْ يَذْبَحَ شَاةً

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ شِبْلٍ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ اَيْضًا، خَرَّجْتُهُ فِي الْبَابِ الَّذِي يَلِي هٰذَا

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- عبدالرزاق -- معمر اور ثوری -- ابن ابونجیح -- مجاہد -- عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہے تھے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

ان کی جوئیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا یہ تمہیں تکلیف دے رہی ہیں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

"تو اس کا فدیہ روزے رکھنے کی شکل میں ہوگا' یا صدقہ ہوگا' یا قربانی ہوگی"۔

تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا وہ لوگ اس وقت "حدیبیہ" میں موجود تھے نبی اکرم ﷺ نے ان کے سامنے یہ بات بیان نہیں کی کہ وہ اپنے سر منڈوا دیں کیونکہ وہ لوگ اس بات کے آرزومند تھے کہ وہ مکہ میں داخل ہو جائیں' تو اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا حکم نازل کر دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں (یعنی حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کو) یہ ہدایت کی کہ وہ سر منڈوا دیں اور تین روزے رکھ لیں یا ایک "فرق" اناج چھ مسکینوں کو کھلا دیں' یا ایک بکری ذبح کر دیں۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) شبل نے ابن ابونجیح کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ بھی اسی باب سے تعلق رکھتی ہے' جو میں نے اس کے بعد والے باب میں نقل کر دی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى

(وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا اَوْ بِهِ اَذًى مِنْ رَاْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ) اخْتِصَارَ كَلَامٍ مَعْنَاهُ: فَحَلَقْتُمْ، فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ، كَقَوْلِهِ جَلَّ وَعَلَا (اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ) (الشعراء: 63)، اَرَادَ: فَضَرَبَ، فَانْفَلَقَ، فَاخْتَصَرَ الْكَلَامَ وَحَذَفَ فَضَرَبَ، وَالْعِلْمُ مُحِيطٌ اَنَّ انْفِجَارَ الْحَجَرِ انْبِجَاسُهُ، وَانْفِلَاقَ الْبَحْرِ اِنَّمَا كَانَ عَنْ ضَرَبَاتِ مُوسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا شَكَّ وَلَا ارْتِيَابَ اَنَّ مُوسٰى اَطَاعَ اللّٰهَ فِيمَا اَمَرَهُ بِهِ مِنْ ضَرْبِ الْحَجَرِ وَالْبَحْرِ، فَكَانَ انْفِلَاقُ الْبَحْرِ وَانْفِجَارُ الْحَجَرِ وَانْبِجَاسُهُ بَعْدَ ضَرْبِهِ مُسَارَعَةً مِنْهُ اِلٰى طَاعَةِ خَالِقِهِ

باب **139**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور تم اپنے سر اس وقت تک نہ منڈواؤ جب تک قربانی کا جانور اپنی مخصوص جگہ تک نہیں پہنچ جاتا تو تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو اس کا فدیہ روزے رکھنے کی شکل میں ہوگا' یا صدقے کی شکل میں ہوگا۔

یہاں کلام میں اختصار ہے' جس کا مطلب یہ ہے' تم سر منڈوا دو' تو پھر وہ فدیہ روزے رکھنے کی شکل میں ہوگا' یا صدقے کی شکل میں ہوگا' یا قربانی کی شکل میں ہوگا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''تم اپنے عصا کو دریا پر مارو تو وہ پھٹ گیا۔''

اس سے مراد یعنی جہاں بھی اس چیز کا تذکرہ ہوا ہے وہاں ہر جگہ یہی مراد ہے' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس عصا کو مارا تھا لیکن کلام کو مختصر طور پر ذکر کیا گیا ہے' اور اس لفظ کو حذف کر دیا گیا' (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس پر) عصا مارا۔

اور یہ بات ہر کوئی جانتا ہے' پتھر سے پانی کا چشمہ پھوٹ جانا یا سمندر کا پھٹ جانا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ضربات کے نتیجے میں ہوا تھا اور اس میں کوئی شک اور کوئی شبہ نہیں ہے' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پتھر یا دریا پر عصا کو مارنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی پیروی کی تھی اور دریا کا پھٹ جانا یا پتھر سے پانی کے چشمے کا جاری ہونا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ضرب لگانے کے بعد ہوا تھا۔

کیونکہ انہوں نے اپنے خالق کے حکم کی فرمانبرداری میں جلدی کی تھی۔

2678 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا رَوْحٌ، ثَنَا شِبْلٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ، وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلٰى وَجْهِهِ، فَقَالَ: اَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قَالَ: نَعَمْ، فَاَمَرَهُ اَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ لَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ اَنْ يَحِلُّوا بِهَا وَهُمْ عَلٰى طَمَعٍ اَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْفِدْيَةَ فَاَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةٍ اَوِ الْهَدْيُ شَاةً اَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: قَدْ بَيَّنْتُ فِي كِتَابِ الْاَيْمَانِ وَالْكَفَّارَاتِ مَبْلَغَ الْفَرَقِ، وَاَنَّهُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ،

وَبَيَّنْتُ اَنَّ الصَّاعَ اَرْبَعَةُ اَمْدَادٍ، وَاَنَّ الْفَرَقَ سِتَّةَ عَشَرَ رِطْلًا، وَاَنَّ الصَّاعَ ثُلُثُهُ، اِذِ الْفَرَقُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ، وَالصَّاعُ خَمْسَةُ اَرْطَالٍ وَثُلُثٌ بِدَلَائِلِ اَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهٰذِهِ الْاٰيَةُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَجْمَلَ فَرِيْضَةً، وَبَيَّنَ مَبْلَغَهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَ بِالْفِدْيَةِ فِيْ حَلْقِ الرَّاْسِ فِيْ كِتَابِهِ بِصِيَامٍ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْكِتَابِ عَدَدَ اَيَّامِ الصِّيَامِ، وَلَا مَبْلَغَ الصَّدَقَةِ، وَلَا عَدَدَ مَنْ يُصَدَّقُ بِصَدَقَةِ الْفِدْيَةِ عَلَيْهِمْ، وَلَا وَصَفَ النُّسُكَ، فَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ وَلَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيَانَ مَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ مِنْ وَجْهٍ اَنَّ الصِّيَامَ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ، وَالصَّدَقَةَ ثَلَاثَةُ آصُعٍ عَلٰى سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ، وَاَنَّ النُّسُكَ شَاةٌ، وَذِكْرُ النُّسُكِ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ هُوَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ يَقُوْلُ اِنَّ الْحُكْمَ بِالْمِثْلِ وَالشَّبَهِ وَالنَّظِيْرِ وَاجِبٌ، فَسُبُعُ بَقَرَةٍ، وَسُبُعُ بَدَنَةٍ فِيْ فِدْيَةِ حَلْقِ الرَّاْسِ جَائِزٌ اَوْ سُبُعُ بَقَرَةٍ، وَسُبُعُ بَدَنَةٍ يَقُوْمُ مَقَامَ شَاةٍ فِي الْفِدْيَةِ، وَفِي الْاُضْحِيَةِ وَالْهَدْيِ، وَلَمْ يَخْتَلِفِ الْعُلَمَاءُ اَنَّ سُبُعَ بَدَنَةٍ، وَسُبُعَ بَقَرَةٍ يَقُوْمُ كُلُّ سُبُعٍ مِنْهَا مَقَامَ شَاةٍ فِيْ هَدْيِ التَّمَتُّعِ وَالْقِرَانِ وَالْاُضْحِيَةِ لَمْ يَخْتَلِفُوْا فِيْ ذٰلِكَ الْاَمْرِ، زَعَمَ اَنَّ الْقِرَانَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا بِسَوْقِ بَدَنَةٍ اَوْ بَقَرَةٍ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ: اِنَّ عُشْرَ بَدَنَةٍ يَقُوْمُ مَقَامَ شَاةٍ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ فَمَنْ اَجَازَ عُشْرَ بَدَنَةٍ فِيْ ذٰلِكَ كَانَ لِسُبُعِهِ اَجْوَزَ اِذِ السُّبُعُ اَكْثَرُ مِنَ الْعُشْرِ، وَقَدْ كُنْتُ اَمْلَيْتُ عَلٰى بَعْضِ اَصْحَابِنَا مَسْاَلَةً فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ، وَبَيَّنْتُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ يُوْجِبُ الشَّيْءَ فِيْ كِتَابِهِ بِمَعْنًى، وَقَدْ يَجِبُ ذٰلِكَ الشَّيْءُ بِغَيْرِ ذٰلِكَ الْمَعْنَى الَّذِيْ اَوْجَبَهُ اللّٰهُ فِي الْكِتَابِ اِمَّا عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ عَلٰى لِسَانِ اُمَّتِهِ، لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا اَوْجَبَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ عَلٰى مَنْ اَصَابَهُ فِيْ رَاْسِهِ اَوْ كَانَ بِهِ مَرَضٌ فَحَلَقَ رَاْسَهُ، وَقَدْ تَجِبُ عِنْدَ جَمِيْعِ الْعُلَمَاءِ هٰذِهِ الْفِدْيَةُ عَلٰى حَالِقِ الرَّاْسِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ اَذًى مِنْ رَاْسِهِ، وَلَا كَانَ مَرِيْضًا، وَكَانَ عَاصِيًا بِحَلْقِ رَاْسِهِ اِذَا لَمْ يَكُنْ بِرَاْسِهِ اَذًى، وَلَا كَانَ بِهِ مَرَضٌ، فَبَيَّنْتُ فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ اَنَّ الْحُكْمَ بِالنَّظِيْرِ وَالشَّبِيْهِ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ وَاجِبٌ، وَلَوْ لَمْ يَجُزِ الْحُكْمُ لِلْمِثْلِ وَالشَّبِيْهِ وَالنَّظِيْرِ لَمْ يَجِبْ عَلٰى مَنْ جَزَّ شَعْرَ رَاْسِهِ بِمِقْرَاضٍ اَوْ فِدْيَةٍ اِذِ اسْمُ الْحَلْقِ لَا يَقَعُ عَلَى الْجَزِّ وَلٰكِنْ اِذَا وَجَبَ الْحُكْمُ بِالنَّظِيْرِ وَالشَّبِيْهِ وَالْمِثْلِ كَانَ عَلٰى جَازِّ شَعْرِ الرَّاْسِ فِي الْاِحْرَامِ مِنَ الْفِدْيَةِ مَا عَلَى الْحَالِقِ، وَهٰذِهِ مَسْاَلَةٌ طَوِيْلَةٌ قَدْ اَمْلَيْتُهَا فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن معمر قیسی --روح --شبل --ابن ابونجیح --مجاہد کہتے ہیں: --عبد الرحمن بن ابولیلیٰ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا ان کی جوئیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا' وہ سر منڈوا دیں وہ اس وقت ''حدیبیہ'' میں موجود تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی ان لوگوں کے سامنے یہ حکم واضح نہیں کیا تھا کہ وہ لوگ یہیں احرام کھول دیں گے اور وہ لوگ اس بات

کے خواہشمند تھے کہ وہ مکہ میں داخل ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا حکم نازل کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا' وہ ایک ''فرق'' اناج چھ مسکینوں کو کھلا دیں یا ایک بکری کی قربانی دیدیں' یا تین دن روزے رکھ لیں۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میں نے کتاب ''الایمان والکفارات'' میں یہ بات بیان کر دی ہے ''فرق'' کی مقدار کتنی ہوتی ہے۔ یہ تین صاع کا ہوتا ہے۔

اور میں نے یہ بات بھی بیان کر دی ہے' ایک صاع' چار مد کا ہوتا ہے' اور ایک ''فرق'' میں سولہ ''رطل'' ہوتے ہیں اور ایک ''صاع'' اس کا ایک تہائی ہوتا ہے' کیونکہ ایک فرق تین صاع کا ہوتا ہے۔

جبکہ ایک صاع پانچ رطل اور ایک تہائی رطل کا ہوتا ہے۔

اور یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے ذریعے ثابت کی ہے۔

تو یہ آیت بھی اسی نوعیت کی ہے' جس کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس بارے میں جو حکم لازم کیا ہے اسے مجمل رکھا ہے' اور اس کی مقدار کا بیان اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کروایا ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سر منڈوانے کی صورت میں اپنی کتاب میں روزہ رکھنے کا فدیہ دینے کا حکم دیا ہے' لیکن کتاب میں یہ بات ذکر نہیں کی کہ روزوں کی تعداد کتنی ہوگی؟ اسی طرح صدقے کی مقدار کا تذکرہ نہیں کیا اور نہ ہی ان لوگوں کی تعداد کا تذکرہ کیا ہے' جنہیں وہ صدقہ دیا جائے گا۔

اسی طرح اس نے قربانی کی صفت بیان نہیں کی۔

لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چیزیں بیان کی ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے اس بات کا نگران مقرر کیا ہے' وہ اس چیز کو بیان کریں کہ جو اللہ تعالیٰ نے نیز وحی ان پر نازل کی ہے۔

روزے سے مراد تین دن کے روزے ہیں صدقے سے مراد چھ مسکینوں کو تین صاع اناج دینا ہے۔

اور قربانی سے مراد ایک بکری کی قربانی ہے۔

اس روایت میں مذکور قربانی اس نوعیت کے کلام کے ساتھ تعلق رکھتی ہے' جس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے: مثل' شبہ اور نظیر میں حکم واجب ہوتا ہے اس لیے سر منڈوانے کے فدیے میں گائے کے ساتویں حصے یا اونٹ کے ساتویں حصے کی ادائیگی بھی جائز ہوگی (یا یہ کہا جا سکتا ہے)

فدیۂ قربانی اور ہدی میں گائے کا ساتواں حصہ یا اونٹ کا ساتواں حصہ بکری کے قائم مقام ہوں گے۔

اس بارے میں علماء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے' اونٹ کا ساتواں حصہ یا گائے کا ساتواں حصہ' ان میں سے ہر ایک حج تمتع یا حج قران کی ہدی میں' یا قربانی میں بکری کا قائم مقام ہو سکتا ہے۔ انہوں نے اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کیا (اور یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے) جو اس بات کا قائل ہے' حج قران اونٹ یا گائے کو ساتھ لے جائے بغیر نہیں ہوتا۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: ان تمام صورتوں میں اونٹ کا دسواں حصہ ایک بکری کے قائم مقام ہوگا۔

تو جن حضرات نے اس صورت میں اونٹ کے دسویں حصے کو جائز قرار دیا ہے' تو یہ ساتویں حصے کو بدرجہ اولیٰ جائز قرار دے گا

کیونکہ ساتواں حصہ دسویں حصے سے زیادہ ہوتا ہے۔

میں نے اپنے بعض شاگردوں کو اس آیت کے بارے میں ایک مسئلہ املاء کروایا ہے وہ میں بیان کر دیتا ہوں: اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ایک مفہوم کے اعتبار سے بعض اوقات کوئی ایک چیز واجب قرار دیدیتا ہے حالانکہ وہی چیز اس مفہوم کے علاوہ بھی واجب ہوتی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں واجب قرار دیا ہے اور اس کا موجب یا اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زبانی ہوتا ہے یا ان کی امت کی زبانی ہوتا ہے۔

جیسا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو سر میں کوئی تکلیف ہو یا جس کو سر میں کوئی بیماری لاحق ہو اور وہ اپنا سر منڈوا دے اس پر ایک چیز واجب قرار دی ہے تو تمام علماء کے نزدیک سر منڈوانے والے شخص پر یہ فدیہ ادا کرنا واجب ہے اگرچہ اس کے سر میں کوئی تکلیف نہ ہو یا وہ بیمار نہ ہو۔

اگر اس کے سر میں کوئی تکلیف نہ ہو تو وہ سر منڈوانے کی وجہ سے گنہگار شمار ہوگا لیکن اگر سر میں تکلیف ہو تو پھر وہ گناہگار شمار نہیں ہوگا تو میں نے اس جگہ یہ بات بھی بیان کر دی ہے ایسی صورت میں نظیر اور شبیہ کے بارے میں حکم بیان کرنا بھی واجب ہو جاتا ہے اگر مثل شبیہ اور نظیر کے لئے حکم عائد کرنا جائز نہ ہوتا تو جس شخص نے قینچی کے ذریعے یا (کسی دوسری چیز کے ذریعے) اپنے بال کاٹے ہوں اس پر فدیہ لازم نہ ہوتا۔

کیونکہ بال کاٹنے پر سر منڈوانے کے لفظ کا اطلاق نہیں ہوتا لیکن جب نظیر شبیہ اور مثل میں حکم واجب ہو جائے تو احرام کے دوران سر کے بال کاٹنے والے پر وہی فدیہ عائد کرنا لازم ہوگا جو سر منڈوانے والے پر لازم ہوتا ہے۔

یہ ایک طویل مسئلہ ہے جو میں نے اس کے مخصوص مقام پر املاء کروادیا ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ اَدَبِ الْمُحْرِمِ عَبْدَهُ اِذَا ضَيَّعَ مَالَ الْمَوْلٰى فَاسْتَحَقَّ الْاَدَبَ عَلٰى ذٰلِكَ

باب **140**: اس بات کی اجازت کہ احرام والا شخص غلام کو ادب سکھا سکتا ہے (یعنی اس کی پٹائی کر سکتا ہے)

جبکہ اس غلام نے اپنے آقا کا سامان ضائع کر دیا ہو اور اس کی وجہ سے وہ پٹائی ہونے کا مستحق ہو۔

2679 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ، وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَ سَلْمٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ، وَقَالَ الْاَشَجُّ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ، وَكَتَبَهُ لِيْ وَاَخْرَجَهُ اِلَيَّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ:

متنِ حدیث: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّاجًا، وَاِنَّ زِمَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزِمَالَةَ اَبِيْ بَكْرٍ وَاحِدَةٌ، فَنَزَلْنَا الْعَرْجَ، وَكَانَتْ زِمَالَتُنَا مَعَ غُلَامِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ: فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَتْ عَائِشَةُ اِلٰى جَنْبِهِ، وَجَلَسَ اَبُوْ بَكْرٍ اِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ وَجَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ نَنْتَظِرُ غُلَامَهُ وَزِمَالَتَنَا مَتٰى يَاْتِيْنَا، فَطَلَعَ الْغُلَامُ يَمْشِيْ مَا مَعَهُ بَعِيْرُهُ قَالَ: فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بَكْرٍ: اَيْنَ بَعِيْرُكَ؟ قَالَ: اَضَلَّنِيَ اللَّيْلَةَ قَالَ: فَقَامَ اِلَيْهِ اَبُوْ بَكْرٍ يَضْرِبُهُ، وَيَقُوْلُ: بَعِيْرٌ

وَّاحِدٌ اَضْلَلْتَ وَاَنْتَ رَجُلٌ فَمَا يَزِيْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْ يَّتَبَسَّمَ، وَيَقُوْلُ: اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الْمُحْرِمِ، وَمَا يَصْنَعُ "

اختلافِ روایت: هٰذَا حَدِيْثُ الْاَشَجِّ قَالَ سَلْمٌ: وَكَانَتْ زَامِلَتُنَا وَزَامِلَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ نَحْوَهٗ قَالَ الدَّوْرَقِيُّ: وَكَانَتْ زِمَالَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزِمَالَةُ اَبِيْ بَكْرٍ، وَقَالَ يُوْسُفُ: وَكَانَتْ زَامِلَةُ اَبِيْ بَكْرٍ وَزَامِلَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن سعید اشج اور سلم بن جنادہ --عبداللہ بن ادریس --محمد بن اسحاق --یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر --اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامان کی اونٹنی ایک ہی تھی ہم نے "عرج" کے مقام پر پڑاؤ کیا ہمارا سامان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام کے ساتھ تھا۔ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے آپ کے پہلو میں عائشہ رضی اللہ عنہا بیٹھ گئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے پہلو میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور میں اپنے والد کے پہلو میں بیٹھ گئی اور ہم لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام اور اپنے سامان کا انتظار کر رہے تھے کہ وہ کب آتا ہے؟ اسی دوران وہ غلام چلتا ہوا سامنے آیا اس کے ساتھ اونٹ نہیں تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: تمہارا اونٹ کہاں ہے؟ اس نے بتایا وہ گزشتہ رات مجھ سے گم ہوگیا ہے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اٹھ کر اس کی طرف گئے اور اسے مارنے لگے اور فرمانے لگے: ایک ہی اونٹ تھا اور وہ بھی تم نے گم کر دیا ہے جبکہ تم ایک مرد ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف مسکرانے پر اکتفاء کیا۔

آپ نے فرمایا: اس احرام والے شخص کی طرف دیکھو یہ کیا کر رہا ہے۔

یہ روایت اشج نامی راوی کی نقل کردہ ہے۔ سلم نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"وہی اونٹنی ہمارا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سامان اٹھانے کے لئے تھی"۔

اس کے بعد بعض دیگر اسناد ہیں۔

دورقی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"وہی اونٹنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سامان اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سامان اٹھانے کے لئے تھی"۔

یوسف نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہی اونٹنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سامان اٹھانے کے لئے تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سامان اٹھانے کے لئے تھی۔

(یعنی الفاظ میں تقدیم و تاخیر اور کچھ لفظی اختلاف ہے لیکن مفہوم ایک ہی ہے)

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي إِنْشَادِ الْمُحْرِمِ الشِّعْرَ وَالرَّجَزَ

باب 141: احرام والے شخص کے شعر یا رجز پڑھنے کی اجازت

2680 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متنِ حدیث: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ مُعْتَمِرًا قَبْلَ اَنْ يَفْتَحَهَا، وَابْنُ رَوَاحَةَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ:

خَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهِ ۔۔۔ الْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهِ

ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهِ ۔۔۔ وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهِ

فَقَالَ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ فِي حَرَمِ اللّٰهِ، وَبَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ هٰذَا الشِّعْرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ فَوَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ لَكَلَامُهُ اَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ وَقْعِ النَّبْلِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ --عبدالرزاق-- جعفر بن سلیمان ضبعی -- ثابت بنانی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمرے کا احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہوئے یہ مکہ فتح ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ کے آگے چلتے ہوئے یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

''اے کفار کی اولاد! تم ان کے راستے سے ایک طرف ہٹ جاؤ آج ہم نازل ہونے والے حکم کے مطابق تمہیں ماریں گے' جوایسی ضرب ہوگی جو سر کو تن سے جدا کر دے گی اور دوست کو اپنے دوست سے غافل کر دے گی''۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن رواحہ! تم اللہ کے حرم میں اور اللہ کے رسول کے سامنے یہ اشعار پڑھ رہے ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اسے کرنے دو! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس کا کلام ان کفار کے لئے تیر لگنے سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي لُبْسِ الْمُحْرِمِ السَّرَاوِيْلَ عِنْدَ الْاِعْوَازِ مِنَ الْاِزَارِ وَالْخُفَّيْنِ عِنْدَ عَدَمِ وُجُوْدِ النَّعْلَيْنِ، بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ فِي ذِكْرِ الْخُفَّيْنِ عِنْدَ عَدَمِ وُجُوْدِ النَّعْلَيْنِ

باب **142**: جب احرام والے شخص کو تہبند نہیں ملتا تو اس کے لئے شلوار پہننے کی اور جب جوتے نہیں ملتے تو موزے پہننے کی اجازت ہے۔ یہ حکم مجمل لفظ کے ذریعے ثابت ہے' جس کی وضاحت نہیں کی گئی ہے' اور اس میں اس بات کا تذکرہ ہے' جوتے نہ ملنے کی صورت میں موزے پہنے جائیں گے۔

2681 - سندِ حدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، وَعِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ، وَاَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ

قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ:

متن حدیث: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَخْطُبُ، وَيَقُوْلُ: السَّرَاوِيْلُ لِمَنْ لَّا يَجِدُ الْإِزَارَ وَالْخُفَّانِ لِمَنْ لَّا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ ضبی اور عمران بن موسیٰ قزاز اور احمد بن مقدام عجلی حماد بن زید -- عمرو بن دینار -- جابر بن زید (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: شلوار کا حکم اس شخص کے لئے ہے' جسے تہبند نہیں ملتا اور موزوں کا حکم اس شخص کے لئے جسے جوتے نہیں ملتے۔

احمد بن مقدام نے عمرو بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا فِي إِبَاحَةِ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ لِمَنْ لَّا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَبَاحَ لِلْمُحْرِمِ لُبْسَ الْخُفَّيْنِ الْمَقْطُوْعِ اَسْفَلَ الْكَعْبَيْنِ، لَا كُلَّ مَا وَقَعَ عَلَيْهِ اسْمُ خُفٍّ، وَاِنْ كَانَ فَوْقَ الْكَعْبَيْنِ

باب **143**: اس روایت کا تذکرہ' جو ان مجمل الفاظ کی وضاحت کرتی ہے جنہیں میں نے جوتے نہ پانے والے شخص کے لئے موزے پہننے کے مباح ہونے کے حوالے سے ذکر کیا ہے' اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام والے شخص کے لئے ایسے موزے پہننے کو مباح قرار دیا ہے' جو ٹخنوں سے نیچے کٹے ہوئے ہوں۔

اس سے مراد ہر وہ چیز نہیں ہے' جس پر لفظ موزہ کا اطلاق ہوتا ہو اگرچہ وہ ٹخنوں سے اوپر ہی کیوں نہ ہو۔

2682 - سند حدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِذَاكَ الْمَكَانِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ: لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ، وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْعِمَامَةَ، وَلَا الْخُفَّيْنِ اِلَّا اَنْ لَّا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ وَرْسٌ اَوْ زَعْفَرَانٌ وَّلَا الْبُرْنُسَ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن مقدام عجلی -- حماد -- ایوب -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ اس وقت اس جگہ پر موجود تھے اس نے عرض کی: یارسول اللہ! احرام والا شخص کون سے کپڑے نہیں پہن سکتا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ قمیص نہیں پہنے گا شلوار نہیں پہنے گا عمامہ نہیں پہنے گا موزے نہیں پہنے گا' البتہ اگر اسے جوتے نہیں ملتے تو وہ ٹخنوں کے نیچے تک موزے پہن لے گا' اور کوئی ایسا کپڑا نہیں پہنے گا' جس پر ورس یا زعفران لگا ہوا

ہو اور وہ ٹوپی نہیں پہنے گا۔

2683 - سندِ حدیث: ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ النَّعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ "

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ہشیم -- ابن عون (یہاں تحویلِ سند ہے) -- محمد بن ہشام -- ہشیم -- ابن عون -- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب احرام والے شخص کو جوتے نہیں ملتے تو پھر وہ موزے پہن لے لیکن انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کر لے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّمَا اَبَاحَ لِلْمُحْرِمِ لُبْسَ الْخُفَّيْنِ اللَّذَيْنِ هُمَا اَسْفَلُ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، لَا اَنَّهُ اَبَاحَ لَهُ لُبْسَ الْخُفَّيْنِ اللَّذَيْنِ لَهَا سَاقَانِ، وَاِنْ شَقَّ اَسْفَلَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْخُفَّيْنِ شَقًّا، وَتَرَكَ السَّاقَيْنِ فَلَمْ يُبَانَا مِمَّا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ عَلٰى مَا تَوَهَّمَهُ بَعْضُ النَّاسِ

باب **144**: اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام والے شخص کے لئے ایسے موزے پہننے کو مباح قرار دیا ہے جو ٹخنوں سے نیچے ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایسے موزے پہننے کو مباح قرار نہیں دیا جن کی پنڈلیاں بھی ہوں اگرچہ اس نے موزوں میں ٹخنوں سے نیچے کوئی شگاف بھی کر دیا ہو لیکن پنڈلیوں والے حصے کو چھوڑ دیا ہو یوں کہ ٹخنوں سے نیچے پنڈلی والا حصہ الگ نہ ہوا ہو اگرچہ بعض لوگوں کو اس حوالے سے غلط فہمی ہوئی ہے۔

2684 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ اِذَا اَحْرَمْنَا؟ فَقَالَ: لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ، وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ، وَلَا الْبَرَانِسَ، وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا الْقَلَانِسَ، وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

اختلافِ روایت: وَفِيْ خَبَرِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ الَّذِيْ اَمْلَيْتُهُ قَبْلُ فَلْيَلْبَسْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَهٰكَذَا قَالَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْهُمَا يَعْنِي الْخُفَّيْنِ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، ثَنَاهُ اَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ اَنَا اَيُّوْبُ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ فَلْيَقْطَعْهُمَا يَجْعَلُهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

ثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَقَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ هَذَا اللَّفْظِ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ، ح

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی--بشر بن مفضل--عبیداللہ--نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! جب ہم احرام باندھیں' تو ہم کس طرح کے کپڑے پہنیں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم قمیص نہ پہنو' شلواریں نہ پہنو' ٹوپی نہ پہنو' عمامے نہ پہنو' ٹوپیاں نہ پہنو' موزے نہ پہنو البتہ اگر کسی شخص کے پاس جوتے نہ ہوں' تو وہ موزے پہن سکتا ہے' لیکن وہ ٹخنوں سے نیچے ہوں گے۔

حماد بن زید نے ایوب کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اسے میں اس سے پہلے املاء کروا چکا ہوں اس میں یہ الفاظ ہیں۔

''تو وہ ٹخنوں سے نیچے کر کے ان دونوں کو پہن لے گا''۔

ابن علیہ نے ایوب کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تو جو شخص جوتے نہیں پاتا وہ ان دونوں کو پہن لے گا یعنی موزوں کو پہن لے گا' جبکہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہوں''۔

یہاں دوسری سند ہے۔ اس روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''وہ ان دونوں کو کاٹ کر انہیں ٹخنوں سے نیچے کرے گا''

2685 - متن حدیث: وَفِي خَبَرِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَإِنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، ثَنَاهُ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنِ الْعَلَاءِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا ثنا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے جو روایت نقل کی ہے (اس کے الفاظ یہ ہیں)

''اگر اسے جوتے نہیں ملتے تو وہ موزے پہن لے لیکن انہیں کاٹ لے یہاں تک کہ وہ دونوں ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں''۔

یہاں دوسری سند ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے اس روایت کے تمام طرق ''کتاب الکبیر'' میں نقل کر دیے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا رَخَّصَ بِالْأَمْرِ بِقَطْعِ الْخُفَّيْنِ لِلرِّجَالِ دُونَ النِّسَاءِ، إِذْ قَدْ أَبَاحَ لِلنِّسَاءِ الْخُفَّيْنِ وَإِنْ وَجَدْنَ نِعَالًا، فَرَخَّصَ لِلنِّسَاءِ فِي لُبْسِ الْخِفَافِ دُونَ الرِّجَالِ

باب **145**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے موزوں کو کاٹنے کی اجازت مردوں کو دی ہے خواتین کو نہیں دی

ہے کیونکہ خواتین کے لئے موزے پہننا مباح ہے اگر چہ ان کے پاس جوتے بھی موجود ہوں تو موزے پہننے کی اجازت کا حکم خواتین کے ساتھ مخصوص ہے۔ مردوں کے لئے نہیں ہے۔

2686 - سندِ حدیث: ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزَرِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ: قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِى ابْنَ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِى الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَدْ كَانَ صَنَعَ ذٰلِكَ يَعْنِى قَطْعَ الْخُفَّيْنِ لِلنِّسَاءِ حَتّٰى حَدَّثَتْهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ اَبِى عُبَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَخَّصَ لِلنِّسَاءِ فِى الْخُفَّيْنِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- فضل بن یعقوب جزری -- عبدالاعلیٰ -- محمد ابن اسحاق -- زہری -- سالم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایسا ہی کیا یعنی انہوں نے خواتین کے لئے موزے کٹوا دیئے تھے یہاں تک کہ صفیہ بنت ابوعبید (جوان کی اہلیہ ہیں) انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو موزے پہننے کی اجازت دی ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِى اسْتِظْلَالِ الْمُحْرِمِ وَاِنْ كَانَ نَازِلًا غَيْرَ سَائِرٍ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ وَنَهٰى عَنْهُ

باب **146**: احرام والے شخص کے لئے سائے میں آنے کی اجازت ہے اگر چہ وہ پڑاؤ کیے ہوئے ہو اور چل نہ رہا ہو یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے اور اس سے منع کیا ہے۔

2687 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ النُّفَيْلِيِّ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ، وَقَالَ اَمَرَ - يَعْنِى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِقُبَّةٍ لَهُ مِنْ شَعْرٍ فَضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةٍ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةٍ فَنَزَلَ بِهَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- عبداللہ بن نفیلی -- حاتم بن اسماعیل -- امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے:

انہوں نے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا' آپ کے لیے بالوں سے بنا ہوا خیمہ لگایا جائے' تو وادی نمرہ میں آپ کے لئے وہ لگا دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے یہاں تک کہ ''عرفہ'' تشریف لے آئے' تو وہاں آپ نے خیمے کو پایا جو وادی نمرہ میں آپ کے لئے لگا دیا گیا تھا تو آپ نے وہاں پڑاؤ کیا۔

بَابُ اِبَاحَةِ اسْتِظْلَالِ الْمُحْرِمِ وَاِنْ كَانَ رَاكِبًا غَيْرَ نَازِلٍ

باب **147**: احرام والے شخص کے لئے سائے میں آنے کا مباح ہونا اگر چہ وہ سوار ہو اور پڑاؤ کیے ہوئے نہ ہو

2688 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ، عَنْ زَيْدٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ الْاَحْمَسِيِّ، عَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ جَدَّتِهِ قَالَتْ:

متنِ حدیث: حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَاَيْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، وَبِلَالًا يَقُوْدُ اَحَدُهُمَا بِخِطَامِ رَاحِلَتِهِ وَالْاٰخَرُ رَافِعًا ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- عبداللہ بن جعفر رقی -- عبیداللہ ابن عمرو رقی -- زید ابن ابوانیسہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: یحییٰ بن حصین احمسی اپنی دادی سیّدہ اُمّ حصین رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع کیا ہے۔ میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان میں سے ایک آپ کی اونٹنی کی لگام پکڑ کر اسے لے کر چل رہے تھے جبکہ دوسرے صاحب اپنے کپڑے کو بلند کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوپ سے بچا رہے تھے۔

بَابُ اِبَاحَةِ اَبْدَالِ الْمُحْرِمِ ثِيَابَهُ فِي الْاِحْرَامِ وَالرُّخْصَةِ فِي لُبْسِ الْمُمَشَّقِ مِنَ الثِّيَابِ وَاِنْ كَانَ الْمُمَشَّقُ مَصْبُوْغًا غَيْرَ اَنَّهُ مَصْبُوْغٌ بِالطِّيْنِ

باب **148**: احرام والے شخص کے لئے احرام کے دوران کپڑے تبدیل کرنا مباح ہے اور اس بات کی اجازت کہ گیروی رنگ سے رنگا ہوا کپڑا پہنا جا سکتا ہے اگر چہ اسے رنگا گیا ہو۔

تاہم وہ گارے سے رنگا ہوا ہو۔

2689 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي زَائِدَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ اِذَا اَهْلَلْنَا مَا لَمْ نُهِلَّ فِيْهِ، وَنَلْبَسُ الْمُمَشَّقَ اِنَّمَا هُوَ طِيْنٌ

اختلافِ روایت: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: كُنَّا نَلْبَسُ اِذَا اَهْلَلْنَا مَا لَمْ يَمَسَّهُ طِيْبٌ وَّلَا زَعْفَرَانٌ، وَنَلْبَسُ الْمُمَشَّقَ اِنَّمَا هُوَ طِيْنٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن منیع -- ابن ابوزائدہ -- ابن جریج -- ابوزبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ پہلے ایسے کپڑے پہن لیتے تھے کہ جب ہم احرام باندھ لیتے تھے تو ہم اس میں تلبیہ نہیں پڑھ سکتے تھے۔ہم لوگ ممشق کپڑے پہن لیتے تھے جو مٹی ہوتی تھی۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ منقول ہے: "جب ہم احرام باندھتے تھے تو ہم ایسے کپڑے پہن لیتے تھے جس پر خوشبو یا زعفران نہیں لگے ہوتے تھے اور ہم ممشق کپڑے پہن لیتے تھے کیونکہ یہ تو مٹی ہوتی ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ تَغْطِيَةِ الْمُحْرِمَةِ وَجْهَهَا مِنَ الرِّجَالِ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ، اَحْسَبُهُ غَيْرَ مُفَسَّرٍ

باب **149**: احرام والی عورت کے لئے (اجنبی) مردوں سے چہروں کو ڈھانپ لینا مباح ہے۔یہ ایسی روایت کے ذریعے ثابت ہے جو مجمل ہے۔میرے خیال میں یہ وضاحتی روایت نہیں ہے

2690 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كُنَّا نُغَطِّي وُجُوهَنَا مِنَ الرِّجَالِ، وَكُنَّا نَمْتَشِطُ قَبْلَ ذٰلِكَ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن علاء بن کریب-- زکریا بن عدی-- ابراہیم بن حمید-- ہشام بن عروہ--فاطمہ بنت منذر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ہم لوگ مردوں سے اپنے چہرے ڈھانپ لیا کرتی تھیں اور ہم اس سے پہلے کنگھی کر لیا کرتی تھیں۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِهٰذِهِ اللَّفْظَةِ الَّتِي حَسِبْتُهَا مُجْمَلَةً

وَالدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ لِلْمُحْرِمَةِ تَغْطِيَةَ وَجْهِهَا مِنْ غَيْرِ انْتِقَابٍ وَلَا اِمْسَاسِ الثَّوْبِ، اِذِ الْخِمَارُ الَّذِي تَسْتُرُ بِهِ وَجْهَهَا بَلْ تُسْدِلُ الثَّوْبَ مِنْ فَوْقِ رَاْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا، اَوْ تَسْتُرُ وَجْهَهَا بِيَدِهَا اَوْ بِكُمِّهَا اَوْ بِبَعْضِ ثِيَابِهَا، مُجَافِيَةٌ يَدَهَا عَنْ وَجْهِهَا،

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِي زَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحْرِمَةَ عَنِ الْاِنْتِقَابِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنْ لَيْسَ لِلْمُحْرِمَةِ تَغْطِيَةُ وَجْهِهَا بِاِمْسَاسِ الثَّوْبِ وَجْهَهَا

باب **150**: اس روایت کا تذکرہ جو اس روایت کو واضح کرتی ہے جسے میں نے مجمل گمان کیا ہے

اور اس بات کی دلیل کہ احرام والی عورت نقاب کئے بغیر یا کپڑا چہرے کے ساتھ لگائے بغیر اپنے چہرے کو ڈھانپ لے گی کیونکہ وہ اپنی چادر کے ذریعے چہرے کو چھپائے گی۔یا سر کے آگے کی طرف سے اپنے چہرے پر کپڑا لٹکائے گی یا اپنے ہاتھ یا آستین یا کسی اور کپڑے کے ذریعے چہرے کو چھپائے گی لیکن اپنے ہاتھ کو اپنے چہرے سے دور رکھے گی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام والی خواتین کو نقاب کرنے سے منع کیا ہے اور یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے احرام والی عورت کے لئے چہرے کو اس طرح ڈھانپنے کی اجازت نہیں ہے کہ کپڑا اس کے چہرے سے چھو رہا ہو۔

2691 - وَقَدْ رَوَى يَزِيْدُ بْنُ اَبِى زِيَادٍ وَفِى الْقَلْبِ مِنْهُ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَاِذَا مَرَّ بِنَا الرَّكْبُ سَدَلْنَا الثَّوْبَ عَلٰى وَجْهِنَا، حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ اَبِى زِيَادٍ ح وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ح حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ جَمِيْعًا عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِى زِيَادٍ قَالَ فِى حَدِيْثِ جَرِيْرٍ، فَاِذَا جَاوَزْنَا ـــ ـ، وَفِى حَدِيْثِ هُشَيْمٍ، فَاِذَا جَاوَزْنَا كَشَفْنَاهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یزید بن ابوزیاد -- مجاہد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں ہم نے احرام باندھا ہوا تھا' جب سوار ہمارے پاس سے گزرتے تھے' تو ہم اپنے کپڑوں کو چہروں پر لٹکا لیتی تھیں۔

جریر نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں

''جب وہ آگے گزر جاتے تھے''

ہشیم نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب ہم آگے گزر جاتے تھے' تو ہم کپڑا ہٹا لیتی تھیں''

بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُوْلِ مَكَّةَ نَهَارًا، اقْتِدَاءً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَالْبَيْتُوْتَةِ قُرْبَ مَكَّةَ اِذَا انْتَهَى الْمَرْءُ بِاللَّيْلِ اِلٰى ذِى طُوًى لِيَكُوْنَ دُخُوْلُهُ مَكَّةَ نَهَارًا لَا لَيْلًا

باب **151**: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے مکہ میں دن کے وقت داخل ہونا مستحب ہے' اور مکہ کے قریب رات بسر کرنا (مستحب ہے) اس وقت جب آدمی رات کے وقت ذی طویٰ پہنچ جائے۔

(تو ایسا کرے) تاکہ وہ دن کے وقت مکہ میں داخل ہو' رات کے وقت نہ ہو۔

2692 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ بَاتَ بِذِىْ طُوًى حَتّٰى اَصْبَحَ فَدَخَلَ مَكَّةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- یحییٰ بن سعید -- عبیداللہ -- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی طویٰ میں رات بسر کی یہاں تک کہ صبح ہوئی' تو آپ مکہ میں داخل ہوئے''۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُولِ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا اسْتِنَانًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ فِي الِاقْتِدَاءِ الْخَيْرُ الَّذِي لَا يُعْتَاضُ مِنْهُ اَحَدٌ تَرْكَ الِاقْتِدَاءِ بِهِ

باب **152**: بالائی گھاٹی کی طرف سے مکہ میں داخل ہونا مستحب ہے تا کہ نبی اکرم ﷺ کی سنت کی پیروی ہو جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے سنت کی پیروی کرنے میں جو بھلائی پائی جاتی ہے۔ سنت کی پیروی نہ کرنا اس کا بدلہ کبھی نہیں بن سکتا۔

2693 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا، وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ قطان -- یحییٰ بن سلیم طائفی -- اسماعیل بن امیہ -- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم ﷺ بالائی گھاٹی کی طرف سے مکہ میں داخل ہوتے تھے اور زیریں گھاٹی کی طرف سے باہر تشریف لے جاتے تھے"۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الِاغْتِسَالِ لِدُخُولِ مَكَّةَ، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ عِنْدَ اِرَادَتِهِ دُخُولَ مَكَّةَ

باب **153**: مکہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا مستحب ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کیا تھا

2694 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَهَلَّ مَرَّةً مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ، وَاَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ ذَا طُوًى بَاتَ حَتّٰى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ دَخَلَ مِنْ اَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كُدًى، وَخَرَجَ حِينَ خَرَجَ مِنْ كُدًى مِنْ اَسْفَلِ مَكَّةَ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- ابوبکر حنفی -- عبداللہ بن نافع -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

ایک مرتبہ انہوں نے ذوالحلیفہ سے درخت کے پاس سے احرام باندھا (درمیان کیا) جب نبی اکرم ﷺ ذی طویٰ میں تشریف لائے تھے تو آپ نے وہاں رات بسر کی تھی یہاں تک کہ آپ نے صبح کی نماز ادا کی غسل کیا پھر آپ مکہ میں بالائی طرف

سے کدی کے مقام سے داخل ہوئے اور جب آپ واپسی کے لئے روانہ ہوئے تو آپ مکہ کے زیریں حصے سے "کدی" کے مقام سے روانہ ہوئے۔

2695 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِیْ اَبِی، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ اِذَا اَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ اَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَرُحِلَتْ، ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ، ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَاَهَلَّ، ثُمَّ يُلَبِّى حَتّٰى اِذَا بَلَغَ الْحَرَمَ اَمْسَكَ حَتّٰى اِذَا اَتَى ذَا طُوًى بَاتَ بِهِ قَالَ: فَيُصَلِّیْ بِهِ الْغَدَاةَ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ، وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالوارث بن عبدالصمد-- اپنے والد کے حوالے سے-- ایوب-- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب ذوالحلیفہ تشریف لائے تو ان کے حکم کے تحت ان کی سواری کو تیار کر دیا گیا پھر انہوں نے صبح کی نماز ادا کی پھر وہ سوار ہوئے جب ان کی سواری کھڑی ہوئی تو انہوں نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور احرام کی نیت کرتے ہوئے تلبیہ پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ جب وہ حرم تک پہنچ گئے تو وہ تلبیہ پڑھنے سے رک گئے یہاں تک کہ جب وہ ذوطوی پہنچے تو انہوں نے وہاں رات بسر کی۔

راوی کہتے ہیں: انہوں نے وہاں فجر کی نماز ادا کی پھر غسل کیا اور یہ بات بیان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

بَابُ قَطْعِ التَّلْبِيَةِ فِي الْحَجِّ عِنْدَ دُخُوْلِ الْحَرَمِ اِلَى الْفَرَاغِ مِنَ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

باب 154: حج کے موقع پر حرم میں داخل ہونے کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سعی سے فارغ ہونے تک تلبیہ پڑھنا موقوف کر دیا جائے گا

2696 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا عَمِّی، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ صَخْرٍ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ قَالَ:

متنِ حدیث: حَجَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ مَرَّةً قَالَ قُلْتُ لَهُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ رَاَيْتُ مِنْكَ اَرْبَعَ خِصَالٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَقَالَ: رَاَيْتُكَ اِذَا اَهْلَلْتَ، فَدَخَلْتَ الْعَرْشَ قَطَعْتَ التَّلْبِيَةَ قَالَ: صَدَقْتَ يَا ابْنَ حُنَيْنٍ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا دَخَلَ الْعَرْشَ قَطَعَ التَّلْبِيَةَ، فَلَا تَزَالُ تَلْبِيَتِیْ حَتّٰى اَمُوْتَ

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ كُنْتُ اَرَى لِلْمُعْتَمِرِ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ اَوَّلَ مَا يَبْتَدِئُ الطَّوَافَ لِعُمْرَتِهِ لِخَبَرِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُمْسِكُ عَنِ التَّلْبِيَةِ فِی الْعُمْرَةِ اِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب -- اپنے چچا -- ابوصخر -- ابن قسیط -- عبید بن حنین کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ بارہ مرتبہ حج اور عمرے کیے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے آپ میں چار چیزیں ایسی دیکھی ہیں۔

(اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں)

''انہوں نے کہا: میں نے آپ کو دیکھا ہے جب آپ احرام باندھ کر حرم کی حدود میں داخل ہوتے ہیں تو آپ تلبیہ پڑھنا موقوف کر دیتے ہیں تو انہوں ں نے فرمایا: اے ابن جریج! تم نے ٹھیک کہا ہے۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حرم کی حدود میں داخل ہوئے تو آپ نے تلبیہ پڑھنا موقوف کر دیا تو میں مرتے دم تک اسی طرح تلبیہ پڑھتا رہوں گا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ سمجھتا ہوں کہ عمرہ کرنے والے شخص کو اس وقت تک تلبیہ پڑھنا چاہئے جب تک وہ اپنے عمرے کے طواف کے آغاز میں حجرِ اسود کا استلام نہیں کر لیتا۔ کیونکہ ابن ابی لیلیٰ نے عطاء کے حوالے سے حضرت ابن عباس کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

''عمرہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ پڑھنا اس وقت موقوف کیا تھا جب آپ نے حجر اسود کا استلام کیا تھا''۔

2697 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي لَيْلٰى قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَلَمَّا تَدَبَّرْتُ خَبَرَ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ كَانَ فِيْهِ مَا دَلَّ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ عِنْدَ دُخُوْلِ عُرُوْشِ مَكَّةَ، وَخَبَرُ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ اَثْبَتُ اِسْنَادًا مِنْ خَبَرِ عَطَاءٍ؛ لِاَنَّ ابْنَ اَبِي لَيْلٰى لَيْسَ بِالْحَافِظِ، وَاِنْ كَانَ فَقِيهًا عَالِمًا، فَاَرَى لِلْمُحْرِمِ كَانَ بِحَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ اَوْ بِهِمَا جَمِيعًا قَطْعَ التَّلْبِيَةِ عِنْدَ دُخُوْلِ عُرُوْشِ مَكَّةَ، فَاِنْ كَانَ مُعْتَمِرًا لَمْ يَعُدْ اِلَى التَّلْبِيَةِ، وَاِنْ كَانَ مُفْرِدًا اَوْ قَارِنًا عَادَ اِلَى التَّلْبِيَةِ عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنَ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، لِاَنَّ فِعْلَ ابْنِ عُمَرَ كَالدَّالِّ عَلٰى اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ التَّلْبِيَةَ فِي حَجَّتِهِ اِلَى الْفَرَاغِ مِنَ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَدَّثَنَاهُ الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ: قَالَ عَطَاءُ بْنُ اَبِي رَبَاحٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَدَعُ التَّلْبِيَةَ اِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ، وَيُرَاجِعُهَا بَعْدَ مَا يَقْضِي طَوَافَهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہی روایت ایک اور ایک سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جب میں نے عبید بن حنین کی نقل کردہ روایت میں غور و فکر کیا تو اس میں اس بات پر دلالت موجود تھی کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی حدود میں داخل ہوئے تو آپ نے تلبیہ پڑھنا موقوف کر دیا تھا۔

اور عبید بن حنین کی نقل کردہ روایت سند کے اعتبار سے عطاء کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے کیونکہ ابن

ابو یعلیٰ نامی راوی حافظ الحدیث نہیں ہے۔

اگر چہ وہ فقیہ اور عالم ہے۔ اس لیے احرام والے شخص کے بارے میں میری یہ رائے ہے خواہ اس نے احرام حج کا باندھا ہوا ہو یا عمرے کا ہو یا دونوں ایک ساتھ کرنے کا باندھا ہوا ہو۔ وہ مکہ شہر کی حدود میں داخل ہونے کے ساتھ ہی تلبیہ پڑھنا موقوف کر دے گا۔

اگر اس نے عمرے کا احرام باندھا ہوا ہے تو پھر وہ دوبارہ تلبیہ نہیں پڑھے گا اگر اس نے حج افراد یا حج قران کا احرام باندھا ہوا ہے تو وہ صفا و مروہ کی سعی سے فارغ ہونے کے بعد دوبارہ تلبیہ پڑھنا شروع کر دے گا کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ طرز عمل اس بات پر دلالت کرتا ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حج کے موقع پر صفا اور مروہ کی سعی سے فارغ ہونے تک تلبیہ نہ پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

(یہاں سند ہے)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حرم میں داخل ہوتے تھے تو تلبیہ پڑھنا چھوڑ دیتے تھے اور جب صفا و مروہ کی سعی کر لیتے تھے تو دوبارہ پڑھنا شروع کر دیتے تھے۔

2698 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ اَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَنِي ابْنُ زَبْرٍ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ اِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ، وَيُعَاوِدُ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَاِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاَخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ دَالَّةٌ عَلٰى اَنَّهُ لَمْ يَقْطَعِ التَّلْبِيَةَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ الْحَرَمَ قَطْعًا لَمْ يُعَاوِدْ. سَاَذْكُرُ تَلْبِيَتَهُ اِلٰى اَنْ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فِيْ مَوْضِعِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ اِنْ وَفَّقَ اللّٰهُ لِذٰلِكَ وَشَاءَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن مہدی عطار-- عمرو بن ابوسلمہ-- عبداللہ بن علاء بن زبر-- قاسم بن محمد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے جب وہ حرم کی حدود میں داخل ہوتے تھے تو وہ تلبیہ پڑھنا موقوف کر دیتے تھے اور جب بیت اللہ کا طواف کر لیتے تھے اور صفا و مروہ کی سعی سے فارغ ہو جاتے تھے تو دوبارہ پڑھنا شروع کر دیتے تھے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ احادیث منقول ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کی رمی کرنے تک مسلسل تلبیہ پڑھتے رہتے تھے۔ یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم میں داخل ہونے کے وقت تلبیہ پڑھنا بالکل موقوف نہیں کیا تھا کہ آپ نے دوبارہ اسے پڑھا ہی نہ ہو۔

میں عنقریب ان روایات کا تذکرہ کروں گا جن میں یہ مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کی رمی کرنے تک تلبیہ پڑھا تھا۔

یہ اس کتاب میں اس کے مخصوص مقام پر آئیں گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات کی توفیق دی اور اس کو منظور ہوا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَجْدِيدِ الْوُضُوْءِ عِنْدَ إِرَادَةِ الْمَرْءِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ عِنْدَ مَقْدِمِهِ مَكَّةَ

باب 155: مکہ پہنچنے پر بیت اللہ کا طواف کرنے کے وقت از سر وضو کرنا مستحب ہے

2699 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا عَمِّي، أَخْبَرَنِي عَمْرُو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

متنِ حدیث: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لَهُ سَلْ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ يُهِلُّ بِالْحَجِّ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: قَدْ حَجَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ فَذَكَرَ حَدِيثًا فِيْهِ بَعْضُ الطُّوْلِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب-- اپنے چچا-- عمرو بن حارث کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابواسود محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں:

عراق سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے ان سے کہا: تم حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کرو جو حج کا احرام باندھتا ہے میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حج کا احرام باندھا تھا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بتایا ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے' تو آپ نے سب سے پہلے وضو کیا پھر آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا۔

اس کے بعد راوی نے کچھ طویل حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ مِنْ بَابِ بَنِي شَيْبَةَ

باب 156: باب بنوشیبہ سے مسجد حرام میں داخل ہونا مستحب ہے

2700 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ،

متنِ حدیث: أَخْبَرَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ، وَسَأَلْتُهُ عَنِ الرَّمَلِ بِالْكَعْبَةِ الثَّلَاثَ أَطْوَافٍ، فَزَعَمَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ فِي عِقْدِ قُرَيْشٍ فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ الْأَعْظَمِ، وَقَدْ جَلَسَتْ قُرَيْشٌ مِمَّا يَلِي الْحَجَرَ أَوِ الْحِجْرَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ

2699- وأخرجه البخاري 1614 في الحج: باب من طاف بالبيت إذا قدم مكة، وطاف بالبيت وسعى، وابن خزيمة 2699، والبيهقي 5/77، والبغوي 1898 من طرق عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لَمْ اُقَيِّدْ فِى التَّصْنِيفِ الْحَجَرَ اَوِ الْحِجْرَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ--ابن اصبہانی--عبدالرحیم ابن سلیمان--عبداللہ بن عثمان بن خثیم--ابوطفیل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں نے ان سے خانہ کعبہ کے طواف کے تین چکروں میں رمل کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں یہ بات بتائی ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے گروہ کے درمیان تشریف لائے اور جب آپ مکہ میں داخل ہوئے' تو آپ اس بڑے دروازے کی طرف سے داخل ہوئے۔ اس وقت قریش حجر اسود یا حطیم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے تحریر کرتے ہوئے لفظ حجر میں کوئی قید نہیں لگائی۔

(یعنی "ح" پر زبر یا زیر نہیں لگائی اگر ح پر زبر لگائی جائے' تو اس سے مراد حجر اسود ہوگا اگر زیر لگائی جائے' تو اس سے مراد حطیم ہوگا)

بَابُ الْاَمْرِ بِالتَّزَيُّنِ عِنْدَ اِرَادَةِ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ بِلُبْسِ الثِّيَابِ

وَالدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ لُبْسَ الثِّيَابِ زِينَةٌ لِلْمُلَابِسِينَ وَلِسُتْرَةِ الْعَوْرَةِ، وَاِنْ لَّمْ تَكُنِ الثِّيَابُ مُزَيَّنَةً بِصِبْغٍ، وَلَا كَانَتْ ثِيَابًا فَاخِرَةً، اِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فِى مُحْكَمِ تَنْزِيلِهِ (خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ) (الأعراف: 31) وَلَمْ يُرِدْ بِهٰذَا الْاَمْرِ لُبْسَ الثِّيَابِ الْمُزَيَّنَةِ بِالصَّبْغِ وَالْمُوَشّٰى، وَلَا لُبْسَ الثِّيَابِ الْفَاخِرَةِ، وَلٰكِنْ اَرَادَ لُبْسَ الثِّيَابِ الَّتِىْ تَوَارِى الْعَوْرَةَ، كَانَتْ فَاخِرَةً اَوْ دَنِيئَةً، اِذِ الْاٰيَةُ اِنَّمَا نَزَلَتْ زَجْرًا عَمَّا كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَفْعَلُوْنَهُ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ عُرَاةً غَيْرَ سَاتِرِى عَوْرَاتِهِمْ بِالثِّيَابِ

باب 157: بیت اللہ کا طواف کرتے وقت لباس پہننے کے ذریعے آرائش وزیبائش اختیار کرنے کا حکم ہونا اور اس بات کی دلیل کہ لباس پہننا پہننے والے کے لئے زینت کا باعث بھی ہوتا ہے' اور ستر پوشی کا باعث بھی ہوتا ہے' اگرچہ وہ کپڑا رنگین نہ ہو' یا لباس فاخرہ نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ حکم دیا ہے۔

"ہر نماز کے وقت اپنی آرائش کو اختیار کرو۔"

اس حکم کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی یہ مراد نہیں ہے' ایسے کپڑے کو پہنا جائے جو رنگ کے ذریعے یا نقش ونگار کے ذریعے آراستہ کیا گیا ہو اور نہ ہی اس سے مراد لباس فاخرہ پہننا ہے' بلکہ اس سے مراد وہ کپڑا پہننا ہے' جو ستر پوشی کر سکے۔ خواہ وہ لباس فاخرہ (یعنی مہنگا کپڑا ہو) یا معمولی کپڑا ہو۔

اس کی وجہ یہ ہے' یہ ان لوگوں کی مذمت میں نازل ہوئی ہے جن کا تعلق زمانہ جاہلیت سے تھا اور جو اپنی شرمگاہوں کی ستر پوشی کے بغیر برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا کرتے تھے۔

2701 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُسْلِمًا الْبَطِيْنَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَتِ الْمَرْاَةُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ عُرْيَانَةٌ، وَتَقُوْلُ: الْيَوْمَ يَبْدُو بَعْضُهُ اَوْ كُلُّهُ، فَمَا بَدَا مِنْهُ فَلَا اُحِلُّهُ، فَنَزَلَتْ (يَا بَنِيْ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ) (الاعراف: 31)

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --بندار--محمد بن جعفر--شعبہ--سلمہ بن کہیل--مسلم بطین--سعید بن جبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

(زمانہ جاہلیت میں) کوئی عورت برہنہ ہوکر خانہ کعبہ کا طواف کیا کرتی تھی اور یہ شعر پڑھتی تھی۔

''آج کے دن اس کا کچھ حصہ یا سارے کا سارا ظاہر ہو جائے گا' تو اس میں سے جو بھی ظاہر ہوگا میں اسے حلال قرار نہیں دیتی''۔

تو یہ آیت نازل ہوئی:

''اے آدم کی اولاد تم ہر مسجد کے قریب اپنی زینت کو اختیار کرو''۔

2702 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيْدَ، وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

متنِ حدیث: اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: بَعَثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ اَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِيْ رَهْطٍ يُؤَذِّنُوْنَ النَّاسَ يَوْمَ النَّحْرِ اَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْيَوْمِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ، وَكَانَ حُمَيْدٌ يَقُوْلُ: يَوْمَ النَّحْرِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ مِنْ اَجْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عیسیٰ بن ابراہیم غافقی--ابن وہب--یونس بن یزید اور عمرو بن حارث-- ابن شہاب زہری--سعید بن میسب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

قربانی کا دن ہی حج اکبر کا دن ہے۔

ابن شہاب' حمید بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے اس حج کے موقع پر بھجوایا جس کا امیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مقرر کیا تھا۔

یہ حجۃ الوداع سے پہلے کی بات ہے مجھے کچھ لوگوں کے ساتھ بھجوایا' جو قربانی کے دن لوگوں میں یہ اعلان کر رہے تھے: خبردار! آج کے دن کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا' اور کوئی شخص برہنہ ہوکر بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا۔

ابن شہاب کہتے ہیں حمید یہ کہا کرتے تھے: قربانی کا دن ہی ''حج اکبر'' کا دن ہے اس کی وجہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

قَدْ تَوَهَّمَ بَعْضُ مَنْ لَّا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْخَبَرِ الْمُجْمَلِ وَالْمُفَسَّرِ اَنَّهُ خِلَافُ خَبَرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ رَاَى الْبَيْتَ، وَيَحْسَبُ اَنَّهُ خِلَافُ خَبَرِ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تُرْفَعُ الْاَيْدِىْ فِىْ سَبْعِ مَوَاطِنَ فِى الْخَبَرِ: وَعِنْدَ اسْتِقْبَالِ الْبَيْتِ

باب **158**: بیت اللہ کو دیکھ کر دونوں ہاتھ بلند کرنا مکروہ ہے۔ یہ حکم ایک مجمل روایت کے ذریعے ثابت ہے' جو لوگ مجمل اور مفسر روایت کے درمیان تمیز نہیں کر سکتے انہیں یہ غلط فہمی ہوئی کہ یہ بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے خلاف ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیت اللہ کو دیکھا تھا تو آپ نے اپنے ہاتھ بلند کر دیے تھے اور وہ شخص یہ سمجھتا ہے' یہ اس روایت کے بھی خلاف ہے' جسے مقسم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' جب کہ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''سات مقامات پر ہاتھ بلند کئے جائیں گے'' اور اس روایت میں یہ بات بھی مذکور ہے' بیت اللہ کا سامنا کرنے پر بھی ایسا کیا جائے گا۔''

2703 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُرْفَعُ الْاَيْدِىْ فِىْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ، وَفِى الْخَبَرِ وَعِنْدَ اسْتِقْبَالِ الْبَيْتِ"

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ اَجْعَلْ لِهٰذَا الْخَبَرِ بَابًا لِاَنَّهُمْ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِىْ هٰذَا الْاِسْنَادِ وَبَيَّنْتُهُ فِىْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ

2703- ہمیں یہ حدیث بیان کی عبداللہ بن سعید اشج -- محاربی -- ابن ابولیلیٰ -- حکم -- مقسم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سات مقامات پر دونوں ہاتھ بلند کئے جائیں گے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''جب آدمی بیت اللہ کے سامنے آئے''۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میں نے اس روایت کے لئے کوئی باب قائم نہیں کیا کیونکہ محدثین نے اس کی سند میں اختلاف کیا ہے' جسے میں نے ''کتاب الکبیر'' میں بیان کر دیا ہے۔

2704 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا قَزَعَةَ الْبَاهِلِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ: سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ اَيَرْفَعُ يَدَيْهِ قَالَ: مَا

اَظُنُّ اَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا اِلَّا الْيَهُودَ، وَقَدْ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنْ يَفْعَلُ هٰذَا

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار--محمد بن جعفر--شعبہ--ابوقزعہ باہلی--مہاجر مکی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو بیت اللہ کی زیارت کرتا ہے کیا وہ دونوں ہاتھ بلند کرے گا' تو انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ صرف یہودی ایسا کام کرتے ہیں۔

جب ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایسا نہیں کیا تھا۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اِنَّمَا اَرَادَ بِقَوْلِهِ: لَمْ يَكُنْ يَفْعَلُ هٰذَا، اَیْ: لَمْ نَكُنْ نَرْفَعُ اَيْدِيَنَا عِنْدَ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الطَّوَافِ وَالصَّلَاةِ، وَلَمْ نَكُنْ نَسْتَقْبِلُ الْبَيْتَ فَنَرْفَعَ اَيْدِيَنَا بَعْدَ ذٰلِكَ، لَا اَنَّا لَمْ نَكُنْ نَرْفَعُ اَيْدِيَنَا عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ اَوَّلَ مَا نَرَاهُ

باب **159**: اس وضاحتی روایت کا تذکرہ' جو ہماری نقل کردہ مجمل روایت کے الفاظ کی وضاحت کرتی ہے' اور اس بات کی دلیل کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے ان الفاظ: "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کرتے تھے" سے مراد یہ ہے' ہم لوگ طواف اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد مسجد سے باہر جاتے ہوئے رفع یدین نہیں کرتے تھے اور بیت اللہ کی طرف رخ نہیں کرتے تھے۔ ہم اس کے بعد رفع یدین کرتے تھے۔ اس سے مراد یہ نہیں' بیت اللہ کو پہلی مرتبہ دیکھتے ہوئے ہم رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

2705 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا قَزَعَةُ، حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ حُجَيْرٍ، ثَنَا الْمُهَاجِرُ بْنُ عِكْرِمَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: سَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الرَّجُلِ يَقْضِي صَلَاتَهُ وَطَوَافَهُ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَيَسْتَقْبِلُ الْبَيْتَ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ اَرَى يَفْعَلُ هٰذَا اِلَّا الْيَهُودَ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ--مسلم بن ابراہیم--قزعہ--سوید بن حجیر--مہاجر بن عکرمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو نماز اور طواف سے فارغ ہونے کے بعد مسجد سے باہر نکلتا ہے' اور بیت اللہ کی طرف رخ کرتا ہے۔

(یعنی باہر جاتے ہوئے بیت اللہ کی طرف منہ کر کے پھر باہر جاتا ہے)

تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ صرف یہودی ایسا کرتے ہیں۔

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ

باب 160: مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعا

2706 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْنِيْ الْحَنَفِيَّ، ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ وَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَاِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ، وَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- ابوبکر حنفی --ضحاک بن عثمان-- سعید مقبری (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور یہ کہے۔

''اے اللہ! تو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے''۔

اور جب وہ (مسجد سے) باہر جائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور یہ پڑھے۔

''اے اللہ! تو شیطان مردود سے مجھے محفوظ رکھنا''

بَابُ الْاِضْطِبَاعِ بِالرِّدَاءِ عِنْدَ طَوَافِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَوْ اَحَدِهِمَا

باب 161: حج اور عمرے یا ان دونوں میں سے کسی ایک کے طواف کے دوران چادر کو اضطباع کے طور پر لپیٹنا

2707 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ قَالَ:

متنِ حدیث: فَاضْطَبَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ وَرَمَلُوْا ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ وَمَشَوْا اَرْبَعَةً

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --حسن بن محمد زعفرانی-- یحییٰ بن سلیم طائفی --عبداللہ بن عثمان بن خثیم-- ابوطفیل (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اضطباع کے طور پر چادر کو لپیٹا۔ آپ کے ساتھیوں نے بھی ایسا کیا ان حضرات نے تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى اَنَّ السُّنَّةَ قَدْ كَانَ يَسُنُّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِلَّةٍ حَادِثَةٍ فَتَزُوْلُ الْعِلَّةُ وَتَبْقَى السُّنَّةُ قَائِمَةً اِلَى الْاَبَدِ اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا رَمَلَ فِي

2707- واخرجه مختصراً أبو داؤد 1889 في المناسك: باب في الرمل، وابن خزيمة 2707، والبيهقي 5/79 من طريق يحى بن سُليم، بهٰذا الإسناد .

الِابْتِدَاءِ وَاضْطَبَعَ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ وَقُوَّةَ أَصْحَابِهِ فَبَقِيَ الِاضْطِبَاعُ وَالرَّمَلُ سُنَّتَيْنِ إِلَى آخِرِ الْأَبَدِ

باب 162: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ بعض اوقات نبی اکرم ﷺ کسی مخصوص پس منظر کی وجہ سے کسی چیز کو سنت کے طور پر اختیار کرتے تھے پھر وہ علت ختم ہو جاتی' لیکن سنت ہمیشہ کے لئے باقی رہ جاتی ہے

جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے آغاز میں رمل اور اضطباع کیا تھا' تاکہ مشرکین کو اپنی اور اپنے اصحاب کی قوت دکھا سکیں لیکن اضطباع اور رمل ہمیشہ کے لئے سنت کے طور پر باقی رہ گئے ہیں۔

2708 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: فِيمَ الرَّمَلَانُ الْآنَ وَالْكَشْفُ عَنِ الْمَنَاكِبِ وَقَدْ أَطَّأَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ، وَنَفَى الْكُفْرَ وَأَهْلَهُ، وَمَعَ ذَلِكَ لَا نَتْرُكُ شَيْئًا كُنَّا نَصْنَعُهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن رافع -- ابن ابوفدیک -- ہشام بن سعد -- زید بن اسلم -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اب رمل کرنے کی یا کندھوں سے کپڑا ہٹانے کی کیا ضرورت ہے' جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو مضبوطی عطا کر دی ہے' اور کفر اور اہل کفر کو (مکہ سے) نکال دیا ہے۔

لیکن اس کے باوجود ہم کوئی بھی ایسا کام ترک نہیں کریں گے' جو ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ کرتے رہے ہیں۔

بَابُ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ عِنْدَ ابْتِدَاءِ الطَّوَافِ

باب 163: طواف کے آغاز میں حجر اسود کا استلام کرنا

2709 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ:

متنِ حدیث: أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: فَخَرَجْنَا لَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى أَتَيْنَا الْكَعْبَةَ، فَاسْتَلَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ ثُمَّ رَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- یحییٰ ابن سعید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرے والد (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) نے مجھے یہ بات بتائی وہ فرماتے ہیں: ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے ان سے نبی اکرم ﷺ کے حج کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: ہم لوگ روانہ ہوئے ہماری نیت صرف حج کرنے کی تھی یہاں تک کہ ہم کعبہ آ گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے حجر اسود کا استلام کیا پھر

آپ نے تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے۔

2710 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، وَعِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ يُونُسُ: اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُونُسُ، وَقَالَ عِيسَى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ اَوَّلَ مَا يَطُوفُ حِيْنَ يَقْدَمُ يَخُبُّ ثَلَاثَ اَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --یونس بن عبدالاعلیٰ اور عیسیٰ بن ابراہیم--ابن وہب--یونس--ابن شہاب زہری--سالم بن عبداللہ--اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا جب آپ مکہ تشریف لائے' تو آپ نے حجر اسود کا استلام کیا یعنی اس وقت جب آپ نے تشریف آوری کے بعد پہلی مرتبہ طواف کیا تھا۔

تو طواف کے سات چکروں میں سے تین چکروں میں آپ تیز رفتاری سے چلے تھے۔

بَابُ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ اِذَا تَمَّ تَقْبِيلُهُ مِنْ غَيْرِ اِيذَاءِ الْمُسْلِمِ

باب **164**: حجر اسود کو بوسہ دینا' جبکہ کسی مسلمان کو تکلیف پہنچائے بغیر اسے بوسہ دیا جاسکتا ہو

2711 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُونُسُ بنُ يَزِيْدَ، وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ اَنَّ اَبَاهُ، حَدَّثَهُ قَالَ:

متنِ حدیث: قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَجَرَ، فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا اَنِّي رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ

اسنادِ دیگر: قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي بِمِثْلِهَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَسْلَمَ "

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عیسیٰ بن ابراہیم--ابن وہب--یونس بن یزید اور عمرو بن حارث--ابن

2711- وأخرجه مسلم 1270 في الحج: باب استحباب تقبيل الحجر الأسود في الطواف، عن حرملة بن يحي، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1270، وابن خزيمة 2711، وابن الجارود 452 من طرق عن ابن وهب، بِه .وأخرجه مسلم 1270 من طريق عمرو، عن الزهري به .وأخرجه أحمد 1/34، والدارمي 2/52-53، ومسلم 1270 249 من طريقين عن نافع، عن ابن عمر، به .وأخرجه عبد الرزاق 9033و 9034، وأحمد 1/21 و 34-35و 39 و 50-51 و 53-54، والحميدي 9، ومالك 1/367 في الحج: باب تقبيل الركن الأسود في الاستلام، والبخاري 1605 في الحج: باب الرمل في الحج، و 1610 باب تقبيل الحجر، ومسلم 1270 250، والنسائي 5/227 في مناسك الحج: باب كيف يقبل، وابن ماجه 2943 في المناسك: باب استلام الحجر، وأبو يعلى 189و 218، والبيهقي 5/74، والأزرقي في "تاريخ مكة" 1/329-330 و 330 من طرق عن عمر بن الخطاب .وأخرجه عبد الرزاق 9035 من طريق مكحول، والأزرقي 1/330 من طريق عكرمة وطاووس، ثلاثتهم عن عمر مرسلا .

شہاب زہری -- سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم میں یہ بات جانتا ہوں کہ تم ایک پتھر ہو لیکن اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تمہیں بوسہ نہ دیتا۔

عمرو کہتے ہیں: زید بن اسلم نے اپنے والد اسلم کے حوالے سے اسی کی مانند حدیث ہمیں سنائی ہے۔

بَابُ الْبُكَاءِ عِنْدَ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ، وَفِى الْقَلْبِ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَوْنٍ هٰذَا، وَوَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْحَجَرِ، وَمَسْحِ الْوَجْهِ بِهِمَا، وَلٰكِنْ خَبَرَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ثَابِتٌ

باب 165: حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت رونا

میرے ذہن میں محمد بن عون نامی راوی کے حوالے سے کچھ الجھن ہے۔

حجر اسود پر دونوں ہاتھ رکھنا اور ان دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیر لینا' تاہم امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے منقول روایت ثابت ہے۔

2712 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، نا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ وَضَعَ شَفَتَيْهِ عَلَيْهِ يَبْكِي طَوِيلًا، فَالْتَفَتَ، فَإِذَا هُوَ بِعُمَرَ يَبْكِي، فَقَالَ: يَا عُمَرُ هَا هُنَا تُسْكَبُ الْعَبَرَاتُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- سلمہ بن شبیب -- یعلی بن عبید -- محمد بن عون -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کی طرف رخ کیا آپ نے اس کا استلام کیا پھر آپ نے اپنے ہونٹ اس پر رکھے اور کافی دیر تک روتے رہے' پھر آپ نے توجہ کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی رو رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! اس مقام پر آنسو بہائے جاتے ہیں۔

2713 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: فَدَخَلْنَا مَكَّةَ حِينَ ارْتِفَاعِ الضُّحَى، فَأَتَى يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابَ الْمَسْجِدِ، فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَبَدَأَ بِالْحَجَرِ فَاسْتَلَمَ، وَفَاضَتْ عَيْنَاهُ بِالْبُكَاءِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ: وَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا، حَتّٰى فَرَغَ، فَلَمَّا فَرَغَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- نعیم بن حماد -- عیسیٰ بن یونس -- محمد بن اسحاق کے حوالے سے

نقل کرتے ہیں:

امام ابوجعفر یعنی امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔

دن چڑھنے کے وقت ہم مکہ میں داخل ہوئے' تو وہ یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے دروازے کے پاس تشریف لائے آپ نے اپنی سواری کو وہاں بٹھایا پھر آپ مسجد کے اندر تشریف لے گئے۔

پھر آپ حجر اسود کے پاس تشریف لائے آپ نے اس کا استلام کیا۔ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے یہاں تک کہ آپ اس سے فارغ ہو گئے۔ جب آپ اس سے فارغ ہوئے' تو آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا آپ نے دونوں ہاتھ اس پر رکھے اور پھر ان دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرہ مبارک پر پھیر لیا''۔

بَابُ السُّجُودِ عَلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ اِذَا وَجَدَ الطَّائِفُ السَّبِيْلَ اِلٰى ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ اِيذَاءِ الْمُسْلِمِ

باب 166: حجر اسود پر ماتھا ٹیکنا جبکہ کا طواف کرنے والے شخص کے لئے کسی مسلمان کو تکلیف پہنچائے بغیر ایسا کرنا ممکن ہو

2714 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَسَجَدَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: رَاَيْتُ خَالَكَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُقَبِّلُهُ وَيَسْجُدُ عَلَيْهِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبَّلَ وَسَجَدَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ هٰكَذَا، فَفَعَلْتُ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- ابوعاصم -- جعفر بن عبداللہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں نے محمد بن عباد کو دیکھا ہے انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور اپنا ماتھا اس پر لگایا پھر بولے: میں نے تمہارے ماموں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس کو بوسہ دیتے ہوئے اور اس پر ماتھا لگاتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس کو بوسہ دیتے ہوئے اور اس پر ماتھا رگڑتے ہوئے دیکھا ہے۔

انہوں نے یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے اس لیے میں نے ایسا کیا ہے۔

بَابُ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ بِالْيَدِ، وَتَقْبِيْلِ الْيَدِ اِذَا لَمْ يُمْكِنْ تَقْبِيْلُ الْحَجَرِ وَلَا السُّجُوْدُ عَلَيْهِ

باب 167: ہاتھ کے ذریعے حجر اسود کا استلام کرکے پھر اپنے ہاتھ کو چوم لینا جبکہ حجر اسود کو براہ راست بوسہ دینے یا اس پر ماتھا ٹیکنے کا امکان نہ ہو

2715 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اسْتَلَمَ الْحَجَرَ بِيَدِهٖ، وَقَبَّلَ يَدَهٗ، وَقَالَ مَا تَرَكْتُهٗ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ، حَدَّثَنَا بِهٖ اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن سعید اشج -- ابوخالد -- عبیداللہ -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے حجر اسود کا استلام کیا پھر انہوں نے اپنے ہاتھ کو بوسہ دیا اور یہ بات بیان کی جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے میں نے اس عمل کو ترک نہیں کیا۔

یہاں دوسری سند ہے

بَابُ التَّكْبِيْرِ عِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَاسْتِقْبَالِهٖ عِنْدَ افْتِتَاحِ الطَّوَافِ

باب **168**: حجر اسود کے استلام کے وقت تکبیر کہنا اور طواف کے آغاز میں اس کی طرف رُخ کرنا

2716 - قَرَاْتُ عَلٰى اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ شُرَيْحٍ الرَّازِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ مُجَمِّعٍ الْكِنْدِيَّ اَخْبَرَهُمْ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِيْ حَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ اَهَلَّ، فَقَالَ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَهٰذِهٖ تَلْبِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا انْتَهٰى اِلَى الْبَيْتِ اسْتَقْبَلَهُ الْحَجَرُ، فَكَبَّرَ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْحَجَرَ، ثُمَّ رَمَلَ ثَلَاثَةَ اَشْوَاطٍ، وَمَشٰى اَرْبَعَةَ اَشْوَاطٍ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) احمد بن ابوشریح رازی -- عمر بن مجمع کندی -- موسیٰ بن عقبہ -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری مسجد ذوالحلیفہ کے پاس جب آپ کو لے کر کھڑی ہوئی جب آپ نے حج (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) عمرے کا احرام باندھا تھا تو آپ نے یہ پڑھا:

''میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں۔ بے شک حمد اور نعمت تیرے لیے مخصوص ہیں اور بادشاہی بھی۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے''۔

2715- أخرجه مسلم 1268 246 في الحج: باب استحباب استلام الركنين اليمانيين في الطواف. عن ابن نمير. بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/108، ومسلم 1268 246، وابن خزيمة 2715، وابن الجارود 453، والبيهقي 5/75 من طرق عن أبي خالد الأحمر، به .وأخرج الشافعي 1/343، وعبد الرزاق 8923، والدارقطني 2/290، والبيهقي 5/75، والأزرقي في "أخبار مكة1/343"-344 .

تو یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کے الفاظ ہیں۔ یہاں تک کہ آپ بیت اللہ تک پہنچ گئے' تو آپ حجر اسود کے سامنے آئے اور آپ نے تکبیر کہی پھر آپ نے حجر اسود کی طرف رخ کیا پھر آپ نے تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے پھر آپ نے دو رکعات نماز ادا کی۔

بَابُ الرَّمَلِ فِي الْاَشْوَاطِ الثَّلَاثَةِ وَالْمَشْيِ فِي الْاَرْبَعَةِ

باب 169: (طواف کے) تین چکروں میں رمل کرنا اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلنا

2717 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ابوسلمہ یحییٰ بن مغیرہ ابوعاصم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چکروں میں رمل کیا تھا اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے تھے۔

بَابُ الرَّمَلِ بِالْبَيْتِ مِنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ

باب 170: بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے رمل' حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک ہوگا

2718 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوْسٰى الْفَزَارِيُّ، اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ زَادَ عَلِيٌّ: ثَلَاثًا، وَمَشٰى اَرْبَعًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --اسماعیل بن موسیٰ فزاری-- مالک (یہاں تحویلِ سند ہے) علی بن خشرم-- عبداللہ بن وہب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام مالک' امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ان کے والد (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے حجر اسود تک (یعنی پورے چکر میں) رمل کیا تھا۔

علی نامی راوی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چکروں میں رمل کیا تھا اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے تھے''۔

بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا رَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الِابْتِدَاءِ

باب 171: اس وجہ کا بیان جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے آغاز میں رمل کیا تھا

2719 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ:

متن حدیث: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ الرَّمَلُ ثَلَاثَةُ اَشْوَاطٍ بِالْبَيْتِ وَاَرْبَعَةٌ مَشْيًا اِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهَا سُنَّةٌ قَالَ: صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، فَلَمَّا سَمِعَ بِهِ اَهْلُ مَكَّةَ قَالُوا: انْظُرُوا اِلَى اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ لَا يَقْدِرُونَ اَنْ يَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ مِنَ الْهُزَالِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرُوهُمْ مَا يَكْرَهُوْنَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوبشر واسطی -- خالد ابن عبداللہ -- جریری -- ابوطفیل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: بیت اللہ کے پہلے تین چکروں میں رمل کیا جاتا ہے اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلا جاتا ہے۔ آپ کی قوم کے افراد اس بات کے قائل ہیں ایسا کرنا سنت ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: انہوں نے کچھ بات ٹھیک بیان کی ہے اور کچھ بات غلط بیان کی ہے۔ جب نبی اکرم ﷺ مکہ تشریف لائے اور اہل مکہ نے آپ کے بارے میں سنا تو انہوں نے کہا: حضرت محمد ﷺ کے ساتھیوں کا جائزہ لو یہ لوگ کمزوری کی وجہ سے بیت اللہ کا طواف بھی نہیں کرسکیں گے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انہیں وہ چیز دکھاؤ جو انہیں پسند نہ آئے۔

2720 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، حَدَّثَنَا اَسَدٌ، اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

2719- أخرجه مسلم 1264 في الحج باب استحباب الرمل في الطواف والعمرة، عن أبي كامل الجحدري بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/247 من طريق علي بن عاصم، ومسلم 1264، والبيهقي 5/81-82 من طريق يزيد بن هارون وابن خزيمة 2719 من طريق خالد بن عبد اللّهن ثلاثتهم عن الجريري، به .

2720-أخرجه الحميدي 511، وأحمد 1/229، والطحاوي 2/180، والطبراني في "الكبير" 16025 و 10626 من طرق عن فطر، بهذا الإسناد .وأخرجه الحميدي 511، وأحمد 1/297-298و298، ومسلم 1464 238 في الحج: باب استحباب الرمل في الطواف والعمرة، وأبو داؤد 1885 في الحج: باب في الرمل، وابن ماجة 2953 في المناسك: باب الرمل حول البيت، والطحاوي 2/179و181، والطبراني 10627 و 10629 من طرق عن أبي الطفيل، به .وأخرجه أحمد 1/294-295و373، والبخاري 1602 في الحج: باب كيف كان بدء الرمل، 4256 في المغازي باب عمرة القضاء، ومسلم 1266، وأبو داؤد 1886، وابن خزيمة 2720، والبيهقي 5/82، والطحاوي 2/179 من طرق عن حماد بن يزيد، عن أيوب، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس .وأخرجه أحمد 1/221، ومسلم 1266، 241، والنسائي 5/242في مناسك الحج: باب السعي بين الصفا والمروة، وأبو يعلى 2339، والبيهقي 5/82 من طرق عن سفيان، عن عمرو، عن عطاء، عن ابن عباس .وأخرجه أحمد 1/255 من طريق عكرمة، والترمذي 863 في الحج: باب السعي بين الصفا والمروة، من طريق عمرو بن دينار، عن ابن عباس بنحوه .

متن حدیث: اَنَّ قُرَيْشًا قَالَتْ: اِنَّ مُحَمَّدًا، وَاَصْحَابَهُ قَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَامِهِ الَّذِيْ قَدِمَ فِيْهِ قَالَ لِاَصْحَابِهِ: "اَرْمِلُوْا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا لِيَرَى الْمُشْرِكُوْنَ قُوَّتَكُمْ، فَلَمَّا رَمَلُوْا قَالَتْ قُرَيْشٌ: مَا وَهَنَتْهُمْ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- نصر بن مرزوق -- اسد -- حماد بن سلمہ -- ایوب -- سعید بن جبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

قریش نے کہا: حضرت محمد ﷺ اور ان کے ساتھیوں کو یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے جب نبی اکرم ﷺ اس سال تشریف لائے جس سال آپ وہاں تشریف لائے تھے' تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم لوگ تین چکروں میں بیت اللہ کا رمل کرو تا کہ مشرکین تمہاری قوت کو دیکھ لیں جب ان حضرات نے رمل کیا' تو قریش نے کہا: یہ لوگ تو کمزور نہیں ہیں۔

بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيْ وَالْحَجَرِ الْاَسْوَدِ

باب 172: رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان دعا مانگنا

2721 - سند حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِيْ ابْنَ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيَّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ، مَوْلَى السَّائِبِ اَنَّ اَبَاهُ، اَخْبَرَهُ،

متن حدیث: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ السَّائِبِ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا بَيْنَ رُكْنِ بَنِيْ جُمَحٍ وَالرُّكْنِ الْاَسْوَدِ يَقُوْلُ: رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ،

اختلافِ روایت: قَالَ الدَّوْرَقِيُّ: يَقُوْلُ: بَيْنَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ وَالْحَجَرِ، حَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ مَعْمَرٍ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم -- یحییٰ بن سعید -- ابن جریج -- یحییٰ بن عبید (یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن معمر -- محمد ابن بکر برسانی -- ابن جریج -- یحییٰ بن عبید -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو "بنو جمح" والے رکن اور حجر اسود والے رکن کے درمیان یہ کہتے ہوئے سنا:

"اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب

2721- وأخرجه النسائي في المناسك من "الكبرى" كما في التحفة 4/347، وأحمد 3/411 عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي في "المسند 1/347"، وفي "الأم" 2/172-173، وأحمد 3/411، وعبد الرزاق 8963، وأبو داؤد 1892 في المناسك: باب الدعاء في الطواف، وابن خزيمة 2721، والحاكم 1/455، والبيهقي 5/84، والبغوي 1915، والأزرقي في "تاريخ مكة 1/340" من طرق عن ابن جريج، به . وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، كذا قالا مع أن عبيداً مولى السائب لم يخرج له مسلم .

سے بچالے"۔
دورقی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
رکن یمانی اور حجر اسود کے رکن کے درمیان یہ کہتے ہوئے سنا
یہاں دوسری سند بھی ہے۔

بَابُ التَّكْبِيرِ كُلَّمَا انْتَهٰى اِلَى الْحَجَرِ

باب 173: حجر اسود کے پاس پہنچنے پر ہر مرتبہ تکبیر کہنا

2722 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِيْ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِيْ يَدِهٖ وَكَبَّرَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --ابوبشر واسطی-- خالد ابن عبداللہ-- خالد الحذاء--عکرمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا آپ اس وقت ایک اونٹ پر سوار تھے جب بھی آپ حجر اسود کے پاس تشریف لاتے تھے تو اپنے دست مبارک میں موجود چیز کے ذریعے اس کی طرف اشارہ کرتے تھے اور تکبیر کہتے تھے۔

بَابُ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيْ فِيْ كُلِّ طَوَافٍ مِنَ السَّبْعِ

باب 174: طواف کے ساتھوں چکروں میں حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرنا

2723 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيْزِ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ رَوَّادٍ، حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ مَسَحَ اَوْ قَالَ: اسْتَلَمَ الْحَجَرَ، وَالرُّكْنَ فِيْ كُلِّ طَوَافٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن عبدالاعلیٰ--معتمر--عبدالعزیز ابن ابورواد-- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب طواف کیا' تو آپ نے ہر چکر کے دوران حجر اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ان کا استلام کیا۔

بَابُ الْإِشَارَةِ إِلَى الرُّكْنِ عِنْدَ الِانْتِهَاءِ وَالْبَدْءِ إِذَا لَمْ يُمْكِنِ اسْتِلَامُهُ

باب 175: جب رکن یمانی کا استلام ممکن نہ ہو تو اس کے پاس پہنچ کر اس کی طرف اشارہ کرنا

2724 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، ح وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرٍ فَكُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ، هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- عبدالوہاب -- خالد (یہاں تحویل سند ہے) بشر بن ہلال -- عبد الوارث -- خالد -- عکرمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر بیٹھ کر بیت اللہ کا طواف کیا جب بھی حجر اسود کے پاس تشریف لایا کرتے تو آپ اس کی طرف اشارہ کرتے تھے۔

یہ روایت بندار کی نقل کردہ ہے۔

بَابُ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحَجَرَ، رُكْنِ الْاَسْوَدِ وَالَّذِيْ يَلِيهِ وَهُمَا الرُّكْنَانِ الْيَمَانِيَانِ

باب 176: حجر اسود کے ساتھ والے دو ارکان کا استلام کرنا یعنی حجر اسود اور جو رکن اس کے ساتھ ہے یہی دو یمانی رکن ہیں

2725 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَلَمَ مِنْ اَرْكَانِ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ، وَالَّذِيْ يَلِيهِ مِنْ نَحْوَ دَارِ الْجُمَحِيِّيْنَ

2724- واخرجه الترمذی 865 فی الحج: باب ما جاء فی الطواف راکباً، عن بشر بن هلال الصواف، بهذا الإسناد، وقال: حدیث حسن صحیح .واخرجه النسائی 5/233 فی مناسك الحج: باب استلام الرکن بمحجن، وابن خزیمة 2724 عن بشر بن هلال، عن عبد الوارث، به .واخرجه البخاری 1612 فی الحج: باب من أشار إلى الرکن إذا أتى عليه، وابن خزيمة 2724، والطبرانی فی "الکبیر" 1195 من طرق عن عبد الوهاب الثقفی، به .واخرجه البخاری 1613 فی الحج: باب التکبیر عند کل رکن، و 1632 باب المریض یطوف راکباً، و 5293 فی الطلاق: باب الإشارة فی الطلاق والأمور، والبیهقی 5/84 و 99، والبغوی 1909 من طریقین عن خالد الحذاء، به .

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- یونس --- ابن وہب --- یونس --- ابن شہاب زہری --- سالم بن عبداللہ بن عمر --- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے ارکان میں سے صرف حجر اسود والے رکن کا استلام کیا تھا یا اس کے بعد والے رکن کا استلام کیا تھا جو بنوجمح کے محلے کی طرف تھا۔

بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِىْ نَرٰى اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ الَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحَجَرَ لَهَا

باب 177: اس علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے ہم یہ سمجھتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حطیم کے بعد والے دو ارکان کا استلام ترک کیا تھا

2726 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا، حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، اَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلَمْ تَرَىْ اِلٰى قَوْمِكِ حِيْنَ بَنَوَا الْكَعْبَةَ؟ اخْتَصَرُوْا عَلٰى

2725- وهو في "الموطأ" 1/333 في الحج: باب العمل في الإهلال . وأخرجه مطولاً ومفرقاً البخاري 166 في الوضوء: باب غسل الرجلين في النعلين ولا يمسح على النعلين، و 5851 في اللباس: باب النعال السبتية وغيرها، ومسلم 1187 في الحج: باب الإهلال من حيث تنبعث الراحلة، وأبو داوُد 1772 في المناسك: باب في وقت الإحرام، والترمذي في "الشمائل" "47"، والنسائي 1/80-81 في الطهارة: باب الوضوء في النعل، و 5/163-164 في الحج باب العمل في الإهلال، و 5/232 باب ترك استلام الركنين الإخرين، والطحاوي 2/184، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص36، والبيهقي 5/31و76، والبغوي 1870 من طرق عن مالك .وأخرجه الحميدي 651 وابن أبي شيبة 8/443، وأحمد 2/17-18، والنسائي 1/80-81 و 5/163-164و232، وابن ماجة 3626 مقطعاً من طرق عن سعيد المقبري، بِهِ . وأخرجه مسلم 1187 26 من طريق ابن قسيط عن عبيد الله بن جريج، بِهِ .وأخرجه الدارمي 1/71، وأحمد 2/29و36و 37، والبخاري 1514 في الحج: باب قول الله تعالى: (يَأْتُوكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ . . .) (الحج: 27) . و 1552 باب من أهَلَّ حين استوت به راحلته قائماً، ومسلم 1187 والنسائي 5/162-163و 232، وابن خزيمة 2725، والبيهقي 5/76 مقطعاً من طريقين عَنِ ابْنِ عُمَرَ به .' وأخرجه أحمد 2/121 والبخاري 1609 في الحج: باب من لم يستلم إلا الركنين اليمانيين، ومسلم 1267 في الحج: باب استحباب استلام الركنين اليمانيين في الطواف، وأبو داوُد 1874 في المناسك: باب استلام الأركان، والنسائي 5/232 في مناسك الحج: باب مسح الركنين اليمانيين، والطحاوي 2/183، والبيهقي 5/76، والبغوي 1902 من طرق عن الليث، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/89، ومسلم 1267 243، والنسائي 5/232باب ترك استلام الركنين الآخرين، وابن ماجه 2946 في المناسك: باب استلام الحجر، والطحاوي 2/183، وابن خزيمة 2725 من طرق عن ابن وهب، عن يونس، عن الزهري، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق 8937 عن معمر، عن الزهري، عن ابن عمر . ويغلب على ظني أنه سقط من السند "سالم"، فقد رواه الإمام أحمد 2/89 من طرق عن عبد الرزاق موصولاً بذكر سالم فيه .وأخرجه أحمد 2/115، ومسلم 1267 244، والنسائي 5/231 باب استلام الركنين في كل طواف، والطحاوي 2/183 من طريقين عن نافع، عن ابن عمر، بنحوه .

قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيمَ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ قَالَ: فَقَالَ: ابْنُ عُمَرَ، لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ الَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحَجَرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيمَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --یونس-- ابن وہب-- مالک-- ابن شہاب زہری-- سالم بن عبداللہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: عبداللہ بن محمد بن ابوبکر صدیق نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بتایا:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا تم نے اپنی قوم کی طرف نہیں دیکھا کہ جب انہوں نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں والی تعمیر کا کچھ حصہ چھوڑ دیا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام والی بنیادوں پر کیوں نہیں تعمیر کروا دیتے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہاری قوم زمانہ کفر کے قریب نہ ہوتی' تو (میں ایسا کر دیتا)

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: اگر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' تو میرا خیال ہے یہی وجہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے بعد والے دو ارکان کا استلام نہیں کیا کیونکہ خانہ کعبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر (مکمل) تعمیر نہیں ہوا ہے۔

بَابُ وَضْعِ الْخَدِّ عَلَى الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ عِنْدَ تَقْبِيلِهِ

باب 178: رکن یمانی پر بوسہ دیتے وقت اس پر رخسار رکھ دینا

2727 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ وَوَضَعَ خَدَّهُ عَلَيْهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن میمون مکی-- ابوسعید مولی بنی ہاشم عبدالرحمن بن عبداللہ-- اسرائیل--

خانہ کعبہ کے ارکان کی تعظیم کے بارے میں دو مذہب ہیں۔

حضرت امام حسن' حضرت امام حسین' حضرت جابر عبداللہ' حضرت عبداللہ بن زبیر' حضرت معاویہ' حضرت عبداللہ بن زید اور دیگر چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک خانہ کعبہ کے تمام ارکان کی تعظیم کی جائے گی۔

حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس بات کے قائل ہیں' صرف حجر اسود اور رکن یمانی کی تعظیم کی جائے گی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی یہی بات نقل کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف حجر اسود اور رکن یمانی کی تعظیم کرتے تھے۔

احناف اور اکثر اہل علم بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

عبداللہ بن مسلم بن ہرمز-- مجاہد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکن یمانی کا بوسہ لیا آپ نے اپنا رخسار مبارک اس پر رکھ دیا۔

بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ أَنْ يَّرْزُقَ اللّٰهُ الدَّاعِيَ الْقَنَاعَةَ بِمَا رَزَقَ وَيُبَارِكَ لَهُ فِيْهِ وَيُخْلِفَ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لَهُ بِخَيْرٍ

باب 179: دو رکنوں کے درمیان یہ دعا مانگنا کہ اللہ تعالیٰ دعا مانگنے والے شخص کو اس رزق کے بارے میں قناعت عطا کرے جو رزق اس نے عطا کیا ہے اور اس میں اس کے لئے برکت رکھ دے

وہ جن چیزوں سے دور ہے ان کا بھلائی کے ساتھ نگران رہے۔

(یا جو چیزیں اس سے چھن گئیں ان کی جگہ انہیں بہتر چیزیں عطا کر دے۔)

2728 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَسَدٌ - يَعْنِيْ ابْنَ مُوْسٰى - السُّنَّةِ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: احْفَظُوا هٰذَا الْحَدِيْثَ، وَكَانَ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ يَدْعُوْ بِهِ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ: رَبِّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ، وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِيْ بِخَيْرٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- نصر بن مرزوق مصری -- اسد بن موسیٰ -- سعید بن زید -- عطاء بن سائب -- سعید بن جبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے تھے: تم لوگ اس حدیث کو محفوظ کر لو۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے تھے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکنوں کے درمیان یہ دعا مانگتے تھے:

''اے میرے پروردگار! تو نے مجھے جو رزق عطا کیا ہے اس کے بارے میں مجھے قناعت عطا کر دے اور میں اپنی جس چیز کے پاس موجود نہیں ہوں (میری جگہ) تو اس کا نگہبان ہو جا''۔

بَابُ فَضْلِ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ وَذِكْرِ حَطِّ الْخَطَايَا بِمَسْحِهَا

باب 180: دو رکنوں کا استلام کرنا اس کی فضیلت اور انہیں چھونے کی وجہ سے گناہوں کا ختم ہو جانا

2729 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

2729- وهو في مصنف عبد الرزاق 8877، ومن طريقه اخرجه احمد 2/89 .واخرجه أحمد 2/11 من طريق سفيان و 2/95، والطيالسي 1899 من طريق همام، والترمذي 959 في الحج: باب ما جاء في استلام الركنين، والحاكم 1/489 من طريق جرير، والنسائي 5/221 في الحج: باب ذكر الفضل في الطواف بالبيت من طريق حماد بن زيد .

عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ،

متن حدیث: اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُولُ لِابْنِ عُمَرَ: مَا لِي لَا اَرَاكَ تَسْتَلِمُ اِلَّا هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: "اِنْ اَفْعَلْ فَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ مَسْحَهُمَا يَحُطُّ الْخَطَايَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب دورقی -- ہشیم -- عطاء بن سائب -- عبداللہ بن عبید بن عمیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ان کے والد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا:

کیا وجہ ہے میں نے آپ کو دیکھا ہے آپ صرف ان دو ارکان کا استلام کرتے ہیں حجر اسود اور رکن یمانی کا؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسا اس لئے کرتا ہوں کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''ان پر ہاتھ پھیرنا گناہوں کو مٹا دیتا ہے''۔

2730 - وحَدَّثَنَاهُ يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، ح وثنا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، ح وثنا الْحَسَنُ بْنُ الزَّعْفَرَانِيِّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یوسف بن موسیٰ -- جریر (یہاں تحویلِ سند ہے) -- علی بن منذر -- ابن فضیل (یہاں تحویلِ سند ہے) -- حسن بن زعفرانی -- عبیداللہ بن عبید بن عمیر -- اپنے والد -- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

بَابُ صِفَةِ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَالْبَيَانِ اَنَّهُمَا يَاقُوتَتَانِ مِنْ يَوَاقِيتِ الْجَنَّةِ

باب **181**: حجر اسود اور مقام ابراہیم کا تذکرہ اور اس بات کا بیان کہ یہ دونوں جنت سے تعلق رکھنے والے یاقوت کے دو پتھر ہیں

2731 - سند حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سُوَيْدٍ اَبُو عَمِيرَةَ الْبَلَوِيُّ مُؤَذِّنُ مَسْجِدِ الرَّمْلَةِ ثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُسَافِعٍ الْحَجَبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: الرُّكْنُ وَالْمَقَامُ يَاقُوتَتَانِ مِنْ يَاقُوتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُورَهُمَا، وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَاَضَاءَ تَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ لَمْ يُسْنِدْهُ اَحَدٌ اَعْلَمُهُ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرُ اَيُّوبَ بْنِ سُوَيْدٍ اِنْ كَانَ حَفِظَ عَنْهُ، وَقَدْ رَوَاهُ عَنْ مُسَافِعِ بْنِ شَيْبَةَ مَرْفُوعًا غَيْرُ الزُّهْرِيِّ رَوَاهُ رَجَاءٌ اَبُو يَحْيٰى

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالعزیز بن احمد بن سوید ابوعمیرہ بلوی-- ایوب بن سوید-- یونس-- ابن شہاب زہری-- مسافع حجبی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حجر اسود اور مقام ابراہیم یہ دونوں جنت کے دو یاقوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی روشنی کو ماند کر دیا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ مشرق اور مغرب کے درمیان (ساری جگہ کو) روشن کر دیتے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:): میرے علم کے مطابق زہری کے حوالے سے منقول اس روایت کو صرف ایوب بن سوید نے سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اگر انہوں نے اسے ان کے حوالے سے محفوظ رکھا ہے۔

زہری کے علاوہ مسافع بن شیبہ نے بھی اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ روایت ابویحییٰ رجاء نے نقل کی ہے۔

2732 - سندِ حدیث: ثَنَا الْحَسَنُ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا رَجَاءٌ اَبُوْ يَحْيَى، ثَنَا مُسَافِعُ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو، اَنْشَدَ بِاللهِ ثَلَاثًا وَّوَضَعَ اُصْبُعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَنَّ الْحَجَرَ وَالْمَقَامَ بِمِثْلِهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَسْتُ اَعْرِفُ اَبَا رَجَاءٍ هٰذَا بِعَدَالَةٍ وَّلَا جَرْحٍ وَلَسْتُ اَحْتَجُّ بِخَبَرِ مِثْلِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --حسن زعفرانی-- عفان بن مسلم-- رجاء ابویحییٰ-- مسافع بن شیبہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو سنا انہوں نے اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں دے کر اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"بے شک حجر اسود اور مقام ابراہیم (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): ابورجاء نامی اس راوی کے بارے میں عدالت یا جرح کا مجھے کوئی علم نہیں ہے اور میں اس طرح کی روایت سے استدلال بھی نہیں کرتا۔

2732- واخرجه احمد 2/213-214، والترمذی 878 فی الحج: باب ما جاء فی فضل الحجر الأسود والركن والمقام، وابن خزيمة 2732، والحاكم 1/456 من طريقين عن رجاء، بهذا الإسناد . قال ابن خزيمة بإثره: لست أعرف رجاء هذا بعدالة ولا جرح، ولست احتج بخبر مثله .والحاكم 1/456، ومن طريقه البيهقی 5/75، من طريقين عن أيوب بن سويد، عن يونس، عن الزهری، عن مسافع، به .

بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ سَبَبِهَا اسْوَدَّ الْحَجَرُ، وَصِفَةِ نُزُولِهِ مِنَ الْجَنَّةِ، وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّهُ إِنَّمَا سَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ، إِذْ كَانَ عِنْدَ نُزُولِهِ مِنَ الْجَنَّةِ أَشَدَّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ

باب [182] اس علت کا بیان جس کی وجہ سے حجر اسود سیاہ ہو گیا ہے اس کے جنت سے نازل ہونے کا تذکرہ اور اس بات کی دلیل کہ اولاد آدم کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے اور جب یہ جنت سے نازل ہوا تھا اس وقت برف سے بھی زیادہ سفید تھا

2733 - سندِ حدیث: ثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرَشِيُّ، وَزِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ أَشَدَّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ "

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- عطاء بن سائب -- (یہاں تحویلِ سند ہے) -- محمد بن موسیٰ حرشی اور زیاد بن عبداللہ -- عطاء بن سائب -- سعید بن جبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حجر اسود جنت سے نازل ہوا تھا تو اس وقت یہ برف سے زیادہ سفید تھا لیکن اولادِ آدم کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْحَجَرَ إِنَّمَا سَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ الْمُشْرِكِيْنَ دُوْنَ خَطَايَا الْمُسْلِمِيْنَ

باب **183**: اس بات کی دلیل کہ اولاد آدم سے تعلق رکھنے والے مشرکین نے حجر اسود کو سیاہ کیا ہے۔ مسلمانوں کے گناہوں نے ایسا نہیں کیا

2734 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ... الْبَصْرِيُّ، ثَنَا أَبُو الْجُنَيْدِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ يَاقُوتَةٌ بَيْضَاءُ مِنْ يَاقُوتِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّمَا سَوَّدَتْهُ خَطَايَا الْمُشْرِكِيْنَ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ أُحُدٍ يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ، وَقَبَّلَهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن .... بصری -- ابو جنید -- حماد بن سلمہ -- عبداللہ بن عثمان بن خثیم -- سعید بن جبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حجر اسود جنت کے یاقوتوں سے تعلق رکھنے والا ایک سفید یاقوت تھا۔ مشرکین کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے اسے

قیامت کے دن احد پہاڑ جتنا کر کے اٹھایا جائے گا' اور یہ ہر اس شخص کے حق میں گواہی دے گا کہ اہل دنیا میں سے جس نے اس کا استلام کیا تھا اور جس نے اس کا بوسہ لیا تھا۔

بَابُ ذِكْرِ صِفَةِ الْحَجَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَبَعْثَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِيَّاهُ مَعَ اِعْطَائِهِ اِيَّاهُ عَيْنَيْنِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانًا يَنْطِقُ بِهٖ، يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ، جَلَّ رَبُّنَا وَتَعَالٰى وَهُوَ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيْدُ

باب 184: قیامت کے دن حجر اسود کی جو صورتحال ہوگی

اس کا تذکرہ کہ اسے اللہ تعالیٰ جب لے کر آئے گا' تو اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن کے ذریعے یہ دیکھ رہا ہوگا' اور ایک زبان ہوگی' جس کے ذریعے یہ کلام کرے گا' اور ہر اس شخص کے حق میں گواہی دے گا' جس نے ہمارے پروردگار کے حق کی وجہ سے اس کا استلام کیا تھا۔

اور وہ پروردگار جو چاہتا ہے کر دیتا ہے۔

2735 - سندِ حدیث: ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا فُضَيْلٌ يَعْنِيْ ابْنَ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُثْمَانَ، وَهُوَ ابْنُ خُثَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ هٰذَا الرُّكْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا، وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بشر بن معاذ عقدی -- فضیل ابن سلیمان -- عبداللہ بن عثمان ابن خثیم -- سعید بن جبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس رکن (یعنی حجر اسود) کو اس طرح زندہ کرے گا اس کی دو آنکھیں ہوں گی' جن کے ذریعے وہ دیکھ رہا ہوگا اور ایک زبان ہوگی' جس کے ذریعے یہ کلام کرے گا' اور یہ ہر اس شخص کے حق میں گواہی دے گا' جس نے حق کے ہمراہ اس کا استلام کیا تھا''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّمَا اَرَادَ بِذِكْرِهِ الرُّكْنَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ نَفْسَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ لَا غَيْرَ وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ بِقَوْلِهٖ: عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ اَيْ لِمَنِ اسْتَلَمَهٗ، فِيْ خَبَرِ فُضَيْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ لِمَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ، وَفِيْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ اَيْضًا: لِمَنِ اسْتَلَمَهٗ وَقَبَّلَهٗ

2735- أخرجه الترمذي 961 في الحج: باب ما جاء في الحجر الأسود، عن قتيبة بن سعيد، عن جرير بن عبد الحميد، عن ابن خثيم، به . وقال: هذا حديث حسن . وانظر ما قبله .

باب 185: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ اس روایت میں نبی اکرم ﷺ نے جہاں لفظ رکن استعمال کیا ہے اس سے مراد صرف حجر اسود ہے اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہے

اور اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان

''اس شخص پر' جو اس کا استلام کرے''

اس سے مراد یہ ہے' اس شخص کے لئے' جو اس کا استلام کرے' جیسا کہ فضیل بن سلیمان نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

''یہ اس شخص کے لئے ہے' جو حق کے ساتھ اس کا اسلام کرے''۔ اسی طرح حماد بن سلمہ کی روایت میں بھی یہ الفاظ ہیں۔

''یہ اس شخص کے لئے ہے' جو اس کا استلام کرے اور اس کو بوسہ دے۔''

2736 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى الْاَشْيَبُ، حَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ وَّهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ اَبُوْ يَزِيْدَ الْاَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ لِهٰذَا الْحَجَرِ لِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَقٍّ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوبکر بن اسحاق -- حسن بن موسیٰ الاشیب -- ثابت بن یزید ابویزید احول -- عبداللہ بن عثمان بن خثیم -- سعید بن جبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اس حجر اسود کی ایک زبان ہوگی اور دو ہونٹ ہوں گے اور یہ ہر اس شخص کے حق میں قیامت کے دن گواہی دے گا' جس نے حق کے ہمراہ اس کا استلام کیا ہوگا''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْحَجَرَ اِنَّمَا يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ بِالنِّيَّةِ دُوْنَ مَنِ اسْتَلَمَهُ نَاوِيًا بِاسْتِلَامِهِ طَاعَةَ اللّٰهِ وَتَقَرُّبًا اِلَيْهِ، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْلَمَ اَنَّ لِلْمَرْءِ مَا نَوٰى

باب 186: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ حجر اسود ہر اس شخص کے حق میں گواہی دے گا' جو نیت کے ساتھ اس کا استلام کرے گا

والحاكم 1/457 عن الحسن بن، وابن خزيمة 2736، وأخرجه احمد 1/266، 2736– وهو في مسند ابي يعلى 2719
موسى، بهذا الإسناد. وقال الحاكم: صحيح الإسناد على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 1/247 و 291 و 307، والدارمي 2/42، والترمذي 961 في الحج: باب ما جاء في الحجر الأسود، وابن ماجه 2944 في المناسك: باب ... الحجر، وابن خزيمة 2736، وابو نعيم في "الحلية" 6/243 من طرق عن ابن خثيم، به.

یہ حکم اس شخص کے لئے نہیں ہے' جو اس کے استلام کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبداری اور اس کی فرمانبرداری میں قرب کے حصول کی نیت سے اس کا استلام کرے گا۔

کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بتادی ہے' آدمی جو نیت کرے گا اس کے مطابق اسے اجر ملے گا۔

2737 - سندِحدیث: ثَنَا الْحَسَنُ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، سَمِعْتُ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَأْتِي الرُّكْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْظَمَ مِنْ اَبِي قُبَيْسٍ لَهُ لِسَانٌ وَشَفَتَانِ يَتَكَلَّمُ عَنْ مَنِ اسْتَلَمَهُ بِالنِّيَّةِ، وَهُوَ يَمِينُ اللّٰهِ الَّتِي يُصَافِحُ بِهَا خَلْقَهُ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- حسن زعفرانی -- سعید بن سلیمان -- عبداللہ بن مؤمل -- عطاء کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

قیامت کے دن رکن (یعنی حجر اسود) ''جبل ابوقبیس'' سے بڑا ہو کر آئے گا اس کی ایک زبان ہوگی اور دو ہونٹ ہوں گے اور یہ اس شخص کے بارے میں کلام کرے گا' جس نے نیک نیتی کے ساتھ اس کا استلام کیا تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے' جس کے ذریعے وہ اپنی مخلوق کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ ذِكْرِ اللّٰهِ فِي الطَّوَافِ اِذِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ اِنَّمَا جُعِلَ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ

لَا بِحَدِيثِ النَّاسِ وَالِاشْتِغَالِ بِمَا لَا يُجْرِي عَلَى الطَّائِفِ نَفْعًا فِي الْاٰخِرَةِ، وَاِنْ كَانَ التَّكَلُّمُ بِالْخَيْرِ فِي الطَّوَافِ طَلْقًا مُبَاحًا، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ الْكَلَامُ ذِكْرَ اللّٰهِ

باب **187**: طواف کے دوران اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا مستحب ہے

کیونکہ طواف کو اللہ تعالیٰ کا ذکر قائم کرنے کے لئے ہی مقرر کیا گیا ہے۔ اسے لوگوں کے ساتھ بات چیت کرنے کے لئے یا کسی ایسے کام میں مشغول ہونے کے لئے مقرر نہیں کیا گیا ہے' جس کا طواف کرنے والے کو آخرت میں کوئی فائدہ نہ ہو۔

اگرچہ طواف کے دوران بھلائی کی بات کہنا مطلق طور پر مباح ہے' اگرچہ وہ کلام اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ بھی ہو۔

2738 - سندِحدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحُ، ح وثنا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْمَسْرُوقِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي زَائِدَةَ، ح وثنا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ح وثنا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالطَّوَافُ بِالْبَيْتِ؛ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ لَيْسَ لِغَيْرِهِ انْتَهَى حَدِيثُ بُنْدَارٍ

اختلافِ روایت: وَزَادَ الْاٰخَرُونَ فِي الْحَدِيثِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن بشار--یحییٰ بن سعید--عبید اللہ بن ابوزیاد قداح (یہاں تحویل سند ہے)--علی بن سعید مسروقی--یحییٰ بن ابوزائدہ (یہاں تحویل سند ہے)--یحییٰ بن حکیم--مکی بن ابراہیم (یہاں تحویل سند ہے) --سلم بن جنادہ--وکیع--سفیان--عبید اللہ بن ابوزیاد--قاسم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک جمرات کی رمی اور بیت اللہ کے طواف کو اللہ تعالیٰ کا ذکر قائم کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے اس کے علاوہ کوئی اور مقصد نہیں ہے''۔

بندار کی نقل کردہ روایت یہاں ختم ہو جاتی ہے دیگر راویوں نے اس میں یہ الفاظ مزید نقل کیے ہیں۔

''صفا اور مروہ کے درمیان سعی کو''

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّكَلُّمِ بِالْخَيْرِ فِي الطَّوَافِ، وَالزَّجْرِ عَنِ الْكَلَامِ السَّيِّءِ فِيْهِ

باب 188: طواف کے دوران بھلائی کی بات کہنے کے بارے میں بات چیت کی اجازت اور بری بات کرنے کی ممانعت

2739 - سندِ حدیث: ثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّايِبِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِنَّ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ اِلَّا اَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فَمَنْ تَكَلَّمَ، فَلَا يَتَكَلَّمْ اِلَّا بِخَيْرٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِدَ الرَّجُلِ يَسِيرُ قَدْ زَنَقَهُ بِهِ اَنْ يَقُوْدَهُ بِيَدِهِ وَهُوَ طَائِفٌ بِالْبَيْتِ مِنْ بَابِ الْكَلَامِ الْحَسَنِ فِي الطَّوَافِ قَدْ خَرَّجْتُهُ فِيْ بَابٍ اٰخَرَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--یوسف بن موسیٰ--جریر--عطاء بن سائب--طاؤس (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک بیت اللہ کا طواف' نماز پڑھنے کی مانند ہے البتہ اس دوران تم بات چیت کر سکتے ہو' تو جو شخص کوئی بات کرے تو وہ بھلائی کی بات کرے''۔

2739- أخرجه الدارمي 2/44، وابن الجارود 461، وابن عدي في "الكامل 5/2001"، والحاكم 2/267، والبيهقي 5/85 و 87، وابو نعيم في "الحيلة 7/128" من طرق عن الفضيل بن عياض، بهذا الإسناد .وأخرجه الحاكم 1/459، والبيهقي 5/87 من طريق سفيان، والترمذي 960 في الحج: باب ما جاء في الكلام في الطواف، وابن خزيمة 2739، والبيهقي 5/87 من طريق جرير، والدارمي 2/44، والطبراني في "الكبير" 10955، والبيهقي 5/87 من طريق موسى بن أعين، ثلاثتهم عن عطاء بن السائب، به .وأخرجه الحاكم 2/266-267 من طريق يزيد بن هارون، عن القاسم بن أبي أيوب، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس، و 2/267 من طريق الحميدي، عن الفضيل بن عياض، عن عطاء بن السائب، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس .وأخرج أحمد 3/414 و 4/64 و 5/377، والنسائي 5/222 في الحج: باب إباحة الكلام في الطواف .

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) وہ شخص جو دوسرے شخص کے ناک میں رسی ڈال کر اسے ساتھ لے کر چل رہا تھا اسے نبی اکرم ﷺ نے یہ ہدایت کی تھی کہ وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے ساتھ لے کر جائے حالانکہ نبی اکرم ﷺ اس وقت بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے' تو یہ طواف کے دوران اچھا کلام کرنے کی ایک قسم ہوگی۔

میں نے یہ روایت دوسرے باب میں نقل کی ہے۔

بَابُ الطَّوَافِ مِنْ وَرَاءِ الْحِجْرِ

باب 189: حطیم کے پرے سے طواف کرنا

2740 - سندِ حدیث: ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: الْحِجْرُ مِنَ الْبَيْتِ؛ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مِنْ وَرَائِهٖ، وَقَالَ اللّٰهُ: (وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ) (الحج: 29)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ الْحِجْرُ مِنَ الْبَيْتِ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ اَعْلَمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا اَنَّ الِاسْمَ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ بِالْاَلِفِ وَاللَّامِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى بَعْضِ الشَّيْءِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ عَائِشَةَ اَنْ تُصَلِّيَ فِي الْحِجْرِ، وَقَالَ: الْحِجْرُ مِنَ الْبَيْتِ اَرَادَ بَعْضَ الْحِجْرِ لَا كُلَّهٗ، وَابْنُ عَبَّاسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ، لَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهِ الْحِجْرُ مِنَ الْبَيْتِ جَمِيْعَ الْحِجْرِ وَاِنَّمَا اَرَادَ بَعْضَهٗ عَلٰى مَا خَبَّرَتْ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ بَعْضَ الْحِجْرِ مِنَ الْبَيْتِ لَا جَمِيْعَهٗ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی -- سفیان -- ہشام بن حجیر -- طاؤس (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حطیم بیت اللہ کا حصہ ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ اس سے پرے (یعنی باہر کی طرف سے) بیت اللہ کا طواف کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے بھی یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اور وہ بیت عتیق کا لوگ طواف کریں''

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ:

''حطیم بیت اللہ کا حصہ ہے''۔

یہ اس نوعیت کا کلام ہے' جس کے بارے میں کتابوں میں' میں اپنی دوسری جگہ پر میں یہ بات بتا چکا ہوں کہ جب کسی اسم کو معرف باللام کے طور پر ذکر کیا جائے' تو بعض اوقات اس سے مراد اس چیز کا کچھ حصہ ہوتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ ہدایت کی کہ وہ حطیم میں نماز ادا کریں' تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا:

"حطیم بیت اللہ کا حصہ ہے"۔

تو اس سے نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی: حطیم کا کچھ حصہ (بیت اللہ کا حصہ ہے)

اس سے مراد پورا حطیم نہیں ہے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے یہ الفاظ کہ حطیم بیت اللہ کا حصہ ہے۔ اس سے مراد تمام حطیم نہیں ہے بلکہ انہوں نے اس سے مراد اس کا بعض حصہ لیا ہے جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حطیم کا بعض حصہ بیت اللہ کا حصہ ہے سارا حطیم بیت اللہ کا حصہ نہیں ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى صِحَّةِ مَا تَأَوَّلْتُ قَوْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْبَيَانِ اَنَّ بَعْضَ الْحِجْرِ مِنَ الْبَيْتِ لَا جَمِيعِهِ

باب 190: اس بات کی دلیل کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی جو تاویل بیان کی ہے وہ صحیح ہے اور اس بات کا بیان کہ حطیم کا کچھ حصہ بیت اللہ میں شامل ہے۔ سارا حطیم بیت اللہ کا حصہ نہیں ہے

2741 - سندِ حدیث: ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزَرِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ بَكْرٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، وَالْوَلِيدَ بْنَ عَطَاءٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدٍ:

متن حدیث: وَفَدَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فِي خِلَافَتِهِ، فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: مَا اَظُنُّ اَبَا خُبَيْبٍ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ مَا كَانَ يَزْعُمُ اَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا قَالَ الْحَارِثُ: بَلَى اَنَا سَمِعْتُهُ مِنْهَا، قَالَ: سَمِعْتَهَا تَقُولُ مَاذَا؟ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوا مِنْ بُنْيَانِ الْبَيْتِ، وَاِنِّي لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِهِمْ بِالشِّرْكِ اَعَدْتُ مَا تَرَكُوا مِنْهُ فَاِنْ بَدَا لِقَوْمِكِ مِنْ بَعْدِي اَنْ يَبْنُوهُ فَهَلُمِّي، فَلِاُرِيكِ مَا تَرَكُوا مِنْهُ، فَاَرَاهَا قَرِيبًا مِنْ سَبْعَةِ اَذْرُعٍ هٰذَا حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ، وَزَادَ عَلَيْهِ الْوَلِيدُ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ مَوْضُوعَيْنِ فِي الْاَرْضِ شَرْقِيًّا وَّغَرْبِيًّا، وَهَلْ تَدْرِينَ لِمَ كَانَ

2741- وهو في الموطأ 1/363-364 في الحج: باب ما جاء في بناء الكعبة . وعبد الله بن محمد: هو أخو القاسم بن محمد، من ثقات التابعين، قُتل يوم الحرة سنة 63هـ . وأخرجه أحمد 6/176-177و247، والبخاري 1583 في الحج: باب فضل مكة، و 3368 في الأنبياء : باب رقم 10، و 4484 في التفسير: باب قوله تعالى: (وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمَاعِيلُ) (البقرة: 127)، ومسلم 1333 399 في الحج: باب نقض الكعبة وبنائها، والنسائي 5/214-215 في مناسك الحج: باب بناء الكعبة، وأبو يعلى 4363 والطحاوي 2/185 من طرق عن مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/113عن إبراهيم بن أبي العباس، عن أبي أويس وهو عبد الله بن عبد الله بن أويس الأصبحي عن الزهري، به .وأخرجه مسلم 1333 400 من طريق عن نافع، عن عبد الله بن محمد به .وأخرجه أحمد 6/253و262، ومسلم 1333 403 و 404، والطحاوي 2/185 من طرق عن الحارث ابن عبد الله بن أبي ربيعة، عن عائشة . وانظر ما بعده .

قَوْمُكِ رَفَعُوا بَابَهَا؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: تَعَزُّزًا اَلَّا يَدْخُلَهَا اِلَّا مَنْ اَرَادُوا، فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا كَرِهُوا اَنْ يَدْخُلَهَا دَعُوهُ يَرْتَقِي حَتّٰى اِذَا كَادَ اَنْ يَدْخُلَ دَفَعُوهُ فَسَقَطَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِلْحَارِثِ: آَاَنْتَ سَمِعْتَهَا تَقُولُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ فَنَكَتَ سَاعَةً بِعَصَاهُ، ثُمَّ قَالَ: وَدِدْتُ اَنِّي تَرَكْتُهُ، وَمَا تَحَمَّلَ، جَمِيعًا لَفْظًا وَّاحِدًا غَيْرَ اَنَّ مُحَمَّدًا قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ جَنَابٍ، وَقَالَ: قَالَ الْحَارِثُ: اَنَا سَمِعْتُهُ مِنْهَا قَالَ: فَكَانَ الْحَارِثُ مُصَدَّقًا لَا يُكَذَّبُ قَالَ: سَمِعْتَهَا تَقُولُ مَاذَا؟ قَالَ: سَمِعْتُهَا تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: لَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ وَقَالَ: يَدْعُونَهُ يَرْتَقِي

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --فضل بن یعقوب جزری-- ابن بکر-- ابن جریج (یہاں تحویلِ سند ہے) --محمد بن یحییٰ-- عبدالرزاق-- ابن جریج-- عبداللہ بن عبید بن عمیر اور ولید بن عطاء کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حارث بن عبداللہ ایک وفد کے ہمراہ عبدالملک بن مروان کے عہد خلافت میں اس سے ملنے کے لئے آئے' تو عبدالملک نے کہا: میرا خیال ہے ابوخبیب نے (اس کی مراد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما تھے) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ بات نہیں سنی ہے' جس کے بارے میں وہ یہ کہا کرتے تھے کہ انہوں نے یہ بات سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنی ہے' تو حارث بن عبداللہ نے کہا: جی ہاں! میں نے یہ بات سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبانی سنی ہے' تو عبدالملک نے دریافت کیا: تم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو کیا بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

تو حارث بن (عبداللہ نے جواب دیا) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تمہاری قوم کے افراد نے خانہ کعبہ کی تعمیر میں کمی کر دی اگر وہ لوگ زمانہ شرک کے قریب نہ ہوتے تو انہوں نے اس کا جو حصہ چھوڑ دیا تھا میں اسے دوبارہ بنوا دیتا اور اگر میرے بعد تمہاری قوم کو یہ مناسب لگا کہ وہ اس کو (قدیم بنیادوں پر تعمیر) کر دیں' تو تم آؤ تاکہ میں تمہیں وہ حصہ دکھا دوں' جسے انہوں نے چھوڑ دیا تھا''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو وہ حصہ دکھایا جو تقریباً سات ذراع جتنا تھا۔

یہ روایت عبداللہ بن عبید کی نقل کردہ ہے۔

ولید بن عطاء نے اس میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں اس کے دو دروازے بناتا' جو زمین کے ساتھ ملے ہوئے ہوتے ایک مشرق کی طرف ہوتا اور ایک مغرب کی طرف ہوتا''۔

کیا تم یہ بات جانتی ہو کہ تمہاری قوم کے افراد نے اس کے دروازے کو بلند کیوں کیا تھا؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بات پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے کہ اس میں صرف وہی شخص داخل ہو' جس کے بارے میں (وہ چاہیں کہ وہ اندر جا سکے)

تو جب کسی شخص کے اندر داخل ہونے کو وہ لوگ پسند نہیں کرتے تھے تو وہ اُسے اوپر چڑھ کے آنے کے لئے بلاتے تھے یہاں تک کہ جب وہ داخل ہونے لگتا تھا تو اسے دھکا دیتے تھے اور وہ گر جاتا تھا۔

عبدالملک نے دریافت کیا: کیا تم نے خود سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے تو حارث بن عبداللہ نے جواب دیا: جی ہاں۔

تو عبدالملک کچھ دیر اپنے عصا کے ساتھ زمین کو کریدتا رہا پھر وہ بولا: اب میری یہ آرزو ہے کاش میں نے اسے (یعنی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو) اور جو وزن اس نے اٹھایا تھا (یعنی جو خانہ کعبہ کی ازسرِنو تعمیر کی تھی) اسے چھوڑ دیتا۔

تمام روایات کے الفاظ ایک جیسے ہیں تاہم محمد نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے ولید بن عطاء نے یہ بات نقل کی ہے وہ کہتے ہیں: حارث نے یہ بات بیان کی ہے میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

راوی کہتے ہیں تو حارث ایک ایسے شخص تھے جس کی تصدیق کی گئی انہیں جھٹلایا نہیں گیا اسی لیے عبدالملک نے کہا: کیا تم نے خود سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے تو انہوں نے جواب دیا: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''میں اس کے دو دروازے بناتا''۔

(اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وہ اسے دعوت دیتے تھے کہ وہ چڑھ کر اوپر آئے''۔

بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِنْ وَرَاءِ الْحِجْرِ اِذِ الطَّائِفُ بِبِنَاءِ الْبَيْتِ اِذَا خَلَّفَ الْحِجْرَ وَرَاءَهُ عُدَّ طَائِفًا لِجَمِيعِ الْكَعْبَةِ اِذْ بَعْضُ الْحِجْرِ مِنَ الْكَعْبَةِ عَلٰى مَا خَبَّرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ لَا بِبَعْضِهِ

باب 191: اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حطیم کے پرے سے طواف کیا تھا

اس کی وجہ یہ ہے بیت اللہ کی عمارت کا طواف کرنے والا شخص اگر حطیم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے کر دے گا تو پھر وہ تمام خانہ کعبہ کا طواف کرنے والا شمار نہیں ہوگا کیونکہ حطیم کا کچھ حصہ خانہ کعبہ کا حصہ ہے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں اطلاع دی ہے اور اللہ تعالیٰ نے پورے بیت اللہ کا طواف کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کے کچھ حصے کا طواف کرنے کا حکم نہیں دیا۔

2742 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ، فَبَنَيْتُهُ عَلٰى اَسَاسِ اِبْرَاهِيْمَ، فَاِنَّ قُرَيْشًا اسْتَقْصَرَتْ فِيْ بِنَائِهٖ، وَجَعَلْتُ لَهٗ خَلْفًا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَعْنِيْ بَابًا اٰخَرَ فِيْ خَلْفٍ، ثَنَاهُ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ، بِهٰذَا مِثْلَهٗ، وَلَمْ يَقُلْ: لِيْ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن علاء بن کریب--ابواسامہ--ہشام--اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اگر تمہاری قوم کے لوگ زمانہ کفر کے قریب نہ ہوتے تو میں بیت اللہ کو گروا کر اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر کرواتا کیونکہ قریش نے اس کی تعمیر میں کچھ کمی کر دی تھی اور میں اس کے لئے پیچھے کی طرف) ایک دروازہ بناتا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے میں پیچھے کی طرف ایک اور دروازہ بناتا۔

یہاں دوسری سند ہے۔

تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے۔

''مجھ سے فرمایا''۔

بَابُ ذِكْرِ طَوَافِ الْقَارِنِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ عِنْدَ مَقْدِمِهٖ مَكَّةَ وَالْبَيَانِ اَنَّ الْوَاجِبَ عَلَيْهِ طَوَافٌ وَّاحِدٌ فِي الْاِبْتِدَاءِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَلَى الْقَارِنِ فِي الْاِبْتِدَاءِ طَوَافَيْنِ وَسَعْيَيْنِ

باب 192: حج اور عمرے کو ملانے والے شخص کے لئے مکہ آمد پر طواف کرنے کا تذکرہ اور اس بات کا بیان کہ ایسے شخص پر آغاز میں ایک مرتبہ طواف کرنا لازم ہے

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے (جو اس بات کا قائل ہے) حج قران کرنے والے شخص پر آغاز میں دو مرتبہ طواف کرنا اور دو مرتبہ سعی کرنا واجب ہوگا۔

2743 - سند حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ نَافِعٍ قَالَ:

متن حدیث: اَرَادَ ابْنُ عُمَرَ الْحَجَّ فَقَالَ: اجْعَلْهَا عُمْرَةً فَاِنْ اَنَا صُدِدْتُ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَى الْبَيْدَاءِ قَالَ: مَا اَرٰى سَبِيْلَهُمَا اِلَّا وَاحِدًا، وَاُشْهِدُكُمْ، اِنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ

2743- أخرجه النسائي 5/226 في مناسك الحج: باب طواف القارن، عن علي بن ميمون الرقي، عن سفيان، عن أيوب بن موسى، وإسماعيل بن أمية، وعبيد الله بن عمر بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 5/225-226، وابن خزيمة 2743، والطحاوي 2/297 من طرق عن سفيان، عن أيوب بن موسى، عن نافع، به. وأخرجه البخاري 1640 في الحج: باب طواف القارن، و 1693 باب من اشترى الهدى من الطريق، من طريقين عن ابى ايوب السختياني به. وأخرجه مسلم 1230 181 .

مَعَ عُمْرَتِي حَجَّةً، فَلَمَّا اَتَى قُدَيْدًا اشْتَرَى هَدْيًا وَّسَاقَهُ مَعَهُ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَعْنِي طَافَ، وَقَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان-- ایوب بن موسیٰ -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حج کا ارادہ کیا' تو انہوں نے کہا: میں اسے عمرہ قرار دیتا ہوں اگر مجھے روک دیا گیا تو میں ویسا ہی کروں گا' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا لیکن جب وہ "بیداء" کے مقام پر پہنچے تو بولے: میرے خیال میں ان دونوں کا راستہ ایک ہی ہے' تو میں تم لوگوں کو گواہ بنا کر یہ بات کہتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج کو بھی لازم کر لیا ہے۔

پھر جب وہ قدید کے مقام پر آئے' تو انہوں نے وہاں سے قربانی کا جانور خریدا اور اسے اپنے ساتھ لے کر چلنے لگے یہاں تک کہ مکہ آ گئے' تو انہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز ادا کی۔ صفا اور مروہ کے درمیان' یعنی انہوں نے طواف کیا پھر انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

2744 - سندِ حدیث: ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الَّذِيْنَ قَرَنُوا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عباس بن عبدالعظیم اور یحییٰ بن حکیم-- عبدالرحمٰن بن مہدی-- مالک بن انس-- ابن شہاب زہری-- عروہ-- کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اصحاب جنہوں نے حج قران کیا تھا انہوں نے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

2745 - سندِ حدیث: ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ وَائِلِ بْنِ وَضَّاحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَجْزَاَهُ لَهُمَا طَوَافٌ وَّاحِدٌ، ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ، ثُمَّ يَحِلُّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ہشام بن یونس بن وائل بن وضاح-- ابن دراوردی-- عبیداللہ-- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

جس شخص نے حج اور عمرے کا احرام باندھا ہوا ہو اس کے لئے ایک ہی طواف کافی ہو گا پھر وہ اس وقت تک حرام نہیں کھولے گا' جب تک وہ اپنا حج مکمل نہیں کر لیتا' وہ ان دونوں کا احرام ایک ہی دفعہ کھولے گا۔

2746 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْكِلَابِيُّ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متن حدیث: اَنَّهُ لَبَّى بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا، وَقَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ --عمرو بن عثمان کلابی --داؤد بن عبدالرحمٰن عطار --موسیٰ بن عقبہ --نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حج اور عمرے کا تلبیہ پڑھا لیکن ان دونوں کے لیے ایک ہی دفعہ طواف کیا اور یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ الطَّوَافِ وَالصَّلَاةِ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْفَجْرِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى صِحَّةِ مَذْهَبِ الْمُطَّلِبِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ بِزَجْرِهٖ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، بَعْضَ الصَّلَاةِ لَا جَمِيْعَهَا

باب 193: مکہ میں فجر کے بعد یا عصر کے بعد طواف کرنے اور نماز پڑھنے کا مباح ہونا

اور اس بات کی دلیل کہ اس بارے میں امام شافعی رحمہ اللہ کا موقف ٹھیک ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد سے لے کر سورج طلوع ہونے تک اور عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک جس نماز سے منع کیا ہے اس سے مراد بعض نمازیں ہیں۔ تمام نمازیں مراد نہیں ہیں۔

2747 - سند حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالُوا: ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَابَاهُ يُخْبِرُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، لَا يُمْنَعَنَّ اَحَدٌ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّ سَاعَةٍ كَانَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ

توضیح روایت: وَلَفْظُ مَتْنِ الْحَدِيْثِ لَفْظُ عَلِيِّ بْنِ خَشْرَمٍ، وَقَالَ عَلِيٌّ وَّاَحْمَدُ: عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء اور علی بن خشرم اور احمد بن منیع --سفیان --عبدالجبار --ابوزبیر --عبداللہ بن باباہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم نے ارشاد فرمایا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی بھی نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔ احناف کے نزدیک یہ ممانعت عام ہے۔ اور طواف کے بعد ادا کی جانے والی دو رکعات بھی اس حکم میں شامل ہوں گی۔ امام مالک بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ تاہم امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک طواف کے بعد کی دو رکعات کا حکم مستثنیٰ ہے۔

تابعین میں سے عطاء' طاؤس' قاسم اور عروہ اسی بات کے قائل ہیں۔

اے بنوعبد مناف! کسی بھی شخص کو دن یا رات کی کسی بھی گھڑی میں اس گھر کا طواف کرنے یا نماز ادا کرنے سے منع ہرگز نہ کیا جائے۔

اس روایت کے متن کے الفاظ علی بن خشرم کے نقل کردہ ہیں۔

علی اور احمد نے ابوزبیر کے حوالے سے عبداللہ بن باباہ کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

2748 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ الْعَابِدِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُؤَمَّلٍ يَعْنِي الْمَخْزُوْمِيَّ، عَنْ حُمَيْدٍ مَوْلٰى غُفْرَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ، وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا بِمَكَّةَ اِلَّا بِمَكَّةَ اِلَّا بِمَكَّةَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا اَشُكُّ فِيْ سَمَاعِ مُجَاهِدٍ مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبداللہ بن عمران عابدی -- سعید بن سالم القداح -- عبداللہ بن مؤمل مخزومی -- حمید مولی غفرہ -- مجاہد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

صبح کی نماز کے بعد (سورج نکلنے تک) اور کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی اور عصر کی نماز کے بعد (سورج غروب ہونے تک) کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی البتہ مکہ کا حکم مختلف ہے' البتہ مکہ کا حکم مختلف ہے البتہ مکہ کا حکم مختلف ہے۔ (وہاں ان اوقات میں بھی نماز ادا کی جاسکتی ہے)

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میں اس بارے میں شک وشبہ کا شکار ہوں کہ مجاہد نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے؟

2749 - سندِ حدیث: ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ يَعْنِي الْعَدَنِيَّ، ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: طَافَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سُبُوْعًا، ثُمَّ صَلّٰى لِكُلِّ سَبْعٍ رَكْعَتَيْنِ، وَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ: اِنْ وُلِّيتُمْ هٰذَا الْبَيْتَ مِنْ بَعْدِي، فَلَا تَمْنَعُوا اَحَدًا مِنَ النَّاسِ اَنْ يَطُوْفَ بِهِ اَيَّ سَاعَةٍ مَا كَانَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- سعید بن عبداللہ بن عبدالحکم -- حفص بن عمر عدنی -- عبدالجبار بن ورد -- ابن ابوملیکہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے سات' سات چکروں والے اٹھارہ طواف کیے اور ہر سات چکروں کے بعد دو رکعات نماز ادا کی۔

انہوں نے یہ بات بتائی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: ''اے بنوعبد مناف! اگر میرے بعد تمہیں اس گھر کا نگران مقرر کیا

جائے تو تم لوگوں میں سے کسی بھی شخص کو دن یا رات کے کسی بھی حصے میں اس کا طواف کرنے سے نہ روکنا"۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الشُّرْبِ فِي الطَّوَافِ اِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ؛ فَاِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْاِسْنَادِ، وَاَنَا خَائِفٌ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدُ السَّلَامِ اَوْ مَنْ دُوْنَهُ وَهِمَ فِيْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ اَعْنِيْ قَوْلَهُ: فِي الطَّوَافِ

باب **194**: طواف کے دوران کھڑے ہو کر پینے کی اجازت

بشرطیکہ یہ روایت ثابت ہو کیونکہ اس کی سند کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے اور مجھے اس بات کا اندیشہ ہے عبدالسلام یا اس کے نیچے کے کسی راوی کو اس روایت کے الفاظ میں وہم ہوا ہے۔ میری مراد روایت کے یہ الفاظ ہیں۔
''طواف کے دوران''

2750 - سندِ حدیث: ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ دِرْهَمٍ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مَاءً فِي الطَّوَافِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عباس بن محمد دوری -- ابوغسان مالک بن اسماعیل بن درہم -- عبدالسلام بن حرب -- شعبہ -- عاصم -- شعبی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کے دوران پانی (شاید آب زم زم) نوش فرمایا تھا۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ قِيَادَةِ الطَّائِفِ بِزِمَامٍ اَوْ خَيْطٍ شَبِيْهًا بِقِيَادَةِ الْبَهَائِمِ

باب **195**: طواف کرنے والے شخص کو رسی یا ڈوری کے ذریعے اس طرح ہانک کر لے جانا جس طرح جانور کو ہانک کر لے جایا جاتا ہے اس کی ممانعت

2751 - سندِ حدیث: ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، اَنَّ طَاوُسًا، اَخْبَرَهُ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ بِرَجُلٍ يَقُوْدُ رَجُلًا بِخِزَامَةٍ فِيْ اَنْفِهِ، فَقَطَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَقُوْدَهُ بِيَدِهِ قَالَ: وَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ بِرَجُلٍ قَدْ رَبَقَ بِسَيْرٍ يَدَ رَجُلٍ اَوْ بِخَيْطٍ اَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: قُدْهُ بِيَدِكَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یحییٰ بن حکیم -- ابوعاصم -- ابن جریج -- سلیمان احول -- طاؤس کے

2750- أخرجه الحاكم 1/460، وعنه البيهقي 5/86 عن أبي العباس محمد بن يعقوب، عن عباس بن محمد، بهذا الإسناد .

حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ایک مرتبہ جب نبی اکرم ﷺ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے تو آپ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو دوسرے شخص کی ناک میں ڈوری ڈال کر اسے (جانوروں کی طرح) اپنے ساتھ لے کر چل رہا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اس ڈوری کو کاٹ دیا اور آپ نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ اپنا ہاتھ پکڑ کر اسے ساتھ لے کر چلے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے۔ آپ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جس نے ایک تسمے کے ذریعے ایک شخص کا ہاتھ باندھا ہوا تھا۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دھاگے کے ذریعے یا کسی دوسری چیز کے ذریعے باندھا ہوا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے کاٹ دیا اور ارشاد فرمایا: تم ہاتھ سے اس کو پکڑ کر ساتھ لے کر چلو۔

2752 - اسنادِ دیگر: قَالَ اَخْبَرَنِیْ هٰذَا اَجْمَعَ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ اَنَّ طَاوُسًا، اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِي الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلَى الرُّخْصَةِ فِي الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ بِالْاَمْرِ وَالنَّهْيِ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات پر دلالت موجود ہے طواف کے دوران امر یا نہی کے بارے میں بات چیت کرنے کی اجازت ہے۔

بَابُ فَضْلِ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَذِكْرِ كَتْبِ حَسَنَةٍ وَرَفْعِ دَرَجَةٍ

وَحَطِّ خَطِيئَةٍ عَنِ الطَّائِفِ بِكُلِّ قَدَمٍ يَرْفَعُهَا اَوْ يَضَعُهَا فِي طَوَافِهِ، وَاِعْطَاءِ الطَّائِفِ بِاِحْصَاءِ اُسْبُوعٍ مِنَ الطَّوَافِ اَجْرَ مُعْتِقِ رَقَبَةٍ اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ مُحْصِيَ الْاُسْبُوعِ الْوَاحِدِ مِنَ الطَّوَافِ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ

باب 196: بیت اللہ کا طواف کرنے کی فضیلت

اور اس بات کا تذکرہ کہ طواف کرنے والا شخص طواف کے دوران جو بھی قدم اٹھاتا ہے یا جو بھی قدم رکھتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اس کا درجہ بلند کیا جاتا ہے اور اس کے گناہ کو مٹا دیا جاتا ہے۔

اور طواف کرنے والے شخص کو سات چکر پورے کرنے پر ایک غلام کو آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے سات چکر پورے کرنے والے کو غلام آزاد کرنے والے کی مانند قرار دیا ہے۔

2753 - سندِ حدیث: ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، ثنا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، ح وثنا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، نا ابْنُ فُضَيْلٍ، ثنا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: اِنَّكَ لَتُزَاحِمُ عَلٰى هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ " قَالَ: اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّي سَمِعْتُ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَسْحُهُمَا يَحُطُّ الْخَطَايَا، وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ لَمْ يَرْفَعْ قَدَمًا وَلَمْ يَضَعْ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ حَسَنَةً وَيَحُطُّ عَنْهُ خَطِيئَةً، وَكَتَبَ لَهُ دَرَجَةً،

وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: "مَنْ أَحْصَى أُسْبُوْعًا كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ قَالَ يُوْسُفُ فِيْ حَدِيْثِهِ: وَرُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- عطاء بن سائب -- ابن عبید بن عمیر -- اپنے والد کے حوالے سے (یہاں تحویلِ سند ہے)-- علی بن منذر -- ابن فضیل -- عطاء بن سائب -- عبداللہ بن عبید بن عمیر -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ ان دو ارکان کے پاس اکثر ٹھہرتے ہیں' تو انہوں نے بتایا اگر میں ایسا کرتا ہوں' تو اس کی وجہ یہ ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''ان دونوں پر ہاتھ پھیرنا گناہوں کو مٹا دیتا ہے''

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جو شخص بیت اللہ کا طواف کر رہا ہو' تو وہ جو بھی قدم اٹھاتا ہے' اور جو بھی قدم رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھتا ہے' اور اس کے ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے' اور اس کے لئے ایک درجے کو تحریر کر لیتا ہے''۔

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص سات کی گنتی کرے (یعنی طواف میں سات چکر لگائے)' تو یہ بات غلام آزاد کرنے کی مانند ہے''۔

یوسف نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اور اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے''۔

بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الطَّوَافِ عِنْدَ الْمَقَامِ

وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ يَأْمُرُ بِالْأَمْرِ أَمْرَ نَدْبٍ وَإِرْشَادٍ وَفَضِيْلَةٍ، لَا أَنَّ كُلَّ أَمْرِهِ أَمْرُ فَرْضٍ وَإِيْجَابٍ إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ بِاتِّخَاذِ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى، وَتَلَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الطَّوَافِ لَمَّا عَمَدَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ، فَصَلَّى خَلْفَهُ رَكْعَتَيْنِ، وَلَيْسَ بِفَرْضٍ عَلَى الطَّائِفِ وَلَا عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ الصَّلَاةُ خَلْفَ الْمَقَامِ، إِذِ الصَّلَاةُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الطَّوَافِ جَائِزَةٌ خَلْفَ الْمَقَامِ وَفِيْ غَيْرِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ مُسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةِ، وَأَحْسِبُ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ: مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ كُنْتُ أَعْلَمْتُ أَنَّ الْعَرَبَ

2753- اخرجه الترمذى مطولاً 959 فى الحج: باب ما جاء فى استلام الركنين، والحاكم 1/489، وابن خزيمة 2753 من طرق عن جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد. واخرجه الطيالسى 1900، واحمد 2/95 من طريق همام، وأحمد مطولاً 2/2 عن هشيم، عن عطاء، به، وكلاهما روى عن عطاء بعد الاختلاط .وأخرجه ابن خزيمة 2753 من طريق ابن فضيل، عن عطاء، به .وذكره الهيثمى فى "المجمع" 3/240-241 وقال: رواه أحمد، وفيه عطاء بن السائب وقد اختلط . وأخرجه النسائى 5/221 فى الحج: باب ذكر الفضل فى الطواف بالبيت .

قَدْ تُدْخِلُ مِنْ فِيْ بَعْضِ كَلَامِهَا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يَكُوْنُ مَعْنَاهَا مَعْنٰى حَذْفِ مِنْ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى فِيْ سُوْرَةِ نُوْحٍ: (يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوْبِكُمْ) (الأحقاف: 31) وَالْعِلْمُ مُحِيْطٌ اَنَّ نُوْحًا لَمْ يَدْعُ قَوْمَهٗ اِلَى الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ لِيَغْفِرَ لَهُمْ بَعْضَ ذُنُوْبِهِمُ الَّتِيْ ارْتَكَبُوْهَا فِي الْكُفْرِ دُوْنَ اَنْ يُكَفِّرَ جَمِيْعَ ذُنُوْبِهِمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ: (قُلْ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ يَنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ) (الأنفال: 38). فَاَعْلَمَ رَبُّنَا اَنَّ الْكَافِرَ اِذَا آمَنَ غَفَرَ ذُنُوْبَهُ السَّالِفَةَ كُلَّهَا لَا بَعْضَهَا دُوْنَ بَعْضٍ

باب 197: طواف سے فارغ ہونے کے بعد مقام ابراہیم کے پاس نماز ادا کرنا

اس بات کی دلیل کہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کوئی حکم دیتا ہے تو وہ حکم استحباب کے طور پر رہنمائی اور فضیلت کے طور پر ہوتا ہے۔

ایسا نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا ہر حکم فرض یا واجب قرار دینے کے طور پر ہی ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مقام ابراہیم کو جائے نماز بنانے کا حکم دیا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت طواف سے فارغ ہونے کے بعد تلاوت بھی کی تھی۔ جب آپ مقام ابراہیم کی طرف بڑھے تھے اور آپ نے مقام ابراہیم کے پاس دو رکعات ادا کی تھیں۔

حالانکہ طواف کرنے والے شخص یا کسی اور نمازی پر مقام ابراہیم کے پاس نماز ادا کرنا فرض نہیں ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے طواف سے فارغ ہونے کے بعد جو نماز ادا کی جاتی ہے وہ مقام ابراہیم کے پاس ادا کرنا بھی جائز ہے اور مقامِ ابراہیم کے علاوہ مسجد میں کسی بھی جگہ پر خانہ کعبہ کی طرف رُخ کر کے ادا کرنا بھی جائز ہے۔

میرا یہ خیال ہے یہ الفاظ

''ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ''

یہ اس نوعیت کے کلام سے تعلق رکھتے ہیں جس کے بارے میں میں یہ بات بتا چکا ہوں کہ عرب اپنے محاورے میں لفظ ''مِن'' استعمال ایسی جگہ کرتے ہیں جہاں اس کا مفہوم یہی ہوتا ہے جو اس کو حذف کرنے کے مفہوم میں ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے جو سورہ نوح میں ہے۔

''وہ تمہارے گناہوں کی مغفرت کر دے گا۔''

تو ہر کوئی یہ بات جانتا ہے حضرت نوح نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی دعوت اس لئے نہیں دی تھی کہ اللہ تعالیٰ ان کے بعض گناہوں کی مغفرت کر دے جن کا انہوں نے زمانہ کفر میں ارتکاب کیا تھا اور ان کے تمام گناہوں کی مغفرت نہ کرے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تم ان لوگوں سے یہ فرما دو! جنہوں نے کفر کیا ہے وہ اس سے باز آ جائیں تو وہ تمہارے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دے گا۔''

تو اس میں ہمارے پروردگار نے اس بات کی اطلاع دی ہے جب کافر شخص مومن ہو جاتا ہے تو اس کے گزشتہ تمام گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ ایسا نہیں ہے بعض گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے اور بعض کی نہیں ہوتی ہے۔

2754 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا جَعْفَرٌ، حَدَّثَنِي اَبِيْ قَالَ:

متنِ حدیث: اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُولِهِ، وَقَالَ: اِذَا فَرَغَ يُرِيدُ مِنَ الطَّوَافِ عَمَدَ اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ فَصَلّٰى خَلْفَهُ رَكْعَتَيْنِ، وَتَلا (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) (البقرة: 125) قَالَ: اَیْ يَقْرَاُ فِيهِمَا بِالتَّوْحِيدِ، وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار--یحییٰ بن سعید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرے والد (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) نے مجھے یہ بات بتائی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں دریافت کیا۔

(اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے)

جس میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے بتایا: جب وہ فارغ ہو گئے (یعنی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہو گئے) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طواف سے فارغ ہو گئے تو آپ مقام ابراہیم کی طرف بڑھے اور آپ نے اس کے پاس دو رکعات نماز ادا کی اور یہ آیت تلاوت کی۔

''ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو جائے نماز بنالو''

راوی کہتے ہیں: ان میں آپ نے توحید سے متعلق آیت کی تلاوت کی اور سورہ کافرون کی تلاوت کی۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّمَا صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ حِيْنَ عَمَدَ اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ خَلْفَ الْمَقَامِ، جَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَابِ، لَا اَنَّهُ وَقَفَ بَيْنَ يَدَيِ الْمَقَامِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَلَا عَنْ يَسَارِهِ

باب 198: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابراہیم کی طرف گئے اور آپ نے مقام ابراہیم کے پاس دو رکعات ادا کیں

تو آپ نے اس وقت مقامِ ابراہیم کو اپنے اور (خانہ کعبہ کے) دروازے کے درمیان کیا تھا۔ ایسا نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابراہیم کے عین سامنے کھڑے ہوئے تھے یا آپ نے اسے اپنے دائیں طرف رکھا تھا یا آپ نے اسے اپنے بائیں طرف رکھا تھا۔

2755 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُولِهِ فِي حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

متنِ حدیث: وَقَالَ: ثُمَّ رَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا، ثُمَّ اَتَى الْمَقَامَ، ثُمَّ قَرَاَ (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى)

(البقرة: 125) وَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَابِ، فَلَمَّا فَرَغَ آتَى الْبَيْتَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ

٭٭ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن علاء بن کریب--- معاویہ بن ہشام--سفیان ثوری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں: اس کے بعد انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں طویل حدیث نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں۔

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ رمل کیا اور چار مرتبہ عام رفتار سے چلے پھر آپ مقام ابراہیم کے پاس تشریف لائے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''اور تم ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو جائے نماز بنالو''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ابراہیم کو اپنے اور خانہ کعبہ کے دروازے کے درمیان کیا۔ جب آپ اس سے فارغ ہوئے تو آپ بیت اللہ کے پاس تشریف لائے اور آپ نے حجر اسود کا استلام کیا۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ الرُّجُوعِ إِلَى الْحَجَرِ وَاسْتِلَامِهِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

باب 199: طواف کی دو رکعات سے فارغ ہونے کے بعد حجر اسود کی طرف واپس آنا اور اس کا استلام کرنا

2756 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ عَادَ اِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ

٭٭ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء--سفیان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز ادا کر لی تو آپ حجر اسود کے پاس تشریف لائے اور آپ نے اس کا استلام کیا۔

بَابُ الْخُرُوجِ اِلَى الصَّفَا بَعْدَ اسْتِلَامِ الرُّكْنِ

وَصُعُودِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى يَرَى الصَّاعِدُ الْبَيْتَ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَالْبَدْءِ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ، اِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بَدَاَ بِذِكْرِ الصَّفَا قَبْلَ ذِكْرِ الْمَرْوَةِ، وَاَمَرَ الْمُبَيِّنُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى بِالْبَدْءِ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهِ فِي الذِّكْرِ

باب 200: حجر اسود کا استلام کرنے کے بعد صفا کے لئے چلے جانا اور صفا اور مروہ پر چڑھنا یہاں تک کہ چڑھنے والا شخص صفا اور مروہ پر موجود رہتے ہوئے بیت اللہ کو دیکھ سکے اور مروہ سے پہلے صفا سے آغاز کرنا کیونکہ اللہ نے مروہ سے پہلے صفا کا تذکرہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس چیز کو بیان کرنے والے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے اسی سے آغاز کیا تھا جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے

2757 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا جَعْفَرٌ، حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ:

متنِ حدیث: أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ، ثُمَّ عَادَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ، وَخَرَجَ إِلَى الصَّفَا، وَقَالَ: "أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ، وَقَرَأَ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ) (البقرة: 158) فَرَقِيَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ كَبَّرَ ثَلَاثًا يَعْنِي وَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ " ثُمَّ أَعَادَ هٰذَا الْكَلَامَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ نَزَلَ حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي الْوَادِي سَعَى حَتَّى إِذَا صَعِدَ مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتَّى إِذَا نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ قَالَ عَلَيْهِ كَمَا قَالَ عَلَى الصَّفَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- یحییٰ بن سعید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرے والد (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) نے یہ بات بیان کی ہے: ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں دریافت کیا۔

(اس کے بعد راوی نے حدیث کا بعض حصہ ذکر کیا ہے پھر وہ بیان کرتے ہیں)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ حجر اسود کے پاس تشریف لائے آپ نے اس کا استلام کیا پھر صفا کی طرف تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا: میں اس سے آغاز کروں گا' جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں''۔

پھر آپ صفا پر چڑھ گئے یہاں تک کہ آپ نے بیت اللہ کو دیکھا تو تین مرتبہ تکبیر کہی پھر آپ نے یہ بھی پڑھا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جس نے اپنے وعدے کو پورا کیا جس نے اپنے بندے کی مدد کی اور وہ تنہا تمام (دشمنوں کے) لشکروں پر غالب ہوا''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔ پھر آپ اس سے نیچے اترے یہاں تک کہ جب وادی کے نشیب میں آپ کے پاؤں پہنچے تو آپ دوڑنے لگے یہاں تک کہ جب آپ چڑھائی کے پاس آئے' تو پھر آپ عام رفتار سے چلنے لگے یہاں تک کہ آپ مروہ پہاڑی کے پاس پہنچے اور اس پر چڑھ گئے جب آپ نے بیت اللہ کی طرف دیکھا تو آپ نے مروہ پر بھی وہی الفاظ پڑھے جو آپ نے صفا پر پڑھے تھے۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الدُّعَاءِ عَلَى الصَّفَا

باب 201: صفا پر دعا مانگتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کرنا

2758 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا بَهْزٌ يَعْنِي ابْنَ اَسَدٍ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبَاحٍ قَالَ:

متنِ حدیث: وَفَدَتْ وُفُودٌ اِلَى مُعَاوِيَةَ اَنَا فِيهِمْ وَاَبُو هُرَيْرَةَ، وَذَاكَ فِي رَمَضَانَ، فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا مِنْ فَتْحِ مَكَّةَ، وَقَالَ: فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اَلَا اُعَلِّمُكُمْ بِحَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، فَذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ قَالَ: وَاَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَكَّةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، وَقَالَ فَاَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ وَطَافَ بِالْبَيْتِ فِي يَدِهِ قَوْسٌ اَخَذَ بِسِيَةِ الْقَوْسِ فَاَتَى فِي طَوَافِهِ صَنَمًا فِي جَنْبِ الْبَيْتِ يَعْبُدُونَهُ، فَجَعَلَ يَطْعَنُ بِهَا فِي عَيْنِهِ وَيَقُولُ (جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ) (الإسراء: 81) ثُمَّ اَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَيْثُ يَنْظُرُ اِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللَّهَ بِمَا شَاءَ اَنْ يَذْكُرَهُ، وَيَدْعُوهُ، وَالْاَنْصَارُ تَحْتَهُ".

اختلافِ روایت: ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ، ثَنَاهُ الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا اَسَدٌ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ بِنَحْوِهِ، وَقَالَ: فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللَّهَ، وَيَدْعُوهُ بِمَا شَاءَ اللَّهُ

ﷺ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن ہاشم-- بہز ابن اسد--سلیمان بن مغیرہ--ثابت--عبداللہ بن رباح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

کچھ وفود حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جن میں' میں بھی شامل تھا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ یہ رمضان کے مہینے کی بات ہے۔ (اس کے بعد راوی نے) ایک طویل حدیث ذکر کی ہے' (جو فتح مکہ کے بارے میں ہے)

انہوں نے یہ بات بتائی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے انصار کے گروہ! کیا میں تمہیں تم سے متعلق ایک حدیث کے بارے میں نہ بتاؤں پھر انہوں نے فتح مکہ کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات بیان کی۔

نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ مکہ میں داخل ہوئے' اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث ذکر کی اور یہ بات بیان کی پھر نبی اکرم ﷺ حجر اسود کے پاس تشریف لائے آپ نے اس کا استلام کیا۔ بیت اللہ کا طواف کیا۔

آپ کے دست مبارک میں کمان موجود تھی جسے آپ نے اس کی ایک طرف مڑے ہوئے کنارے کی طرف سے پکڑا ہوا تھا۔ جب آپ طواف کے دوران خانہ کعبہ کے پہلو میں موجود ایک بت کے پاس تشریف لائے جس کی وہ لوگ عبادت کیا کرتے تھے تو آپ نے وہ کمان اس کی آنکھوں میں مارنا شروع کی اور یہ پڑھنا شروع کیا۔

''حق آ گیا اور باطل رخصت ہو گیا''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ صفا تشریف لائے آپ اس پر چڑھ گئے اس جگہ پر جہاں سے آپ

بیت اللہ کی طرف دیکھ سکتے تھے وہاں آپ نے دونوں ہاتھ بلند کیے اور جو اللہ کو منظور تھا اس کا ذکر کرنا شروع کیا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعائیں بھی مانگیں جب کہ انصار آپ سے نیچے موجود تھے۔

اس کے بعد راوی نے باقی حدیث ذکر کی ہے۔

یہاں اس کی دوسری سند ہے۔

راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنا شروع کی اور جو اللہ کو منظور تھا' اس سے وہ دعا مانگنا شروع کی۔

بَابُ الْمَشْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ خَلَا السَّعْيَ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ فَقَطْ

باب 202: صفا اور مروہ کے درمیان عام رفتار سے چلنا البتہ صرف وادی کے نشیبی حصے میں دوڑا جائے گا

2759 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ خَبَرِ جَابِرٍ: حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي الْوَادِيْ سَعٰى حَتّٰى إِذَا صَعِدَ مَشٰى

حدیث **2759**: (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم وادی کے نشیبی حصے میں پہنچے تو آپ دوڑنے لگے یہاں تک کہ جب آپ بلندی کی طرف چڑھنے لگے تو عام رفتار سے چلنے لگے''۔

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

اَنَا خَائِفٌ اَنْ يَّخْطِرَ بِبَالِ بَعْضِ مَنْ لَّا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْخَبَرِ الْمُجْمَلِ وَالْمُفَسَّرِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعٰى بَيْنَهُمَا مِنَ الصَّفَا اِلَى الْمَرْوَةِ، وَمِنَ الْمَرْوَةِ اِلَى الصَّفَا

باب 203: اس روایت کا تذکرہ' جس میں صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کا تذکرہ کیا گیا ہے

جس کے الفاظ عام ہیں' لیکن مراد مخصوص ہے' اور مجھے اس بات کا اندیشہ ہے' جو شخص مجمل اور مفسر روایت کے درمیان فرق نہیں کرسکتا وہ اس غلط فہمی کا شکار نہ ہو جائے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا سے مروہ تک اور مروہ سے صفا تک درمیانی حصے میں (یعنی دوڑ کر چلے تھے)

2760 - سند حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، وَهُوَ ابْنُ دِيْنَارٍ قَالَ:

متن حدیث: سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: "اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبد الجبار بن علاء-- سفیان-- عمرو ابن دینار کے حوالے سے نقل کرتے

ہیں: ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو انہوں نے بتایا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعات نماز ادا کی اور پھر آپ نے صفا اور مروہ کے درمیان سات مرتبہ سعی کی (اور ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طریقے میں بہترین نمونہ ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُ اَنَّ لَفْظَهَا عَامٌّ مُرَادُهَا خَاصٌّ

وَالدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سَعٰى مِمَّا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ بِبَطْنِ الْمَسِيلِ دُوْنَ سَائِرِ مَا بَيْنَهُمَا، لَا اَنَّهُ سَعٰى جَمِيعَ مَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

باب **204**: اس روایت کا تذکرہ جو میری ذکر کردہ مجمل روایت کے الفاظ کی وضاحت کرتی ہے اس کے الفاظ عام ہیں لیکن اس کی مراد مخصوص ہے

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ کے درمیان وادی کے نشیبی حصے سے گزرتے ہوئے دوڑے تھے۔ اس کے علاوہ نہیں دوڑے تھے۔ ایسا نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا مروہ کے درمیان سارے حصے کی سعی کی تھی (یعنی اسے دوڑ کر عبور کیا تھا)

2761 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فِي خَبَرِ جَابِرٍ الَّذِي ذَكَرْتُهُ قَبْلُ: حَتّٰى اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَعٰى حَتّٰى اِذَا صَعِدَ مَشٰى

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں اس سے پہلے ذکر کر چکا ہوں جس میں یہ منقول ہے۔

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم وادی کے نشیبی حصے میں پہنچے تو آپ دوڑنے لگے یہاں تک کہ جب آپ اوپر کی طرف چڑھنے لگے تو عام رفتار سے چلنے لگے''۔

2762 - وثنا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، ثنا اَيُّوبُ يَعْنِي ابْنَ وَاقِدٍ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيلِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بشر بن معاذ -- ایوب ابن واقد -- عبید اللہ -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفا و مروہ کے درمیان نشیبی علاقے میں سے دوڑ کر گزرے تھے۔

2763 - قَرَاْتُ عَلٰى اَحْمَدَ بْنِ اَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيِّ اَنَّ عَمْرَو بْنَ مُجَمِّعٍ اَخْبَرَهُمْ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِي حَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ أَهَلَّ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَقَالَ: ثُمَّ أَتَى الصَّفَا فَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا فَإِذَا مَرَّ بِالْمَسْعٰى سَعٰى

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) علی احمد بن ابوسریج رازی ان عمرو بن مجمع -- موسیٰ بن عقبہ -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری جب مسجد ذوالحلیفہ کے پاس کھڑی ہوگئی' یہ حج یا عمرے کی بات ہے' تو آپ نے تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفا کے پاس تشریف لائے اور آپ نے سات مرتبہ صفا و مروہ کی سعی کی جب آپ دوڑنے کی جگہ سے گزرے تو وہاں سے آپ دوڑ کر گزرے۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاجِبٌ

لَا أَنَّهُ مُبَاحٌ غَيْرُ وَاجِبٍ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى: (فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا) (البقرة: 158)، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ قَوْلَهُ: (فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا) (البقرة: 158) "لَيْسَ فِي الْمَعْنٰى كَقَوْلِهِ: (فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ) (النساء: 101)

باب 205: اس بات کا بیان کہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا واجب ہے ایسا نہیں ہے' ایسا کرنا صرف مباح ہے' اور واجب نہیں ہے' اور اس کی دلیل

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اور جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ ان دونوں کا طواف کر لیتا ہے۔''

اور اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

''اس شخص پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ ان دونوں کا طوف کر لیتا ہے۔''

اس کا وہ مفہوم نہیں ہے' جیسا کہ یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر تم نماز قصر کر لو۔''

2764 - سند حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَطَاءِ بْنِ مَقْدَمٍ الْمُقَدَّمِيُّ، ثَنَا الْخَلِيْلُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ نُبَيْهٍ، عَنْ جَدَّتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ حَبِيْبَةَ بِنْتِ أَبِي تَجْرَاةَ قَالَتْ:

متن حدیث: كَانَتْ لَنَا خِلْفَةٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَتْ: اطَّلَعْتُ مِنْ كَوَّةٍ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَشْرَفْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِذَا هُوَ يَسْعٰى، وَإِذَا هُوَ يَقُوْلُ لِأَصْحَابِهِ: "اسْعَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ،

فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ يَدُوْرُ الْإِزَارُ حَوْلَ بَطْنِهِ حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ بَطْنِهِ، وَفَخِذَيْهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن عمر بن علی بن عطاء بن مقدم مقدمی--خلیل بن عثمان--عبداللہ بن نبیہ--اپنی دادی صفیہ بنت شیبہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حبیبہ بنت ابوتجراہ بیان کرتی ہیں:

زمانہ جاہلیت میں ہمارے پاس ایک اونٹنی تھی راوی خاتون کہتی ہیں: میں نے صفا اور مروہ کے درمیان ایک روشندان کے ذریعے جھانک کر دیکھا تو مجھے نبی اکرم ﷺ نظر آئے جو دوڑ رہے تھے اور آپ اپنے اصحاب سے یہ فرما رہے تھے: تم لوگ سعی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی کو لازم قرار دیا ہے۔

(راوی خاتون کہتی ہیں) میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ دوڑنے کی تیزی کی وجہ سے آپ کا تہبند تیزی سے ادھر ادھر ہو رہا تھا۔ یہاں تک کہ میں نے آپ کے پیٹ اور زانوؤں کی سفیدی دیکھ لی۔

2765 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ وَاصِلٍ، مَوْلَى اَبِي عُيَيْنَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ اَنَّ امْرَاَةً، اَخْبَرَتْهَا

متنِ حدیث: اَنَّهَا، سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَقُوْلُ: كُتِبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيُ، فَاسْعَوْا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ الْمَرْاَةُ الَّتِي لَمْ تُسَمَّ فِي هٰذَا الْخَبَرِ حَبِيْبَةُ بِنْتُ اَبِي تَجْرَاةَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن یحییٰ--عبدالرزاق--معمر--واصل--مولیٰ ابوعیینہ--موسیٰ بن عبید--صفیہ بنت شیبہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو صفا اور مروہ کے درمیان یہ فرماتے ہوئے سنا۔

"تم لوگوں پر سعی لازم قرار دی گئی ہے تم لوگ سعی کرو"۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جس خاتون کا اس روایت میں نام ذکر نہیں ہوا وہ حبیبہ بنت ابوتجرات ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا اَعْلَمَ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَنَّهُ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِمْ فِي الطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِاَنَّهُمْ تَحَرَّجُوْا مِنَ الطَّوَافِ بَيْنَهُمَا، اِذْ كَانَ الطَّوَافُ بَيْنَهُمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَتَمَاشَاهُ بَعْضُ اَهْلِ الشِّرْكِ وَالْاَوْثَانِ مِنَ الْعَرَبِ مَنْ كَانَ يُهِلُّ مِنْهُمْ لِبَعْضِ اَوْثَانِهِمْ، وَكَانُوْا يَتَحَرَّجُوْنَ مِنَ الطَّوَافِ بَيْنَهُمَا فَاَعْلَمَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمَّتَهُ اَنْ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِمْ فِي الطَّوَافِ بَيْنَهُمَا كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُهُمْ

باب 206: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جب نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو اللہ تعالیٰ نے یہ بات بتائی کہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرنے پر ان پر کوئی گناہ نہیں ہوگا

تو اس کی وجہ یہ تھی کہ ان لوگوں نے ان دونوں (پہاڑیوں) کے درمیان طواف کرنے میں گناہ محسوس کیا تھا۔

اس کی وجہ یہ ہے زمانہ جاہلیت میں عربوں سے تعلق رکھنے والے بعض مشرکین اور بت پرست لوگ جو اپنے بتوں کے نام کا احرام باندھتے تھے وہ ان پہاڑیوں کا چکر لگایا کرتے تھے۔ اس لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان دونوں کا طواف کرنے میں حرج محسوس کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور ان کی اُمت کو یہ بات بتادی کہ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان طواف کرنے میں ان لوگوں پر کوئی حرج نہیں ہوگا جیسا کہ ان میں سے بعض کو اس بارے میں وہم ہوا ہے۔

2766 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: قَرَاْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ) (البقرة: **158**) الْاٰيَةَ قُلْتُ: مَا اَرٰى عَلٰى مَنْ لَّمْ يَطُفْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا قَالَتْ: بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اُخْتِي، اِنَّمَا كَانَ مَنْ اَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ يَطُوفُوْنَ مِنْ بَيْنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَتْ: فَنَزَلَتْ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ) (البقرة: **158**) الْاٰيَةَ قَالَتْ: فَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَتْ سُنَّةً، وَقَالَ غَيْرُهَا قَالَ اللّٰهُ (فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا) (البقرة۔ **184**) فَتَطَوَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَافَ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَحَدَّثْتُ بِهِ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا لَعِلْمٌ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ: سَاَلَ النَّاسُ الَّذِيْنَ كَانُوا يَطُوفُوْنَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اُمِرْنَا اَنْ نَطُوفَ بِالْبَيْتِ، وَلَمْ نُؤْمَرْ اَنْ نَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ) (البقرة: **158**) فَاَرَاهَا نَزَلَتْ فِيْ هٰؤُلَاءِ وَفِيْ هٰؤُلَاءِ، ثَنَاهُ الْمَخْزُوْمِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بِنَحْوِهِ دُوْنَ قِصَّةِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان-- ابن شہاب زہری-- عروہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

احناف کے نزدیک صفا و مروہ کی سعی واجب ہے۔ حسن بصری' قتادہ اور ثوری بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص اسے ترک کر دیتا ہے تو اس پر دم واجب ہوگا۔

عطاء بن ابی رباح اس بات کے قائل ہیں: یہ سعی سنت ہے اور اس کو ترک کرنے پر کچھ بھی لازم نہیں ہوگا۔ امام مالک' امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک یہ طواف فرض ہے۔ اور اس کے بغیر حج درست ہی نہیں ہوگا۔

2766- وأخرجه النسائي 5/238 في مناسك الحج باب ذكر الصفا والمروة وفي التفسير من الكبرى كما في التحفة 12/46 عن عمرو بن عثمان بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 1643 في الحج باب وجوب الصفا والمروة، عن أبي اليمان بن ابي حمزة، به .وأخرجه أحمد 6/144 و 227، والحميدي 219، ومسلم 1277 في الحج باب بيان ان السعي بين الصفا والمروة ركن لا يصح الحج إلا به، والترمذي 1965 في التفسير باب ومن سورة البقرة، والنسائي 5/237-238، والطبري في جامع البيان 2350ر 2351، وابن خزيمة 2766 و 2767، وابن ابي داوٗد في المصاحف ص 111 و 112، والبيهقي 5/96-97و 97، من طرق عن الزهري، به .

میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں''۔

تو میں نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو شخص ان دونوں کا طواف نہیں کرتا اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوتی' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بھانجے! تم نے غلط بات کہی ہے۔ پہلے یہ ہوتا تھا کہ جو شخص ''مشلل'' میں موجود ''مناۃ طاغیہ'' نامی بت، کے لئے تلبیہ پڑھتا تھا۔ وہ لوگ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کیا کرتے تھے۔ جب اسلام آیا' تو ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ان دو پتھروں کے درمیان ہمارا طواف تو زمانہ جاہلیت کا معمول ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا طواف کیا ہے' اور یہ بات سنت ہے۔

اور ان کی بجائے دوسرے نے یہ کہا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص نیکی کا کام کرتا ہے' تو یہ بہتر ہے''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نیکی کا کام کیا اور طواف کیا۔

زہری کہتے ہیں: میں نے یہ روایت ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو سنائی تو وہ بولے: بے شک یہ علم ہے۔

میں نے بہت سے اہل علم کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے (جو لوگ زمانہ جاہلیت میں) صفا اور مروہ کا طواف کیا کرتے تھے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں بیت اللہ کا طواف کرنے کا حکم دیا گیا ہے' ہمیں صفا و مروہ کے درمیان طواف کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''بے شک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں''۔

تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں بھی نازل ہوئی ہے' اور ان لوگوں کے بارے میں بھی نازل ہوئی تھی۔

یہاں دوسری سند ہے۔

2767 - سندِ حدیث: ثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

متنِ حدیث: أَنَّ عَائِشَةَ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا هُمْ وَغَسَّانُ يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ فَتَحَرَّجُوا أَنْ يَطَّوَّفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ذَلِكَ سُنَّةً فِي آبَائِهِمْ مَنْ أَحْرَمَ لِمَنَاةَ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَأَنَّهُمْ حِينَ أَسْلَمُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) (البقرة: 158) إِلَى قَوْلِهِ (شَاكِرٌ عَلِيمٌ) (البقرة: 158) قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ: هِيَ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَلصَّحِيْحُ مَا رَوَاهُ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ مَنْ كَانَ يُهِلُّ لِمَنَاةَ، وَكَانُوا يَتَحَرَّجُوْنَ مِنَ الطَّوَافِ بَيْنَهُمَا لَا اَنَّهُمْ كَانُوا يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهُمَا كَخَبَرِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ رِوَايَةِ يُوْنُسَ، وَمُتَابَعَةِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اِيَّاهُ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى سَاُخَرِّجُ خَبَرَ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِي الْبَابِ الَّذِيْ يَلِيْ هٰذَا الْبَابَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَخَبَرُ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ دَالٌّ اَيْضًا اَنَّ الْاَنْصَارَ كَانُوا هُمُ الَّذِيْنَ يَتَحَرَّجُوْنَ مِنَ الطَّوَافِ بَيْنَهُمَا قَبْلَ نُزُوْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عیسیٰ بن ابراہیم-- ابن وہب-- یونس-- ابن شہاب زہری-- عروہ بن زبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

اسلام قبول کرنے سے پہلے انصار اور غسان قبیلے کے لوگ مناۃ نامی بت کا احرام باندھا کرتے تھے اس لیے (اسلام قبول کرنے کے بعد) انہوں نے صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرنے کو گناہ محسوس کیا۔

زمانہ جاہلیت میں ان کے حج کے معمول میں یہ بات شامل تھی کہ جو شخص ''مناۃ'' کا احرام باندھا کرتا تھا وہ صفا اور مروہ کا طواف نہیں کرتا تھا۔

جب ان لوگوں نے اسلام قبول کرلیا' تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں''۔

یہ آیت یہاں تک ہے۔

''شکر قبول کرنے والا علم رکھنے والا ہے''۔

عروہ کہتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے یہ چیز سنت ہے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) صحیح روایت وہ ہے' جو یونس نے زہری کے حوالے سے نقل کی ہے' جو شخص مناۃ کے نام کا احرام باندھتا تھا وہ ان دونوں کے درمیان طواف کرنے میں حرج محسوس کرتا تھا۔

ایسا نہیں ہے' وہ سب لوگ ان دونوں کے درمیان طواف کیا کرتے تھے۔

جیسا کہ ابن عیینہ کی نقل کردہ روایت میں یہ بات مذکور ہے۔

اور یونس کی نقل کردہ روایت کے صحیح ہونے کی دلیل اور ہشام بن عروہ کی اس کی متابعت کی دلیل یہ ہے' جسے میں عنقریب ہشام بن عروہ کے حوالے سے' اس سے آگے آنے والے باب میں نقل کروں گا' اور عاصم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ بھی اس پر دلالت کرتی ہے' اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے انصار صفا اور مروہ کا چکر لگانے میں حرج محسوس کرتے تھے۔

2768 - توضیح مصنف: ثَنَا بِخَبَرِ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتِ الْاَنْصَارُ يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَطَّوَّفُوْا بَيْنَ

الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ) (البقرة: 158) اللّٰهِ زَادَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ: فَطَافُوْا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے:

انصار اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ وہ صفا اور مروہ کا چکر لگائیں یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں''۔

سلم بن جنادہ نامی راوی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں۔

''تو انہوں نے (صفا اور مروہ کا) طواف کرنا شروع کر دیا''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ عَائِشَةَ لَمْ تُرِدْ بِقَوْلِهَا: هِيَ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا سُنَّةٌ يَتِمُّ الْحَجُّ بِتَرْكِهِ

باب 207: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہ الفاظ

''یہ ایک ایسی سنت ہے' جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا ہے۔''

اس سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ نہیں ہے۔

دونوں پہاڑیوں کے درمیان طواف کرنا ایک ایسی سنت ہے' جسے ترک کرنے کے باوجود حج مکمل ہو جاتا ہے۔

2769 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: مَا اَرٰى عَلَيَّ مِنْ جُنَاحٍ اَنْ لَّا اَتَطَوَّفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ: وَلِمَ؟ قُلْتُ: اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ (فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا) (البقرة: 158)، فَقَالَتْ: لَوْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ لَكَانَ، (فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا) اِنَّمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِيْ اُنَاسٍ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانُوْا اِذَا اَهَلُّوْا اَهَلُّوْا لِمَنَاةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ اَنْ يَّطَّوَّفُوْا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا قَدِمُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ، فَلَعَمْرِيْ مَا اَتَمَّ اللّٰهُ حَجَّ مَنْ لَّمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ: (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ) (البقرة: 158) فَهُمَا مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ "

2769– وهو فى "الموطأ" 1/373 فى الحج: باب جامع السعى .وأخرجه البخارى 1790 فى العمرة: باب يفعل بالعمرة ما يفعل بالحج، و 4495 فى التفسير: باب قوله: (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ . . .) (البقرة: 158)، وابو داؤد 1901 فى المناسك: باب أمر الصفا والمروة، والنسائى فى التفسير من "الكبرى" كما فى التحفة 12/193، وابن أبى داؤد فى "المصاحف" ص 111، والبيهقى 5/96، والبغوى فى "شرح السنة 1920"، وفى "التفسير 1/133"، والواحدى فى "أسباب النزول" ص 27–28 من طريق مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1277 فى الحج: باب بيان أن السعى بين الصفا والمروة ركن لا يصح الحج إلا به، وابن ماجه 2986 فى المناسك: باب السعى بين الصفا والمروة، وابن ابى داؤد ص 111، والبيهقى 5/96، والواحدى ص 28 من طريق عن هشام بن عروة، به . وانظر ما بعده .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ تُرِيدُ عِنْدَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ دِيْنِهِمْ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن علاء بن کریب-- عبدالرحیم ابن سلیمان-- ہشام بن عروہ-- عروہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میرے خیال میں اگر میں صفا اور مروہ کا چکر نہیں لگاتا تو مجھ پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ میں نے جواب دیا: کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ ان دونوں کا طواف کر لیتا ہے''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر حقیقت وہ ہوتی ہے' جو تم نے بیان کی ہے' تو پھر آیت یہ ہونی چاہئے تھی۔

''تو اس شخص پر کوئی گناہ نہیں ہے ہوگا اگر وہ ان دونوں کا طواف نہیں کرتا''۔

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کچھ انصاریوں کے بارے میں نازل کی ہے' جو زمانہ جاہلیت میں مناۃ کے نام کا احرام باندھتے تھے۔

تو ان لوگوں کے لئے یہ بات جائز نہیں تھی کہ وہ صفا اور مروہ کا طواف کریں جب وہ حج کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آئے' تو انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی۔

''میری زندگی کی قسم! اللہ تعالیٰ اس شخص کے حج کو اس وقت تک مکمل نہیں کرتا جب تک آدمی صفا اور مروہ کا چکر نہیں لگا لیتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں''۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان: ''یہ بات ان کے لئے حلال نہیں تھی''۔ اس سے مراد یہ ہے' وہ لوگ اپنے دین میں زمانہ جاہلیت میں ایسا سمجھتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ السَّعْىَ الَّذِىْ ذَكَرْتُ اَنَّهُ وَاجِبٌ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

سَعْيًا كَانَ اَوْ مَشْيًا بِسَكِيْنَةٍ وَتُؤَدَةٍ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ السَّعْىَ الَّذِىْ هُوَ سُرْعَةُ الْمَشْىِ فِى الْوَادِىْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لَيْسَ بِوَاجِبٍ وُجُوبًا يُخْرِجُ تَارِكَهُ، وَاَنَّ الْمَشْىَ بَيْنَهُمَا جَائِزٌ، وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِىْ كُنْتُ اَعْلَمْتُ اَنَّ اسْمَ السَّعْىِ قَدْ يَقَعُ عَلَى الْمَشْىِ عَلَى السَّكِيْنَةِ وَالتُّؤَدَةِ، وَيَقَعُ عَلٰى سُرْعَةِ الْمَشْىِ، وَاسْتَدْلَلْتُ فِىْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اِذَا نُوْدِىَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ) (الجمعة: ٩) فَبَيَّنَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُوَلّٰى بَيَانَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْوَحْىِ اَنَّ هٰذَا السَّعْىَ الَّذِىْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهِ فِىْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ هُوَ الْمُضِىُّ وَالْمَشْىُ اِلَى الْجُمُعَةِ عَلَى السَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ بِقَوْلِهِ: اِذَا اَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ فَلَوْ كَانَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اَمَرَ بِسُرْعَةِ الْمَشْىِ اِلَى الْجُمُعَةِ فِىْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ لَمَا قَالَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَاْتُوهَا تَمْشُوْنَ، وَلَا تَاْتُوهَا تَسْعَوْنَ، وَكُنْتُ اَعْلَمْتُ فِىْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ اَنْ جَائِزٌ اَنْ يَّقَعَ اسْمُ الْوَاحِدِ عَلٰى فِعْلَيْنِ، اَحَدُهُمَا مَنْهِىٌّ عَنْهُ وَالْاٰخَرُ مَاْمُوْرٌ بِهٖ، اِذِ اسْمُ

السَّعْيِ قَدْ يَقَعُ عَلَى الْمَشْيِ عَلَى السَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ وَعَلَى سُرْعَةِ الْمَشْيِ الَّذِىْ هُوَ هَرْوَلَةٌ، فَأَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَا بِالسَّعْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَزَجَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّعْيِ إِلَى الصَّلَاةِ، فَالسَّعْىُ الَّذِىْ أَمَرَ اللّٰهُ فِىْ هٰذِهِ الْآيَةِ الْمَشْىُ الَّذِىْ هُوَ ضِدَّ الْهَرْوَلَةِ، وَالسَّعْىُ الَّذِىْ زَجَرَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ إِتْيَانِ الصَّلَاةِ هُوَ سُرْعَةُ الْمَشْيِ الَّذِىْ هُوَ شِبْهُ الْهَرْوَلَةِ أَوِ الْهَرْوَلَةُ

باب 208: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ میں نے جس سعی کا ذکر کیا ہے صفا اور مروہ کے درمیان اسے کرنا واجب ہے۔ یہ تیز رفتاری سے چل کر بھی کی جاسکتی ہے اور اطمینان وآرام سے چل کر بھی کی جاسکتی ہے

اور اس بات کی دلیل کہ صفا اور مروہ کے درمیان تیزی سے گزرنے کو جو سعی کا نام دیا گیا ہے وہ سعی ایسا واجب نہیں ہے جسے ترک کرنے سے انسان گناہ گار ہو بلکہ ان دونوں کے درمیان عام رفتار سے چلنا بھی جائز ہے۔

اور یہ کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتا ہے جس کے بارے میں میں یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ بعض اوقات لفظ سعی کا استعمال اطمینان آرام سے چلنے کے لئے بھی ہوتا ہے اور بعض اوقات تیزی سے چلنے کے لئے بھی ہوتا ہے۔

اور میں نے اس مقام پر یہ استدلال کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اے ایمان والو! جب جمعے کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف سعی کرو۔''

تو نبی اکرم ﷺ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی نازل کردہ وحی کی تشریح کا نگران مقرر کیا ہے انہوں نے یہ بات بتائی ہے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جس سعی کا حکم دیا ہے اس سے مراد جمعہ کی نماز کے لئے عام رفتار سے سکون اور وقار کے ساتھ چل کر جانا ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔

''جب تم نماز کے لئے آؤ تو تم سکون اور وقار کے ساتھ آؤ۔''

تو اگر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جمعے کی نماز کے لئے تیزی سے چل کر جانے کا حکم دیا ہوتا تو نبی اکرم ﷺ یہ بات ارشاد نہ فرماتے۔

''جب تم نماز کے لئے آؤ تو عام رفتار سے چلتے ہوئے آؤ تم دوڑتے ہوئے نہ آؤ۔''

اور میں نے اس جگہ پر یہ بات بھی بیان کردی تھی کہ یہ بات جائز ہے ایک ہی لفظ کا اطلاق دو مختلف قسم کے معنی پر کیا جائے جن میں سے ایک معنی ممنوعہ ہو اور دوسرا ایسا معنی ہو جس کا حکم دیا گیا ہو۔

جیسے لفظ سعی کا اطلاق بعض اوقات سکون اور وقار کے ساتھ چلنے پر بھی ہوتا ہے اور بعض اوقات تیزی سے چلنے پر بھی ہوتا ہے۔ جو دوڑنے کے قریب ہو تو اللہ تعالیٰ نے جمعے کی نماز کے لئے سعی کا حکم دیا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے نماز کے لئے سعی سے منع کیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے بعد میں جس سعی کا حکم دیا ہے اس سے مراد عام رفتار سے چلنا ہے جو دوڑنے کے متضاد کے طور پر استعمال ہوا ہو اور نبی اکرم ﷺ نے نماز کے لئے آتے ہوئے جس سعی سے منع کیا ہے اس سے مراد وہ تیز رفتاری سے چلنا ہے جو دوڑنے کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے یا جو دوڑنا ہوتا ہے۔

2770 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُنْذِرٍ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمْهَانَ السُّلَمِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِي فِي الْمَسْعَى، فَقُلْتُ لَهُ تَمْشِي فِي الْمَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَقَالَ: لَئِنْ سَعَيْتُ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى، وَلَئِنْ مَشَيْتُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي، وَاَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن منذر -- ابن فضیل -- عطاء بن سائب -- کثیر بن جمہان سلمی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ دوڑنے کی جگہ پر عام رفتار سے چل رہے تھے تو میں نے دریافت کیا: آپ صفا اور مروہ کے دوران دوڑنے کی جگہ پر عام رفتار سے چل رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اگر میں دوڑنا چاہوں تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دوڑتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور اگر میں عام رفتار سے چلوں تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عام رفتار سے بھی چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

(میں عام رفتار سے اس لیے چل رہا ہوں کیونکہ) اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔

2771 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ:

متنِ حدیث: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَقُلْتُ لَهُ. فَقَالَ: اِنْ اَمْشِ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَاِنْ اَسْعَ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ -- ضحاک بن مخلد -- سفیان -- عطاء بن سائب -- کثیر بن جمہان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو صفا اور مروہ کے درمیان عام رفتار سے چلتے ہوئے دیکھا تو ان سے اس بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: اگر میں چلنا چاہوں تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چلتے ہوئے بھی دیکھا ہے اگر میں دوڑنا چاہوں تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کو اس مقام پر دوڑتے ہوئے بھی دیکھا ہے)

2772 - وثنا اَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا فِي عَقِبِهِ ثَنَا الضَّحَّاكُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، نَحْوَهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2773 - وَرَوَى سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ، حَدَّثَنِي قَتَادَةُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعَى عَامًا وَمَشَى عَامًا ثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) سعید بن بشیر--قتادہ--عکرمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سال سعی کی تھی اور ایک سال عام رفتار سے چلے تھے۔

یہاں دوسری سند ہے۔

بَابُ ذِكْرِ اِسْقَاطِ الْحَرَجِ عَنِ السَّاعِيْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَبْلَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ جَهْلًا بِاَنَّ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ السَّعْيِ

باب 209: جو شخص اس بات سے واقف ہو کہ بیت اللہ کا طواف سعی سے پہلے کیا جاتا ہے اور وہ لاعلمی کی وجہ سے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے تو اسے گناہ نہیں ہوتا

2774 - سندِ حدیث: ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ:

متنِ حدیث: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا، وَكَانَ النَّاسُ يَاْتُوْنَهُ، فَمِنْ قَائِلٍ يَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعَيْتُ قَبْلَ اَنْ اَطُوْفَ اَوْ اَخَّرْتُ شَيْئًا اَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا، وَكَانَ يَقُوْلُ لَهُمْ: لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ اِلَّا رَجُلٌ اقْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ، وَهُوَ ظَالِمٌ فَذَاكَ الَّذِيْ حَرِجَ وَهَلَكَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--یوسف بن موسیٰ--جریر--ابواسحاق شیبانی--زیاد بن علاقہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے کے لئے روانہ ہوا لوگ بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہونا شروع ہوئے کوئی شخص یہ عرض کر رہا تھا یا رسول اللہ! میں نے طواف کرنے سے پہلے سعی کر لی ہے یا میں نے کسی چیز کو موخر کر دیا ہے یا کوئی چیز پہلے کر لی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے کوئی حرج نہیں ہے البتہ جو شخص کسی دوسرے مسلمان کی عزت پر ہاتھ ڈالے اور وہ ظلم کے طور پر ایسا کرے تو یہ وہ شخص ہے جو گناہ کا مرتکب ہوگا اور ہلاکت کا شکار ہوگا۔

بَابُ الدُّعَاءِ عَلٰى اَهْلِ الْمِلَلِ وَالْاَوْثَانِ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ بِاَنْ يُهْزَمُوْا وَيُزَلْزَلُوْا

باب 210: صفا اور مروہ پر دوسرے ادیان کے ماننے والوں اور بت پرستوں کے خلاف یہ دعا کرنا کہ وہ پسپا ہو جائیں اور لڑکھڑا جائیں

2775 - سندِ حدیث: ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، ثَنَا يَحْيَى يَعْنِيْ ابْنَ سَعِيْدٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ:

متن حدیث: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ خَرَجَ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَجَعَلْنَا نَسْتُرُهُ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ اَنْ يَّرْمِيَهُ اَحَدٌ مِنْهُمْ اَوْ يُصِيبَهُ بِشَيْءٍ فَسَمِعْتُهُ يَدْعُو عَلَى الْاَحْزَابِ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یحییٰ بن حکیم -- یحییٰ ابن سعید -- اسماعیل بن علیہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے عمرہ کیا' تو آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر آپ صفا و مروہ کا چکر لگانے کے لئے تشریف لے گئے۔ ہم آپ کو اہل مکہ سے بچا رہے تھے کہ آپ کو کوئی تیر نہ مار دے یا کوئی اور چیز نہ مار دے' تو میں نے آپ کو گروہوں کے خلاف یہ دعا کرتے ہوئے سنا: آپ یہ کہہ رہے تھے۔

"اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے! جلد حساب لینے والے' تو دشمن کے گروہوں کو پسپا کر دے۔ اے اللہ! تو انہیں پسپا کر دے اور انہیں ہلا کے رکھ دے"۔

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمَعْذُورِ فِي الرُّكُوبِ فِي الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

باب 211: معذور شخص کے لئے اس بات کی اجازت ہے' وہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے یا صفا اور مروہ کی سعی کرتے ہوئے سوار ہو سکتا ہے

2776 - سندِ حدیث: ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكٍ، ح وثنا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكٍ، ح وثنا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، اَيْضًا ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ،

متن حدیث: اَنَّهَا قَدِمَتْ وَهِيَ مَرِيضَةٌ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ، فَقَالَ: طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ، وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ هٰذَا حَدِيثُ الدَّوْرَقِيِّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- عبدالرحمٰن بن مہدی -- مالک (یہاں تحویل

2776- وهو في "الموطأ" 1/370-371 في الحج: باب جامع الطواف .وأخرجه عبد الرزاق 9021، وأحمد 6/290 و 319، والبخاري 464 في الصلاة: باب إدخال البعير في المسجد للعلة، و 1619 في الحج: باب طواف النساء مع الرجال، و 1626 باب من صلى ركعتي الطواف خارجاً من المسجد، و 1633 باب المريض يطوف راكباً، و 4853 في التفسير: تفسير سورة الطور، باب رقم 1، ومسلم 1276 في الحج: باب جواز الطواف على بعير ونحوه، وأبو داؤد 1882 في المناسك: باب الطواف الواجب، والنسائي 5/223 في مناسك الحج: باب طواف المريض، و 5/223-224 باب طواف الرجال مع النساء، وابن ماجه 2961 في المناسك: باب المريض يطوف راكباً، وابن خزيمة 2776، والطبراني في "الكبير 23/804"، والبيهقي 5/78 و 101 والبغوي 1911 من طريق مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني 23/805 من طريق مخرمة بن بكير، عن أبيه، عن محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل، به .وأخرجه الطبراني 23/571و 981 من طرق عن هشام بن عروة، عن أبيه، به .

سند ہے) -- یحیٰی بن حکیم -- عبدالرحمٰن بن مہدی -- مالک (یہاں تحویلِ سند ہے) -- یحیٰی بن حکیم -- بشر بن عمر -- مالک -- محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل -- عروہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیّدہ زینب بنت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں:

''وہ تشریف لائیں وہ اس وقت بیمار تھیں انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں سے پرے سوار ہو کر طواف کر لو''۔

یہ روایت دورقی کی نقل کردہ ہے۔

بَابُ ذِكْرِ بَعْضِ الْعِلَلِ الَّتِیْ لَهَا سَعَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِیْ اَعْلَمْتُ قَبْلُ اَنَّ اسْتِنَانَ السُّنَّةِ قَدْ تَكُوْنُ فِی الِابْتِدَاءِ لِعِلَّةٍ فَتَزُوْلُ الْعِلَّةُ وَتَبْقَى السُّنَّةُ اِلٰى اٰخِرِ الْاَبَدِ، اِذِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سَعٰى بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِیَ الْمُشْرِكُوْنَ قُوَّتَهُ، فَبَقِيَتْ هٰذِهِ السُّنَّةُ اِلٰى اٰخِرِ الْاَبَدِ

باب 212: بعض ایسی علتوں کا تذکرہ جن کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا و مروہ کے درمیان سعی کی تھی

اور یہ کلام کی وہ نوعیت ہے' جس کے بارے میں' میں پہلے بات بتا چکا ہوں کہ بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا میں کسی مخصوص پس منظر میں جیسے کسی چیز کو سنت کے طور پر اختیار کرتے ہیں۔

پھر وہ مخصوص پس منظر ختم ہو جاتا ہے' لیکن سنت ہمیشہ کے لئے باقی رہ جاتی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے تیز رفتاری سے اس لئے چلے تھے تا کہ مشرکین کو اپنی قوت دکھائیں' تو یہ چیز ہمیشہ کے لئے سنت کے طور پر باقی رہ گئی۔

2777 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ الْمَخْزُوْمِیُّ قَالُوْا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّمَا سَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِیَ الْمُشْرِكُوْنَ قُوَّتَهُ، وَقَالَ الْمَخْزُوْمِیُّ لِيُرِیَ الْمُشْرِكُوْنَ قُوَّتَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء اور احمد بن منیع مخزومی -- سفیان -- عمرو بن دینار -- عطاء (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے بیت اللہ کی' اور صفا و مروہ کے درمیان کی' سعی اس لیے کی تھی تا کہ مشرکین ان کی قوت کو دیکھ لیں۔

مخزومی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: تا کہ آپ اپنی قوت قریش کو دکھا دیں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ رُكُوبِ مَنْ بِالنَّاسِ اِلَيْهِ الْحَاجَةُ

وَالْمَسْاَلَةُ عَنْ اَمْرِ دِيْنِهِمْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِذَا كَثُرَ الزِّحَامُ عَلَى الْعَالِمِ، وَلَمْ يُمْكِنْ سُؤَالُهُ، اِذَا كَانَ الْعَالِمُ مَاشِيًا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

باب 213: صفا اور مروہ کے درمیان ایسے شخص کا سوار ہونا مستحب ہے، جس کی طرف رجوع کرنے کی لوگوں کو ضرورت پیش آتی ہے اور وہ اس سے اپنے دینی معاملات میں سوالات کر سکتے ہیں، جبکہ عالم کے پاس ہجوم زیادہ ہو اور اگر صفا و مروہ کے درمیان عالم پیدل چل رہا ہو، تو اس سے سوال کرنا ممکن نہ ہو

2778 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنِيْ عِيسَى، عَنْ اَبِيْ جُرَيْجٍ، ح وثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، ثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح وثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْبَيْتِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَاِنَّ النَّاسَ غَشَوْهُ

اختلافِ روایت: زَادَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَابْنُ مَعْمَرٍ لِيَسْاَلُوْهُ، وَاِنَّ النَّاسَ غَشَوْهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: اِنَّ النَّاسَ غَشُوْهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- علی بن خشرم -- عیسیٰ -- ابو جریج (یہاں تحویلِ سند ہے) -- عبدالرحمٰن بن بشر -- یحییٰ -- ابن جریج (یہاں تحویلِ سند ہے) -- محمد بن معمر -- محمد بن بکر -- ابن جریج -- ابو زبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری پر بیٹھ کر بیت اللہ کا طواف کیا تھا اور صفا اور مروہ کا چکر لگایا تھا تا کہ لوگ آپ کو دیکھ لیں کیونکہ لوگوں کا ہجوم آپ کے ارد گرد زیادہ ہو گیا تھا۔

عبدالرحمٰن اور ابن معمر نے یہ الفاظ مزید نقل کیے ہیں تا کہ لوگ آپ سے سوال کریں کیونکہ لوگوں کا ہجوم بہت زیادہ تھا۔

عبدالرحمٰن نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''بے شک لوگوں کا ہجوم بہت زیادہ تھا''۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الرُّكُوبِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

اِذَا اُوذِيَ الطَّائِفُ بَيْنَهُمَا بِالْاِزْدِحَامِ عَلَيْهِ وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الرُّكُوبَ بَيْنَهُمَا اِبَاحَةٌ لَا اَنَّهُ سُنَّةٌ وَاجِبَةٌ، وَلَا اَنَّهُ سُنَّةُ فَضِيْلَةٍ بَلْ هِيَ سُنَّةُ اِبَاحَةٍ

باب 214: صفا ومروہ کے درمیان سوار ہونے کی اجازت جب سعی کرنے والے شخص کو ہجوم زیادہ ہونے کی وجہ سے تکلیف کا سامنا کرنا پڑے اور اس بات کی دلیل کہ ان دونوں کے درمیان سوار ہونا مباح ہے یہ لازم سنت نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ایسی سنت ہے جس میں فضیلت کا پہلو پایا جاتا ہے۔ بلکہ یہ ایک ایسی سنت ہے جو مباح ہونے پر دلالت کرتی ہے

2779 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا خَالِدٌ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اَرَاَيْتَ الرُّكُوبَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ؟ قَالَ: قَوْمُكَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهَا سُنَّةٌ قَالَ: صَدَقُوا وَكَذَبُوْا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ فَجَعَلَ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَخَرَجَ اَهْلُ مَكَّةَ حَتّٰى خَرَجَ النِّسَاءُ، وَكَانَ لَا يَضْرِبُ اَحَدًا عِنْدَهُ وَلَا يَدْعُونَهُ فَدَعَا بِرَاحِلَتِهِ، فَرَكِبَ، وَلَوْ يُتْرَكُ لَكَانَ الْمَشْيُ اَحَبَّ اِلَيْهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ صَدَقُوا وَكَذَبُوْا يُرِيدُ صَدَقُوا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَكِبَ بَيْنَهُمَا، وَكَذَبُوْا بِقَوْلِ اِنَّهُ لَيْسَ بِسُنَّةٍ وَاجِبَةٍ، وَلَا فَضِيلَةٍ وَاِنَّمَا هِيَ اِبَاحَةٌ لَا حَتْمٌ وَّلَا فَضِيلَةٌ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوبشر واسطی -- خالد -- جریری -- ابوطفیل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: صفا اور مروہ کے درمیان سوار ہو کر (چکر لگانے میں) کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ کی قوم کے لوگ تو یہ بیان کرتے ہیں' یہ سنت ہے۔ انہوں نے فرمایا: وہ لوگ کچھ بات صحیح کہتے ہیں اور کچھ بات غلط کہتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے آپ نے صفا اور مروہ کا طواف کیا' تو اہل مکہ باہر نکل آئے' ان کی خواتین بھی باہر نکل آئیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاس موجود کسی شخص کو مارتے نہیں تھے۔

وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جا بھی نہیں رہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری منگوائی اور اس پر سوار ہو گئے۔

اگر اسے ترک کر دیا جاتا (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موقع ملتا) تو پیدل چل کے جانا آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ تھا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول کہ انہوں نے کچھ بات صحیح بیان کی ہے' اور کچھ بات غلط بیان کی ہے۔ اس سے مراد یہ ہے' انہوں نے یہ بات صحیح بیان کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ کے درمیان سوار ہو کر گئے تھے۔ انہوں نے یہ بات غلط بیان کی ہے' یہ نہ تو واجب ہونے کے اعتبار سے سنت ہے' اور نہ ہی فضیلت کے اعتبار سے سنت ہے' بلکہ یہ مباح ہونے کے طور پر ہے لازمی یا فضیلت کے اعتبار سے نہیں ہے۔

بَابُ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ بِالْمِحْجَنِ لِلطَّائِفِ الرَّاكِبِ

باب 215: سوار ہوکر طواف کرنے والے شخص کے لئے چھڑی کے ذریعے حجر اسود کا استلام کرنا

2780 - سندِ حدیث: ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- یونس -- ابن شہاب زہری -- عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اونٹ پر بیٹھ کر طواف کیا تھا۔ آپ اپنے ہاتھ میں موجود چھڑی کے ذریعے حجر اسود کا استلام کررہے تھے۔

2781 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ الْقَصْوَى يَوْمَ الْفَتْحِ لِيَسْتَلِمَ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبداللہ بن یزید مقری -- عبداللہ بن رجاء -- موسیٰ بن عقبہ -- عبداللہ بن دینار کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی قصویٰ پر بیٹھ کر' فتح مکہ کے دن خانہ کعبہ کا طواف کیا تھا اور آپ اپنے ہاتھ میں موجود چھڑی کے ذریعے حجر اسود کا استلام کررہے تھے۔

بَابُ تَقْبِيلِ طَرَفِ الْمِحْجَنِ إِذَا اسْتُلِمَ بِهِ الرُّكْنُ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هَذَا الْإِسْنَادِ

باب 216: جب آدمی چھڑی کے ذریعے حجر اسود کا استلام کرے تو اس کو چھڑی کو بوسہ دینا چاہئے

2781- وأخرجه الترمذي 3270 في التفسير: باب ومن سورة الحجرات، عن علي بن حجر، عن عبد الله بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، به . وقال: هذا حديث غريب لا نعرفه من حديث عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إلا من هذا الوجه، وعبد الله بن جعفر ضعيف وأخرجه ابن أبي حاتم كما في "تفسير ابن كثير 3/243"، والبغوي في "تفسيره 4/217-218 من طريقين عن موسى بن عبيدة، عن عبد الله بن دينار، به .وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد 3/343" مختصراً وقال: رواه ابو يعلى، وفيه موسى بن عبيدة، وهو ضعيف .وأخرجه أحمد 2/361 و 523-524، وأبو داوُد 5116 في الأدب: باب في التفاخر بالأحساب، من طرق عن هشام بن سعد، عن سعيد بن ابي سعيد المقبري، عن أبي هريرة . وهذا سند حسن .

بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو کیونکہ مجھے اس کی سند کے حوالے سے کچھ الجھن ہے

2782 - سندِحدیث: ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، ثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ الْعَدَنِيَّ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مُلَيْكٍ الْعَدَنِيُّ، ثَنَا اَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عَلٰى نَاقَتِهِ اَوْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ، وَهُوَ يَسْتَلِمُ بِمِحْجَنِهِ، وَيُقَبِّلُ طَرَفَ الْمِحْجَنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- سعید بن عبداللہ بن عبدالحکم -- حفص ابن عمر عدنی -- یزید بن ملیک عدنی -- ابوطفیل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی اونٹنی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آپ نے اپنی سواری پر بیٹھ کر بیت اللہ کا طواف کیا اور آپ اپنے ہاتھ میں موجود چھڑی کے ذریعے حجر اسود کا استلام کر رہے تھے۔ آپ چھڑی کے کنارے کو بوسہ دیدیتے تھے۔

2783 - سندِحدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيْ خَرَّبُوْذَ، حَدَّثَنِيْ اَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ، وَيَسْتَلِمُ الْاَرْكَانَ بِمِحْجَنِهِ قَالَ: وَاُرَاهُ يُقَبِّلُ طَرَفَ الْمِحْجَنِ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا فَطَافَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن سعید دارمی -- ابوعاصم -- ابوخربوذ -- ابوطفیل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنی سواری پر بیٹھ کر بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ اپنی چھڑی کے ذریعے ارکان کا استلام کر رہے تھے۔

راوی نے یہ بات بیان بھی کی ہے۔ میں نے آپ کو اپنی چھڑی کے کنارے کو بوسہ دیتے ہوئے بھی دیکھا پھر آپ صفا کی طرف تشریف لے گئے اور آپ نے اپنی سواری پر ہی صفا اور مروہ کا طواف کیا۔

بَابُ اِحْلَالِ الْمُعْتَمِرِ عِنْدَ الْفَرَاغِ مِنَ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

باب 217: صفا و مروہ کے درمیان سعی سے فارغ ہونے کے بعد عمرہ کرنے والے کا احرام کھول دینا

2784 - سندِحدیث: ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا، اَخْبَرَهُ ح، وثنا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا مَالِكٌ، يَعْنِي ابْنَ اَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

متنِ حدیث: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَهْلَلْنَا بِالْعُمْرَةِ فَطَافَ الَّذِيْنَ اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ

بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ حَلُّوا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --یونس بن عبدالاعلیٰ --ابن وہب-- مالک-- (یہاں تحویل سند ہے)-- فضل بن یعقوب--محمد بن جعفر--مالک--ابن انس--ابن شہاب زہری--عروہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے ہم نے عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا تو جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا انہوں نے بیت اللہ کا اور صفا ومروہ کا طواف کرنے کے بعد احرام کھول دیا۔

2785 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ، ثَنَا حَبِيبٌ وَهُوَ الْمُعَلِّمُ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يَجْعَلُوْهَا عُمْرَةً، ثُمَّ يَطُوفُوْنَ، ثُمَّ يُقَصِّرُوا اَوْ يَحْلِقُوا اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن ولید قرشی --عبدالوہاب ثقفی --حبیب معلم-- عطاء (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو یہ ہدایت کی کہ وہ اسے عمرے میں تبدیل کرلیں پھر وہ طواف کرلیں پھر وہ بال چھوٹے کریں اور سر منڈوالیں (اور احرام کھول دیں)

البتہ جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور ہو (یہ حکم اس کے لئے نہیں ہے)

بَابُ اِبَاحَةِ وَطِيءِ الْمُتَمَتِّعِ النِّسَاءَ مَا بَيْنَ الْاِحْلَالِ مِنَ الْعُمْرَةِ اِلَى الْاِحْرَامِ بِالْحَجِّ، وَاِنْ كَانَ مَا بَيْنَهُمَا قَرِيبًا

باب **218**: حج تمتع کرنے والے شخص کے لئے عمرے کا احرام کھول دینے کے بعد اور حج کا احرام باندھنے سے پہلے بیوی کے ساتھ صحبت کرنا جائز ہے' اگرچہ دونوں کے درمیان وقت کم ہو

2786 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ رَابِعٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا اَمَرَنَا اَنْ نَحِلَّ، فَقَالَ: اَحِلُّوْا وَاَصِيبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ اَنْ يُصِيبُوا النِّسَاءَ وَلٰكِنَّهُ اَحَلَّهُ لَهُمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار--محمد بن بکر-- ابن جریج --عطاء کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ ذوالحج کی چار تاریخ کی صبح مکہ مکرمہ تشریف لے آئے جب ہم لوگ مکہ آ گئے تو آپ نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم احرام کھول دیں آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ احرام کھول دو اور خواتین کے ساتھ صحبت کرلو۔

عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کے لئے یہ بات لازم قرار نہیں دی تھی کہ وہ خواتین کے ساتھ صحبت کرلیں بلکہ آپ نے یہ بات ان کے لئے جائز قرار دی تھی۔

بَابُ ذَبْحِ الْمُعْتَمِرِ وَنَحْرِهِ وَهَدْيِهِ حَيْثُ شَاءَ مِنْ مَكَّةَ

باب 219: عمرہ کرنے والا شخص اپنے قربانی کے جانور کو مکہ میں جہاں چاہے قربان یا ذبح کرسکتا ہے۔

2787 - سندِ حدیث: ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَحَدَّثَنِي أُسَامَةُ، ح وثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي أُسَامَةُ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيْقٌ وَّمَنْحَرٌ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان -- ابن وہب -- اسامہ (یہاں تحویل سند ہے) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- اسامہ -- عطاء بن ابورباح -- کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مکہ کا ہر راستہ گزرگاہ اور قربانی کی جگہ ہے''۔

بَابُ الْمُهِلَّةِ بِالْعُمْرَةِ تَقْدَمُ مَكَّةَ وَهِيَ حَائِضٌ

باب 220: عمرہ کرنے والی عورت کا حیض کی حالت میں مکہ میں آنا

2788 - سندِ حدیث: ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا، حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

متنِ حدیث: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ قَالَتْ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ، وَاَنَا حَائِضٌ، وَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ، وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: انْقُضِي رَاْسَكِ وَامْتَشِطِي، وَاَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ قَالَتْ: فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ اَرْسَلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ قَالَ: هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ كُنْتُ زَمَانًا يَتَخَالَجُ فِي نَفْسِي مِنْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ الَّتِي فِي خَبَرِ عَائِشَةَ، وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا انْقُضِي رَاْسَكِ، وَامْتَشِطِي وَكُنْتُ اَفْرَقُ اَنْ يَكُوْنَ فِي اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا بِذٰلِكَ دَلَالَةٌ عَلٰى صِحَّةِ مَذْهَبِ مَنْ خَالَفَنَا فِي هٰذِهِ الْمَسْاَلَةِ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَمَرَ عَائِشَةَ بِرَفْضِ الْعُمْرَةِ، ثُمَّ وَجَدْتُ الدَّلِيْلَ عَلٰى صِحَّةِ مَذْهَبِنَا، وَذٰلِكَ اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَرٰى اَنَّ الْمُعْتَمِرَ اِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ حَلَّ لَهُ جَمِيْعُ مَا يَحِلُّ لِلْحَاجِّ اِذَا رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، وَكَانَ يَحِلُّ لِعَائِشَةَ بَعْدَ دُخُوْلِهَا الْحَرَمَ نَقْضُ رَأْسِهَا، وَالِامْتِشَاطِ، حَدَّثَنَا بِالْخَبَرِ الَّذِيْ ذَكَرْتُ عَبْدُ الْجَبَّارِ ثَنَا سُفْيَانُ سَمِعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَالِكٍ يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَمَرَتْهَا اَنْ تَنْقُضَ شَعْرَهَا وَتَغْسِلَهُ، وَقَالَتْ: اِنَّ الْمُعْتَمِرَ اِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْحَاجِّ اِذَا رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

آراءِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَالَ الشَّافِعِيُّ اِنَّمَا اَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَتْرُكَ الْعَمَلَ بِعُمْرَةٍ مِنَ الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ لَا اَنْ تَرْفُضَ الْعُمْرَةَ، وَاَمَرَهَا اَنْ تُهِلَّ بِالْحَجِّ، فَتَصِيْرُ قَارِنَةً، وَهٰذَا عِنْدَ الشَّافِعِيِّ كَفِعْلِ ابْنِ عُمَرَ حِيْنَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ: مَا اَرٰى سَبِيْلَهُمَا اِلَّا وَاحِدًا، اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِيْ، فَقَرَنَ الْحَجَّ اِلَى الْعُمْرَةِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ لِلْعُمْرَةِ وَيَسْعٰى لَهَا فَصَارَ قَارِنًا، وَمَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا: هٰذِهٖ مَكَانُ الْعُمْرَةِ الَّتِيْ لَمْ يُمْكِنْكِ الْعَمَلُ لَهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ بَيَّنْتُ هٰذَا الْخَبَرَ فِي الْمَسْاَلَةِ الطَّوِيْلَةِ فِيْ تَاْلِيْفِ اَخْبَارِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاخْتِلَافِ اَلْفَاظِهِمْ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبد الاعلیٰ -- ابن وہب -- مالک -- ابن شہاب زہری -- عروہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

حجۃ الوداع کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے ہم نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب میں مکہ آئی تو مجھے حیض آ گیا۔ میں نے بیت اللہ کا طواف بھی نہیں کیا اور صفا اور مروہ کا طواف بھی نہیں کیا۔ میں نے اس بات کی شکایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بال کھول کر ان میں کنگھی کرلو اور حج کا احرام باندھ لو اور عمرے کو چھوڑ دو۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے ایسا ہی کیا جب ہم نے حج مکمل کر لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عبدالرحمٰن بن ابوبکر کے ہمراہ ''تنعیم'' بھیجا وہاں سے میں نے عمرہ کر لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے (پہلے والے) عمرے کی جگہ ہو گیا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ایک عرصے سے میرے ذہن میں روایت کے ان الفاظ کے حوالے سے الجھن تھی جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت میں ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

''تم اپنے بال کھول لو اور ان میں کنگھی کرلو''

مجھے یہ اندیشہ تھا کہ شاید اس معاملے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ ہدایت کرنا اس شخص کے موقف کے صحیح ہونے کی دلیل ہوگی' جس کا اس مسئلے کے بارے میں ہمارے ساتھ اختلاف پایا جاتا ہے۔

اور جو اس بات کا قائل ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ عمرے کو ترک کر دیں لیکن پھر مجھے اپنے موقف کے صحیح ہونے کی دلیل مل گئی اور وہ یہ کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کی قائل تھیں کہ عمرہ کرنے والا شخص جب حرم میں داخل

ہو تو جب وہ جمرہ عقبہ کی رمی کرے گا' تو اس کے لیے ہر وہ چیز حلال ہو جائے گی جو حاجیوں کے لئے حلال ہوتی ہے۔

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حرم کی حدود میں داخل ہونے کے بعد ان کے لئے یہ بات حلال ہوئی کہ وہ اپنے بال کھول کر ان میں کنگھی کر لیں۔

یہ روایت اس شخص نے ہمیں بیان کی ہے' جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔

عبدالجبار نے سفیان کے حوالے سے ابن جریج کے حوالے سے یوسف بن مالک کے حوالے سے عائشہ بنت طلحہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ اپنے بال کھول کر انہیں دھو لیں اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ فرمایا' عمرہ کرنے والا شخص جب حرم کی حدود میں داخل ہو جائے' تو اس حاجی کی مانند ہوتا ہے' جو جمرہ عقبہ کی رمی کر چکا ہو۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ عمرہ کے عمل طواف اور سعی کو ترک کر دیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ نہیں فرمایا تھا کہ وہ عمرے کو چھوڑ ہی دیں۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی تھی' وہ حج کا احرام باندھیں' تو اس صورت میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حج قران کرنے والی ہو گئی تھیں۔

(ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) تو اس صورت میں امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک ان کا طرز عمل وہی ہو گیا جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا اس وقت ہوا تھا جب انہوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا اور پھر یہ بات بیان کی تھی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان دونوں کا راستہ ایک ہی ہے۔ میں تم لوگوں کو گواہ بنا کر یہ کہہ رہا ہوں کہ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج کو بھی لازم کر لیا ہے' تو انہوں نے عمرے کا طواف کرنے سے پہلے اور اس کی سعی کرنے سے پہلے حج کو عمرے کے ساتھ ملا دیا تھا' تو اس صورت میں وہ حج قران کرنے والے ہو گئے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہنا:

''یہ تمہارے اس عمرے کی جگہ ہے' جس کے اعمال کو تم انجام نہیں دے سکی تھیں''۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میں نے یہ روایت ایک طویل مسئلے کے ضمن میں بیان کر دی ہے' جس میں حجۃ الوداع سے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نقل کردہ روایات اور ان کے لفظی اختلاف کو ایک جگہ جمع کیا ہے۔

بَابُ مَقَامِ الْقَارِنِ وَالْمُفْرِدِ بِالْحَجِّ وَالْإِحْرَامِ إِلَى يَوْمِ النَّحْرِ

باب 221: حج قران یا حج افراد کرنے والے شخص کا قربانی کے دن تک احرام کی حالت میں برقرار رہنا

2789 - سندِ حدیث: ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا، أَخْبَرَهُ ح، وثنا الْفَضْلُ بْنُ

يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ، ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- مالک -- (یہاں تحویل سند ہے) -- فضل بن یعقوب -- محمد بن جعفر -- مالک بن انس -- ابن شہاب زہری -- عروہ -- کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور موجود ہو وہ عمرے کے ہمراہ حج کا بھی احرام باندھ لے اور پھر اس وقت تک وہ احرام نہ کھولے جب تک وہ ان دونوں کا ایک ساتھ احرام نہیں کھولتا۔

2790 - سند حدیث: ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ بِشْرٍ الْعَبْدِيَّ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ عَلٰى أَنْوَاعٍ ثَلَاثَةٍ فَمِنَّا مَنْ أَحْرَمَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ مُفْرَدًا، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مُفْرَدَةٍ، فَمَنْ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ، فَلَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ مِمَّا حُرِّمَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَقْضِيَ مَنَاسِكَ الْحَجِّ، وَمَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مُفْرَدَةٍ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَقَدْ قَضٰى عُمْرَتَهُ حَتّٰى يَسْتَقْبِلَ حَجًّا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدہ بن عبداللہ خزاعی -- محمد ابن بشر عبدی -- محمد ابن عمر -- یحییٰ بن عبد الرحمن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ ہماری تین قسمیں تھیں' ہم میں سے کچھ لوگوں نے حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے کا احرام باندھ رکھا تھا۔ کچھ نے صرف حج کا احرام باندھا تھا اور کچھ نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

جس شخص نے عمرے اور حج کا احرام باندھا تھا اس کے لئے جو چیز حرام قرار دی گئی تھی وہ ان (چیزوں) کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوا جب تک اس نے مناسک حج ادا نہیں کر لیے۔

اور جس شخص نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا اس نے بیت اللہ کا طواف کرنے اور صفا و مروہ کی سعی کرنے کے بعد اپنا عمرہ مکمل کر لیا اور حج کے لئے نئے سرے سے احرام باندھا۔

بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ مَاشِيًا مِنْ مَكَّةَ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ عِيسَى بْنِ سَوَادَةَ هٰذَا

باب **222**: مکہ سے پیدل چل کے جا کر حج کرنے کی فضیلت بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو کیونکہ عیسیٰ بن سوادہ نامی راوی کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے

2791 - سندحدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ الْكِنْدِيُّ، ثَنَا عِيسَى بْنُ سَوَادَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ زَاذَانَ قَالَ

متن حدیث: مَرِضَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَرَضًا شَدِيدًا فَدَعَى وَلَدَهُ فَجَمَعَهُمْ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ حَجَّ مِنْ مَكَّةَ مَاشِيًا حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى مَكَّةَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ سَبْعَمِائَةِ حَسَنَةٍ، كُلُّ حَسَنَةٍ مِثْلُ حَسَنَاتِ الْحَرَمِ قِيلَ لَهُ مَا حَسَنَاتُ الْحَرَمِ قَالَ: بِكُلِّ حَسَنَةٍ مِائَةُ أَلْفِ أَلْفِ حَسَنَةٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--علی بن سعید بن مسروق کندی--عیسیٰ بن سوادہ--اسماعیل بن ابوخالد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: زاذان بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما انتہائی شدید بیمار ہو گئے تو انہوں نے اپنی اولاد کو بلوا کر انہیں اکٹھا کیا اور فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جو شخص مکہ سے پیدل چل کر جا کر حج کرے یہاں تک کہ واپس مکہ آ جائے' تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک قدم کے عوض اسے سات سو نیکیاں عطا کرتا ہے جن میں سے ہر ایک نیکی' حرم کی نیکیوں کی مانند ہوتی ہے۔

ان سے دریافت کیا گیا: حرم کی نیکیوں سے مراد کیا ہے' تو انہوں نے فرمایا: ایک نیکی کا بدلہ ایک سو ہزار' ہزار نیکیاں (یعنی دس کروڑ نیکیاں ہیں)

بَابُ عَدَدِ حَجِّ آدَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَصِفَةِ حَجِّهِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنَ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا

باب **223**: حضرت آدم کے کئے ہوئے حجوں کی تعداد اور ان کے حج کا طریقہ بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو کیونکہ قاسم بن عبدالرحمٰن نامی راوی کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے

2792 - سندحدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَزِيدَ بِعَبَّادَانَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا أَبُو حَازِمٍ، وَهُوَ نَبْتَلُ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: إِنَّ آدَمَ أَتَى الْبَيْتَ أَلْفَ آتِيَةٍ لَمْ يَرْكَبْ قَطُّ فِيهِنَّ مِنَ الْهِنْدِ عَلٰى رِجْلَيْهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن احمد بن یزید--محمد بن عبداللہ انصاری--قاسم بن عبدالرحمٰن--ابوحازم (جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں' کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حضرت آدم علیہ السلام ایک ہزار مرتبہ ہندوستان سے پیدل چل کر بیت اللہ شریف کی زیارت کے لئے تشریف لائے' اس دوران وہ کبھی بھی سوار نہیں ہوئے۔

بَابُ خُطْبَةِ الْإِمَامِ يَوْمَ السَّابِعِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ مَنَاسِكَهُمْ

باب 224: ذوالحج کی سات تاریخ کو حاکم وقت کا خطبہ دینا تاکہ وہ لوگوں کو مناسک حج کی تعلیم دے

2793 - قَرَأْتُ عَلَى أَحْمَدَ بْنِ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيِّ أَنَّ عَمْرَو بْنَ مُجَمِّعٍ أَخْبَرَهُمْ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ خَطَبَ النَّاسَ وَأَخْبَرَهُمْ بِمَنَاسِكِهِمْ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) احمد بن ابوسریج رازی -- عمرو بن مجمع -- موسیٰ بن عقبہ -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم ترویہ سے ایک دن پہلے لوگوں کو خطبہ دیا اور انہیں مناسک کی تعلیم دی۔

بَابُ إِهْلَالِ الْمُتَمَتِّعِ بِالْحَجِّ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ مِنْ مَكَّةَ

باب 225: حج تمتع کرنے والے شخص کا ترویہ کے دن مکہ سے احرام باندھنا

2794 - سندِ حدیث: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، ثنا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيَّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يُخْبِرُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: فَأَمَرَنَا بَعْدَمَا طُفْنَا أَنْ نَحِلَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِذَا أَرَدْتُمْ أَنْ تَنْطَلِقُوا إِلَى مِنًى فَأَهِلُّوا قَالَ فَأَهْلَلْنَا مِنَ الْبَطْحَاءِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن معمر -- محمد ابن بکر برسانی -- ابن جریج -- ابوزبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا تذکرہ کرتے ہوئے انہیں یہ بتایا:

ہمارے طواف کرنے کے بعد، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کی کہ ہم احرام کھول دیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم منیٰ کی طرف روانہ ہونے لگو' تو احرام باندھ لینا' (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) تو ہم نے بطحاء سے احرام باندھا۔

2795 - سندِ حدیث: ثنا بُنْدَارٌ، ثنا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ دَاوُدَ، ح ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى، ثنا دَاوُدُ، عَنْ أَبِي نَضْرٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ:

متن حدیث: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا طُفْنَا بِالْبَيْتِ قَالَ: اجْعَلُوهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ: فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ صَرَخْنَا بِالْحَجِّ وَانْطَلَقْنَا إِلَى مِنًى

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- ابن ابوعدی -- داؤد -- (یہاں تحویل سند ہے) -- اسحاق بن

ابراہیم بن حبیب بن شہید --- عبدالاعلیٰ --- داؤد --- ابونضر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے جب ہم نے بیت اللہ کا طواف کرلیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے عمرہ بنالو! البتہ جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو (اس کا حکم مختلف ہے)' تو ہم نے اسے عمرہ بنالیا' جب ترویہ کا دن آیا تو ہم نے حج کا تلبیہ پڑھنا شروع کیا اور منیٰ کی طرف روانہ ہوگئے۔

بَابُ وَقْتِ الْخُرُوْجِ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ مِنْ مَّكَّةَ اِلٰى مِنًى

باب 226: ترویہ کے ساتھ مکہ سے منیٰ کی طرف روانگی کا وقت

2796 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، فَقُلْتُ: اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَقِلْتَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ: بِمِنًى، قُلْتُ: فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ؟ قَالَ: بِالْاَبْطَحِ، ثُمَّ قَالَ: افْعَلْ كَمَا فَعَلَ اُمَرَاؤُكَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- ابوموسیٰ محمد بن مثنی --- اسحاق الازرق --- سفیان ثوری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: عبدالعزیز بن رفیع بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: آپ مجھے اس چیز کے بارے میں بتایئے جو آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یاد ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترویہ کے دن ظہر کی نماز کہاں ادا کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: منیٰ میں' میں نے دریافت کیا: روانگی کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کہاں ادا کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: ''ابطح'' میں' پھر انہوں (یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: تم اسی طرح کرو جیسے تمہارے حکمران کرتے ہیں۔

2797 - سندِ حدیث: ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ قَالُوا: ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ قَالَ:

متنِ حدیث: لَقِيتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَلٰى حِمَارٍ مُتَوَجِّهًا اِلٰى مِنًى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَقُلْتُ لَهُ: اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْيَوْمَ الظُّهْرَ؟ قَالَ: صَلّٰى حَيْثُ يُصَلِّيْ اُمَرَاؤُكَ، وَقَالَ ابْنُ هِشَامٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- یعقوب بن ابراہیم اور احمد بن منیع اور محمد بن ہشام --- ابوبکر بن عیاش کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: عبدالعزیز بن رفیع بیان کرتے ہیں:

ترویہ کے دن میری ملاقات حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہوئی' جو گدھے پر سوار تھے اور منیٰ کی طرف جا رہے تھے' میں نے ان سے دریافت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (آج کے) دن ظہر کی نماز کہاں ادا کی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں نماز ادا کی تھی جہاں تمہارے حکمران نماز ادا کرتے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ الصَّلَوَاتِ الَّتِيْ يُصَلِّي الْإِمَامُ وَالنَّاسُ بِمِنًى قَبْلَ الْغُدُوِّ اِلٰى عَرَفَةَ

باب 227: ان نمازوں کی تعداد کا تذکرہ' جسے امام اور لوگ منیٰ سے ''عرفہ'' کی طرف جانے سے پہلے منیٰ میں ادا کریں گے

2798 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مِنْ سُنَّةِ الْحَجِّ، وَقَالَ مَرَّةً: مِنْ سُنَّةِ الْإِمَامِ اَنْ يُصَلِّيَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْغُرُوْبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ بِمِنًى

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان -- یحییٰ -- قاسم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: حج کی سنت یہ ہے (ایک مرتبہ راوی نے یہ الفاظ نقل کیے) امام (حکمران) کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور فجر (کی نمازیں) منیٰ میں ادا کرے۔

2799 - سندِ حدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ، ثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، ثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ الْبَجَلِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى خَمْسَ صَلَوَاتٍ بِمِنًى

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن منصور رمادی -- اسود بن عامر -- ابوکریب یحییٰ بن مہلب بجلی -- اعمش -- حکم -- مقسم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں پانچ نمازیں ادا کی تھیں۔

منیٰ میں پوری نماز پڑھی جائے گی یا قصر نماز پڑھی جائے گی؟

امام مالک' امام اوزاعی اور اسحاق بن راہویہ اس بات کے قائل ہیں' اہل مکہ اور مکہ میں آکر مقیم ہونے والے لوگ منیٰ اور میدان عرفات میں قصر نماز پڑھیں گے' کیونکہ اس مقام پر قصر نماز ادا کرنا سنت ہے۔ البتہ جو لوگ منیٰ یا عرفات کے رہائشی ہوں وہ پوری نماز ہی پڑھیں گے۔

امام ابوحنیفہ' امام شافعی' امام احمد بن حنبل اس بات کے قائل ہیں' جو شخص مسافر ہونے کی وجہ سے قصر نماز پڑھتا ہے وہ قصر نماز پڑھے گا' اور جو شرعی طور پر مسافر شمار نہیں ہوتا' یعنی اس کے سفر کی مسافت مخصوص شرعی مقدار سے کم ہے' یا اس نے شرعی حکم کے مطابق مقیم ہونے کی نیت کی ہوئی ہے' وہ منیٰ اور عرفات میں پوری نماز پڑھے گا۔

بَابُ وَقْتِ الْغُدُوِّ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ

باب 228: منٰی سے ''عرفہ'' کی طرف روانہ ہونے کا وقت

2800 - سندِحدیث: ثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ يَحْيٰى، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ:

متن حدیث: مِنْ سُنَّةِ الْحَجِّ اَنْ يُصَلِّيَ الْإِمَامُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ وَالصُّبْحَ بِمِنًى، ثُمَّ يَغْدُو اِلٰى عَرَفَةَ فَيَقِيلُ حَيْثُ قَضٰى لَهٗ حَتّٰى اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ خَطَبَ النَّاسَ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، ثُمَّ وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ حَتّٰى تَغِيبَ الشَّمْسُ، ثُمَّ يَفِيضَ فَيُصَلِّيْ بِالْمُزْدَلِفَةِ اَوْ حَيْثُ قَضَى اللّٰهُ، ثُمَّ يَقِفَ بِجَمْعٍ حَتّٰى اِذَا اَسْفَرَ دَفَعَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، فَاِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الْكُبْرٰى حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ حُرِّمَ عَلَيْهِ اِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيبَ حَتّٰى يَزُوْرَ الْبَيْتَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- یحییٰ -- قاسم بن محمد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

حج کی سنت یہ ہے کہ امام (حکمران) منیٰ میں ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور فجر کی نمازیں ادا کرے۔ پھر جہاں اس کے نصیب میں ہو' آرام کرے' یہاں تک کہ جب سورج ڈھل جائے' تو وہ لوگوں کو خطبہ دے' پھر وہ ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرے' پھر وہ عرفات میں وقوف کرے' یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے' پھر وہ روانہ ہو اور مزدلفہ میں یا جہاں اللہ تعالیٰ (نے اس کے نصیب میں لکھا ہو) وہاں نماز ادا کرے' پھر وہ مزدلفہ میں وقوف کرے' یہاں تک کہ جب صبح ہو جائے تو وہ سورج نکلنے سے پہلے روانہ ہو جائے' جب وہ جمرہ کبریٰ کی رمی کر لے گا' تو اس کے لئے ہر وہ چیز حلال ہو جائے گی' جو اس کے لئے حرام تھی' صرف خواتین اور خوشبو کا حکم مختلف ہے۔ یہاں تک کہ وہ بیت اللہ کی زیارت کر لے۔

2801 - سندِحدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ:

متن حدیث: سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ: مِنْ سُنَّةٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَرُبَّمَا اخْتَلَفَا فِي الْحَرْفِ وَالسِّنِّ، وَقَالَ: فَقَدْ حَلَّ لَهٗ مَا حُرِّمَ عَلَيْهِ اِلَّا النِّسَاءَ حَتّٰى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَهٰذَا هُوَ الصَّحِيحُ اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ خَلَا النِّسَاءَ؛ لِاَنَّ

عرفہ کے دن میدان عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔

امام مالک' امام ابو یوسف' امام محمد اور امام شافعی کے نزدیک عرفات اور مزدلفہ میں' مطلق طور پر' دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا جائز ہے' خواہ وہ نمازیں امام کی اقتداء میں ادا کی جائیں' یا امام کی اقتداء میں نہ ہوں۔

امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک دو نمازیں ایک ساتھ صرف اس صورت میں ادا کی جا سکتی ہیں' جب انہیں امام کی اقتداء میں ادا کیا جائے۔

عَائِشَةَ عَنْ أَنَّهَا طَيَّبَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نُزُولِ الْبَيْتِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن ولید-- یزید ابن ہارون-- یحییٰ بن سعید-- قاسم بن محمد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: یہ سنت ہے۔

(بعض اوقات دونوں راویوں نے کچھ الفاظ مختلف نقل کیے ہیں) انہوں نے کہا: تو اس کے لئے ہر وہ چیز حلال ہو جائے گی جو اس کے لئے حرام تھی البتہ خواتین (یعنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے کا حکم مختلف ہے) وہ اس وقت تک حلال نہیں ہوگا۔ جب تک وہ بیت اللہ کا طواف نہیں کر لیتا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) صحیح یہ ہے جب وہ جمرہ کی رمی کر لے گا تو عورتوں کے علاوہ ہر چیز اس کے لئے حلال ہو جائے گی کیونکہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیت اللہ کی طرف تشریف لے جانے سے پہلے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی تھی۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ السُّنَّةَ الْغُدُوُّ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَاتٍ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ لَا قَبْلَهُ

باب 229: اس بات کا بیان کہ سنت یہ ہے آدمی منیٰ میں عرفات کی طرف سورج نکلنے کے بعد جائے اس سے پہلے نہ جائے

2802 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، وَقَالَ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ، ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، وَاَمَرَ بِقُبَّةٍ لَهُ مِنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةٍ، فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ، فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةٍ فَنَزَلَ بِهَا

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ-- عبداللہ بن محمد نفیلی-- حاتم بن اسماعیل-- جعفر-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں:

امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے (اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر ہے جس میں وہ یہ بیان کرتے ہیں:) ترویہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر (منیٰ تشریف لائے وہاں) آپ نے ہمیں ظہر عصر مغرب عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھائیں پھر آپ تھوڑی دیر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ سورج نکل آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وادی نمرہ میں بالوں سے بنا ہوا خیمہ لگا دیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

روانہ ہوئے' یہاں تک کہ آپ عرفہ آگئے' آپ نے خیمہ لگایا ہوا پایا' تو آپ نے وہاں پڑاؤ کیا۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ مُحَمَّدًا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّمَا اتَّبَعَ خَلِيْلَ اللّٰهِ فِيْ غُدُوِّهِ مِنْ مِنًى حِيْنَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ، اِذْ قَدْ اُمِرَ بِاتِّبَاعِهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ) (الانعام: 90)، وَابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَدْ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

باب 230: اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے سورج نکلنے کے بعد منیٰ سے روانہ ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریقے کی پیروی کی ہے

کیونکہ نبی اکرم ﷺ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریقے کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے' کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''یہ وہ لوگ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا کی ہے' تم ان کی ہدایت کی پیروی کرو۔''

ابن ابی ملیکہ نامی راوی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

2803 - سندِ حدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِيْ ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، ح وثنا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، وَزِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ اَبُوْ هَاشِمٍ، وَمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالُوْا: ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: اِنِّيْ مُصَفِّفٌ مِنَ الْاَهْلِ وَالْحُمُوْلَةِ، اِنَّمَا حُمُوْلَتُنَا هٰذِهِ الْحُمُرُ الدَّبَّانَةُ، اَفَاُفِيضُ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ؟ فَقَالَ: اَمَّا اِبْرَاهِيْمُ فَاِنَّهُ بَاتَ بِمِنًى، حَتّٰى اَصْبَحَ وَطَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ سَارَ اِلٰى عَرَفَةَ حَتّٰى نَزَلَ مَنْزِلَهُ مِنْهَا وَقَالَ مُؤَمَّلٌ: مَنْزِلَهُ مِنْ عَرَفَةَ، وَقَالُوْا: ثُمَّ رَاحَ فَوَقَفَ مَوْقِفَهُ مِنْهُ، وَقَالَ مُؤَمَّلٌ: مِنْهَا، وَقَالُوْا: حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ اَفَاضَ فَاَتٰى جَمْعًا قَالَ زِيَادٌ: فَنَزَلَ مَنْزِلَهُ مِنْهُ، وَقَالَ مُؤَمَّلٌ: مِنْهَا، وَقَالُوْا: ثُمَّ بَاتَ بِهٖ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ الْمُعَجَّلَةِ، وَقَفَ حَتّٰى اِذَا كَانَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ الْمُسْفِرَةِ اَفَاضَ فَتِلْكَ مِلَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ وَقَدْ اُمِرَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَّبِعَهُ هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ عُلَيَّةَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حماد ابن زید -- ایوب (یہاں تحویلِ سند ہے) -- یعقوب دورقی اور زیاد بن ایوب ابو ہاشم اور مؤمل بن ہشام -- اسماعیل -- ایوب -- ابن ابو ملیکہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا: میرے ساتھ بال بچے اور بار برداری کے جانور ہیں' بار برداری کے لئے ہمارے پاس صرف یہ گدھے ہیں' تو کیا میں رات میں ہی مزدلفہ سے روانہ ہو جاؤں؟ حضرت عبداللہ نے فرمایا: جہاں تک حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تعلق ہے' تو انہوں نے منیٰ میں رات بسر کی تھی۔ یہاں تک کہ جب صبح ہوئی اور سورج کا کنارہ نکل آیا' تو وہ عرفہ کی طرف روانہ ہوئے' یہاں تک کہ انہوں نے وہاں اپنی جگہ پر پڑاؤ کیا' (مؤمل نامی راوی نے یہ لفظ نقل کئے ہیں) عرفہ میں اپنی جگہ پر پڑاؤ کیا۔ پھر وہ روانہ ہوئے اور انہوں نے وقوف کے مقام پر وقوف کیا۔ (یہاں مؤمل نے ایک لفظ

مختلف نقل کیا) پھر انہوں نے وہاں رات بسر کی۔ یہاں تک صبح کی نماز جلدی ادا کی' پھر وہ یہاں ٹھہرے رہے' یہاں تک کہ روشنی ہو گئی تو وہ واپس روانہ ہوئے۔

یہ تمہارے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے' اور تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی پیروی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي سُمِّيَتْ لَهَا عَرَفَةُ عَرَفَةَ مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ جِبْرِيلَ قَدْ اَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا الْمَنَاسِكَ كَمَا اَرَى اِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمٰنِ

باب 231: اس علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے ''عرفہ'' کو ''عرفہ'' کا نام دیا گیا

اور اس بات کی دلیل کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مناسک حج اسی طرح کر کے دکھائے تھے' جس طرح انہوں نے رحمٰن کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کر کے دکھائے تھے۔

2804 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا ابْنُ اَبِي لَيْلَى، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:

متنِ حدیث: اَتَى جِبْرِيلُ اِبْرَاهِيمَ يُرِيهِ الْمَنَاسِكَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، وَقَالَ: ثُمَّ دَفَعَ بِهِ حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ فَقَالَ لَهُ: اَعْرِفِ الْاٰنَ، وَاَرَاهُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا، وَفَعَلَ ذٰلِكَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان-- ابن ابولیلیٰ-- ابن ابوملیکہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت جبرائیل علیہ السلام' حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے' تاکہ انہیں مناسک (کر کے) دکھائیں۔ (اس کے بعد راوی نے طویل حدیث نقل کی ہے' جس میں یہ ذکر ہے) پھر وہ وہاں سے روانہ ہوئے' یہاں تک کہ انہوں نے جمرہ کی رمی کر لی۔

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا: آپ اب انہیں جان لیں' حضرت جبرائیل نے انہیں تمام مناسک (کر کے) دکھا دیے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا۔

بَابُ ذِكْرِ التَّخْيِيرِ بَيْنَ التَّلْبِيَةِ وَبَيْنَ التَّكْبِيرِ فِي الْغُدُوِّ مِنْ مِنًى اِلَى عَرَفَةَ

باب 232: منیٰ سے ''عرفہ'' کی طرف جاتے ہوئے تلبیہ پڑھنے یا تکبیر کہنے میں اختیار ہونے کا تذکرہ

2805 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُو عَمَّارٍ الْحَسَنُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِنًى اِلَى عَرَفَاتٍ، مِنَّا الْمُلَبِّي، وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِمَّنْ رَوَى هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ تَابَعَ ابْنَ نُمَيْرٍ فِيْ اِدْخَالِهِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ، وَقَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذَا الْخَبَرِ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوعمار حسن بن حریث -- عبداللہ بن نمیر -- یحییٰ بن سعید -- عبداللہ بن ابوسلمہ -- عبداللہ بن عبداللہ بن عمر -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ سے عرفات آئے' ہم میں سے کچھ لوگ تلبیہ پڑھ رہے تھے اور کچھ لوگ تکبیر پڑھ رہے تھے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے' جس نے یحییٰ بن سعید سے یہ روایت نقل کرنے میں' ابن نمیر کی متابعت کی ہو' اور اس کی سند میں عبداللہ بن عبداللہ بن عمر کو داخل کیا ہو۔

میں نے اس روایت کے طرق کتاب ''الکبیر'' میں نقل کر دیے ہیں۔

بَابُ التَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّلْبِيَةِ فِي الْغُدُوِّ مِنْ مِنًى اِلَى عَرَفَةَ

باب 233: منیٰ سے ''عرفہ'' کی طرف جاتے ہوئے تکبیر کہتے ہوئے ''لا الٰہ الا اللہ'' یا تلبیہ پڑھنے (کا حکم)

2806 - سندِ حدیث: ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، اَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ سَخْبَرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: غَدَوْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ مِنًى اِلَى عَرَفَةَ، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رَجُلًا آدَمَ، لَهُ ضَفِيْرَانِ، عَلَيْهِ مَسْحَةُ اَهْلِ الْبَادِيَةِ، وَكَانَ يُلَبِّي، فَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ غَوْغَاءٌ مِنْ غَوْغَاءِ النَّاسِ: يَا اَعْرَابِيُّ، اِنَّ هٰذَا لَيْسَ بِيَوْمِ تَلْبِيَةٍ، اِنَّمَا هُوَ تَكْبِيْرٌ قَالَ: فَعِنْدَ ذٰلِكَ الْتَفَتَ اِلَيَّ، وَقَالَ: اَجَهِلَ النَّاسُ اَمْ نَسُوا؟ وَالَّذِيْ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ لَقَدْ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِنًى اِلَى عَرَفَةَ، فَمَا تَرَكَ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ الْعَقَبَةَ، اِلَّا اَنْ يَخْلِطَهَا بِتَهْلِيْلٍ اَوْ تَكْبِيْرٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- نصر بن علی جہضمی -- صفوان بن عیسیٰ -- حارث بن عبدالرحمٰن بن ابوذباب -- مجاہد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابن سخبرہ بیان کرتے ہیں:

میں' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ منیٰ سے عرفہ کی طرف روانہ ہوا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ گندمی رنگت کے آدمی تھے' انہوں نے دونوں طرف زلفیں رکھی ہوئی تھیں' دیکھنے میں وہ دیہاتی محسوس ہوتے تھے' وہ تلبیہ پڑھنے لگے' تو کچھ لوگ شور مچانے لگے' اے دیہاتی! یہ تلبیہ پڑھنے کا دن نہیں ہے' تکبیر پڑھنے کا دن ہے۔ راوی کہتے ہیں: اس وقت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: کیا لوگ اس سے ناواقف ہیں یا وہ بھول گئے ہیں؟ اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ سے عرفہ کی طرف روانہ ہوا' تو آپ نے جمرہ عقبہ کی رمی کرنے تک تلبیہ پڑھنا ترک نہیں کیا البتہ آپ کبھی اس میں تہلیل اور تکبیر شامل کر لیتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ خُطْبَةِ الْإِمَامِ بِعَرَفَةَ، وَوَقْتِ الْخُطْبَةِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ

باب **234**: عرفہ میں امام کا خطبہ دینا اور اس دن میں خطبہ کا وقت

2807 - قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ خَبَرِ ابْنِ الزُّبَيْرِ: حَتّٰى إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ خَطَبَ النَّاسَ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے منقول روایت میں یہ مذکور ہے' یہاں تک کہ جب سورج ڈھل گیا' تو انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا' پھر ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں۔

بَابُ صِفَةِ الْخُطْبَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ

باب **235**: عرفہ کے دن خطبہ دینے کا طریقہ

2808 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَا: ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ مُوْسَى بْنِ زِيَادِ بْنِ حِزْيَمٍ السَّعْدِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ حِزْيَمِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:

متنِ حدیث: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خِطْبَتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: اِعْلَمُوْا اَنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، وَكَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ هٰذَا، وَكَحُرْمَةِ بَلَدِكُمْ هٰذَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن حجر سعدی اور یوسف بن موسیٰ -- جریر -- مغیرہ -- موسیٰ بن زیاد بن حزیم سعدی -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں) حضرت حزیم بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

حجۃ الوداع کے موقعہ پر' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو' عرفہ کے دن خطبے میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''تم لوگ یہ بات جان لو! تمہاری جانیں' تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے کے لئے اسی طرح قابل احترام ہیں' جس طرح آج کا یہ دن قابل احترام ہے' یہ مہینہ قابل احترام ہے اور یہ شہر قابل احترام ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا خَطَبَ بِعَرَفَةَ رَاكِبًا لَا نَازِلًا بِالْاَرْضِ

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ زَيْدِ بْنِ هَارُوْنَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ: خَطَبَ النَّاسَ بِعَرَفَةَ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

باب **236**: اس بات کا بیان کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''عرفہ'' میں سوار ہو کر خطبہ دیا تھا۔ زمین پر اتر کر نہیں دیا تھا

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) زید بن ہارون نے' اپنی سند کے ساتھ قاسم کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عبداللہ

بن زبیر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: انہوں نے عرفہ میں لوگوں کو خطبہ دیا' پھر انہوں نے پڑاؤ کیا' اور ظہر و عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں۔

2809 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثَنَا يَزِيدُ، ح وثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ فَأَجَازَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ، فَرُحِلَتْ لَهُ فَرَكِبَ حَتَّى أَتَى بَطْنَ الْوَادِي، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا وَإِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ، وَدِمَاءَ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ، وَأَوَّلُ دَمٍ أَضَعُهُ دِمَاؤُنَا: دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ، وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ، وَأَوَّلُ رِبًّا أَضَعُهُ رِبَانَا رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؛ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ اتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ، فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللَّهِ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ، وَإِنَّ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ، فَإِنْ فَعَلْنَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ، وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللَّهِ، وَأَنْتُمْ مَسْئُولُونَ عَنِّي مَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟ فَقَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ، وَنَصَحْتَ لِأُمَّتِكَ، وَقَضَيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ، فَقَالَ بِأُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ، وَيَنْكُسُهَا إِلَى النَّاسِ اللَّهُمَّ اشْهَدْ، اللَّهُمَّ اشْهَدْ "

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ بَيَّنْتُ فِي كِتَابِ النِّكَاحِ أَنَّ قَوْلَهُ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ، إِنَّمَا أَرَادَ وَطْءَ الْفِرَاشِ بِالْأَقْدَامِ، كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسْ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَفِرَاشُ الرَّجُلِ تَكْرِمَتُهُ وَلَمْ يُرِدْ مَا يَتَوَهَّمُهُ الْجُهَّالُ إِنَّمَا أَرَادَ وَطْءَ الْفُرُوجِ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن ولید-- یزید (یہاں تحویلِ سند ہے) --محمد بن یحییٰ-- عبداللہ بن محمد نفیلی-- حاتم بن اسماعیل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے' (اس کے بعد راوی نے حدیث ذکر کی)

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے' یہاں تک کہ آپ عرفہ تشریف لائے' جب سورج غروب ہوگیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی قصواء پر پالان رکھ دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوکر وادی کے نشیبی حصے میں تشریف لائے' آپ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تمہاری جانیں' تمہارے اموال ایک دوسرے کے لئے اسی طرح قابلِ احترام ہیں' جس طرح آج کا دن اس مہینے میں اور اس شہر میں قابلِ احترام ہے' خبردار! زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھنے والی ہر

چیز میرے ان دو پاؤں کے نیچے ہے' زمانہ جاہلیت کے قتل کے مقدمات ختم کیے جاتے ہیں۔ سب سے پہلے میں اپنے (خاندان) کے قتل کا مقدمہ ختم کرتا ہوں' جو ربیعہ بن حارث کے صاحبزادے کا خون ہے' جو بنو سعد میں دودھ پیتے بچے تھے' اور ہذیل قبیلے کے لوگوں نے انہیں قتل کر دیا تھا' زمانہ جاہلیت کے سود کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ سب سے پہلے میں ہمارے (خاندان) کے سود کو کالعدم قرار دیتا ہوں' جو حضرت عباس بن عبدالمطلب نے وصول کرنا تھا' وہ سارے کا سارا کالعدم ہے۔ خواتین کے بارے میں تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو' کیونکہ تم نے اللہ تعالیٰ کی امانت کے ذریعے انہیں حاصل کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلمے کے ذریعے ان کی شرمگاہوں کو حلال کیا ہے۔ تمہارا ان پر یہ حق ہے' وہ تمہارے بچھونے پر کسی ایسے شخص کو نہ بیٹھنے دیں جسے تم پسند نہ کرتے ہو اور اگر وہ ایسا کریں' تو تم انہیں اس طرح مارنا جو زیادہ تکلیف دہ نہ ہو اور ان پر تم پر یہ حق ہے' تم انہیں مناسب طریقے سے خوراک اور لباس فراہم کرو۔ میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ تم اس کے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ اگر تم اسے مضبوطی سے تھام کر رکھو گے وہ اللہ کی کتاب ہے تم لوگوں سے میرے بارے میں دریافت کیا جائے گا' تو تم لوگ کیا جواب دو گے تو ان لوگوں نے عرض کی: ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں' آپ نے اپنے پروردگار کے پیغامات کی تبلیغ کر دی ہے' اور اپنی امت کی خیر خواہی کر دی ہے آپ کے ذمے جو لازم تھا اس فرض کو ادا کر دیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی کے ذریعے آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اور پھر اسے لوگوں کی طرف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے اللہ تو گواہ ہو جا۔ اے اللہ تو گواہ ہو جا۔''

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں نے کتاب النکاح میں یہ بات بیان کر دی ہے' نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ ''وہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ بیٹھنے دے جسے تم پسند نہیں کرتے ہوئے۔''

اس سے مراد پاؤں کے ذریعے بستر کو روندنا ہے' جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم اس کی اجازت کے بغیر اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر نہ بیٹھو اور آدمی کا بچھونا اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ ہوتا ہے۔''

اس سے مراد یہ نہیں ہے' جیسا کہ بعض ناواقف لوگ یہ سمجھے ہیں' اس سے مراد شرمگاہ میں صحبت کرنا ہے۔

بَابُ قَصْرِ الْخُطْبَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ

باب 237: عرفہ کے دن مختصر خطبہ دینا

2810 - سندِ حدیث: ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

متنِ حدیث: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، جَاءَ لِلْحَجَّاجِ بْنِ يُوْسُفَ يَوْمَ عَرَفَةَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ، وَاَنَا مَعَهُ، فَقَالَ: الرَّوَاحُ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ، فَقَالَ: هٰذِهِ السَّاعَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ سَالِمٌ: فَقُلْتُ لِلْحَجَّاجِ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ اَنْ تُصِيْبَ الْيَوْمَ السُّنَّةَ فَاقْصِرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الصَّلَاةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: صَدَقَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --یونس بن عبدالاعلیٰ --ابن وہب-- مالک --ابن شہاب زہری --سالم بن عبداللہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ''عرفہ'' کے دن سورج ڈھلنے کے بعد حجاج بن یوسف کے پاس آئے (جو وہاں کا گورنر تھا) میں اس وقت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا انہوں نے فرمایا: روانہ ہو جاؤ اگر تم سنت پر عمل کرنا چاہتے ہو اس نے دریافت کیا: اس وقت؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں۔

سالم بیان کرتے ہیں: میں نے حجاج سے کہا: اگر تم آج سنت پر عمل کرنا چاہتے ہو تو خطبے کو مختصر رکھنا اور نماز جلدی ادا کر لینا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے۔

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ، وَالْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ لَهُمَا

باب 238: عرفہ میں ظہر اور عصر کی نماز ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ اکٹھی ادا کرنا

2811 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ الْكِنْدِيُّ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَاتٍ بِاَذَانٍ وَاِقَامَتَيْنِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ بِاَذَانٍ وَاِقَامَتَيْنِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن سعید بن مسروق کندی --حفص بن غیاث کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام جعفر صادق رحمہ اللہ اپنے والد (امام محمد باقر رحمہ اللہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں جبکہ ''مزدلفہ'' میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ایک ساتھ ادا کی تھیں۔

بَابُ تَرْكِ التَّنَفُّلِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اِذَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا بِعَرَفَةَ، وَوَقْتِ الرَّوَاحِ اِلَى الْمَوْقِفِ

باب 239: جب ''عرفہ'' میں ظہر اور عصر کی نماز کو ایک ساتھ ادا کیا جائے تو ان کے درمیان نفل نہ پڑھنا اور موقف کی طرف روانہ ہونے کا وقت

2812 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ: فَخَطَبَ، ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ، ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ، لَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا، ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى اَتَى الْمَوْقِفَ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- عبداللہ بن محمد نفیلی -- حاتم بن اسماعیل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ جس میں یہ الفاظ ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی۔

پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ادا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان کوئی اور نماز ادا نہیں کی۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم قصویٰ اونٹنی پر سوار ہو کر موقف تشریف لے آئے۔

بَابُ التَّهْجِيرِ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ، وَتَرْكُ تَأْخِيرِ الصَّلَاةِ بِهَا

باب 240: عرفہ کے دن نماز جلدی ادا کرنا، اور نماز میں تاخیر کو ترک کرنا

2813 - سندِ حدیث: ثَنَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمًا، اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُصَلِّي بِاَهْلِ مَكَّةَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ، ثُمَّ يَقُومُونَ فَيُتِمُّونَ صَلَاتَهُمْ، وَاَنَّ سَالِمًا قَالَ لِلْحَجَّاجِ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ الْحَجَّاجُ، فَكَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَنْ يُرِيَهُ كَيْفَ يَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ قَالَ سَالِمٌ: فَقُلْتُ لِلْحَجَّاجِ: اِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلَاةِ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: صَدَقَ، وَاَنَّهُمْ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ: اَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: اِنَّمَا يَتَّبِعُونَ سُنَّتَهُ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عیسیٰ بن ابراہیم غافقی -- ابن وہب -- یونس -- ابن شہاب زہری -- سالم -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (حج کے موقع پر) اہل مکہ کو دو رکعات نماز پڑھانے کے بعد سلام پھیر دیتے تھے' پھر وہ لوگ کھڑے ہو کر باقی نماز ادا کر لیتے تھے۔

جس سال حجاج' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر حملے کے لیے آیا تھا اس سال سالم نے حجاج سے کہا، اس نے پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بات کر لی تھی کہ اسے عرفات میں کیا کرنا چاہئے۔ سالم کہتے ہیں میں نے حجاج سے کہا: اگر تم سنت پر عمل کرنا چاہتے ہو' تو ''عرفہ'' کے دن میں نماز جلدی ادا کر لینا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے۔ وہ لوگ (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) "عرفہ" کے دن سنت کے طور پر ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے سالم سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا تو انہوں نے جواب دیا: وہ لوگ (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کیا کرتے تھے۔

بَابُ تَعْجِيلِ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

باب 241: عرفہ میں وقوف میں جلدی کرنا

2814 - سندِ حدیث: ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا اَشْهَبُ، عَنْ مَالِكٍ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ اِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ يُوْسُفَ يَاْمُرُهُ اَنْ لَّا يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِيْ اَمْرِ الْحَجِّ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ جَاءَهُ ابْنُ عُمَرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ، وَاَنَا مَعَهُ، فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِهِ، اَيْنَ هٰذَا؟ فَخَرَجَ اِلَيْهِ الْحَجَّاجُ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ، فَقَالَ لَهُ: مَا لَكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: الرَّوَاحَ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ، فَقَالَ: نَعَمْ اُفِيْضُ عَلَيَّ مَاءً، ثُمَّ اَخْرُجُ اِلَيْكَ، فَانْتَظَرَهُ حَتّٰى خَرَجَ فَسَارَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَبِيْ، فَقُلْتُ لَهُ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ اَنْ تُصِيْبَ السُّنَّةَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ، وَعَجِّلِ الْوُقُوْفَ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلَى ابْنِ عُمَرَ كَيْمَا يَسْمَعَ ذٰلِكَ مِنْهُ، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ: صَدَقَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- اشہب -- مالک -- ابن شہاب -- سالم بن عبداللہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو خط لکھا اور اسے یہ حکم دیا' وہ حج کے معاملات میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مخالفت نہ کرے جب "عرفہ" کا دن آیا' تو سورج ڈھلنے کے بعد حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہ حجاج کے پاس آئے میں اس وقت ان کے ساتھ تھا۔

انہوں نے اس کے خیمے کے پاس کھڑے ہو کر بلند آواز میں دریافت کیا: وہ کہاں ہے' تو حجاج نکل کر باہر ان کے پاس آ گیا۔ اس نے زرد رنگ کی چادر اوڑھی ہوئی تھی اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن آپ کیا چاہتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: روانہ ہو جاؤ اگر تم سنت پر عمل کرنا چاہتے ہو۔

وہ بولا: میں اپنے اوپر کچھ پانی بہا کر پھر آپ کے پاس آتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کا انتظار کرتے رہے' یہاں تک کہ وہ باہر نکل آیا اور میرے اور میرے والد کے درمیان چلنے لگا۔

میں نے اس سے کہا: اگر تم سنت پر عمل کرنا چاہتے ہو تو خطبہ مختصر دینا اور وقوف جلدی کرنا تو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھنا شروع کر دیا تا کہ ان کی زبانی بھی یہی بات سن لے جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات ملاحظہ فرمائی تو ارشاد فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے۔

بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ، وَالرُّخْصَةِ لِلْحَاجِّ اَنْ يَّقِفُوْا حَيْثُ شَائُوا مِنْهُ، وَجَمِيْعُ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ

باب 242: عرفہ میں وقوف کرنا اور حاجیوں کو اس بات کی اجازت ہے وہ "عرفہ" میں جہاں چاہیں وقوف کر لیں کیونکہ تمام "عرفہ" وقوف کرنے کی جگہ ہے

2815 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا جَعْفَرٌ، ثَنَا اَبِىْ قَالَ:

متنِ حدیث: اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ: وَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- یحییٰ بن سعید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرے والد (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) نے یہ بات بتائی ہے ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "عرفہ" میں وقوف کیا اور ارشاد فرمایا: میں نے یہاں وقوف کیا ہے "عرفہ" سارے کا سارا وقوف کی جگہ ہے۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْوُقُوْفِ بِعُرَنَةَ

باب 243: عرنہ میں وقوف کرنے کی ممانعت

2816 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادٍ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِىْ مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: " اِرْفَعُوا عَنْ بَطْنِ عُرَنَةَ وَارْفَعُوا عَنْ بَطْنِ مُحَسِّرٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ-- محمد بن کثیر عبدی-- سفیان بن عیینہ-- زیاد ابن سعد ابوزبیر --ابومعبد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

تم لوگ "عرنہ" کے نشیبی علاقے سے بلندی پر رہو اور "وادیٔ محسر" کے نشیبی علاقے سے بلندی پر رہو۔ (یعنی ان کی حدود میں داخل نہ ہونا)

2817 - فَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث: كَانَ يُقَالُ: ارْتَفِعُوا عَنْ مُحَسِّرٍ وَارْتَفِعُوا عَنْ عُرَنَاتٍ اَمَّا قَوْلُهُ الْعُرَنَاتُ فَالْوُقُوفُ بِعُرَنَةَ اَلَّا يَقِفُوا بِعُرَنَةَ وَاَمَّا قَوْلُهُ عَنْ مُحَسِّرٍ فَالنُّزُولُ بِجَمْعٍ اَیْ لَا تَنْزِلُوا مُحَسِّرًا

2817-ف عبداللہ بن ہاشم -- یحییٰ بن سعید -- ابن جریج -- عطاء (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

یہ بات کہی گئی: تم لوگ محسر سے اوپر رہو اور ''عرنہ'' سے اوپر رہو (یعنی ''عرفہ'' میں وقوف کے دوران یہاں وقوف نہیں کرنا)

جہاں تک روایت کے ان الفاظ کا تعلق ہے' عرنہ تو اس سے مراد ''عرنہ'' میں وقوف کرنا ہے' وہ لوگ ''عرنہ'' میں وقوف نہ کریں۔

روایت کے الفاظ محسر سے مراد یہ ہے' اگر ''مزدلفہ'' میں وقوف کیا جائے گا' تو تم لوگ محسر میں وقوف نہ کرنا۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ الْوُقُوفَ بِعَرَفَةَ مِنْ سُنَّةِ اِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمٰنِ وَاَنَّهُ اِرْثٌ عَنْهُ، وَرِثَهَا اُمَّةُ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 244: اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ''عرفہ'' میں وقوف کرنا حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل الرحمٰن کی سنت ہے۔ ان سے یہ طریقہ آگے والوں کی طرف منتقل ہوا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت تک پہنچا

2818 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْتُهُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ، اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ شَيْبَانَ، وَهُوَ اَخْوَالُهُ قَالَ:

متن حدیث: اَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِیُّ وَنَحْنُ وُقُوْفٌ بِعَرَفَةَ خَلْفَ الْمَوْقِفِ مَوْضِعٍ يَبْعُدُهُ عَمْرٌو عَنِ الْمَوْقِفِ، فَقَالَ: اِنِّی رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: یزید بن شیبان بیان کرتے ہیں:

ہمارے پاس ابن مربع انصاری رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہم اس وقت موقف یعنی (وقوف کی جگہ) سے کچھ پیچھے ''عرفہ'' میں وقوف کیے ہوئے تھے۔ عمرو نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے یہ جگہ وقوف کی جگہ سے کچھ دور تھی۔

(یزید بن شیبان کہتے ہیں) حضرت ابن مربع انصاری رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا: میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تمہاری طرف قاصد ہوں۔

2819 - وثنا اَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ شِهَابٍ، وَقَالَ اَبُو عَمَّارٍ: قَالَ وَاَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ

متن حدیث: كُنَّا وُقُوفًا مِنْ وَرَاءِ الْمَوْقِفِ مَوْقِفًا يَتَبَاعَدُهُ عَمْرٌو مِنَ الْإِمَامِ فَاتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: اِنِّي رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ لَكُمْ: كُوْنُوا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ هٰذِهِ فَاِنَّكُمْ عَلٰى اِرْثٍ مِنْ اِرْثِ اِبْرَاهِيمَ

اختلافِ روایت: غَيْرَ اَنَّ اَبَا عَمَّارٍ قَالَ: كُنَّا وُقُوفًا وَّمَكَانًا بَعِيدًا خَلْفَ الْمَوْقِفِ فَاَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوعمار حسین بن حریث اور سعید بن عبد الرحمٰن -- سفیان -- عمرو ابن دینار -- عمرو بن عبداللہ بن صفوان -- خالد بن یزید بن شہاب -- یزید بن شیبان بیان کرتے ہیں:

ہم وقوف کی جگہ سے کچھ پیچھے وقوف کیے ہوئے تھے عمرو نے یہ بات بتائی کہ امام کے وقوف کی جگہ سے وہ جگہ دور تھی۔ (یزید بن شیبان کہتے ہیں) ابن مربعہ انصاری رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور یہ بات بیان کی میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کے طور پر تمہارے پاس آیا ہوں' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں یہ حکم دیا ہے' تم اپنی مخصوص جگہ پر رہو کیونکہ تم اپنے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریقے پر عمل پیرا ہو۔

البتہ ابوعمار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ہم لوگ ایک ایسی جگہ پر ٹھہرے ہوئے تھے جو وقوف کی جگہ سے پیچھے تھی' تو حضرت ابن مربعہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے۔

بَابُ ذِكْرِ وَقْتِ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْمُفِيضَ مِنْ عَرَفَةَ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ مِنْ لَيْلَةِ النَّحْرِ مُدْرِكٌ لِلْحَجِّ غَيْرُ فَائِتِ الْحَجِّ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمُفِيضَ مِنْ عَرَفَةَ الْخَارِجَ مِنْ حَدِّهَا قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَائِتُ الْحَجِّ، اِذَا لَمْ يَرْجِعْ فَيَدْخُلَ حَدَّ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ مِنَ النَّحْرِ

باب 245: عرفہ میں وقوف کے وقت کا تذکرہ

اوراس بات کی دلیل کہ سورج ڈھل جانے کے بعد اور قربانی کی رات سے پہلے سورج غروب ہونے سے پہلے ''عرفہ'' سے روانہ ہونے والا شخص حج کو پالیتا ہے اس کا حج فوت نہیں ہوتا اور یہ اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے' قربانی کی رات سے پہلے سورج غروب ہونے سے پہلے جو شخص ''عرفہ'' سے واپس جا کر اس کی حدود سے باہر چلا جائے۔ اس کا حج فوت ہو جاتا ہے۔

جب کہ وہ قربانی کے دن صبح صادق ہونے سے پہلے ''عرفہ'' کی حدود میں واپس داخل نہیں ہوتا۔

2820 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، وَزَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدَةَ، ح وثنا عَلِيٌّ اَيْضًا ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، وَسَعْدَانُ يَعْنِي ابْنَ يَحْيَى، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ اِسْمَاعِيلَ، ح وثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى، وَيَزِيْدُ بْنُ

هَارُونَ قَالَ يَحْيَى: ثَنَا وَقَالَ، يَزِيدُ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ، ح وثنا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، ثنا ابْنُ فُضَيْلٍ، ثنا اِسْمَاعِيلُ، ح وثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا: ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، وَهٰذَا حَدِيثُ هُشَيْمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ مُضَرِّسِ بْنِ اَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ الطَّائِيُّ قَالَ:

متن حدیث: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِجَمْعٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَتَيْتُكَ مِنْ جَبَلِ طَيِّءٍ اَنْصَبْتُ رَاحِلَتِي، وَاَتْعَبْتُ نَفْسِي، وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ اِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلَاةَ، وَوَقَفَ مَعَنَا هٰذَا الْمَوْقِفَ، فَاَفَاضَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجَّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--علی بن حجر سعدی--ہشیم--اسماعیل بن ابوخالد اورزکریا بن ابوزائدہ (یہاں تحویلِ سند ہے)--علی بن مسہر اورسعدان ابن یحییٰ--اسماعیل اور محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی--معتمر--اسماعیل (یہاں تحویلِ سند ہے)--محمد بن بشار--یحییٰ اور یزید بن ہارون--یزید--اسماعیل (یہاں تحویلِ سند ہے)--علی بن منذر--ابن فضیل--اسماعیل (یہاں تحویلِ سند ہے)--عبداللہ بن سعید اشج اور سلم بن جنادہ--وکیع--اسماعیل بن ابوخالد اور یہ حدیث (یعنی روایت کے یہ الفاظ) ہشیم کے نقل کردہ ہیں۔امام شعبی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام طائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''مزدلفہ'' میں موجود تھے میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ''طے'' کے پہاڑ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں میں نے اپنی سواری کو بھی تھکا دیا ہے اور میں نے اپنے آپ کو بھی تھکا دیا ہے۔

اللہ کی قسم میں نے ریت کے ہر ٹیلے پر ٹھہر کر (یہ سفر پورا کیا ہے) تو کیا میرا حج ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے ساتھ یہ نماز ادا کر لی اور ہمارے ساتھ یہاں وقوف کر لیا اور وہ اس سے پہلے رات کے وقت یا دن کے وقت عرفات سے روانہ ہو چکا ہو تو اس کا حج مکمل ہو گیا اور اس نے اپنے ذمے لازم چیز کو ادا کر دیا۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلَاةَ كَانَتْ صَلَاةَ الصُّبْحِ لَا غَيْرَهَا

باب 246: اس بات کا بیان کہ وہ نماز جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے: ''جس شخص نے ہمارے ساتھ یہ نماز پڑھ لی''

اس سے مراد فجر کی نماز ہے۔اس کے علاوہ کوئی دوسری نماز مراد نہیں ہے۔

2821 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ:

سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ مُضَرِّسٍ يَقُوْلُ:

متن حدیث: كُنْتُ اَوَّلَ الْحَاجِّ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَخَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ حِيْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَتَيْتُكَ مِنْ جَبَلِ طَيِّءٍ وَقَدْ اَكْلَلْتُ رَاحِلَتِيْ وَاَنْصَبْتُ نَفْسِيْ فَمَا تَرَكْتُ مِنْ جَبَلٍ اِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ شَهِدَ الصَّلَاةَ مَعَنَا، ثُمَّ وَقَفَ مَعَنَا حَتّٰى نُفِيْضَ، وَقَدْ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَاتٍ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا، فَقَدْ قَضٰى تَفَثَهُ، وَتَمَّ حَجُّهُ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ فِيْ عَقِبِهِ: ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ اَنَّهُ خَرَجَ حِيْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: دَاوُدُ هٰذَا هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْاَوْدِيُّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان-- زکریا-- شعبی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میرا پہلا حج تھا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت "مزدلفہ" میں موجود تھے اور صبح صادق ہو جانے کے بعد نماز کے لیے تشریف لے آئے تھے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں طے کے پہاڑوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں میں نے اپنی سواری کو بھی تھکا دیا ہے اور میں نے خود کو بھی تھکا دیا ہے میں نے راستے میں ہر ٹیلے پر ٹھہر کر (یہ سفر طے کیا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمارے ہمراہ اس نماز میں شریک ہو گیا اور اس نے ہمارے ساتھ وقوف کیا اس وقت تک جب تک ہم روانہ نہیں ہو جاتے اور وہ اس سے پہلے رات کے وقت یا دن کے وقت عرفات میں وقوف کر چکا ہو تو اس نے اپنی نذر کو پورا کر لیا اور اس کا حج مکمل ہو گیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) داؤد نامی یہ راوی داؤد بن یزید اودی ہے۔

2821- اخرجه الطبراني في الكبير 17/382 عن زكريا بن يحيى اساجي، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 5/263 في مناسك الحج باب فيمن لم يدرك صلاة الصبح مع الإمام بمزدلفة، عن سعيد بن عبد الرحمٰن به . وأخرجه الترمذي 891 في الحج باب ما جاء فيمن ادرك الإمام بجمع فقد أدرك الحج والطحاوي 2/208، والبيهقي 5/173 من طرق عن سفيان عن داوٗد وإسماعيل وزكريا، به . وقال الترمذي: حديث حسن صحيح . وأخرجه الحميدي 900 ومن طريقه الطبراني 17/385 عن سفيان عن إسماعيل، به . وأخرجه الحميدي 901، وابن الجارود 467، والطبراني 17/378 من طريق سفيان عن زكريا، به . وأخرجه أحمد 4/15 عن هشيم، عن إسماعيل وزكريا، به . وأخرجه احمد 4/261، والدارمي 2/59، وأبو داؤد 1950 في المناسك باب من لم يدرك عرفة، والنسائي 5/264، وابن ماجه 3016 في المناسك باب من اتى عرفة قبل الفجر ليلة جمع، وابن خزيمة 2820، والدارقطني 2/239، والطحاوي 2/207 و 208، والحاكم 1/463، والطبراني 17/386 و 387 و 388 و 389 و 390 و 391 و 392 و 393، والبيهقي 5/173 من طرق عن إسماعيل بن ابي خالد، به .

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْحَاجَّ اِذَا لَمْ يُدْرِكْ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ فَهُوَ فَائِتُ الْحَجِّ غَيْرُ مُدْرِكِهٖ

باب **247**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ حج کرنیوالا شخص اگر قربانی کے دن صبح صادق ہونے سے پہلے ''عرفہ'' تک نہیں پہنچ پایا تو اس کا حج فوت ہو جاتا ہے۔ وہ حج کو نہیں پا سکتا

2822 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْمَكِّيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، ح وثنا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيٰى، ح وثنا اَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، ح وثنا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، وَهٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ، وَاَتَاهُ اُنَاسٌ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ، وَهُمْ بِعَرَفَةَ فَسَاَلُوْهُ فَاَمَرَ مُنَادِيًا، فَنَادٰى، اَلْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ، اَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ، فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ، وَاَرْدَفَ رَجُلًا يُنَادِيْ

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ الْحَجُّ عَرَفَةُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ اَعْلَمْتُ فِيْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ اَنَّ الاسْمَ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى بَعْضِ اَجْزَاءِ الشَّيْءِ ذِي الشُّعَبِ وَالْاَجْزَاءِ، قَدْ اَوْقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الْحَجِّ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ عَلٰى عَرَفَةَ، اَرَادَ الْوُقُوْفَ بِهَا وَلَيْسَ الْوُقُوْفُ بِعَرَفَةَ جَمِيْعَ الْحَجِّ اِنَّمَا هُوَ بَعْضُ اَجْزَائِهٖ لَا كُلُّهُ، وَقَدْ بَيَّنْتُ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ فِيْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ مَا فِيْهِ الْغُنْيَةُ وَالْكِفَايَةُ لِمَنْ وَفَّقَهُ اللّٰهُ لِلرَّشَادِ وَالصَّوَابِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن میمون مکی--سفیان ثوری (یہاں تحویلِ سند ہے)--بندار--یحییٰ (یہاں تحویلِ سند ہے)--ابوموسیٰ--عبدالرحمٰن--سفیان (یہاں تحویلِ سند ہے)--سلم بن جنادہ--وکیع--سفیان اور یہ حدیث (یعنی روایت کے یہ الفاظ) بندار کے نقل کردہ ہیں--بکیر بن عطاء کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن

2822- أخرجه البيهقي 5/116: اخبرنا أبو الحسن محمد بن الحسين بن داؤد العلوي، حدثنا أبو حامد أحمد بن الحسن، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، بهذا الإسناد واخرجه البغوي 2001 من طريق محمد بن سهل بن عبد الله القهستاني، حدثنا عبد الرحمٰن بن بشر، به . واخرجه الحميدي 899عن سفيان، والترمذي 890 في الحج باب ما جاء فيمن أدرك الإمام بجمع فقد أدرك الحج، عن ابن أبي عمر، عن سفيان، به . واخرجه أحمد 4/309-310، والبخاري تعليقاً في التاريخ الكبير 5/243، وأبو داؤد 1949 في المناسك باب من لم يدرك عرفة، والترمذي 889، والنسائي 5/164-165 في مناسك الحج باب في من لم يدرك صلاة الصبح مع الإمام بالمزدلفة، وابن ماجه 3015 في الحج باب من أتى عرفة قبل الفجر من جمع، والطحاوي 2/209-210، والدارقطني 2/240، والحاكم 1/464، والبيهقي 5/152و 173، من طرق عن سفيان الثوري، عن بكير، به . وأخرجه الطيالسي 1309و 1310، وأحمد 4/309و 310، والدارمي 2/59، والطحاوي 2/210، والدارقطني 2822، والحاكم 2/278، والبيهقي 5/73 من طرق عن شعبة عن بكير بن عطاء، به . وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي .

عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں ''عرفہ'' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا نجد سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ لوگ بھی ''عرفہ'' میں ہی تھے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کو یہ حکم دیا' تو اس نے یہ اعلان کیا: حج ''عرفہ'' میں (وقوف کا نام ہے) جو شخص ''مزدلفہ'' کی رات صبح صادق ہونے سے پہلے یہاں آ گیا اس نے حج کو پا لیا۔

منیٰ کے مخصوص ایام تین ہیں۔ جو شخص دو دن گزرنے کے بعد جلدی چلا جائے' تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہوگا' اور جو شخص ٹھہرا رہے' تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہوگا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اپنے پیچھے سوار کر لیا اور اس نے یہ اعلان کیا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ (حج ''عرفہ'' میں وقوف کا نام ہے) یہ اس نوعیت کا کلام ہے' جس کے بارے میں' میں کتاب الایمان میں یہ بات بتا چکا ہوں کہ اسم معرفہ سے مراد بعض اوقات اس کے بعض اجزاء ہوتے ہیں جب کہ وہ اسم معرفہ کوئی ایسا ہو' جس کے مختلف اجزاء اور مختلف حصے ہوں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''عرفہ'' پر حج کے اسم معرفہ کا استعمال کیا ہے اس سے مراد وہاں وقوف کرنا ہے۔

اس سے مراد یہ نہیں ہے' ''عرفہ'' میں وقوف کرنا ہی سارا حج ہے مراد یہ ہے' یہ حج کے اجزاء میں سے ایک ہے سارے کا سارا حج یہ نہیں ہے' اور میں کتاب الایمان میں یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت اور درستگی کی توفیق دے اس کے لیے وہ کافی وشافی ہوگا۔

بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ عَلَى الرَّوَاحِلِ

باب 248: سواری پر رہتے ہوئے عرفہ میں وقوف کرنا

2823 - سندِ حدیث: ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، ثَنَا اَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَمِّهِ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَتْ قُرَيْشٌ اِنَّمَا تَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ، وَيَقُوْلُوْنَ: نَحْنُ الْحُمْسُ، فَلَا نَخْرُجُ مِنَ الْحَرَمِ، وَقَدْ تَرَكُوا الْمَوْقِفَ عَلٰى عَرَفَةَ قَالَ: فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَقِفُ مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ عَلٰى جَمَلٍ لَهُ، ثُمَّ يُصْبِحُ مَعَ قَوْمِهِ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَيَقِفُ مَعَهُمْ يَدْفَعُ اِذَا دَفَعُوْا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --نصر بن علی-- وہب بن جریر-- اپنے والد کے حوالے سے-- محمد بن اسحاق --عبداللہ بن ابوبکر-- عثمان بن ابوسلیمان-- نافع بن جبیر اپنے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

قریش ''مزدلفہ'' سے ہی واپس آ جایا کرتے تھے وہ یہ کہتے تھے: ہم لوگ حمس (یعنی مذہبی اعتبار سے نمایاں حیثیت کے مالک) ہیں۔ اس لیے ہم لوگ حرم کی حدود سے باہر نہیں جائیں گے۔

ان لوگوں نے ''عرفہ'' میں وقوف کرنے کو ترک کر دیا تھا۔
راوی کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو زمانہ جاہلیت میں دیکھا کہ آپ ﷺ نے عام لوگوں کے ہمراہ اپنے اونٹ پر عرفات میں وقوف کیا تھا۔
پھر آپ ﷺ اپنی قوم کے افراد کے ہمراہ ''مزدلفہ'' میں آگئے وہاں آپ ﷺ نے صبح کی اور ان لوگوں کے ساتھ وقوف کیا اور جب وہ لوگ روانہ ہوئے تو آپ ﷺ بھی روانہ ہو گئے۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ، وَإِبَاحَةِ رَفْعِ إِحْدَى الْيَدَيْنِ إِذَا احْتَاجَ الرَّاكِبُ إِلَى حِفْظِ الْعِنَانِ أَوِ الْخِطَامِ بِإِحْدَى الْيَدَيْنِ

باب **249**: عرفہ میں وقوف کے وقت دعا مانگتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کرنا اور جب سوار شخص کو ایک ہاتھ کے ذریعے لگام وغیرہ تھامنے کی ضرورت ہو تو (دعا کرتے ہوئے صرف ایک ہاتھ بلند کرنا بھی جائز ہے)

2824 - سندِ حدیث: ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا هُشَيْمٌ، أنا عَبْدُ الْمَلِكِ، أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ قَالَ: قَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ:
متنِ حدیث: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَمَالَتْ بِهِ نَاقَتُهُ فَسَقَطَ خِطَامُهَا، فَتَنَاوَلَ الْخِطَامَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ، وَهُوَ رَافِعٌ يَدَهُ الْأُخْرَى

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ہشیم -- عبدالملک -- عطاء کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
میں عرفات میں نبی اکرم ﷺ کی سواری کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ بلند کیے۔ آپ ﷺ کی اونٹنی ایک طرف جھک گئی تو اس کی لگام گر گئی تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کے ذریعے لگام پکڑی اور دوسرا ہاتھ بدستور بلند کیے رکھا۔

2825 - سندِ حدیث: ثَنَاهُ يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:
متنِ حدیث: أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ، وَرِدْفُهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: فَمَالَتْ بِهِ النَّاقَةُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ مَا تُجَاوِزَانِ رَأْسَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى جَمْعٍ وَأَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ، وَرِدْفُهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ الْفَضْلُ: مَا زَالَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یوسف بن موسیٰ -- جریر -- عبدالملک بن ابوسلیمان -- عطاء (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم ﷺ عرفات سے روانہ ہوئے تو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ بیان کرتے

ہیں: نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی ایک طرف جھکی اس وقت نبی اکرم ﷺ نے دونوں ہاتھ بلند کیے ہوئے تھے تاہم آپ ﷺ کے ہاتھ آپ ﷺ کے سر مبارک سے اونچے نہیں تھے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ "مزدلفہ" پہنچ گئے پھر آپ ﷺ "مزدلفہ" سے واپس روانہ ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔

حضرت فضل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جمرہ عقبہ کی رمی کرنے تک مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے۔

بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ

باب 250: عرفہ میں وقوف کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنا

2826 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، ثَنَا حَاتِمٌ، ثَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرٍ فَقُلْتُ: اَخْبِرْنِيْ عَنْ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ، وَقَالَ: رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ اِلَى الصَّخَرَاتِ، وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا حِيْنَ غَابَ الْقُرْصُ

❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ --عبداللہ بن محمد نفیلی --حاتم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے کہا: آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کے حج کے بارے میں بتائیں۔

اس کے بعد راوی نے حدیث کا کچھ حصہ ذکر کیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا نبی اکرم ﷺ قصویٰ اونٹنی پر سوار ہو کر موقف تشریف لائے آپ ﷺ کی اونٹنی کا پیٹ چٹانوں کی طرف تھا آپ ﷺ نے جبل مشاۃ کو اپنے سامنے کی طرف رکھا اور قبلہ کی طرف رخ کر لیا۔

اس کے بعد سورج غروب ہونے تک آپ ﷺ اسی طرح وقوف کیے رہے یہاں تک کہ سورج کی ٹکیہ چھپ جانے کے بعد اس کی تھوڑی سی زردی بھی ختم ہو گئی۔ (تو آپ ﷺ وہاں سے روانہ ہوئے)

بَابٌ فِيْ فَضْلِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَمَا يُرْجَى فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْمَغْفِرَةِ

باب 251: عرفہ کے دن کی فضیلت اور اس دن میں جس مغفرت کی اُمید کی جا سکتی ہے (اس) مغفرت کا تذکرہ

2827 - سندِ حدیث: ثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ، ح ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ يُوْنُسَ بْنَ يُوْسُفَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: "مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَاِنَّهُ لَيَدْنُوْ، ثُمَّ يُبَاهِيْ

الْمَلَائِكَةَ وَيَقُوْلُ: مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ؟"

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عیسیٰ بن ابراہیم غافقی --ابن وہب --مخرمہ --ح --ابراہیم بن منقد -- ابن وہب --مخرمہ بن بکیر-- اپنے والد کے حوالے سے --یونس بن یوسف --سعید بن میتب --کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

کوئی دن ایسا نہیں ہے' جس میں اللہ تعالیٰ ''عرفہ'' کے دن سے زیادہ تعداد میں اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہو۔ اللہ تعالیٰ (اہل دنیا کے) قریب ہو جاتا ہے' اور پھر فرشتوں کے سامنے ان پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے دریافت کرتا ہے یہ لوگ کیا چاہتے ہیں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ تَقَوِّيًا عَلَى الدُّعَاءِ

باب 252: عرفہ کے دن عرفات میں' دعا کے لئے قوت حاصل کرنے کی خاطر' روزہ نہ رکھنا مستحب ہے

2828 - سندِ حدیث: ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ،

متنِ حدیث: اَنَّ، نَاسًا، تَمَارَوْا عِنْدَ اُمِّ الْفَضْلِ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ صَوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ، فَاَرْسَلَتْ اُمُّ الْفَضْلِ بِقَدَحِ لَبَنٍ، وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيْرِهِ فَشَرِبَ هُوَ يَوْمَئِذٍ بِعَرَفَةَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِذٰلِكَ،

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان -- ابن وہب -- مالک بن انس -- ابونضر --عمیر (جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں) --سیدہ اُم فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''عرفہ'' کے دن کچھ لوگوں نے سیدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا کے سامنے اس بارے میں بحث شروع کر دی کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا ہے، کچھ نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا ہے بعض نے کہا: نہیں رکھا ہوا۔

تو سیدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیالہ بھجوایا جس میں دودھ موجود تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ پر وقوف کیے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پی لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ''عرفہ'' میں اپنے اونٹ پر وقوف کیے ہوئے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

2829 - اسنادِ دیگر: وثنا الرَّبِيعُ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِذٰلِكَ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّلْبِيَةِ بِعَرَفَاتٍ وَعَلَى الْمَوْقِفِ إِحْيَاءً لِلسُّنَّةِ إِذْ بَعْضُ النَّاسِ قَدْ كَانَ تَرَكَهُ فِي بَعْضِ الْأَزْمَانِ

باب 253: سنت کو زندہ رکھنے کے لئے عرفات میں تلبیہ پڑھنا اور وقوف کی جگہ پر تلبیہ پڑھنا مستحب ہے' کیونکہ ایک وقت ایسا بھی آیا تھا جب لوگوں نے اسے ترک کر دیا تھا

2830 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِعَرَفَةَ، فَقَالَ لِي: يَا سَعِيدُ مَا لِي لَا أَسْمَعُ النَّاسَ يُلَبُّونَ؟ فَقُلْتُ: يَخَافُونَ مِنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ فُسْطَاطِهِ، فَقَالَ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ تَرَكُوا السُّنَّةَ مِنْ بُغْضِ عَلِيٍّ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ بَيَانُ أَنَّهُ كَانَ يُلَبِّي بِعَرَفَاتٍ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن مسلم -- خالد بن مخلد -- علی بن صالح -- میسرہ بن حبیب -- منہال بن عمرو کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ ''عرفہ'' میں موجود تھے انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے سعید! کیا وجہ ہے؟ میں لوگوں کی تلبیہ پڑھنے کی آواز نہیں سن رہا ہوں' تو میں نے جواب دیا: وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ڈر رہے ہیں۔

راوی کہتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما خیمے سے باہر تشریف لائے اور (بلند آواز میں یہ تلبیہ پڑھا)

''میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں۔ ان لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض کی وجہ سے سنت کو ترک کر دیا ہے۔''

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں احادیث میں یہ بات مذکور ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ کی رمی کرنے تک مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے تھے۔ یہ اس بات کی وضاحت کرتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں بھی تلبیہ پڑھا تھا۔''

بَابُ اِبَاحَةِ الزِّيَادَةِ عَلَى التَّلْبِيَةِ فِي الْمَوْقِفِ بِعَرَفَةَ بِاَنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْاٰخِرَةِ

باب **254**: عرفہ میں وقوف کے دوران تلبیہ کے الفاظ میں اضافہ کرنا کہ ''بھلائی صرف آخرت کی بھلائی ہے'' مباح ہے

2831 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ، فَلَمَّا قَالَ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ قَالَ: اِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْاٰخِرَةِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --جمیل بن حسن جہضمی --محبوب بن حسن-- داؤد-- عکرمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف کیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پڑھا۔

''میں حاضر ہوں۔ اے اللہ میں حاضر ہوں۔''

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی پڑھا۔

''بے شک بھلائی وہ ہے جو آخرت کی بھلائی ہے۔''

بَابُ فَضْلِ حِفْظِ الْبَصَرِ وَالسَّمْعِ وَاللِّسَانِ يَوْمَ عَرَفَةَ

باب **255**: عرفہ کے دن نگاہ، سماعت اور زبان کی حفاظت کرنے کی فضیلت

2832 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، ح وثنا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اٰدَمَ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: قَالَ اَخْبَرَنِي الْفَضْلُ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَفَاضَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ وَاَعْرَابِيٌّ يُسَايِرُهُ وَرِدْفُهُ ابْنَةٌ لَهُ حَسْنَاءُ قَالَ الْفَضْلُ: فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهَا، فَتَنَاوَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْهِي يَصْرِفُنِي عَنْهَا، فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ يُسَايِرُهُ اَوْ يُسَائِلُهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَرَوٰى سُكَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَصْرِيُّ، وَاَنَا بَرِيْءٌ مِنْ عُهْدَتِهِ وَعُهْدَةِ اَبِيْهِ قَالَ اَبِيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يُلَاحِظُ النِّسَاءَ، وَيَنْظُرُ اِلَيْهِنَّ، وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَهُ بِيَدِهِ مِنْ خَلْفِهِ، وَجَعَلَ الْفَتٰى يُلَاحِظُ اِلَيْهِنَّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يَا ابْنَ اَخِي اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ مَنْ مَلَكَ فِيهِ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَلِسَانَهُ غُفِرَ لَهُ -

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--نصر بن مرزوق--اسد بن موسیٰ--اسرائیل (یہاں تحویل سند ہے)--محمد بن رافع--یحییٰ بن آدم--اسرائیل--ابواسحاق--سعید بن جبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "مزدلفہ" سے روانہ ہوئے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا ایک دیہاتی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چل رہا تھا اس کے پیچھے اس کی بیٹی بیٹھی ہوئی تھی۔ جو خوبصورت تھی حضرت فضل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اس کی طرف دیکھنا شروع کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا چہرہ اس لڑکی کی طرف سے دوسری طرف پھیر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کی رمی کرنے تک مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے۔

ابن رافع نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا' یا شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کر رہا تھا۔

یہاں دوسری سند ہے۔

عرفہ کے دن وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے' تو حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے خواتین کی طرف دیکھنا شروع کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے سے ان کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا۔ لیکن وہ نوجوان ان خواتین کی طرف ہی دیکھتے رہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے بھتیجے! یہ ایک ایسا دن ہے' اس دن میں جو شخص اپنی سماعت، بصارت اور زبان پر قابو رکھے گا اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

2833 - اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَاهُ نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثَنَا اَسَدٌ، ثَنَا سُكَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2834 - وَحَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، اَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ اَبُو حَبِيبٍ، ثَنَا سُكَيْنٌ الْقَطَّانُ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَجَعَلَ الْفَتَى يُلَاحِظُ النِّسَاءَ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: يَصْرِفُ وَجْهَهُ، وَلَمْ يَقُلْ يَا ابْنَ اَخِي

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--اسحاق بن منصور--حبان بن ہلال ابوحبیب--سکین قطان--اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما "عرفہ" کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے ان صاحب نے خواتین کو دیکھنا شروع کر دیا (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے) تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے کو پھیر دیا انہوں نے اس میں "اے میرے بھتیجے" کے الفاظ نقل نہیں کیے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ وُقُوفِ الْبُدْنِ بِالْمَوْقِفِ بِعَرَفَةَ

باب 256: عرفہ میں وقوف کی جگہ پر قربانی کے جانور کو ٹھہرانا مستحب ہے

2835 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ.

متنِ حدیث: اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ مُنَادِيًا. فَنَادَى عِنْدَ الزَّوَالِ اَنِ اغْتَسِلُوا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، وَقَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ اَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى اَنْ اَهِلُّوا بِالْحَجِّ، وَاَمَرَ بِالْبُدْنِ اَنْ تُوقَفَ بِعَرَفَةَ، وَفِي الْمَنَاسِكِ كُلِّهَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن عیسیٰ --نعیم بن حماد --عیسیٰ بن یونس بن ابواسحاق --محمد بن اسحاق کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام محمد الباقر رحمہ اللہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج کے موقع پر اعلان کرنے والے کو یہ ہدایت کی تو اس نے زوال کے وقت یہ اعلان کیا' تم لوگ غسل کرلو (اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث ذکر کی ہے) اس میں ان کے یہ الفاظ ہیں:

جب ترویہ کا دن آیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کرنے والے کو ہدایت کی تو اس نے اعلان کیا' تم لوگ حج کے لیے احرام باندھ لو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے اونٹوں کے بارے میں حکم دیا' انہیں ''عرفہ'' میں ٹھہرایا جائے اور تمام مناسک کے بارے میں (یہی حکم دیا)۔

بَابُ الِاسْتِعَاذَةِ فِي الْمَوْقِفِ مِنَ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ فِي الْحَجِّ اِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ

باب 257: وقوف کے دوران حج میں دکھاوے اور ریاکاری سے پناہ مانگنا بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو

2836 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَكِيمٍ الْكِنَانِيُّ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مَوَالِيهِمْ عَنْ بِشْرِ بْنِ قُدَامَةَ الضِّبَابِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: اَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِبِّي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِعَرَفَاتٍ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ حَمْرَاءَ قَصْوَاءَ وَتَحْتَهُ قَطِيفَةٌ قَوْلَانِيَّةٌ، وَهُوَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا غَيْرَ رِيَاءٍ وَلَا هِيَاءٍ وَلَا سُمْعَةٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم --سعید بن بشیر قرشی --عبداللہ بن حکیم الکنانی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت بشر بن قدامہ ضبابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میری ان دو آنکھوں نے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں اپنی سرخ اونٹنی قصویٰ پر وقوف کرتے ہوئے دیکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے ایک قولانی چادر تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہہ رہے تھے۔

''اے اللہ! تو اسے ایسا حج بنادے جس میں ریا کاری، دوسروں کے سامنے فخر کا اظہار اور دکھاوا نہ ہو''

بَابُ وَقْتِ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَةَ خِلَافَ سُنَّةِ اَهْلِ الْكُفْرِ وَالْاَوْثَانِ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

باب **258**: عرفہ سے روانہ ہونے کا وقت' جو اہل کفر اور بت پرستوں کے زمانہ جاہلیت کے معمول کے خلاف ہے

2837 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

متنِ حدیث: وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ ثُمَّ اَفَاضَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ

توضیح مصنف: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ: خَبَرُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ اَيْضًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- ابواحمد زبیری --سفیان-- عبدالرحمٰن بن حارث بن عیاش بن ابوربیعہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام زید رضی اللہ عنہ نے اپنے والد (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے عبیداللہ بن ابورافع کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''عرفہ'' میں وقوف کیا پھر سورج غروب ہو جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے وہ بھی اسی باب سے تعلق رکھتی ہے۔

2838 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ، ثَنَا زَمْعَةُ، عَنْ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ وَهْرَامَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رُءُوْسِ الْجِبَالِ كَاَنَّهَا الْعَمَائِمُ عَلٰى رُءُوْسِ الرِّجَالِ دَفَعُوْا، فَيَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ حَتّٰى اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَكَانَتْ عَلٰى رُءُوْسِ الْجِبَالِ كَاَنَّهَا الْعَمَائِمُ عَلٰى رُءُوْسِ الرِّجَالِ دَفَعُوْا، فَاَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّفْعَةَ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ، ثُمَّ دَفَعَ حِيْنَ اَسْفَرَ كُلُّ شَيْءٍ فِي الْوَقْتِ الْاٰخِرِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا اَبْرَاُ مِنْ عُهْدَةِ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ-- ابوعامر-- زمعہ --سلمہ بن وہرام-- عکرمہ (کے حوالے سے

نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

زمانہ جاہلیت کے لوگ ''عرفہ'' میں وقوف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ جب سورج پہاڑوں کی چوٹیوں تک پہنچ جاتا یوں جیسے مردوں کے سروں پر عمامے ہوتے ہیں' تو وہ لوگ روانہ ہو جاتے تھے اور پھر وہ ''مزدلفہ'' میں اس وقت تک ٹھہرے رہتے تھے جب تک سورج نہیں نکل آتا تھا جب سورج پہاڑوں کی چوٹیوں پر یوں ہوتا جیسے مردوں کے سروں پر عمامے ہوتے ہیں' تو وہ لوگ وہاں سے روانہ ہو جاتے تھے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''عرفہ'' سے روانگی کو سورج کے غروب ہونے تک مؤخر کیا ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح صادق ہونے کے بعد ''مزدلفہ'' میں فجر کی نماز ادا کی اور سورج کے نکلنے سے پہلے' جب ہر چیز اچھی طرح روشن ہو گئی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ ہو گئے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں زمعہ بن صالح نامی راوی کی ذمہ داری سے بری الذمہ ہوں۔

بَابُ تَبَاهِي اللّٰهِ اَهْلَ السَّمَاءِ بِاَهْلِ عَرَفَاتٍ

باب **259**: اللہ تعالیٰ کا آسمان والوں کے سامنے اہل عرفات پر فخر کا اظہار کرنا

2839 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: " اِنَّ اللّٰهَ يُبَاهِي بِاَهْلِ عَرَفَاتٍ اَهْلَ السَّمَاءِ، فَيَقُوْلُ لَهُمْ: اُنْظُرُوا اِلٰى عِبَادِي جَاءُوْنِي شُعْثًا غُبْرًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- زیاد بن ایوب -- ابونعیم -- یونس بن ابواسحاق -- مجاہد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

بے شک اللہ تعالیٰ آسمان والوں کے سامنے اہل عرفات پر فخر کا اظہار کرتا ہے وہ ان سے فرماتا ہے: میرے ان بندوں کی طرف دیکھو جو بکھرے ہوئے بالوں اور غبار آلود جسم کے ساتھ میرے پاس آئے ہیں۔

2840 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَرَوَى مَرْزُوْقٌ، هُوَ اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ

2839- وأخرجه أحمد 2/305، وابن خزيمة 2839، وأبو نعيم في الحلية 3/305-306، والحاكم 1/465، والبيهقي 5/58 من طرق عن يونس بن أبي إسحاق، بهذا الإسناد. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد على شرط الشيخين ووافقه الذهبي. كذا قال مع أن يونس لم يرو له البخاري. وأورده الهيثمي في المجمع 3/252 ونسبه لأحمد، وقال: ورجاله رجال الصحيح. وفي الباب عن جابر عند المؤلف وهو الحديث الآتي. وعن عبد الله بن عمرو بن العاص عند أحمد 2/224، والطبراني في الصغير 575، وأورده الهيثمي في المجمع 3/251، وزاد نسبته إلى الطبراني في الكبير وقال: ورجال أحمد موثقون.

2840- وأخرجه أبو يعلى 2090 عن عمرو بن جبلة، بهذا الإسناد. وأخرجه البزار 1128 عن عثمان بن حفص الأزدي، عن محمد بن مروان العقيلي، به. وأخرجه البزار 1128، والطحاوي في شرح مشكل الآثار 4/114، من طرق عن أبي الزبير عن جابر. وذكره الهيثمي في المجمع 3/253 وقال: رواه أبو يعلى، وفيه محمد بن مروان العقيلي، وثقه ابن معين، وابن حبان، وفيه بعض كلام، وبقية رجاله رجال الصحيح، ورواه البزار . . . وفي الباب عن عائشة عند مسلم 1348، والنسائي 5/251-252.

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ اِلَى السَّمَاءِ فَيُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ، فَيَقُوْلُ: انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِي اَتَوْنِي شُعْثًا غُبْرًا ضَاحِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ اُشْهِدُكُمْ اَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ " فَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ: اَيْ رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ يَزْهُو وَفُلَانٌ وَّفُلَانٌ قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرُ عَتِيْقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ ثَنَا مَرْزُوْقٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا اَبْرَاُ مِنْ عُهْدَةِ مَرْزُوْقٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) مرزوق -- ابوزبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''جب ''عرفہ'' کا دن آتا ہے' تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' اور فرشتوں کے سامنے ان لوگوں پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے یہ فرماتا ہے: میرے ان بندوں کی طرف دیکھو جو بکھرے ہوئے بال اور غبار آلود جسم لے کر کھلے آسمان کے نیچے دور دراز کے علاقوں سے آئے ہیں میں تمہیں گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کردی ہے' تو فرشتے اس کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ان میں فلاں اور فلاں بھی ہے (یعنی وہ دکھاوے کے لیے آیا ہے)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے ان سب کی مغفرت کردی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: کوئی بھی دن ایسا نہیں ہے' جس دن میں ''عرفہ'' کے دن سے زیادہ لوگ جہنم سے آزاد ہوتے ہیں۔

یہاں دوسری سند ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں مرزوق نامی راوی کے عہدے سے بری الذمہ ہوں۔

بَابُ ذِكْرِ الدُّعَاءِ عَلَى الْمَوْقِفِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ اِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ

وَلَا اَخَالُ اِلَّا اَنَّهُ لَيْسَ فِي الْخَبَرِ حُكْمٌ، وَاِنَّمَا هُوَ دُعَاءٌ، فَخَرَّجْنَا هٰذَا الْخَبَرَ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ ثَابِتًا مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ اِذْ هٰذَا الدُّعَاءُ مُبَاحٌ اَنْ يَّدْعُوَ بِهِ عَلَى الْمَوْقِفِ وَغَيْرِهِ

باب 260: عرفہ کی شام وقوف کی جگہ پر دعا مانگنے کا تذکرہ بشرطیکہ یہ روایت ثابت ہو اور میرا یہ خیال ہے' اس روایت میں یہ حکم موجود نہیں ہے

اس میں صرف دعا کا تذکرہ ہے' اور ہم نے اس کو ذکر کردیا ہے اگرچہ نقل کے اعتبار سے یہ ثابت نہیں ہے' کیونکہ اس دعا کو وقوف کی جگہ یا اس کے علاوہ کہیں اور مانگنا مباح ہے۔

2841 - توضیح مصنف: رَوَى قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ، عَنِ الْاَغَرِّ، عَنْ خَلِيْفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشِيَّةِ عَرَفَةَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي نَقُوْلُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ

لَكَ صَلاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي وَإِلَيْكَ مَآبِي، وَلَكَ رَبِّي تُرَاثِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَجِيءُ بِهِ الرِّيحُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيءُ بِهِ الرِّيحُ ثَنَاهُ يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) قیس بن ربیع -- اغر -- خلیفہ بن حصین کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''عرفہ'' کی شام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر یہ دعا مانگتے رہے۔

''اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' جو ویسی ہو جیسا تو نے فرمایا ہے' اور اس سے بہتر ہو' جو ہم بیان کرتے ہیں: اے اللہ! میری نماز میری قربانی میری زندگی میری موت تیرے لیے ہے میں نے تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اے میرے پروردگار! میری ساری میراث بھی یہی ہے۔ اے اللہ! میں قبر کے عذاب' سینے کے وسوسے' معاملات کے بکھرنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اے اللہ! میں تجھ سے اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جسے ہوا لے کر آتی ہے' اور ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جسے ہوا لے کر آتی ہے۔''

یہاں دوسری سند بھی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا سُمِّيَتْ عَرَفَةُ عَرَفَةَ

باب 261: اس علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے ''عرفہ'' کو ''عرفہ'' کا نام دیا گیا ہے۔

2842 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:

متنِ حدیث: أَتَى جِبْرِيلُ إِبْرَاهِيمَ يُرِيهِ الْمَنَاسِكَ فَصَلَّى بِهِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ بِمِنًى، ثُمَّ ذَهَبَ مَعَهُ إِلَى عَرَفَةَ، فَصَلَّى بِهِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِعَرَفَةَ وَوَقَّفَهُ فِي الْمَوْقِفِ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ دَفَعَ بِهِ فَصَلَّى بِهِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ بِمُزْدَلِفَةَ، ثُمَّ أَبَاتَ لَيْلَتَهُ، ثُمَّ دَفَعَ بِهِ حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ، فَقَالَ لَهُ اعْرِفِ الْآنَ، فَأَرَاهُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا، فَعَلَ ذَلِكَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان -- ابن ابولیلیٰ -- ابن ابوملیکہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے تاکہ انہیں مناسک سکھائیں' تو انہوں نے انہیں ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور فجر کی نماز منیٰ میں پڑھائی وہ انہیں ساتھ لے کر ''عرفہ'' چلے گئے اور وہاں انہیں ظہر اور عصر کی نماز ''عرفہ'' میں پڑھائی پھر انہوں نے وقوف کی جگہ پر وقوف کیے رکھا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا پھر وہ انہیں ساتھ لے کر روانہ ہوئے اور مغرب' عشاء

اور صبح کی نماز انہیں "مزدلفہ" میں پڑھائی پھر انہوں نے ان کو رات وہیں بسر کروائی پھر انہیں لے کر روانہ ہوئے یہاں تک کہ انہوں نے جمرہ کو کنکریاں ماریں۔

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے کہا: اب میں حج کا طریقہ جان گیا ہوں' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے انہیں حج کے تمام مناسک کر کے دکھائے تھے ایسا ہی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی کیا۔

بَابُ صِفَةِ السَّيْرِ فِي الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَةَ، وَالْأَمْرِ بِالسَّكِينَةِ فِي السَّيْرِ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

باب **262**: عرفہ سے روانہ ہونے کے طریقے کا تذکرہ اور چلتے ہوئے آرام سے چلنے کا حکم جو عام الفاظ کے ذریعے ثابت ہے' جس کی مراد مخصوص ہے

2843 - سندِ حدیث: ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، ح وثنا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَخْبَرَنِي أَبُو مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ، وَغَدَاةَ جَمْعٍ حِينَ دَفَعُوا النَّاسُ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ " وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- یحییٰ ابن سعید (یہاں تحویلِ سند ہے) -- علی بن خشرم -- عیسیٰ ابن یونس -- ابن جریج -- ابوزبیر -- ابومعبد -- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

"عرفہ" کی شام اور "مزدلفہ" کی صبح جب لوگ روانہ ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ آرام سے چلو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی اونٹنی کی لگام کو کھینچے ہوئے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ إِيجَافَ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْإِيضَاعَ فِي السَّيْرِ فِي الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَةَ لَيْسَ الْبِرَّ وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْبِرَّ السَّكِينَةُ فِي السَّيْرِ بِمِثْلِ اللَّفْظَةِ الَّتِي ذَكَرْتُ أَنَّهَا لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

باب **263**: اس بات کا بیان کہ "عرفہ" سے روانگی کے وقت چلتے ہوئے گھوڑوں' یا اونٹوں کو تیز رفتاری سے چلانا نیکی نہیں ہے

اور اس بات کی دلیل کہ نیکی یہ ہے چلتے ہوئے سکون سے چلا جائے یہ بھی ان الفاظ کی مانند ہے' جس کے بارے میں' میں یہ ذکر کر چکا ہوں کہ لفظ عام ہے' اور اس کی مراد مخصوص ہے

2843- واخرجه الطبراني في الكبير 18/692 عن عمر بن عبد العزيز بن مقلاص المصري، عن أبيه، عن ابن وهب، بهذا الإسناد . واخرجه احمد 1/210 و 213، والنسائي 5/269 في الحج باب من أين يلتقط الحصى، وابن خزيمة 2843 و 2860 و 2873، والطبراني 18/687 و 688 و 690 و 391، والبيهقي 5/127 من طرق عن ابي الزبير، به .

2844 - سندِحدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحُسَيْنِ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُسَامَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْدَفَهُ حِيْنَ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ، فَاَفَاضَ بِالسَّكِيْنَةِ وَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِاِيْجَافِ الْخَيْلِ وَالْاِبِلِ قَالَ: فَمَا رَاَيْتُ نَاقَتَهُ رَافِعَةً يَدَهَا حَتّٰى اَتٰى جَمْعًا ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ فَاَمَرَ النَّاسَ بِالسَّكِيْنَةِ، وَاَفَاضَ وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ، وَقَالَ: لَيْسَ الْبِرُّ بِاِيْجَافِ الْخَيْلِ وَالْاِبِلِ، فَمَا رَاَيْتُ نَاقَتَهُ رَافِعَةً يَدَهَا حَتّٰى اَتٰى مِنًى

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن حسن بن ابراہیم بن حسین --معاویہ بن ہشام --سفیان --اعمش --حکم --مقسم --حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) --حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ''عرفہ'' سے روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے پیچھے بٹھالیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم آرام سے چلتے ہوئے روانہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم آرام سے چلو کیونکہ گھوڑوں یا اونٹوں کو تیز چلانا کوئی نیکی کا کام نہیں ہے۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو اپنا ہاتھ اٹھائے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''مزدلفہ'' تشریف لے آئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھالیا اور لوگوں کو آرام سے چلنے کا حکم دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آرام سے چل رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

گھوڑوں یا اونٹوں کو تیز چلانے میں کوئی نیکی نہیں ہے۔

تو میں نے اونٹنی کو اپنا ہاتھ اٹھائے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ تشریف لے آئے۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ

عَلٰى اَنَّ اللَّفْظَةَ الَّتِيْ ذَكَرَهَا فِي السَّكِيْنَةِ فِي السَّيْرِ فِي الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَةَ لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ، وَالْبَيَانِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ يَسِيْرُ سَيْرَ السَّكِيْنَةِ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ لَمْ يَجِدْ فَجْوَةً اِذْ قَدْ نَصَّ عِنْدَ وُجُوْدِ الْفَجْوَةِ فِي السَّيْرِ عِنْدَ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَةَ، وَفِيْ هٰذَا الْخَبَرِ مَا بَانَ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَرَادَ بِقَوْلِهِ: فَمَا رَاَيْتُ نَاقَتَهُ رَافِعَةً يَدَهَا حَتّٰى اَتَيْنَا جَمْعًا اَيْ فِي الزِّحَامِ دُوْنَ الْوَقْتِ الَّذِيْ وَجَدَ فِيْهِ فَجْوَةً، اِذْ اُسَامَةُ هُوَ الْمُخْبِرُ اَنَّهُ نَصَّ لَمَّا وَجَدَ الْفَجْوَةَ

باب 264: اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے ''عرفہ'' سے روانگی کے وقت آرام سے چلنے کا تذکرہ اس روایت میں موجود ہے

اس کے الفاظ عام ہیں جن کی مراد مخصوص ہے اور اس کا بیان یہ ہے نبی اکرم آرام سے چلتے تھے جب آپ کو راستہ صاف

نہیں ملتا تھا لیکن عرفہ سے روانگی کے وقت آپ کو راستہ صاف ملا تھا' تو وہاں آپ نے اپنی رفتار کو تیز بھی کیا ہے اور اس روایت میں اس بات پر دلالت موجود ہے' حضرت اسامہ رٹی اللہ کے یہ الفاظ

''میں نے نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کو ہاتھ اٹھائے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ آپ ''مزدلفہ'' آگئے۔''

اس سے حضرت اسامہ رٹی اللہ کی مراد یہ ہے' ہجوم کے دوران ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اس سے مراد وہ وقت نہیں ہے' جب آپ کو راستہ کھلا مل جاتا تھا' کیونکہ حضرت اسامہ رٹی اللہ نے خود یہ بات بیان کی ہے' جب نبی اکرم ﷺ کو راستہ صاف ملتا تھا تو وہ اس سواری کی رفتار کو تیز کر دیتے تھے۔

2845 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا هِشَامٌ، ح وثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى، ثَنَا هِشَامٌ، ح وثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، ح وثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، وَهَذَا حَدِيثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَهُوَ أَحْسَنُهُمْ سِيَاقًا لِلْحَدِيثِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ:

متنِ حدیث: سَمِعْتُ أُسَامَةَ، وَهُوَ إِلَى جَنْبِي، وَكَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ يُسْأَلُ كَيْفَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ حِينَ دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ: كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ، فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ قَالَ سُفْيَانُ:

توضیح مصنف: النَّصُّ، فَوْقَ الْعَنَقِ

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي حَدِيثِهِ مُدْرَجًا، وَالنَّصُّ أَرْفَعُ مِنَ الْعَنَقِ، وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ مُدْرَجًا فِي الْحَدِيثِ يَعْنِي فَوْقَ الْعَنَقِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان -- ہشام (یہاں تحویلِ سند ہے) -- محمد بن بشار -- یحییٰ -- ہشام (یہاں تحویلِ سند ہے) -- محمد بن علاء بن کریب -- عبدالرحیم ابن سلیمان (یہاں تحویلِ سند ہے) سلم بن جنادہ -- وکیع (یہاں تحویلِ سند ہے) -- احمد بن عبدہ -- محمد بن دینار (یہ سب حضرات) ہشام بن عروہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

یہ عبدالجبار کی نقل کردہ حدیث ہے' جو اس حدیث کے سیاق کے اعتبار سے ان میں سب سے عمدہ ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت اسامہ رٹی اللہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ اس وقت میرے پہلو میں تھے (انہوں نے بتایا:) ''عرفہ'' سے جاتے ہوئے وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کی سواری پر پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔

ان سے سوال یہ کیا گیا تھا: جب نبی اکرم ﷺ ''عرفہ'' سے روانہ ہوئے' تو آپ ﷺ کس رفتار سے چل رہے تھے' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ عام رفتار سے ذرا تیز چل رہے تھے اور جب آپ ﷺ کو کھلا راستہ ملتا تھا تو آپ ﷺ رفتار ذرا تیز کر دیتے

تھے۔

سفیان کہتے ہیں: نص (جس رفتار کے استعمال ہوتا ہے) جو "عنق" سے ذرا تیز ہوتی ہے۔

اس روایت کے الفاظ میں ادراج ہے "نص (اس رفتار کو کہتے ہیں) جو "عنق" سے ذرا تیز ہو۔

اسی طرح وکیع کی نقل کردہ روایت بھی مدرج ہے کیونکہ اس میں یہ الفاظ ہیں۔

"عنق سے زیادہ ہوتی ہے"

بَابُ ذِكْرِ الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ وَالتَّهْلِيْلِ فِي السَّيْرِ مِنْ عَرَفَةَ اِلٰى مُزْدَلِفَةَ

باب 265: عرفہ سے "مزدلفہ" کی طرف جاتے ہوئے دعا مانگنا اور ذکر کرنا اور لا الٰہ الا اللہ پڑھنا

2846 - قَرَأْتُ عَلٰى اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ سُرَيْجٍ الرَّازِيِّ اَنَّ عَمْرَو بْنَ مُجَمِّعٍ الْكِنْدِيَّ اَخْبَرَهُمْ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِى الْحُلَيْفَةِ فِيْ حَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ اَهَلَّ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَقَالَ: وَوَقَفَ يَعْنِىْ بِعَرَفَةَ حَتّٰى اِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ اَقْبَلَ يَذْكُرُ اللّٰهَ وَيُعَظِّمُهٗ وَيُهَلِّلُهٗ وَيُمَجِّدُهٗ حَتّٰى يَنْتَهِىَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) احمد بن ابوسریج رازی -- عمرو بن مجمع کندی -- موسیٰ بن عقبہ -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری جب مسجد ذوالحلیفہ کے پاس کھڑی ہوگئی یہ حج یا عمرہ کے موقع کی بات ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ پڑھنا شروع کیا اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں وہ یہ الفاظ نقل کرتے ہیں۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وقوف کیا یعنی "عرفہ" میں وقوف کیا یہاں تک کہ جب سورج غروب ہوگیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے اس کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے "لا الٰہ الا اللہ" پڑھتے ہوئے اس کی بزرگی بیان کرتے ہوئے "مزدلفہ" تشریف لے آئے۔

بَابُ اِبَاحَةِ النُّزُوْلِ بَيْنَ عَرَفَاتٍ وَجَمْعٍ لِلْحَاجَةِ تَبْدُوْ لِلْمَرْءِ

باب 266: عرفات اور "مزدلفہ" کے درمیان قضائے حاجت کے لئے سواری سے اترنا مباح ہے

2847 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اُسَامَةُ،

متن حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ اَرْدَفَهٗ تِلْكَ الْعَشِيَّةَ، فَلَمَّا اَتَى الشِّعْبَ نَزَلَ فَبَالَ - وَلَمْ يَقُلْ: اِهْرَاقَ الْمَاءَ - فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ اِدَاوَةٍ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءًا خَفِيْفًا، فَقُلْنَا: الصَّلَاةَ فَقَالَ:

الصَّلَاةُ اَمَامَكَ فَلَمَّا اَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ صَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ حَلُّوا رِحَالَهُمْ وَاَعَنْتُهُ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَدْخَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ بَيْنَ كُرَيْبٍ وَبَيْنَ اُسَامَةَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا ابْنَ عُيَيْنَةَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ، وَقَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذَا الْخَبَرِ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء--سفیان--ابراہیم بن عقبہ--کریب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ''عرفہ'' سے روانہ ہوئے تو اس رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے پیچھے بٹھا لیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھاٹی کے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے نیچے اترے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا یہاں راوی نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے کہ انہوں نے پانی بھی بہایا تھا۔

تو میں نے ایک برتن کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پانی بہایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختصر وضو کر لیا۔

ہم نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھیں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز آگے جا کے ہوگی پھر جب ہم ''مزدلفہ'' پہنچ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز ادا کی پھر لوگوں نے اپنی سواریوں (کے پالان وغیرہ) کھول لیے۔ میں نے اس بارے میں ان کی مدد کی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کی۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میرے علم کے مطابق ابن عیینہ کے علاوہ اور کوئی راوی ایسا نہیں ہے جس نے اس روایت کی سند میں کریب اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے درمیان حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بھی تذکرہ کیا ہو۔

یہ روایت یحییٰ بن سعید انصاری نے، موسیٰ بن عقبہ کے حوالے سے، کریب کے حوالے سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور میں نے اس روایت کے تمام طرق ''کتاب الکبیر'' میں جمع کر دیے ہیں۔

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

باب 267: ''مزدلفہ'' میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا

2848 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَاهُ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا، اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یونس بن عبدالاعلیٰ--ابن وہب--مالک--ابن شہاب زہری--سالم بن عبداللہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ''مزدلفہ'' میں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔

بَابُ تَرْكِ التَّطَوُّعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ إِذَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا بِالْمُزْدَلِفَةِ مَعَ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمُزْدَلِفَةِ صَلَاةَ الْمُسَافِرِ لَا صَلَاةَ الْمُقِيمِ

باب 288: جب مزدلفہ میں یہ دونوں نمازیں ایک ساتھ ادا کی جائیں گی

تو ان کے درمیان نفل نماز کو ترک کر دیا جائے گا' اور اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے ''مزدلفہ'' میں مسافر کی نماز ادا کی تھی۔ مقیم کی نماز ادا نہیں کی تھی

2849 - سندِ حدیث: ثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ:

متنِ حدیث: جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي بِجَمْعٍ كَذَلِكَ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عیسیٰ بن ابراہیم غافقی -- ابن وہب -- یونس -- ابن شہاب زہری -- عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ان کے والد نے یہ بات بیان کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نے ''مزدلفہ'' میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کی تھی آپ ﷺ نے ان کے درمیان کوئی نفل نماز ادا نہیں کی تھی۔ آپ ﷺ نے مغرب کی تین رکعات پڑھی تھیں پھر عشاء کی دو رکعات پڑھی تھیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی ''مزدلفہ'' میں اسی طرح نماز ادا کیا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔

بَابُ الْأَذَانِ لِلْمَغْرِبِ وَالْإِقَامَةِ لِلْعِشَاءِ مِنْ غَيْرِ أَذَانٍ

إِذَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا بِالْمُزْدَلِفَةِ خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الصَّلَاتَيْنِ إِذَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا فِي وَقْتِ الْآخِرَةِ مِنْهُمَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا بِإِقَامَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ أَذَانٍ

2848– أخرجه أبو داؤد 1932 في المناسك باب الصلاة بجمع، عن مسدد عن يحيى القطان، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي 1870 عن شعبة به . وأخرجه مسلم 1288 290 في الحج باب الإفاضة من عرفات إلى المزدلفة واستحباب صلاتي المغرب والعشاء جميعاً بالمزدلفة في هذه الليلة، والنسائي 5/260 في مناسك الحج باب الجمع بين الصلاتين بالمزدلفة، والطحاوي 2/212، والبيهقي 5/121من طريقين عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، بِهِ . وأخرجه مسلم 1288 288 و 289، والطحاوي 2/112 من طرق عن شعبة، عن سلمة بن كهيل، والحكم بن عتيبة، عن سعيد بن جبير، به . وأخرجه الدارمي 2/58، وأحمد 2/18، والبخاري 1092 في تقصير الصلاة باب يصلي المغرب ثلاثاً في السفر، و 1668 في الحج باب النزول بين عرفة وجمع، و 1673 باب من جمع بينهما ولم يتطوع، ومسلم 1288 287 وأبو داؤد 1962 و 1927 و 1928 و 1929 و 1930، والنسائي 1/291 و 5/260، والترمذي 887، وابن خزيمة 2848 و 2849، والطحاوي 2/212و 213، والبيهقي 1/400–401 من طرق عَنِ ابْنِ عُمَرَ بنحوه .

باب 269: مغرب کی نماز کے لیے اذان دینا اور عشاء کی نماز کے لیے اذان کی بجائے (صرف) اقامت کہنا

جب آدمی "مزدلفہ" میں دونوں نمازیں ایک ساتھ ادا کرے یہ اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو قائل ہے یہ دونوں نمازیں، ان میں سے (پہلی نماز کے) آخری وقت میں ملا کر ادا کی جائیں گی اور دو اقامتوں کے ذریعے انہیں اکٹھا کیا جائے گا۔ اذان نہیں دی جائے گی

2850 - سندِحدیث: ثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ:

متنِ حدیث: اَفَضْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ، فَلَمَّا بَلَغَ الشِّعْبَ الَّذِیْ يَنْزِلُ عِنْدَهُ الْاُمَرَاءُ بَالَ، وَتَوَضَّاَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، الصَّلَاةَ قَالَ: الصَّلَاةُ اَمَامَكَ فَلَمَّا انْتَهٰى اِلَى الْجَمْعِ اَذَّنَ وَاَقَامَ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ اٰخِرُ النَّاسِ حَتّٰى اَقَامَ، فَصَلَّى الْعِشَاءَ "،

توضیح مصنف: خَبَرُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ محمد بن مثنی -- عبدالرحمن -- سفیان -- ابراہیم بن عقبہ -- کریب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں "عرفہ" سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس گھاٹی کے پاس پہنچے جس کے پاس حکمران پڑاؤ کرتے ہیں تو وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز (پڑھیں گے؟)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز آگے جا کر ہو گی پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "مزدلفہ" پہنچ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان دلوائی اور اقامت کہلوائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز ادا کی پھر ابھی تمام لوگوں نے اپنے پالان نہیں اتارے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اقامت کہلوا کر عشاء کی نماز بھی ادا کر لی۔

حفص بن غیاث نے امام جعفر صادق رحمہ اللہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ بھی اسی باب سے تعلق رکھتی ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْفَصْلِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ اِذَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا بِفِعْلٍ لَيْسَ مِنْ عَمَلِ الصَّلَاةِ فِيْ خَبَرِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ: ثُمَّ حَلُّوْا رِحَالَهُمْ وَاَعَنْتُهُ عَلَيْهِ

باب 270: مغرب اور عشاء کی نمازیں جب دونوں ایک ساتھ ادا کی جائیں گی تو ان کے درمیان کسی ایسے فعل کے ذریعے فصل کی جا سکتی ہے جو نماز کے عمل سے تعلق نہ رکھتا ہو

2851 - وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ حَرْمَلَةَ، وَاِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متن حدیث: دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ، فَلَمَّا بَلَغَ الشِّعْبَ نَزَلَ فَبَالَ - وَلَمْ يَقُلْ: اِهْرَاقَ الْمَاءَ - قَالَ اُسَامَةُ: فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ وُضُوْءًا خَفِيفًا، قُلْتُ: الصَّلَاةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: " الصَّلَاةُ اَمَامَكَ ثُمَّ اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ وَضَعَ رَحْلَهُ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ قَالَ سُفْيَانُ:

توضیح روایت: انْتَهٰى حَدِيْثُ اِبْرَاهِيمَ اِلٰى قَوْلِهِ، الصَّلَاةُ اَمَامَكَ، وَالزِّيَادَةُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ حَرْمَلَةَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --احمد بن منیع --سفیان--محمد بن ابوحرملہ اور ابراہیم بن عقبہ--کریب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''عرفہ'' سے روانہ ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھالیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھاٹی کے پاس پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اترے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا' یہاں راوی نے پانی بہانے کے الفاظ ذکر نہیں کیے ہیں۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے برتن کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پانی انڈیلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختصر وضو کیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز (یہیں پڑھیں گے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز آگے جا کے ہوگی۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''مزدلفہ'' تشریف لے آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پالان رکھوایا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کی۔

ابراہیم نامی راوی کی نقل کردہ روایت ان الفاظ تک ہے۔

''نماز آگے جا کر ہوگی۔''

آگے کے الفاظ ابن ابوحرملہ نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْاَكْلِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ اِذَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا بِالْمُزْدَلِفَةِ اِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ، فَاِنِّيْ لَا اَقِفُ عَلٰى سَمَاعِ اَبِيْ اِسْحَاقَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ

باب 271: جب آدمی ''مزدلفہ'' میں یہ دونوں نمازیں ایک ساتھ ادا کرے تو ان دونوں نمازوں کے درمیان کچھ کھالینا مباح ہے' بشرطیکہ یہ روایت ثابت ہو' کیونکہ میرے علم کے مطابق ابواسحاق نے یہ روایت عبدالرحمٰن بن یزید نامی راوی سے نہیں سنی ہے

2852 - سندِ حدیث: ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ:

متن حدیث: اَفَاضَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مِنْ عَرَفَاتٍ عَلٰى هِيْنَتِهِ لَا يَضْرِبُ بَعِيْرَهُ حَتّٰى اَتٰى جَمْعًا فَنَزَلَ فَاَذَّنَ فَاَقَامَ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ تَعَشّٰى، ثُمَّ قَامَ فَاَذَّنَ، وَاَقَامَ وَصَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ بَاتَ بِجَمْعٍ حَتّٰى اِذَا طَلَعَ

الْفَجْرُ اَقَامَ فَاَذَّنَ وَاَقَامَ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ، ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ يُؤَخَّرَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيهَا فِي هٰذَا الْيَوْمِ إِلَّا فِي هٰذَا الْمَكَانِ، ثُمَّ وَقَفَ،

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يَرْفَعِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قِصَّةَ عَشَاءِهِ بَيْنَهُمَا، وَإِنَّمَا هٰذَا مِنْ فِعْلِهِ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--- یعقوب بن ابراہیم دورقی --- یحییٰ بن ابوزائدہ --- اپنے والد --- ابواسحاق کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عرفات سے روانہ ہوئے تو آرام سے چل رہے تھے انہوں نے اپنے اونٹ کو تیز چلانے کے لیے (مارا نہیں) یہاں تک کہ وہ "مزدلفہ" پہنچ گئے وہاں وہ سواری سے اترے اذان دی اقامت کہی پھر مغرب کی نماز ادا کی پھر رات کا کھانا کھایا پھر کھڑے ہوئے پھر اذان دی اقامت کہی اور عشاء کی نماز ادا کی پھر انہوں نے "مزدلفہ" میں رات بسر کی یہاں تک کہ جب صبح صادق ہوگئی تو وہ کھڑے ہوئے انہوں نے اذان دی اقامت کہی پھر صبح کی نماز ادا کی پھر یہ بات بیان کی۔

"بے شک ان دو نمازوں کو ان کے مخصوص وقت سے مؤخر کر کے ادا کیا جاتا ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن میں صرف اس جگہ پر ان نمازوں کو ان اوقات میں ادا کیا ہے"۔

پھر وہ ٹھہر گئے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے درمیان اپنے رات کے کھانے کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا کیونکہ یہ ان کا اپنا طرز عمل تھا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب نہیں ہے۔

بَابُ الْبَيْتُوتَةِ بِالْمُزْدَلِفَةِ لَيْلَةَ النَّحْرِ

باب 272: قربانی کی رات "مزدلفہ" میں رات بسر کرنا

2853 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ لَهُ: اَخْبِرْنِيْ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَجَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِاَذَانٍ وَاحِدٍ وَاِقَامَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--- محمد بن یحییٰ --- عبداللہ بن محمد نفیلی --- حاتم بن اسماعیل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام جعفر صادق رحمہ اللہ اپنے والد (امام محمد باقر رحمہ اللہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی

خدمت میں حاضر ہوئے میں نے ان سے گزارش کی آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کے حج کے بارے میں بتایئے (توانہوں نے یہ واقعہ سناتے ہوئے یہ بات بیان کی) نبی اکرم ﷺ ''مزدلفہ'' تشریف لائے وہاں آپ ﷺ نے ایک اذان اور دو اقامتوں کے ذریعے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں۔

پھر نبی اکرم ﷺ لیٹ گئے یہاں تک کہ صبح صادق ہوگئی۔

بَابُ التَّغْلِيسِ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

باب **273**: قربانی کے دن ''مزدلفہ'' میں فجر کی نماز اندھیرے میں ادا کرنا

2854 - سندِ حدیث: ثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةً اِلَّا لِوَقْتِهَا اِلَّا هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ رَاَيْتُهُ يُصَلِّي الْعِشَاءَ وَالْمَغْرِبَ جَمِيعًا لِمُزْدَلِفَةِ وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ وَقْتِهَا بِغَلَسٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- اعمش -- عمارہ بن عمیر -- عبدالرحمٰن بن یزید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ہمیشہ نبی اکرم ﷺ کو ہر نماز اس کے وقت مخصوص پر ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

صرف ان دو نمازوں کا حکم مختلف ہے' کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو عشاء اور مغرب کی نمازیں ''مزدلفہ'' میں ایک ساتھ ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' اور فجر کی نماز (اپنے عام وقت) سے پہلے اندھیرے میں ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

باب **274**: ''مزدلفہ'' میں فجر کی نماز کے لئے اذان دینا اور اقامت کہنا

2855 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ:

متنِ حدیث: فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ يَعْنِي بِالْمُزْدَلِفَةِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: قَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ لَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ حَاتِمٍ فِي هٰذَا الْخَبَرِ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ بِاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ فِي خَبَرِ جَابِرٍ دَلَالَةٌ وَاضِحَةٌ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْفَجْرَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فِي اَوَّلِ وَقْتِهَا بَعْدَمَا بَانَ لَهُ الصُّبْحُ لَا قَبْلَ اَنْ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ وَفِي هٰذَا مَا دَلَّ عَلٰى اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ اَرَادَ بِقَوْلِهِ وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ وَقْتِهَا بِغَلَسٍ اَيْ قَبْلَ وَقْتِهَا الَّذِي كَانَ يُصَلِّيهَا بِغَيْرِ الْمُزْدَلِفَةِ اَيْ اَنَّهُ غَلَّسَ

بِالْفَجْرِ اَشَدَّ تَغْلِيسًا مِمَّا كَانَ يُغَلِّسُ بِهَا فِي غَيْرِ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ، وَخَبَرُ ابْنِ عُمَرَ الَّذِي يَلِي هٰذَا الْبَابَ دَالٌّ عَلٰى مِثْلِ مَا دَلَّ عَلَيْهِ خَبَرُ جَابِرٍ؛ لِاَنَّ فِي خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ يَبِيتُ بِالْمُزْدَلِفَةِ حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ يُصَلِّي الصُّبْحَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- عبداللہ بن محمد نفیلی -- حاتم بن اسماعیل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث ذکر کی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں۔

''تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز اس وقت ادا کی جب صبح صادق ہو چکی تھی' ان کی مراد یہ تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''مزدلفہ'' میں ایسا کیا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) محمد بن یحییٰ نے حسن بن بشر کے حوالے سے حاتم کے حوالے سے اس روایت میں اس جگہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ایک اذان اور ایک اقامت کے ذریعے ادا کی۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ اس روایت میں اس بات پر واضح دلالت پائی جاتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''مزدلفہ'' میں فجر کی نماز صبح صادق ہو جانے کے بعد اس کے ابتدائی وقت میں ادا کر لی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح صادق ہونے سے پہلے اسے ادا نہیں کیا تھا اور اس روایت میں اس بات کی دلالت موجود ہے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز اپنے وقت سے پہلے اندھیرے میں ادا کر لی تھی۔''

اس سے مراد یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت سے پہلے ادا کی تھی جس وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز ''مزدلفہ'' کے علاوہ ادا کیا کرتے تھے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی اندھیرے میں ''مزدلفہ'' میں یہ نماز ادا کی تھی جب کہ دوسری جگہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے اندھیرے میں یہ نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

اس کے بعد والے باب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت نقل کی گئی ہے وہ بھی اسی بات پر دلالت کرتی ہے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت جس پر دلالت کرتی ہے' کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''مزدلفہ'' میں رات بسر کی یہاں تک کہ جب صبح صادق ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا کر لی۔''

بَابُ الْوُقُوْفِ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّمْجِيدِ وَالتَّعْظِيمِ لِلّٰهِ فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْقِفِ

باب 275: مشعر حرام کے قریب وقوف کرنا اور اس وقوف کے دوران دعا مانگنا' ذکر کرنا، لا الٰہ الا اللہ پڑھنا اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اعتراف کرنا

2856 - قَرَأْتُ عَلٰى اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ سُرَيْجٍ الرَّازِيِّ اَنَّ عَمْرَو بْنَ مُجَمِّعٍ اَخْبَرَهُمْ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِى الْحُلَيْفَةِ اَهَلَّ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَقَالَ: يَبِيْتُ يَعْنِىْ بِالْمُزْدَلِفَةِ حَتّٰى يُصْبِحَ، ثُمَّ يُصَلِّىْ صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ يَقِفُ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ، وَيَقِفُ النَّاسُ مَعَهٗ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَيَذْكُرُوْنَهٗ وَيُهَلِّلُوْنَهٗ وَيُمَجِّدُوْنَهٗ وَيُعَظِّمُوْنَهٗ حَتّٰى يَدْفَعَ اِلٰى مِنًى

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) احمد بن ابوسریج رازی ان عمرو بن مجمع -- موسیٰ بن عقبہ -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری جب مسجد ذوالحلیفہ کے پاس کھڑی ہوئی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔

(اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے)

وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات بسر کی یعنی ''مزدلفہ'' میں رات بسر کی' جب صبح ہوئی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز ادا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشعر حرام کے قریب وقوف کیا لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ وقوف کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتے رہے' اور اس کا ذکر کرتے رہے ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھتے رہے اس کی بزرگی کا تذکرہ کرتے رہے اس کی عظمت کا اعتراف کرتے رہے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ کی طرف روانہ ہوگئے۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْوُقُوْفِ حَيْثُ شَاءَ الْحَاجُّ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِذْ جَمِيْعُ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ

باب 276: حاجی ''مزدلفہ'' میں جہاں چاہے وقوف کرسکتا ہے تمام مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے

2857 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا جَعْفَرٌ، ثَنَا اَبِىْ قَالَ:

متن حدیث: اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَقَفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ، وَقَالَ: وَقَفْتُ هَا هُنَا وَالْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- یحییٰ بن سعید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام جعفر صادق رحمہ اللہ نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے: وہ یہ کہتے ہیں: میرے والد (امام محمد باقر رحمہ اللہ) نے ہمیں یہ حدیث سنائی

یہ وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے (اس بارے میں بیان کرتے ہوئے یہ بھی بتایا)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''مزدلفہ'' میں وقوف کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے یہاں وقوف کیا ہے' لیکن ''مزدلفہ'' سارے کا سارا وقوف کی جگہ ہے۔''

2858 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ، ثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ، وَقَالَ: جَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن سعید اشج --حفص ابن غیاث کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' ان کے والد (حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''مزدلفہ'' میں وقوف کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مزدلفہ'' سارے کا سارا وقوف کی جگہ ہے۔

بَابُ الدَّفْعِ مِنَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَمُخَالَفَةِ اَهْلِ الشِّرْكِ وَالْاَوْثَانِ فِيْ دَفْعِهِمْ مِنْهُ

باب 277: مشعرِ حرام سے روانہ ہوتے وقت مشرکین اور بت پرستوں کی روانگی کے وقت کے برخلاف کرنا

2859 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ لَا يُفِيْضُوْنَ مِنْ جَمْعٍ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ عَلٰى ثَبِيْرٍ، فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَفَاضَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار --عبدالرحمٰن --سفیان --ابواسحاق --عمرو بن میمون کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مشرکین ''مزدلفہ'' سے اس وقت تک روانہ نہیں ہوتے تھے جب تک سورج ثبیر پہاڑ پر چمکنے نہیں لگتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے برخلاف کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورج نکلنے سے پہلے ہی وہاں سے روانہ ہو گئے۔

2859- وأخرجه أبو داوُد 1938 فى المناسك باب الصلاة بجمع، عن محمد بن كثير العبدى، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/29 و 39 و 42 و 54، والبخارى 3838 فى مناقب الأنصار باب أيام الجاهلية، وابن خزيمة 2859، والطحاوى 2/218 من طرق عن سفيان، به . وأخرجه الطيالسى ص 12، وأحمد 1/14 و 50، والدارمى 2/59-60، والبخارى 1684 فى الحج باب ما جاء أن الإفاضة من جمع قبل طلوع الشمس، والنسائى 5/265 فى مناسك الحج باب وقت الإفاضة من جمع، وابن ماجه 3022 فى المناسك باب الوقوف بجمع، والطحاوى 2/218، والبيهقى 5/124، والبغوى 1940 من طرق عن أبى إسحاق السبيعى، به .

بَابُ صِفَةِ السَّيْرِ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ إِلٰى مِنًى بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

باب **278**: "مزدلفہ" سے منیٰ کی طرف روانہ ہوتے وقت چلنے کا طریقہ اس کے الفاظ عام ہیں اور مراد مخصوص ہے

2860 - سندِحدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، وَهَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا: ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَقَالَ هَارُوْنُ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ قَالَ:

متنِ حدیث: أَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ، وَمِنْ جَمْعٍ عَلَيْهِ السَّكِينَةُ حَتّٰى أَتٰى مِنًى

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن علاء بن کریب اور ہارون بن اسحاق-- ابوخالد-- ابن جریج اور قال ہارون: ابن جریج-- ابوزبیر-- ابومعبد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت فضل رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب "عرفہ" سے روانہ ہوئے تھے اور جب "مزدلفہ" سے روانہ ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آرام سے چل رہے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ تشریف لے آئے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّمَا سَارَ فِي الْإِفَاضَةِ وَمِنْ جَمْعٍ إِلٰى مِنًى عَلَى السَّكِينَةِ خَلَا بَطْنِ وَادِيْ مُحَسِّرٍ؛ فَإِنَّهُ أَوْضَعَ فِيْهِ، وَفِيْ هٰذَا مَا دَلَّ عَلٰى أَنَّ الْفَضْلَ إِنَّمَا أَرَادَ: وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ حَتّٰى أَتٰى مِنًى، خَلَا إِيْضَاعِهِ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ عَلٰى مَا تَرْجَمْتُ الْبَابَ أَنَّهُ لَفْظٌ عَامٌّ أَرَادَ بِهِ الْخَاصَّ

باب **279**: اس بات کی دلیل کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "مزدلفہ" سے منیٰ کی طرف روانہ ہوئے تو آپ اطمینان سے چل رہے تھے البتہ "وادی محسر" کے حصے سے گزرتے ہوئے آپ نے اپنی سواری کی رفتار کو تیز کر دیا تھا اور اس روایت میں یہ بات موجود ہے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے نقل کردہ یہ الفاظ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آرام سے چلتے رہے یہاں تک کہ منیٰ تشریف لے آئے۔"

اس سے مراد یہ ہے آپ "وادی محسر" سے گزرتے ہوئے اس تیزی سے گزرے تھے (اس کے علاوہ آرام سے چلتے رہے تھے) جیسا کہ ترجمۃ الباب میں اس بات کی وضاحت کردی ہے الفاظ عام ہیں اور مراد مخصوص ہے۔

2861 - توضیح مصنف: فِيْ خَبَرِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهٰى إِلٰى وَادِيْ مُحَسِّرٍ فَقَرَعَ نَاقَتَهُ فَخَبَّتْ حَتّٰى جَاوَزَ الْوَادِيَ

❁ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جو حدیث نقل کی ہے اس میں یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "وادی محسر" کے پاس پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کو مارا تو وہ تیز چلنے لگی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وادی سے آگے گزر گئے۔

2862 - سندِحدیث: ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، ح وثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ اَبِي الزَّرْدِ الْاُبُلِّيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، ح وثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا قَبِيصَةُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --سلم بن جنادہ-- وکیع --سفیان (یہاں تحویلِ سند ہے) --محمد بن سفیان بن ابوزردابلی-- ابوعامر-- سفیان (یہاں تحویلِ سند ہے) --محمد بن علاء-- قبیصہ-- سفیان-- ابوزبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''وادیٔ محسر'' میں اپنی سواری کو تیز کر دیا تھا۔''

بَابُ بَدْءِ الْاِيضَاعِ كَانَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ

باب 280: سواری کی رفتار تیز کرنے کا آغاز ''وادیٔ محسر'' سے ہو گا

2863 - سندِحدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ شِنْظِيرٍ، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّمَا كَانَ بَدْءُ الْاِيضَاعِ مِنْ قِبَلِ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ يَقِفُوْنَ حَافَتَيِ النَّاسِ قَدْ عَلَّقُوا الْقِعَابَ وَالْعِصِيَّ وَالْجِعَابَ، فَاِذَا اَفَاضُوا تَقَعْقَعُوا فَاَنْفَرَتْ بِالنَّاسِ فَلَقَدْ رُئِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّ ظِفْرَيْ نَاقَتِهِ لَتَمَسُّ الْاَرْضَ حَادِكَهَا، وَهُوَ يَقُوْلُ: "يَا اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ، وَرُبَّمَا كَانَ يَذْكُرُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ-- ابونعمان-- حماد بن زید-- کثیر بن شنظیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: عطاء بیان کرتے ہیں:

(حجۃ الوداع کے موقع پر) جانوروں کو تیز چلانے کا آغاز دیہاتی لوگوں کی طرف سے ہوا کیونکہ انہوں نے لوگوں کے دونوں طرف وقوف کیا ہوا تھا۔

انہوں نے پیالے، لاٹھیاں اور ترکش لٹکائے ہوئے تھے جب وہ لوگ روانہ ہوئے' تو انہوں نے ہلچل مچا دی اور لوگوں میں بھگدڑ پیدا ہو گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ناگواری کے آثار نظر آئے تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کو تیز چلنے سے روک رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے۔

''اے لوگو! تم لوگ آرام سے چلو اے لوگو! تم لوگ آرام سے چلو''۔

راوی نے بعض اوقات یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی ذکر کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الطَّرِيقِ الَّذِي يُسْلَكُ فِيهِ مِنَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ إِلَى الْجَمْرَةِ

باب 281: اس راستے کا تذکرہ کہ جس پر چلتے ہوئے آدمی مشعر حرام سے جمرہ تک جاتا ہے

2864 - توضیح مصنف: فِي خَبَرِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تُخْرِجُكَ إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ ثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا النُّفَيْلِيُّ ثَنَا حَاتِمٌ ثَنَا جَعْفَرٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے اس میں یہ مذکور ہے۔

''پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس درمیانی راستے پر چلے جو آپ کو لے کر جمرہ کبریٰ تک چلا جاتا ہے۔''

یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم درخت کے پاس موجود جمرہ کے پاس آ گئے۔

یہ روایت محمد بن یحییٰ نے نفیلی کے حوالے سے حاتم کے حوالے سے امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ فِي عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ

باب 282: ذوالحج کے عشرے میں عمل کرنے کی فضیلت

2865 - سندِ حدیث: ثَنَا أَبُو مُوسَى، وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا: ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، ح وثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ يَعْنِي أَيَّامَ الْعَشْرِ قَالُوا: وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ: وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، ثُمَّ لَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ هَذَا حَدِيثُ أَبِي مُعَاوِيَةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ اور سلم بن جنادہ -- ابومعاویہ -- اعمش (یہاں تحویل سند ہے) -- محمد بن بشار -- ابن ابوعدی -- شعبہ -- سلیمان اعمش -- مسلم البطین -- سعید بن جبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دوسرا کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں کوئی نیک کام کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس دن میں نیک کام کرنے سے زیادہ محبوب ہو''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد (ذوالحج کے دس دن تھے) لوگوں نے عرض کی: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں البتہ اس شخص کا حکم مختلف ہے جو اپنی جان اور مال لے کر نکلتا ہے اور کوئی بھی چیز لے کر

واپس نہیں آتا۔

یہ روایت ابومعاویہ کی نقل کردہ ہے۔

بَابُ فَضْلِ يَوْمِ النَّحْرِ

باب 283: قربانی کے دن کی فضیلت

2866 - سندِ حدیث: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثنا ثَوْرٌ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لُحَيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْظَمُ الْاَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ، ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَوْمُ الْقَرِّ يَعْنِيْ يَوْمَ الثَّانِيْ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- یحییٰ بن سعید--ثور-- راشد بن سعد--عبداللہ بن لحی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے عظیم دن قربانی کا دن ہے' اور پھر اس سے اگلا دن ہے''۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے الفاظ ''یوم القر'' سے مراد قربانی کے دن سے اگلا دن ہے۔

بَابُ الْتِقَاطِ الْحَصَى لِرَمْيِ الْجِمَارِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ

وَالْبَيَانِ اَنَّ كَسْرَ الْحِجَارَةِ لِحَصَى الْجِمَارِ بِدْعَةٌ، لِمَا فِيْهِ مِنْ اِيْذَاءِ النَّاسِ وَاِتْعَابِ اَبْدَانِ مَنْ يَتَكَلَّفُ كَسْرَ الْحِجَارَةِ تَوَهُّمًا اَنَّهُ سُنَّةٌ

باب 284: جمرات کو مارنے کے لئے ''مزدلفہ'' سے ہی کنکریاں چن لینا

اور اس بات کا بیان کہ جمرات کو مارنے کے لئے گنتی پوری کرنے کے لئے پتھروں کو توڑنا بدعت ہے' کیونکہ جو شخص اس غلط فہمی کا شکار ہے' ایسا کرنا سنت ہے' اور وہ پتھر توڑنے کی تکلیف میں مبتلا ہو' تو اس میں لوگوں کو ایذاء بھی پہنچائی اور جسم کو مشقت کا شکار بھی کیا

2867 - سندِ حدیث: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ اَبِيْ جَمِيلَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُصَيْنٍ، ثنا اَبُو الْعَالِيَةِ قَالَ: قَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ،

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ فِيْ حَدِيْثِهِ، وَهٰكَذَا قَالَ عَوْفٌ: هَاتِ الْقُطْ حَصَيَاتٍ هِيَ حَصَى الْخَذْفِ فَلَمَّا وُضِعْنَ فِيْ يَدِهِ قَالَ بِاَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ بِاَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ، وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالْغُلُوِّ فِي الدِّيْنِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- ابن ابوعدی اور محمد بن جعفر اور عبدالوہاب بن عبدالمجید--

عوف بن ابوجمیلہ -- زیاد بن حصین -- ابوعالیہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

عقبہ کی صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہاں ابن ابوعدی نامی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اور عوف نے بھی یہی الفاظ نقل کیے ہیں۔

''آؤ اور اس طرح کی کنکریاں چن لو جو چٹکیوں میں آ سکیں جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں رکھی گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسی طرح کی ہوں اسی طرح کی ہوں اور دین میں غلو کرنے سے بچو۔ کیونکہ تم سے پہلے لوگ دین میں غلو کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے''

2868 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِهِ بُنْدَارٌ مَرَّةً أُخْرَى بِمِثْلِ هٰذَا اللَّفْظِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ حَصِينٍ، وثنا بُنْدَارٌ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَوْفٌ ثَنَا زِيَادُ بْنُ حَصِينٍ حَدَّثَنِي أَبُو الْعَالِيَةِ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ عَوْفٌ: لَا أَدْرِي الْفَضْلَ أَوْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ الْقُطْ لِي حَصَيَاتٍ، بِمِثْلِهِ سَوَاءً

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- زیاد بن حصین -- بندار -- یحییٰ بن سعید -- عوف -- زیاد بن حصین کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ابوالعالیہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا:

عوف نامی راوی کہتے ہیں: مجھے یہ نہیں معلوم کہ اس سے مراد حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں یا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔

انہوں نے یہ بات بیان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ کی صبح یہ بات ارشاد فرمائی: میرے لیے کچھ کنکریاں چن لو۔

اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَقْدِيمِ النِّسَاءِ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مِنًى بِاللَّيْلِ

باب **285**: ''مزدلفہ'' سے منیٰ کی طرف، رات کے وقت خواتین کو پہلے بھجوا دینے کی اجازت

2869 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَتْ سَوْدَةُ امْرَأَةً ضَخْمَةً ثَبِطَةً فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُفِيضَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ، فَأَذِنَ لَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَيْتَنِي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ، فَكَانَتْ عَائِشَةُ لَا تُفِيضُ إِلَّا مَعَ الْإِمَامِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- عبدالوہاب -- ایوب -- عبدالرحمٰن بن قاسم -- قاسم (کے

2869 - وأخرجه مسلم 1290 294 عن محمد بن بشار .

حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا ایک بھاری بھرکم خاتون تھیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اجازت مانگی کہ وہ "مزدلفہ" سے رات کے وقت ہی روانہ ہو جائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دیدی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کاش میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح اجازت مانگی ہوتی جس طرح سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے لے لی تھی۔

(راوی کہتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ("مزدلفہ" سے) اسی وقت روانہ ہوتی تھیں جب خلیفہ وقت روانہ ہوتا تھا۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَقْدِيمِ الضُّعَفَاءِ مِنَ الرِّجَالِ وَالْوِلْدَانِ مِنْ جَمْعٍ اِلٰى مِنًى بِاللَّيْلِ

باب **286**: مزدلفہ سے منیٰ کی طرف' رات کے وقت ہی' کمزور مردوں اور بچوں کو پہلے بھجوا دینے کی اجازت

2870 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالُوْا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ،

اسنادِ دیگر: وَقَالَ اَبُوْ عَمَّارٍ وَالْمَخْزُوْمِيُّ وَعَلِيٌّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- عبدالجبار بن علاء اور حسین بن حریث اور سعید بن عبدالرحمٰن اور علی بن خشرم --- سفیان --- عمرو --- عطاء (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "مزدلفہ" کی رات اپنے کمزور اہل خانہ (یعنی خواتین) کے پہلے روانہ کر دیا تھا۔

ابوعمار' مخزومی اور علی نامی راوی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

2871 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

2870- واخرجه البخاري 1677 في الحج باب من قدم ضعفة أهله بليل، والترمذي 892 في الحج باب ما جاء في تقديم الضعفة من جمع بليل، والبيهقي 5/123 من طريقين عن حماد بن زيدن بهذا الإسناد . واخرجه أحمد 1/372، ومسلم 1293 302 في الحج باب استحباب تقديم الضعفة، والنسائي 5/216في مناسك الحج باب تقديم النساء والصبيان إلى منازلهم بمزدلفة، و 5/266 في الرخصة للضعفة أن يصلوا يوم النحر الصبح بمنى، وابن ماجه 3026 في المناسك باب من تقدم من جمع الى منى لرمي الجمار، وابن خزيمة 2870، والطبراني 11285 و 11353 و 11354 و 11360 و 11385، والبيهقي 5/123 من طرق عن عطاء بن ابي رباح، عن ابن عباس، به . واخرجه الطيالسي 2729، واحمد 1/352، والطبراني 12220 من طريق ابن ابي ذئب، عن شعبة مولى ابن عباس، عن ابن عباس، به .

متن حدیث: اَنَّـهُ كَانَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ فَيَقِفُوْنَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِلَيْلٍ، فَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مَا بَدَا لَهُمْ، ثُمَّ يَدْفَعُوْنَ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَّاْتِيْ مِنًى لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّاْتِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَاُولٰئِكَ ضَعَفَةُ اَهْلِهٖ، وَيَقُوْلُ اَذِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن رافع -- عبدالرزاق -- معمر -- ابن شہاب زہری -- سالم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے اہل خانہ میں سے کمزور افراد (یعنی خواتین اور بچوں کو پہلے ہی روانہ کر دیتے تھے) اور خود رات کے وقت مشعر حرام کے پاس ہی ٹھہرے رہتے تھے۔ جتنا انہیں مناسب لگتا تھا اتنا اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے پھر وہ وہاں سے روانہ ہو جاتے تھے۔ ان میں سے کوئی شخص صبح کی نماز کے وقت منیٰ پہنچ جاتا تھا' اور کوئی شخص اس کے بعد وہاں پہنچتا تھا' اور یہ ان کے اہل خانہ کے کمزور افراد تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی اجازت دی ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ تَقْدِيْمِ الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ اِلٰى مِنًى بِاللَّيْلِ

باب 287: مزدلفہ سے منیٰ کی طرف رات کے وقت سامان پہلے بھجوا دینا مباح ہے

2872 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، ثَنَا عِيْسٰى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ:

متن حدیث: كُنْتُ فِيْمَنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ

اسنادِ دیگر: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِمِثْلِهٖ سَوَاءً

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَخْبَارُ ابْنِ عَبَّاسٍ كُنْتُ فِيْمَنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ مِنْ جَمْعٍ اِلٰى مِنًى بِاللَّيْلِ دَالَّةٌ عَلٰى اَنَّ الْمَاْمُوْرَ بِالْتِقَاطِ الْحَصٰى غَدَاةَ الْمُزْدَلِفَةِ هُوَ الْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا عَبْدُ اللّٰهِ، وَاَخْبَارُ الْفَضْلِ اَنَّهُ كَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ اِلٰى مِنًى بِاللَّيْلِ دَالَّةٌ عَلٰى اَنَّ خَبَرَ مُشَاسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ كُنْتُ فِيْمَنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهْمٌ؛ لِاَنَّ الْمُقَدَّمَ مَعَ الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ اِلٰى مِنًى هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ لَا الْفَضْلُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن خشرم -- عیسیٰ -- ابن جریج -- عبیداللہ بن ابو یزید کے حوالے سے

2871- وأخرجه مسلم 1295 في الحج: باب استحباب تقديم دفع الضعفة . . . ، والبيهقي 5/123 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد وأخرجه البخاري 1676 في الحج باب من قدم ضعفة أهله بليل، والبيهقي 5/123 من طريقين عن الليث عن يونس، به . وأخرجه ابن خزيمة 2871 وأرخ القسم الثاني منه أحمد 2/33 من طريق عبد الرزاق عن معمر، عن الزهري، به . وأخرج القسم الأول منه مالك في الموطأ 1/139 في الحج باب تقديم النساء والصبيان، عن نافع، عن سالم وعبيد الله ابني عبد الله بن عمر عن ابيهما عبد الله .

نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں ان افراد میں شامل تھا جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سازوسامان کے ہمراہ پہلے بھجوا دیا تھا۔

یہ روایت محمد بن معمر نے محمد بن بکر کے حوالے سے ابن جریج کے حوالے سے اسی کی مانند ذکر کی ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان کرنا کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''مزدلفہ'' کی رات ''مزدلفہ'' سے منیٰ رات کے وقت ہی روانہ کروا دیا تھا۔

یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے ''مزدلفہ'' کی صبح جن صاحب کو کنکریاں چننے کا حکم ملا تھا وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نہیں بلکہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔

اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے' وہ ''مزدلفہ'' سے منیٰ کی طرف جاتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر موجود تھے۔

اور یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے' مشاس نامی راوی نے عطا کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت فضل رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے' میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے بھجوا دیا تھا اس میں انہیں غلط فہمی ہوئی ہے' کیونکہ خواتین اور بچوں کے ساتھ ''مزدلفہ'' سے منیٰ جانے والی شخصیت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی تھی۔ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نہیں تھے۔

بَابُ قَدْرِ الْحَصَى الَّذِىْ يُرْمٰى بِهِ الْجِمَارُ

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الرَّمْىَ بِالْحَصَى الْكِبَارِ مِنَ الْغُلُوِّ فِى الدِّيْنِ، وَتَخْوِيْفِ الْهَلَاكِ بِالْغُلُوِّ فِى الدِّيْنِ فِىْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ: بِاَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ، وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِى الدِّيْنِ

باب **288**: ان کنکریوں کی مقدار کا تذکرہ' جو جمرات کو ماری جائیں گی

اس بات کی دلیل کہ بڑی کنکریاں مارنا دین میں غلو کرنے کے مترادف ہے' اور دین میں غلو کرنے والوں کو ہلاکت کا شکار ہونے کا خوف دلانا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اسی کی مانند کنکریاں چنو'' اور دین میں غلو کرنے سے بچو۔

2873 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، وَهَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَا: ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِىْ مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ قَالَ:

متنِ حدیث: اَفَاضَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا هَبَطَ بَطْنَ مُحَسِّرٍ قَالَ: "يَا اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ، وَيُشِيْرُ بِيَدِهٖ حَذْفَ الرَّجُلِ،

اسنادِ دیگر:وَقَالَ هَارُوْنُ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علاء اور ہارون بن اسحاق -- ابوخالد -- ابن جریج -- ابوزبیر -- ابومعبد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''وادیٔ محسر'' کے نشیبی علاقے میں پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تم کنکریاں چن لو جو چٹکی میں آتی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے بتایا' کس طرح چنی ہیں۔

ہارون نے یہ روایت ابن جریج کے حوالے سے نقل کی ہے۔

2874 - سندِ حدیث:ثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَّهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ حَرْمَلَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ هِنْدَ، عَنْ حَرْمَلَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث:حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا وَقَفْنَا بِعَرَفَاتٍ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا اِحْدَى اُصْبُعَيْهِ عَلَى الْاُخْرَى، فَقُلْتُ لِعَمِّي: يَا عَمِّ مَا يَقُوْلُ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: ارْمُوا الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَاذِفِ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ هِنْدَ عَنْ حَرْمَلَةَ قَالَ: حَجَجْتُ

توضیح راوی:قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: عَمُّ حَرْمَلَةَ بْنِ عَمْرٍو سِنَانُ بْنُ سَنَّةَ سَمَّاهُ وُهَيْبٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوخطاب زیاد بن یحییٰ اور بشر بن معاذ -- بشر ابن مفضل -- عبدالرحمٰن ابن حرملہ -- یحییٰ بن ہند کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت حرملہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا جب ہم نے عرفات میں وقوف کیا' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک انگلی دوسری کے اوپر رکھی ہوئی ہے میں نے اپنے چچا سے دریافت کیا: اے چچا جان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرما رہے ہیں انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے ہیں' جمرات کو ایسی کنکریاں مارو جو چٹکی میں آ جاتی ہوں۔

بشر بن معاذ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے' یحییٰ بن ہند نے حرملہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ''میں نے حج کیا''۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حرملہ بن عمرو نامی راوی کے چچا کا نام سنان بن سنہ تھا۔ وہیب نے ان کا یہ نام بیان کیا ہے۔

2875 - سندِ حدیث:ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

متنِ حدیث:رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علاء بن کریب -- عبدالرحمٰن بن سلیمان -- عبیداللہ -- ابوزبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے چٹکی میں آجانے والی کنکریاں جمرہ کو ماری تھیں۔

بَابُ وَقْتِ رَمْيِ الْجِمَارِ يَوْمَ النَّحْرِ

باب 289: قربانی کے دن جمرات کو کنکریاں مارنے کا وقت

2876 - سندِ حدیث: ثنا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح وثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، ثنا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ:

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى، وَأَخْبَرَ مَعْمَرٌ وَاحِدًا يَعْنِي جَمْرَةً وَاحِدَةً، وَقَالَا: وَأَمَّا بَعْدَ ذَلِكَ، فَعِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن خشرم --عیسیٰ-- ابن جریج (یہاں تحویلِ سند ہے) --محمد بن معمر-- محمد ابن بکر-- ابن جریج-- ابوزبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکریاں ماری تھیں۔

معمر نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صرف ایک جمرہ کو کنکریاں ماری تھیں۔

باقی دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے زوال کے قریب کنکریاں ماری تھیں۔

بَابُ إِبَاحَةِ رَمْيِ الْجِمَارِ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا

باب 290: قربانی کے دن سوار ہو کر جمرات کو کنکریاں مارنا مباح ہے

2877 - سندِ حدیث: ثنا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أنا عِيسَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، ثنا مُحَمَّدٌ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ:

متنِ حدیث: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي عَلَى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ، وَقَالَ لَنَا: خُذُوا مَنَاسِكَكُمْ، فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِي هَذِهِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن خشرم --عیسیٰ-- ابن جریج (یہاں تحویلِ سند ہے) --محمد بن معمر-- محمد-- ابن جریج-- ابوزبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ قربانی کے دن اپنی سواری پر بیٹھ کر کنکریاں مار رہے تھے آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا: مناسک سیکھ لو کیونکہ مجھے نہیں معلوم شاید میں اس حج کے بعد حج نہ کرسکوں۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ ضَرْبِ النَّاسِ وَطَرْدِهِمْ عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

باب 291: جمرات کو کنکریاں مارنے کے وقت لوگوں کو مارنے یا انہیں دھکے دینے کی ممانعت

2878 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ أَيْمَنَ بْنَ نَابِلٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ قُدَامَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ يَقُولُ:

متن حدیث: " رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلَى نَاقَتِهِ صَهْبَاءَ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی -- معتمر -- ایمن بن نابل -- قدامہ بن عبداللہ ابن عمار کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

قربانی کے دن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی صہباء پر سوار دیکھا جس کے لیے کوئی مار پیٹ اور کوئی ہٹو بچو نہیں ہو رہی تھی۔

بَابُ ذِكْرِ الْمَوْقِفِ الَّذِي يَرْمِي مِنْهُ الْجِمَارَ

باب 292: اس جگہ کا تذکرہ جہاں سے جمرات کو کنکریاں ماری جائیں گی

2879 - سندِ حدیث: ثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، وثنا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ:

متن حدیث: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ: لَا تَقُولُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ قُولُوا: السُّورَةُ الَّتِي تُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ حِينَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ، ثُمَّ اسْتَعْرَضَهَا يَعْنِي الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَكَبَّرَ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، فَقُلْتُ: إِنَّ نَاسًا يَصْعَدُونَ الْجَبَلَ، فَقَالَ هَا هُنَا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ رَأَيْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ رَمَى

توضیح روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ الدَّوْرَقِيِّ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب دورقی -- ابن ابوزائدہ -- اعمش -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان -- اعمش کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں نے حجاج کو یہ کہتے ہوئے سنا: تم لوگ سورہ بقرہ نہ کہو بلکہ یہ کہو کہ وہ سورت جس میں بقرہ (گائے) کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

2879– وهو في مسند أبي يعلى 5067 وقد تقدم برقم 3870 . وأخرجه مسلم 1296 306 ى الحج باب رمي جمرة العقبة من بطن الوادي، والبيهقي 5/129 من طريق منجاب بن الحارث، عن علي بن مسهر، بهذا الإسناد . وأخرجه الحميدي 111 والبخاري 1750 في الحج باب يكبر مع كل حصاة، والنسائي 5/274 في مناسك الحج باب المكان الذي ترمى منه جمرة العقبة، وابن خزيمة 2879 والبغوي 1949 من طرق عن الأعمش، به .

(راوی کہتے ہیں:) میں نے اس بات کا تذکرہ ابراہیم نخعی سے کیا' تو انہوں نے بتایا عبدالرحمٰن بن یزید نے مجھے یہ بات بتائی ہے ایک مرتبہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس وقت موجود تھے جب وہ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مار رہے تھے وہ وادی کے نشیبی حصے میں موجود تھے' پھر وہ جمرہ کے مدمقابل آئے انہوں نے اسے سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی۔

میں نے ان سے کہا: لوگ تو پہاڑی پر چڑھ کر (کنکریاں مارتے ہیں)

تو انہوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' میں نے اس جگہ پر اس ہستی کو (کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا ہے) جن پر سورہ بقرہ نازل ہوئی۔

روایت کے یہ الفاظ دورقی کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ اسْتِقْبَالِ الْجَمْرَةِ عِنْدَ رَمْيِهَا وَالْوُقُوفِ عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ

باب 293: جمرات کو کنکریاں مارتے وقت جمرہ کی طرف منہ کرنا اور قبلہ کے بائیں طرف کھڑا ہونا

2880 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، وثنا الزَّعْفَرَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، وَمَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ حَجَّ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَنَّهُ رَمَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، وَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِينِهِ، وَقَالَ: هٰذَا مَقَامُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

اختلافِ روایت: لَمْ يَقُلِ الزَّعْفَرَانِيُّ اَنَّهُ حَجَّ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَقَالَ: وَرَمَى عَبْدُ اللّٰهِ الْجَمْرَةَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار--محمد بن جعفر--شعبہ--حکم--زعفرانی--محمد بن ابوعدی--شعبہ--حکم اور منصور--ابراہیم--عبدالرحمٰن بن یزید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جمرہ کو سات کنکریاں ماریں انہوں نے بیت اللہ کو اپنے بائیں طرف رکھا منیٰ کو اپنے دائیں طرف رکھا اور یہ بات بیان کی: یہ اس ہستی کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے' جن پر سورہ بقرہ نازل ہوئی تھی۔

زعفرانی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا۔

2880– وأخرجه البخاري 1747 في الحج باب رمي الجمار من بطن الوادي، عن محمد بن كثير، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 1296 305 في الحج باب رمي جمرة العقبة من بطن الوادي، من طريقين عن أبي معاوية، عن الأعمش، به . وأخرجه الطيالسي 319، وأحمد 1/415، والبخاري 1784 في الحج باب رمي الجمار بسبع حصيات، و 1750 باب من رمى جمرة العقبة فجعل البيت عن يساره، ومسلم 1296 307، وأبوداؤد 1974 في المناسك باب في رمي الجمار، والنسائي 5/273 في مناسك الحج باب المكان الذي ترمى منه جمرة العقبة، وابن خزيمة 2880، وابن الجارود 475 من طرق عن شعبة، عن الحكم، عن إبراهيم النخعي، به . وأخرجه مسلم 1296 309، والنسائي 5/273، من طريق أبي المحياة ع سلمة بن كهيلن والطيالسي 320 والترمذي 901 في الحج باب ما جاء كيف نرمي الجمار، من طريق وكيع، كلاهما عن عبد الرحمٰن بن يزيد، به .

انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جمرہ کو کنکریاں ماریں۔

بَابُ التَّكْبِيرِ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ يَرْمِيهَا لِلْجِمَارِ

باب 294: جمرات کو کنکریاں مارتے ہوئے ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھی جائے گی

2881 - سندِ حدیث: ثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَخِيهِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، وَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لِخَبَرِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ بَابٌ غَيْرُ هٰذَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ہارون بن اسحاق ہمدانی -- حفص بن غیاث -- امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) -- امام زین العابدین (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنے بھائی حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر موجود تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کی رمی کرنے تک مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ہمراہ تکبیر کہی۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عمر بن حفص شیبانی نے حفص بن غیاث کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس کے لیے دوسرا باب مناسب ہے۔

بَابُ الذِّكْرِ عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

باب 295: جمرات کو کنکریاں مارتے وقت ذکر کرنا

2882 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ اَبِي زِيَادٍ، ثَنَا الْقَاسِمُ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّمَا جُعِلَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَرَمْيُ الْجِمَارِ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن خشرم -- عیسیٰ بن یونس -- عبیداللہ ابن ابوزیاد -- قاسم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

بیت اللہ کا طواف' صفا اور مروہ کے درمیان چکر اور جمرات کو کنکریاں مارنے کا حکم اللہ تعالیٰ کا ذکر قائم کرنے کے لیے مقرر کیا

گیا ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَاءِ وَالضُّعَفَاءِ الَّذِيْنَ رُخِّصَ لَهُمْ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ فِي رَمْيِ الْجِمَارِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

باب 296: جن خواتین اور کمزور لوگوں کو ''مزدلفہ'' سے رات کے وقت پہلے بھجوا دینے کی اجازت ہے۔ انہیں سورج نکلنے سے پہلے جمرات کو کنکریاں مارنے کی بھی اجازت ہے

2883 - سندِ حدیث: ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، وَعِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ قَالَا ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَهُ،

متنِ حدیث: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، كَانَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذَلِكَ، فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوُا الْجَمْرَةَ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: أَرْخَصَ فِي أُولَئِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ أَخْبَارِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي كِتَابِي الْكَبِيرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيْ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَسْتُ أَحْفَظُ فِي تِلْكَ الْأَخْبَارِ إِسْنَادًا ثَابِتًا مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ، فَإِنْ ثَبَتَ إِسْنَادٌ وَاحِدٌ مِنْهَا، فَمَعْنَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ الْمَذْكُورَ مِمَّنْ قَدَّمَهُمْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ عَنْ رَمْيِ الْجِمَارِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، لَا السَّامِعَ الْمَذْكُورَ؛ لِأَنَّ خَبَرَ ابْنِ عُمَرَ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَذِنَ لِضَعَفَةِ النِّسَاءِ فِي رَمْيِ الْجِمَارِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، فَلَا يَكُونُ خَبَرُ ابْنِ عُمَرَ خِلَافَ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنْ ثَبَتَ خَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ عَلَى أَنَّ رَمْيَ الْجِمَارِ لِضَعَفَةِ النِّسَاءِ بِاللَّيْلِ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ أَيْضًا عِنْدِي جَائِزٌ لِلْخَبَرِ الَّذِي أَذْكُرُهُ فِي الْبَابِ الَّذِي يَلِي هَذَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ اور عیسیٰ بن ابراہیم غافقی -- ابن وہب -- یونس -- ابن شہاب زہری -- سالم بن عبداللہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے اہل خانہ کے کمزور افراد (یعنی خواتین اور بچوں کو) پہلے ہی روانہ کر دیتے تھے تو ان میں سے کچھ لوگ فجر کی نماز کے وقت منیٰ پہنچ جاتے تھے اور کچھ اس کے بعد وہاں پہنچتے تھے جب وہ لوگ وہاں آ جاتے تو جمرہ کو کنکریاں مارتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے بارے میں اجازت دی ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کے تمام طرق اپنی کتاب ''الکبیر'' میں نقل کر دیئے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

''اے میرے بچو! تم لوگ سورج نکلنے تک جمرہ کوکنکریاں نہ مارنا۔''

میری یادداشت میں نقل کے حوالے سے یہ روایت سند کے اعتبار سے مستندطور پر منقول نہیں ہے۔ اگر ان میں سے کسی ایک کی سند بھی مستند ثابت ہو جائے' تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس رات جن لوگوں کو پہلے بھجوادیا تھا انہیں سورج نکلنے سے پہلے جمرات کوکنکریاں مارنے سے منع کر دیا تھا۔

اس سے مراد وہ سننے والا شخص نہیں ہے' جس کا ذکر کیا گیا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے' نبی اکرم ﷺ نے کمزور خواتین کو سورج نکلنے سے پہلے جمرات کوکنکریاں مارنے کی اجازت دی تھی' تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت کے خلاف نہیں ہوگی۔

اگر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت نقل کے اعتبار سے ثابت ہو جاتی ہے۔

مزید یہ کہ کمزور خواتین کا رات کے وقت صبح صادق سے پہلے ہی جمرات کوکنکریاں مارنا میرے نزدیک جائز ہے۔

اس کی روایت وہ دلیل ہے' جسے میں اگلے باب میں ذکر کروں گا اگر اللہ نے چاہا۔

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَاءِ اللَّوَاتِيْ رُخِّصَ لَهُنَّ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ فِيْ رَمْيِ الْجِمَارِ قَبْلَ الْفَجْرِ

باب 297: جن خواتین کو''مزدلفہ'' سے رات کے وقت پہلے ہی روانہ ہونے کی اجازت ہے' انہیں اس بات کی بھی اجازت ہے' وہ صبح صادق ہونے سے پہلے جمرات کوکنکریاں مار سکتی ہیں

2884 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح وثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، ثَنَا مُحَمَّدٌ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ مَوْلٰى اَسْمَاءَ

متنِ حدیث: اَنَّ اَسْمَاءَ، نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ دَارَ الْمُزْدَلِفَةِ، فَقَامَتْ تُصَلِّي، فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ قُمِ انْظُرْ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قُلْتُ: لَا، فَصَلَّتْ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا بُنَيَّ انْظُرْ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَتْ: ارْتَحِلْ فَارْتَحَلْنَا فَرَمَيْنَا الْجَمْرَةَ، ثُمَّ صَلَّتِ الْغَدَاةَ فِيْ مَنْزِلِهَا قَالَ: فَقُلْتُ لَهَا يَا هَنْتَاهُ لَقَدْ رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ بِلَيْلٍ قَالَتْ: كُنَّا نَصْنَعُ هٰذَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ قَالَ ابْنُ مَعْمَرٍ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ مَوْلٰى اَسْمَاءَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: اَيْ بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ قَالَتْ: فَارْتَحِلُوْا، قَالَ: ثُمَّ مَضَيْنَا بِهَا حَتّٰى رَمَتِ الْجَمْرَةَ، ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِيْ مَنْزِلِهَا، فَقُلْتُ لَهَا يَا هَنْتَاهُ لَقَدْ غَلَّسْنَا؟ قَالَتْ: كَلَّا يَا بُنَيَّ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِلظُّعُنِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَهٰذَا الْخَبَرُ دَالٌّ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَذِنَ فِي الرَّمْيِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ لِلنِّسَاءِ دُوْنَ الذُّكُوْرِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ مَوْلٰى اَسْمَاءَ هٰذَا قَدْ رَوٰى عَنْهُ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ اَيْضًا قَدْ

ارْتَفَعَ عَنْهُ اسْمُ الْجَهَالَةِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن بشار--یحییٰ--ابن جریج (یہاں تحویلِ سند ہے)--محمد بن معمر--محمد--ابن جریج--عبداللہ مولیٰ اسماء کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے "مزدلفہ" کی رات "دار مزدلفہ" میں پڑاؤ کیا وہ کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگیں انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے تم اٹھو اور دیکھو کیا چاند غروب ہو گیا ہے۔

میں نے جواب دیا: جی نہیں، تو وہ نماز پڑھتی رہیں پھر انہوں نے دریافت کیا: اے میرے بیٹے! تم دیکھو کیا چاند ڈوب گیا ہے میں نے جواب دیا: جی ہاں، تو انہوں نے فرمایا: تم تیاری کر لو ہم نے تیاری کر لی پھر ہم نے جمرہ کو کنکریاں ماریں پھر انہوں نے اپنی رہائش کی جگہ پر فجر کی نماز ادا کی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: اے خاتون ہم نے تو اندھیرے میں ہی جمرہ کو کنکریاں مار دی ہیں، تو انہوں نے بتایا ہم نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایسا ہی کیا تھا۔

یہ روایت بندار کی نقل کردہ ہے۔

ابن معمر نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے غلام عبداللہ نے مجھے یہ بات بتائی سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے لڑکے کیا چاند ڈوب گیا ہے میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: روانہ ہو جاؤ۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم انہیں ساتھ لے کر روانہ ہوئے انہوں نے جمرہ کو کنکریاں ماریں پھر وہ واپس تشریف لائیں اور انہوں نے اپنے پڑاؤ کی جگہ پر صبح کی نماز ادا کی۔

میں نے ان سے دریافت کیا: اے محترم خاتون ہم نے اندھیرے میں ہی یہ کام کر لیا ہے، تو انہوں نے فرمایا: ہرگز نہیں اے میرے بیٹے بے شک اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو (اندھیرے میں کنکریاں مارنے کی اجازت دی ہے)۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) تو یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کی بجائے صرف خواتین کو سورج نکلنے سے پہلے کنکریاں مارنے کی اجازت دی ہے، اور سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے غلام عبداللہ کے حوالے سے یہ روایت عطاء بن ابی رباح نے بھی نقل کی ہے۔

تو اس راوی سے مجہول ہونے کا حکم اٹھ جاتا ہے۔

بَابُ قَطْعِ التَّلْبِيَةِ إِذَا رَمَى الْحَاجُّ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

باب **298**: قربانی کے دن جب حاجی جمرہ عقبہ کو کنکریاں مار لے گا، تو تلبیہ پڑھنا موقوف کر دے گا

2885 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، ثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُرَيْبٌ، فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ،

متن حدیث: اَنَّ الْفَضْلَ، اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ "

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَرَّجْتُ طُرُقَ اَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ فِي كِتَابِ الْكَبِيْرِ، وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ دَالَّةٌ عَلٰى اَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي رَمْيَ الْجَمْرَةِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ اِذْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ وَحَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ظَاهِرُهَا حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ بِتَمَامِهَا اِذْ غَيْرُ جَائِزٍ مِنْ جِنْسِ الْعَرَبِيَّةِ اِذَا رَمَى الرَّامِيْ حَصَاةً وَاحِدَةً اَنْ يُقَالَ: رَمَى الْجَمْرَةَ، وَاِنَّمَا يُقَالُ رَمَى الْجَمْرَةَ اِذَا رَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ.

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر-- اسماعیل ابن جعفر-- محمد ابن ابوحرملہ-- کریب (جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں) وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کی رمی کر لی۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے اس روایت کے تمام طرق اپنی کتاب "الکبیر" میں جمع کر دیے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ کی رمی کرنے تک مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے تھے۔

یہ الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ کو سات کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے۔

کیونکہ روایت کے یہ الفاظ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کی رمی کر لی اور یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کی رمی کر لی۔

اس سے بظاہر یہ لگتا ہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکمل طور پر جمرہ عقبہ کی رمی کر لی۔

اس کی وجہ یہ ہے عربی زبان کے محاورے کے اعتبار سے یہ بات مناسب نہیں ہے جب کسی کنکری مارنے والے نے ایک کنکری ماری ہو تو یہ کہا جائے کہ اس نے جمرہ کی رمی کر لی ہے۔

2885- إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه الطبراني في 0 الكبير 9 11292 عن معاذ بن المثنى، عن مسدد، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1281 267 في الحج: باب استحباب إدامة الحاج التلبية حتى يشرع في رمي جمرة العقبة يوم النحر، من طريق عيسى بن يونس، عن ابن جريج، به .وأخرجه الطبراني 11289، و 11324 من طريقين عن عطاء، به .وأخرجه أحمد 1/214، والنسائي 5/268 في مناسك الحج: باب التلبية في السير، وابن ماجة 3039 في المناسك: باب متى يقطع الحاج التلبية، والطبراني 10967 و10990 و11235و 11585 من طرق عن ابن عباس .ورواه بعضهم فجعله في مسند الفضل بن عباس، فقد أخرجه الشافعي 1/358، وأحمد 1/210و213، والترمذي 1918 في الحج باب ماجاء متى تقطع التلبية في الحج، عن يحي بن سعيد عن ابن جريج بعطاء، عن عبد الله بن عباس، عن أخيه الفضل بن عباس .وأخرجه البخارى 1685 في الحجد: باب التلبية والتكبير غداة النحر حين يرمي الجمرة، والبيهقي 5/137، والبغوى 1950 من طرق عن ابن جريج به .وأخرجه أحمد 1/210و211و213 من طريقين عن عطاء، به .وأخرجه أحمد 1/213، والبخارى 1544 في الحج: باب الركوب والارتداف في الحج، 1670 باب النزول بين عرفة وجمع، و 1687 باب التلبية والتكبير غداة النحر حين يرمي الجمرة، ومسلم 1281، والنسائي 5/275في الحج: باب التكبير مع كل حصاة، 276باب قطع الحرم التلبية إذا رمى جمرة العقبة، وفي "الكبرى" كما في "التحفة" 8/266، وابن ماجة 3040، وابن خزيمة 2885 و 2887 من طرق عن عبد الله بن عباس، عن عن الفضل بن عباس .وأخرجه علي بن الجعد 3179 عن يزيد بن إبراهيم، عن عطاء بن ابي رباح، عن الفضل بن عباس .

یہ جملہ کہ اس نے جمرہ کی رمی کرلی ہے یہ اس وقت کہا جاسکتا ہے جب وہ اسے سات کنکریاں مار چکا ہو۔

2886 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، فَلَمْ یَزَلْ یُلَبِّی حَتّٰی رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ بِاَوَّلِ حَصَاةٍ. ثَنَاهُ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِیْكٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متن حدیث: رَمَقْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَزَلْ یُلَبِّی حَتّٰی رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ بِاَوَّلِ حَصَاةٍ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ: وَلَعَلَّهٗ یَخْطِرُ بِبَالِ بَعْضِ الْعُلَمَاءِ اَنَّ فِی هٰذَا الْخَبَرِ دَلَالَةً عَلٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْطَعُ التَّلْبِیَةَ عِنْدَ اَوَّلِ حَصَاةٍ یَرْمِیْهَا مِنْ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ، وَهٰذَا عِنْدِیْ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِیْ اَعْلَمْتُ فِیْ غَیْرِ مَوْضِعٍ مِنْ کِتَابِنَا اَنَّ الْاَمْرَ قَدْ یَکُوْنُ اِلٰی وَقْتٍ مُؤَقَّتٍ فِی الْخَبَرِ، وَالزَّجْرُ یَکُوْنُ اِلٰی وَقْتٍ مُؤَقَّتٍ فِی الْخَبَرِ، وَلَا یَکُوْنُ فِیْ ذِکْرِ الْوَقْتِ مَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ الْاَمْرَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْوَقْتِ سَاقِطٌ، وَلَا اَنَّ الزَّجْرَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْوَقْتِ سَاقِطٌ، کَزَجْرِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَلَمْ یَکُنْ فِیْ قَوْلِهٖ دَلَالَةٌ عَلٰی اَنَّ الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ، فَالصَّلَاةُ جَائِزَةٌ عِنْدَ طُلُوْعِهَا اِذِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَجَرَ اَنْ یُتَحَرّٰی بِالصَّلَاةِ طُلُوْعُ الشَّمْسِ وَغُرُوْبُهَا، وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْلَمَ اَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطَانٍ فَزَجَرَ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَقَالَ: وَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا، فَدَلَّهُمْ بِهٰذِهِ الْمُخَاطَبَةِ اَنَّ الصَّلَاةَ عِنْدَ طُلُوْعِهَا غَیْرُ جَائِزَةٍ حَتّٰی تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ، وَقَدْ اَمْلَیْتُ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ مَسَائِلَ کَثِیْرَةً فِی الْکُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ، وَالدَّلِیْلُ عَلٰی صِحَّةِ هٰذَا التَّاْوِیْلِ الْحَدِیْثُ الْمُصَرَّحُ الَّذِیْ حَدَّثَنَاهُ

❀❀ ابووائل حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جائزہ لیتا رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کو پہلی کنکری ماری۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) شاید کسی عالم کے دل میں اس روایت کے حوالے سے یہ خیال گزرے کہ اس روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جمرہ عقبہ کو پہلی کنکری ماری تھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ پڑھنا موقوف کر دیا تھا۔

میرے نزدیک یہ اس نوعیت کا کلام ہے' جس کے بارے میں' میں اپنی اس کتاب میں کسی دوسری جگہ پر یہ بات بتا چکا ہوں کہ بعض اوقات کسی روایت میں کوئی ایک حکم کسی ایک متعین وقت تک کے لیے ہوتا ہے یا ایک ممانعت کسی روایت میں کسی ایک متعین وقت تک کے لیے ہوتی ہے' تو وہاں وقت ذکر کرنا اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ اس وقت کے بعد وہ حکم ساقط ہو جاتا ہے' اور نہ ہی اس بات پر دلالت کرتا ہے' اس حکم کے بعد وہ ممانعت ساقط ہو جاتی ہے' جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کوئی بھی نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں اس بات پر دلالت نہیں پائی جاتی کہ سورج نکلے گا' تو اس کے نکلنے کے ساتھ ہی نماز پڑھنا جائز ہو جائے گا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' سورج کے طلوع ہونے کے

قریب یا غروب ہونے کے قریب نماز ادا کی جائے اور نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بھی بتا دی ہے' سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اس لیے آپ ﷺ نے سورج طلوع ہونے کے وقت نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' جب سورج بلند ہو جاتا ہے' تو وہ سینگ اس سورج سے الگ ہو جاتا ہے۔

آپ ﷺ نے اپنے اس فرمان کے ذریعے اس بات کی طرف رہنمائی کی ہے' سورج کے طلوع ہونے کے قریب نماز ادا کرنا اس وقت تک جائز نہیں ہوتا جب تک سورج بلند نہیں ہو جاتا۔

میں نے اس نوعیت کے بہت سے مسئلے اپنی تحریر شدہ کتابوں میں تحریر کر دیئے ہیں اور اس مفہوم کے صحیح ہونے کی دلیل وہ روایت ہے' جس میں اس بات کی صراحت موجود ہے۔

(وہ روایت درج ذیل ہے)

2887 - مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَخِيهِ الْفَضْلِ قَالَ:

متن حدیث: أَفَضْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَرَفَاتٍ، فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ قَطَعَ التَّلْبِيَةَ مَعَ آخِرِ حَصَاةٍ،

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَهٰذَا الْخَبَرُ يُصَرِّحُ أَنَّهُ قَطَعَ التَّلْبِيَةَ مَعَ آخِرِ حَصَاةٍ لَا مَعَ أَوَّلِهَا، فَإِنْ لَمْ يَفْهَمْ بَعْضُ طَلَبَةِ الْعِلْمِ هٰذَا الْجِنْسَ الَّذِي ذَكَرْنَا فِي الْوَقْتِ، فَأَكْثَرُ مَا فِي هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ مِنْ أَسَاسٍ لَوْ قَالَ: لَمْ يُلَبِّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَوَّلِ حَصَاةٍ رَمَاهَا، وَقَالَ الْفَضْلُ: لَبَّى بَعْدَ ذٰلِكَ حَتَّى رَمَى الْحَصَاةَ السَّابِعَةَ، فَكُلُّ مَنْ يَفْهَمُ الْعِلْمَ، وَيُحْسِنُ الْفِقْهَ، وَلَا يُكَابِرُ عَقْلَهُ، وَلَا يُعَانِدُ عَلِمَ أَنَّ الْخَبَرَ هُوَ مَنْ يُخْبِرُ بِكَوْنِ الشَّيْءِ أَوْ بِسَمَاعِهِ لَا مِمَّنْ يَدْفَعُ الشَّيْءَ، وَيُنْكِرُهُ، وَقَدْ بَيَّنْتُ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةَ فِي مَوَاضِعَ مِنْ كُتُبِنَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) محمد بن حفص شیبانی -- حفص بن غیاث کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام جعفر صادق رحمہ اللہ اپنے والد (امام محمد باقر رحمہ اللہ) کے حوالے سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ان کے بھائی حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔

عرفات سے میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوا نبی اکرم ﷺ مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے' یہاں تک کہ آپ ﷺ نے جمرہ عقبہ کی رمی کر لی۔

آپ ﷺ ہر کنکری کے ہمراہ تکبیر کہتے رہے' پھر آپ ﷺ نے آخری کنکری کے ساتھ تلبیہ پڑھنا موقوف کیا۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اس بات کی صراحت کرتی ہے' نبی اکرم ﷺ نے آخری کنکری کے ساتھ تلبیہ پڑھنا موقوف کیا تھا پہلی کنکری کے ساتھ ایسا نہیں کیا تھا۔ اگر بعض طلباء کلام کی اس نوعیت کو نہیں سمجھتے جس کا ذکر ہم نے وقت کے بارے میں کیا ہے' تو ان دونوں روایات میں زیادہ سے زیادہ یہ بات تب ہو سکتی تھی جب وہ کہتے کہ نبی اکرم ﷺ نے پہلی کنکری

مارنے کے بعد تلبیہ نہیں پڑھا تھا۔
جب کہ حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد بھی تلبیہ پڑھا تھا یہاں تک کہ جب ساتویں کنکری ماری (اس وقت تلبیہ پڑھنا موقوف کیا تھا)
تو جو شخص بھی علم کا فہم رکھتا ہے اور فقہ سے واقف ہے اور عقل کا دشمن نہیں ہے اور وہ عناد نہیں رکھتا وہ یہ بات جان لے گا کہ خبر اس شخص کی قبول ہوتی جو کسی چیز کے ہونے یا اس کے سننے کے بارے میں خبر دیتا ہے۔
اس کی معتبر نہیں ہوتی جو کسی چیز کو پرے کرنے یا اس کا انکار کرنے کی خبر دیتا ہے اور میں نے یہ مسئلہ اپنی کتابوں میں دوسری جگہ ذکر کر دیا ہے۔

بَابُ تَرْكِ الْوُقُوْفِ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ بَعْدَ رَمْيِهَا يَوْمَ النَّحْرِ

باب 299: قربانی کے دن جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد اس کے پاس ٹھہرا نہیں جائے گا

2888 - قَرَاْتُ عَلٰى اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ سُرَيْجٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ مُجَمِّعٍ اَخْبَرَهُمْ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِى الْحُلَيْفَةِ فِىْ حَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ اَهَلَّ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ، وَقَالَ: فَيَاْتِىْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، وَلَا يَقِفُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) احمد بن ابوسریج -- عمرو بن مجمع -- موسیٰ بن عقبہ -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:
جب حج یا عمرہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری مسجد ذوالحلیفہ کے پاس کھڑی ہوگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔

(اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں الفاظ ہیں)
پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ہمراہ تکبیر کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں ٹھہرے نہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے آئے۔

بَابُ الرُّجُوْعِ مِنَ الْجَمْرَةِ اِلٰى مِنًى بَعْدَ رَمْيِ الْجَمْرَةِ لِلنَّحْرِ وَالذَّبْحِ

باب 300: جمرہ کی رمی کرنے کے بعد جمرہ سے منیٰ کی طرف سے واپس جانا تا کہ نحر اور ذبح کیا جاسکے۔ (یعنی قربانی کی جاسکے)

2889 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ

عَيَّاشِ بْنِ اَبِیْ الرَّبِيعَةِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ:

متن حدیث: ثُمَّ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا، ثُمَّ اَتَى الْمَنْحَرَ، فَقَالَ: هٰذَا الْمَنْحَرُ وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- ابواحمد-- سفیان--عبدالرحمن بن حارث بن عیاش بن ابوربیعہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن ابورافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کنکریاں ماریں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم قربان گاہ تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ قربان گاہ ہے اور منیٰ سارے کا سارا قربانی کی جگہ ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي النَّحْرِ وَالذَّبْحِ اَيْنَ شَاءَ الْمَرْءُ مِنْ مِنًى

باب 301: آدمی منیٰ میں جہاں چاہے نحر اور ذبح کرے اس کی اجازت ہے

2890 - سند حدیث: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

متن حدیث: ذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى قَالَ: " وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي اَعْلَمْتُ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِي اَنَّ الْحُكْمَ بِالنَّظَرِ وَالشَّبِيهِ وَاجِبٌ، لِاَنَّ فِي قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ دَلَالَةٌ عَلَى اَنَّهُ اَبَاحَ الذَّبْحَ اَيْضًا اِنْ شَاءَ الذَّابِحُ مِنْ مِنًى، وَلَوْ كَانَ عَلَى خِلَافِ مَذْهَبِنَا فِي الْحُكْمِ بِالنَّظِيرِ وَالشَّبِيهِ، وَكَانَ عَلَى مَا زَعَمَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا مِمَّنْ خَالَفَ الْمُطَّلِبِيَّ فِي هٰذِهِ الْمَسْاَلَةِ، وَزَعَمَ اَنَّ الدَّلِيلَ الَّذِي لَا يُحْتَمَلُ غَيْرُهُ اَنَّهُ اِذَا خَصَّ فِي اِبَاحَةِ شَيْءٍ بِعَيْنِهِ كَانَ الدَّلِيلُ الَّذِي لَا يُحْتَمَلُ غَيْرُهُ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مَا كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ الشَّيْءِ بِعَيْنِهِ مَحْظُورٌ كَانَ فِي قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ دَلَالَةٌ عَلَى اَنَّ كُلَّهَا لَيْسَ بِمَذْبَحٍ وَاتِّفَاقِ الْجَمِيعِ مِنَ الْعُلَمَاءِ عَلَى اَنَّ جَمِيعَ مِنًى مَذْبَحٌ كَمَا خَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا مَنْحَرٌ دَالٌّ عَلَى صِحَّةِ مَذْهَبِنَا، وَبُطْلَانِ مَذْهَبِ مُخَالِفِينَا اِذْ مُحَالٌ اَنْ يَتَّفِقَ الْجَمِيعُ مِنَ الْعُلَمَاءِ عَلَى خِلَافِ دَلِيلِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجُوزُ غَيْرُهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن سعید اشج -- حفص بن غیاث کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے منیٰ میں جانور ذبح کیے تھے اور ارشاد فرمایا: منیٰ سارے کا سارا قربان گاہ ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ ''منیٰ سارے کا سارا قربان گاہ ہے'' یہ اس نوعیت کا کلام ہے جس کے بارے میں میں اپنی کتابوں میں دوسری جگہ پر اس بارے میں بتا چکا ہوں۔

نظیر ہونے اور شباہت کے حوالے سے حکم واجب ہو جاتا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''منیٰ سارے کا سارا قربان گاہ ہے۔''

تو یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں ذبح کرنے کو مباح قرار دیا ہے یعنی ذبح کرنے والا شخص منیٰ میں جہاں چاہے ذبح کر سکتا ہے۔

نظیر ہونے اور مشابہت کے اعتبار سے حکم میں یہ ہمارے مذہب کے خلاف ہو اور یہ اس شخص کے مؤقف کے مطابق ہو کہ ہمارے اصحاب (یعنی محدثین) میں سے کسی نے یہ گمان کیا ہے جس کی اس مسئلے کے بارے میں رائے امام مطلبی (یعنی امام شافعی) کے خلاف ہے۔

اور وہ شخص اس بات کا قائل ہے وہ دلیل جس میں غیر کا احتمال نہ ہو جب وہ کسی متعین چیز کو مباح قرار دینے کے حوالے سے خاص ہو جائے تو اس شخص کے گمان کے مطابق غیر کا احتمال نہ رکھنے والی وہ دلیل اس متعین چیز کے علاوہ کے لیے ممنوعہ شمار ہو گی۔

جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے۔

''منیٰ سارے کا سارا قربانی کی جگہ ہے۔''

اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے یہ سارے کا سارا ذبح کی جگہ نہیں ہے۔

حالانکہ تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے تمام منیٰ ذبح کی جگہ ہے۔

جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ بات بتائی ہے یہ قربانی کی جگہ ہے تو یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے ہمارا مؤقف صحیح ہے اور ہمارے مخالف کا مؤقف غلط ہے کیونکہ یہ بات ناممکن ہے تمام علماء نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے ثابت ہونے والی دلیل کے خلاف اکٹھے ہو جائیں اور وہ فرمان ایسا ہو جس کے علاوہ (دوسری صورت جائز نہ ہو)۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ اخْتِصَارِ الْمَنَازِلِ بِمِنًى إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ، فَإِنِّي لَسْتُ أَعْرِفُ مُسَيْكَةَ بِعَدَالَةٍ وَلَا جَرْحٍ، وَلَسْتُ أَحْفَظُ لَهَا رَاوِيًا إِلَّا ابْنَتَهَا

باب 302: منیٰ میں (اپنے ٹھہرنے کے لئے) عمارت بنانے کی ممانعت

بشرطیکہ یہ روایت ثابت ہو کیونکہ مسیکہ نامی راوی کے عادل یا مجروح ہونے کے بارے میں مجھے کوئی علم نہیں ہے اور میرے علم کے مطابق اس راوی کے حوالے سے صرف اس کے بیٹے نے یہ روایت نقل کی ہے

2891 - سندِ حدیث: ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ

مَاهَكَ، عَنْ اُمِّهِ مُسَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: قَالَ تَعْنِي رَجُلًا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلَا نَبْنِي بِمِنًى بِنَاءً فَيُظِلُّكَ قَالَ: لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --سلم بن جنادہ --وکیع --اسرائیل --ابراہیم بن مہاجر --یوسف بن ماہک --اپنی والدہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک صاحب نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! ہم آپ ﷺ کے لیے منیٰ میں کوئی عمارت نہ بنا دیں جو آپ ﷺ پر سایہ کردے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! منیٰ پہلے آنے والے کے لیے مناخ ہے (یعنی یہاں جو پہلے پہنچ جائے گا اسے جو جگہ ملے گی وہ وہیں ٹھہر سکتا ہے)۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ ذَبْحِ الْاِنْسَانِ وَنَحْرِ نَسِيكِهِ بِيَدِهِ، مَعَ اِبَاحَةِ دَفْعِ نَسِيكِهِ اِلٰى غَيْرِهِ لِيَذْبَحَهَا اَوْ يَنْحَرَهَا

باب 303: آدمی کا اپنے قربانی کا جانور اپنے ہاتھ کے ذریعے ذبح یا نحر کرنا مستحب ہے اور اس کے ہمراہ یہ بات بھی مباح ہے قربانی کے جانور کو ذبح یا نحر کرنے کے لئے کسی دوسرے کے حوالے کردے

2892 - سند حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، ح وثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ:

متن حدیث: اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: فَنَحَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِيَدِهِ ثَلَاثَةً وَسِتِّينَ يَعْنِي بَدَنَةً، فَاَعْطَى عَلِيًّا، فَنَحَرَ مَا غَبَرَ، وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، وَنَحَرَ عَلِيٌّ مَا بَقِيَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر --اسماعیل بن جعفر --امام جعفر صادق ان کے والد (امام محمد باقر) --امام زین العابدین (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(یہاں تحویل سند ہے) --محمد بن بشار --یحییٰ بن سعید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں یہ بات بتائی: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی: ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے بتایا نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے تریسٹھ اونٹ قربان کیے۔

پھر آپ ﷺ نے (باقی رہ جانے والے اونٹ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے باقی رہ جانے والے (اونٹ) قربان کیے۔

بَابُ نَحْرِ الْبُدْنِ قِيَامًا مَعْقُولَةً ضِدَّ قَوْلِ مَذْهَبِ مَنْ كَرِهَ ذٰلِكَ وَجَهِلَ السُّنَّةَ وَسَمَّى السُّنَّةَ بِدْعَةً بِجَهْلِهِ بِالسُّنَّةِ

باب **304**: قربانی کے اونٹوں کو کھڑا کر کے اور باندھ کے نحر کرنا یہ اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے

وہ شخص سنت سے لاعلم ہے اور اس نے سنت سے عدم واقفیت کی وجہ سے سنت کو بدعت کا نام دیدیا

2893 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، ثَنَا يُوْنُسُ، ح وثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا يُوْنُسُ، ح وثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ يَعْنِيْ ابْنَ عُلَيَّةَ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، ح وثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا: ثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، اَخْبَرَنِيْ زِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اَتٰى عَلٰى رَجُلٍ قَدْ اَنَاخَ بَدَنَتَهُ بِمِنًى لِيَنْحَرَهَا، فَقَالَ: ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً، سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هٰذَا حَدِيْثُ زِيَادِ بْنِ اَيُّوْبَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- عبدالاعلیٰ --یونس (یہاں تحویلِ سند ہے) --صنعانی-- یزید بن زریع --یونس (یہاں تحویلِ سند ہے) --زیاد بن ایوب-- اسماعیل ابن علیہ-- یونس بن عبید (یہاں تحویلِ سند ہے)-- دورقی اور محمد بن ہشام-- ہشیم --یونس-- زیاد بن جبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ ایک ایسے شخص کے پاس آئے جس نے اپنی قربانی کی اونٹنی کو منیٰ میں نحر کرنے کے لیے بٹھا دیا تھا تو انہوں نے فرمایا: تم اسے کھڑا کر کے اور باندھ کے (نحر کرو) یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

یہ روایت زیاد بن ایوب کی نقل کردہ ہے۔

2894 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا وُهَيْبٌ، ثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: وَنَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ سَبْعَ بَدَنَاتٍ قِيَامًا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ اَنَسٍ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ اَعْلَمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا فِيْ ذِكْرِ الْعَدَدِ الَّذِيْ لَا يَكُوْنُ نَفْيًا عَمَّا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ الْعَدَدِ، وَلَيْسَ فِيْ قَوْلِ اَنَسٍ: نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ سَبْعَ بَدَنَاتٍ اَنَّهٗ لَمْ يَنْحَرْ بِيَدِهٖ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِ بَدَنَاتٍ؛ لِاَنَّ جَابِرًا قَدْ اَعْلَمَ اَنَّهٗ قَدْ نَحَرَ بِيَدِهٖ ثَلَاثَةً وَسِتِّيْنَ مِنْ بُدْنِهٖ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن شعیب-- احمد بن اسحاق-- وہیب-- ایوب-- ابوقلابہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے سات اونٹوں کو کھڑا کر کے نحر کیا تھا۔
(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت اس قسم سے تعلق رکھتی ہے جس کے بارے میں میں اپنی کتابوں میں دوسری جگہ یہ بات بتا چکا ہوں کہ کسی ایک عدد کا تذکرہ کرنے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اس سے زائد تعداد کی نفی کی جارہی ہے۔
اس لیے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے سات اونٹ نحر کیے اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے سات سے زیادہ جانور نحر ہی نہیں کیے۔
اس کی وجہ یہ ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے تریسٹھ اونٹ نحر کیے تھے۔

بَابُ التَّسْمِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ عِنْدَ الذَّبْحِ وَالنَّحْرِ

باب **305**: ذبح اور نحر کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا اور تکبیر کہنا

2895 - سندِ حدیث: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَيُسَمِّي وَيُكَبِّرُ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَذْبَحُ بِيَدِهِ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار --محمد بن جعفر --شعبہ --قتادہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم ﷺ نے سینگوں والے اور سیاہ و سفید رنگت والے دو مینڈھے ذبح کیے تھے۔ آپ ﷺ نے بسم اللہ پڑھ کر تکبیر کہی تھی میں نے آپ ﷺ کو انہیں ذبح کرتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے اپنا ایک پاؤں ان کے پہلو پر رکھ لیا تھا۔

2896 - سندِ حدیث: ثنا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ فَقُلْتُ لَهُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِمِثْلِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن خشرم --عیسیٰ بن یونس --شعبہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)
قتادہ کہتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا تو میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے خود ان کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ اس کی مانند قربانی کرتے تھے۔

بَابُ إِبَاحَةِ الْهَدْيِ مِنَ الذُّكْرَانِ وَالْإِنَاثِ جَمِيعًا

باب 306: ہدی میں مذکر اور مونث دونوں طرح کے جانوروں کی قربانی مباح ہے

2897 - سندِ حدیث: ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزَرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: اَهْدَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمَلِ اَبِيْ جَهْلٍ فِيْ هَدْيِهِ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ وَفِيْ رَاْسِهِ بُرَّةٌ مِنْ فِضَّةٍ كَانَ اَبُوْ جَهْلٍ اَسْلَمَهُ يَوْمَ بَدْرٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ " جَمَلُ اَبِيْ جَهْلٍ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ كُنْتُ اَعْلَمْتُ فِيْ كِتَابِ الْبُيُوْعِ فِيْ اَبْوَابِ الْاَفْرَاسِ اَنَّ الْمَالَ قَدْ يُضَافُ اِلَى الْمَالِكِ الَّذِيْ قَدْ مَلَكَهُ فِيْ بَعْضِ الْاَوْقَاتِ بَعْدَ زَوَالِ مِلْكِهِ عَنْهُ كَقَوْلِهِ تَعَالٰى (اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ) (یوسف: 62) فَاَضَافَ الْبِضَاعَةَ اِلَيْهِمْ بَعْدَ اشْتِرَائِهِمْ بِهَا طَعَامًا، وَاِنَّمَا كُنْتُ احْتَجَجْتُ بِهَا؛ لِاَنَّ بَعْضَ مُخَالِفِيْنَا زَعَمَ اَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ مِنْ سَائِرِ الْغُرَمَاءِ فَزَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْمَالَ هُوَ مَالُ الْوَدِيْعَةِ، وَالْغَصْبِ وَمَا لَمْ يَزَلْ مِلْكُ صَاحِبِهِ عَنْهُ، وَقَدْ بَيَّنْتُ هٰذِهِ الْمَسْاَلَةَ بَيَانًا شَافِيًا فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- فضل بن یعقوب جزری -- عبدالاعلی -- محمد -- عبداللہ بن ابونجیح -- مجاہد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''حدیبیہ'' کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کے جانوروں کے ساتھ ابوجہل کا اونٹ بھی بھیجا جس کی ناک میں چاندی کی بالی تھی یہ اونٹ ابوجہل نے غزوہ بدر کے دن چھوڑا تھا۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ الفاظ ''ابوجہل کا اونٹ'' یہ اس نوعیت کا کلام ہے' جس کے بارے میں ''کتاب البیوع'' میں افراس سے متعلق ابواب میں یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ بعض اوقات مال کی نسبت اس کے مالک کی طرف کی جاتی ہے' جو پہلے کسی وقت میں اس کا مالک رہا ہو حالانکہ اب اس سے اس کی ملکیت زائل ہو چکی ہے۔

اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

''ان کا برتن ان کے سامان میں رکھو۔''

یہاں برتن کی نسبت ان لوگوں کی طرف کی گئی ہے' حالانکہ وہ لوگ اس کے عوض میں اناج خرید چکے تھے۔

میں نے اس آیت کے ذریعے استدلال اس لیے کیا ہے' کیونکہ ہمارے بعض مخالف اس بات کے قائل ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان۔

''جب کوئی شخص مفلس ہو جائے اور کوئی دوسرا شخص اپنا سامان بھی بعینہ اس کے پاس پائے' تو وہ اس سامان کا دیگر تمام

قرض خواہوں سے زیادہ حقدار ہوگا۔"

تو وہ شخص اس بات کا قائل ہے اس سے مراد وہ مال ہے جو ودیعت کے طور پر دیا گیا ہو یا غصب کے طور پر دیا گیا ہو جس پر سے آدمی کی ملکیت ابھی ختم نہ ہوئی ہو۔

میں نے اس مقام پر اس مسئلے کے بارے میں تمام ضروری وضاحت کردی ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ اِهْدَاءِ مَا قَدْ غُنِمَ مِنْ اَمْوَالِ اَهْلِ الشِّرْكِ وَالْاَوْثَانِ اَهْلَ الْحَرْبِ مِنْهُ مُغَايَظَةً لَهُمْ

باب **307**: مشرکین اور بت پرستوں میں سے جو لوگ اہل حرب ہوں ان کے اموال میں سے غنیمت کے طور پر حاصل ہونے والے جانور کی قربانی کرنا مستحب ہے تاکہ ان لوگوں کے غیظ وغضب میں اضافہ ہو

2898 - سندِحدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، نا سَلَمَةُ قَالَ مُحَمَّدٌ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: اَهْدَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي هَدَايَاهُ جَمَلًا لِاَبِي جَهْلٍ فِي رَاْسِهِ بُرَّةٌ مِنْ فِضَّةٍ لِيَغِيظَ الْمُشْرِكِينَ بِذٰلِكَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عیسیٰ -- سلمہ -- محمد: -- عبداللہ بن ابونجیح -- مجاہد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

"حدیبیہ" کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور روانہ کیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں میں ابوجہل کا ایک اونٹ بھی تھا جس کی ناک میں چاندی کی بالی تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا اس لیے کیا تاکہ اس کی وجہ سے مشرکین کو غصہ آئے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَوْجِيهِ الذَّبِيحَةِ لِلْقِبْلَةِ، وَالدُّعَاءِ عِنْدَ الذَّبْحِ

باب **308**: ذبح کے وقت ذبیحہ کا رُخ قبلہ کی طرف کرنا اور ذبح کے وقت دعا مانگنا مستحب ہے

2899 - سندِحدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ، وَكَتَبْتُهُ مِنْ اَصْلِهِ ثَنَا يَعْقُوبُ، ثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ الْمِصْرِيُّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِي عِمْرَانَ، عَنْ اَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَبَحَ يَوْمَ الْعِيدِ كَبْشَيْنِ، ثُمَّ قَالَ حِيْنَ وَجَّهَهُمَا: اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ مِنْ مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِهِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--احمد بن ازہر--یعقوب--اپنے والد کے حوالے سے--ابن اسحاق--یزید بن ابوحبیب مصری--خالد بن ابوعمران--ابوعیاش (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید (الاضحیٰ) کے دن دو مینڈھے ذبح کیے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا رخ قبلہ کی (طرف کیا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پڑھا۔

''میں اپنا رخ اس ذات کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر پیدا کیا ہے میں مشرک نہیں ہوں۔''
(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی پڑھا)
''بے شک میری نماز' میری قربانی' میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔ میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔
اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ! یہ تیری عطاء سے ہے' اور تیرے لیے ہے۔ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی امت کی طرف سے ہے۔''

بَابُ اِبَاحَةِ اشْتِرَاكِ النَّفَرِ فِي الْبَدَنَةِ وَالْبَقَرَةِ الْوَاحِدَةِ

وَاِنْ كَانَ مَنْ يَشْتَرِكُ فِي الْبَقَرَةِ الْوَاحِدَةِ اَوِ الْبَدَنَةِ الْوَاحِدَةِ مِنْ قَبَائِلَ شَتّٰى لَيْسُوْا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ وَاحِدٍ، مَعَ الدَّلِيْلِ اَنَّ سُبْعَ بَدَنَةٍ وَسُبْعَ بَقَرَةٍ تَقُوْمُ مَقَامَ شَاةٍ فِي الْهَدْيِ

باب **309**: قربانی کے اونٹ یا گائے میں چند افراد کا حصے دار ہونا مباح ہے

اگرچہ ایک گائے یا ایک اونٹ کی قربانی میں متفرق قبائل رکھنے والے لوگ حصہ دار بنے ہوں۔ وہ ایک ہی گھرانے کے افراد نہ ہوں اور اس بات کی دلیل کے اونٹ کا ساتواں حصہ یا گائے کا ساتواں حصہ قربانی میں ایک بکری کا قائم مقام ہوگا۔

2900 - سندِحدیث: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، ثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح وثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ: اشْتَرَكْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ،

اختلافِ روایت: زَادَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فِي حَدِيْثِهِ وَنَحَرْنَا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ بَدَنَةً وَقَالَا جَمِيْعًا: فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اَرَاَيْتَ الْبَقَرَةَ اشْتَرَكَ فِيْهَا مَنْ يَشْتَرِكُ فِي الْجَزُوْرِ، فَقَالَ: مَا هِيَ اِلَّا مِنَ الْبُدْنِ "وَخَصَّ جَابِرٌ الْحُدَيْبِيَةَ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَنَحَرْنَا يَوْمَئِذٍ كُلَّ بَدَنَةٍ عَنْ سَبْعَةٍ وَقَالَ ابْنُ مَعْمَرٍ: قَالَ: اشْتَرَكْنَا كُلَّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ وَنَحَرْنَا سَبْعِيْنَ بَدَنَةً يَوْمَئِذٍ وَالْبَاقِي لَفْظًا وَاحِدًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالرحمن بن بشر بن حکم-- یحییٰ --ابن جریج (یہاں تحویل سند ہے) -- محمد بن معمر قیسی-- محمد بن بکر-- ابن جریج --ابوزبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج اور عمرہ کرتے ہوئے ہم سات افراد ایک قربانی کے جانور میں شریک ہو گئے۔

عبدالرحمن نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس دن ہم نے ستر اونٹ قربان کیے۔''

پھر دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ایک صاحب نے ان سے دریافت کیا: گائے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اس میں بھی اتنے ہی لوگ حصہ دار بن سکتے ہیں جتنے اونٹ میں حصہ دار بنتے ہیں؟

تو انہوں نے جواب دیا: وہ بھی قربانی کے جانوروں میں شامل ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بطور خاص ''حدیبیہ'' کے واقعے کو ذکر کیا ہے۔

عبدالرحمن نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس دن ہم نے ہر سات آدمیوں کی طرف سے ایک اونٹ قربان کیا۔''

ابن معمر نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ہم سات آدمی ایک قربانی کے اونٹ میں حصہ دار بن گئے اور ہم نے ستر اونٹ اس دن قربان کیے''۔

باقی کے الفاظ ایک جیسے ہیں۔

2901 - سندِ حدیث: ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- عمرو بن حارث اور مالک بن انس -- ابوزبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''حدیبیہ'' کے موقع پر ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات آدمیوں کی طرف سے ایک اونٹ اور سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے قربان کی۔

بَابُ اِبَاحَةِ اشْتِرَاكِ سَبْعَةٍ مِنَ الْمُتَمَتِّعِينَ فِي الْبَدَنَةِ الْوَاحِدَةِ وَالْبَقَرَةِ الْوَاحِدَةِ

وَالدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ سُبْعَ بَدَنَةٍ وَسُبْعَ بَقَرَةٍ مِمَّا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ، اِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَوْجَبَ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ اِذَا وَجَدَهُ

باب 310: حج تمتع کرنے والے سات آدمیوں کا ایک اونٹ یا ایک گائے میں حصہ دار بننا مباح ہے

اور اس بات کی دلیل کہ اونٹ کا ساتواں حصہ یا گائے کا ساتواں حصہ دستیاب ہونے والی قربانی کا حصہ شمار ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حج تمتع کرنے والے شخص پر یہ چیز لازم قرار دی ہے' اسے جو قربانی دستیاب ہو وہ اسے کر لے۔

2902 - سندِ حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، ح وثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا نَتَمَتَّعُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ بُنْدَارٌ: قَالَ: تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ نَشْتَرِكُ فِيهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --بندار-- یحییٰ --عبدالملک (یہاں تحویلِ سند ہے) --یعقوب بن ابراہیم --ہشیم --عبدالملک-- عطاء (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم (حج) تمتع کر لیتے تھے۔

بندار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج تمتع کیا' تو ہم نے سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے قربان کی جس میں ہم حصہ دار بن گئے تھے۔

بَابُ اشْتِرَاكِ النِّسَاءِ الْمُتَمَتِّعَاتِ فِي الْبَقَرَةِ الْوَاحِدَةِ

باب 311: حج تمتع کرنے والی خواتین کا ایک گائے میں حصہ دار بننا

2903 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ بِالْإِسْكَنْدَرِيَّةِ ثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: ذَبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّنِ اعْتَمَرَ مِنْ نِسَائِهِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَقَرَةً بَيْنَهُنَّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن عبداللہ بن میمون --ولید-- اوزاعی --یحییٰ --ابوسلمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی ازواج میں سے عمرہ کرنے والی خواتین کی طرف سے ایک گائے قربان کی تھی۔

بَابُ إِجَازَةِ الذَّبْحِ وَالنَّحْرِ عَنِ الْمُتَمَتِّعَةِ بِغَيْرِ أَمْرِهَا وَعِلْمِهَا

باب 312: حج تمتع کرنے والی خاتون کی اجازت یا علم کے بغیر اس کی طرف سے ذبح یا نحر کرنا جائز ہے

2904 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمْرَةَ، تَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ:

متن حدیث: فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى اُتِيتُ بِلَحْمِ بَقَرَةٍ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا قَالُوا: هٰذَا لَحْمُ بَقَرٍ ضَحَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبدالجبار بن علاء--سفیان--یحییٰ بن سعید--عمرہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے جب ہم لوگ منیٰ میں تھے تو میں گائے کے گوشت کے پاس سے گزری میں نے دریافت کیا: یہ کہاں سے آیا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا یہ اس گائے کا گوشت ہے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے قربان کیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ اسْمَ الضَّحِيَّةِ

قَدْ يَقَعُ عَلَى الْهَدْيِ الْوَاجِبِ اِذْ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ كُنَّ مُتَمَتِّعَاتٍ خَلَا عَائِشَةَ الَّتِيْ صَارَتْ قَارِنَةً لِاِدْخَالِهَا الْحَجَّ عَلَى الْعُمْرَةِ لَمَّا لَمْ يُمْكِنْهَا الطَّوَافُ وَالسَّعْيُ لِعِلَّةِ الْحَيْضَةِ الَّتِيْ حَاضَتْ قَبْلَ اَنْ تَطُوْفَ وَتَسْعٰى لِعُمْرَتِهَا

باب 313: اس بات کی دلیل کا تذکرہ لفظ "ضحیہ" بعض اوقات واجب "ہدی" پر بھی بولا جاتا ہے

اس کی وجہ یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے موقع پر آپ کی تمام ازواج مطہرات نے حج تمتع کیا تھا صرف سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حکم مختلف تھا انہوں نے حج قران کیا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے انہوں نے اپنے حج کو بھی عمرہ کے ساتھ ملا دیا تھا۔ چونکہ وہ حیض آ جانے کی وجہ سے عمرہ کے لئے طواف اور سعی نہیں کر سکی تھیں کیونکہ انہیں یہ حیض عمرہ اور طواف کی سعی کرنے سے پہلے آ گیا تھا۔

2905 - سند حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ، ح وثنا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، ح وثنا اَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

متن حدیث: اَضْحٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرَةِ هٰذَا لَفْظُ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَعَلِيٍّ، فَاَمَّا اَبُوْ مُوْسٰى فَاِنَّهٗ قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا، وَحَاضَتْ بِسَرِفَ قَبْلَ اَنْ تَدْخُلَ مَكَّةَ، فَقَالَ لَهَا: اقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ قَالَتْ: فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى اُتِيتُ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا قَالُوْا: ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهٖ بِالْبَقَرِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبدالجبار بن علاء--سفیان--عبدالرحمٰن بن قاسم (یہاں تحویلِ سند ہے) --علی بن خشرم--ابن عیینہ--عبدالرحمٰن بن قاسم (یہاں تحویلِ سند ہے)--ابوموسیٰ--ابن عیینہ--عبدالرحمٰن بن قاسم--

اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے گائے قربان کی تھی۔
روایت کے یہ الفاظ عبدالجبار علی نامی راوی کے ہیں۔
جہاں تک ابوموسیٰ نامی راوی کا تعلق ہے تو انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس وقت یہ فرمایا: جب انہیں ''سرف'' کے مقام پر حیض آ گیا تھا وہ ابھی مکہ میں داخل نہیں ہوئی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم وہ تمام چیزیں ادا کرو جو حاجی ادا کرتے ہیں البتہ تم بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب ہم لوگ منیٰ میں موجود تھے تو میرے پاس گائے کا گوشت آیا میں نے دریافت کیا: یہ کہاں سے آیا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے گائے قربان کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ لَا حَظْرَ فِي اِخْبَارِ جَابِرٍ:

نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ اَنْ لَّا تُجْزِءُ الْبَدَنَةُ عَنْ اَكْثَرِ مِنْ سَبْعَةٍ، وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي كُنْتُ اَعْلَمْتُ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا اَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تَذْكُرُ عَدَدَ الشَّيْءِ لَا تُرِيدُ نَفْيًا لِمَا زَادَ عَنْ ذٰلِكَ الْعَدَدِ

باب (314) اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول یہ روایت۔

''ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات آدمیوں کی طرف سے ایک اونٹ ذبح کیا'' اس میں کسی ممانعت کا بیان نہیں ہے سات آدمیوں سے زیادہ کی طرف سے اونٹ قربان کرنا جائز ہی نہ ہو بلکہ یہ کلام اس نوعیت سے تعلق رکھتا ہے جس کے بارے میں میں اپنی کتابوں میں دوسری جگہ بیان کر چکا ہوں کہ بعض اوقات عرب کسی ایک تعداد کا تذکرہ کرتے ہیں لیکن اس سے زیادہ تعداد کی نفی مراد نہیں ہوتی ہے۔

2906 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، ثَنَا سَلَمَةُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ قَالَا:
متنِ حدیث: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ يُرِيدُ زِيَارَةَ الْبَيْتِ لَا يُرِيدُ قِتَالًا، وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ سَبْعِينَ بَدَنَةً، وَكَانَ النَّاسُ سَبْعَمِائَةِ رَجُلٍ، فَكَانَتْ كُلُّ بَدَنَةٍ عَنْ عَشَرَةِ نَفَرٍ،
توضیح روایت: قَالَ مُحَمَّدٌ: فَحَدَّثَنِي الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: كُنَّا اَصْحَابُ الْحُدَيْبِيَةِ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عیسیٰ -- سلمہ -- محمد بن اسحاق -- محمد بن مسلم زہری -- عروہ بن زبیر

کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم بیان کرتے ہیں:
حدیبیہ کے سال نبی اکرم ﷺ بیت اللہ کی زیارت کے ارادے سے روانہ ہوئے آپ ﷺ کا مقصد لڑائی کرنا نہیں تھا آپ ﷺ کے ساتھ قربانی کے ستر اونٹ تھے تو ہر ایک جانور دس افراد کے لیے تھا۔
محمد نامی راوی نے اعمش کے حوالے سے ابوسفیان کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری ﷠ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔
ہم یعنی "حدیبیہ" کے موقع پر موجود افراد کی تعداد چودہ سو تھی۔

2907 - سندِ حدیث: ثنا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا سُفْيَانُ، وثنا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَمَرْوَانَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ اَصْحَابِهِ، فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَاَشْعَرَهُ، فَاَحْرَمَ مِنْهَا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ ابْنِ اِسْحَاقَ سَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ سَبْعِيْنَ بَدَنَةً، كَانَ النَّاسُ سَبْعَمِائَةِ رَجُلٍ يُرِيدُ سَبْعَمِائَةِ رَجُلٍ الَّذِيْنَ نَحَرَ عَنْهُمُ السَّبْعِيْنَ الْبَدَنَةَ لا اَنَّ جَمِيْعَ اَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ كَانُوا مَعَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ كَانُوا سَبْعَمِائَةِ رَجُلٍ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ نَقُوْلُ: اِنَّ اسْمَ النَّاسِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى بَعْضِ النَّاسِ، كَقَوْلِهِ تَعَالٰى (الَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ) (آل عمران: 173) فَالْعِلْمُ مُحِيْطٌ اَنَّ كُلَّ النَّاسِ لَمْ يَقُوْلُوا وَلَا كُلَّ النَّاسِ قَدْ جَمَعُوا لَهُمْ، وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ (ثُمَّ اَفِيْضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ) (البقرة: 199) فَالْعِلْمُ مُحِيْطٌ اَنَّ جَمِيْعَ النَّاسِ لَمْ يُفِيْضُوا مِنْ عَرَفَاتٍ، وَاِنَّمَا اَرَادَ بِقَوْلِهِ اَفَاضَ النَّاسُ بَعْضَ النَّاسِ لا جَمِيْعَهُمْ، وَهٰذَا بَابٌ طَوِيْلٌ لَيْسَ هٰذَا مَوْضِعَهُ، وَخَبَرُ ابْنِ عُيَيْنَةَ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ هٰذَا التَّاْوِيْلِ اَلا تَسْمَعُهُ قَالَ فِي الْخَبَرِ، وَكَانُوا بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً، فَاَعْلَمَ اَنَّ جَمِيْعَ اَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ كَانُوا اَكْثَرَ مِنْ اَلْفٍ وَثَلَاثِ مِائَةٍ اِذِ الْبِضْعُ مَا بَيْنَ الثَّلَاثِ اِلَى الْعَشْرِ، وَهٰذَا الْخَبَرُ فِيْ ذِكْرِ عَدَدِهِمْ شَبِيْهٌ بِخَبَرِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُمْ كَانُوا بِالْحُدَيْبِيَةِ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، فَهٰذَا الْخَبَرُ يُصَرِّحُ اَيْضًا اَنَّهُمْ كَانُوا اَلْفًا وَاَرْبَعَمِائَةٍ، فَدَلَّتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ عَلٰى اَنَّ قَوْلَهُ فِيْ خَبَرِ ابْنِ اِسْحَاقَ، وَكَانَ النَّاسُ سَبْعَمِائَةِ رَجُلٍ، وَكَانُوا بَعْضَ النَّاسِ الَّذِيْنَ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ لا جَمِيْعَهُمْ، فَعَلٰى هٰذَا التَّاْوِيْلِ وَهٰذِهِ الْاَدِلَّةِ قَدْ نَحَرَ مِنْ بَعْضِهِمْ عَنْ كُلِّ عَشَرَةٍ مِنْهُمْ بَدَنَةً، نَحَرَ عَنْ بَعْضِهِمْ عَنْ كُلِّ سَبْعَةٍ مِنْهُمْ بَدَنَةً اَوْ بَقَرَةً، فَقَوْلُ جَابِرٍ اشْتَرَكْنَا فِي الْجَزُوْرِ سَبْعَةٌ، وَفِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةٌ، يُرِيدُ بَعْضَ اَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ، وَخَبَرُ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ اشْتَرَكَ عَشَرَةٌ فِيْ بَدَنَةٍ اَيْ سَبْعُمِائَةٍ مِنْهُمْ وَهُمْ نِصْفُ اَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ لا كُلُّهُمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ ﷫ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان-- علی بن خشرم-- ابن عیینہ-- ابن شہاب زہری--عروہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان بیان کرتے ہیں:

''حدیبیہ'' کے سال نبی اکرم ﷺ ایک ہزار سے کچھ زیادہ اصحاب کے ہمراہ روانہ ہوئے آپ ﷺ ذوالحلیفہ پہنچے تو آپ ﷺ نے قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالے اس پر مخصوص نشان لگایا اور آپ ﷺ نے وہاں سے احرام باندھا (یعنی تلبیہ پڑھنا شروع کیا)

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ابن سعد نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ اپنے ساتھ قربانی کے ستر جانور لے کر گئے تھے اور لوگوں کی تعداد سات سو تھی۔

راوی کی مراد یہ ہے جن لوگوں کی طرف سے وہ ستر جانور قربان کیے جا رہے تھے ان کی تعداد سات سو تھی۔

اس سے مراد یہ نہیں ہے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ''حدیبیہ'' میں جتنے اصحاب موجود تھے ان سب کی مجموعی تعداد سات سو تھی۔

اس کلام کی یہ نوعیت ہوگی جس کے بارے میں ہم یہ کہتے ہیں بعض اوقات لفظ ''الناس'' (کا اطلاق) بعض لوگوں پر بھی ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وہ لوگ جنہیں لوگوں نے آ کر بتایا لوگ تمہارے (خلاف) اکٹھے ہو رہے ہیں۔''

حالانکہ یہ بات ہر کوئی جانتا ہے تمام لوگوں نے یہ بات نہیں بتائی تھی اور نہ ہی تمام لوگ ان کے خلاف اکٹھے ہوئے تھے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''پھر تم وہیں سے واپس آ جاؤ جہاں سے لوگ واپس آئے۔''

تو ہر کوئی یہ جانتا ہے تمام لوگ عرفات سے واپس نہیں آئے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان ''لوگ واپس آئے'' سے مراد بعض لوگ لیے ہیں تمام لوگ مراد نہیں لیے ہیں۔

یہ باب طویل ہے جس کا یہ مقام نہیں ہے۔

ابن عیینہ کی نقل کردہ روایت بھی اس تاویل کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے۔

کیا آپ نے نہیں سنا کہ انہوں نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ان کی تعداد ایک ہزار سے کچھ زیادہ تھی۔''

تو انہوں نے یہ بات بتائی ہے تمام اہل ''حدیبیہ'' کی تعداد تیرہ سو سے زیادہ تھی۔ کیونکہ لفظ ''بضعة'' کا اطلاق تین سے لے کر دس تک ہوتا ہے اور یہ روایت جس میں ان کی تعداد کا ذکر ہے اس روایت کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے جو ابوسفیان نامی راوی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

صلح ''حدیبیہ'' میں ان کی تعداد **1400** تھی۔

تو یہ روایت بھی اس بات کی صراحت کرتی ہے ان حضرات کی تعداد **1400** تھی تو یہ الفاظ اس بات پر دلالت کریں گے کہ ابن اسحاق کی نقل کردہ روایت کے یہ الفاظ کہ وہ سات سو افراد تھے اس سے مراد وہ بعض لوگ ہوں گے جو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ

''حدیبیہ'' میں تھے تمام لوگ مراد نہیں ہوں گے۔

تو اس تاویل کی بنیاد پر اور ان دلائل کی بنیاد پر ان میں سے بعض افراد کی طرف سے قربانی کی گئی یوں کہ ہر دس افراد کی طرف سے ایک اونٹ قربان کیا گیا۔ یا ان میں سے بعض افراد میں سے ہر ایک میں سے ہر سات کی طرف سے ایک اونٹ یا ایک گائے قربان کی گئی۔

تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ ایک اونٹ میں ہم سات افراد حصہ دار بنے اور ایک گائے میں بھی سات افراد حصہ دار بنے تھے۔

اس سے مراد بعض اہل ''حدیبیہ'' ہیں۔

مسور اور مروان نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

دس آدمی ایک اونٹ میں حصہ دار بنے تھے اس سے مراد یہ ہے' ان سات سو افراد میں ایسا ہوا تھا' اور یہ اہل ''حدیبیہ'' کی مجموعی تعداد کا نصف تھا' تمام لوگ نہیں تھے۔

2908 - وَقَدْ رَوَى الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ اَحْمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متن حدیث: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ النَّحْرُ فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةٌ، وَفِي الْبَعِيْرِ عَشَرَةٌ،

اسنادِ دیگر: وَثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ح

❀❀ حسین بن واقد -- علباء بن احمر -- عکرمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے قربانی کا موقع آ گیا تو ہر ایک گائے میں ہم سات لوگ حصہ دار بن گئے اور ہر ایک اونٹ میں دس لوگ حصہ دار بن گئے۔

یہاں دیگر اسناد ہیں۔

2909 - توضیح مصنف: وَخَبَرُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ فِيْ قَسْمِ الْغَنَائِمِ، فَعَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُوْرٍ كَالدَّلِيْلِ عَلٰى صِحَّةِ هٰذِهِ الْمَسْاَلَةِ

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت کے بارے میں جو روایت نقل کی ہے اس میں یہ بات ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا تھا تو یہ بھی اس مسئلے کے صحیح ہونے کی دلیل ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمُغَالَاةِ بِثَمَنِ الْهَدْيِ وَكَرَائِمِهِ اِنْ كَانَ شَهْمُ بْنُ الْجَارُوْدِ مِمَّنْ يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِخَبَرِهٖ وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِیْ قَالَ الْمُطَّلِبِیُّ

باب 315: قربانی کے جانور کی قیمت زیادہ ادا کرنا اور عمدہ جانور لینا مستحب ہے

بشرطیکہ شہم بن جارود نامی راوی ان راویوں میں سے ہو جس کی نقل کردہ روایت سے استدلال کیا جا سکتا ہو۔
یہ حکم وہی ہے جس کے بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے رائے پیش کی ہے۔

2910 - توضیح مصنف: فِیْ عَقِبِ خَبَرِ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ اَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ: اَغْلَاهَا ثَمَنًا وَّاَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا، فَقَالَ فِیْ عَقِبِ هٰذَا الْخَبَرِ، وَالْفِعْلُ مُضْطَرٌّ اِلٰی اَنْ يَّعْلَمَ اَنَّ كُلَّ مَا عَظُمَتْ رَزِيَّتُهٗ عِنْدَ الْمَرْءِ كَانَ اَعْظَمَ لِثَوَابِ اللّٰهِ اِذَا اَخْرَجَهٗ لِلّٰهِ

❁❁ "حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دریافت کیا گیا: کون سا غلام افضل ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی قیمت زیادہ ہو اور وہ اپنے مالک کے نزدیک زیادہ عمدہ ہو"

تو اس روایت کے بعد امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات فرمائی ہے: اس سے لازمی طور پر یہ بات ثابت ہو جاتی ہے جو چیز آدمی کے نزدیک بڑی ہو جب وہ اللہ تعالیٰ کے لیے اسے نکالتا ہے تو ثواب کے اعتبار سے بھی وہ چیز بڑی شمار ہوتی ہے۔

2911 - سندِ حدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِی الْحَرْبِ الْبَغْدَادِیُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، عَنْ جَهْمِ بْنِ الْجَارُوْدِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: اَهْدٰی عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَجِيبًا لَهٗ اَعْطٰی بِهَا ثَلَاثَمِائَةِ دِيْنَارٍ، فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَهْدَيْتُ نَجِيبَةً، وَاِنِّیْ اُعْطِيْتُ بِهَا ثَلَاثَمِائَةِ دِيْنَارٍ اَفَاَبِيْعُهَا وَاَشْتَرِیْ بِثَمَنِهَا بُدْنًا، فَاَنْحَرُهَا قَالَ: لَا انْحَرْهَا اِيَّاهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الشَّيْخُ اخْتَلَفَ اَصْحَابُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ فِیْ اسْمِهٖ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: جَهْمُ بْنُ الْجَارُوْدِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: شَهْمٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن ابوحرب بغدادی -- محمد بن سلمہ -- ابوعبدالرحیم -- جہم بن جارود -- سالم -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک عمدہ قسم کی اونٹنی قربانی کے لیے بھیجی جس کے عوض میں انہیں تین سو دینار کی پیشکش کی گئی تھی۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایک عمدہ قسم کی اونٹنی قربانی کے لیے بھیجی ہے اس کے عوض مجھے تین سو دینار کی پیشکش کی گئی ہے کیا میں اسے فروخت کر کے اس کے ذریعے مزید جانور حاصل کر کے انہیں قربان کر لوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! تم اسی کو قربان کرو۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس شیخ کے نام کے بارے میں محمد بن سلمہ کے شاگردوں نے اختلاف کیا ہے بعض نے ان کا نام جہم بن جارود اور بعض نے شہم نقل کیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْعُيُوبِ الَّتِي تَكُونُ فِي الْأَنْعَامِ فَلَا تُجْزِئُ هَدْيًا وَّلَا ضَحَايَا إِذَا كَانَ بِهَا بَعْضُ تِلْكَ الْعُيُوبِ

باب **316**: ان عیوب کا تذکرہ جو کسی جانور میں موجود ہوں تو اسے ہدی کے طور پر یا عام قربانی کے طور پر قربان کرنا جائز نہیں ہوگا۔ اگر اس جانور میں ان میں سے کوئی عیب موجود ہو

2912 - سندِحدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَأَبُو الْوَلِيدِ قَالُوا: ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ فَيْرُوزَ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ لِلْبَرَاءِ حَدِّثْنِي مَا كَرِهَ أَوْ نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَضَاحِيِّ، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰكَذَا بِيَدِهِ وَيَدِي أَقْصَرُ مِنْ يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَرْبَعٌ لَا تُجْزِءُ فِي الْأَضَاحِي: الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنِ عَوَرُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا، وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلَعُهَا، وَالْكَسِيرُ الَّتِي لَا تَنْقَى"

قَالَ: فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ نَقْصٌ فِي الْأُذُنِ وَالْقَرْنِ قَالَ: فَمَا كَرِهْتَ فَدَعْهُ، وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلٰى غَيْرِكَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن بشار--محمد ابن جعفر اور یحییٰ بن سعید اور ابوداؤد اور عبدالرحمٰن بن مہدی اور ابن ابوعدی اور ابوولید--شعبہ--سلیمان بن عبدالرحمٰن--عبید بن فیروز کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ مجھے بتائیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے کون سے جانوروں کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے اور کن کو (قربان کرنے سے منع کیا ہے) تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اس طرح اشارہ کیا''

اور یہ کہا کہ میرا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے چھوٹا ہے۔

لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''چار طرح کے جانوروں کی قربانی کرنا جائز نہیں ہے ایسا کانا جانور جس کا کانا پن واضح ہو، ایسا بیمار جانور جس کی بیماری واضح ہو، ایسا لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن واضح ہو اور ایسا کمزور جانور جس کی ہڈیوں میں گودا ہی نہ ہو اور وہ انتہائی زیادہ کمزور ہو۔''

(عبید بن فیروز) نامی راوی نے کہا۔

مجھے تو یہ بات بھی پسند نہیں ہے جانور کے کان یا سینگ میں کوئی عیب ہو۔
تو حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جسے تم ناپسند کرتے ہو اسے چھوڑ دو لیکن دوسرے کے لیے اسے حرام قرار نہ دو۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ ذَبْحِ الْعَضْبَاءِ فِي الْهَدْيِ وَالْاَضَاحِي زَجْرَ اخْتِيَارٍ

اَنَّ صَحِيحَ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ اَفْضَلُ مِنَ الْعَضْبَاءِ، لَا اَنَّ الْعَضْبَاءَ غَيْرُ مُجْزِيَةٍ، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَعْلَمَ اَنَّ اَرْبَعًا لَا تُجْزِءُ، دَلَّهُمْ بِهٰذَا الْقَوْلِ اَنَّ مَا سِوَى ذٰلِكَ الْاَرْبَعِ جَائِزٌ

باب 317: ہدی یا عام قربانی میں سینگ ٹوٹنے کے حوالے سے عیب دار جانور کو ذبح کرنے کی ممانعت اختیار کے طور پر ہے۔ یعنی جانور کے سینگ اور کان ٹھیک ہوں

وہ سینگ یا کان کے حوالے سے عیب والے جانور کے مقابلے میں ذبح کرنا افضل ہوگا۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کان یا سینگ میں عیب والا جانور ذبح کرنا جائز ہی نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان کردی ہے چار طرح کے جانور کی قربانی جائز نہیں ہوتی۔ میں نے ان الفاظ کی طرف سے ان لوگوں کی رہنمائی کردی ہے ان چار کے علاوہ باقی تمام جانوروں کی قربانی جائز ہے۔

2913 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ جُرَيَّ بْنَ كُلَيْبٍ، رَجُلًا مِنْهُمْ عَنْ عَلِيٍّ،

متنِ حدیث: اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُضَحِّيَ بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ قَالَ قَتَادَةُ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ: الْعَضَبُ النِّصْفُ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ، ثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: الْعَضَبُ الْقَرْنُ الدَّاخِلُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- عبدالرحمن بن مہدی -- شعبہ -- قتادہ -- جری بن کلیب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے جانور کی قربانی کرنے سے منع کیا ہے جس کے کان چیر دیے گئے ہوں یا سینگ ٹوٹا ہوا ہو۔

قتادہ کہتے ہیں: میں نے اس روایت کا تذکرہ سعید بن مسیّب سے کیا تو وہ بولے: ''عضب'' کا مطلب نصب یا اس سے زیادہ ہے۔

عضب ٹوٹے ہوئے سینگ کو کہتے ہیں۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَبْحِ ذَاتِ النَّقْصِ فِي الْعُيُوْنِ وَالْاٰذَانِ فِي الْهَدْيِ وَالضَّحَايَا نَهْيُ نَدْبٍ وَارْشَادٍ، اِذْ صَحِيْحُ الْعَيْنَيْنِ وَالْاُذُنَيْنِ اَفْضَلُ لَا اَنَّ النَّقْصَ اِذَا لَمْ يَكُنْ عَوَرًا بَيِّنًا غَيْرُ مُجْزِءٍ، وَلَا اَنَّ نَاقِصَ الْاُذُنَيْنِ غَيْرُ مُجْزِءٍ

باب **318**: ہدی یا عام قربانی میں آنکھوں یا کانوں میں نقص والے جانوروں کو ذبح کرنے کی ممانعت ہے

اور یہ استحباب اور رہنمائی کے طور پر ہے۔ یعنی جس جانور کے دونوں کان اور دونوں آنکھیں ٹھیک ہوں وہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے جب اس میں کوئی ایسا نقص پایا جاتا ہو جس کی وجہ سے اس کا کانا پن واضح نہ ہو یا جس جانور کے کان نامکمل ہوں اس کی قربانی جائز ہی نہیں ہوگی۔

2914 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، ثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، ح وثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ، ح وثنا اَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، وَشُعْبَةَ، وَهٰذَا حَدِيْثُ الصَّنْعَانِيِّ اَنَّ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ اَخْبَرَهُ قَالَ: سَمِعْتُ حُجَيَّةَ بْنَ عَدِيٍّ الْكِنْدِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبدالاعلیٰ -- خالد ابن حارث (یہاں تحویلِ سند ہے) -- محمد بن بشار -- محمد -- شعبہ (یہاں تحویلِ سند ہے) -- ابوموسیٰ -- عبدالرحمٰن -- سفیان اور شعبہ اور یہ حدیث (یعنی روایت کے یہ الفاظ) صنعانی کے نقل کردہ ہیں۔

حجیہ بن عدی کندی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات کی ہدایت کی تھی کہ ہم (قربانی کے جانور کے) آنکھوں اور کانوں کا اچھی طرح جائزہ لیں۔

2915 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا، سَاَلَ عَلِيًّا عَنِ الْبَقَرَةِ، فَقَالَ: عَنْ سَبْعَةٍ فَقَالَ: الْقَرْنُ، فَقَالَ: لَا يَضُرُّكَ قَالَ: الْعَرَجُ؟ قَالَ: اِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسِكَ قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن معمر قیسی -- وہب بن جریر -- اپنے والد -- ابواسحاق -- سلمہ بن کہیل -- حجیہ بن عدی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گائے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ سات آدمیوں کی طرف سے (قربان کی جاسکتی ہے)۔

اس نے دریافت کیا: سینگ میں کوئی عیب ہو (تو اس کا کیا حکم ہوگا) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ اس نے عرض کی: لنگڑا پن (اگر اس گائے میں موجود ہو تو اس کا کیا حکم ہوگا) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب وہ قربان گاہ تک پہنچ سکتی ہو تو (اس میں کوئی حرج نہیں ہے)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی ہدایت کی تھی کہ ہم قربانی کے جانور کے آنکھ اور کان کا اچھی طرح جائزہ لیں۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِیْ ذَبْحِ الْجَذَعَةِ مِنَ الضَّأْنِ فِی الْهَدْیِ وَالضَّحَایَا بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَیْرِ مُفَسَّرٍ

باب 319: ہدی اور عام قربانی میں بھیڑ کے ایک سال کے بچے کو ذبح کرنے کی اجازت ہے اور یہ حکم مجمل الفاظ کے ذریعے ثابت ہے جس کی وضاحت نہیں ہے

2916 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیرٍ، حَدَّثَنِیْ بَعْجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ الْجُهَنِیُّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِیِّ قَالَ:

متنِ حدیث: قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَحَایَا بَیْنَ اَصْحَابِهٖ قَالَ عُقْبَةُ: فَصَارَتْ لِیْ جَذَعَةٌ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَارَتْ لِیْ جَذَعَةٌ قَالَ: ضَحِّ بِهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَرَّجْتُ تَمَامَ اَبْوَابِ الضَّحَایَا فِیْ كِتَابِ الضَّحَایَا، وَاِنَّمَا خَرَّجْتُ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ الَّتِیْ فِیْهَا ذِكْرُ الضَّحَایَا فِیْ هٰذَا الْكِتَابِ؛ لِاَنَّ الْعُلَمَاءَ لَمْ یَخْتَلِفُوْا اَنَّ كُلَّ مَا جَازَ فِی الضَّحِیَّةِ فَهُوَ جَائِزٌ فِی الْهَدْیِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ابوموسیٰ-- معاذ بن ہشام-- اپنے والد-- یحییٰ بن ابوکثیر-- بعجہ بن عبداللہ بن بدر جہنی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان قربانی کے جانور تقسیم کیے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے حصے میں ایک جذعہ آیا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تو ایک جذعہ ملا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے ہی قربان کردو۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے قربانی سے متعلق تمام احکام سے متعلق روایات قربانی سے متعلق روایات کے باب میں نقل کی ہیں اور میں نے اس باب میں وہ روایات نقل کی ہیں جن میں قربانی کے جانوروں کا تذکرہ ہے تو اس کی وجہ یہ ہے علماء کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے وہ چیز جس کی (عام) قربانی جائز ہو حج میں بھی اس کی قربانی جائز ہوتی ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ اقْتِطَاعِ لُحُومِ الْهَدْيِ بِإِذْنِ صَاحِبِهَا

باب 320: ہدی کا گوشت اس کے مالک کی اجازت سے حاصل کرنے کی رخصت

2917 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا ثَوْرٌ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لُحَيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: " اَعْظَمُ الْاَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ، ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ، وَقُدِّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ اَوْ سِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ اِلَيْهِ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَاُ بِهَا، فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا قَالَ: كَلِمَةً خَفِيفَةً لَمْ اَفْهَمْهَا، فَسَاَلْتُ بَعْضَ مَنْ يَلِيهِ، فَقَالَ: مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- یحییٰ بن سعید -- ثور -- راشد بن سعد -- عبداللہ بن لحی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عظیم دن قربانی کا دن ہے اور پھر اس سے اگلا دن ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قربانی کے پانچ یا شاید چھ جانور پیش کیے گئے تو وہ ایک دوسرے سے آگے ہونے کی کوشش کرنے لگے کہ ان میں سے پہلے کسے قربان کیا جاتا ہے' جب ان کے پہلو زمین پر گر گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پست آواز میں ایک بات ارشاد فرمائی' جو مجھے سمجھ میں نہیں آئی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود صاحب سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے)

''جو شخص چاہے وہ اس (کے گوشت میں سے) حصہ حاصل کر لے''۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الْجَذَعَةَ اِنَّمَا تُجْزِءُ عِنْدَ الْاِعْسَارِ مِنَ الْمُسِنِّ

باب 321: اس بات کی دلیل کہ جذعہ قربانی اس وقت جائز ہوگی جب ''مسن'' کی قربانی کرنا ممکن نہ ہو

2918 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، ثَنَا زُهَيْرٌ، ح وثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا سِنَانُ بْنُ مُظَاهِرٍ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّاْنِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- ابونعیم -- زہیر (یہاں تحویلِ سند ہے) -- محمد بن علاء بن کریب -- سنان بن مظاہر -- زہیر -- ابوزبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

تم لوگ صرف مسنہ جانور ذبح کرو البتہ اگر کوئی شخص تنگدست ہونے کی وجہ سے ایسا نہ کر سکے تو پھر بھیڑ میں سے جذعہ ذبح کر لو۔

بَابُ الصَّدَقَةِ بِلُحُومِ الْهَدْيِ، وَجُلُودِهَا، وَجِلَالِ الْبُدْنِ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

باب 322: قربانی کا گوشت اور اس کی کھال اور قربانی کے اونٹوں پر ڈالے گئے کپڑے وغیرہ کو صدقہ کرنا جو مجمل روایت کے ذریعے ثابت ہے اس کی وضاحت نہیں کی گئی ہے

2919 - سندِ حدیث: ثنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

متنِ حدیث: اَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ، وَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِجُلُودِهَا وَجِلَالِهَا، وَاُرَاهُ قَالَ: وَلُحُومِهَا

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء --سفیان-- ابو نجیح --مجاہد-- ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بات کی ہدایت کی تھی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کی نگرانی کروں اور میں ان کی کھالیں اور ان پر ڈالے جانے والے کپڑے کو صدقہ کر دوں۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

"اور ان کے گوشت کو صدقہ کر دوں۔"

بَابُ قَسْمِ لُحُومِ الْهَدْيِ وَجُلُودِهِ وَجِلَالِهِ فِي الْمَسَاكِينِ

وَالدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ خَبَرَ ابْنِ عُيَيْنَةَ مُجْمَلٌ غَيْرُ مُفَسَّرٍ، وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ بِقَسْمِ لُحُومِ بُدْنِهِ وَجُلُودِهَا وَاَجِلَّتِهَا عَلَى الْمَسَاكِينِ دُونَ الْاَغْنِيَاءِ، وَالدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ اسْمَ الْكُلِّ قَدْ يَقَعُ عَلَى الْبَعْضِ

باب 323: قربانی کے گوشت اور اس کی کھال اور قربانی پر ڈالے جانے والے کپڑے کو غریبوں میں تقسیم کرنا

اور اس بات کی دلیل کہ ابن عیینہ کی نقل کردہ روایت مجمل ہے جس کی وضاحت نہیں کی گئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے گوشت ان کی کھالیں اور ان پر ڈالے جانے والے کپڑوں کو غریبوں میں تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔ خوشحال لوگوں کو دینے کا حکم نہیں دیا اور اس بات کی دلیل کہ بعض اوقات لفظ "کل" کا اطلاق "بعض" پر بھی ہوتا ہے۔

2920 - سندِ حدیث: ثنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، ثنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، انا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ اَنَّ مُجَاهِدًا، اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي لَيْلَى اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ اَخْبَرَهُ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ، وَاَمَرَهُ اَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلَالَهَا لِلْمَسَاكِينِ، وَلَا يُعْطِي فِي جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا، قُلْتُ لِلْحَسَنِ: هَلْ سَمَّى فِيمَنْ يَقْسِمُ ذٰلِكَ؟

قَالَ: لَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن معمر--محمد بن بکر--ابن جریج--حسن بن مسلم--مجاہد--اعبد الرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کی نگرانی کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ان تمام جانوروں کے گوشت اور ان کی کھالیں اور ان کے جسم پر ڈالے جانے والے کپڑے غریبوں میں تقسیم کر دیں۔

قصائی کو اس میں سے کوئی معاوضہ ادا نہ کریں۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے اپنے استاد حسن بن مسلم سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کا نام بھی ذکر کیا تھا جن میں اسے تقسیم کیا جائے تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى اَنَّ اسْمَ الْكُلِّ قَدْ يَقَعُ عَلَى الْبَعْضِ

وَالدَّلِيْلِ عَلَى اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اِنَّمَا اَرَادَ بِقَوْلِهِ: اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا، اَيْ خَلَا مَا اَمَرَ مِنْ كُلِّ بُدْنِهِ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَحَسَيَا مِنَ الْمَرَقِ وَاَكَلَا مِنَ اللَّحْمِ

باب 324: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ لفظ ''کل'' کا اطلاق بعض اوقات ''بعض'' پر بھی ہوتا ہے

اس بات کی دلیل کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اپنے ان الفاظ ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں آپ کے قربانی کے تمام جانوروں کو تقسیم کر دوں۔'' اس سے مراد اس گوشت کے علاوہ ہے' جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا کہ اس کا کچھ حصہ ہر اونٹ سے لے کر ایک ہنڈیا میں ڈالا جائے' اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا شوربہ پیا تھا اور اس گوشت کو کھایا تھا۔

2921 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ جَابِرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ بُدْنِهِ بِبَضْعَةٍ، الْحَدِيْثَ.

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت کی تھی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں میں سے ہر ایک میں سے کچھ حصہ (گوشت) رکھ لیا جائے اور باقی کو تقسیم کیا جائے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ اِعْطَاءِ الْجَازِرِ اَجْرَهُ مِنَ الْهَدْيِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

باب 325: قربانی کے جانور میں سے قصائی کو اس کا معاوضہ دینے کی ممانعت جو ایک مجمل روایت کے ذریعے ثابت ہے' جس کی وضاحت نہیں کی گئی

2922 - سندِحدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، انا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

متنِ حدیث: اَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُومَ عَلٰى بُدْنِهِ وَاَمَرَنِي اَنْ لَا اُعْطِيَ الْجَازِرَ مِنْهَا شَيْئًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--علی بن خشرم--ابن عیینہ--عبدالکریم--مجاہد--ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کی نگرانی کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی میں ان (جانوروں کے گوشت اور کھالوں وغیرہ میں سے) قصائی کو کچھ نہ دوں (یعنی معاوضے کے طور پر کچھ نہ دوں)''۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا زَجَرَ عَنْ اِعْطَاءِ الْجَازِرِ مِنْ لُحُومِ هَدْيِهِ عَلٰى جِزَارَتِهَا شَيْئًا لَا اَنْ يَتَصَدَّقَ مِنْ لُحُومِهَا عَلَى الْجَازِرِ، لَوْ كَانَ الْجَازِرُ مِسْكِينًا

باب 326: اس تفصیلی روایت کا تذکرہ جو ہماری ذکر کردہ مجمل روایت کے الفاظ کی وضاحت کرتی ہے

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے گوشت میں سے قصاب کو اس کے معاوضے کے طور پر کچھ دینے سے منع کیا ہے البتہ قربانی کے گوشت میں سے صدقے کے طور پر قصاب کو گوشت دیا جاسکتا ہے۔ اگر وہ قصاب غریب آدمی ہو۔

2923 - سندِحدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ح وثنا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يَقُومَ عَلَى الْبُدْنِ وَاَمَرَهُ اَنْ لَا يُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْ جِزَارَتِهَا شَيْئًا وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ عَلٰى جِزَارَتِهَا شَيْئًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن بشار--عبدالرحمٰن--سفیان (یہاں تحویلِ سند ہے)--سلم بن جنادہ--وکیع--سفیان--عبدالکریم--مجاہد--ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ قربانی کے جانوروں کی نگرانی کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ قصائی کو معاوضے میں اس میں سے کچھ نہ دیں۔

وکیع کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''اس کے معاوضے میں سے کچھ نہ دیں''۔

بَابُ الْاَكْلِ مِنْ لَحْمِ الْهَدْيِ اِذَا كَانَ تَطَوُّعًا

باب 327: قربانی کے گوشت میں سے کھانا جبکہ وہ نفلی ہو

2924 - سندِحدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا جَعْفَرٌ، حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ: اَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وثنا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَالزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ جَزُورٍ بِبَضْعَةٍ، فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ، وَاَكَلُوا مِنَ اللَّحْمِ وَحَسَوْا مِنَ الْمَرَقِ "

توضیحِ روایت: هٰذَا لِلْحَسَنِ الزَّعْفَرَانِيِّ

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: سَاَلَ سَائِلٌ عَنِ الْاَكْلِ مِنَ الْهَدْيِ الْوَاجِبِ اَيَاْكُلُ صَاحِبُهَا مِنْهَا فَقُلْتُ: اِذَا نَحَرَ الْقَارِنُ وَالْمُتَمَتِّعُ بَدَنَةً اَوْ بَقَرَةً اَوْ شِرْكًا فِي بَدَنَةٍ اَوْ بَقَرَةٍ اَكْثَرُ مِنْ سُبْعِهَا، فَلَهُ اَنْ يَاْكُلَ مِمَّا زَادَ عَلَى سُبْعِ الْبَدَنَةِ اَوِ الْبَقَرَةِ؛ لِاَنَّ الْوَاجِبَ عَلَيْهِ فِي هَدْيِ الْقِرَانِ وَالْمُتَمَتِّعِ سُبْعُ اِحْدَاهُمَا اِلَّا عِنْدَ مَنْ يُجِيزُ الْبَدَنَةَ عَنْ عَشَرَةٍ عَلَى مَا بَيَّنْتُ فِي خَبَرِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ وَخَبَرِ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَوْ شَاةً تَامَّةً فَمَا زَادَ عَلَى سُبْعِ بَدَنَةٍ اَوْ بَقَرَةٍ فَهُوَ مُتَطَوِّعٌ بِهِ، وَلَهُ اَنْ يَاْكُلَ مِمَّا هُوَ مُتَطَوِّعٌ بِهِ مِنَ الزِّيَادَةِ كَمَا يُضَحِّي مُتَطَوِّعًا بِالْاُضْحِيَّةِ، فَلَهُ اَنْ يَاْكُلَ مِنْ ضَحِيَّتِهِ، وَعَلَى هٰذَا الْمَعْنَى عِلْمِي اَكْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لُحُومِ بُدْنِهِ؛ لِاَنَّهُ نَحَرَ مِائَةَ بَدَنَةٍ، وَاِنَّمَا كَانَ الْوَاجِبُ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ قَارِنًا سُبْعَ بَدَنَةٍ اِلَّا عِنْدَ مَنْ يُجِيزُ الْبَدَنَةَ عَنْ عَشَرَةٍ لَا اَكْثَرَ، وَهُوَ مُتَطَوِّعٌ بِالزِّيَادَةِ فَجَعَلَ مِنْ كُلِّ بَعِيرٍ بَضْعَةً فِي قِدْرٍ فَحَسَا مِنَ الْمَرَقِ، وَاَكَلَ مِنَ اللَّحْمِ، وَاِنْ ذَبَحَ لِتَمَتُّعِهِ اَوْ لِقِرَانِهِ لَمْ يَكُنْ عِنْدِي اَنْ يَاْكُلَ مِنْهَا، وَالْعِلْمُ عِنْدِي كَالْمُحِيطِ اَنَّ كُلَّ مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ شَيْءٌ لِسَبَبٍ مِنَ الْاَسْبَابِ لَمْ يَجُزْ لَهُ اَنْ يَنْتَفِعَ بِمَا وَجَبَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ وَلَا مَعْنَى لِقَوْلِ قَائِلٍ: اِنْ قَالَ: يَجِبُ عَلَيْهِ هَدْيٌ، وَلَهُ اَنْ يَاْكُلَ اَوْ بَعْضَهُ، لِاَنَّ الْمَرْءَ اِنَّمَا لَهُ اَنْ يَاْكُلَ مَالَ نَفْسِهِ اَوْ مَالَ غَيْرِهِ بِاِذْنِ مَالِكِهِ، فَاِنْ كَانَ الْهَدْيُ وَاجِبًا عَلَيْهِ، فَمُحَالٌ اَنْ يُقَالَ وَاجِبٌ عَلَيْهِ، وَهُوَ مَالٌ لَهُ يَاْكُلُهُ، وَقَوْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ يُوجِبُ اَنَّ الْمَرْءَ اِذَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فِي مَاشِيَتِهِ اَنَّ لَهُ اَنْ يَذْبَحَهَا، فَيَاْكُلَهَا، وَاِنْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ عُشْرُ حَبٍّ فَلَهُ اَنْ يَطْحَنَهُ، وَيَاْكُلَهُ، وَاِنْ وَجَبَ عَلَيْهِ عُشْرُ ثِمَارٍ فَلَهُ اَنْ يَاْكُلَهُ، وَهٰذَا لَا يَقُولُهُ مَنْ يُحْسِنُ الْفِقْهَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--- بندار--- یحییٰ بن سعید کے حوالے سے--- عبدالجبار بن علاء اور زعفرانی--- کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سفیان بن عیینہ نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد (حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

''نبی اکرم سوتیا نے یہ ہدایت کی تھی کہ قربانی کے ہر جانور کا کچھ حصہ رکھ لیا جائے پھر اسے ایک ہنڈیا میں ڈال کر پکایا گیا تو ان لوگوں نے اس گوشت کو کھایا اور اس کے شوربے کو پیا۔''

یہ روایت حسن زعفرانی کی نقل کردہ ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ایک شخص نے واجب قربانی (کے گوشت) کو کھانے کے بارے میں دریافت کیا: کیا قربانی کرنے والا شخص اس میں سے کچھ کھا سکتا ہے؟ تو میں نے جواب دیا: حج قران کرنے والا یا حج تمتع کرنے والا شخص۔

جب کسی اونٹ کو یا گائے کو قربانی کرتا ہے' یا کسی اونٹ یا گائے میں حصہ دار بن جاتا ہے' جبکہ اس کا حصہ ساتویں حصے سے زیادہ ہو تو اب اسے اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ ساتویں حصے سے زیادہ اونٹ یا گائے کے گوشت کو خود کھا سکتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے' حج قران یا حج تمتع میں جو قربانی اس پر واجب ہے وہ ان دونوں جانوروں میں سے کسی بھی ایک کا ساتواں حصہ ہے' البتہ جن حضرات نے ایک اونٹ میں دس افراد کے حصے کو جائز قرار دیا ہے ان کی رائے مختلف ہے' جیسا کہ میں نے حضرت مسور رضی اللہ عنہ اور مروان کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات بیان کر دی ہے' اور عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت میں یہ بات ذکر کر دی ہے۔

یا پھر اس نے ایک مکمل بکری قربان کی ہو' تو اس کے اونٹ کے ساتویں حصے یا گائے کے ساتویں حصے سے زیادہ جو حصہ ہے اس میں وہ نفلی طور پر قربانی کرنے والا شمار ہوگا' اور اسے اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ جو کام وہ نفلی طور پر کر رہا ہے اس کے اضافی حصے میں سے وہ خود کھا سکتا ہے۔

یہ بالکل اسی طرح ہے' جس طرح اگر وہ نفلی طور پر کوئی قربانی کرتا تو اسے اس بات کا حق حاصل ہوتا کہ وہ اپنی قربانی میں سے کچھ کھا لیتا۔

اسی اصول کی بنیاد پر، میرے علم کے مطابق، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کے اونٹوں کا گوشت کھایا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سو اونٹ قربان کیے تھے۔

اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قران کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک اونٹ کا ساتواں حصہ لازم ہونا چاہیے تھا۔

البتہ جن حضرات کے نزدیک ایک اونٹ دس آدمیوں کی طرف سے قربان کیا جا سکتا ہے ان کی رائے مختلف ہے' لیکن اس سے زیادہ نہیں ہوگا۔

اضافی حصے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نفلی قربانی کرنے والے تھے اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اونٹ کا کچھ حصہ لے کر اسے ایک ہنڈیا میں پکایا اور اس کا شوربہ پیا اور اس کا گوشت کھایا۔

لیکن اگر کوئی شخص حج تمتع یا حج قران کے لیے ذبح کرتا ہے' تو میرے نزدیک اسے اس میں سے کھانا جائز نہیں ہوگا' اور میرے علم کے مطابق اس بارے میں بنیادی اصول یہ ہے' جب کسی شخص پر اس کے مال میں کسی شرعی حکم کی وجہ سے کوئی ادائیگی واجب ہو جائے' تو جو ادائیگی اس کے ذمے واجب ہوئی ہے اس کے لیے اس مال میں سے خود کوئی نفع حاصل کرنا جائز نہیں ہوتا۔

اور ایسے شخص کے قول کی کوئی حقیقت نہیں ہوگی جو یہ کہتا ہے اس پر ہدی لازم ہوئی تھی اور اسے اس بات کا حق حاصل ہے وہ اس ہدی کو یا اس کے کچھ حصے کو کھالے۔

اس کی وجہ یہ ہے آدمی کو اس بات کا حق حاصل ہوتا ہے وہ اپنے مال کو کھا سکتا ہے یا دوسرے شخص کے مال کو اس کے مالک کی اجازت کے ساتھ کھا سکتا ہے۔

(اس کی وجہ یہ ہے کہ) اگر وہ ہدی اس کے ذمے واجب تھی تو یہ بات ناممکن ہوگی کہ یہ کہا جائے کہ اس پر یہ بات واجب تھی اور یہ اس کا مال بھی ہے جسے کھانے کا اسے حق بھی حاصل ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے اس بات کا قائل اس مسئلے تک لے جائے گا جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ جب کسی شخص پر قربانی کے جانوروں میں سے صدقہ لازم ہو تو اسے اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ اس صدقے کے جانور کو ذبح کر کے خود اسے کھالے اور اگر کسی زرعی پیداوار میں عشر اس پر لازم ہو تو وہ خود اسے پیس کر خود کھالے۔

اسی طرح اگر پھلوں کا عشر اس پر لازم ہو تو اسے یہ حق حاصل ہے وہ اسے خود ہی کھالے تو جو شخص علم فقہ جانتا ہے وہ یہ بات نہیں کہہ سکتا۔

بَابُ الْهَدْيِ يَضِلُّ فَيُنْحَرُ مَكَانَهُ اٰخَرُ، ثُمَّ يُوْجَدُ الْاَوَّلُ

باب 328: جب ہدی گم ہو جائے اور آدمی اس کی جگہ دوسرا جانور قربان کر دے اور پھر پہلے والا جانور مل جائے

2925 - سندِ حدیث: ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّهَا سَاقَتْ بَدَنَتَيْنِ، فَاَضَلَّتْهُمَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ بَدَنَتَيْنِ فَنَحَرَتْهُمَا، ثُمَّ وَجَدَتْ الْبَدَنَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ، فَنَحَرَتْهُمَا اَيْضًا، ثُمَّ قَالَتْ هٰكَذَا السُّنَّةُ فِي الْبُدْنِ،

اسنادِ دیگر: ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ... عَائِشَةَ: بَدَنَتَيْنِ بِمِثْلِهِ سَوَاءً

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- سلم بن جنادہ -- ابومعاویہ -- ہشام اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

انہوں نے قربانی کے دو اونٹ بھجوائے تو وہ دونوں گم ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان کی خدمت میں دو اونٹ بھجوائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان دونوں کو قربان کروایا۔

پھر ان کے پہلے والے دو اونٹ مل گئے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بھی قربان کروا دیا پھر انہوں نے یہ بات بیان کی۔ قربانی کے جانوروں کے بارے میں سنت یہی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ صِيَامِ الْمُتَمَتِّعِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ

باب 329: حج تمتع کرنے والے شخص کو اگر قربانی کے لئے جانور نہیں ملتا تو اس کا روزہ رکھنا

2926 - سندِ حدیث: ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَعَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

متنِ حدیث: كَثُرَتِ الْمَقَالَةُ مِنَ النَّاسِ، فَخَرَجْنَا حُجَّاجًا حَتَّى بَيْنَنَا وَبَيْنَ أَنْ نَحِلَّ إِلَّا لَيَالِي، قَائِلًا: أُمِرْنَا بِالْإِحْلَالِ فَيَرُوحُ أَحَدُنَا إِلَى عَرَفَةَ وَفَرْجُهُ يَقْطُرُ مَنِيًّا، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ خَطِيبًا، فَقَالَ: "أَبِاللَّهِ تُعَلِّمُونِي أَيُّهَا النَّاسُ فَأَنَا وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِاللَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ هَدْيًا، وَلَحَلَلْتُ كَمَا أَحَلُّوا، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ، وَمَنْ وَجَدَ هَدْيًا فَلْيَنْحَرْ فَكُنَّا نَنْحَرُ الْجَزُورَ عَنْ سَبْعَةٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن مقدام -- وہب بن جریر -- جریر بن حازم -- محمد بن اسحاق -- ابن ابو نجیح -- مجاہد -- عطاء (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

لوگوں کی طرف سے باتیں بہت زیادہ ہو گئیں تو ہم لوگ حج کرنے کے لیے روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہمارے اور احرام کھولنے کے درمیان چند راتیں باقی رہ گئیں تو کسی نے یہ کہہ دیا ہمیں احرام کھولنے کا حکم دیدیا گیا ہے تو کل جب کوئی شخص ''عرفہ'' کی طرف جائے گا تو اس کی شرمگاہ سے منی ٹپک رہی ہو گی اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں مجھے بتانا چاہ رہے ہو؟ حالانکہ اللہ کی قسم میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔

مجھے بعد میں جس چیز کا خیال آیا تھا اگر وہ پہلے آجاتا تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لے کر آتا اور میں بھی اسی طرح احرام کھول دیتا جس طرح لوگوں نے احرام کھول دیا ہے۔

تو جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ تین دن روزے رکھے اور جب وہ اپنے گھر جائے تو سات روزے اس وقت رکھ لے۔

اور جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور ہے وہ اسے ذبح کر لے۔

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) تو ہم نے ایک اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے قربان کیا تھا۔

2927 - متنِ حدیث: وَقَالَ عَطَاءٌ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ يَوْمَئِذٍ فِي أَصْحَابِهِ غَنَمًا فَأَصَابَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ تَيْسًا فَذَبَحَهُ عَنْ نَفْسِهِ، فَلَمَّا وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ أَمَرَ رَبِيعَةَ بْنَ أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، فَقَامَ تَحْتَ ثَدْيِ نَاقَتِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اصْرُخْ

اَيُّهَا النَّاسُ هَلْ تَدْرُونَ اَىُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ قَالُوا: الشَّهْرُ الْحَرَامُ قَالَ فَهَلْ تَدْرُونَ اَىُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قَالُوا: الْبَلَدُ الْحَرَامُ قَالَ: فَهَلْ تَدْرُونَ اَىُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قَالُوا: الْحَجُّ الْاَكْبَرِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ كَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَكَحُرْمَةِ بَلَدِكُمْ هٰذَا وَكَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فَقَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّهُ، وَقَالَ حِيْنَ وَقَفَ بِعَرَفَةَ: " هٰذَا الْمَوْقِفُ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ، وَقَالَ حِيْنَ وَقَفَ عَلٰى قُزَحٍ: هٰذَا الْمَوْقِفُ، وَكُلُّ مُزْدَلِفَةَ مَوْقِفٌ

❀❀ عطاء روایت کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان مال غنیمت تقسیم کیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ایک بکرا ملا انہوں نے وہ اپنی طرف سے ذبح کر لیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''عرفہ'' میں وقوف کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ربیعہ بن امیہ بن خلف کو یہ ہدایت کی تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے تھنوں کے نیچے کھڑے ہوئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم پکار کر کہو اے لوگو! کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یہ حرمت والا مہینہ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ یہ کون سا شہر ہے؟

لوگوں نے عرض کی: یہ حرمت والا شہر ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے؟

لوگوں نے عرض کی: یہ حج اکبر کا دن ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تمہاری جانیں تمہارے مال اسی طرح قابل احترام قرار دیے ہیں' جس طرح یہ مہینہ قابل احترام ہے' جس طرح یہ شہر قابل احترام ہے' اور جس طرح یہ دن قابل احترام ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا حج مکمل کیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''عرفہ'' میں وقوف کیے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ وقوف کی جگہ ہے' اور ''عرفہ'' سارے کا سارا وقوف کی جگہ ہے۔''

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''قزح'' پہاڑ (پر وقوف کیا ہوا تھا) اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ وقوف کی جگہ ہے' اور ''مزدلفہ'' سارے کا سارا وقوف کی جگہ ہے''۔

بَابُ حَلْقِ الرَّأْسِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ النَّحْرِ اَوِ الذَّبْحِ

وَاسْتِحْبَابِ التَّيَامُنِ فِي الْحَلْقِ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ شَعَرَ بَنِيْ اٰدَمَ لَيْسَ بِنَجَسٍ بَعْدَ الْحَلْقِ اَوِ التَّقْصِيرِ

باب 330: نحر یا ذبح سے فارغ ہونے کے بعد سر منڈوا دینا اور سر منڈواتے ہوئے دائیں طرف سے آغاز کرنا مستحب ہے

اس کے ہمراہ اس بات کی دلیل کہ سر منڈوا دینے یا بال چھوٹے کروانے کے بعد (انسانی جسم سے الگ ہونے والے)

بال ناپاک نہیں ہوتے ہیں

2928 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَالَ: لَمَّا رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ وَنَحَرَ هَدْيَهُ نَاوَلَ الْحَلَّاقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ اَبَا طَلْحَةَ، ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ اَبَا طَلْحَةَ، وَاَمَرَهُ اَنْ يَّقْسِمَ بَيْنَ النَّاسِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوخطاب زیاد بن یحییٰ -- سفیان -- ہشام بن حسان -- ابن سیرین (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کی رمی کر لی اور قربانی کے جانور کو قربان کر لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجام کی طرف اپنا دایاں پہلو بڑھایا تو اس نے سر کا وہ حصہ مونڈ دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بال حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو عطا کیے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بایاں حصہ آگے کیا حجام نے اسے بھی مونڈ دیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بال حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو عطا کیے اور انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ (ان بالوں کو) لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیں۔

بَابُ فَضْلِ الْحَلْقِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَاخْتِيَارِ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيرِ وَاِنْ كَانَ التَّقْصِيرُ جَائِزًا

باب 331: حج وعمرہ میں سر منڈوانے کی فضیلت اور بال چھوٹے کروانے کے مقابلے میں سر منڈوانے کا مختار ہونا اگرچہ بال چھوٹے کروانا بھی جائز ہے

2929 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2928– وأخرجه مسلم 1305 326 في الحج: باب بيان أن السنة يوم النحر أن يرمي ثم ينحر ثم يحلق، والترمذى 912 فى الحج: باب ما جاء باى جانب الراس يبدأ فى الحلق، عن ابن ابى عمر، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/111، والحميدى 1220، وأبوداؤد 1982 فى المناسك: باب الحلق والتقصير، والترمذى 912، والنسائى فى الحج من الكبرى كما فى التحفة 1/371، وأخرجه أحمد 3/208، ومسلم 1305، وأبوداؤد 1981، وابن الجارود 484، والبيهقى 5/103، والبغوى 1962 من طرق عن هشام بن حسان، به .

2929– وهو في الموطأ 1/395 فى الحج: باب الحلاق . وأخرجه أحمد 2/79، والبخارى 1727 فى الحج: باب الحلق والتقصير عند الإحلال، ومسلم 1301 317 فى الحج: باب تفضيل الحلق على التقصير وجواز التقصير، وأبوداؤد 1979 فى المناسك: باب الحلق والتقصير، والبغوى 1963، والبيهقى 5/103 من طريق مالك بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسى 1835، والدارمى 2/64، ومسلم 1301 316 و318، والترمذى 913 فى الحج: باب ماجاء فى الحلق والتقصير، وابن ماجه 3043 فى المناسك: باب الحلق، وابن الجارود 485 البيهقى و5/103 من طرق عن نافع، به .

متن حدیث: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا: وَالْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا: " وَالْمُقَصِّرِيْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: وَالْمُقَصِّرِيْنَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- عبدالوہاب ثقفی-- عبیداللہ-- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں:

''اے اللہ! تو سر منڈوانے والوں کی مغفرت کردے۔''

لوگوں نے عرض کی: بال چھوٹے کروانے والوں (کے لیے بھی دعا کریں)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! تو سر منڈوانے والوں کی مغفرت کردے۔

لوگوں نے عرض کی: اور بال چھوٹے کروانے والوں (کے لیے بھی دعا کیجئے)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: اور بال (چھوٹے کروانے والوں کی بھی مغفرت کردے)۔

بَابُ تَسْمِيَةِ مَنْ حَلَقَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهِ

باب 232: اس صحابی کا نام جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے موقع پر آپ کے سر کے بال مونڈے تھے

2930 - سندِ حدیث: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَزَعَمُوْا اَنَّ الَّذِيْ حَلَقَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَضْلَةَ بْنِ عَوْفِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُوَيْجِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ نَقُوْلُ: اِنَّ الْعَرَبَ تُضِيْفُ الْفِعْلَ اِلَى الْاٰمِرِ كَمَا تُضِيْفُهُ اِلَى الْفَاعِلِ اِذِ الْعِلْمُ مُحِيْطٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يَتَوَلَّ حَلْقَ رَاْسِ نَفْسِهِ بِيَدِهِ بَلْ اَمَرَ غَيْرَهُ، فَحَلَقَ رَاْسَهُ، فَاُضِيْفَ الْفِعْلُ اِلَيْهِ اِذْ هُوَ الْاٰمِرُ بِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- محمد بن بکیر-- ابن جریج-- موسیٰ بن عقبہ-- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر منڈوالیا تھا۔ لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مونڈنے والی شخصیت معمر بن عبداللہ کی تھی۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مونڈ لیا۔'' یہ اس نوعیت کا کلام ہے جس کے بارے میں ہم یہ کہتے ہیں بعض اوقات عرب کسی فعل کی نسبت اس فعل کی ہدایت کرنے

والے کی طرف کرتے ہیں بالکل اسی طرح جس طرح بعض اوقات وہ کسی فعل کی نسبت اس فعل کو انجام دینے والے کی طرف کرتے ہیں۔

کیونکہ یہ بات سب جانتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے بذات خود اپنے دست مبارک کے ذریعے اپنا سر نہیں مونڈا تھا بلکہ آپ ﷺ نے دوسرے شخص کو یہ ہدایت کی تھی اور اس نے آپ ﷺ کے سر مبارک کے بال صاف کئے تھے' تو اس فعل کی نسبت نبی اکرم ﷺ کی طرف اس لئے کی گئی کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس کا حکم دیا تھا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ مَعَ حَلْقِ الرَّأْسِ

مَعَ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ الْاَظَافِرَ اِذَا قُصَّتْ لَمْ يَكُنْ حُكْمُهَا حُكْمَ الْمَيْتَةِ، وَلَا كَانَتْ نَجَسًا كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ مَا قُطِعَ مِنَ الْحَيِّ فَهُوَ مَيِّتٌ، وَخَبَرُ اَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ اِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ، عِنْدَ ذِكْرِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فِي قَطْعِهِمْ اِلْيَاتِ الْغَنَمِ وَجَبِّهِمْ اَسْنِمَةَ الْاِبِلِ، فَكَانَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَابًا عَنْ هٰذَيْنِ الْفِعْلَيْنِ وَمَا يُشْبِهُهُمَا وَهُوَ فِي مَعَانِيهِمَا، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

باب 333: سر منڈوانے کے ساتھ ناخن تراشنا بھی مستحب ہے

اور اس بات کی دلیل کہ جب ناخن تراش لئے جائیں' تو ان کا حکم مردار کا حکم نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ ناپاک ہوتے ہیں' جیسا کہ بعض اہل علم اس غلط فہمی کا شکار ہوئے ہیں' زندہ چیز (یعنی جسم) سے جو چیز الگ ہو جائے وہ مردار شمار ہوتی ہے۔

جب کہ حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ نے یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''زندہ جانور کے جسم سے جو چیز کاٹ لی جائے وہ چیز مردار شمار ہوتی ہے''۔

یہ روایت زمانہ جاہلیت کے لوگوں کے بارے میں ہے' جو بکریوں' بھیڑوں کے چکی کے حصے یا اونٹوں کے کوہانوں کو زندہ کاٹ لیا کرتے تھے' تو نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ان دو افعال کے حوالے سے جواب کے طور پر ہے' یا اس طرح کے دیگر افعال کے بارے میں ہے' جو ان جیسا مفہوم رکھتے ہوں۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2931 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ اَبَانَ الْعَطَّارِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، وثنا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، اَخْبَرَنَا اَبَانُ، ثَنَا يَحْيَى، اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ، حَدَّثَهُ،

متنِ حدیث: اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَنْحَرِ هُوَ وَرَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَحَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ فِي ثَوْبِهِ فَاَعْطَاهُ، فَقَسَمَ مِنْهُ عَلٰى رِجَالٍ، وَقَلَّمَ اَظْفَارَهُ، فَاَعْطَاهُ صَاحِبَهُ قَالَ: فَاِنَّهُ عِنْدَنَا مَخْضُوبٌ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ اَوْ بِالْكَتَمِ وَالْحِنَّاءِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- محمد بن ابان --- بشر بن سری --- ابان عطار --- یحیٰی بن ابوکثیر --- محمد بن رافع --- موسیٰ بن اسماعیل --- ابان --- یحیٰی --- ابوسلمہ --- نے انہیں حدیث بیان کی --- محمد بن عبداللہ بن زید کے حوالے سے نقل کرتے

متن حدیث: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: " فَحِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِي فَقَالَ: مَالَكِ اَنَفِسْتِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: " اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوفِيْ بِالْبَيْتِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان-- عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد (کے حوالے سے) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے حیض آ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کا مقدر کر دی ہے تم وہ تمام افعال سرانجام دو جو حاجی سرانجام دیتے ہیں البتہ تم بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الِاصْطِيَادِ

وَجَمِيعِ مَا حُرِّمَ عَلَى الْمُحْرِمِ بَعْدَ رَمْيِ الْجَمْرَةِ يَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ زِيَارَةِ الْبَيْتِ اِنْ ثَبَتَتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ فِيْ خَبَرِ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنْ لَّمْ تَثْبُتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرُ عَائِشَةَ فِيْ تَطْيِيبِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَالٌّ عَلٰى اَنَّ الِاصْطِيَادَ جَائِزٌ اِذَا جَازَ التَّطَيُّبُ، وَخَبَرُ اُمِّ سَلَمَةَ يُصَرِّحُ اَنَّ الِاصْطِيَادَ بَعْدَ رَمْيِ الْجَمْرَةِ مُبَاحٌ، وَهُوَ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ رُخِّصَ لَكُمْ اِذَا اَنْتُمْ رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ اَنْ تَحِلُّوْا مِنْ كُلِّ مَا حُرِمْتُمْ مِنْهُ اِلَّا مِنَ النِّسَاءِ، خَرَّجْتُ هٰذَا الْبَابَ فِيْ مَوْضِعِهِ بَعْدَ خَبَرِ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ فِيْ هٰذَا اَيْضًا

باب **337**: قربانی کے دن جمرات کو کنکریاں مارنے کے بعد اور بیت اللہ کا طواف زیارت کرنے سے پہلے احرام والے شخص کو شکار کرنے اور وہ تمام کام کرنے کی اجازت ہے جو احرام کے دوران اس کے لئے ممنوع ہوتے ہیں

بشرطیکہ عمرہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول اس روایت کے الفاظ ثابت ہوں اور اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کے الفاظ ثابت نہیں بھی ہوتے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ روایت نقل کرنا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی تھی۔ یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے ایسی صورت میں شکار کرنا بھی اس شخص کے لئے جائز ہو گا کیونکہ جب خوشبو لگانا جائز ہو گیا ہے۔ اسی طرح سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت بھی اس بات کی صراحت کرتی ہے جمرات کو کنکریاں مارنے کے بعد شکار کرنا مباح ہو جاتا ہے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے "یہ وہ دن ہے جس کے بارے میں یہ رخصت دی گئی ہے جب تم جمرات کو کنکریاں مار لو تو تم حلال ہو جاؤ گے ہر اس چیز کے حوالے سے جس سے تم حرام تھے۔ حالت احرام میں جو تمہارے لئے ممنوع تھی البتہ خواتین کا حکم مختلف ہے۔ (یعنی طواف زیارت سے پہلے بیوی کے ساتھ صحبت کرنے کا حکم

مختلف ہے)

میں نے اس بات کو حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے بعد اس کی مخصوص جگہ پر نقل کیا ہے جو اس بارے میں بھی ہے۔

2937 - سندِحدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَمَيْتُمْ وَحَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمُ الطِّيبُ وَالثِّيَابُ اِلَّا النِّكَاحَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُهُ اِلَّا النِّكَاحَ يُرِيدُ النِّكَاحَ الَّذِيْ هُوَ الْوَطْءُ، وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمْتُ فِيْ كِتَابِ مَعَانِي الْقُرْآنِ اَنَّ اسْمَ النِّكَاحِ عِنْدَ الْعَرَبِ يَقَعُ عَلَى الْعَقْدِ وَعَلَى الْوَطْءِ جَمِيعًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن رافع --یزید بن ہارون-- حجاج بن ارطاہ-- ابوبکر بن محمد نے -- عمرہ (کے حوالے سے) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم لوگ رمی کرلو اور سر منڈوا دو تو خوشبو لگانا اور سلے ہوئے کپڑے پہننا تمہارے لئے حلال ہو جائے گا' البتہ صحبت کرنے کا حکم مختلف ہے (یعنی وہ حلال نہیں ہوگا)۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان

''البتہ نکاح کا حکم مختلف ہے'' اس سے مراد صحبت کرنا ہے۔

میں نے کتاب ''معانی القرآن'' میں یہ بات بیان کر دی ہے' عربوں کے محاورے میں لفظ نکاح کا اطلاق نکاح کے عقد اور صحبت کرنے' دونوں پر ہوتا ہے۔

2938 - سندِحدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: قَالَتْ عَائِشَةُ: اَنَا طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ تُتَّبَعَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان-- عمرو-- سالم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اس بات کی زیادہ حقدار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔''

2939 - سندِحدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ

متن حدیث: اِذَا رَمَی الرَّجُلُ الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، وَذَبَحَ وَحَلَقَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيبَ. قَالَ سَالِمٌ: وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ: قَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ وَقَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِیْ اِخْبَارِ عَائِشَةَ: طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِلِّهِ قَبْلَ اَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّهُ اِذَا رَمَی الْجَمْرَةَ وَذَبَحَ وَحَلَقَ كَانَ حَلَالًا قَبْلَ اَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ خَلَا مَا زُجِرَ عَنْهُ مِنْ وَطْءِ النِّسَاءِ الَّذِی، لَمْ يَخْتَلِفِ الْعُلَمَاءُ فِيْهِ اَنَّهُ مَمْنُوْعٌ مِنْ وَطْءِ النِّسَاءِ حَتّٰى يَطُوفَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن رافع -- عبدالرزاق -- معمر -- ابن شہاب زہری -- سالم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما -- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

کوئی شخص جمرہ کو سات کنکریاں مارے، قربانی کرے اور سر منڈوا دے تو اس کے لیے خواتین اور خوشبو کے علاوہ ہر چیز حلال ہو جاتی ہے۔

سالم بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: ایسے شخص کے لیے خواتین کے علاوہ ہر چیز حلال ہو جاتی ہے۔ وہ یہ بیان کرتی تھیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خود خوشبو لگائی تھی۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ روایت میں یہ بات ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کھولنے کے وقت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی تھی۔

اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کی رمی کر لی، جانور ذبح کر دیا، سر منڈوا لیا تو ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کھول دیا تھا۔

البتہ اس بات کا حکم مختلف ہے ایسی صورتحال میں خواتین کے ساتھ صحبت کرنے سے منع کیا گیا ہے اور اس بارے میں علماء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے آدمی کے لیے بیوی کے ساتھ صحبت کرنا اس وقت تک ممنوع رہتا ہے جب تک وہ طواف زیارت نہیں کر لیتا۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ

عَلٰى اَنَّ التَّطَيُّبَ بَعْدَ رَمْیِ الْجِمَارِ وَالنَّحْرِ وَالذَّبْحِ وَالْحِلَاقِ اِنَّمَا هُوَ مُبَاحٌ عِنْدَ بَعْضِ الْعُلَمَاءِ قَبْلَ زِيَارَةِ الْبَيْتِ لِمَنْ قَدْ طَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ دُوْنَ مَنْ لَمْ يَطُفْ بِالْبَيْتِ قَبْلَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ

2939- اخرجه أحمد 3/328 و453، والطيالسی "2334"، والبغوی فی "مسند ابن الجعد" "2939"، وابن ماجه "800" فی المساجد: باب لزوم المساجد وانتظار الصلاة، من طرق عن ابن ابی ذئب، به، وصححه ابن خزیمة "1503"، والحاكم 1/213 على شرطهما ووافقه الذهبی، وهو كما قالا. وقال البوصیری فی "مصباح الزجاجة" ورقة 54: هذا إسناد صحیح، وزاد نسبته إلی ابن ابی شیبة ومسدد وأحمد بن منیع. وهو مكرر "1607" وأخرجه احمد 2/307 و340 من ثلاث طرق.

باب 338: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جمرات کو کنکریاں مارنے نحر یا ذبح کرنے یا سر منڈوانے کے بعد خوشبو استعمال کرنا بعض علماء کے نزدیک ممنوع ہے یعنی طواف زیارت سے پہلے ایسا کرنا منع ہے

لیکن یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو عرفہ میں وقوف کرنے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کر چکا ہو۔ یہ حکم اس شخص کے لئے نہیں ہے جس نے بیت اللہ کا طواف نہ کیا ہو۔

2940 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْحَاقَ، عَنْ هِشَامٍ وَهُوَ ابْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اُمِّ الزُّبَيْرِ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اُخْتِهَا

متنِ حدیث: اَنَّ عَبَادَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَهُمَا جَارِيَةٌ تُمَشِّطُهَا يَوْمَ النَّحْرِ كَانَتْ حَاضَتْ يَوْمَ قَدِمُوا مَكَّةَ، وَلَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ قَبْلَ عَرَفَةَ، وَقَدْ كَانَتْ اَهَلَّتْ بِالْحَجِّ، وَدَفَعَتْ مِنْ عَرَفَاتٍ وَرَمَتِ الْجَمْرَةَ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا عَبَّادٌ، وَهِيَ تُمَشِّطُهَا وَتَمَسُّ الطِّيبَ، فَقَالَ عَبَّادٌ: اَتَمَسِّ الطِّيبَ، وَلَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ قَالَتْ عَائِشَةُ: قَدْ رَمَتِ الْجَمْرَةَ وَقَصَّرَتْ قَالَ: وَاِنْ، فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهَا فَاَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى عُرْوَةَ فَسَاَلَتْهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اِنَّهُ لَا يَحِلُّ الطِّيبُ لِاَحَدٍ لَمْ يَطُفْ قَبْلَ عَرَفَاتٍ، وَاِنْ قَصَّرَ وَرَمٰى

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اِنَّمَا يَتَاَوَّلُ بِهٰذَا الْفُتْيَا اَنَّ الطِّيبَ اِنَّمَا يَحِلُّ قَبْلَ زِيَارَةِ الْبَيْتِ لِمَنْ قَدْ طَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ، وَلَوْ ثَبَتَ خَبَرُ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوعًا: اِذَا رَمَيْتُمْ وَحَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمُ الطِّيبُ وَالثِّيَابُ اِلَّا النِّكَاحَ، لَكَانَتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ تُبِيحُ الطِّيبَ وَالثِّيَابَ لِجَمِيعِ الْحُجَّاجِ بَعْدَ الرَّمْيِ وَالْحَلْقِ لِمَنْ قَدْ طَافَ مِنْهُمْ يَوْمَ عَرَفَةَ، وَمَنْ لَمْ يَطُفْ اِلَّا اَنَّ رِوَايَةَ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَلَسْتُ اَقِفُ عَلٰى سَمَاعِ الْحَجَّاجِ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اِلَّا اَنَّ فِي خَبَرِ اُمِّ سَلَمَةَ، وَعُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ رُخِّصَ لَكُمْ اِذَا اَنْتُمْ رَمَيْتُمُ الْجِمَارَ اَنْ تَحِلُّوْا مِنْ كُلِّ مَا حُرِمْتُمْ اِلَّا النِّسَاءَ، فَاِذَا اَمْسَيْتُمْ قَبْلَ اَنْ تَطُوفُوْا بِالْبَيْتِ صِرْتُمْ كَهَيْئَتِكُمْ قَبْلَ اَنْ تَرْمُوا الْجَمْرَةَ وَهٰذَا لَفْظُ خَبَرِ اُمِّ سَلَمَةَ، وَخَبَرُ عُكَّاشَةَ مِثْلُهُ فِي الْمَعْنٰى فَاِذَا حُكِمَ لِهٰذَا الْخَبَرِ عَلٰى ظَاهِرِهِ دَلَّ عَلٰى خِلَافِ قَوْلِ عُرْوَةَ الَّذِي ذَكَرْتُهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علاء بن کریب -- شعیب ابن اسحاق -- ہشام ابن عروہ -- اُمّ زبیر

اصول یہ ہے: محرم کے لئے سلے ہوئے کپڑے پہننا جائز نہیں ہے۔

محرم شخص کے لئے کسی بھی چیز کے ذریعے سر کو ڈھانپ لینا جائز نہیں ہے۔

کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے احرام میں موزے پہننے سے بھی منع کیا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے محرم شخص جرابیں بھی نہیں پہن سکتا۔

اس طرح احرام پر خوشبو لگانا یا خوشبو لگا ہوا کپڑا احرام میں باندھنا بھی ممنوع ہے۔ اگر کوئی شخص بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے خوشبو لگا ہوا کپڑا پہن لے تو امام شافعی اور داؤد ظاہری کے نزدیک اس پر کفارہ لازم نہیں ہوگا جبکہ امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک اس شخص پر کفارے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بنت عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عباد بن عبداللہ، عائشہ بنت عبدالرحمٰن کے پاس آئے ان کے پاس ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس کی وہ قربانی کے دن کنگھی کر رہی تھیں جس دن یہ لوگ مکہ آئے تھے اس دن اس خاتون کو حیض آ گیا تھا اس لئے انہوں نے ''عرفہ'' سے پہلے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا۔

یہ خاتون حج کا احرام باندھ کر آئی تھیں وہ عرفات سے روانہ ہوئیں انہوں نے جمرہ کو کنکریاں ماریں' تو اس دوران عباد ان کے پاس تشریف لائے' تو وہ اس وقت کنگھی کر رہی تھیں اور خوشبو لگا رہی تھیں۔

اس پر عباد بولے: کیا تم نے خوشبو لگائی ہے' حالانکہ تم نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا' تو عائشہ بنت عبدالرحمٰن نے بتایا: وہ جمرہ کی رمی کر چکی ہیں اور بال چھوٹے کروا چکی ہیں۔

تو عباد نے کہا: بھلے یہ کر لیا ہو' لیکن اس کے لیے یہ بات حلال نہیں ہے' لیکن عائشہ بنت عبدالرحمٰن نے یہ بات تسلیم نہیں کی۔

انہوں نے عروہ کو پیغام بھجوایا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو عروہ نے بتایا: جس نے وقوف عرفات سے پہلے بیت اللہ کا طواف نہ کیا ہو اس کے لیے خوشبو لگانا جائز نہیں ہے۔

اگرچہ اس نے بال بھی چھوٹے کروا لئے ہوں اور رمی بھی کر لی ہو۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) تو عروہ بن زبیر نے اس خاتون کے لیے یہ مسئلہ بیان کیا ہے' طواف زیارت سے پہلے خوشبو لگانے کے جائز ہونے کا حکم اس شخص کے لیے ہے' جو ''عرفہ'' میں وقوف کرنے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کر چکا ہو۔

اگر عروہ کی نقل کردہ روایت مستند ہو' جو انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں)۔

''جب تم رمی کر لو اور سر منڈوا دو' تو تمہارے لئے خوشبو اور سلا ہوا کپڑا استعمال کرنا حلال ہو جاتا ہے' البتہ صحبت کرنے کا حکم مختلف ہے۔''

تو یہ الفاظ تمام حاجیوں کے لیے رمی کرنے اور سر منڈوا لینے کے بعد خوشبو اور سلے ہوئے کپڑے کو استعمال کرنے کو مباح قرار دیتے ہیں۔

خواہ کسی حاجی نے ''مزدلفہ'' کے دن سے پہلے طواف کیا ہو' یا اس نے طواف نہ کیا ہو۔

البتہ حجاج بن ارطاۃ نے ابوبکر بن محمد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے اس کا حکم مختلف ہے' اور میرے علم کے مطابق حجاج نے یہ روایت ابوبکر بن محمد سے نہیں سنی ہے۔

البتہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''بے شک یہ وہ دن ہے' جس میں تمہیں اس بات کی رخصت دی گئی ہے' جب تم جمرات کو کنکریاں مار لو تو تم ہر اس چیز کے لیے حلال ہو جاتے ہو' جو پہلے حرام تھی البتہ عورتوں کے ساتھ صحبت کرنے کا حکم ذرا مختلف ہے۔

اگر تم بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے شام کر دیتے ہو تو تمہاری وہی حالت ہو جائے گی جو اس وقت تھی کہ جب تم نے جمرہ کی رمی نہیں کی تھی۔"

روایت کے یہ الفاظ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کے ہیں۔

جبکہ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کا معنوی مفہوم بھی یہی ہے۔

تو جب اس روایت کا حکم اس کے ظاہر پر لگایا جائے تو اس بات پر دلالت کرے گا کہ یہ عروہ کے اس قول کے خلاف ہے جو میں نے ذکر کیا ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الزِّيَارَةِ

يَوْمَ النَّحْرِ اسْتِنَانًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُبَادَرَةً بِقَضَاءِ الْوَاجِبِ عَنِ الطَّوَافِ الَّذِي بِهِ يَتِمُّ حَجُّ الْحَاجِّ خَوْفَ اَنْ يَعْرِضَ لِلْمَرْءِ مَا لَا يُمْكِنُهُ طَوَافُ الزِّيَارَةِ مَعَهُ، وَاِنْ كَانَ تَاْخِيرُ الْإِفَاضَةِ عَنْ يَوْمِ النَّحْرِ جَائِزًا

باب 339: نبی اکرم ﷺ کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے قربانی کے دن طواف زیارت کرنا مستحب ہے

اور آدمی طواف کے حوالے سے اپنے ذمے لازم چیز کو جلدی ادا کرلے کہ اس کے ذریعے حاجی کا حج جلدی ادا ہو جائے۔ اس اندیشے کے تحت کہ بعد میں آدمی کو کوئی ایسی صورت حال لاحق نہ ہو جائے جس کی وجہ سے وہ طواف زیارت کرنے کے قابل نہ رہے اگرچہ قربانی کے دن کے بعد طواف زیارت کرنا بھی جائز ہے۔

2941 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى

قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفِيضُ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ يَعْنِي بِمِنًى وَيَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن رافع --عبدالرزاق --عبیداللہ-- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ قربانی کے دن روانہ ہوئے پھر آپ ﷺ واپس تشریف لائے آپ ﷺ نے منیٰ میں ظہر کی نماز ادا کی۔

راوی نے یہ بات ذکر کی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قربانی کے دن روانہ ہوتے تھے پھر وہ واپس تشریف لاتے تھے اور ظہر کی نماز ادا کرتے تھے یعنی منیٰ میں ادا کرتے تھے اور اس بات کا تذکرہ کرتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْوَطِئَ يَحِلُّ بَعْدَ رَكْعَتَيْ طَوَافِ الزِّيَارَةِ، وَاِنْ كَانَ الطَّائِفُ بِمَكَّةَ قَبْلَ اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى مِنًى

باب **340**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ طواف زیارت کے بعد دو رکعات ادا کرنے کے بعد ہی صحبت کرنا جائز ہوتا ہے اگرچہ طواف زیارت کرنے والا شخص مکہ میں ہی موجود ہو منیٰ واپس نہ گیا ہو

2942 - قَرَاْتُ عَلٰى اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ سُرَيْجٍ الرَّازِيِّ اَنَّ عَمْرَو بْنَ مُجَمِّعٍ الْكِنْدِيَّ اَخْبَرَهُمْ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُ الْبَيْتَ فَيَطُوْفُ بِهِ اُسْبُوْعًا، وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَتَحِلُّ لَهُ النِّسَاءُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) احمد بن ابوسریج رازی ان عمرو بن مجمع کندی -- موسیٰ بن عقبہ -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی زیارت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سات طواف کیے پھر دو رکعات نماز ادا کی تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خواتین کے ساتھ (صحبت کرنا) حلال ہوگیا۔''

بَابُ تَرْكِ الرَّمَلِ فِيْ طَوَافِ الزِّيَارَةِ لِلْقَارِنِ، وَحُكْمُ الْمُفْرِدِ فِيْ هٰذَا كَحُكْمِ الْقَارِنِ

باب **341**: حج قران کرنے والا شخص طواف زیارت میں رمل نہیں کرے گا، اور اس بارے میں حج افراد کرنے والے کا حکم بھی حج قران کرنے کی مانند ہے

2943 - سند حدیث: ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْمُلْ فِي السَّبْعِ الَّذِيْ اَفَاضَ فِيْهِ، وَقَالَ عَطَاءٌ: لَا رَمَلَ فِيْهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- ابن جریج -- عطاء (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف افاضہ کے سات چکروں میں رمل نہیں کیا تھا۔

عطاء نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں رمل نہیں کیا تھا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الشُّرْبِ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْ طَوَافِ الزِّيَارَةِ

باب 342: طواف زیارت کے بعد آب زم زم پینا مستحب ہے

2944 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، وَقَالَ: ثُمَّ أَفَاضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْبَيْتِ يَعْنِي يَوْمَ النَّحْرِ، فَأَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُمْ يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ، فَقَالَ: انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- عبداللہ بن محمد نفیلی -- حاتم بن اسماعیل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام جعفر صادق رحمہ اللہ اپنے والد (حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔

ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

(اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں)۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کی طرف روانہ ہوئے یعنی قربانی کے دن (آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں آئے)۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم آل عبدالمطلب کے پاس تشریف لائے وہ لوگ اس وقت آب زم زم پلا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اے عبدالمطلب کی اولاد! تم لوگ پانی نکالتے رہو اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ تمہارے پانی پلانے کے کام میں تم پر غالب آجائیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی نکالتا (یعنی اگر میں نکالنا شروع کروں گا تو لوگوں کا رش زیادہ ہو جائے گا)۔

ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک پیالہ بڑھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش فرمالیا۔

2945 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا عَاصِمٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متنِ حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ دَلْوًا مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ قَائِمًا.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَرَادَ شَرِبَ مِنْ دَلْوٍ لَا أَنَّهُ شَرِبَ الدَّلْوَ كُلَّهُ، وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي قَدْ أَعْلَمْتُ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ اسْمَ الشَّيْءِ قَدْ يَقَعُ عَلَى بَعْضِ أَجْزَائِهِ كَقَوْلِهِ، (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ) (الإسراء: **110**) فَأَوْقَعَ اسْمَ الصَّلَاةِ عَلَى الْقِرَاءَةِ خَاصَّةً، وَكَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ خَاصَّةً، فَأَوْقَعَ اسْمَ الصَّلَاةِ عَلَى قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ خَاصَّةً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان -- عاصم -- شعبی (کے حوالے سے نقل کرتے

ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آب زم زم کا ایک ڈول کھڑے ہو کر نوش فرمایا تھا۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے' اس ڈول میں سے کچھ پانی نوش کیا تھا یہ مراد نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے کا سارا ڈول نوش کر لیا تھا۔

یہ کلام کی وہ نوعیت ہے' جس کے بارے میں' میں اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ بعض اوقات کسی لفظ کا اطلاق اس کے بعض اجزاء پر ہوتا ہے' جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور تم اپنی نماز میں آواز بلند نہ کرو۔''

تو یہاں لفظ نماز کا اطلاق بطور خاص قرأت کے لیے ہوا ہے' جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔''

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور خاص صرف سورہ فاتحہ کا ذکر کیا ہے۔

تو یہاں لفظ نماز کا اطلاق نماز کے دوران بطور خاص صرف سورہ فاتحہ پڑھنے پر کیا گیا ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الِاسْتِقَاءِ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْلَمَ اَنَّهُ عَمَلٌ صَالِحٌ، وَاَعْلَمَ اَنَّ لَوْلَا اَنْ يُّغْلَبَ الْمُسْتَقِي مِنْهَا عَلَى الِاسْتِقَاءِ لَنَزَعَ مَعَهُمْ

باب **343**: آب زم زم کا پانی مانگنا مستحب ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان کی ہے' یہ ایک نیک کام ہے' اور یہ بات بھی بیان کی ہے' جن لوگوں سے آب زم زم مانگا جاتا ہے ان کے مغلوب ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان لوگوں کے ساتھ (کنویں سے) پانی نکالتے

2946 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ اِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا فَضْلُ اذْهَبْ اِلٰى اُمِّكَ، فَاْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا، فَقَالَ: اسْقِنِي، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهِ، فَقَالَ اسْقِنِي، فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ اَتَى زَمْزَمَ، وَهُمْ يَسْقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا، فَقَالَ: اعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ، ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَعْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهِ يَعْنِيْ عَاتِقَهُ وَاَشَارَ اِلٰى عَاتِقِه "

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ نَقُوْلُ: اِنَّ الْاِشَارَةَ تَقُوْمُ مَقَامَ النُّطْقِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابو بشر واسطی -- خالد بن عبد اللہ -- خالد -- عکرمہ (کے حوالے سے نقل

کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (آب زم زم) پلانے کی جگہ پر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب کیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے فضل تم اپنی والدہ کے پاس جاؤ اور ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشروب لے کے آؤ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے پینے کے لیے دو۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ لوگ اپنا ہاتھ اس میں ڈال دیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے پینے کے لیے دو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پی لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم زم زم کے پاس تشریف لائے تو وہ لوگ (یعنی حضرت عبدالمطلب کی اولاد کے افراد) لوگوں کو پانی پلا رہے تھے اور اس میں کام کر رہے تھے (یعنی پانی نکال رہے تھے)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ کرتے رہو تم لوگ نیک کام کر رہے ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ ہجوم زیادہ ہو جائے گا' تو میں بھی پانی نکالتا اور اس پر رسی رکھتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کندھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتا ہے' جس کے بارے میں ہم نے یہ کہا ہے' اشارہ، بولنے کا قائم مقام ہوتا ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الشُّرْبِ مِنْ نَبِيذِ السِّقَايَةِ إِذَا لَمْ يَكُنِ النَّبِيذُ مُسْكِرًا

باب **344**: "نبیذ سقایہ" پینا مستحب ہے۔ بشرطیکہ وہ نبیذ نشہ آور نہ ہو

2947 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، ح وثنا اَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا خَالِدٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ بَكْرٍ، وَهٰذَا حَدِيثُ ابْنِ اَبِي عَدِيٍّ:

متنِ حدیث: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى السِّقَايَةِ فَشَرِبَ نَبِيذًا، فَقَالَ: مَا بَالُ اَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ يَسْقُونَ النَّبِيذَ وَبَنُو عَمِّهِمْ يَسْقُونَ اللَّبَنَ وَالْعَسَلَ اَمِنْ بُخْلٍ اَمْ مِنْ حَاجَةٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَذَاكَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ بَصَرُهُ: عَلَيَّ بِالرَّجُلِ، فَاُتِيَ بِهِ، فَقَالَ: اِنَّهُ لَيْسَتْ بِنَا حَاجَةٌ وَلَا بُخْلٌ، وَلٰكِنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ عَلٰى بَعِيرِهِ وَخَلْفَهُ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَاسْتَسْقَى فَسَقَيْنَاهُ نَبِيذًا فَشَرِبَ، ثُمَّ نَاوَلَ فَضْلَهُ اُسَامَةَ فَقَالَ: قَدْ اَحْسَنْتُمْ وَاَجْمَلْتُمْ وَكَذٰلِكَ فَافْعَلُوا فَنَحْنُ لَا نُرِيدُ اَنْ نُغَيِّرَ ذٰلِكَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَهٰذَا الْخَبَرُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي نَقُولُ فِي كُتُبِنَا اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبِيحُ الشَّيْءَ بِذِكْرٍ مُجْمَلٍ وَيُبَيِّنُ فِي آيَةٍ اُخْرٰى عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَا اَبَاحَهُ بِذِكْرٍ مُجْمَلٍ اَرَادَ بِهِ بَعْضَ ذٰلِكَ الشَّيْءِ الَّذِي ذَكَرَهُ مُجْمَلًا لَا جَمِيعَهُ، وَكَذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبِيحُ الشَّيْءَ بِذِكْرٍ مُجْمَلٍ، وَيُبَيِّنُهُ فِي وَقْتٍ تَالٍ اَنَّ مَا اَجْمَلَ ذِكْرَهُ اَرَادَ بِهِ بَعْضَ ذٰلِكَ الشَّيْءِ لَا جَمِيعَهُ كَقَوْلِهِ: (كُلُوا وَاشْرَبُوا

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ) (البقرة: 187) الْاٰيَةَ، فَاَجْمَلَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ذِكْرَ الْمَاْكُوْلِ وَالْمَشْرُوْبِ وَبَيَّنَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ اَنَّهُ اِنَّمَا اَبَاحَ بَعْضَ الْمَاْكُوْلِ، وَبَعْضَ الْمَشْرُوْبِ لَا جَمِيْعَهُ، وَهٰذَا بَابٌ طَوِيْلٌ قَدْ بَيَّنْتُهُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا، فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَبَاحَ الشُّرْبَ مِنْ نَبِيْذِ السِّقَايَةِ اِذَا لَمْ يَكُنْ مُسْكِرًا؛ لِاَنَّهُ اَعْلَمَ اَنَّ الْمُسْكِرَ حَرَامٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن ابان--محمد بن ابراہیم بن ابوعدی--حمید طویل--بکر بن عبداللہ --(یہاں تحویلِ سند ہے)--ابوبشر واسطی--خالد--حمید--بکر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: اور یہ حدیث (یعنی روایت کے یہ الفاظ) ابن ابوعدی کے نقل کردہ ہیں۔

ایک دیہاتی (آبِ زمزم) پینے کی جگہ پر آیا وہاں اس نے نبیذ پی تو بولا اس گھر والوں کو کیا ہوا ہے' یہ لوگ پینے والوں کو نبیذ دیتے ہیں حالانکہ ان کے چچازاد دودھ اور شہد پلاتے ہیں۔ کیا یہ بخل کی وجہ سے ہے' یا غربت کی وجہ سے ہے؟

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ اس وقت کی بات ہے' جب ان کی بینائی رخصت ہو چکی تھی' اس شخص کو میرے پاس لے کر آؤ۔ اس شخص کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس لایا گیا تو انہوں نے فرمایا: نہ تو ہم غریب ہیں اور نہ ہی کنجوس ہیں' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں داخل ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ پر سوار تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بٹھایا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کے لیے طلب کیا' تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبیذ پیش کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش فرمالیا۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بچا ہوا اسامہ کی طرف بڑھایا اور فرمایا: تم لوگ اچھا کام کر رہے ہو اور عمدہ کام کر رہے ہو اسی طرح کرتے رہنا۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں) تو ہم اب اس میں کوئی تبدیلی نہیں کرنا چاہتے ہیں۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتی ہے' جس کے بارے میں ہم اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکے ہیں' بعض اوقات اللہ تعالیٰ کسی مجمل ذکر کے ذریعے کسی چیز کو مباح قرار دیدیتا ہے' اور کسی دوسری آیت میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اس بات کی وضاحت کر دیتا ہے' جس مجمل چیز کو مباح قرار دیا تھا اس سے مراد وہ بعض چیز ہے' جس کا مجمل تذکرہ کیا گیا تھا وہ ساری چیز مراد نہیں ہے۔

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات کسی چیز کو مباح قرار دیتے ہوئے اس کا مجمل تذکرہ کرتے ہیں' لیکن اس کے بعد اس بات کی وضاحت کر دیتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے تذکرے کو مجمل رکھا تھا اس سے مراد اس چیز کا بعض حصہ ہے وہ ساری چیز مراد نہیں ہے۔

اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

''اور تم لوگ کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ سفید دھاگے کے مقابلے میں سیاہ ممتاز ہو جائے۔''

تو اس آیت میں کھائی گئی چیز یا پی گئی چیز کے ذکر کو مجمل رکھا گیا ہے' لیکن دوسری جگہ پر اللہ تعالیٰ نے یہ بات بیان کر دی ہے'

اللہ تعالیٰ نے بعض چیزوں کے کھانے کو اور بعض چیزوں کے پینے کو مباح قرار دیا ہے۔ ساری چیزیں مباح نہیں ہیں۔
یہ ایک طویل بحث ہے جسے میں نے اپنی کتابوں میں دوسری جگہ تحریر کر دیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے سقایہ کی نبیذ کے پینے کو اس صورت میں مباح قرار دیا ہے جبکہ وہ نشہ آور نہ ہو اس کی دلیل یہ ہے نبی اکرم ﷺ نے اس بات کی اطلاع دیدی ہے نشہ آور چیز حرام ہوتی ہے۔

بَابُ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَعَ طَوَافِ الزِّيَارَةِ لِلْمُتَمَتِّعِ

باب **345**: حج تمتع کرنے والے شخص کو طواف زیارت کے ساتھ مروہ کی سعی بھی کرنا ہوگی

2948 - سندِ حدیث: ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ . ح وثنا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ، ثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ: فَطَافَ الَّذِيْنَ اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ حَلُّوا، ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب بے شک امام مالک نے انہیں حدیث بیان کی، (یہاں تحویل سند ہے) -- فضل بن یعقوب جزری -- محمد ابن جعفر غندر -- مالک -- ابن شہاب زہری -- عروہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

حجۃ الوداع کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ کا طواف کرنے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کے بعد احرام کھول دیا تھا۔ پھر وہ لوگ جب منیٰ سے واپس آئے تو انہوں نے اپنے حج کے لیے ایک مرتبہ پھر طواف کیا۔

بَابُ تَرْكِ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَعَ طَوَافِ الزِّيَارَةِ لِلْمُفْرِدِ وَالْقَارِنِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ يُوْنُسَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ مَالِكٍ فِي الْبَابِ قَبْلَ هٰذَا، وَقَالَ فِيْهِ: وَاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّهُمْ طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا

باب **346**: حج افراد یا حج قران کرنے والے شخص کو طواف زیارت کے ساتھ صفا اور مروہ کی سعی بھی کرنا ہوگی

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یونس بن عبدالاعلیٰ نے ابن وہب کے حوالے سے امام مالک سے جو روایت نقل کی ہے جو اس سے پہلے کے باب میں ذکر کر دی گئی ہے اس میں ان کے یہ الفاظ ہیں۔

''جن لوگوں نے حج اور عمرے کو ملایا تھا انہوں نے ایک ہی مرتبہ طواف کیا۔''

بَابُ ذِكْرِ مَنْ قَدَّمَ نُسُكًا قَبْلَ نُسُكٍ جَاهِلًا بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصٍّ وَالدَّلِيْلِ عَلَى اَنْ لَا فِدْيَةَ لَهٗ

باب 347: جوشخص لاعلمی کی وجہ سے حج کے کسی ایک ''نسک'' کو دوسرے سے پہلے انجام دے اس کا تذکرہ یہ ایک مختصر روایت کے ذریعے ثابت ہے' جو تفصیلی نہیں ہے' اور اس بات کی دلیل کہ ایسے شخص پر فدیہ لازم نہیں ہوگا

2949 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:

متنِ حدیث: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ، فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ: اذْبَحْ، وَلَا حَرَجَ قَالَ: وَذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ: ارْمِ وَلَا حَرَجَ، وَقَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ فِيْ حَدِيْثِهٖ: اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ، فَقَالَ اَيْضًا، ثُمَّ سَاَلَهٗ اٰخَرُ، فَقَالَ: نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء اور سعید بن عبدالرحمٰن-- سفیان-- ابن شہاب زہری-- عیسیٰ بن طلحہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قربانی کے دن حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اب قربانی کرلو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ایک نے عرض کی: میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اب رمی کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔

مخزومی نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

''ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اس نے عرض کی: میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے۔''

مخزومی نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں۔

''پھر ایک اور شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اس نے عرض کی: میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی ہے۔''

2950 - سندِ حدیث: ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، وَالصَّنْعَانِيُّ قَالَا ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْاَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُوْلُ: لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ فَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ، فَقَالَ: لَا حَرَجَ، وَقَالَ: رَمَيْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَيْتُ قَالَ: لَا حَرَجَ ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ بِمِثْلِهٖ، وَقَالَ: اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- بشر بن معاذ عقدی اور صنعانی -- یزید بن زریع -- خالد -- عکرمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

قربانی کے دن منیٰ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بھی سوال کیے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے کوئی حرج نہیں ہے۔

ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اس نے عرض کی: میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوالیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک نے عرض کی: میں نے شام ہو جانے کے بعد رمی کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

نصر بن علی نے یزید بن زریع کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:
''تم اب قربانی کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔''

بَابُ خُطْبَةِ الْإِمَامِ بِمِنًى يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الظُّهْرِ

باب **348**: قربانی کے دن ظہر کے وقت امام کا منیٰ میں خطبہ دینا

2951 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح وثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ اٰخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ فَقَالَ: افْعَلْ وَلَا حَرَجَ هٰذَا حَدِيثُ عِيسَى وَزَادَ ابْنُ مَعْمَرٍ فِي حَدِيثِهِ، فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا قَالَ: افْعَلْ وَلَا حَرَجَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- علی بن خشرم -- عیسیٰ ابن یونس -- ابن جریج (یہاں تحویلِ سند ہے) -- محمد بن معمر -- محمد بن بکر -- ابن جریج -- ابن شہاب -- عیسیٰ بن طلحہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قربانی کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ پتہ نہیں تھا کہ فلاں عمل فلاں سے پہلے ہوتا ہے۔

پھر ایک اور شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ پتہ نہیں تھا کہ فلاں عمل فلاں سے پہلے ہوتا ہے یہ سوالات ان تین چیزوں کے بارے میں تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اب کرلو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یہ عیسیٰ نامی راوی کی روایت کے الفاظ تھے۔ جبکہ معمر نامی راوی نے اپنی روایت میں راوی کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔
اس دن نبی اکرم ﷺ سے جس بھی چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ ﷺ نے یہی فرمایا: تم اب کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔

2952 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِیْ خَبَرِ ابْنِ سِیرِینَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، وَحُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ:

متن حدیث: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ، الْحَدِیْثَ بِطُوْلِهٖ،

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَاهُ بُنْدَارٌ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ ثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیرِینَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ، وَحُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) ابن سیرین نے عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے جب کہ حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے (اس میں یہ الفاظ ہیں)۔

''نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن خطبہ دیا۔''

(اس کے بعد طویل حدیث ہے)۔

یہی روایت دوسری سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

بَابُ خُطْبَةِ الْاِمَامِ عَلَی الرَّاحِلَةِ

باب **349**: امام کا سواری پر (سوار رہتے ہوئے) خطبہ دینا

2953 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِیْمِ الْعَنْبَرِیُّ، ثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا الْهِرْمَاسُ بْنُ زِیَادٍ الْبَاهِلِیُّ قَالَ:

متن حدیث: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًی یَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ عَلٰی نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ وَاَنَا

2952- وأخرجه البخاری 67 فی العلم باب قول النبی صلی الله علیه وسلم: "رب مبلغ أوعی من سامع"، والنسائی فی الکبری کما فی التحفة 9/50 من طریقین عن بشر بن المفضل، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/37 و 45، ومسلم 1679 فی القسامة باب تغلیظ تحریم الدماء والأعراض والأموال، والنسائی فی الکبری والبیهقی 3/298 من طرق عن ابن عون، به. وأخرجه أحمد 5/37 و 39 و 49، والبخاري 105 فی العلم باب لیبلغ العلم الشاهد الغائب، و 1741 فی الحج: باب خطبة أیام منی، و 3197 فی بدء الخلق باب ما جاء فی سبع أرضین، و 4406 فی المغازی باب حجة الوداع، و 4662 فی التفسیر باب (اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ) (التوبة: 36)، و 5550 فی الأضاحی باب من قال: الأضحی یوم النحر، و 7078 فی الفتن باب قول النبی صلی الله علیه وسلم: "لا ترجعوا بعدی كفاراً یضرب بعضكم رقاب بعض"، و 7447 فی التوحید باب قول الله تعالی: (وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ) (القیامة: 22)، ومسلم 1679، وأبو داؤد 1948 فی المناسك باب الأشهر الحرم، وابن ماجه 233 فی المقدمة باب من بلغ علماً وابن خزیمة 2952 والبیهقی 5/140 و 165-166، والبغوی 1965 من طرق عن ابن سیرین، به. وأخرجه أحمد 5/39 و 49، والبخاری 1741 و 7078، ومسلم 1679 31، والنسائی فی الکبری، وابن ماجه 233.

رَدِيفُ أَبِي

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- عباس بن عبدالعظیم عنبری-- نضر بن محمد-- عکرمہ ابن عمار کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ہرماس بن زیاد باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے منیٰ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی عضباء پر سوار ہو کر خطبہ دے رہے تھے میں اس وقت اپنے والد کی سواری پر ان کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْجِمَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الزِّيَارَةِ

باب 350: قربانی کے دن طواف زیارت کے بعد صحبت کرنے کی اجازت

2954 - سندِ حدیث: ثَنَا الرَّبِيعُ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ، حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ قَالَتْ:

متنِ حدیث: اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَرَادَ مِنْ صَفِيَّةَ مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهِ، فَقِيلَ: اِنَّهَا حَائِضٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحَابِسَتُنَا هِيَ، فَقَالُوا: اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ فَنَفَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- ربیع -- بشر بن بکر-- اوزاعی-- محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی -- ابوسلمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی زوجہ محترمہ) سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ وہی عمل کرنے کا ارادہ کیا جو مرد اپنی بیوی کے ساتھ کرتے ہیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا' وہ حیض کی حالت میں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس کی وجہ سے ہمیں رکنا پڑے گا لوگوں نے عرض کی: وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ساتھ لے کر روانہ ہو گئے۔

بَابُ ذِكْرِ النَّاسِي بَعْضَ نُسُكِهِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَذْكُرُهُ

باب 351: قربانی کے دن کسی ایک عمل کو بھولنے کا تذکرہ' جبکہ بعد میں وہ عمل یاد آ جائے

2955 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، ثَنَا اَبُو الْعَوَّامِ، وَهُوَ عِمْرَانُ بْنُ دَاوُدَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ:

متنِ حدیث: شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَهُوَ يَخْطُبُ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: اِنَّهُ نَسِيَ اَنْ يَرْمِيَ قَالَ: ارْمِ وَلَا حَرَجَ، ثُمَّ اَتَاهُ اٰخَرُ، فَقَالَ: اِنَّهُ نَسِيَ اَنْ يَطُوفَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طُفْ وَلَا حَرَجَ، ثُمَّ اَتَاهُ اٰخَرُ فَقَالَ نَسِيتُ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ: اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ، فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ يَوْمَئِذٍ اِلَّا قَالَ: لَا

حَرَجَ، وَقَالَ لَقَدْ اَذْهَبَ اللّٰهُ الْحَرَجَ اِلَّا امْرَءً ا اقْتَرَضَ مِنْ مُسْلِمٍ فَذَاكَ حَرَجٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار --عمرو بن عاصم -- ابوعوام عمران بن داؤد قطان --محمد بن جحادہ --زیاد بن علاقہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حجۃ الوداع کے موقع پر میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا۔ آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے۔ ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: وہ رمی کرنا بھول گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اب رمی کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔

پھر ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اس نے عرض کی: وہ طواف کرنا بھول گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اب طواف کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔

پھر ایک اور شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اس نے عرض کی: میں قربانی کرنا بھول گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اب قربانی کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔

تو اس دن نبی اکرم ﷺ سے جس بھی چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ ﷺ نے یہی فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حرج کو ختم کر دیا ہے۔ ماسوائے اس کے کہ کوئی شخص کسی مسلمان سے قرض لے تو یہ حرج ہے۔ (یعنی اسے واپس نہ کرنے پر گناہ ہوگا)۔

بَابُ الْبَيْتُوتَةِ بِمِنًى لَيَالِيَ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ

باب 352: ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں بسر کرنا

2956 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ يَعْنِيْ سُلَيْمَانَ بْنَ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهِ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ رَجَعَ فَمَكَثَ بِمِنًى لَيَالِيَ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، وَيَقِفُ عِنْدَ الْاُوْلٰى وَعِنْدَ الثَّانِيَةِ، فَيُطِيلُ الْقِيَامَ، وَيَتَضَرَّعُ، ثُمَّ يَرْمِي الثَّالِثَةَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ: حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ، ظَاهِرُهَا خِلَافُ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى، وَاَحْسَبُ اَنَّ مَعْنٰى هٰذِهِ اللَّفْظَةِ لَا تُضَادُّ خَبَرَ ابْنِ عُمَرَ لَعَلَّ عَائِشَةَ اَرَادَتْ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهِ حِيْنَ

2956– واخرجه دون قوله: "وَكَانَتِ الْجِمَارُ مِنْ اٰثَارِ اِبْرَاهِيْمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عليه" أحمد 6/90، وأبو داؤد 1937 في المناسك باب في رمي الجمار، وابن خزيمة 2956 و 2971، وابن الجارود 492، والطحاوي 2/220، والدارقطني 2/274، والحاكم 1/477–478، والبيهقي 5/148، من طريقين عن ابن إسحاق، بهذا الإسناد. وصحّحه الحاكم على شرط مُسلم، ووافقه الذهبي.

صَلَّى الظُّهْرَ بَعْدَ رُجُوعِهِ إِلَى مِنًى، فَإِذَا حُمِلَ خَبَرُ عَائِشَةَ عَلَى هَذَا الْمَعْنَى لَمْ يَكُنْ مُخَالِفًا لِخَبَرِ ابْنِ عُمَرَ، وَخَبَرُ ابْنِ عُمَرَ أَثْبَتُ إِسْنَادًا مِنْ هَذَا الْخَبَرِ، وَخَبَرُ عَائِشَةَ مَا تَأَوَّلْتُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي نَقُولُ: إِنَّ الْكَلَامَ مُقَدَّمٌ وَمُؤَخَّرٌ كَقَوْلِهِ (الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا) (الكهف: 1) وَمِثْلُ هَذَا فِي الْقُرْآنِ كَثِيرٌ، قَدْ بَيَّنْتُ بَعْضَهُ فِي كِتَابِ مَعَانِي الْقُرْآنِ، وَسَأُبَيِّنُ بَاقِيَهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، وَهَذَا كَقَوْلِهِ (وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ) (الأعراف: 11) فَمَعْنَى قَوْلِ عَائِشَةَ عَلَى هَذَا التَّأْوِيلِ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ رَجَعَ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ فَقَدَّمَ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ قَبْلَ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعَ كَمَا قَدَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (خَلَقْنَاكُمْ) (الأعراف: 11) قَبْلَ قَوْلِهِ (ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ) (الأعراف: 11)، وَالْمَعْنَى صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ خَلَقْنَاكُمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن سعید اشج --ابوخالد سلیمان بن حسان-- محمد بن اسحاق --عبد الرحمٰن بن قاسم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

آخری دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد طواف زیارت کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کی راتوں میں منیٰ میں رہائش اختیار رکھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج ڈھلنے کے بعد جمرہ کو کنکریاں ماریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرایک جمرہ کو سات کنکریاں ماریں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر کنکری کے ہمراہ تکبیر کہتے رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے (جمرہ) کے پاس بھی ٹھہرے تھے دوسرے (جمرہ) کے پاس بھی ٹھہرے تھے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا تھا اور گریہ وزاری کرتے رہے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے جمرہ کو کنکریاں ماریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس نہیں ٹھہرے تھے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ الفاظ ''جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی۔'' یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت کے ظاہر کے خلاف ہیں جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن طواف زیارت کیا تھا۔

• پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں ظہر کی نماز ادا کی تھی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس روایت کے الفاظ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت کے الفاظ کے خلاف نہیں ہیں۔

ہوسکتا ہے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد بھی یہی ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری دن طواف زیارت کرنے کے بعد منیٰ واپس آ کر ظہر کی نماز ادا کی تھی۔

تو جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت کو اس معنیٰ پر محمول کیا جائے گا' تو پھر یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت کے خلاف نہیں رہے گی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت سند کے اعتبار سے اس روایت سے زیادہ مستند ہے۔

اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت کی میں نے جو تاویل کی ہے یہ کلام کی وہ نوعیت ہے' جس کے بارے میں ہم یہ کہتے ہیں' بعض اوقات کلام مقدم اور مؤخر ہو جایا کرتا ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''تمام تر تعریفیں اس اللہ کے لیے مخصوص ہیں' جس نے اپنے خاص بندے پر کتاب نازل کی اور اس نے کوئی پیچیدگی نہیں رکھی۔''

تو قرآن میں اس کی مثالیں بہت زیادہ ہیں میں نے اس میں سے کچھ مثالیں اپنی کتاب ''معانی القرآن'' میں ذکر کر دی ہیں اور ان شاء اللہ باقی بھی بیان کر دوں گا اس کی مثال اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی طرح ہے۔

''ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر ہم نے تمہاری شکل وصورت بنائی پھر ہم نے فرشتوں سے یہ کہا کہ آدم کو سجدہ کرو۔''

تو اس تاویل کے مطابق سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بیان سے یہ مراد ہوگا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری دن طواف زیارت کرنے کے بعد اس وقت واپس تشریف لائے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی تھی' تو راوی نے ''جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی تھی'' کو روایت کے الفاظ

''پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے۔''

سے پہلے نقل کر دیا بالکل اسی طرح جس طرح اللہ تعالیٰ نے ''ہم نے تمہیں پیدا کیا'' کو اپنے اس فرمان: ''پھر ہم نے تمہیں شکل وصورت عطا کی۔'' سے پہلے ذکر کیا ہے' حالانکہ مطلب یہ ہے' ہم نے تمہاری شکل وصورت بنائی پھر ہم نے تمہیں پیدا کیا۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْبَيْتُوتَةِ لِآلِ الْعَبَّاسِ بِمَكَّةَ أَيَّامَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِمْ لِيَقُومُوا بِإِسْقَاءِ النَّاسِ مِنْهَا

باب 353: حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے خاندان کے افراد کے لئے منیٰ کی مخصوص راتیں مکہ میں بسر کرنا کیونکہ انہوں نے پانی پلانا ہوتا ہے' تاکہ وہ اس دوران لوگوں کو پانی پلا سکیں

2957 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

2957- أخرجه مسلم 1315، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 6/163 عن إسحاق بن إبراهيم، والبيهقي 5/153 من طريق أحمد بن سهل، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 2/75، والبخاري 1743، من طريقين عن عيسى بن يونس، به. وأخرجه الشافعي 1/361، وأحمد 2/19 و 29، والدارمي 2/75، والبخاري 1634 في الحج باب سقاية الحاج، و 1744، ومسلم 1315، وأبو داؤد 1959، وابن خزيمة 2957، وابن الجارود 490، والبيهقي 5/153، والبغوي 1969 من طرق عن عبيد الله بن عمر، به. وانظر ما بعده.

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اسْتَأْذَنَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن معمر -- محمد بن بکر -- ابن جریج -- عبید اللہ بن عمر -- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو اجازت دی جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اجازت مانگی تھی کہ وہ منیٰ کی مخصوص راتیں مکہ میں بسر کریں کیونکہ انہوں نے حاجیوں کو پلانا ہوتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دیدی۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الطِّيبِ وَاللِّبَاسِ إِذَا أَمْسَى الْحَاجُّ يَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ وَكُلِّ مَا زُجِرَ الْحَاجُّ عَنْهُ قَبْلَ رَمْيِ الْجَمْرَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

باب **354**: قربانی کے دن طواف زیارت کرنے سے پہلے اگر حاجی کو شام ہو جائے' تو اس کے لئے خوشبو لگانا یا سلا ہوا لباس پہننا منع ہے' اور ہر وہ کام منع ہے' جو قربانی کے دن جمرہ کو کنکریاں مارنے سے پہلے منع تھا

2956 - سند حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ أُمِّهِ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، يُحَدِّثَانِهِ ذٰلِكَ جَمِيعًا عَنْهَا قَالَتْ:

متن حدیث: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي يَصِيرُ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مَسَاءَ يَوْمِ النَّحْرِ، فَصَارَ إِلَيَّ قَالَتْ: فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهْبٌ وَمَعَهُ رِجَالٌ مِنْ آلِ أَبِي أُمَيَّةَ مُتَقَمِّصِينَ، فَقَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَهْبٍ: هَلْ أَفَضْتَ بَعْدُ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: فَانْزِعِ الْقَمِيصَ فَنَزَعَهُ مِنْ رَأْسِهِ قَالَ: وَنَزَعَ صَاحِبُهُ قَمِيصَهُ مِنْ رَأْسِهِ قَالُوا: وَلِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: هٰذَا يَوْمٌ رُخِّصَ لَكُمْ إِذَا أَنْتُمْ رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ أَنْ تَحِلُّوا مِنْ كُلِّ مَا حُرِمْتُمْ مِنْهُ إِلَّا مِنَ النِّسَاءِ، فَإِذَا أَمْسَيْتُمْ قَبْلَ أَنْ تَطُوفُوا بِهٰذَا الْبَيْتِ صِرْتُمْ حُرُمًا كَهَيْئَتِكُمْ قَبْلَ أَنْ تَرْمُوا الْجَمْرَةَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- ابن ابوعدی -- محمد بن اسحاق -- ابوعبیدہ بن عبد اللہ بن زمعہ -- اپنے والد کے حوالے سے اور اپنی والدہ سیّدہ زینب بنت اُم سلمہ کے حوالے سے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

جب وہ رات آئی جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں تشریف لانا تھا تو یہ قربانی کے دن کی شام کی بات ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اسی دوران وہب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے ہمراہ ابوامیہ کی اولاد

سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد تھے ان تمام حضرات نے قمیصیں پہنی ہوئی تھیں (یعنی سلا ہوا لباس پہنا ہوا تھا)۔

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت وہب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اے ابوعبداللہ! کیا تم نے طواف زیارت کرنے کے بعد یہ کپڑے پہنے ہیں' تو انہوں نے عرض کی: جی نہیں اللہ کی قسم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (میں نے تو طواف زیارت نہیں کیا)

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس قمیص کو اتار دو' تو انہوں نے اپنے سر کی طرف سے اس کو اتار دیا۔

راوی کہتے ہیں: ان کے ساتھی نے بھی اپنے سر کی طرف سے اپنی قمیص کو اتار دیا ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ دن ہے' جس کے بارے میں تمہیں یہ اجازت دی گئی ہے' جب تم جمرہ کی رمی کرلو تو تم ہر چیز کے لیے حلال ہو جاتے ہو' جو تمہارے لئے ممنوع قرار دی گئی تھی' البتہ خواتین کا حکم مختلف ہے۔ (یعنی تم اپنی بیوی کے ساتھ صحبت نہیں کر سکتے)

اور پھر اگر تم نے شام سے پہلے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا' تو پھر تم اسی حرمت والی حالت میں آجاؤ گے جس طرح جمرہ کی رمی کرنے سے پہلے تھے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ

باب **355**: عیدالفطر اور قربانی کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

2959 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ، وَقَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ مَوْلَى ابْنِ اَزْهَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ، وَاَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَاَمَّا يَوْمُ الْاَضْحٰى، فَتَاْكُلُوْنَ فِيْهِ مِنْ نُسُكِكُمْ

توضیح مصنف: " خَرَّجْتُ هٰذَا الْبَابَ بِتَمَامِهِ فِيْ كِتَابِ الصِّيَامِ كِتَابِيْ الْكَبِيْرِ.

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَبُوْ عُبَيْدٍ هٰذَا اخْتَلَفَ الرُّوَاةُ فِيْ ذِكْرِ وَلَائِهِ، فَقَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ: مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَمِثْلُ هٰذَا لَا يَكُوْنُ عِنْدِيْ مُتَضَادٌّ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ابْنُ اَزْهَرَ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اشْتَرَكَا فِيْ عِتْقِهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَوْلٰى ابْنِ اَزْهَرَ؛ لِاَنَّ وَلَاءَهُ لِمُعْتِقَيْهِ جَمِيْعًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء اور سعید بن عبدالرحمٰن -- سفیان -- ابن شہاب زہری -- ابوعبید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں عید کی نماز میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شریک ہوا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے جہاں تک عیدالفطر کے دن کا تعلق ہے' تو یہ وہ دن ہے' جس میں تم لوگ روزے رکھنا ختم کر کے عیدالفطر کرتے ہو اور جہاں تک قربانی کے دن کا تعلق ہے' تو اس دن تم اپنی قربانی کا گوشت کھاتے ہو۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے اس موضوع سے متعلق تمام روایات ''کتاب الصیام'' میں نقل کر دی ہیں۔ جو میری کتاب ''الکبیر'' کا حصہ ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعبید نامی راوی کے بارے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے' یہ کس کا غلام ہے بعض راویوں نے یہ کہا ہے' یہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا غلام ہے۔

اور اس نوعیت کا اختلاف میرے نزدیک ایک دوسرے سے متضاد نہیں ہوتا کیونکہ اس بات کا احتمال موجود ہے' ابن ازہر اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ دونوں نے مل کر اسے آزاد کیا ہے۔

تو کسی راوی نے اسے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا غلام قرار دیا یا اور کسی نے اسے ابن ازہر کا غلام قرار دیدیا۔

کیونکہ اس کی ولاء کا حق اسے آزاد کرنے والے تمام افراد کو حاصل ہوگا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ بِدَلَالَةٍ لَا بِتَصْرِيحٍ

باب **356**: دلالت کے طور پر ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت جو صراحت کے ساتھ منقول نہیں ہے

2960 - سندِ حدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو، ح وثنا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يُنَادِيَ اَيَّامَ التَّشْرِيقِ، وَقَالَ الْمُخَرِّمِيُّ: بَعَثَهُ اَيَّامَ مِنًى اَنْ يُنَادِيَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ، وَاِنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ، قَدْ خَرَّجْتُ هٰذَا الْبَابَ بِتَمَامِهِ، كِتَابَ الصَّوْمِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --احمد بن عبدہ ضبی --حماد بن زید-- عمرو (یہاں تحویلِ سند ہے) --سعید بن عبدالرحمٰن-- سفیان-- عمرو-- نافع بن حضرت جبیر بن مطعم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت بشر بن سحیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی وہ ایام تشریق میں یہ اعلان کریں۔

مخرمی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منیٰ کے ایام میں یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا:

''جنت میں صرف مومن داخل ہوگا' اور یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔''

میں نے اس موضوع سے متعلق تمام روایات ''کتاب الصوم'' میں ذکر کر دی ہیں۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ صَوْمِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ بِتَصْرِيحٍ لَا بِكِنَايَةٍ وَلَا بِدَلَالَةٍ مِنْ غَيْرِ تَصْرِيحٍ

باب **357**: ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی صریح ممانعت' جو کنایہ کے طور پر نہیں ہے اور ایسی دلالت کے ساتھ نہیں ہے' جس میں صراحت نہیں پائی جاتی

2961 - سندِ حدیث: ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ:

متنِ حدیث: دَخَلْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَلَى أَبِيهِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ، فَإِذَا هُوَ يَتَغَدَّى فَدَعَانَا إِلَى الطَّعَامِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ هَذِهِ الْأَيَّامَ الَّتِي نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِهِنَّ وَأَمَرَ بِفِطْرِهِنَّ، فَأَمَرَهُمْ فَأَفْطَرُوا أَحَدُهُمَا يَزِيدُ عَلَى الْآخَرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان -- ابن وہب -- ابن لہیعہ اور مالک بن انس -- ابن ہاد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابومرہ مولیٰ عقیل بن ابوطالب بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کے والد کی خدمت میں ایام تشریق میں حاضر ہوا تو وہ اس وقت کچھ کھا رہے تھے۔ انہوں نے ہمیں بھی کھانے کی دعوت دی تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا' میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا: کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ ان ایام میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ایام میں روزہ نہ رکھنے کا حکم دیا ہے' پھر انہوں نے ان تمام حضرات کو ہدایت کی تو ان حضرات نے روزہ ختم کر دیا۔

اس میں سے ایک راوی نے دوسرے راوی کے مقابلے میں کچھ مزید الفاظ نقل کیے ہیں۔

بَابُ سُنَّةِ الصَّلَاةِ بِمِنًى لِلْحَاجِّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِ مَكَّةَ

وَغَيْرِ مَنْ قَدْ أَقَامَ بِمَكَّةَ إِقَامَةً يَجِبُ عَلَيْهِ إِتْمَامُ الصَّلَاةِ بِذِكْرِ خَبَرٍ غَلَطَ فِي الِاحْتِجَاجِ بِهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِمَّنْ زَعَمَ أَنَّ سُنَّةَ الصَّلَاةِ بِمِنًى لِأَهْلِ الْآفَاقِ وَأَهْلِ مَكَّةَ جَمِيعًا رَكْعَتَيْنِ كَصَلَاةِ الْمُسَافِرِ سَوَاءٌ

باب 358: حاجی کا منیٰ میں نماز پڑھنے کا سنت طریقہ' جو (حاجی) مکی نہ ہو اور ان لوگوں میں سے بھی نہ ہو جنہوں نے مکہ میں مقیم ہونے کی نیت کی ہو۔ ایسے شخص پر مکمل نماز پڑھنا واجب ہوگا۔ یہ حکم ایک روایت کے ذریعے ثابت ہے' جس سے استدلال کرتے ہوئے اہل علم نے یہ غلطی کی ہے' وہ یہ سمجھے کہ دوسرے تمام علاقوں کے رہنے والے لوگ اور اہل مکہ کے لئے منیٰ میں نماز پڑھنے کی سنت یہ ہے' دو رکعت ادا کی جائے جس طرح مسافر نماز ادا کرتا ہے۔ اس بارے میں حکم برابر ہے۔

2962 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، ح وثنا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى، ح وثنا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ، ح وثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ح وثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَجَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ، وَهُوَ الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَّى عُثْمَانُ بِمِنًى أَرْبَعًا، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ اَبِیْ بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُق، فَوَدِدْتُ اَنَّ لِیْ مِنْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ مُتَقَبَّلَتَيْنِ هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ سَلْمِ بْنِ جُنَادَةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن سعید اشج --ابن نمیر (یہاں تحویلِ سند ہے) --علی بن خشرم-- عیسیٰ (یہاں تحویلِ سند ہے) --سلم بن جنادہ-- معاویہ (یہاں تحویلِ سند ہے) --محمد بن بشار--عبدالرحمٰن--سفیان (یہاں تحویلِ سند ہے) --یوسف بن موسیٰ --ابومعاویہ اور جریر اعمش --ثوری--سلیمان اعمش --ابراہیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعات نماز ادا کی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں (یہاں دو رکعات ادا کی ہیں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں دو رکعات ادا کی ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں دو رکعات ادا کی ہیں پھر اس کے بعد تم لوگوں کے راستے مختلف ہو گئے ہیں۔

تو میری تو یہ خواہش ہے ان چار رکعات کے مقابلے میں مجھے دو قبول رکعات مل جائیں۔

یہ روایت سلم بن جنادہ کی نقل کردہ ہے۔

2963 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ اِمَارَتِهٖ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن علاء-- ابوخالد --عبیداللہ بن عمر-- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں دو رکعات ادا کی تھیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے ابتدائی حصے میں (منیٰ میں دو رکعات ادا کی تھیں)

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّمَا صَلّٰى بِهَا رَكْعَتَيْنِ؛ لِاَنَّهٗ كَانَ مُسَافِرًا غَيْرَ مُقِيْمٍ، اِذْ هُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، وَاِنَّمَا قَدِمَ مَكَّةَ حَاجًّا لَمْ يُقِمْ بِهَا اِقَامَةً يَجِبُ عَلَيْهِ اِتْمَامُ الصَّلَاةِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُصَلِّیْ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ

باب 359: اس بات کی دلیل کا تذکرہ ہے نبی اکرم ﷺ نے یہاں دو رکعت اس لئے ادا کی تھی

کیونکہ آپ مسافر تھے۔ مقیم نہیں تھے کیونکہ آپ اہل مدینہ سے تعلق رکھتے تھے اور آپ حج کرنے کے لئے مکہ تشریف لائے تھے۔ آپ نے وہاں ایسا قیام نہیں کیا تھا جس کے نتیجے میں آپ پر مکمل نماز پڑھنا واجب ہو جاتا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یحییٰ بن ابواسحاق نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

''نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لے جانے تک مسلسل دو رکعات ادا کرتے رہے۔''

2964 - توضیح مصنف: وَخَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلَاةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَّفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، فَصَرَّحَ اَنَّ فَرْضَ الصَّلَاةِ بِمِنًى عَلَى الْمُقِيمِ اَرْبَعٌ، كَهُوَ عَلٰى غَيْرِ مَنْ هُوَ مِمَّا سِوَاهُ،

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبانی حضر کی حالت میں چار رکعات فرض کی ہیں اور سفر کی حالت میں دو رکعات فرض کی ہیں۔''

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس بات کی صراحت کر دی کہ مقیم شخص پر منیٰ میں چار رکعات نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔ جیسے وہ شخص منیٰ کی بجائے اگر کسی اور جگہ پر ہوتا تو بھی چار رکعات ہی ادا کرتا۔

2965 - توضیح مصنف: وَخَبَرُ عَائِشَةَ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ اَوَّلَ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ زِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ، مُصَرِّحٌ اَنَّ الْحَاضِرَ بِمِنًى عَلَيْهِ اِتْمَامُ الصَّلَاةِ لَيْسَ لَهُ قَصْرُ الصَّلَاةِ اِذَا كَانَ حَاضِرًا لَا مُسَافِرًا

قَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَقَدْ كُنْتُ بَيَّنْتُ فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ مَعْنٰى خَبَرِ يَحْيَى بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَنَسٍ، وَفِي خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ دَلَالَةٌ بَيِّنَةٌ عَلٰى اَنَّ الْوَاجِبَ عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ وَمَنْ اَقَامَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَهْلِهَا اَنَّهُ يَجِبُ عَلَيْهِ اِتْمَامُ الصَّلَاةِ بِمِنًى اِذْ هُوَ مُقِيمٌ لَا مُسَافِرٌ؛ لِاَنَّ فَرْضَ الْمُقِيمِ اَرْبَعٌ، فَلَا يَجُوزُ لِغَيْرِ الْمُسَافِرِ وَلِغَيْرِ الْخَائِفِ فِي الْقِتَالِ قَصْرُ الصَّلَاةِ، وَاَهْلِ مَكَّةَ، وَمَنْ قَدْ اَقَامَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَهْلِهَا اِقَامَةً يَجِبُ عَلَيْهِ اِتْمَامُ الصَّلَاةِ اِذَا خَرَجُوا اِلٰى مِنًى نَاوِينَ الرُّجُوعَ اِلٰى مَكَّةَ غَيْرَ مُسَافِرِينَ فَغَيْرُ جَائِزٍ لَهُمْ قَصْرُ الصَّلَاةِ بِمِنًى

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''ابتداء میں نماز دو رکعات فرض ہوئی تھی پھر حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔''

اس میں اس بات کی صراحت ہے جو شخص منیٰ میں موجود ہوگا اس پر مکمل نماز پڑھنا فرض ہوگا۔ اس کے لیے قصر نماز کا حکم نہیں ہوگا۔ جب کہ وہ مقیم ہو مسافر نہ ہو۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے ''کتاب الصلوٰۃ'' میں یحییٰ بن ابواسحاق کی نقل کردہ روایت کا مفہوم بیان کر دیا ہے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت میں اس بات پر واضح دلالت پائی

جاتی ہے' اہل مکہ اور وہاں مقیم ہونے والے وہ افراد جو اہل مکہ میں نہیں ہیں ان سب پر لازم ہے' وہ منیٰ میں مکمل نماز ادا کریں کیونکہ وہ مسافر شمار نہیں ہوتے ہیں مقیم شمار ہوتے ہیں اور مقیم شخص پر چار رکعات نماز پڑھنا فرض ہے۔

تو جو شخص مسافر نہ ہو اور اس شخص کو جنگ کے دوران خوف نہ ہو اس کے لیے قصر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

تو اہل مکہ اور جو شخص اہل مکہ میں سے نہیں ہے' لیکن اس نے مکہ میں قیام اختیار کیا ہوا ہے ان پر یہ بات لازم ہے' وہ مکمل نماز ادا کریں اس وقت جب وہ منیٰ کے لیے نکلتے ہیں۔

اور ان کی نیت یہ ہوتی ہے وہ مسافر بنے بغیر مکہ واپس آجائیں گے تو اب ان لوگوں کے لیے منیٰ میں قصر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْقَرِّ وَهُوَ اَوَّلُ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ

باب 360: قربانی سے اگلے دن کی فضیلت اور یہ ایام تشریق کا پہلا دن ہے

2966 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى، ثَنَا ثَوْرٌ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لُحَيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْظَمُ الْاَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ، ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- یحییٰ--ثور-- راشد بن سعد--عبداللہ بن لحی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے عظیم دن قربانی کا دن ہے' اور پھر اس سے اگلا دن ہے''۔

بَابُ بَدْءِ رَمْيِ النَّبِيِّ الْجِمَارَ، وَالْعِلَّةِ الَّتِي رَمَاهَا بَدْءًا قَبْلَ عَوْدٍ

باب 361: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جمرات کو کنکریاں مارنے کا آغاز اور اس علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے آپ نے واپس تشریف لانے سے پہلے کنکریاں ماری تھیں

2967 - سندِ حدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثَنَا اَبُو حَمْزَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: جَاءَ جِبْرِيلُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ بِهِ لِيُرِيَهُ الْمَنَاسِكَ، فَانْفَرَجَ لَهُ ثَبِيرٌ فَدَخَلَ مِنًى فَاَرَاهُ الْجِمَارَ، ثُمَّ اَرَاهُ عَرَفَاتٍ، فَتَتَبَّعَ الشَّيْطَانُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ حَتّٰى سَاخَ، ثُمَّ تَبِعَ لَهُ فِي الْجَمْرَةِ الثَّانِيَةِ فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ حَتّٰى سَاخَ، ثُمَّ تَبِعَ لَهُ فِي جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ، فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ حَتّٰى سَاخَ فَذَهَبَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن سعید درامی -- علی بن حسن بن شقیق -- ابوحمزہ -- عطاء بن سائب -- سعید بن جبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر گئے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مناسک کا طریقہ دکھائیں' تو ثبیر پہاڑ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کشادہ ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں تشریف لائے۔ جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرات دکھائے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات دکھایا۔

جمرہ کے پاس شیطان بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا پھر وہ دوسرے جمرہ کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا۔

پھر وہ جمرہ عقبہ کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا۔

پھر وہ وہاں سے چلا گیا۔

بَابُ وَقْتِ رَمْيِ الْجِمَارِ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ

باب 362: ایام تشریق میں جمرات کو کنکریاں مارنے کا وقت

2968 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيسَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وثنا اَبُوْ كُرَيْبٍ، ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، ح وثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، حَدَّثَنِيْ ابْنُ اِدْرِيسَ، ح وثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، ثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِيْ ابْنَ بَكْرٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَرْمِيْ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى، وَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ،

وَقَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ: زَادَ الْاَشَجُّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- علی بن خشرم -- عیسیٰ -- ابن جریج -- ابوکریب -- ابوخالد (یہاں تحویلِ سند ہے) -- عبداللہ بن سعید اشج -- ابن ادریس

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- محمد بن معمر -- محمد ابن بکر -- ابن جریج -- ابوزبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت جابر

2968- واخرجه احمد 3/312-313، والنسائي 5/270 في مناسك الحج باب وقت رمي جمرة العقبة يوم النحر، وابن خزيمة 2968، والدارقطني 2/275 من طرق عن ابن إدريس، بهذا الإسناد . واخرجه احمد 3/119، والدارمي 5/85، وأبو داؤد 1971 في المناسك باب رمي الجمار، والترمذي 894 في الحج باب ما جاء في رمي يوم النحر ضحى، وقال: هذا حديث حسن، وابن الجارود 474، والطحاوي 2/220، والدارقطني 2/275، والبيهقي 5/131و 148-149، والبغوي 1967، وأبو نعيم في المستخرج .

بن عبداللہ بیان کرتے ہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکریاں ماری تھیں اس کے بعد کے دنوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج ڈھل جانے کے بعد کنکریاں ماری تھیں۔

ابوکریب اور اشج نے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

2969 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا ابْنُ خُوَارٍ يَعْنِي حُمَيْدًا الْكُوفِيَّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ لَا اَرْمِيْ حَتّٰى تُرْفَعَ الشَّمْسُ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِيْ يَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ الزَّوَالِ، فَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَعِنْدَ الزَّوَالِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنْ كَانَ ابْنُ خُوَارٍ حَفِظَ عَطَاءً مِنْ هٰذَا الْاِسْنَادِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علاء -- ابن خوار حمید اکوفی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابن جریج کہتے ہیں:

میں اس وقت تک رمی نہیں کروں گا' جب تک سورج بلند نہیں ہو جاتا کیونکہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن زوال سے پہلے کنکریاں ماری تھیں اور اس کے بعد کے دنوں میں زوال کے قریب کنکریاں ماری تھیں۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ روایت غریب ہے اگر ابن خوار نامی راوی نے عطاء کی زبانی اس سند کے ساتھ اس روایت کو یاد رکھا ہو۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ رَمْىَ الْجِمَارِ اِنَّمَا اَرَادَ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ لَا لِلرَّمْيِ فَقَطْ

باب **363**: اس بات کا بیان جمرات کو کنکریاں مارنے کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ کے ذکر کو قائم کرنا ہے صرف کنکریاں مارنا ہی مقصد نہیں ہے

2970 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ زِيَادٍ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَرَمْيُ الْجِمَارِ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- علی بن خشرم -- عیسیٰ بن یونس -- عبیداللہ ابن ابوزیاد -- قاسم بن محمد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

بیت اللہ کے طواف صفا و مروہ کے درمیان سعی اور جمرات کو کنکریاں مارنا یہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کو قائم رکھنے کے لیے مقرر کیے گئے ہیں۔

بَابُ التَّكْبِيرِ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ يَرْمِي بِهَا رَامِي الْجِمَارِ

وَالْوُقُوفِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْأُولَى وَالثَّانِيَةِ مَعَ تَطْوِيلِ الْقِيَامِ وَالتَّضَرُّعِ، وَتَرْكِ الْوُقُوفِ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ بَعْدَ رَمْيِهَا أَيَّامَ مِنًى

باب 364: جمرات کو کنکریاں مارنے والا شخص، ہر کنکری کو مارتے وقت ساتھ تکبیر کہے گا

اور پہلے اور دوسرے جمرہ کے پاس ٹھہر کر طویل قیام کرے گا اور گریہ وزاری کرے گا البتہ ایام منیٰ میں جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد اس کے پاس نہیں ٹھہرے گا

2971 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا أَبُو خَالِدٍ وَهُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الظُّهْرِ، ثُمَّ رَجَعَ فَمَكَثَ بِمِنًى لَيَالِيَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، كُلُّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ الْأُولَى وَعِنْدَ الثَّانِيَةِ فَيُطِيلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ ثُمَّ يَرْمِي الثَّالِثَةَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن سعید اشج-- ابوخالد سلیمان بن حیان-- محمد بن اسحاق-- عبد الرحمٰن بن قاسم-- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری دن ظہر کی نماز ادا کرنے کے قریب طواف زیارت کر کے واپس تشریف لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں بسر کیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج ڈھل جانے کے بعد جمرہ کو کنکریاں ماریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر جمرہ کو سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ہمراہ تکبیر کہی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے اور دوسرے جمرہ کے قریب ٹھہرے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا اور گریہ وزاری کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے جمرہ کو کنکریاں ماریں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس ٹھہرے نہیں۔

بَابُ الْوُقُوفِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْأُولَى وَالثَّانِيَةِ بَعْدَ رَمْيِهَا

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْوُقُوفَ بَعْدَ رَمْيِ الْأُولَى مِنْهَا أَمَامَهَا لَا خَلْفَهَا، وَلَا عَنْ يَمِينِهَا، وَلَا عَنْ شِمَالِهَا، وَالْوُقُوفِ عِنْدَ الثَّانِيَةِ ذَاتَ الْيَسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِيَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فِي الْوَقْفَيْنِ جَمِيعًا، وَرَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْوَقْفَيْنِ جَمِيعًا

باب 365: پہلے اور دوسرے جمرہ کو کنکریاں مارنے کے بعد اس کے پاس ٹھہرنا

اس بات کی دلیل کے پہلے جمرہ کو کنکریاں مارنے کے بعد اس کے سامنے آیا جائے گا۔ اس کے پیچھے نہیں ٹھہرے گا' یا اس کے دائیں یا بائیں طرف نہیں ٹھہرے گا۔ جب کہ دوسرے جمرہ کو کنکریاں مارنے کے بعد اس کے بائیں طرف ٹھہرا جائے گا' جو حصہ نشیبی حصے کے قریب ہے' تو قبلہ کی طرف رُخ کیا جائے گا۔ ان دونوں جگہ پر وقوف کرتے ہوئے (قبلہ کی طرف رُخ کیا جائے گا) اور ان دونوں جگہ پر وقوف کرتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کیے جائیں گے (یعنی دعا ہاتھ اٹھا کر مانگی جائے گی)

2972 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْبِسْطَامِيُّ قَالَا ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلِي مَسْجِدَ مِنًى يَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ، ثُمَّ تَقَدَّمَ اَمَامَهَا، فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو وَكَانَ يُطِيلُ الْوُقُوفَ، ثُمَّ يَاْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ، ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الْيَسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِيَ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو، ثُمَّ يَاْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ بِمِثْلِ هٰذَا عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ، قَالَ الْبِسْطَامِيُّ: قَالَ اَخْبَرَنَا يُونُسُ، وَقَالَ فِي جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْصَرِفُ، وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا

وَقَالَ: يُحَدِّثُ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ اَبِيهِ، وَالْبَاقِي مِثْلُ لَفْظِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى سَوَاءً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ اور حسین بن علی بسطامی -- عثمان بن عمر -- یونس -- ابن شہاب زہری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد منیٰ کے ساتھ والے جمرہ کو جب کنکریاں مار لیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سات کنکریاں ماریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کنکری مارتے ہوئے تکبیر کہی۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ کر اس کے سامنے آگئے اور بیت اللہ کی طرف رخ کر کے دونوں ہاتھ بلند کر کے کھڑے ہو گئے اور دعا مانگنے لگے۔

2972- أخرجه البخارى 1751 فى الحج باب إذا رمى الجمرتين يقوم مستقل القبلة، ومن طريقه البغوى 1968 عن عثمان بن أبى شيبة، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن ماجه 3032 فى المناسك باب إذا رمى جمرة العقبة لم يقف عندها، عن عثمان بن أبى شيبة، به مختصراً . وأخرجه الدارمى 2/63، والبخارى 1753 باب الدعاء عند الجمرتين، وابن خزيمة 2972، والنسائى 5/276-277 فى مناسك الحج باب الدعاء بعد رمى الجمار، والدارقطنى 2/275، والحاكم 1/478، والبيهقى 5/148 من طرق عن عثمان بن عمر، عن يونس، به . وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى . وأخرجه البخارى 1752 عن سليمان هو ابن بلال- عن يونس، به .

آپ ﷺ نے طویل وقوف کیا پھر آپ ﷺ دوسرے جمرہ کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے اسے بھی سات کنکریاں ماریں اور ہر ایک کنکری پھینکتے ہوئے آپ ﷺ نے تکبیر کہی پھر آپ ﷺ ذرا بائیں طرف ہوئے جو اس حصے کی طرف ہے جو وادی کے قریب ہے وہاں آپ ﷺ ٹھہر گئے۔ آپ ﷺ نے وادی کی طرف رخ کیا اور دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا مانگی۔

پھر آپ ﷺ اس جمرہ کے پاس تشریف لائے جو عقبہ کے قریب ہے آپ ﷺ نے اسے بھی سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ہمراہ تکبیر کہی اور پھر وہاں سے واپس تشریف لے گئے ٹھہرے نہیں۔

(ابن شہاب زہری کہتے ہیں:) میں نے سالم بن عبداللہ کو اسی طرح کی ایک روایت اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہوئے سنا ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

بسطامی نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے یونس نے ہمیں یہ خبر دی ہے انہوں نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

جمرہ عقبہ کے پاس نبی اکرم ﷺ نے ہر کنکری پھینکتے ہوئے تکبیر کہی پھر آپ ﷺ واپس تشریف لے گئے آپ ﷺ نے اس کے پاس وقوف نہیں کیا۔

انہوں نے یہ بات بیان کی ہے اسی طرح کی حدیث ان کے والد کے حوالے سے بھی نقل کی گئی ہے۔

اس کے باقی الفاظ محمد بن یحییٰ نامی راوی کے نقل کردہ الفاظ کی مانند ہیں۔

بَابُ خُطْبَةِ الْإِمَامِ اَوْسَطَ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ

باب 366: ایامِ تشریق کے درمیانی دن میں امام کا خطبہ دینا

2973 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَاِسْحَاقُ بْنُ زِيَادِ بْنِ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ، وَهٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حِصْنٍ، حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي سَرَّاءُ بِنْتُ نَبْهَانَ وَكَانَتْ رَبَّةَ بَيْتٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَتْ:

متنِ حدیث: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الرُّؤُسِ فَقَالَ: اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ: اَلَيْسَ الْمَشْعَرُ الْحَرَامِ؟ قُلْنَا: بَلٰى قَالَ: فَاَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ: "اَلَيْسَ اَوْسَطُ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ؟ قُلْنَا: بَلٰى قَالَ: "فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ

اختلافِ روایت: زَادَ اِسْحَاقُ وَاَعْرَاضَكُمْ، وَقَالَا: وَاَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا زَادَ اِسْحَاقُ فَلْيُبَلِّغْ اَدْنَاكُمْ اَقْصَاكُمْ، اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار اور اسحاق بن زیاد بن یزید عطار -- بندار -- ابوعاصم -- ربیعہ بن عبدالرحمٰن بن حصن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: میری دادی سیدہ سراء بنت نبہان بیان کرتی ہیں:

یہ خاتون زمانہ جاہلیت میں ایک گھر کی مالک تھیں۔

وہ بیان کرتی ہیں: ''رؤس'' کے دن نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے دریافت کیا: یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا یہ مشعر حرام نہیں ہے ہم نے عرض کی: جی۔

نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ ایام تشریق کا درمیانی دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری جانیں۔

یہاں اسحاق نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: اور تمہاری عزتیں۔

(اس کے بعد دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں)

اور تمہارے اموال ایک دوسرے کے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں' جس طرح یہ دن' اس مہینے میں اور اس شہر میں قابل احترام ہے۔

یہاں اسحاق نامی راوی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں۔

''تم میں سے جو لوگ قریب ہیں وہ دور موجود لوگوں تک یہ باتیں پہنچادیں۔''

اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کردی ہے۔ اے اللہ کیا میں نے تبلیغ کردی ہے۔ اے اللہ کیا میں نے تبلیغ کردی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ تَعْلِيمِ الْإِمَامِ فِي خُطْبَتِهِ يَوْمَ النَّفْرِ الْأَوَّلِ كَيْفَ يَنْفِرُونَ وَكَيْفَ يَرْمُونَ، وَتَعْلِيمِهِمْ بَاقِي مَنَاسِكِهِمْ

باب 367: پہلی روانگی کے دن امام کا اپنے خطبے میں اس بات کی تعلیم دینا کہ لوگ کیسے روانہ ہوں گے کیسے کنکریاں ماریں گے اور انہیں ان کے باقی مناسک کی تعلیم دینا

2974 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بِحَدِيثٍ غَرِيبٍ غَرِيبٍ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي قُرَّةَ مُوسَى بْنِ طَارِقٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَجَعَ مِنْ عُمْرَةِ الْجِعْرَانَةِ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى الْحَجِّ، فَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْعَرْجِ ثَوَّبَ بِالصُّبْحِ، فَلَمَّا اسْتَوَى لِيُكَبِّرَ سَمِعَ الرَّغْوَةَ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَوَقَفَ عَنِ التَّكْبِيرِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، وَقَالَ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّفْرِ الْأَوَّلِ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ كَيْفَ يَنْفِرُونَ، وَكَيْفَ يَرْمُونَ فَعَلَّمَهُمْ مَنَاسِكَهُمْ، فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ بَرَاءَةَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى خَتَمَهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- اسحاق بن ابراہیم -- ابوقرہ موسیٰ بن طارق -- ابن جریج --

عبداللہ بن عثمان بن خثیم --- ابوزبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب "جعرانہ" سے عمرہ کرنے کے بعد واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر الحج بنا کر بھیجا۔ ہم لوگ ان کے ہمراہ آئے یہاں تک کہ جب ہم "عرج" کے مقام پر پہنچے اور صبح کی نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تکبیر تحریمہ کہنے کے لیے کھڑے ہی ہوئے تھے۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔

"جب پہلی روانگی کا دن آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا اور انہیں یہ بتایا وہ کیسے روانہ ہوں گے اور وہ کیسے رمی کریں گے؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں مناسک حج کی تعلیم دی۔

جب وہ اس سے فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے لوگوں سے بری الذمہ ہونے کا پیغام پڑھ کر سنایا یہاں تک کہ اسے مکمل پڑھا۔

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلرِّعَاءِ فِيْ رَمْيِ الْجِمَارِ بِاللَّيْلِ

باب **368**: چرواہوں کو اس بات کی اجازت ہونا کہ وہ رات کو جمرات کو کنکریاں مار سکتے ہیں

2975 - سندِ حدیث: ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْ بَدَّاحٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ اَنْ يَّرْمُوْا بِاللَّيْلِ وَاَنْ يَّجْمَعُوا الرَّمْيَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- سلم بن جنادہ --- وکیع --- مالک بن انس --- عبداللہ بن ابوبکر --- ابو بداح --- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہوں کو اس بات کی اجازت دی تھی کہ وہ رات کے وقت بھی رمی کر سکتے ہیں اور وہ (دو دن کی رمی اکٹھی کر سکتے ہیں)

2975- اخرجه احمد 5/450، والحميدى 854، والترمذى 954 فى الحج باب الرخصة فى رمى الجمار، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حزم، عن ابيه أن أبا البداح بن عاصم بن عدى، اخبره عن ابيه، ومن طريقه اخرجه أحمد 5/450، والدارمى 2/61-62، والبخارى فى التاريخ الكبير 6/477 تعليقاً، وأبو داؤد 1975 فى الحج باب رمى الجمار، والترمذى 955، والنسائى 5/273، وفى الكبرى كما فى التحفة 4/226 وابن ماجه 3037 فى الحج باب تاخير رمى الجمار من عذر، وأبو يعلى فى المسند 315/1، وابن خزيمة 2975و2979، وابن الجارود فى المنتقى 478 والحاكم 1/478، والبيهقى 5/150، والبغوى 1970 وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح . واخرجه ابن ماجه 3036، وابن خزيمة 2977 من طريقين عن ابن عيينة، عن عبد الله بن ابى بكر، عن عبد الملك بن ابى بكر، عن أبى البداح، به . واخرجه ابو داؤد 1976 ومن طريقه البيهقى 5/151 عن مسدد، حدثنا سفيان، عن عبد الله ومحمد ابنى أبى بكر، عن أبيهما، عن أبى البداح، به . واخرجه احمد 5/450، والطحاوى 2/222، والبيهقى 5/150-151 من طرق عن ابن جريج، عن محمد بن ابى بكر، عن أبيه، عن أبى البداح، به .

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلرُّعَاةِ اَنْ يَّرْمُوا يَوْمًا وَّيَدَعُوا يَوْمًا

باب 369: چرواہوں کو اس بات کی اجازت ہونا کہ وہ ایک دن کنکریاں ماریں اور ایک دن چھوڑ دیں

2976 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اَبِيْهِ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرُّعَاةِ اَنْ يَّرْمُوا يَوْمًا وَّيَدَعُوا يَوْمًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- عبداللہ بن ابوبکر -- اپنے والد -- ابوبداح بن عدی -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہوں کو یہ اجازت دی تھی کہ وہ ایک دن رمی کر لیں اور ایک دن چھوڑ دیں۔

2977 - اسنادِ دیگر: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ، عَنْ اَبِيْهِ، بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن خشرم -- ابن عیینہ -- عبداللہ بن ابوبکر -- عبدالملک بن ابوبکر -- ابوبداح -- اپنے والد کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کرتے ہیں۔

2978 - سندِ حدیث: ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اَبِيْهِ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرُّعَاةِ اَنْ يَّرْمُوا الْجِمَارَ يَوْمًا وَّيَرْعَوْا يَوْمًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم -- ابن علیہ -- روح بن قاسم -- عبداللہ بن ابوبکر -- اپنے والد -- ابوبداح بن عدی -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہوں کو یہ اجازت دی تھی کہ وہ ایک دن جمرات کی رمی کر لیں اور ایک دن چھوڑ دیں۔''

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّمَا رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ فِيْ تَرْكِ رَمْيِ الْجِمَارِ يَوْمًا وَّيَرْعُوا يَوْمًا فِيْ يَوْمَيْنِ مِنْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ، الْيَوْمِ الْاَوَّلِ يَرْعُوا فِيْهِ، وَيَرْمُوا يَوْمَ الثَّانِي، ثُمَّ يَرْمُوا يَوْمَ النَّفْرِ، لَا اَنَّهُ رَخَّصَ لَهُمْ فِيْ تَرْكِ رَمْيِ الْجِمَارِ يَوْمَ النَّحْرِ، وَلَا يَوْمَ النَّفْرِ الْاٰخِرِ، وَاَنَّهُمْ اِنَّمَا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ رَمْيِ اَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَالْيَوْمِ الثَّانِيْ فَيَرْمُوْنَهَا فِيْ اَحَدِ الْيَوْمَيْنِ، اِمَّا يَوْمُ الْاَوَّلِ وَاِمَّا يَوْمُ الثَّانِيْ مِنْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

باب 370: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہوں کو اس بات کی اجازت دی ہے وہ ایک دن جمرات کو کنکریاں نہ ماریں اور جانور چرالیں اور یہ اجازت ایام تشریق کے دو دنوں کے بارے میں ہے

یا تو وہ پہلے دن میں بکریاں چرالیں اور دوسرے دن میں کنکریاں ماریں پھر روانگی کے دن رمی کرلیں۔ ایسا نہیں ہے' نبی اکرم ﷺ نے انہیں قربانی کے دن اور روانگی کے دن دونوں میں جمرہ کو کنکریاں نہ مارنے کی اجازت دی ہے۔

بلکہ حقیقت یہ ہے' وہ لوگ ایام تشریق کے پہلے دن اور دوسرے دن کی رمی کو اکٹھا کرلیتے تھے اور ان دونوں میں سے کسی ایک دن کنکریاں مارلیا کرتے تھے۔

خواہ پہلے دن میں ایسا کرلیں' یا ایام تشریق کے دوسرے دن میں ایسا کرلیں۔

2979 - سندِ حدیث: ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا، اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ ابْنَ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ، اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِرُعَاةِ الْاِبِلِ فِى الْبَيْتُوتَةِ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْمُوْنَ الْغَدَ اَوْ مِنْ بَعْدِ الْغَدِ لِيَوْمَيْنِ، ثُمَّ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّفْرَةِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَبُو الْبَدَّاحِ هُوَ ابْنُ عَاصِمِ بْنُ عَدِيٍّ، وَمَنْ قَالَ عَنْ اَبِى الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ نَسَبَهُ اِلَى جَدِّهِ، وَعَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ هٰذَا هُوَ الْعَجْلَانِىُّ صَاحِبُ قِصَّةِ اللِّعَانِ الْمَذْكُوْرُ فِىْ خَبَرِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- مالک -- عبداللہ بن ابوبکر بن محمد -- اپنے والد -- ابن عاصم بن عدی -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے اونٹوں کے چرواہوں کو رات بسر کرنے کی اجازت دی تھی کہ وہ قربانی کے دن رمی کرلیں اور اس سے اگلے دن رمی کرلیں' یا اس سے اگلے دن رمی کرلیں لیکن دو دن کریں۔

پھر وہ روانگی کے دن رمی کریں۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوالبداح نامی راوی یہ عاصم بن عدی کا بیٹا ہے' اور جس شخص نے یہ بات کہی ہے' یہ ابوالبداح بن عدی سے منقول ہے' اس نے اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کردی ہے۔ جبکہ عاصم بن عدی نامی راوی عجلانی ہے' اور یہ وہ شخص ہے' جس کے بارے میں لعان کا واقعہ منقول ہے' جو حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں مذکور ہے۔

بَابُ وَقْتِ النَّفْرِ مِنْ مِنًى اٰخِرَ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

باب 371: ایام تشریق کے آخری دن منیٰ سے روانہ ہونے کا وقت

2980 - سندِ حدیث: ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِى عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ، اَخْبَرَهُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ حَدَّثَهُ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْبَيْتِ، فَطَافَ بِهٖ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ بَصْرِيٌّ لَمْ يَرْوِهٖ غَيْرُ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَرَاَ عَلَيَّ اَبُوْ مُوْسٰى هٰذَا قَالَ: كَتَبَ اِلَيَّ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی -- ابن وہب -- عمرو بن حارث -- قتادہ بن دعامہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وادی محصب میں سو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر بیت اللہ تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا طواف کیا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت غریب ہے اور اہل بصرہ سے منقول ہے اسے عمرو بن حارث کے علاوہ کسی نے نقل نہیں کیا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ابوموسیٰ نامی راوی نے مجھے پڑھ کر سنائی تھی اور یہ بات بیان کی تھی کہ احمد بن صالح نے ابن وہب کے حوالے سے یہ حدیث تحریر کر کے مجھے بھجوائی تھی۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ النُّزُوْلِ بِالْمُحَصَّبِ اسْتِنَانًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب **372**: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے ''وادی محصب'' میں پڑاؤ کرنے کا مستحب ہونا

2981 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنِي اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متن حدیث: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ بِمِنًى: نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا الْخَيْفَ بَنِي كِنَانَةَ قَالَ لَنَا بُنْدَارٌ حِيْنَ تَقَاسَمُوْا: وَاِنَّمَا هُوَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ، وَذٰلِكَ اَنَّ قُرَيْشًا وَّكِنَانَةَ تَحَالَفُوْا عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ اَنْ لَّا يُنَاكِحُوْهُمْ، وَلَا يُبَايِعُوْهُمْ حَتّٰى يُسْلِمُوْا اِلَيْهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوعمار حسین بن حریث -- ولید بن مسلم -- اوزاعی -- زہری -- ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے یہ فرمایا: ہم اس وقت منیٰ میں موجود تھے کہ کل ہم ''خیف بنو کنانہ'' میں پڑاؤ کریں گے۔

بندار نامی راوی نے ہمارے سامنے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

''اس جگہ جہاں انہوں (یعنی مشرکین مکہ) نے قسم اٹھائی تھی اور یہ قسم کفر پر ثابت قدم رہنے کے بارے میں تھی''۔

اس کی وضاحت یہ ہے' قریش اور بنو کنانہ نے قسم اٹھائی تھی کہ وہ بنو ہاشم اور بنو مطلب کا بائیکاٹ کر دیں گے۔ وہ ان کے ساتھ نکاح نہیں کریں گے۔ ان کے ساتھ خرید و فروخت نہیں کریں گے' جب تک وہ اللہ کے رسول ﷺ کو ان کے حوالے نہیں کر دیتے' یعنی انہوں نے وادی محصب میں یہ قسم اٹھائی تھی۔

2982 - سندِحدیث: ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ، ثَنَا الرَّبِيعُ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنِي الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِهِ،

اختلافِ روایت: غَيْرَ اَنَّهُمْ قَالُوا: اَنْ لَّا تُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يَكُونُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُمْ شَيْءٌ حَتّٰى يُسْلِمُوا اِلَيْهِمْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ الرَّبِيعُ وَيُونُسُ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ، وَقَالَ بَحْرٌ: حِيْنَ اَقْسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبد الاعلیٰ اور محمد بن نصر -- بشر بن بکر -- اوزاعی -- ابن شہاب -- ابوسلمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

تاہم ان راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

''اور یہ کہ تم لوگ ان کے ساتھ نکاح نہیں کرو گے اور تمہارے اور ان کے درمیان کوئی معاہدہ نہیں ہوگا' جب تک وہ اللہ کے رسول ﷺ کو تمہارے حوالے نہیں کر دیتے۔''

ربیع اور یونس نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

''وہ جگہ جہاں انہوں نے کفر پر ثابت قدم رہنے کی قسم اٹھائی تھی۔''

بحر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

''جب انہوں نے کفر پر ثابت قدم رہنے کی قسم اٹھائی تھی''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَدْ كَانَ اَعْلَمَهُمْ وَهُوَ بِمِنًى اَنْ يَنْزِلَ بِالْاَبْطَحِ، وَاَنَّ اَبَا رَافِعٍ اَرَادَ بِقَوْلِهِ: اَنَا ضَرَبْتُ قُبَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَاْمُرْنِي، فَجَاءَ فَنَزَلَ اَيْ وَلَمْ يَاْمُرْنِي بِضَرْبِ الْقُبَّةِ فِي ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ، لَا اَنَّهُ اَرَادَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْاَبْطَحَ لِعِلَّةِ ضَرْبِ الْقُبَّةِ

باب **373**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ جب منیٰ میں موجود تھے' تو آپ نے لوگوں کو یہ بات بتادی تھی کہ وہ وادی ''ابطح'' میں پڑاؤ کریں گے

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے قول سے مراد' میں نے نبی اکرم ﷺ کے لیے ایک

خیمہ نصب کیا حالانکہ آپ ﷺ نے مجھے اس کی ہدایت نہیں کی تھی۔"

پھر آپ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے وہاں پڑاؤ کیا۔

اس سے مراد یہ ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس مخصوص جگہ پر خیمہ لگانے کی مجھے ہدایت نہیں کی تھی۔

اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس خیمے کے لگائے جانے کی وجہ سے وادی "ابطح" میں پڑاؤ کیا تھا۔

2984 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ الْاَيْلِيُّ اَنَّ سَلَامَةَ، حَدَّثَهُمْ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ اَرَادَ اَنْ يَّنْفِرَ مِنْ مِنًى نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ سَوَاءً،

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: سُؤَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ يَنْزِلُ غَدًا فِيْ حَجَّتِهٖ اِنَّمَا هُوَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، فَاَمَّا اٰخِرُ الْقِصَّةِ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ، فَهُوَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ، وَمَعْمَرٌ فِيْمَا اَحْسِبُ وَاهِمًا فِيْ جَمْعِهِ الْقِصَّتَيْنِ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ، وَقَدْ بَيَّنْتُ عِلَّةَ هٰذَا الْخَبَرِ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عزیز الایلی -- سلامہ -- عقیل -- ابن شہاب زہری -- ابوسلمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب منیٰ سے روانہ ہونے لگے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو کل ہم "خیف بنو کنانہ" میں پڑاؤ کریں گے جہاں ان لوگوں نے کفر پر ثابت قدم رہنے کی قسم اٹھائی تھی۔

نبی اکرم ﷺ کی مراد وادی محصب تھی۔ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جو یونس نامی کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ سے حج کے دوران یہ سوال کیا جانا کہ آپ ﷺ کل کہاں پڑاؤ کریں گے؟ یہ چیز زہری کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

جہاں تک اس واقعے کے آخری الفاظ کا تعلق ہے "کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بنتا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں بنتا"

تو یہ روایت علی بن حسین کے حوالے سے عمرو بن عثمان کے حوالے سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اور جہاں تک میرا خیال ہے معمر نامی راوی کو ان دو واقعات کے ان اسناد سے منقول ہونے کے حوالے سے وہم ہوا ہے۔

اور میں نے اس روایت کی علت اپنی کتاب "الکبیر" میں بیان کر دی ہے۔

2985 - سندِحدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا؟ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّتِهِ قَالَ: وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مَنْزِلًا؟، ثُمَّ قَالَ: نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ وَذٰلِكَ اَنَّ بَنِيْ كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْ لَّا يُنَاكِحُوْهُمْ، وَلَا يُبَايِعُوْهُمْ، وَلَا يُؤْوُوْهُمْ

اختلافِ روایت: قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَالْخَيْفُ الْوَادِيْ قَالَ ثُمَّ قَالَ: "لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَلَا الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ--عبدالرزاق--معمر--ابن شہاب زہری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

علی بن حسین' عمرو بن عثمان کے حوالے سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کل کہاں پڑاؤ کریں گے؟ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے موقع کی بات ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا عقیل نے ہمارے لئے رہنے کی کوئی جگہ چھوڑی ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کل ہم ''خیف بنوکنانہ'' میں پڑاؤ کریں گے جہاں کفار نے کفر پر ثابت قدم رہنے کی قسم اٹھائی تھی۔

(راوی کہتے ہیں:) اس کی وجہ یہ ہے' بنوکنانہ نے اور قریش نے بنو ہاشم کے خلاف یہ قسم اٹھائی تھی: وہ اُن کے ساتھ نکاح نہیں کریں گے خرید وفروخت نہیں کریں گے اور انہیں پناہ نہیں دیں گے۔

معمر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

زہری کہتے ہیں: ''خیف'' ایک وادی ہے۔

راوی کہتے ہیں: پھر انہوں نے یہ بات بیان کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں بنتا اور کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بنتا''۔

2986 - سندِحدیث: ثَنَا بِخَبَرِ ابْنِ رَافِعٍ الَّذِيْ ذَكَرْتُ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ ثَنَا سُفْيَانُ، وَقَالَ نَصْرٌ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، وَقَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ:

متنِ حدیث: ضَرَبْتُ قُبَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْطَحِ، وَلَمْ يَاْمُرْنِيْ اَنْ اَنْزِلَ الْاَبْطَحَ، فَجَاءَ فَنَزَلَ،

اختلافِ روایت: هٰذَا حَدِيْثُ نَصْرٍ، وَقَالَ عَلِيٌّ: قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ: لَمْ يَاْمُرْنِيْ اَنْ اَنْزِلَ الْاَبْطَحَ، وَاِنَّمَا جِئْتُ فَضَرَبْتُ قُبَّتَهُ، فَجَاءَ فَنَزَلَ، وَقَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ لَمْ يَاْمُرْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَضْرِبَ قُبَّتَهُ، اِنَّمَا

ضَرَبْتُ قُبَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْطَحِ، فَنَزَلَ، وَزَادَ عَبْدُ الْجَبَّارِ قَالَ: وَكَانَ اَبُوْ رَافِعٍ عَلٰى ثِقَلٍ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلُهُ حِيْنَ جَاءَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ بِاَعْلٰى مَكَّةَ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ: فَجِئْتُ فَضَرَبْتُ قُبَّتَهُ، فَجَاءَ فَنَزَلَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے ''ابطح'' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خیمہ نصب کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کی ہدایت نہیں کی تھی کہ میں ''ابطح'' میں پڑاؤ کروں گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پڑاؤ کیا۔

یہ روایت نصر کی نقل کردہ ہے علی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بات کی ہدایت نہیں کی تھی کہ میں ''ابطح'' میں پڑاؤ کروں میں آیا میں نے وہاں خیمہ بنالیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پڑاؤ کیا۔

عبدالجبار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بات کی ہدایت نہیں کی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خیمہ لگاؤں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ''ابطح'' میں خیمہ لگادیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا۔

عبدالجبار نامی راوی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان کے نگران تھے اور جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی طرف سے تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے بالائی حصے میں پڑاؤ کیا تھا۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں آیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خیمہ لگایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پڑاؤ کیا۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّمَا نَزَلَ بِالْاَبْطَحِ لِيَكُوْنَ اَسْمَعَ لِخُرُوْجِهِ، وَاِنْ كَانَ قَدْ اَعْلَمَهُمْ وَهُوَ بِمِنًى اَنَّهُ نَازِلٌ بِهِ مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ نُزُوْلَهُ لَيْسَ مِنْ سُنَنِ الْحَجِّ الَّذِيْ يَكُوْنُ تَارِكُهُ عَاصِيًا، اَوْ يُوْجِبُ تَرْكُ نُزُوْلِهِ هَدْيًا

باب **374**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی ''ابطح'' میں اس لئے پڑاؤ کیا تھا' کیونکہ وہاں سے نکلنا زیادہ آسان ہوتا ہے

اگرچہ آپ لوگوں کو منیٰ میں یہ بات بتا چکے تھے کہ آپ اس جگہ پر پڑاؤ کریں گے اور اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ وادی ''ابطح'' میں پڑاؤ کرنا' حج کی سنتوں میں شامل نہیں ہے' جسے ترک والا شخص گناہگار ہو۔

یا یہاں پڑاؤ کو ترک کرنے کے نتیجے میں قربانی کرنا واجب ہو جائے۔

2987 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى، ثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: اِنَّمَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَصَّبَ لِيَكُوْنَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهٖ فَمَنْ شَاءَ نَزَلَهٗ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهٗ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن بشار--یحییٰ--ہشام--اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی محصب میں پڑاؤ اس لئے کیا تھا' کیونکہ وہاں سے نکلنا آسان ہوتا ہے' تو جو شخص چاہے وہاں پڑاؤ کر لے اور جو شخص چاہے اسے ترک کر دے۔

2988 - سندِ حدیث: ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: نُزُوْلُ الْمُحَصَّبِ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ، اِنَّمَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُوْنَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهٖ،

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُهَا لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ الَّتِيْ يَجِبُ عَلَى النَّاسِ الْاِئْتِمَامُ بِفِعْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ كُلُّ مَا فَعَلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنْ كَانَ مِنْ فِعْلِ الْمُبَاحِ فَقَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ السُّنَّةِ اَیْ اَنَّ لِلنَّاسِ الْاِسْتِنَانَ بِهٖ اِذْ هُوَ مُبَاحٌ، وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ عَلَيْهِمْ اَنْ يَّفْعَلُوْا ذٰلِكَ الْفِعْلَ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--سلم بن جنادہ--وکیع--ہشام بن عروہ--اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

وادی محصب میں پڑاؤ کرنا سنت نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں اس لئے پڑاؤ کیا تھا' کیونکہ وہاں سے نکلنا آسان ہوتا ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہ الفاظ:

''یہ سنت نہیں ہے۔''

اس سے مراد یہ ہے' یہ وہ سنت نہیں ہے' جو لوگوں پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی طرز عمل کی پیروی کرنے کے حوالے سے لازم ہوتی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے' ہر وہ کام جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوا ہو اگر وہ مباح کام ہے' تو اس پر لفظ سنت کا اطلاق ہوتا ہے یعنی لوگ اس کی پیروی کر سکتے ہیں کیونکہ وہ ایک مباح کام ہے اگرچہ اس فعل کو سرانجام دینا لوگوں پر لازم نہیں ہوتا۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْاِسْمَ قَدْ يُنْفٰى عَنِ الشَّيْءِ اِذَا لَمْ يَكُنْ وَاجِبًا، وَاِنْ كَانَ الْفِعْلُ مُبَاحًا

باب 375: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ بعض اوقات کسی چیز سے کسی اسم کی نفی کر دی جاتی ہے جبکہ وہ کام واجب نہ ہو' اگرچہ وہ فعل مباح ہوتا ہے

2989 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، وَعَلِيُّ بْنُ

خشرم قَالَ عَلِيٌّ: اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ، ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متن حدیث: لَيْسَ الْمُحَصَّبُ بِشَيْءٍ، اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ لَيْسَ الْمُحَصَّبُ بِشَيْءٍ اَرَادَ لَيْسَ بِشَيْءٍ يَجِبُ عَلَى النَّاسِ نُزُوْلُهُ، فَنَفَى اسْمَ الشَّيْءِ عَنْهُ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ تَرْجَمْتُ الْبَابَ اِذِ الْعِلْمُ مُحِيْطٌ اَنَّ نُزُوْلَ الْمُحَصَّبِ فِعْلٌ، وَاسْمُ الشَّيْءِ وَاقِعٌ عَلَى الْفِعْلِ، وَاِنْ كَانَ الْفِعْلُ مُبَاحًا وَّلَا وَاجِبًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء اور سعید بن عبدالرحمٰن اور احمد بن منیع اور علی بن خشرم-- ابن عیینہ --عمرو بن دینار-- عطاء (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

وادی محصب میں پڑاؤ کرنے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔ یہ ایک پڑاؤ کی جگہ ہے جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا تھا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ کہنا کہ "محصب کوئی چیز نہیں ہے" اس سے ان کی مراد یہ ہے یہاں پڑاؤ کرنا لوگوں پر لازم نہیں ہے' تو انہوں نے اس سے شے کی نفی اس حوالے سے کی ہے' جس کا میں نے ترجمۃ الباب میں ذکر کیا ہے' کیونکہ ہر شخص یہ بات جانتا ہے' وادی محصب میں پڑاؤ کرنا ایک فعل ہے' اور فعل پر لفظ شے کا اطلاق ہوتا ہے' اگرچہ وہ فعل مباح ہو' واجب نہ ہو۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ النُّزُوْلِ بِالْمُحَصَّبِ

وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ ذٰلِكَ وَاجِبًا اِذِ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ الْمَهْدِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَضِّ بِالنَّوَاجِذِ عَلٰى سُنَّتِهِ وَسُنَّتِهِمْ قَدِ اقْتَدَوْا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنُّزُوْلِ بِهِ

باب **376**: "وادی محصب" میں پڑاؤ کرنے کا مستحب ہونا' اگرچہ یہ واجب نہیں ہے

اس کی وجہ یہ ہے' ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت اور ان کی سنت کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا ہے ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے اس جگہ پڑاؤ کیا تھا۔

2990 - سند حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ قَالُوْا: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

2990– أخرجه الترمذى 921 فى الحج باب ما جاء فى نزول الأبطح، وابن ماجه 3069 فى المناسك باب نزول المحصب، وابن خزيمة 2990 من طرق عن عبد الرزاق، عن معمر، عن أيوب، به .وأخرجه النسائى فى الكبرى كما فى التحفة 4/279 ، وابن خزيمة 2990 من طريقين عن يحيى القطان بهذا الإسناد، وقد تحرف فى المطبوع من ابن خزيمة "إسماعيل بن أبى خالد" إلى إسماعيل بن علية . وأخرجه أحمد 4/355 عن يزيد بن هارون، عن إسماعيل بن ابى خالد، به . وأخرج الشطر الأول منه: أحمد 4/353، والبخارى 1600 فى الحج باب من لم يدخل مكة، و 1791 فى العمرة، باب متى يحل المعتمر، و 4188 فى المغازى باب غزوة الحديبية، و 4255 باب عمرة القضاء، وأبو داؤد 1902 فى الحج باب أمر الصفا والمروة، والنسائى فى الكبرى، وابن ماجه 2990 فى المناسك باب العمرة، والبيهقى 5/102 من طرق عن إسماعيل بن أبى خالد، به .

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَنْزِلُوْنَ الْاَبْطَحَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن رافع اور محمد بن یحییٰ اور محمد بن سہل بن عسکر -- عبد الرزاق -- عبید اللہ -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ وادی ''ابطح'' میں پڑاؤ کیا کرتے تھے۔

2991 - وثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ قَالُوا ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ اور محمد بن رافع اور محمد بن سہل -- عبد الرزاق -- معمر -- ایوب -- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کی مانند منقول ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ بِالْمُحَصَّبِ اِذَا نَزَلَهُ الْمَرْءُ

باب 377: جب آدمی ''وادی محصب'' میں پڑاؤ کرے تو وہاں نماز پڑھنا مستحب ہے

2992 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ اَنَسٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ، قَدْ اَمْلَيْتُهُ قَبْلُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ثوری نے عبدالعزیز بن رفیع کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے وہ بھی اسی باب سے تعلق رکھتی ہے' جو میں اس سے پہلے املاء کروا چکا ہوں۔

2993 - وَرَوَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متن حدیث: اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْبَطْحَاءَ عَشِيَّةَ النَّفْرِ، وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَا يَفْعَلَانِهِ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ حَتّٰى هَلَكَ فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، ثنا الصَّنْعَانِيُّ ثنا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ

2993 - عبداللہ بن عمر عمری -- نافع (کے حوالے سے) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''روانگی کی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی بطحاء میں پڑاؤ کیا تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود انتقال تک ایسا ہی کرتے رہے۔

وہ یہاں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کرتے تھے۔

یہ روایت صنعانی نے معتمر کے حوالے سے نقل کی ہے وہ کہتے ہیں: میں نے عبداللہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

2994 - سندِ حدیث: ثنا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ اَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ

متن حدیث: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْاَبْطَحِ صَلَاةَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ،

توضیح مصنف: وَخَبَرُ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --احمد بن منیع --حسن بن موسیٰ --زہیر --ابواسحاق --ابن ابوجحیفہ --اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو وادی ''ابطح'' میں عصر کی نماز کی دو رکعات ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

عمرو بن حارث نے قتادہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے وہ بھی اسی باب سے تعلق رکھتی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَصَرَ الصَّلَاةَ بِالْاَبْطَحِ بَعْدَمَا نَفَرَ مِنْ مِنًى، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ يَحْكِي لَنَا عَنْهُ مِنْ اَهْلِ عَصْرِنَا اَنَّ الْحَاجَّ اِذَا قَفَلَ رَاجِعًا اِلَى بَلَدِهِ عَلَيْهِ اِتْمَامُ الصَّلَاةِ

باب **378**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی ''ابطح'' میں قصر نماز ادا کی تھی یہ آپ کے منیٰ سے روانہ ہونے کے بعد کی بات ہے

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو ہمارے زمانے سے تعلق رکھتا ہے' اور اس کے بارے میں ہمیں یہ بات بتائی گئی ہے' (وہ اس بات کا قائل ہے)

جب حاجی شخص اپنے شہر کی طرف واپس جانے کے لئے روانہ ہوتا ہے' تو اس پر پوری نماز پڑھنا لازم ہو جاتا ہے۔

2995 - سندِ حدیث: ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا وَكِيْعٌ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا عَوْنُ بْنُ اَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متن حدیث: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْطَحِ، وَهُوَ فِي قُبَّةٍ لَهُ حَمْرَاءَ قَالَ: فَخَرَجَ بِلَالٌ بِفَضْلِ وَضُوْئِهِ فَبَيْنَ نَاضِحٍ وَنَائِلٍ، فَاَذَّنَ بِلَالٌ فَكُنْتُ اَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِي يَمِيْنًا وَشِمَالًا قَالَ: ثُمَّ رُكِزَتْ لَهُ عَنَزَةٌ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ لَهُ حَمْرَاءُ اَوْ حُلَّةٌ لَهُ حَمْرَاءُ، فَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى بَرِيْقِ سَاقَيْهِ فَصَلَّى اِلَى الْعَنَزَةِ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ تَمُرُّ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ، وَرَاهَا لَا يَمْنَعُ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى اَتَى الْمَدِيْنَةَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَرَّجْتُ طُرُقَ خَبَرِ يَحْيَى بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَنَسٍ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --یعقوب بن ابراہیم دورقی --وکیع --سفیان --عون بن ابوجحیفہ --اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

میں وادی ''ابطح'' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سرخ خیمے میں قیام پذیر تھے۔

راوی کہتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر باہر نکلے تو کوئی شخص اسے چھڑک رہا تھا کوئی اسے ویسے ہی حاصل کر رہا تھا۔

پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی تو انہوں نے اپنا منہ اس طرح اور اس طرح پھیرا یعنی دائیں طرف اور بائیں طرف پھیرا۔

راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک نیزہ گاڑ دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ جبہ یا سرخ حلہ زیب تن کیا ہوا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیوں کی چمک کا منظر گویا آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نیزے کی طرف رخ کر کے ظہر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) عصر کی نماز کی دو رکعات پڑھائیں۔ اس (نیزے) کے دوسری طرف سے خواتین، گدھے اور کتے گزر رہے تھے۔

لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس سے منع نہیں کیا۔ اس کے بعد مدینہ منورہ تشریف لانے تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل دو رکعات (یعنی نماز قصر) ادا کرتے رہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے یحییٰ بن اسحاق کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے تمام طرق دوسری کسی جگہ پر بیان کر دیے ہیں۔

2996 - سندِ حدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متنِ حدیث: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلَى مَكَّةَ، وَكَانَ يُصَلِّىْ بِنَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: هَلْ اَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا؟ قَالَ: اَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- احمد بن عبدہ --- عبدالوارث --- یحییٰ ابن ابواسحاق (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے لیے روانہ ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ واپس تشریف لانے تک ہمیں دو رکعات نماز (یعنی قصر نماز) پڑھاتے رہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ نے مکہ میں کتنا عرصہ قیام کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: ہم نے وہاں دس دن قیام کیا تھا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِدْلَاجِ بِالْاِرْتِحَالِ مِنَ الْحَصْبَةِ، اقْتِدَاءً بِفِعْلِ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

باب **379**: وادی محصب سے رات کے ابتدائی حصے میں روانہ ہونے کا مستحب ہونا تا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی پیروی کی جا سکے

2997 - سندِحدیث: ثَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ ثَنَا زِيَادُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، ثَنَا مَنْصُوْرٌ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: قَالَ الْاَسْوَدُ قَالَتْ عَائِشَةُ:

متنِ حدیث: لَقِيتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدْلِجًا مِنَ الْاَبْطَحِ وَهُوَ يَصْعَدُ وَاَنَا اَنْزِلُ اَوْ يَنْزِلُ وَاَنَا اَصْعَدُ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ابوہاشم زیاد بن ایوب-- زیاد ابن عبداللہ-- منصور-- ابراہیم-- اسود کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت ملاقات ہوئی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت وادی ''ابطح'' سے گزر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اوپر کی طرف آ رہے تھے اور میں نیچے کی طرف آ رہی تھی۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیچے کی طرف آ رہے تھے اور میں اوپر کی طرف جا رہی تھی۔

2998 - سندِحدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ، ثَنَا اَفْلَحُ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ وَقَالَ فِي الْخَبَرِ فَاَذِنَ بِالرَّحِيلِ فِي اَصْحَابِهِ يَعْنِي مِنَ الْمُحَصَّبِ فَارْتَحَلَ النَّاسُ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَطَافَ بِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكِبَ ثُمَّ انْصَرَفَ مُتَوَجِّهًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --بندار-- ابوبکر حنفی-- افلح-- قاسم بن محمد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے (اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے) انہوں نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو روانگی کا حکم دیا یعنی وادی محصب سے روانگی کا حکم دیا' تو لوگوں نے اپنے سامان تیار کر لیے۔

پھر صبح کی نماز سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پاس سے گزرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا طواف کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور پھر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِطَوَافِ الْوَدَاعِ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

باب **380**: طواف رخصت کرنے کا حکم جو عام لفظ کے ذریعے ثابت ہے' جس کی مراد مخصوص ہے

2999 - سندِحدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متن حدیث: اُمِرَ النَّاسَ اَنْ یَکُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَیْتِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء --سفیان --ابن طاؤس --اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

لوگوں کو اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ وہ سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کریں۔

یعنی رخصتی کے وقت سب سے آخری کام یہ ہو۔

3000 - سند حدیث: ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی، اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ، عَنْ سُلَیْمَانَ الْاَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متن حدیث: کَانَ النَّاسُ یَنْصَرِفُوْنَ کُلَّ وَجْهٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا یَنْفِرُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَیْتِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --یونس بن عبدالاعلیٰ --سفیان --سلیمان احول --طاؤس (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

پہلے لوگ (حج سے فارغ ہونے کے بعد) کسی بھی طرف سے واپس چلے جاتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک واپس نہ جائے جب تک وہ سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

بَابُ الدَّلِیْلِ عَلٰی اَنَّ اللَّفْظَةَ الَّتِیْ ذَکَرْتُهَا

فِیْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ وَّالدَّلِیْلِ عَلٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ بِقَوْلِهٖ: لَا یَنْفِرَنَّ اَحَدٌ حَتّٰی یَکُوْنَ اٰخِرَ عَهْدِهٖ بِالْبَیْتِ، خَلَا الْحَائِضَ، بِذِکْرِ لَفْظَةٍ عَامٌّ مُرَادُهَا خَاصٌّ فِیْ ذِکْرِ الْحَیْضِ

باب **381**: اس بات کی دلیل کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت میں میں نے جو الفاظ نقل کیے ہیں: وہ الفاظ عام ہیں لیکن ان کی مراد مخصوص ہے

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

"کوئی بھی شخص اس وقت تک ہرگز واپس نہ جائے جب تک اس کا سب سے آخری عمل بیت اللہ کا طواف نہ ہو۔"

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں حیض والی خواتین مراد نہیں ہوں گی کیونکہ یہ الفاظ عام ہیں لیکن اس کی مراد مخصوص ہے۔

یعنی حیض والی خواتین اس میں شامل نہیں ہوں گی۔

2999- وأخرجه الشافعي 1/362، والحميدي 502، وأحمد 1/222، والدارمي 2/72، ومسلم 1327 في الحج باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، وأبو داؤد 2002 في المناسك باب الوداع، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 5/8، وابن خزيمة 2999و 3000، والطحاوي 2/233، وابن الجارود 495، والطبراني 1986، والبيهقي 5/161 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .

3001 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيسَى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ حَجَّ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ اِلَّا الْحُيَّضَ؛ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- علی بن خشرم -- عیسیٰ -- عبید اللہ -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

جو شخص حج کرے تو سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کرے البتہ حیض والی عورت کا حکم مختلف ہے۔

کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس بات کی اجازت دی ہے (وہ سب سے آخر میں طواف کیے بغیر واپس جا سکتی ہیں)

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا رَخَّصَ لِلْحُيَّضِ فِي النَّفْرِ بِلَا وَدَاعٍ اِذَا كُنَّ قَدْ اَفَضْنَ قَبْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ حِضْنَ

باب **382**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض والی خواتین کو اس بات کی اجازت دی ہے' وہ رخصت ہوتے وقت طواف وداع کیے بغیر واپس جا سکتی ہیں' جبکہ وہ اس سے پہلے طواف زیارت کر چکی ہوں اور اس کے بعد انہیں حیض آیا ہو۔

3002 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: اِنَّ صَفِيَّةَ حَاضَتْ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَحَابِسَتُنَا هِيَ؟ فَقُلْتُ: اِنَّهَا حَاضَتْ بَعْدَمَا اَفَاضَتْ قَالَ: فَلَا اِذًا فَلْتَنْفِرْ

3001– والترمذي 944 في الحج باب ما جاء في المرأة تحيض بعد الإفاضة، والطحاوي 2/235، والطبراني في الكبير 13393، والحاكم 1/469–470 من طرق عن عيسى بن يونس، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: حسن صحيح، وصححه الحاكم على شرط الشيخين . وأخرجه ابن ماجه 3071 في المناسك باب طواف الوداع، من طريق طاووس عَنِ ابْنِ عُمَرَ بنحوه .

3002– وأخرجه أحمد 6/82، ومسلم 1211 في الحج: باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 4401في المغازي: باب حجة الوداع، ومسلم 1211 383 من طريقين عن الزهري، به . وأخرجه الشافعي 1/367 وأحمد 6/38 وابن ماجة 3072 في المناسك: باب الحائض تنفر قبل أن تودع، وابن خزيمة 3002 وابن الجارود 496 والبيهقي /5 162 من طرق عن سفيان بن عيينة، وأحمد 6/164 من طريق معمر، والبيهقي /5 162من طريق شعيب، والطحاوي 2/234، والبيهقي 5/162 من طريق يونس، أربعتهم عن الزهري، عن عروة عن عائشة وأخرجه أحمد 6/202 و 207 و213، ومالك في "الموطا" 1/413 في الحج: باب إفاضة الحج، ومن طريقه اخرجه: الشافعي 1/366، وأبو داؤد 2003 في المناسك: باب الحائض تخرج بعد الإفاضة، والطحاوي 2/234، والبيهقي /5 162، من طريق هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة . وأخرجه أحمد 6/85، والبخاري 1733 في الحج: باب الزيارة يوم النحر، ومسلم 1211 386 من طريقين عن أبي سلمة، عن عائشة .

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبدالجبار بن علاء--سفیان--ابن شہاب زہری--عروہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

سیدہ صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس کی وجہ سے ہمیں رکنا پڑے گا؟ میں نے عرض کی: انہیں طواف افاضہ کر لینے کے بعد حیض آیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر حرج نہیں ہے وہ روانہ ہو سکتی۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُوْلِ الْكَعْبَةِ وَالذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ فِيْهَا

باب 383: خانہ کعبہ کے اندر داخل ہو کر وہاں ذکر کرنا اور دعا مانگنا مستحب ہے

3003 - سندِحدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ، ثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيَّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِنَّمَا اُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ، وَلَمْ تُؤْمَرُوا بِدُخُوْلِهِ قَالَ: لَمْ يَكُنْ يَنْهَى عَنْ دُخُوْلِهِ، وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ، يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا قُلْتُ: نَوَاحِيْهَا اَزْوَايَاهَا؟ قَالَ: بَلْ فِيْ كُلِّ قِبْلَةٍ مِنَ الْبَيْتِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن معمر بن ربعی--محمد ابن بکر برسانی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابن جریج بیان کرتے ہیں:

میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے تمہیں طواف کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (خانہ کعبہ کے اندر) داخل ہونے کا حکم نہیں دیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ (یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ میں) داخل ہونے سے منع نہیں کرتے تھے' بھی نہیں کیا گیا ہے' تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بتایا تھا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تمام کناروں پر دعا مانگی تھی:

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اس کے لیے لفظ ''نواحیہا'' استعمال ہوا ہے ''زوایاھا'' استعمال ہوا ہے' تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے ہر رخ میں (دعا مانگی تھی)۔

بَابُ وَضْعِ الْوَجْهِ وَالْجَبِيْنِ عَلٰى مَا اسْتَقْبَلَ مِنَ الْكَعْبَةِ عِنْدَ دُخُوْلِهَا وَالذِّكْرِ وَالِاسْتِغْفَارِ

باب 384: خانہ کعبہ میں داخل ہونے پر جو حصہ سامنے آئے۔ اس پر چہرہ اور پیشانی رکھنا اور وہاں ذکر اور استغفار کرنا

3004 - سندِحدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَطَاءٌ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ،

متن حدیث: اَنَّـهُ دَخَـلَ هُوَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَجَافَ الْبَابَ، وَالْبَيْتُ اِذْ ذَاكَ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ، فَـمَضَى حَتّٰى اَتَى الْاُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْبَابَ بَابَ الْكَعْبَةِ، وَجَلَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَسَاَلَهُ وَاسْتَغْفَرَ، ثُمَّ قَامَ حَتّٰى اَتٰى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ، فَوَضَعَ وَجْهَهُ وَجَسَدَهُ عَلَى الْكَعْبَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ، ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى كُلِّ رُكْنٍ مِنْ اَرْكَانِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَقْبَلَهُ بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ بِالْمَسْاَلَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا وَجْهَ الْكَعْبَةِ خَارِجًا مِنَ الْبَيْتِ، وَقَالَ: هٰذِهِ الْقِبْلَةُ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن بشار--یحییٰ بن سعید--عبدالملک بن ابوسلیمان--عطاء کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

وہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' تو انہوں نے دروازہ بند کر دیا اس وقت خانہ کعبہ کی عمارت چھ ستونوں پر قائم تھی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چلتے ہوئے ان دوستونوں کے درمیان تشریف لائے جو دروازے کے قریب ہیں یعنی خانہ کعبہ کے دروازے کے قریب ہیں۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں بیٹھ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اس سے دعا مانگی اس سے مغفرت طلب کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور خانہ کعبہ کی پچھلی طرف تشریف لائے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک اور اپنا جسم مبارک خانہ کعبہ کے ساتھ ملا لیا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے ہر ایک کونے کی طرف گئے وہاں اس کی طرف رخ کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھا، ''سبحان اللہ'' پڑھا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اس سے دعائیں مانگیں، مغفرت طلب کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے آئے اور خانہ کعبہ سے باہر خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز ادا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ قبلہ ہے۔ یہ قبلہ ہے (یعنی اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی جائے گی)

3005 - سندِ حدیث: ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَرْزَمِيِّ، ح وثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، ح وثنا الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، ح وثنا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، فَذَكَرُوا الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، وَرُبَّمَا اخْتَلَفُوا فِي الْحَرْفِ وَالشَّيْءِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--نصر بن علی جہضمی--عیسیٰ بن یونس--عبدالملک عرزمی (یہاں تحویلِ سند ہے)--حسن بن محمد--اسحاق بن یوسف--عبدالملک (یہاں تحویلِ سند ہے)--دورقی--ہشیم--عبدالملک (یہاں تحویلِ سند ہے)--علی بن منذر--ابن فضیل--عبدالملک کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ان تمام راویوں نے طویل حدیث ذکر کی ہے البتہ بعض اوقات وہ کسی حرف یا شے کے بارے میں مختلف الفاظ نقل کر دیتے ہیں۔

بَابُ التَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ وَالْمَسَالَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ عِنْدَ كُلِّ رُكْنٍ مِنْ اَرْكَانِ الْكَعْبَةِ .

باب **385**: خانہ کعبہ کے ہر گوشے میں تکبیر کہنا۔ الحمد للہ پڑھنا' لا الہ الا اللہ پڑھنا، دعا مانگنا اور استغفار کرنا

3006 - سندِ حدیث: ثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ: ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى اَرْكَانِ الْبَيْتِ يَسْتَقْبِلُ كُلَّ رُكْنٍ مِنْهَا بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّحْمِيدِ، وَسَاَلَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَهُ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- عبد الملک بن ابو سلیمان -- عطاء کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (خانہ کعبہ کے اندر) داخل ہوئے' اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس کے یہ الفاظ ہیں۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے کناروں (یعنی کونوں کی طرف) متوجہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ہر ایک کونے میں تکبیر تہلیل اور تحمید کے ہمراہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اور اس سے مغفرت طلب کی۔

(اس کے بعد راوی نے باقی حدیث ذکر کی ہے)

بَابُ اسْتِحْبَابِ السُّجُودِ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ عِنْدَ دُخُولِ الْكَعْبَةِ، وَالْجُلُوسِ بَعْدَ السَّجْدَةِ وَالدُّعَاءِ

باب **386**: خانہ کعبہ میں داخل ہونے کے وقت دو ستونوں کے درمیان سجدہ کرنا
اور سجدہ کرنے کے بعد بیٹھنا اور دعا مانگنا مستحب ہے

3007 - سندِ حدیث: ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزَرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَعَطَاءٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، كَانَ يَقُولُ: وَلَقَدْ حَدَّثَنِي اَخِي،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَهَا خَرَّ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ سَاجِدًا، ثُمَّ قَعَدَ فَدَعَا وَلَمْ يُصَلِّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- فضل بن یعقوب جزری -- عبد الاعلیٰ -- محمد ابن اسحاق -- عبید اللہ بن ابو نجیح -- مجاہد -- عطاء (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میرے بھائی (حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما) نے مجھے یہ بات بتائی ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو ستونوں کے درمیان سجدے میں چلے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا نہیں کی۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَدْ صَلّٰى فِي الْبَيْتِ وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي اَعْلَمْتُ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا اَنَّ الْخَبَرَ الَّذِي يَجِبُ قُبُولُهُ هُوَ خَبَرُ مَنْ يُخْبِرُ بِرُؤْيَةِ الشَّيْءِ وَسَمَاعِهِ وَكَوْنِهِ، لَا مَنْ يَنْفِي الشَّيْءَ وَيَدْفَعُهُ. وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: وَلَمْ يُصَلِّ نَافٍ لِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا، لَا مُثْبِتٌ خَبَرًا، وَمَنْ اَخْبَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيهَا مُثْبِتٌ فِعْلًا، مُخْبِرٌ بِرُؤْيَةِ فِعْلٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَالْوَاجِبُ مِنْ طَرِيقِ الْعِلْمِ وَالْوَقْفِ قَبُولُ خَبَرِ مَنْ اَعْلَمَ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيهَا، دُوْنَ مَنْ نَفَى اَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيهَا، وَهٰذِهِ مَسْاَلَةٌ طَوِيلَةٌ قَدْ بَيَّنْتُهَا فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ لَمْ يَخْتَلِفُوا فِي جُمْلَةِ هٰذَا الْقَوْلِ

باب 387: اس بات کا بیان کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی تھی

یہ اس نوعیت کا کلام ہے: جس کے بارے میں میں اپنی کتابوں میں دوسری جگہ پر اس بات کی وضاحت کر چکا ہوں کہ وہ روایت جسے قبول کرنا لازم ہوتا ہے وہ ایسی روایت ہوتی ہے: جسے بیان کرنے والے شخص نے کسی بات کو سننے یا دیکھنے یا ہونے کی خبر دی ہو البتہ اس شخص کی روایت قبول کرنا واجب نہیں ہوتا: جو کسی بات کی نفی کر رہا ہو یا کسی چیز کو مسترد کر رہا ہو۔

اب حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ کہنا: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا نہیں کی تھی''۔ یہ اس بات کی نفی کرتا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ میں نماز ادا کی تھی۔

یہ کسی بات کا اثبات نہیں کر رہا لیکن جس راوی نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی تھی۔ اس نے فعل کا اثبات کیا ہے اور اس چیز کی خبر دی ہے: جو اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

تو علم اور وقف کے طریقے کے حساب سے یہ بات لازم ہے اس روایت کو قبول کیا جائے جس شخص نے یہ بات بتائی ہے اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور اس شخص کی روایت کو قبول نہ کیا جائے جس نے اس بات کی نفی کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی تھی۔

یہ ایک طویل مسئلہ ہے: جسے میں نے اپنی کتاب میں دوسری جگہ پر بیان کر دیا ہے اور اہل علم کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

3008 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ بِلَالٍ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا

حَمَّادٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَ عَنْ بِلَالٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ جَوْفِ الْكَعْبَةِ

--- یحییٰ بن حبیب حارثی -- حماد -- عمرو بن دینار (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی ہے۔

ایک اور سند کے ہمراہ یہ بات منقول ہے۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی ہے۔''

بَابُ ذِكْرِ الْمَكَانِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَعْبَةِ

باب 388: اس جگہ کا تذکرہ جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی تھی

3009 - سندِ حدیث: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ، ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلٰى بَعِيْرٍ، وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَدِيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَهُ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، فَلَمَّا جَاءَ الْبَيْتَ اَرْسَلَ ابْنَ طَلْحَةَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ، فَفَتَحَهُ فَدَخَلَ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبِلَالٌ فَمَكَثُوْا فِيْهِ طَوِيْلًا وَاَغْلَقُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ، ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَابْتَدَرُوا الْبَيْتَ، فَسَبَقَهُمُ ابْنُ عُمَرَ، وَاٰخَرُ مَعَهُ، فَسَاَلَ ابْنُ عُمَرَ بِلَالًا اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَاَرَاهُ اَيْنَ صَلّٰى، وَلَمْ يَسْاَلْهُ كَمْ صَلّٰى

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- حسن بن قزعہ -- فضیل بن سلیمان -- موسیٰ بن عقبہ -- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار ہو کر تشریف لائے' تو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو خانہ کعبہ کی چابی لینے کے لیے بھیجا انہوں نے خانہ کعبہ کا دروازہ کھولا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما' حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے یہ حضرات خاصی دیر تک اس میں ٹھہرے رہے انہوں نے دروازے کو بند کر دیا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ سے باہر تشریف لائے' تو لوگ خانہ کعبہ کی طرف بڑھے۔ راوی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان سے آگے تھے اور ان کے ساتھ ایک اور شخص بھی تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز ادا کی ہے۔
(راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ سوال کیا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے یہ سوال نہیں کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعات ادا کی ہیں۔

3010 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ قَالَ: ثَنَا أَيُّوبُ، سَمِعَهُ مِنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ: عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:
متنِ حدیث: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَهُوَ عَلَى نَاقَةٍ لِأُسَامَةَ حَتَّى أَنَاخَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ، ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ بِالْمِفْتَاحِ، فَذَهَبَ إِلَى أُمِّهِ، فَأَبَتْ أَنْ تُعْطِيَهُ، فَقَالَ: لَتُعْطِيِنِّيهِ أَوْ لَيَخْرُجَنَّ السَّيْفُ مِنْ صُلْبِي، فَدَفَعَتْ إِلَيْهِ فَفَتَحَ الْبَابَ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدَخَلَ مَعَهُ عُثْمَانُ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ، فَأَجَافُوا الْبَابَ مَلِيًّا قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَكُنْتُ رَجُلًا شَابًّا قَوِيًّا فَبَدَرَ النَّاسُ فَبَدَرْتُهُمْ، فَوَجَدْتُ بِلَالًا قَائِمًا عَلَى الْبَابِ قَالَ: يَا بِلَالُ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ، وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى، هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء اور محمد بن عمر بن عباس-- سفیان-- ایوب-- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:
فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی اونٹنی پر سوار تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کی عمارت کے پاس اسے بٹھایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو چابی سمیت بلایا وہ اپنی والدہ کے پاس گئے ان کی والدہ نے چابی دینے سے انکار کر دیا' تو انہوں نے کہا: یا تو آپ مجھے چابی دیدیں گی یا پھر میری تلوار باہر نکل آئے گی' تو اس خاتون نے انہیں چابی دیدی۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ کھولا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے' تو حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اندر چلے گئے۔
ان حضرات نے کچھ دیر کے لیے دروازے کو بند کر دیا۔
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں ایک نوجوان طاقتور آدمی تھا میں لوگوں سے پہلے ان کے پاس پہنچ گیا تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو خانہ کعبہ کے پاس کھڑے ہوئے پایا۔
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز ادا کی ہے' تو انہوں نے بتایا: سامنے والے دو ستونوں کے درمیان۔
(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:) مجھے یہ بھول گیا' میں ان سے یہ سوال کرتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعات ادا کی تھیں۔

روایت کے یہ الفاظ محمد بن عمرو نامی راوی کے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الْقَدْرِ الَّذِي جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَقَامِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَبَيْنَ الْجِدَارِ

باب 389: نبی اکرم ﷺ خانہ کعبہ میں نماز ادا کرتے ہوئے جس جگہ کھڑے ہوئے تھے اس کے اور خانہ کعبہ کی دیوار کے درمیان مقدار کا تذکرہ

3011 - سندِ حدیث: ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: سَأَلْتُ بِلَالًا أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: فِي مُقَدَّمِ الْبَيْتِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحَائِطِ ثَلَاثَةُ أَذْرُعٍ أَوْ قَدْرُ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ شَكَّ أَبُو عَامِرٍ "

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- سلم بن جنادہ -- وکیع -- ہشام بن سعد -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے کہاں نماز ادا کی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: بیت اللہ کے سامنے والے حصے میں' جو اس کے اور دیواروں کے درمیان ہے' اور ان کے درمیان تین ہاتھ کا فاصلہ ہے۔

یہاں کچھ الفاظ کے بارے میں ابو عامر نامی راوی کو شک ہے۔

بَابُ الْخُشُوعِ فِي الْكَعْبَةِ إِذَا دَخَلَهَا الْمَرْءُ، وَالنَّظَرِ إِلَى مَوْضِعِ سُجُودِهِ إِلَى الْخُرُوجِ مِنْهَا

باب 390: جب آدمی خانہ کعبہ کے اندر داخل ہو اس وقت عاجزی اور انکساری اختیار کرنا اور خانہ کعبہ سے باہر جانے تک سجدے کی جگہ پر نظر رکھنا (یعنی نگاہیں جھکا کے رکھنا)

3012 - سندِ حدیث: ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ مَالِكٍ اللَّخْمِيُّ التِّنِّيسِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، ثَنَا مُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ

متنِ حدیث: أَنَّ عَائِشَةَ، كَانَتْ تَقُولُ: عَجَبًا لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ كَيْفَ يَرْفَعُ بَصَرَهُ قِبَلَ السَّقْفِ، يَدَعُ ذَلِكَ إِجْلَالًا لِلَّهِ وَإِعْظَامًا، دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ مَا خَلَفَ بَصَرُهُ مَوْضِعَ سُجُودِهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْهَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عیسیٰ بن زید بن عبدالجبار بن مالک لخمی تنیسی -- عمرو بن ابوسلمہ -- مہیر بن محمد مکی -- موسیٰ بن عقبہ -- سالم بن عبداللہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

بندہ مسلم کے معاملے پر حیرت ہوتی ہے' جب وہ خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوتا ہے' تو وہ آنکھ اٹھا کر چھت کی طرف کیسے دیکھ لیتا

ہے اسے اللہ تعالیٰ کے اجلال اور احترام کی خاطر اس امر کو ترک کرنا چاہیے۔
نبی اکرم ﷺ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے' تو آپ ﷺ نے اپنی نگاہ کو سجدے کی جگہ سے اٹھایا نہیں تھا یہاں تک کہ آپ ﷺ اس میں سے باہر تشریف لے آئے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُوْلِ الْكَعْبَةِ اِذْ دُخُوْلُهَا دُخُوْلًا فِيْ حَسَنَةٍ، وَخُرُوْجًا مِنْ سَيِّئَةٍ مَغْفُوْرًا لِلدَّاخِلِ

باب 391: خانہ کعبہ کے اندر داخل ہونا مستحب ہے' کیونکہ اس کے اندر داخل ہونا بھلائی میں داخل ہونا ہے اور برائی سے نکلنا ہے' اور اس میں داخل ہونے والے شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے

3013 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
متنِ حدیث: مَنْ دَخَلَ الْبَيْتَ دَخَلَ فِيْ حَسَنَةٍ وَخَرَجَ مِنْ سَيِّئَةٍ مَغْفُوْرًا لَهُ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ--سعید بن سلیمان--عبداللہ بن مؤمل--عمر بن عبدالرحمٰن بن محیصن--عطاء (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص بیت اللہ میں داخل ہوگا وہ نیکیوں میں داخل ہوگا' اور برائی سے نکل جائے گا' اور اس کی مغفرت ہو جائے گی''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ دُخُوْلَ الْكَعْبَةِ لَيْسَ بِوَاجِبٍ

اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْلَمَ بَعْدَ دُخُوْلِهِ اِيَّاهَا اَنَّهُ وَدَّ اَنْ لَّمْ يَكُنْ دَخَلَهَا مَخَافَةَ اِتْعَابِ اُمَّتِهِ بَعْدَهُ، وَهٰذَا كَتَرْكِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ التَّطَوُّعِ وَالَّذِيْ كَانَ يُحِبُّ اَنْ يَّفْعَلَهُ لِاِرَادَةِ التَّخْفِيْفِ عَلٰى اُمَّتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 392: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ خانہ کعبہ کے اندر جانا واجب نہیں ہے

کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے جانے کے بعد سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات بتائی تھی کہ آپ کی یہ آرزو تھی کہ آپ اس کے اندر تشریف نہ لے جاتے کیونکہ آپ کو یہ اندیشہ ہے' آپ نے اپنے بعد اپنی اُمت کو مشکل کا شکار کر دیا ہے۔
تو یہ بالکل اسی طرح ہوگا' جس طرح نبی اکرم ﷺ بعض نفلی کام ترک کر دیا کرتے تھے۔
حالانکہ آپ وہ کام کرنا چاہتے تھے لیکن آپ کا مقصد یہ تھا کہ آپ اپنی اُمت کو آسانی فراہم کریں۔

3014 - سندِ حدیث: ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِيْ وَهُوَ قَرِيْرُ الْعَيْنِ، طَيِّبُ النَّفْسِ، ثُمَّ رَجَعَ

اِلَـيَّ وَهُوَ حَزِينٌ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَرَجْتَ مِنْ عِنْدِي، وَاَنْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ: اِنِّي دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ، وَدِدْتُ اَنِّي لَمْ اَكُنْ فَعَلْتُ اِنِّي اَخَافُ اَنْ اَكُوْنَ قَدْ اَتْعَبْتُ اُمَّتِي مِنْ بَعْدِي

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--سلم بن جنادہ --وکیع --اسماعیل بن عبدالملک --ابن ابوملیکہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج بہت عمدہ تھا پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس واپس تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غمگین تھے میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے تشریف لے گئے تھے' تو اس وقت تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں خانہ کعبہ کے اندر گیا تھا اب میری یہ خواہش ہے' میں نے ایسا نہ کیا ہوتا۔

مجھے یہ اندیشہ ہے' کہیں میں اپنے بعد اپنی امت کو مشکل کا شکار نہ کردوں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ عِنْدَ بَابِ الْكَعْبَةِ بَعْدَ الْخُرُوْجِ مِنْهَا

باب **393**: خانہ کعبہ سے باہر آنے کے بعد اس کے دروازے کے قریب نماز ادا کرنا مستحب ہے

3015 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: سَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِنَّمَا اُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ، فَلَمْ تُؤْمَرُوا بِدُخُوْلِهِ قَالَ: لَمْ يَكُنْ يَنْهَى عَنْ دُخُوْلِهِ، وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ، فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ فِي قِبَلِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ، وَقَالَ: هٰذِهِ الْقِبْلَةُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن معمر قیسی --محمد ابن بکر برسانی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابن جریج بیان کرتے ہیں:

میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: تم لوگوں کو طواف کرنے کا حکم دیا گیا ہے خانہ کعبہ کے اندر جانے کا حکم نہیں دیا گیا تو انہوں نے بتایا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس میں داخل ہونے سے منع نہیں کرتے تھے' تاہم میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا ہے' حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ بتایا تھا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی طرف رخ کر کے دو رکعات نماز ادا کی اور یہ بات ارشاد فرمائی: یہ قبلہ ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْمَوْضِعِ الَّذِىْ صَلَّى فِيْهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ خُرُوْجِهِ مِنَ الْكَعْبَةِ

باب 394: اس جگہ کا تذکرہ جہاں نبی اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ سے باہر تشریف لانے کے بعد دو رکعات نماز ادا کی تھی

3016 - سندِ حدیث: ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا سَيْفٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: دَخَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ، فَجِئْتُ فَاِذَا قَدْ خَرَجَ، وَاِذَا بِلَالٌ قَائِمٌ عِنْدَ بَابِ الْكَعْبَةِ قَالَ: قُلْتُ يَا بِلَالُ اَيْنَ صَلَّى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: هَا هُنَا قَالَ: ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْحِجْرِ وَالْبَابِ قَالَ: فَكَانَ مُجَاهِدٌ يَصِفُهَا بَيْنَ الْاُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ مِنْ قِبَلِ بَابِ بَنِىْ مَخْزُوْمٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يُرِيْدُ فَكَانَ مُجَاهِدٌ يَصِفُهَا اَىْ صَلَاتَهُ فِى الْكَعْبَةِ اَنَّهُ صَلّٰى بَيْنَ الْاُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ مِنْ قِبَلِ بَابِ بَنِىْ مَخْزُوْمٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عمرو بن علی-- ابوعاصم-- سیف-- مجاہد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

نبی اکرم ﷺ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے میں آیا' تو نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لا چکے تھے' اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ کے دروازے کے پاس کھڑے ہوئے تھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے دریافت کیا: اے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ نے کہاں نماز ادا کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: وہاں۔

راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے حطیم اور دروازے (یا حجر اسود اور دروازے) کے درمیان دو رکعات نماز ادا کی۔

مجاہد نامی راوی اس کے بارے میں یہ بیان کرتے ہیں' یہ ان دو ستونوں کے درمیان والی جگہ تھی جو باب بنو مخزوم والی طرف کی سمت میں بنے ہوئے تھے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مجاہد اصل میں یہ بیان کرنا چاہتے تھے' نبی اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر کہاں نماز ادا کی تھی' تو نبی اکرم ﷺ نے ان دو ستونوں کے درمیان نماز ادا کی تھی جو بنو مخزوم کی طرف والے دروازے کی سمت میں تھے۔

بَابُ الْتِزَامِ الْبَيْتِ عِنْدَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْكَعْبَةِ اِنْ كَانَ يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ مِنَ الشَّرْطِ الَّذِىْ اشْتَرَطْنَا فِىْ اَوَّلِ الْكِتَابِ

باب 395: خانہ کعبہ سے باہر آ جانے کے بعد بیت اللہ سے لپٹ جانے کا تذکرہ بشرطیکہ یزید بن ابوزیاد نامی

راوی اس شرط پر پورا اترتا ہو جس کا تذکرہ ہم نے کتاب کے آغاز میں کیا ہے۔

3017 - سندِ حدیث: ثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ:

متنِ حدیث: لَمَّا فَتَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ: قُلْتُ: لَأَلْبَسُ ثِيَابِي، وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوفِيُّ ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَوْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ح وَثَنَا أَبُو بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَوْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ الْبَيْتَ، فَلَبِسْتُ ثِيَابِي، وَانْطَلَقْتُ، وَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ هُوَ وَأَصْحَابُهُ مُسْتَلِمُونَ مَا بَيْنَ الْحِجْرِ إِلَى الْحَجَرِ وَاضِعِيْ خُدُودَهُمْ عَلَى الْبَيْتِ، وَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ الْبَابَ، فَدَخَلْتُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فَقُلْتُ: كَيْفَ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: صَلَّى رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ السَّارِيَةِ الَّتِي قُبَالَةَ الْبَيْتِ هَذَا حَدِيثُ ابْنِ فُضَيْلٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- یزید بن ابوزیاد -- مجاہد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن صفوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کرلیا تو راوی کہتے ہیں: میں نے سوچا کہ مجھے کپڑے پہن لینے چاہئیں (یعنی کپڑے تبدیل کر لینے چاہئیں)

ایک سند کے ساتھ یہ بات بھی منقول ہے۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے میں بھی اپنے کپڑے پہن کر آیا (یعنی عمامہ وغیرہ باندھ کر اوپر اضافی کپڑے پہن کر آیا)

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ سے باہر تشریف لا چکے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب حطیم اور حجر اسود کے درمیان کی جگہ کا استلام کر رہے تھے انہوں نے اپنے گال خانہ کعبہ کے ساتھ لگائے ہوئے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے دروازے کے پاس سے گزرے تو میں دو آدمیوں کے درمیان آیا اور میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: خانہ کعبہ کے سامنے کی طرف جو ستون ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاس دو رکعات نماز ادا کی ہے۔''

یہ روایت ابن فضیل کی نقل کردہ ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ فِي الْحِجْرِ إِذَا لَمْ يُمْكِنْ دُخُولُ الْكَعْبَةِ إِذْ بَعْضُ الْحِجْرِ مِنَ الْبَيْتِ

بِذِكْرِ خَبَرٍ لَفْظُهُ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ، أَنَا خَائِفٌ أَنْ يَسْمَعَ بِهَذَا الْخَبَرِ الَّذِي ذَكَرْتُ أَنَّ لَفْظَهُ لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ بَعْضُ النَّاسِ فَيَتَوَهَّمُ أَنَّ جَمِيعَ الْحِجْرِ مِنَ الْكَعْبَةِ لَا بَعْضَهُ

باب **396**: جب خانہ کعبہ کے اندر داخلہ ممکن نہ ہو تو حطیم میں نماز ادا کرنا مستحب ہے

کیونکہ حطیم کا کچھ حصہ خانہ کعبہ کا حصہ ہے

یہ ایسی روایت کے ذریعے ثابت ہے جس کے الفاظ عام ہیں لیکن مراد مخصوص ہے اور مجھے یہ اندیشہ ہے جو شخص اس روایت کو سنے گا جس کے بارے میں میں نے یہ ذکر کیا ہے اس کے الفاظ عام ہیں لیکن اس کی مراد مخصوص ہے۔

وہ کہیں اس غلط فہمی کا شکار نہ ہو جائے کہ تمام حطیم خانہ کعبہ کا حصہ ہے۔

3018 - سندِ حدیث: ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا: ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأُصَلِّيَ فِيهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي فَأَدْخَلَنِي الْحِجْرَ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ قَوْمَكِ لَمَّا بَنَوُا الْكَعْبَةَ اسْتَقْصَرُوا فَأَخْرَجُوا الْحِجْرَ مِنَ الْبَيْتِ، فَإِذَا أَرَدْتِ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الْبَيْتِ فَصَلِّي فِي الْحِجْرِ، فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان اور بحر بن نصر -- ابن وہب -- ابن ابوزناد -- علقمہ -- اپنی والدہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میری یہ خواہش تھی کہ میں خانہ کعبہ کے اندر داخل ہو کر اس میں نماز ادا کروں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حطیم میں داخل کر دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! تمہاری قوم کے افراد نے جب خانہ کعبہ کی تعمیر نو کی تھی تو انہوں نے اس کی تعمیر کا کچھ حصہ چھوڑ دیا تھا۔ انہوں نے حطیم والے حصے کو بیت اللہ سے نکال دیا تھا تو جب تم بیت اللہ کے اندر نماز ادا کرنے کا ارادہ کرو تو حطیم میں نماز ادا کر لو کیونکہ یہ بیت اللہ کا حصہ ہے۔

3019 - وثنا الرَّبِيعُ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ لَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ فِي عَقِبِ حَدِيثِهِ قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، وَحَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَأَدْخَلْتُ الْحِجْرَ فِي الْبَيْتِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَرَّجْتُ مَا يُشْبِهُ هَذِهِ اللَّفْظَةَ الَّتِي هِيَ مِنْ لَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ فِي الْكِتَابِ

الْكَبِيرِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- ربیع -- ابن وہب -- ابن ابوزناد-- ہشام بن عروہ-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

اگر تمہاری قوم زمانہ کفر کے قریب نہ ہوتی' تو میں حطیم کو بیت اللہ میں داخل کر دیتا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے اس نوعیت کی روایات کو اپنی کتاب ''الکبیر'' میں نقل کر دیا ہے جن کے الفاظ عام ہیں' لیکن ان کی مراد مخصوص ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ بَعْضَ الْحِجْرِ مِنَ الْبَيْتِ

لَا جَمِيعَهُ وَالدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ بِقَوْلِهِ: وَاَخْرَجُوا الْحِجْرَ مِنَ الْبَيْتِ، بَعْضَهُ لَا جَمِيعَهُ، وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِىْ اَعْلَمْتُ فِىْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا اَنَّ الِاسْمَ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ بِالْاَلِفِ وَاللَّامِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى بَعْضِ الشَّيْءِ

باب 397: اس بات کا بیان کہ حطیم کا کچھ حصہ بیت اللہ کا حصہ ہے' اور سارا حطیم' بیت اللہ کا حصہ نہیں ہے' اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے مراد: ''ان لوگوں نے حطیم کو بیت اللہ سے نکال دیا تھا''

اس سے مراد حطیم کا بعض حصہ ہے سارا حطیم مراد نہیں ہے۔

اس سے مراد کلام کی وہ نوعیت ہے' جس کے بارے میں' میں اپنی کتابوں میں دوسری جگہ پر یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ بعض اوقات کسی اسم کو الف اور لام کے ہمراہ اسم معرفہ کے طور پر نقل کیا جاتا ہے' اور اس سے مراد اس کا بعض حصہ ہوتا ہے۔

3020 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، ثَنَا اَبِىْ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ رُوْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَتْ لِىْ عَائِشَةُ: قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَهَدَمْتُ الْبَيْتَ حَتّٰى اُدْخِلَ فِيْهِ مَا اَخْرَجُوْا مِنْهُ فِى الْحِجْرِ، فَاِنَّهُمْ عَجَزُوْا عَنْ نَفَقَتِهِ، وَجَعَلْتُ لَهٗ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا، وَاَلْصَقْتُهٗ بِالْاَرْضِ، وَوَضَعْتُهٗ عَلٰى اَسَاسِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: فَكَانَ ذَاكَ

3020- وأخرجه الحاكم 1/479-480 من طريق الحارث بن أبي أسامة، عن يزيد بن هارون، عن جرير، به وقال: وهذا إسناد صحيح على شرط الشيخين ووافقه الذهبي. وأشار إلى هذه الرواية البيهقي في "سننه" 5/90 بقوله: ورواه الحارث بن أبي أسامة، عن يزيد بن هارون، عن جرير، عن يزيد بن رومان، عن عبد الله بن الزبير. وأخرجه أحمد 6/239، والبخاري 1586 في الحج: باب فضل مكة وبنيانها، والنسائي 5/216 في مناسك الحج: باب بناء الكعبة، والبيهقي 5/89 من طرق عن يزيد بن هارون، عن جرير بن حازم، عن يزيد بم رومان، عن عروة بن الزبير، عن عائشة. وأخرجه أحمد 6/57، والدارمي 2/53-54، ومسلم 1333 398 والنسائي 5/215، وابن خزيمة 3022 عن معمر، عن ابن خيثم، عن أبي الطفيل، كلاهما عن عروة ابن الزبير عن عائشة.

الَّذِیْ دَعَا ابْنُ الزُّبَیْرِ اِلٰی هَدْمِهٖ، وَبِنَائِهٖ قَالَ: فَشَهِدْتُهٗ حِیْنَ هَدَمَهٗ وَبَنَاهُ، فَاسْتَخْرَجَ اَسَاسَ الْبَیْتِ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ مُتَلَاحِكَةً قَالَ اَبِیْ: فَقُلْتُ لِیَزِیْدَ بْنِ رُوْمَانَ، وَاَنَا یَوْمَئِذٍ اَطُوْفُ مَعَهٗ اَرِنِیْ مَا اَخْرَجُوْا مِنَ الْحِجْرِ مِنْهُ قَالَ: اُرِیْكَهُ الْاٰنَ، فَلَمَّا انْتَهٰی اِلَیْهِ قَالَ: هٰذَا الْمَوْضِعُ قَالَ اَبِیْ: فَحَزَرْتُهٗ نَحْوًا مِنْ سِتَّةِ اَذْرُعٍ،

اسنادِ دیگر: وَهٰكَذَا رَوٰی مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، ثَنَا جَرِیْرٌ، ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن عبداللہ بن مبارک مخرمی--وہب بن جریر--اپنے والد--یزید بن رومان--عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! اگر تمہاری قوم کے لوگ زمانہ جاہلیت کے قریب نہ ہوتے تو میں بیت اللہ کو منہدم کروا کے اس میں وہ حصہ بھی شامل کر دیتا' جو انہوں نے اس میں سے باہر نکال دیا تھا' جو حطیم ہے' ان لوگوں کا خرچ ختم ہو گیا تھا۔ (اس لئے انہوں نے ایسا کیا تھا)

اور میں اس کے دو دروازے بناتا ایک مشرقی سمت میں ہوتا اور ایک دروازہ مغربی سمت میں ہوتا اور میں اس دروازے کو زمین کے ساتھ رکھتا اور میں اس کی تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر کرتا۔

راوی کہتے ہیں: اسی وجہ سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے خانہ کعبہ کو منہدم کروا کے اس کی تعمیر نو کروادی تھی۔

راوی کہتے ہیں: میں اس وقت وہاں موجود تھا۔ جب انہوں نے خانہ کعبہ کو منہدم کروا کے اس کی تعمیر نو کروائی تھی انہوں نے بیت اللہ کی وہ بنیادیں نکال لی تھیں جو اونٹ کی کوہانوں کی طرح ایک دوسرے میں پیوست تھیں۔

راوی کہتے ہیں: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے میں نے یزید بن رومان سے دریافت کیا: میں اس وقت ان کے ساتھ طواف کر رہا تھا۔ آپ مجھے وہ حصہ دکھائیے کہ حطیم کا جو حصہ انہوں نے خانہ کعبہ سے باہر نکال دیا تھا تو انہوں نے فرمایا: میں تمہیں ابھی وہ دکھاتا ہوں۔ پھر جب ہم اس کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا: یہ وہ جگہ ہے۔

تو میرے والد نے کہا: میں نے اس جگہ کو ناپا تو وہ تقریباً چھ بالشت تھی۔

3021 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی، ثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، وَرَوَاهُ یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ، ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ رُوْمَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا، فَذَكَرَ الْحَدِیْثَ، فَقَالَ: قَالَ یَزِیْدُ: قَدْ شَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَیْرِ حِیْنَ هَدَمَهٗ، حَدَّثَنَاهُ الزَّعْفَرَانِیُّ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَرِوَایَةُ یَزِیْدَ بْنِ هَارُوْنَ دَالَّةٌ عَلٰی اَنَّ یَزِیْدَ بْنَ رُوْمَانَ قَدْ سَمِعَ الْخَبَرَ مِنْهُمَا جَمِیْعًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) محمد بن یحییٰ--موسیٰ بن اسماعیل اور یزید بن ہارون--جریر بن حازم--یزید بن رومان--عروہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

پھر اس نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یزید نامی راوی کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا جب انہوں نے خانہ کعبہ کو منہدم کروایا تھا۔

زعفرانی نے یہ روایت یزید کے حوالے سے نقل کی ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یزید بن ہارون کی روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے' یزید بن رومان نے یہ روایت ان دونوں حضرات سے سنی ہے۔

3022 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَتِ الْكَعْبَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَبْنِيَّةً بِالرَّضْمِ لَيْسَ فِيهِ مَدَرٌ، وَكَانَتْ قَدْرُ مَا يَقْتَحِمُهَا الْعَنَاقُ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ فِي قِصَّةِ بِنَاءِ الْكَعْبَةِ، وَقَالَ: فَلَمَّا كَانَ جَيْشُ الْحُصَيْنِ بْنِ نُمَيْرٍ فَذَكَرَ حَرِيقَهَا فِي زَمَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اِنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْنِي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْلَا حَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ فَاِنَّهُمْ تَرَكُوا مِنْهَا سَبْعَةَ اَذْرُعٍ فِي الْحِجْرِ ضَاقَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ وَالْخَشَبُ،

اسنادِ دیگر: وَقَالَ ابْنُ خُثَيْمٍ: وَاَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً طَوِيلَةً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحیٰ -- عبدالرزاق -- معمر -- ابن خثیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابوطفیل بیان کرتے ہیں:

زمانہ جاہلیت میں خانہ کعبہ کی عمارت ایک دوسرے کے اوپر پتھر رکھ کر تعمیر کی گئی تھی جس میں کچی اینٹ نہیں تھی اور ان کی چوڑائی اتنی تھی جتنا بکری کا ایک بچہ چھلانگ لگا سکتا ہے۔

اس کے بعد انہوں نے خانہ کعبہ کی تعمیر کے واقعے کے بارے میں طویل حدیث ذکر کی ہے' جس میں وہ یہ بیان کرتے ہیں: جب حصین بن نمیر کا لشکر آیا اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں اسے جلا دیا' تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بتایا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔

''اگر تمہاری قوم کے لوگ زمانہ جاہلیت کے قریب نہ ہوتے تو میں خانہ کعبہ کو منہدم کروا دیتا کیونکہ (انہوں نے) حطیم میں سے سات بالشت کے برابر جگہ چھوڑ دی تھی۔''

اس کی وجہ یہ ہے' ان کے پاس خرچ اور لکڑی کم ہوگئی تھی۔

ابن خثیم نامی راوی نے ابن ابوملکیہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

اس کے بعد اس راوی نے طویل واقعہ ذکر کیا ہے۔

3023 - سندِحدیث: ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزَرِيُّ، ثَنَا ابْنُ بَكْرٍ يَعْنِي مُحَمَّدًا، اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، وَالْوَلِيدَ بْنَ عَطَاءٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ،

متنِ حدیث: وَفَدَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فِي خِلَافَتِهِ، فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ مَا اَظُنُّ اَبَا خُبَيْبٍ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ مَا كَانَ يَذْكُرُ اَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا، قَالَ الْحَارِثُ: بَلٰى اَنَا سَمِعْتُهُ مِنْهَا، قَالَ: سَمِعْتَهَا تَقُولُ مَاذَا؟ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوا مِنْ بُنْيَانِ الْبَيْتِ وَاِنِّي لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِهِمْ بِالشِّرْكِ اَعَدْتُ مَا تَرَكُوا مِنْهُ، فَاِنْ بَدَا لِقَوْمِكِ مِنْ بَعْدِي اَنْ يَبْنُوهُ فَهَلُمِّي فَلَاُرِيكِ مَا تَرَكُوا مِنْهُ، فَاَرَاهَا قَرِيبًا مِنْ سَبْعَةِ اَذْرُعٍ،

توضیحِ روایت: هٰذَا حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --فضل بن یعقوب جزری --محمد ابن بکر-- ابن جریج --عبداللہ بن عبید بن عمیراورولید بن عطاء کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حارث بن عبداللہ ایک وفد کے ساتھ عبدالملک بن مروان کے عہد خلافت میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو عبدالملک نے کہا: میرا یہ خیال ہے' ابوخبیب یعنی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے وہ بات نہیں سنی ہے' جس کا تذکرہ انہوں نے یہ کہہ کر کیا ہے' انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات سنی ہے' تو حارث بن عبداللہ بولے: جی ہاں میں نے بھی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبانی یہ بات سنی ہے عبدالملک بن مروان نے دریافت کیا: کیا تم نے ان سے یہ بات سنی ہے انہوں نے کیا ارشاد فرمایا تھا؟

(تو میں نے بتایا) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: تمہاری قوم کے لوگوں نے خانہ کعبہ کی تعمیر میں کچھ حصہ چھوڑ دیا تھا۔

اگر وہ لوگ زمانہ شرک کے قریب نہ ہوتے تو انہوں نے اس کا جو حصہ چھوڑا تھا میں اس کو دوبارہ تعمیر کروا دیتا۔

اگر میرے بعد تمہاری قوم کے افراد کو یہ مناسب لگا کہ وہ اس کو اسی طرح تعمیر کریں تو تم آؤ تا کہ میں تمہیں وہ جگہ دکھادوں جو حصہ انہوں نے چھوڑ دیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں وہ جگہ دکھائی جو تقریباً سات بالشت کے برابر تھی۔

یہ روایت عبداللہ بن عبید کی ذکر کردہ ہے اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْعُمْرَةِ فِي ذِي الْحِجَّةِ بَعْدَ مُضِيِّ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ

باب 398: ایامِ تشریق گزر جانے کے بعد ذوالحج میں عمرہ کرنا مباح ہے

3024 - سندِحدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيسَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، اَخْبَرَهُ،

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَاْسَهُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، قَالَ: وَكَانَ النَّاسُ يَحْلِقُوْنَ فِي الْحَجِّ، ثُمَّ يَعْتَمِرُوْنَ عِنْدَ النَّفْرِ، فَيَقُوْلُ: مَا يَحْلِقُ هٰذَا، فَنَقُوْلُ لِاَحَدِهِمْ اَمِرَّ الْمُوْسٰى عَلٰى رَاْسِكَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن خشرم --عیسیٰ-- ابن جریج --موسیٰ بن عقبہ-- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنا سر منڈوالیا تھا۔

(راوی کہتے ہیں:) لوگ حج کے موقع پر سر منڈوالیتے تھے پھر روانگی کے وقت وہ عمرہ کیا کرتے تھے۔

پھر کوئی شخص یہ دریافت کرتا تھا کہ آپ اس سر کو کیسے مونڈیں گے؟ (اس پر تو ابھی بال ہی نہیں اُگے ہیں)

تو ہم اس سے یہ کہتے تھے: تم اپنے سر پر استرا پھروالو۔

بَابُ الْعُمْرَةِ فِيْ ذِي الْحِجَّةِ مِنَ التَّنْعِيْمِ لِمَنْ قَدْ حَجَّ ذٰلِكَ الْعَامَ ضِدَّ قَوْلِ

مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْعُمْرَةَ غَيْرُ جَائِزَةٍ اِلَّا مِنَ الْمَوَاقِيْتِ الَّتِيْ وَقَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ ذَكَرَ الْمَوَاقِيْتَ، فَقَالَ: يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، الْاَخْبَارَ بِتَمَامِهَا

باب 399: اس شخص کا ذوالحج میں تنعیم سے عمرہ کرنا' جس نے اسی سال حج کیا ہو

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن مواقیت کو مقرر کیا ہے صرف اسی جگہ سے عمرہ کیا جاسکتا ہے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مواقیت کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں گے۔''

تو روایات میں تمام مواقیت کا تذکرہ ہے۔

3025 - سند حدیث: ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا اَشْهَبُ اَنَّ اللَّيْثَ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرٍ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْمَرَ عَائِشَةَ مِنَ التَّنْعِيْمِ فِيْ ذِي الْحِجَّةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --یونس بن عبدالاعلیٰ-- اشہب --لیث-- ابوزبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحج میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو تنعیم سے عمرہ کروایا تھا۔

3026 - سند حدیث: ثَنَا يُوْنُسُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ، اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ، اَخْبَرَهُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْمَرَ عَائِشَةَ مِنَ التَّنْعِيْمِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس -- عبداللہ بن وہب -- لیث -- ابوزبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو حصبہ کی رات تنعیم سے عمرہ کروایا تھا۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْعُمْرَةَ مِنَ الْمِيقَاتِ اَفْضَلُ مِنْهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ اِذْ هِيَ اَكْثَرُ نَصَبًا وَّاَفْضَلُ نَفَقَةً، وَمَا كَانَ اَكْثَرُ نَصَبًا وَّاَفْضَلُ نَفَقَةً فَالْاَجْرُ عَلٰى قَدْرِ النَّصَبِ وَالنَّفَقَةِ

باب 400: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ میقات سے عمرے کا احرام باندھنا تنعیم سے عمرہ کرنے سے زیادہ افضل ہے

کیونکہ اس میں زیادہ مشقت پائی جاتی ہے۔ زیادہ خرچ ہوتا ہے اور جس چیز میں زیادہ مشقت ہو اور زیادہ خرچ ہو رہا ہو تو آدمی کو اجر اس کی مشقت اور اس کے خرچ کے حساب سے ملے گا۔

3027 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَا: ثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ الزَّعْفَرَانِيُّ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، وَالْقَاسِمِ، عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، ح وثنا الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَعَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ:

متن حدیث: قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِيْ حَدِيْثِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ اَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَاَصْدُرُ بِنُسُكٍ وَاحِدٍ؟ قَالَ: انْتَظِرِيْ فَاِذَا طَهُرْتِ، فَاخْرُجِيْ اِلَى التَّنْعِيْمِ، فَاَهِلِّيْ مِنْهُ، ثُمَّ الْقِنَا بِجَبَلِ كَذَا وَكَذَا قَالَ: اَظُنُّهُ قَالَ: كُدًى، وَلٰكِنَّهَا عَلٰى قَدْرِ نَصَبِكِ اَوْ قَدْرِ نَفَقَتِكِ " اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيْ خَبَرِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ وَلٰكِنَّهُ عَلٰى قَدْرِ نَفَقَتِكِ وَنَصَبِكِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ اور حسن بن محمد زعفرانی -- حسین -- ابن عون -- ابراہیم اور قاسم -- اُمّ المؤمنین (یہاں تحویلِ سند ہے) -- دورقی -- ابن علیہ -- ابن عون -- ابراہیم -- اسود اور قاسم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

یہاں حسین بن حسن نامی راوی نے یہ الفاظ روایت کیے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ دو مناسک (یعنی حج اور عمرہ) کر کے واپس جائیں گے اور میں ایک (یعنی صرف حج کر کے) واپس آؤں گی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم انتظار کرو جب تم پاک ہو جاؤ گی تو تم تنعیم چلی جانا وہاں سے احرام باندھنا اور پھر فلاں

پہاڑ پر آ کر ہم سے مل جانا۔
راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے میرے استاد نے لفظ ''کدی'' استعمال کیا تھا۔
(نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا)
تمہاری مشقت (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)
تمہارے خرچ کے حساب سے تمہیں اجر وثواب ملے گا۔ یا نبی اکرم ﷺ نے جس طرح بھی ارشاد فرمایا۔
حصین بن حسن کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔
''لیکن تمہارے خرچ اور تمہاری مشقت کے حساب سے اس کا اجر وثواب ملے گا۔''
(راوی کہتے ہیں:) یا جیسے بھی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

بَابُ اِسْقَاطِ الْهَدْيِ عَنِ الْمُعْتَمِرِ بَعْدَ مُضِيِّ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَاِنْ كَانَ قَدْ حَجَّ مِنْ عَامِهِ ذٰلِكَ

باب **401**: ایام تشریق گزر جانے کے بعد عمرہ کرنے والے سے ہدی کا ساقط ہو جانا اگرچہ اس نے اسی سال حج کیا ہو

3028 - سند حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، حَدَّثَنِي اَبِي، اَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ قَالَتْ:

متن حدیث: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

" مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّهِلَّ بِحَجَّةٍ فَلْيُهِلَّ، فَلَوْلَا اَنِّي اَهْدَيْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، فَمِنْهُمْ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ، فَحِضْتُ قَبْلَ اَنْ اَدْخُلَ مَكَّةَ، فَاَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَاَنَا حَائِضٌ، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " دَعِي عُمْرَتَكِ، وَانْقُضِي رَاْسَكِ وَامْتَشِطِي، وَاَهِلِّي بِالْحَجِّ، فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ اَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي بَكْرٍ اِلَى التَّنْعِيمِ فَاَرْدَفَهَا فَاَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِهَا، فَقَضَى اللّٰهُ حَجَّتَهَا وَعُمْرَتَهَا، وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ هَدْيٌ، وَلَا صِيَامٌ وَلَا صَدَقَةٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ كُنْتُ بَيَّنْتُ فِي الْمَسْاَلَةِ الَّتِي كُنْتُ اَمْلَيْتُهَا فِي التَّاْلِيفِ بَيْنَ الْاَخْبَارِ الَّتِي رُوِيَتْ فِي حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَائِشَةَ اِنَّمَا تَرَكَتِ الْعَمَلَ لِعُمْرَتِهَا الَّتِي لَمْ يُمْكِنْهَا الطَّوَافُ لَهَا بِالْبَيْتِ لِعِلَّةِ الْحَيْضَةِ الَّتِي حَاضَتْهَا لَا اَنَّهَا رَفَضَتْ تِلْكَ الْعُمْرَةَ، وَبَيَّنْتُ فِي ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ اَنَّ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا " طَوَافُكِ يَكْفِيكِ بِحَجَّتِكِ وَعُمْرَتِكِ دَلَالَةٌ عَلَى اَنَّهَا لَمْ تَرْفُضْ عُمْرَتَهَا، وَاِنَّمَا تَرَكَتِ الْعَمَلَ لَهَا اِذْ كَانَتْ حَائِضًا، وَلَمْ يُمْكِنْهَا الطَّوَافُ لَهَا، وَبَيَّنْتُ اَنَّ قَوْلَهُ، وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ فِي ذٰلِكَ

هَدْىٌ، وَلَا صَدَقَةٌ، وَلَا صِيَامٌ أَنَّهَا أَرَادَتْ لَمْ يَكُنْ فِي عُمْرَتِي الَّتِي اعْتَمَرْتُهَا بَعْدَ الْحَجِّ هَدْىٌ، وَلَا صَدَقَةٌ، وَلَا صِيَامٌ، وَالدَّلِيلُ عَلَى صِحَّةِ هَذَا التَّأْوِيلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَحَرَ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ قَبْلَ أَنْ تَعْتَمِرَ عَائِشَةُ هَذِهِ الْعُمْرَةَ مِنَ التَّنْعِيمِ، أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَهَا: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ أُدْخِلَ عَلَيْنَا بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْنَا مَا هَذَا، فَقِيلَ نَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ، فَقَدْ خَبَّرَتْ عَائِشَةُ أَنَّهُ قَدْ كَانَ فِي حَجِّهَا هَدْىٌ قَبْلَ أَنْ تَعْتَمِرَ مِنَ التَّنْعِيمِ، وَفِي خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فِي آخِرِ الْخَبَرِ قَالَ: تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْرُجِي مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَتِكِ، فَفَعَلْتُ، ثُمَّ لَمْ أُهْدِ شَيْئًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- یحییٰ -- ہشام بن عروہ -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ہم لوگ ذوالحج کا چاند نظر آنے کے قریب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص عمرہ کا احرام باندھنا چاہتا ہو وہ اس کا احرام باندھ لے اور جو شخص حج کا احرام باندھنا چاہتا ہو وہ اس کا احرام باندھ لے۔

اگر میں نے قربانی کا جانور ساتھ نہ رکھا ہوتا تو میں عمرہ کا احرام باندھ لیتا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' تو ان میں سے کچھ لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھ لیا اور کچھ لوگوں نے حج کا احرام باندھ لیا۔

مکہ میں داخل ہونے سے پہلے مجھے حیض آ گیا جب ''عرفہ'' کا دن آیا' تو میں اس وقت حیض کی حالت میں تھی میں نے اس کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم اپنے عمرے کو چھوڑ دو اپنے سر کے بال کھول لو ان میں کنگھی کر لو اور حج کے لیے احرام باندھ لو۔

پھر جب حصبہ کی رات آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو میرے ساتھ تنعیم بھیجا انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے بٹھایا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے اس عمرے کی جگہ ایک اور عمرے کا احرام باندھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کا حج اور عمرہ ادا کروا دیا حالانکہ اس میں کوئی قربانی نہیں تھی۔ کوئی روزہ نہیں رکھنا پڑا کوئی صدقہ نہیں دینا پڑا (یعنی کسی فدیے کی ادائیگی نہیں کرنا پڑی)

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے یہ مسئلہ اپنی ان تالیفات میں بیان کیا ہے' جو ان روایات کے بارے میں ہیں' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں نقل کی گئی ہیں' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے عمرے سے متعلق اس عمل کو ترک کیا تھا جو ان کے لیے ممکن نہیں تھا یعنی عمرے کے لیے طواف کرنا' اور یہ حیض کی علت کی وجہ سے تھا جو ان کو لاحق ہو گئی تھی' تو انہوں نے اس عمرے کو چھوڑا نہیں تھا۔

میں نے اس جگہ یہ بات بھی بیان کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ ''تمہارا ایک طواف تمہارے حج اور عمرے کے لیے کافی ہو گا۔''

یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس عمرے کو ترک نہیں کیا تھا انہوں نے اس عمرے کے ایک عمل کو ترک کیا

تھا اس وقت جب وہ حیض کی حالت میں تھیں اور ان کے لیے بیت اللہ کا طواف کرنا ممکن نہیں تھا۔

میں نے یہ بات بیان کی ہے عروہ کے یہ الفاظ:

''اس میں قربانی، صدقہ یا روزہ یعنی کسی قسم کا فدیہ لازم نہیں ہوا''

اس سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی: میں نے جو عمرہ حج کے بعد کیا تھا اس میں کوئی قربانی، صدقہ یا روزہ لازم نہیں ہوا تھا۔

اس تاویل کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے جو گائے قربان کی تھی وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے تنعیم سے عمرہ کرنے سے پہلے کی تھی۔

کیا تم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول نہیں سنا؟

''جب قربانی کا دن آیا' تو ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا تو میں نے دریافت کیا: یہ کہاں سے آیا ہے؟ تو یہ بات بتائی گئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے گائے قربان کی ہے''۔

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے' یہ ان کے حج کی قربانی تھی جو ان کے تنعیم سے عمرہ کرنے سے پہلے تھی۔

اس طرح محمد بن عبدالرحمن نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ہیں۔

''تم عبدالرحمن کے ساتھ تنعیم چلی جاؤ اور وہاں سے عمرے کا احرام باندھ لو''

تو میں نے ایسا ہی کیا اور میں قربانی کے طور پر کوئی چیز ساتھ لے کر نہیں آئی۔

3029 - ثـنـاه مُـحَـمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَامٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي مَيْمُونُ بْنُ مَخْرَمَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، فَذَكَرَ قِصَّةً طَوِيْلَةً،

اختلافِ روایت: وَذَكَرَ هٰذَا الْكَلَامَ الَّذِي ذَكَرْتُ فِي اٰخِرِ الْخَبَرِ قَالَ: وَقَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُمْ عَنْ عُمْرَتِهِمْ بَعْدَ الْحَجِّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: حِضْتُ فَاعْتَمَرْتُ بَعْدَ الْحَجِّ، ثُمَّ لَمْ اَصُمْ، وَلَمْ اُهْدِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَهٰذَا الْخَبَرُ يُبَيِّنُ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنَّهَا لَمْ تَصُمْ، وَلَمْ تُهْدِ بَعْدَ تِلْكَ الْعُمْرَةِ الَّتِي اعْتَمَرَتْ مِنَ التَّنْعِيمِ لَا قَبْلَهَا

❀❀ محمد بن عمرو بن تمام -- یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر -- میمون بن مخرمہ -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں -- محمد بن عبدالرحمن بن نوفل -- ہشام بن عروہ -- عروہ -- عروہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ایک طویل واقعہ بیان کیا ہے' اور یہ کلام ذکر کیا ہے' جس کو میں نے روایت کے آخر میں ذکر کیا ہے' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے میں نے محمد بن عبدالرحمن کو عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے

یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے عمرے کے بارے میں بتایا جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کے بعد کیا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے حیض آ گیا تھا اس لئے میں نے حج کے بعد عمرہ کیا تھا (پھر میں نے فدیے کے طور پر) کوئی روزہ نہیں رکھا کوئی قربانی نہیں کی''۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) تو یہ روایت اس بات کو واضح کر دیتی ہے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی: انہوں نے اس عمرے کے بعد یعنی جو عمرہ انہوں نے تنعیم سے کیا تھا' اس سے پہلے والا عمرہ مراد نہیں ہے۔ اس کے بعد انہوں نے (فدیہ کے طور پر) کوئی روزہ نہیں رکھا کوئی قربانی نہیں کی۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْحَجِّ عَمَّنْ لَّا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ عَنْ نَفْسِهِ مِنَ الْكِبَرِ

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلّٰى نَبِيَّهُ بَيَانَ مَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ مِنَ الْوَحْيِ خَاصًّا وَّعَامًّا، فَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهِ: (وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى) (النجم: 39) جَمِيْعَ الْاَعْمَالِ، وَاَنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا اَرَادَ بَعْضَ السَّعْيِ لَا جَمِيْعَهُ، اِذْ لَوْ كَانَ اللّٰهُ اَرَادَ جَمِيْعَ السَّعْيِ لَمْ يَكُنِ الْحَجُّ اِلَّا لِمَنْ حَجَّ بِنَفْسِهِ، لَمْ يَسْقُطْ فَرْضُ الْحَجِّ عَنِ الْمَرْءِ اِذَا حُجَّ عَنْهُ، وَلَمْ يُكْتَبْ لِلْمَحْجُوجِ عَنْهُ سَعْيُ غَيْرِهِ اِذْ لَمْ يَسْعَ هُوَ بِنَفْسِهِ سَعْيَ الْعَمَلِ

باب **402**: جو شخص زیادہ عمر ہو جانے کی وجہ سے بذاتِ خود حج نہ کر سکتا ہو اس کی طرف سے حج کرنا مباح ہے

اور اس بات کی دلیل کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام کو اس بات کا نگران مقرر کیا ہے' وہ اس چیز کو بیان کریں جو اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی نازل کی ہے۔

خاص اور عام ہونے کے حوالے سے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو بیان کیا' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان

''انسان کو صرف وہی چیز ملتی ہے' جس کے لئے وہ کوشش کرتا ہے''۔

اس سے مراد تمام اعمال نہیں ہیں بلکہ اس سے مراد بعض کوششیں ہیں۔ تمام کوششیں مراد نہیں ہیں۔ اس لئے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمام قسم کی کوششیں مراد لی ہوئی ہوتیں' تو حج صرف اس شخص کا ہوتا جو بذاتِ خود حج کرتا اور جب کسی شخص کی طرف سے حج کر لیا جاتا تو اس سے حج کی فرضیت ساقط نہ ہوتی۔

اور جس شخص کی طرف سے حج کیا گیا ہے دوسرے کی کوشش اس کے نامۂ اعمال میں نوٹ نہیں کی جاتی کیونکہ اس نے یہ کام بذاتِ خود سرانجام نہیں دیا ہے۔

3030 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيْسٰى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ

متنِ حدیث: اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمٍ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ عَلَيْهِ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ، وَهُوَ

لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَسْتَوِىَ عَلٰى ظَهْرِ بَعِيرِهٖ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَحُجِّى عَنْهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن خشرم-- عیسیٰ-- ابن جریج -- ابن شہاب زہری -- سلیمان بن سنان (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سیدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد بوڑھے عمر رسیدہ آدمی ہیں ان پر حج کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرض لازم ہو چکا ہے اور وہ اپنے اونٹ کی پشت پر بیٹھنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی طرف سے حج کرلو۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ الشَّيْخَ الْكَبِيرَ اِذَا اسْتَفَادَ مَالًا بَعْدَ كِبَرِ السِّنِّ وَهُوَ غَنِىٌّ

اَوِ اسْتَفَادَ مَالًا بَعْدَ الْاِسْلَامِ كَانَ فَرْضُ الْحَجِّ وَاجِبًا عَلَيْهِ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ مُسْتَطِيعٍ اَنْ يَحُجَّ بِنَفْسِهٖ، وَالدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ الْاِسْتِطَاعَةَ كَمَا قَالَهُ مُطَّلِبِيُّنَا رَحِمَهُ اللّٰهُ اسْتِطَاعَتَانِ اِحْدَاهُمَا بِبَدَنِهٖ مَعَ مِلْكِ مَالِهٖ، يُمْكِنُهُ الْحَجُّ عَنْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ، وَالثَّانِيَةُ بِمِلْكِ مَالِهٖ، يَحُجُّ عَنْ نَفْسِهٖ غَيْرُهُ، كَمَا تَقُولُ الْعَرَبُ: اَنَا مُسْتَطِيعٌ اَنْ اَبْنِىَ دَارِى وَاَخِيطَ ثَوْبِى، يُرِيدُ بِالْاُجْرَةِ اَوْ لِمَنْ يُطِيعُنِى وَاِنْ كَانَ غَيْرَ مُسْتَطِيعٍ لِبِنَاءِ الدَّارِ وَخِيَاطَةِ الثَّوْبِ بِنَفْسِهٖ

باب 403: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جب کسی عمر رسیدہ بزرگ کو بوڑھا ہو جانے کے بعد مال حاصل ہو اور وہ خوشحال ہو جائے یا اسلام قبول کرنے کے بعد اسے مال حاصل ہو جائے تو اب اس پر حج کرنا فرض ہو جائے گا

اگرچہ وہ بذاتِ خود حج کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔

اور اس بات کی دلیل کہ استطاعت سے مراد وہی ہے جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔

استطاعت دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ آدمی اپنے مال کا مالک ہونے کے ساتھ اپنے جسم کے ساتھ اس بات کی استطاعت رکھتا ہو کہ وہ اپنی جان اور مال کے ذریعے حج کرسکتا ہو۔

اور دوسرا یہ کہ انسان اپنے مال کا مالک ہو اور دوسرے شخص کو اپنی طرف سے حج کروادے اس کی مثال اس طرح ہے جیسے عرب کہتے ہیں۔

''میں اس بات کی استطاعت رکھتا ہوں کہ میں اپنا گھر بنالوں' یا اپنا کپڑا سی لوں۔''

تو اس سے مراد یہ ہوتا ہے' وہ معاوضہ دے کر ایسا کرسکتا ہے۔

اس شخص سے یہ کام کرواسکتا ہے' جو اس کی فرمانبرداری کرتا ہو اگرچہ وہ آدمی خود گھر بنانے کی یا کپڑے کو سینے کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔

3031 - سندِ حدیث: ثَنَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِى مَالِكٌ، وَيُونُسُ، وَاللَّيْثُ، وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ، اَخْبَرَهُ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ تَسْتَفْتِيهِ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ بِيَدِهِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَّثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، اَفَاَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

اسنادِ دیگر: بَعْضُهُمْ، يَزِيْدُ عَلٰى بَعْضٍ قَالَ اللَّيْثُ وَحَدَّثَنِيهِ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ اَوْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَوْ كِلَيْهِمَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عیسیٰ بن ابراہیم -- ابن وہب -- مالک' یونس' لیث' ابن جریج -- ابن شہاب زہری -- سلیمان بن یسار (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوئی' تو حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف دیکھنا شروع کر دیا اور اس نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنا شروع کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا۔

اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے حج کے بارے میں جو چیز فرض کی ہے وہ میرے بوڑھے عمر رسیدہ والد پر بھی لازم ہوگئی ہے' جو سواری پر بیٹھنے کے قابل بھی نہیں ہیں' تو کیا میں ان کی طرف سے بھی حج کرلوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!

(راوی کہتے ہیں:) یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے' یہاں بعض راویوں نے دوسروں کے مقابلے میں بعض الفاظ زیادہ نقل کئے ہیں۔

لیث نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے ابن شہاب نے سلیمان یا ابوسلمہ یا شاید ان دونوں کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے۔

3032 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، ح وثنا الْمَخْزُوْمِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، ح وثنا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمٍ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ النَّحْرِ، وَالْفَضْلُ رِدْفُهُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهِ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَّسْتَمْسِكَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، هَلْ تَرٰى اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ وَقَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ: غَدَاةَ جَمْعٍ وَقَالَ: اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ، لَمْ يَقُلْ: وَالْفَضْلُ رِدْفُهُ،

اختلافِ روایت: وَلَفْظُ ابْنِ خَشْرَمٍ فِي الْمَتْنِ مِثْلُ حَدِيْثِ عَبْدِ الْجَبَّارِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: اَفَاَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان-- زہری (یہاں تحویلِ سند ہے) -- مخزومی-- سفیان (یہاں تحویلِ سند ہے) --علی بن خشرم-- ابن عیینہ-- ابن شہاب زہری-- سلیمان بن یسار (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے قربانی کی صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا: حضرت فضل رضی اللہ عنہ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر سوار تھے اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے جو بندوں پر حج فرض کیا ہے وہ میرے عمر رسیدہ بوڑھے والد پر بھی لازم ہوگیا ہے' جو سواری پر جم کر بیٹھ نہیں سکتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے؟ کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔

مخزومی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''مزدلفہ'' کی صبح اور انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے: حضرت فضل رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔

ابن خشرم نے روایت کے متن میں اسی طرح کے الفاظ نقل کیے ہیں: جو عبدالجبار سے منقول ہیں تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔

بَابُ حَجِّ الْمَرْاَةِ عَنِ الرَّجُلِ

باب **404**: عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا

3033 - اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، ثَنَا عَمِّي، اَخْبَرَنِي مَالِكٌ، وَاللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ تَسْتَفْتِيهِ قَالَ: فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ قَالَ: فَجَعَلَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ بِيَدِهِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهِ اَدْرَكَتْ اَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، اَفَاَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

❁❁ احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب-- اپنے چچا-- مالک اور لیث-- ابن شہاب زہری-- سلیمان بن یسار کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے وہ بیان کرتے ہیں: خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شرعی مسئلہ دریافت کرے تو حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف دیکھنا شروع کردیا اور اس نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنا شروع کردیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ اپنے دست مبارک کے ذریعے دوسری طرف پھیر دیا اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے حج کے بارے میں

اپنے بندوں پر جو چیز لازم قرار دی ہے وہ میرے بوڑھے عمر رسیدہ والد پر لازم ہوگئی ہے جو سواری پر بیٹھنے کے قابل نہیں ہیں تو کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔

(راوی کہتے ہیں:) یہ حجۃ الوداع کی بات ہے۔

بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْمَيِّتِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ عَلٰى اَصْلِنَا

باب 405: مرحوم کی طرف سے حج کرنا جو ایک مجمل روایت کے ذریعے ثابت ہے جو ہمارے اصول کے مطابق وضاحتی روایت نہیں ہے

3034 - سندِ حدیث: ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ، عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيْدٍ، ثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ سَلَمَةَ الْهُذَلِيُّ قَالَ:

متنِ حدیث: انْطَلَقْتُ اَنَا وَسِنَانُ بْنُ سَلَمَةَ، مُعْتَمِرَيْنِ، فَلَمَّا نَزَلْنَا الْبَطْحَاءَ قُلْتُ: انْطَلِقْ اِلَى ابْنِ الْعَبَّاسِ نَتَحَدَّثْ اِلَيْهِ قَالَ: قُلْتُ: يَعْنِي لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ وَالِدَةً لِيْ بِالْمِصْرِ، وَاِنِّيْ اَغْزُو فِيْ هٰذِهِ الْمَغَازِيْ اَفَيُجْزِءُ عَنْهَا اَنْ اُعْتِقَ، وَلَيْسَتْ مَعِيْ؟ قَالَ: اَفَلَا اُنَبِّئُكَ بِاَعْجَبَ مِنْ ذٰلِكَ اَمَرَتْ امْرَاَةُ سِنَانِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ اَنْ تَسْاَلَ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اُمَّهَا مَاتَتْ، وَمَا تَحُجُّ اَمَا تُجْزِءُ عَنْ اُمِّهَا اَنْ تَحُجَّ عَنْهَا قَالَ: نَعَمْ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّهَا دَيْنٌ قَضَتْهُ عَنْهَا اَلَمْ يَكُنْ يُجْزِءُ عَنْهَا فَلْتَحُجَّ عَنْ اُمِّهَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عمران بن موسیٰ قزاز-- عبدالوارث بن سعید-- ابوتیاح --موسیٰ بن سلمہ ہذلی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں اور سنان بن سلمہ عمرہ کرنے کے ارادے سے روانہ ہوئے جب ہم نے ''بطحاء'' میں پڑاؤ کیا' تو میں نے کہا: میرے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس چلو تا کہ ہم ان سے بات چیت کریں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میری والدہ مصر میں ہیں اور میں جنگوں میں حصہ لیتا رہتا ہوں' تو کیا ان کی طرف سے یہ بات جائز ہوگی کہ اگر میں غلام آزاد کردوں اور وہ اس وقت میرے ساتھ نہ ہوں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ حیران کن بات بتاؤں۔

میں نے سنان بن عبداللہ جہنی کی بیوی سے یہ کہا کہ وہ میرے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کریں کہ اس کی والدہ کا انتقال ہوگیا ہے' جس نے حج کیا تھا تو اگر وہ اپنی والدہ کی طرف سے حج کرے تو کیا اس کی والدہ کی طرف سے یہ جائز ہوگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔

اگر اس کی والدہ پر کوئی قرض لازم ہوتا تو وہ عورت اس کی طرف سے ادا کردیتی' تو کیا اس مرحومہ کی طرف سے ادا نہیں ہوجانا تھا۔

تو پھر وہ اپنی والدہ کی طرف سے حج بھی کر لے۔

3035 - سندِ حدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَالَ:

متنِ حدیث: فُلَانٌ الْجُهَنِيُّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِي مَاتَ، وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَمْ يَحُجَّ اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ

قَالَ: حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حماد بن زید -- ابو تیاح -- موسیٰ بن سلمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

فلاں جہنی نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے وہ عمر رسیدہ شخص تھے وہ حج نہیں کر سکے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) وہ حج کی استطاعت نہیں رکھ سکے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج کر لو۔

بَابُ الْحَجِّ عَمَّنْ يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَجُّ بِالْاِسْلَامِ، اَوْ مِلْكِ الْمَالِ

اَوْ هُمَا وَهُوَ غَيْرُ مُسْتَطِيْعٍ لِلْحَجِّ بِبَدَنِهٖ مِنَ الْكِبَرِ، وَالْفَرْقُ بَيْنَ الْعَاجِزِ عَنِ الْحَجِّ بِبَدَنِهٖ لِكِبَرِ السِّنِّ وَبَيْنَ الْعَاجِزِ عَنِ الْحَجِّ لِمَرَضٍ قَدْ يُرْجَى لَهُ الْبُرْءُ اِذِ الْعَاجِزُ لِكِبَرِ السِّنِّ لَا يَحْدُثُ لَهٗ شَبَابٌ وَّقُوَّةٌ بَعْدُ، وَالْمَرِيْضُ قَدْ يَصِحُّ مِنْ مَّرَضِهٖ بِاِذْنِ اللّٰهِ

باب 406: ایسے شخص کی طرف سے حج کرنا جس پر اسلام قبول کرنے یا مال کا مالک بن جانے کی وجہ سے حج کرنا فرض ہو یا ان دونوں کی وجہ سے حج لازم ہو جائے

جو شخص عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے جسمانی طور پر حج کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو نیز اس بارے میں فرق ہے' جو شخص عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے جسمانی طور پر حج کرنے سے عاجز ہو جائے اور جو شخص بیماری کی وجہ سے حج کرنے سے عاجز ہو جائے لیکن وہ بیماری ایسی ہو جس سے تندرست ہونے کی اُمید نہ ہو۔ (تو ان دونوں کے درمیان فرق ہے)

اس کی وجہ یہ ہے' عمر زیادہ ہو جانے کی وجہ سے عاجز ہونے والے شخص کو دوبارہ جوانی اور قوت نہیں مل سکتی جبکہ بیمار شخص اللہ کے حکم سے صحت یاب ہو سکتا ہے۔

3036 - سندِ حدیث: ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: قَالَ الشَّافِعِيُّ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، ح وثنا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا، اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهٗ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ تَسْتَفْتِيْهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا، وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِي شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ

بِتْ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان -- امام شافعی -- امام مالک (یہاں تحویلِ سند ہے) -- یونس بن عبد الاعلیٰ -- ابن وہب -- امام مالک -- ابن شہاب زہری -- سلیمان بن یسار (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون مسئلہ دریافت کرنے کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' تو حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف دیکھنا شروع کر دیا اور اس نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنا شروع کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا۔

اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ نے حج کے بارے میں اپنے بندوں پر جو چیز لازم قرار دی ہے وہ میرے بوڑھے عمر رسیدہ والد پر بھی لازم ہوگئی ہے۔ جو سواری پر بیٹھنے کے قابل نہیں ہیں کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔

(راوی کہتے ہیں:) یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے۔

بَابُ حَجِّ الرَّجُلِ عَنِ الْمَرْاَةِ الَّتِي لَا تَسْتَطِيعُ الْحَجَّ مِنَ الْكِبَرِ بِمِثْلِ اللَّفْظَةِ الَّتِي ذَكَرْتُ اَنَّهَا مُجْمَلَةٌ غَيْرُ مُفَسَّرَةٍ

باب 407: ایسی عورت کی طرف سے حج کرنا جو عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے حج کرنے کی استطاعت نہ رکھتی ہو
یہ اسی طرح کے الفاظ کے ذریعے ثابت ہے' جس کے بارے میں' میں نے یہ بات ذکر کی ہے' یہ الفاظ مجمل ہیں' مفسر نہیں ہیں۔

3037 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْجَزَّارُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي الْحَجَّاجِ، ثَنَا عَوْفٌ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ:

متنِ حدیث: بَلَغَنِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: اِنَّ اَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ اَدْرَكَ الْإِسْلَامَ، وَلَمْ يَحُجَّ وَلَا يَسْتَمْسِكُ عَلَى الرَّاحِلَةِ، وَاِنْ شَدَدْتُهُ بِالْحَبْلِ عَلَى الرَّاحِلَةِ خَشِيتُ اَنْ اَقْتُلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْجُجْ عَنْ اَبِيكَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن میمون جزار -- یحییٰ بن ابو حجاج -- عوف کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حسن بیان کرتے ہیں:

مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے' ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میرے والد عمر رسیدہ شخص ہیں۔

وہ مسلمان ہوگئے ہیں' لیکن حج نہیں کر سکے اب وہ سواری پر بیٹھنے کے قابل نہیں ہیں اگر میں رسی کے ذریعے انہیں سواری پر باندھ دیتا ہوں' تو مجھے ڈر ہے' وہ فوت ہو جائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج کرلو۔

3038 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي الْحَجَّاجِ، عَنْ عَوْفٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ

اختلافِ روایت: اِلَّا اَنَّهُ قَالَ السَّائِلُ سَاَلَ عَنْ اُمِّهِ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن منصور -- یحییٰ بن ابوحجاج -- عوف -- ابن سیرین (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کی مانند نقل کرتے ہیں)

تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔

''سوال کرنے والے شخص نے اپنی والدہ کے بارے میں یہ سوال کیا تھا''۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ اَنْ يَّحُجَّ عَنِ الْمَيِّتِ مَنْ لَّمْ يَحُجَّ عَنْ نَفْسِهٖ

وَالدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ الْاَخْبَارَ الَّتِيْ ذَكَرْتُ فِيْ اَنَّهَا مُجْمَلَةٌ غَيْرُ مُفَسَّرَةٍ عَلٰى مَا ذَكَرْتُ، اِذْ لَيْسَ فِيْ تِلْكَ الْاَخْبَارِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ مَنْ اَمَرَهُ اَنْ يَّحُجَّ عَنْ غَيْرِهَا هَلْ حَجَّ عَنْ نَفْسِهٖ اَمْ لَا؟ هٰذَا الْخَبَرُ دَالٌّ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ مَنْ قَدْ حَجَّ عَنْ نَفْسِهٖ اَنْ يَّحُجَّ عَنْ غَيْرِهٖ، لَا مَنْ لَّمْ يَحُجَّ عَنْ نَفْسِهٖ

باب 408: جس شخص نے خود حج نہ کیا ہو مرحوم کی طرف سے اس کا حج کرنا منع ہے

اور اس بات کی دلیل کہ وہ روایات جنہیں میں نے ذکر کیا ہے' یہ روایات مجمل ہیں۔ مفسر نہیں ہیں جیسا کہ میں یہ ذکر کر چکا ہوں' تو ان میں کسی بھی روایت میں یہ بات منقول نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو یہ ہدایت کی کہ وہ دوسرے کی طرف سے حج کرے آپ نے اس سے دریافت نہیں کیا' کیا وہ بذاتِ خود حج کر چکا ہے' یا نہیں کر چکا ہے؟

تاہم یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم اس شخص کو دیا ہے کہ جو پہلے اپنی طرف سے حج کر چکا ہو وہ دوسرے کی طرف سے حج کرسکتا ہے' یہ حکم اس کے لئے نہیں ہے جس نے اپنی طرف سے حج نہ کیا ہو

3039 - سندِ حدیث: ثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ، فَقَالَ: مَنْ شُبْرُمَةُ؟، فَقَالَ: " اَخِي اَوْ قَرِيبٌ لِي قَالَ: " هَلْ حَجَجْتَ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَاجْعَلْ هٰذِهٖ عَنْكَ، ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: فِي هٰذَا الْخَبَرِ بَانَ اَنَّ الْمُلَبِّيَ عَنْ غَيْرِهٖ اِذَا لَمْ يَكُنْ قَدْ حَجَّ عَنْ نَفْسِهٖ عَلَيْهِ اَنْ

يَجْعَلَ تِلْكَ الْحَجَّةَ عَنْ نَفْسِهِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ہارون بن اسحاق -- عبدہ بن سلیمان -- سعید -- قتادہ -- عزرہ -- سعید بن جبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں شبرمہ کی طرف سے حج کرنے کے لیے حاضر ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے بتایا میرا بھائی ہے یا میرا قریبی عزیز ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے حج کر لیا ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہ تم اپنی طرف سے کرو اس کے بعد پھر شبرمہ کی طرف سے کرنا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے جب کوئی شخص دوسرے کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا ہو اور اس نے خود حج نہ کیا ہو تو اب اس پر یہ بات لازم ہے وہ اس حج کو اپنی طرف سے کرے۔

بَابُ الْعُمْرَةِ عَنِ الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ الْعُمْرَةَ مِنَ الْكِبَرِ

باب [409] ایسے شخص کی طرف سے عمرہ کرنا جو عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے عمرہ کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو

3040 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ سَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ رَزِينٍ،

متنِ حدیث: أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ: حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی -- خالد ابن حارث -- شعبہ -- نعمان بن سالم -- حضرت عمرو بن اوس کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابن رزین نے عرض کی:

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد عمر رسیدہ شخص ہیں جو حج یا عمرہ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے ہیں اور سفر بھی نہیں کر سکتے ہیں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج کر لو اور عمرہ بھی کر لو۔

بَابُ النَّذْرِ بِالْحَجِّ ثُمَّ يَحْدُثُ الْمَوْتُ قَبْلَ وَفَائِهِ، وَالْأَمْرِ بِقَضَائِهِ وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّهُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ لِتَشْبِيهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَذْرَ الْحَجِّ بِالدَّيْنِ

باب 410: جو شخص حج کی نذر مانے اور اس کو پورا کرنے سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے

اس کی طرف سے قضا کرنے کا حکم اور اس بات کی دلیل کہ یہ کام اس کے سارے مال میں سے کیا جائے گا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کی نذر ماننے کو قرض کے ساتھ تشبیہ دی ہے

3041 - سندحدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: اَنَّ امْرَاَةً نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ، فَمَاتَتْ، فَاَتَى اَخُوهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ عَلٰى اُخْتِكَ دَيْنٌ، اَكُنْتَ قَاضِيَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاقْضُوا اللّٰهَ، فَهُوَ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيسَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ وَهُوَ اَبُوْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --بندار--محمد بن جعفر--شعبہ--ابوبشر--سعید بن جبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک خاتون نے یہ نذر مانی کہ وہ حج کرے گی پھر اس کا انتقال ہوگیا پھر اس کا بھائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہاری بہن کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کردیتے؟

اس نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کے حق کو بھی ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حق' ادا کیے جانے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْحَجَّ الْوَاجِبَ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ لَا مِنَ الثُّلُثِ

باب 411: اس بات کی دلیل کہ لازم حج تمام مال میں سے کیا جائے گا اس (مال) کے ایک تہائی حصے میں سے نہیں کیا جائے گا

3042 - سندحدیث: ثَنَا الرَّبِيعُ، عَنِ الشَّافِعِيِّ، اَخْبَرَ ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: اَنَّ امْرَاَةً، مِنْ خَثْعَمٍ سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: هٰكَذَا حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، وَاَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ، وَزَادَ: فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَهَلْ يَنْفَعُهُ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، كَمَا لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِهِ، نَفَعَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --ربیع--امام شافعی-- ابن عیینہ--زہری--سلیمان بن یسار (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا: (اس کے بعد راوی نے حدیث ذکر کی ہے)

راوی بیان کرتے ہیں: سفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے میں نے زہری کی زبانی یہ بات اسی طرح یاد رکھی ہے۔
جب کہ عمرو بن دینار نے زہری کے حوالے سے سلیمان بن یسار کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے' اور انہوں نے اس میں یہ الفاظ اضافی نقل کئے ہیں۔
اس خاتون نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس کا انہیں فائدہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔
جس طرح اگر ان کے ذمے قرض ہوتا اور تم اسے ادا کر دیتیں' تو اس کا انہیں فائدہ ہوتا۔

بَابُ النَّذْرِ بِالْحَجِّ مَاشِيًا فَيَعْجِزُ النَّاذِرُ عَنِ الْمَشْيِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصًّى

باب 412: پیدل چل کر حج کرنے کی نذر ماننا' جبکہ نذر ماننے والا شخص پیدل چلنے سے عاجز ہو جائے' اس کا تذکرہ' ایک مختصر روایت کے ذریعے ہے' جس میں تفصیل نہیں ہے

3043 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

متنِ حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ شَيْخًا كَبِيرًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ يَتَوَكَّأُ عَلَيْهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا شَأْنُ هٰذَا الشَّيْخِ؟ فَقَالَ ابْنَاهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ؛ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر--اسماعیل بن جعفر--عمرو ابن ابوعمرو--عبدالرحمن اعرج (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے عمر رسیدہ شخص کو پایا جو اپنے دو بیٹوں کے درمیان ان کا سہارا لے کر چل رہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس بزرگوار کا کیا معاملہ ہے۔
اس کے دونوں بیٹوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے نذر مانی ہے۔ (کہ یہ پیدل چل کر جائیں گے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بزرگوار تم سوار ہو جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ تم سے اور تمہاری نذر سے بے نیاز ہے۔

3044 - سندِ حدیث: ثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا بِشْرٌ، ثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: إِمَّا سَمِعْتُ أَنَسًا وَإِمَّا عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، ح وثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ، ثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ،

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا كَبِيرًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَا هٰذَا؟ قَالُوا: نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ قَالَ: فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --صنعانی--بشر--حمید--ثابت (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت

انس رضی اللہ عنہ (یہاں تحویلِ سند ہے) --محمد بن یحییٰ بن فیاض --عبدالصمد-- حمید-- ثابت (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)
حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے عمر رسیدہ شخص کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کے درمیان سہارا لے کر چل رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: انہوں نے یہ نذر مانی ہے وہ بیت اللہ تک پیدل چل کر جائے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کے خود کو تکلیف میں مبتلا کرنے سے بے نیاز ہے۔
راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہدایت کی کہ وہ سوار ہو جائے۔

بَابُ هَدْيِ النَّاذِرِ بِالْحَجِّ مَاشِيًا، فَيَعْجِزُ عَنِ الْمَشْيِ وَالدَّلِيلِ عَلَى الْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا فِي الْبَابِ قَبْلُ، مُخْتَصَرَيْنِ عَلَى مَا ذَكَرْتُ

باب 413: پیدل چل کر حج کی نذر ماننے والا شخص اگر چلنے سے عاجز ہو جائے' تو وہ قربانی کا جانور دے گا

اور اس بات کی دلیل کہ میں نے اس باب میں اس سے پہلے جو دو مختصر روایات نقل کی ہیں وہ اس کے مطابق ہیں' جو میں نے ذکر کیا ہے

3045 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ،

متن حدیث: اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُخْتِهِ نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْ نَذْرِ اُخْتِكَ لِتَرْكَبْ، وَلْتُهْدِ بَدَنَةً

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- ابوداؤد-- ہمام-- قتادہ --عکرمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما (حوالے سے نقل کرتے ہیں:)
حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی اس بہن کے بارے دریافت کیا: جس نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ پیدل چل کر خانہ کعبہ تک جائے گی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری بہن کی نذر سے بے نیاز ہے اسے سوار ہو جانا چاہیے' اور اونٹ کی قربانی کرنی چاہیے۔

بَابُ الْيَمِينِ بِالْمَشْيِ اِلَى الْكَعْبَةِ فَيَعْجِزُ الْحَالِفُ عَنِ الْمَشْيِ

باب 414: خانہ کعبہ تک پیدل چل کر جانے کی قسم اٹھانا اور پھر قسم اٹھانے والے کا پیدل چلنے سے عاجز ہو جانا

3046 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ اٰدَمَ، ثَنَا شَرِيكٌ،

متن حدیث: عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ بِالْمَشْيِ فَيَعْجِزُ فَيَرْكَبُ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَحُجُّ مِنْ

قَابِلٍ فَيَرْكَبُ مَا شَاءَ، وَيَمْشِي مَا شَاءَ، وَيَرْكَبُ قَالَ شَرِيكٌ وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: تَرْكَبُ، وَتُكَفِّرُ يَمِينَهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن رافع--یحیٰ ابن آدم--شریک کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:
انہوں نے ابواسحاق سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو پیدل چل کر جانے کی قسم اٹھاتا ہے' لیکن اس کو پورا نہیں کر پاتا تو سوار ہو جاتا ہے۔

تو انہوں نے بتایا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے' وہ شخص اگلے سال حج کرے گا' اور جتنا چاہے گا سوار ہو کر سفر کرے گا' اور جتنا چاہے گا پیدل چل کر سفر کرے گا' اور سوار ہو جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ خاتون سوار ہو جائے اور اپنی قسم کا کفارہ دے''۔

3047 - سندِ حدیث: ثنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، ثنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ شَرِيْكٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا، جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ اُخْتِيْ جَعَلَتْ عَلَيْهَا الْمَشْيَ اِلَى الْبَيْتِ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَيْئًا، قُلْ لَهَا فَلْتَحُجَّ رَاكِبَةً، وَلْتُكَفِّرْ يَمِينَهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--ابوعمار--فضل بن موسیٰ--شریک--محمد مولیٰ ابوطلحہ--کریب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میری بہن نے اپنے ذمے بیت اللہ تک پیدل چل کر جانا لازم قرار دیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری بہن کے مشقت کا شکار ہونے کا کوئی اجر و ثواب نہیں دے گا۔ تم اسے کہو کہ وہ سوار ہو کر حج کے لیے جائے اور اپنی قسم کا کفارہ دیدے۔

بَابُ ذِكْرِ اِسْقَاطِ فَرْضِ الْحَجِّ عَنِ الصَّبِيِّ قَبْلَ الْبُلُوْغِ، وَعَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يُفِيْقَ

باب **415**: بالغ ہونے سے پہلے بچے سے' اور ٹھیک ہونے سے پہلے مجنون سے' اس کی فرضیت ساقط ہونے کا تذکرہ

3048 - سندِ حدیث: ثنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا ثنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ اَبِىْ ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: مَرَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ بِمَجْنُوْنَةِ بَنِيْ فُلَانٍ قَدْ زَنَتْ، اَمَرَ عُمَرُ بِرَجْمِهَا فَرَدَّهَا عَلِيٌّ، وَقَالَ لِعُمَرَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتَرْجُمُ هٰذِهٖ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَمَا تَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُفِعَ

الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ الْمَغْلُوبِ عَلٰى عَقْلِهٖ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ قَالَ: صَدَقْتَ فَخَلّٰى عَنْهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عِنْدِيْ عَلٰى اَنَّ الْمَجْنُوْنَ اِذَا حُجَّ بِهٖ فِيْ حَالِ جُنُوْنِهٖ ثُمَّ اَفَاقَ لَمْ يُجْزِهٗ كَالصَّبِيِّ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبد الاعلیٰ اور محمد بن عبد اللہ بن حکم -- ابن وہب -- جریر بن حازم -- سلیمان بن مہران -- ابوظبیان (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا گزر بنوفلاں کی پاگل عورت کے پاس سے ہوا جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار کرنے کا فیصلہ دیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو واپس کر دیا۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المومنین! کیا آپ اس عورت کو سنگسار کرنا چاہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ کو یہ بات یاد نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تین طرح کے لوگوں سے قلم کو اٹھالیا گیا ہے:

''وہ پاگل جس کی عقل مغلوب ہو چکی ہو، سویا ہوا شخص یہاں تک وہ بیدار ہو جائے اور (نابالغ) بچہ یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے'' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے ٹھیک کہا ہے انہوں نے اس خاتون کو چھوڑ دیا۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میرے نزدیک اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے جب کسی پاگل کو اس کے پاگل پن کے دوران حج کروا دیا جائے پھر وہ شخص تندرست ہو جائے تو اس کا حج کافی نہیں ہوگا جیسا کہ (نابالغ) بچے کا بھی یہی حکم ہے۔

بَابُ ذِكْرِ حَجِّ الصِّبْيَانِ قَبْلَ الْبُلُوْغِ عَلٰى غَيْرِ الْوُجُوْبِ

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ، اَرَادَ الْقَلَمَ مِمَّا يَكُوْنُ اِثْمًا وَوِزْرًا عَلَى الْبَالِغِ اِذَا ارْتَكَبَهٗ، لَا اَنَّ الْقَلَمَ مَرْفُوْعٌ عَنْ كِتَابَةِ الْحَسَنَاتِ لِلصَّبِيِّ اِذَا عَمِلَهَا

باب 416: اس بات کا تذکرہ کہ بالغ ہونے سے پہلے بچے جو حج کرتے ہیں وہ واجب نہیں ہے

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''بچے سے قلم اٹھا لیا گیا ہے''

اس سے مراد وہ قلم ہے بالغ شخص اگر اس کام کا ارتکاب کرے تو اسے (جو گناہ اور بوجھ ہوتا ہے وہ بچے کو نہیں ہوگا) اس سے یہ مراد نہیں ہے جب کوئی بچہ کوئی نیک کام کرے تو نیکیاں لکھنے والا قلم بھی اٹھا لیا گیا ہے۔

3049 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُهٗ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَرَ مِنْ مَكَّةَ، فَلَمَّا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ اسْتَقْبَلَهٗ رَكْبٌ، فَسَلَّمَ

عَلَيْهِمْ فَقَالَ: "مَنِ الْقَوْمُ؟ قَالَ: الْمُسْلِمُوْنَ، فَمَنْ اَنْتُمْ؟ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَزِعَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُمْ فَرَفَعَتْ صَبِيًّا لَهَا مِنْ مَّحَفٍّ، فَاَخَذَتْ بِعَضُدِهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: وَلَكِ اَجْرُهُ قَالَ اِبْرَاهِيمُ: فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ فَحَجَّ بِاَهْلِهِ اَجْمَعِيْنَ

اختلاف روایت: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَلَمْ يَقُلْ فَفَزِعَتْ، وَقَالَ: فَقَالَتْ: اَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: وَلَكِ اَجْرٌ، وَقَالَ فِيْ كُلِّهَا: عَنْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--عبدالجبار بن علاء--سفیان--ابراہیم بن عقبہ--کریب رحمۃ اللہ علیہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے واپس تشریف لا رہے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''روحاء'' کے پاس پہنچے تو کچھ سوار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا اور دریافت کیا: آپ کون لوگ ہیں انہوں نے جواب دیا: ہم مسلمان ہیں آپ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میں اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں تو ان لوگوں میں سے ایک خاتون تیزی سے آگے بڑھی اور اپنی پالکی میں سے اپنے بچے کو بلند کیا اور اس کے بازو کو پکڑ کر عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس کا حج ہوگیا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اور تمہیں بھی اس کا اجر ملے گا۔

ابراہیم کہتے ہیں: میں نے یہ روایت ابن منکدر کو سنائی تو انہوں نے اپنے تمام اہل خانہ کے ہمراہ حج کیا۔

علی بن خشرم نامی راوی نے سفیان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے اور اس میں یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں۔

''وہ عورت تیزی سے آگے بڑھی۔''

انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

''اس خاتون نے دریافت کیا: کیا اس کا حج ہوگیا؟''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اور تمہیں بھی اجر ملے گا۔

انہوں نے اس روایت کی پوری سند میں لفظ ''عن'' استعمال کیا ہے۔

3049- أخرجه الشافعي في مسنده 1/289، والحميدي 504، والطيالسي 2707، وأحمد 1/219، ومسلم 1336 في الحج: باب صحة حج الصبي واجر من حج به، وابو داؤد 1736 في المناسك: باب في الصبي يحج، والنسائي 5/120-12 في الحج / باب الحج بالصغير، والبيهقي 5/155، والطحاوي في شرح معاني الآثار 2/256، وفي المشكل 3/229، وابن الجارود في المنتقى 411، والطبراني 12176، والبغوي 1852، من طرق، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/368، 369 في جامع الحج، عن إبراهيم بن عقبة، به، ومن طريق مالك أخرجه الطحاوي في المشكل 2/229، والبيهقي في السنن 5/155، والبغوي في شرح السنة 1853. وأخرجه الطحاوي في المعاني 2/256 من طريق الماجشون، وفي المشكل 2/229 من طريق يحيى بن معين وسفيان الثوري، ثلاثتهم عن إبراهيم بن عقبة، به. وأخرجه مسلم 1336 410، والنسائي 4/120، والطحاوي في المشكل 3/230، والطبراني 12183 من طرق عن محمد بن عقبة، عن كريب، به.

بَابُ الصَّبِيِّ يَحُجُّ قَبْلَ الْبُلُوغِ ثُمَّ يَبْلُغُ

باب 417: جب کوئی بچہ بالغ ہونے سے پہلے حج کر چکا ہو پھر وہ بالغ ہو جائے

3050 - سندِ حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متنِ حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا حَجَّ الصَّبِيُّ فَهِيَ لَهُ حَجَّةٌ حَتَّى يَعْقِلَ، فَإِذَا عَقَلَ فَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى، وَإِذَا حَجَّ الْأَعْرَابِيُّ فَهِيَ لَهُ حَجَّةٌ، فَإِذَا هَاجَرَ فَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى.

اسنادِ دیگر: أَخْبَرَنِي بُنْدَارٌ، وَأَبُو مُوسَى قَالَا: ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهِ مَوْقُوفًا،

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا - عِلْمِي - هُوَ الصَّحِيحُ بِلَا شَكٍّ،

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذِهِ اللَّفْظَةُ، وَإِذَا حَجَّ الْأَعْرَابِيُّ مِنَ الْجِنْسِ الَّتِي كُنْتُ أَقُولُ إِنَّهُ فِي بَعْضِ الْأَوْقَاتِ دُونَ جَمِيعِ الْأَوْقَاتِ، وَهَذِهِ اللَّفْظَةُ إِنْ صَحَّتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّمَا كَانَ هَذَا الْحُكْمُ قَبْلَ فَتْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، فَلَمَّا فَتَحَهَا، وَخَبَّرَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ اسْتَوَى الْأَعْرَابِيُّ وَالْمُهَاجِرُ فِي الْحَجِّ، فَجَازَ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ إِذَا حَجَّ كَمَا يَجُوزُ عَنِ الْمُهَاجِرِ لِسُقُوطِ الْهِجْرَةِ، وَبُطْلَانِهَا بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- محمد بن منہال -- یزید بن زریع -- شعبہ -- اعمش -- ابوظبیان (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی (نابالغ) بچہ حج کرے تو اس کے بالغ ہونے تک یہ اس کا حج ہوگا' جب وہ بالغ ہو جائے گا' تو اس پر دوسری مرتبہ حج کرنا لازم ہوگا۔

جب کوئی دیہاتی حج کرے تو یہ اس کا حج ہوگا' جب وہ ہجرت کر لے' تو اس پر دوبارہ حج کرنا لازم ہوگا۔

یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میرے علم کے مطابق یہ روایت بلاشبہ مستند ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ ''جب کوئی دیہاتی حج کرے'' یہ کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتا ہے جس کے بارے میں' میں یہ بیان کر چکا ہوں کہ اس سے مراد بعض اوقات ہیں' تمام اوقات مراد نہیں ہیں۔

اگر یہ الفاظ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر منقول ہوں' تو یہ حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ فتح کرنے سے پہلے کا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کر لیا اور اس بات کی اطلاع دی کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہے گی' تو اب حج کے حکم میں دیہاتی اور مہاجر برابر

ہو جائیں گے تو اب ہجرت کا حکم ساقط ہونے کی وجہ سے دیہاتی کا حج بھی اسی طرح درست ہوگا' جس طرح مہاجر کا حج درست ہوگا کیونکہ مکہ فتح ہو جانے کے بعد ہجرت ساقط ہوگئی ہے' اور ختم ہوگئی ہے۔

بَابُ حَجِّ الْاَكْرِيَاءِ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ اَكْرَ الْمَرْءِ نَفْسَهُ فِي الْعَمَلِ طَلْقٌ مُبَاحٌ، اِذْ هُوَ مِنِ ابْتِغَاءِ فَضْلِ اللّٰهِ لَا خْذِهِ الْاُجْرَةَ عَلٰى ذٰلِكَ

باب **418**: کرائے پر جانور وغیرہ دینے والوں کا حج اور اس بات کی دلیل کہ جب کوئی شخص کسی کام کے لئے اپنے آپ کو معاوضے کے طور پر پیش کرتا ہے' تو ایسا کرنا مطلق طور پر مباح ہے

کیونکہ اس صورت میں وہ اس معاوضے کی وصولی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرنے والوں میں شامل ہو جاتا ہے۔

3051 - سندِ حدیث: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ التَّيْمِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: اِنَّا قَوْمٌ نُكْرِي فِيْ هٰذِهِ الْوَجْهِ، وَاِنَّ قَوْمِيْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُ لَا حَجَّ لَنَا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَلَسْتُمْ تَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ؟ اَلَسْتُمْ تَسْعَوْنَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ؟ اَلَسْتُمْ اَلَسْتُمْ، اِنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَهُ مِثْلَ مَا سَاَلْتَنِيْ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَرُدُّ عَلَيْهِ حَتّٰى نَزَلَتْ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ) (البقرة: **198**) فَدَعَاهُ فَتَلَاهَا عَلَيْهِ، وَقَالَ: اَنْتُمْ حُجَّاجٌ

اسنادِ دیگر: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ الْكِنْدِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --حسن بن محمد زعفرانی --مروان بن معاویہ --علاء بن میسب --ابوامامہ تیمی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: ہم لوگ اس بارے میں (یعنی حج کے لیے) کرائے کا جانور دیتے ہیں میری قوم کے لوگ اس بات کے قائل ہیں' ہمارا حج نہیں ہوتا۔

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تم لوگ بیت اللہ کا طواف نہیں کرتے ہو تم لوگ صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہیں کرتے ہو۔ تم لوگ یہ نہیں کرتے ہو تم لوگ وہ نہیں کرتے ہو؟

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی سوال کیا' جو سوال تم نے مجھ سے کیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اندازہ نہیں ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کیا جواب دیں' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

''تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر تم اپنے پروردگار کا فضل تلاش کرتے ہو۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلایا اور اس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی اور ارشاد فرمایا:

''تم لوگ حاجی ہو''۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3052 - اسنادِ دیگر: ثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ، ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ، وَاَنَا بَرِيءٌ مِنْ عُهْدَتِهِ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ التَّيْمِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- زعفرانی -- اسباط بن محمد قرشی -- حسن بن عمرو کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ حَجِّ الْاُجَرَاءِ وَالدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الْاَجِيرَ اِذَا اَجَّرَ نَفْسَهُ بِكَذَا، وَحَجَّ عَنْ نَفْسِهِ كَانَتْ لَهُ الْاُجْرَةُ عَلَى مُسْتَاْجِرِهِ، وَاَدَاءُ الْفَرْضِ عَنْ نَفْسِهِ جَائِزٌ

باب **419**: مزدوروں کے حج کا تذکرہ اور اس بات کی دلیل کہ جب کسی مزدور نے اپنے آپ کو معاوضے کے عوض میں پیش کیا ہوا اور وہ مزدور خود بھی حج کرے

تو جس شخص نے اسے ملازم رکھا تھا اس پر معاوضے کی ادائیگی لازم ہوگی اور مزدور کی طرف سے فرض حج ادا ہو جائے گا

3053 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: اَتَى رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: اِنِّي اَجَّرْتُ نَفْسِي مِنْ قَوْمٍ فَتَرَكْتُ لَهُمْ بَعْضَ اُجْرَتِي اَوْ اَجْرِي لَوْ يُخَلُّوا بَيْنِي وَبَيْنَ الْمَنَاسِكِ، فَهَلْ يُجْزِءُ ذٰلِكَ عَنِّي؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَعَمْ هٰذَا مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللّٰهُ (اُولٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِمَّا كَسَبُوا وَاللّٰهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ) (البقرة: **202**)

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- عبدالرزاق -- معمر -- عبدالکریم جزری -- سعید بن جبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں کچھ لوگوں کا مزدور بن گیا میں نے اپنے معاوضے کا کچھ حصہ انہیں چھوڑ دیا۔

اس شرط پر کہ وہ مجھے بھی حج کے ارکان ادا کرنے دیں تو یہ بات میرے لئے جائز ہوگی؟

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی ہاں۔ یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔

''یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے اپنے کئے ہوئے عمل کا مخصوص حصہ (یعنی اجر وثواب) موجود ہے اور اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے''۔

بَابُ إِبَاحَةِ التِّجَارَةِ فِي الْحَجِّ

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الِاشْتِغَالَ بِمَا أَبَاحَ اللَّهُ مِنْ طَلَبِ الْمَالِ مِنْ حِلِّهِ أَيَّامَ الْمَوْسِمِ فِي غَيْرِ الْأَوْقَاتِ الَّذِي يَشْتَغِلُ الْمَرْءُ عَنْ أَدَاءِ الْمَنَاسِكِ لَا يَنْقُصُ أَجْرَ الْحَاجِّ، وَلَا يُبْطِلُ الْحَجَّ، وَلَا يُوجِبُ عَلَيْهِ هَدْيًا وَلَا صَوْمًا وَلَا صَدَقَةً

باب 420: حج کے دوران تجارت کرنا مباح ہے اوراس بات کی دلیل کہ حج کے موقع پر آدمی جن اوقات میں مناسک حج کی ادائیگی میں مشغول ہوتا ہے

ان اوقات کے علاوہ وہ جو مال طلب کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مباح قرار دیا ہے۔ اس کے نتیجے میں حاجی کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے اس کا حج باطل نہیں ہوتا ہے اور آدمی پر (فدیہ کے طور پر) کسی قربانی کسی روزے یا صدقے کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی ہے

3054 - سندِحدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ مَسْعَدَةَ، ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متن حدیث: أَنَّ النَّاسَ كَانُوا فِي أَوَّلِ الْحَجِّ يَتَبَايَعُونَ بِمِنًى وَعَرَفَةَ وَسُوقِ ذِي الْمَجَازِ وَمَوَاسِمِ الْحَجِّ، فَخَافُوا الْبَيْعَ، وَهُمْ حُرُمٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ) (البقرة: 198) فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ،

فَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُهَا فِي الْمُصْحَفِ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- حماد ابن مسعدہ -- ابن ابوذئب -- عطاء -- عبید بن عمیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

پہلے لوگ حج کے آغاز میں منیٰ، ''عرفہ''، ذوالمجاز کے بازار اور حج کے دیگر مواقع پر خرید وفروخت کرلیا کرتے تھے پھر انہیں احرام کے دوران خرید وفروخت کرنے سے ڈر لگا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر تم اپنے پروردگار کا فضل تلاش کرتے ہو۔''

اس سے مراد یہ ہے تم حج کے موقع پر ایسا کرتے ہو۔

عبید بن عمیر نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے اور یہ الفاظ یوں نقل کئے ہیں جیسے وہ قرآن میں یہ لفظ بھی پڑھ رہے ہوں (یعنی یہ الفاظ تلاوت کا حصہ ہوں)

3055 - سندِحدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ، ح وثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ:

متن حدیث: سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ، يَقْرَأُهَا لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- بندار --- ابوبکر حنفی --- ابن ابوذئب بہذا الاسناد بمثلہ (یہاں تحویلِ سند ہے)
--- احمد بن عبدہ --- حماد بن زید --- عبید اللہ بن ابویزید (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

''تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر اپنے پروردگار کا فضل تلاش کرتے ہو''

اس سے مراد یہ ہے حج کے موقع پر تم ایسا کرتے ہو۔

بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ حِجَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَالدَّلِيلِ عَلَى ضِدِّ مَا تَوَهَّمَهُ الْعَامَّةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحُجَّ إِلَّا حَجَّةً وَاحِدَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا حَجَّ حَجَّةً وَاحِدَةً بَعْدَ هِجْرَتِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَمَّا مَا قَبْلَ الْهِجْرَةِ فَقَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ تِلْكَ الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّهَا مِنَ الْمَدِينَةِ

باب 421: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجوں کی تعداد کا تذکرہ اور اس بات کی دلیل جو عام لوگوں کے اس موقف کے خلاف ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک ہی حج کیا تھا

اصل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ ہجرت کرنے کے بعد ایک حج کیا تھا جہاں تک ہجرت سے پہلے کا تعلق ہے' تو آپ نے اس وقت بھی حج کیا تھا جو اس حج کے علاوہ ہے' جو حج آپ نے مدینہ منورہ سے کیا تھا۔

3056 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ الْقَطَوَانِيُّ رَاهِبُ الْكُوفَةِ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، ح وثنا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصَّدَفِيُّ، ثَنَا زَيْدٌ، حَدَّثَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ ثَلَاثَ حِجَجٍ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُهَاجِرَ، وَحَجَّةً بَعْدَمَا هَاجَرَ مَعَهَا عُمْرَةٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى، وَحَجَّةً قَرَنَ مَعَهَا عُمْرَةً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- عبداللہ بن حکم بن ابوزیاد قطوانی راہب کوفہ --- زید بن حباب --- سفیان ثوری (یہاں تحویلِ سند ہے) --- احمد بن یحییٰ صدفی --- زید --- سفیان ثوری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ حج کیا تھا دو مرتبہ ہجرت سے پہلے کیا تھا اور ایک مرتبہ ہجرت کے بعد حج کیا تھا جس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ بھی کیا تھا۔

احمد بن یحییٰ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اور ایک حج کیا تھا جس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ بھی ملالیا تھا۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا الْمَتْنِ

وَالْبَيَانِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَجَّ قَبْلَ هِجْرَتِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَا كَمَا مَنْ طَعَنَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ، وَادَّعٰى اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ لَمْ يَرْوِهٖ غَيْرُ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ

باب 422: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ یہ متن صحیح ہے اور اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ ہجرت کرنے سے پہلے بھی حج کیا تھا

ایسا نہیں ہے جیسا کہ اس روایت میں طعن کرنے والے نے بیان کیا ہے۔

کہ اس روایت کو زید بن حباب کے علاوہ اور کسی نے بھی نقل نہیں کیا ہے۔

3057 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، ثَنَا سَلْمٌ قَالَ: فَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ عَمِّهٖ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ:

متنِ حدیث: لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ عَلَيْهِ، وَاِنَّهٗ لَوَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرٍ لَهٗ بِعَرَفَاتٍ مَعَ النَّاسِ يَدْفَعُ مَعَهُمْ مِنْهَا، مَا ذَاكَ اِلَّا تَوْفِيْقًا مِنَ اللّٰهِ "

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُهٗ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ عَلَيْهِ يُشْبِهُ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ عَلَيْهِ (ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ) (البقرة: 199) اَوْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّنْزِلَ عَلَيْهِ جَمِيْعُ الْقُرْاٰنِ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ ذٰلِكَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن عیسیٰ --سلم --محمد بن اسحاق --عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم انصاری --عثمان بن ابوسلیمان بن حضرت جبیر بن مطعم --اپنے چچا نافع بن جبیر --ان کے والد کے حوالے سے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کو آپ ﷺ پر وحی نازل ہونے سے پہلے دیکھا آپ ﷺ نے اپنے اونٹ پر لوگوں کے ہمراہ وقوف کیا ہوا تھا اور وہاں سے آپ ﷺ ان کے ساتھ روانہ ہوئے تھے اور یہ بات صرف اللہ تعالیٰ کی توفیق کی وجہ سے ہی ہو سکتی ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ ''آپ ﷺ پر وحی'' نازل ہونے سے پہلے اس میں اس بات کا احتمال موجود ہے اس سے یہ مراد ہو کہ یہ اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے' پھر تم وہاں سے واپس روانہ ہو جہاں سے لوگ واپس جاتے ہیں۔

یا اس سے مراد یہ ہو سکتا ہے' آپ ﷺ پر قرآن نازل ہونے سے پہلے آپ ﷺ نے ایسا کیا تھا۔

اور اس مفہوم کے صحیح ہونے کی دلیل درج ذیل حدیث ہے۔

3058 - اَنَّ سَلْمَ بْنَ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: كَانَتْ قُرَيْشٌ، وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ، وَكَانُوا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ، وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَةَ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللهُ نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ، ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا قَالَتْ: فَذَلِكَ قَوْلُهُ (ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ) (البقرة: 199) فَهَذَا الْخَبَرُ دَالٌّ عَلَى أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا أَمَرَ نَبِيَّهُ بِالْوُقُوفِ بِعَرَفَاتٍ، وَمُخَالَفَةِ قُرَيْشٍ فِي وُقُوفِهِمْ بِالْمُزْدَلِفَةِ، وَتَرْكِهِمُ الْخُرُوجَ مِنَ الْحَرَمِ لِتَسْمِيَتِهِمْ أَنْفُسَهُمُ الْحُمْسَ لِهَذِهِ الْآيَةِ (أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ) (البقرة: 199) أَيْ غَيْرُ قُرَيْشٍ الَّذِينَ كَانُوا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ، وَهَذِهِ اللَّفْظَةُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي نَقُولُ: إِنَّ اسْمَ النَّاسِ قَدْ يَقَعُ عَلَى بَعْضِهِمْ إِذِ الْعِلْمُ مُحِيطٌ أَنَّ جَمِيعَ النَّاسِ لَمْ يَقِفُوا بِعَرَفَاتٍ، وَإِنَّمَا وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ بَعْضُهُمْ لَا جَمِيعُهُمْ، وَفِي قَوْلِ جُبَيْرٍ مَا كَانَ إِلَّا تَوْفِيقًا مِنَ اللهِ لَهُ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ اللهَ لَمْ يَكُنْ أَمَرَهُ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ بِوَحْيٍ مُنَزَّلٍ عَلَيْهِ بِالْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ إِذْ لَوْ كَانَ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ كَانَ اللهُ قَدْ أَمَرَهُ بِالْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ عِنْدَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ لَأَشْبَهَ أَنْ يَقُولَ فَعَلِمْتُ أَنَّ اللهَ أَمَرَهُ بِذَلِكَ، وَإِنَّمَا قُلْتُ إِنَّهُ جَائِزٌ أَنْ يَكُونَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَرَادَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَيْهِ أَيْ جَمِيعُ الْقُرْآنِ؛ لِأَنَّ جَمِيعَ الْقُرْآنِ لَمْ يَنْزِلْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَبْلَ هِجْرَتِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَإِنَّمَا نَزَلَ عَلَيْهِ بَعْضُ الْقُرْآنِ بِمَكَّةَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِالْمَدِينَةِ بَعْدَ الْهِجْرَةِ، وَاسْتَدْلَلْتُ بِأَنَّهُ أَرَادَ بِقَوْلِهِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ، جَمِيعَ الْقُرْآنِ لَا أَنَّهُ أَرَادَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ؛

❁❁ سلم بن جنادہ -- ابومعاویہ -- ہشام -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

قریش اور جو لوگ ان کے طریقہ کار کے پیروکار تھے وہ لوگ "مزدلفہ" میں وقوف کیا کرتے تھے یہ لوگ خود کو حمس (شدت پسند مذہبی آدمی) قرار دیتے تھے جبکہ باقی تمام عرب "عرفہ" میں وقوف کرتے تھے۔

جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم دیا آپ ﷺ عرفات میں وقوف کریں پھر آپ ﷺ وہاں سے روانہ ہوں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

"تم لوگ وہاں سے واپس جاؤ جہاں سے لوگ واپس جاتے ہیں۔"

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) تو یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو یہ حکم دیا ہے آپ ﷺ عرفات میں وقوف کریں اور قریش کے "مزدلفہ" میں وقوف کرنے کے برخلاف کریں کیونکہ وہ لوگ حرم کی حدود سے باہر نہیں نکل سکتے کیونکہ وہ خود کو حمس قرار دیتے ہیں۔

اس کی دلیل یہ آیت ہے۔

"تم لوگ وہاں سے واپس جاؤ جہاں سے لوگ واپس جاتے ہیں۔"

یعنی وہ لوگ جو قریش نہیں ہیں کیونکہ قریش تو ''مزدلفہ'' میں ہی وقوف کرتے ہیں' تو یہ الفاظ اس نوعیت کے کلام سے تعلق رکھتے ہیں' جس کے بارے میں یہ کہتے ہیں' بعض اوقات لفظ ''الناس'' (لوگ) کا اطلاق بعض افراد پر ہوتا ہے' کیونکہ یہ بات سب جانتے ہیں' تمام لوگ عرفات میں وقوف نہیں کرتے تھے۔ بلکہ کچھ لوگ عرفات میں وقوف کرتے تھے۔ تمام لوگ وہاں وقوف نہیں کرتے تھے۔

حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا: یہ چیز صرف اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہوتی ہے اس میں اس بات پر دلالت موجود ہے' اللہ تعالیٰ نے اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعے یہ حکم نہیں دیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''عرفہ'' میں وقوف کریں کیونکہ اگر اس وقت یہ حکم ہوتا یعنی حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ یہ سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ''عرفہ'' میں وقوف کا حکم دیا ہے۔ پھر ان کے لیے یہ کہنا مناسب تھا کہ مجھے اس بات کا پتہ چل گیا' اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا حکم دیا ہے۔

میں یہ کہتا ہوں اس بات کا بھی امکان موجود ہے' حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی مراد یہ ہو کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پورا قرآن نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ جانے سے پہلے پورا قرآن نازل نہیں ہوا تھا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے سے پہلے مکہ میں قرآن کا کچھ حصہ نازل ہوا تھا اور کچھ حصہ ہجرت کے بعد نازل ہوا تھا۔

تو میں نے یہ استدلال کیا ہے' حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہونے سے پہلے''۔

اس سے مراد پورا قرآن ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے' یہ اس سے پہلے کی بات ہے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن میں سے کچھ بھی نازل نہیں ہوا تھا۔

3059 - لِاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ:

متن حدیث: اَضْلَلْتُ جَمَلًا لِيْ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَانْطَلَقْتُ اِلٰى عَرَفَةَ اَتَتَبَّعُهُ، فَاِذَا اَنَا بِمُحَمَّدٍ وَاقِفًا فِي النَّاسِ بِعَرَفَةَ عَلٰى بَعِيْرِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ، وَذٰلِكَ بَعْدَمَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَاِنْ كَانَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ جُرَيْجٍ قَدْ اَدْرَكَ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ فَهٰذَا الْخَبَرُ يُبَيِّنُ اَنَّ تَاْوِيْلَ خَبَرِ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَيْ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ عَلَيْهِ جَمِيْعُ الْقُرْاٰنِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) محمد بن معمر -- محمد بن بکر -- ابن جریج -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''عرفہ'' کے دن میرا اونٹ گم ہو گیا میں اس کو تلاش کرتا ہوا ''عرفہ'' پہنچ گیا تو وہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان ''عرفہ'' میں اپنے اونٹ پر ''عرفہ'' کی شام وقوف کیے ہوئے تھے اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے کے بعد کا واقعہ ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اگر عبدالعزیز بن جریج نامی راوی نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے تو یہ روایت اس بات کو بیان کرتی ہے نافع بن جبیر کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے جو روایت منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے سے پہلے ایسا ہوا تھا۔

اس سے مراد پورے قرآن کا نازل ہونا ہے۔

3060 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: ذَهَبْتُ اَطْلُبُ بَعِيْرًا لِيْ بِعَرَفَةَ، فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ مَعَ النَّاسِ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذَا لَمِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَاْنُهُ هَاهُنَا، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقِفُ بِعَرَفَةَ سِنِيْهِ الَّتِيْ كَانَ بِهَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبدالجبار بن علاء--سفیان--عمرو--محمد بن حضرت جبیر بن مطعم--اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں:

میں اپنے اونٹ کو تلاش کرتا ہوا ''عرفہ'' آیا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ وقوف کیے ہوئے ہیں میں نے کہا: اللہ کی قسم یہ تو ''حمس'' میں سے ہیں تو یہ یہاں کیا کر رہے ہیں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی پر ''عرفہ'' میں وقوف کیا ہوا تھا۔

3061 - سندِ حدیث: ثَنَاهُ الْمَخْزُوْمِيُّ، وَقَالَ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

متنِ حدیث: وَقَالَ، فَمَا لَهُ خَرَجَ مِنَ الْحَرَمِ، وَكَانَتْ قُرَيْشٌ لَا تُجَاوِزُ الْحَرَمَ، تَقُوْلُ: نَحْنُ اَهْلُ اللّٰهِ لَا نَخْرُجُ مِنَ الْحَرَمِ، وَلَمْ يَقُلْ كَانَ يَقِفُ بِعَرَفَةَ سِنِيْهِ الَّتِيْ كَانَ بِهَا، وَخَبَرُ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبَّادٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) مخزومی--محمد بن جبیر--اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(اس روایت میں یہ الفاظ ہیں)

انہیں کیا ہوا ہے یہ حرم کی حدود سے باہر چلے گئے ہیں جبکہ قریش تو حرم کی حدود سے باہر نہیں جاتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں: ہم اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے ہیں ہم حرم کی حدود سے باہر نہیں جائیں گے۔

اس راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''عرفہ'' میں اپنی اونٹنی پر وقوف کیے ہوئے تھے۔''

یہ روایت ربیعہ بن عباد کے حوالے سے منقول روایت بھی اسی باب سے تعلق رکھتی ہے۔

(جو درج ذیل ہے)

3062 - سندِ حدیث: ثَنَاهُ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ رَبِيْعَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ

رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ:

متن حدیث: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَاتٍ مَعَ الْمُشْرِكِينَ، ثُمَّ رَأَيْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ وَاقِفًا مَوْقِفَهُ ذٰلِكَ فَعَرَفْتُ أَنَّ اللّٰهَ وَفَّقَهُ لِذٰلِكَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یوسف بن موسیٰ -- جریر -- عطاء بن سائب -- ربیعہ -- اپنے والد کے حوالے سے -- قریش کے ایک فرد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں نے زمانہ جاہلیت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے ہمراہ عرفات میں وقوف کیے ہوئے تھے پھر میں نے زمانہ اسلام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ پر وقوف کیے ہوئے تھے۔

تو اس سے مجھے پتہ چل گیا' اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی توفیق دی ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ عِنْدَ الْعِلْمِ بِحَدَثٍ

باب 423: کسی حادثے کا علم ہونے پر احرام باندھے بغیر مکہ میں داخل ہونے کی اجازت ہے

3063 - سند حدیث: ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا، حَدَّثَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ، وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ابْنُ أَخْطَلَ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتُلُوهُ

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبد الاعلیٰ -- ابن وہب -- مالک -- ابن شہاب زہری (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر خود (لوہے کی ٹوپی) موجود تھی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتارا تو ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابن اخطل کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔

ابن شہاب نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں نہیں تھے۔

3064 - سند حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، ثَنَا سَلَمَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ:

متن حدیث: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبَعَثَ مَعِي رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: ائْتِيَا اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ، فَاقْتُلَاهُ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. وَقَالَ: فَلَمَّا دَخَلْنَا مَكَّةَ قَالَ لِي صَاحِبِي هَلْ لَكَ اَنْ نَبْدَاَ فَنَطُوفَ بِالْبَيْتِ اُسْبُوعًا، وَنُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ؟ فَقُلْتُ: اَنَا اَعْلَمُ بِاَهْلِ مَكَّةَ اَنَّهُمْ اِذَا اَظْلَمُوا رَشُّوا اَفْنِيَتَهُمْ، ثُمَّ جَلَسُوا بِهَا، وَاَنَا اَعْرَفُ فِيهَا مِنَ الْفَرَسِ الْاَبْلَقِ فَلَمْ يَزَلْ بِي حَتّٰى اَتَيْنَا الْبَيْتَ فَطُفْنَا بِهِ اُسْبُوعًا وَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْنَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عیسیٰ -- سلمہ -- محمد بن اسحاق -- جعفر بن فضل بن حسن بن عمرو بن امیہ ضمری -- اپنے والد -- اپنے دادا (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں)

نبی اکرم ﷺ نے مجھے بھیجا میرے ساتھ ایک انصاری کو بھیجا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دونوں ابوسفیان بن حرب کے پاس جاؤ اور اسے قتل کر دو۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ جس میں وہ یہ بیان کرتے ہیں:

جب ہم مکہ میں داخل ہوئے تو میرے ساتھی نے مجھ سے کہا: تمہارا کیا خیال ہے ہم پہلے بیت اللہ کے سات چکر لگا کر طواف کر لیں اور دو رکعات نماز پڑھ لیں (پھر اس کے بعد اپنا کام کریں گے) تو میں نے کہا: میں اہل مکہ کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہوں۔ جب تاریکی پھیل جاتی ہے تو وہ لوگ اپنے گھروں کے صحنوں میں ہی رہتے ہیں اور وہیں بیٹھ جاتے ہیں اور میں ان کے درمیان چتکبرے گھوڑے سے زیادہ آسانی سے شناخت کر لیا جاؤں گا۔

لیکن وہ میرے ساتھ یہی بات کرتا رہا یہاں تک کہ ہم بیت اللہ کے پاس آئے ہم نے اس کا سات مرتبہ طواف کیا اور دو رکعات نماز ادا کی پھر ہم وہاں سے باہر نکلے۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ ذِكْرِ الْعُمْرَةِ وَشَرَائِعِهَا وَسُنَنِهَا وَفَضَائِلِهَا

(ابواب کا مجموعہ)

عمرہ کا تذکرہ اس کے شرعی احکام‘ سنتوں اور فضائل کا تذکرہ

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ الْعُمْرَةَ فَرْضٌ وَّاَنَّهَا مِنَ الْاِسْلَامِ كَالْحَجِّ سَوَاءً اِلَّا اَنَّهَا تَطَوُّعٌ غَيْرُ فَرِيْضَةٍ عَلٰى مَا قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ

باب **424**: اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عمرہ کرنا فرض ہے‘ اور یہ حج کی طرح اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک ہے‘ ایسا نہیں ہے‘ عمرہ کرنا نفل ہے۔ فرض نہیں ہے‘ جیسا کہ بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے

3065 - سندِ حدیث: ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ وَاضِحٍ الْهَاشِمِيُّ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ، فَذَكَرَ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُؤَالِ جِبْرِيْلَ اِيَّاهُ عَنِ الْاِسْلَامِ، فَقَالَ: الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَاَنْ تُقِيْمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَحُجَّ وَتَعْتَمِرَ، وَتَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَاَنْ تُتِمَّ الْوُضُوْءَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، قَالَ: فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: صَدَقْتَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن واضح ہاشمی -- معتمر بن سلیمان -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں -- یحیٰی بن یعمر سے منقول ہے:

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کی ہے۔

جو حضرت جبرائیل علیہ السلام کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلام کے بارے میں سوال کرنے کے بارے میں ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے‘ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے‘ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور تم نماز ادا کرو‘ اور تم زکوٰۃ دو اور تم حج کرو‘ اور تم عمرہ کرو‘ اور تم غسل جنابت کرو‘ اور تم وضو مکمل کرو‘ اور تم رمضان کے روزے رکھو۔

انہوں نے دریافت کیا: اگر میں ایسا کرلوں‘ تو کیا میں مسلمان ہوں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں‘ تو انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔

3066 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متن حدیث: لَيْسَ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَّعُمْرَةٌ وَّاجِبَتَانِ لَا بُدَّ مِنْهُمَا فَمَنْ زَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّتَطَوُّعٌ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبداللہ بن سعید اشج -- ابوخالد -- ابن جریج -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہر شخص پر حج اور عمرہ کرنا واجب ہوتا ہے ان کے بغیر اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ جو شخص مزید حج اور عمرے کرتا ہے تو یہ بہتر ہے اور نفلی کام ہے۔

3067 - سندِ حدیث: ثَنَا الْاَشَجُّ، ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

متن حدیث: لَيْسَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ اَحَدٌ اِلَّا وَعَلَيْهِ عُمْرَةٌ وَّاجِبَةٌ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- اشج -- ابوخالد -- ابن جریج -- ابوزبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ہر ایک پر عمرہ کرنا واجب ہے۔

3068 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ يَدُلُّ عَلٰى تَوْهِيْنِ خَبَرِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ

متن حدیث: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعُمْرَةِ اَوَاجِبَةٌ هِيَ؟ قَالَ: لَا اِنْ تَعْتَمِرَ فَهُوَ اَفْضَلُ ثَنَاهُ بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ، فَلَوْ كَانَ جَابِرٌ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْعُمْرَةِ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ لَمَا خَالَفَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ خَبَرِ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ الصُّبَيِّ بْنِ مَعْبَدٍ فِيْ قِصَّةِ عُمَرَ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ الْعُمْرَةَ وَاجِبَةٌ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے' حجاج بن ارطاۃ نے ابن منکدر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے وہ مستند نہیں ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کے بارے میں دریافت کیا گیا: کیا یہ واجب ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں اگر تم عمرہ کرلو تو یہ افضل ہے۔

یہ روایت بشر بن معاذ نے عمرو بن علی کے حوالے سے حجاج بن ارطاۃ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

اگر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے عمرہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سنی ہوئی ہوتی کہ یہ واجب نہیں ہے' تو پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے برخلاف بات نہ کرتے۔

جب کہ منصور نے ابووائل کے حوالے سے صبی بن معبد کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ نقل کیا ہے' جو اس بات پر دلالت کرتا ہے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نزدیک بھی عمرہ کرنا واجب ہے۔

3069 - سندِ حدیث: ثَنَاهُ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ: قَالَ الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ:

متن حدیث: كُنْتُ رَجُلًا اَعْرَابِيًّا نَصْرَانِيًّا، فَاَسْلَمْتُ، فَكُنْتُ حَرِيْصًا عَلَى الْجِهَادِ، وَاِنِّيْ وَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَتَيْنِ عَلَيَّ، فَاَتَيْتُ رَجُلًا مِنْ عَشِيْرَتِيْ يُقَالُ لَهُ: هُدَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ: يَا هَنَاهُ اِنِّيْ حَرِيْصٌ

عَلَى الْجِهَادِ، وَإِنِّي وَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوبَتَيْنِ عَلَيَّ فَكَيْفَ لِي أَنْ أَجْمَعَهُمَا؟ فَقَالَ: اجْمَعْهَا، ثُمَّ اذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ قَالَ: فَأَهْلَلْتُ بِهِمَا مَعًا، فَلَمَّا أَتَيْتُ الْعُذَيْبَ لَقِيَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ، وَأَنَا أُهِلُّ بِهِمَا مَعًا فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: مَا هَذَا بِأَفْقَهَ مِنْ بَعِيرِهِ، فَكَأَنَّمَا أُلْقِيَ عَلَيَّ جَبَلٌ حَتَّى أَتَيْتُ عُمَرَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي كُنْتُ رَجُلًا أَعْرَابِيًّا نَصْرَانِيًّا وَإِنِّي أَسْلَمْتُ، وَأَنَا حَرِيصٌ عَلَى الْجِهَادِ، وَإِنِّي وَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوبَتَيْنِ عَلَيَّ فَأَتَيْتُ رَجُلًا مِنْ عَشِيرَتِي يُقَالُ لَهُ: هُدَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، فَقُلْتُ: يَا هَنْتَاهُ إِنِّي حَرِيصٌ عَلَى الْجِهَادِ، وَإِنِّي وَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوبَتَيْنِ عَلَيَّ، فَكَيْفَ لِي أَنْ أَجْمَعَهُمَا، فَقَالَ: اجْمَعْهُمَا، ثُمَّ اذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَإِنِّي أَهْلَلْتُ بِهِمَا جَمِيعًا، فَلَمَّا أَتَيْتُ الْعُذَيْبَ لَقِيَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ، وَأَنَا أُهِلُّ بِهِمَا مَعًا فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: مَا هَذَا بِأَفْقَهَ مِنْ بَعِيرِهِ، قَالَ: فَقَالَ لِي عُمَرُ: هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي تَرْكِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ النَّكِيرَ عَلَى الضَّبِّيِّ بْنِ مَعْبَدٍ قَوْلَهُ: وَإِنِّي وَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوبَتَيْنِ عَلَيَّ أَبْيَنُ الدَّلَالَةِ عَلَى أَنَّ الْعُمْرَةَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَانَتْ وَاجِبَةً كَالْحَجِّ إِذْ لَوْ كَانَتِ الْعُمْرَةُ عِنْدَهُ تَطَوُّعًا لَا وَاجِبَةً، لَأَشْبَهَ أَنْ يُنْكِرَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، وَلَقَالَ لَهُ: لَمْ نَجِدْ ذَلِكَ مَكْتُوبَتَيْنِ عَلَيْكَ بَلْ إِنَّمَا وَجَدْتُ الْحَجَّ مَكْتُوبًا عَلَيْكَ دُونَ الْعُمْرَةِ، وَفِي تَرْكِهِ الْإِنْكَارَ عَلَيْهِ مَا أَفْتَاهُ هُدَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، دَلَالَةٌ بَيِّنَةٌ بِأَنَّ الْقِرَانَ عِنْدَهُ جَائِزٌ مِنْ غَيْرِ سَوْقِ بَدَنَةٍ، وَلَا بَقَرَةٍ مِنَ الْمِيقَاتِ الَّذِي يُحْرِمُ مِنْهُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، وَفِيهِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ، جَائِزٌ عَنِ الْقَارِنِ كَهُوَ عَنِ الْمُتَمَتِّعِ لَا كَمَا قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ: إِنَّ الْقِرَانَ لَا يَكُونُ إِلَّا بِسَوْقِ بَدَنَةٍ أَوْ بَقَرَةٍ يَسُوقُهُ مِنْ حَيْثُ يُحْرِمُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یوسف بن موسیٰ -- جریر -- منصور -- ابووائل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

صبی بن معبد بیان کرتے ہیں: میں ایک دیہاتی شخص تھا میں نے اسلام قبول کیا' تو مجھے جہاد کرنے کا بہت شوق ہوا میں نے یہ بات پائی کہ حج اور عمرہ کرنا مجھ پر لازم ہو چکے ہیں' تو میں اپنے خاندان کے ایک فرد کے پاس آیا جس کا نام عبداللہ تھا میں نے اس سے کہا: اے بھائی مجھے جہاد کرنے کا شوق ہے' اور میں نے یہ صورتحال بھی پائی ہے' مجھ پر حج کرنا اور عمرہ کرنا لازم ہو چکا ہے' تو میں ان دونوں کو کیسے اکٹھا کر سکتا ہوں اس نے کہا: تم ان دونوں کو اکٹھا ادا کرو' اور پھر جو میسر ہو وہ قربانی کر لو۔

وہ شخص کہتا ہے میں نے ان دونوں کا احرام باندھ لیا جب میں ''عذیب'' کے مقام پر پہنچا تو میری ملاقات سلیمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان سے ہوئی میں نے اس وقت ان دونوں کا احرام باندھا ہوا تھا تو ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: یہ شخص اپنے اونٹ سے زیادہ سوجھ بوجھ نہیں رکھتا۔ (یعنی یہ عقل سے پیدل ہے)

3069- أخرجه أحمد 1/25، وابن ماجه 2970 في المناسك: باب من قرن الحج والعمرة، والبيهقي 5/16 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/14 و 34 و 37 و 53، وأبو داؤد 1799 في المناسك: باب الإقران، والنسائي 5/146-147، و 147-148، وابن ماجه 2970 والبيهقي 4/352 و 354 من طرق عن شقيق بن سلمة، به.

تو یہ تو یوں ہوا جیسے مجھ پر پہاڑ الٹا دیا گیا ہو' میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے کہا: اے امیر المومنین! میں ایک دیہاتی شخص تھا پھر میں نے اسلام قبول کرلیا مجھے جہاد کرنے کا شوق ہے' پھر میں نے یہ صورتحال بھی پائی' مجھ پر حج اور عمرہ کرنا لازم ہو چکا ہے' میں اپنے خاندان کے ایک شخص کے پاس آیا جس کا نام ہدیم بن عبداللہ ہے۔ میں نے کہا: اے نوجوان! مجھے جہاد کی شدید خواہش ہے اور میں نے حج اور عمرے کو اپنے اوپر لازم بھی پایا ہے تو میں ان دونوں کو کیسے جمع کرسکتا ہوں' تو اس نے کہا: تم ان دونوں کو ساتھ کرلو اور پھر جو قربانی میسر ہو کرلینا تو میں نے ان دونوں کا احرام باندھ لیا اور ''عذیب'' کے مقام پر پہنچا تو سلیمان بن ربیعہ اور زید بن سوہان سے ملاقات ہوئی میں اس وقت ان دونوں کا تلبیہ پڑھ رہا تھا تو ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: یہ شخص اپنے اونٹ سے زیادہ کچھ بوجھ نہیں رکھتا۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں صبی بن معبد کے اس قول کا انکار نہیں کیا۔

''میں نے حج اور عمرے کو اپنے اوپر لازم پایا''

یہ اس بات کی واضح ترین دلیل ہے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نزدیک حج کی طرح عمرہ کرنا بھی واجب تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے' اگر ان کے نزدیک عمرہ کرنا نفل ہوتا واجب نہ ہوتا تو مناسب یہ تھا کہ وہ اس شخص کے قول کا انکار کرتے ہوئے اس سے یہ کہتے کہ ہم ان دونوں چیزوں کو تم پر لازم نہیں پاتے ہیں۔ بلکہ ہم نے تو تم پر حج کو لازم پایا ہے عمرے کو نہیں' لیکن ہدیم بن عبداللہ نے اس شخص کو جو فتویٰ دیا تھا اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ان کا انکار کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک وہ مقامات جہاں سے حج یا عمرے کا احرام باندھا جاتا ہے وہاں سے قربانی کے اونٹ یا گائے کو ساتھ لے کر نہ جانے کے باوجود حج قران کرنا ان کے نزدیک جائز تھا' اور اس میں اس بات کی دلالت موجود ہے' حج قران کرنے والے شخص کی طرف سے جو قربانی میسر ہو کی جاسکتی ہے' تو اس اعتبار سے یہ حج تمتع کرنے والے کی مانند ہو جائے گا۔

ایسا نہیں ہوگا جیسا کہ بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے' حج قران صرف اس صورت میں ہوتا ہے' جب قربانی کا اونٹ یا گائے کو اس جگہ سے ساتھ لے کر جایا جائے جہاں سے احرام باندھا گیا تھا۔

بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ عُمَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب **425**: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (کیے ہوئے) عمروں کی تعداد کا تذکرہ

3070 - سندِ حدیث: ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:

3070- اخرجه البخاري 4253 و 4254 في المغازي: باب عمرة القضاء، عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 1775 و 1776 في العمرة: باب كم اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم، ومسلم 1255 220 في الحج: باب بيان عدد عمر النبي صلى الله عليه وسلم وزمانهن، البيهقي 5/10-11، من طرق عن جرير، به . وليس عند ابن خزيمة رد عائشة على ابن عمر رضي الله عنهما .واخرجه احمد 2/73، والبخاري 1777، ومسلم 1255 والنسائي في الكبرى كما في التحفة 6/8من طريقين عن عطاء، عن عروة، به .

متن حدیث: دَخَلْتُ اَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ اِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ قَالَ: وَاِذَا النَّاسُ فِي الْمَسْجِدِ يُصَلُّوْنَ صَلَاةَ الضُّحٰى، فَسَاَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ، فَقَالَ: بِدْعَةٌ، ثُمَّ قَالَ: كَمِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: اَرْبَعًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- منصور کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: مجاہد بیان کرتے ہیں:

میں اور عروہ بن زبیر مسجد میں داخل ہوئے وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس تشریف فرما تھے۔ راوی کہتے ہیں: اس وقت کچھ لوگ مسجد میں چاشت کی نماز ادا کر رہے تھے ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کی نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: یہ بدعت ہے' پھر انہوں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے تھے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: چار۔

3071 - سند حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ:

متن حدیث: قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: كَمِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: اَرْبَعَ عُمَرٍ، وَحَجَّ حَجَّةً وَاحِدَةً، وَعُمْرَتُهُ مَعَ حَجَّتِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- ابوداؤد -- ہمام کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: قتادہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے تھے انہوں نے جواب دیا: چار عمرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حج کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ اپنے حج کے ساتھ کیا تھا۔

بَابُ فَضْلِ الْعُمْرَةِ وَتَكْفِيْرِ الذُّنُوْبِ الَّتِيْ يَرْتَكِبُهَا الْمُعْتَمِرُ بَيْنَ الْعُمْرَتَيْنِ

باب 426: عمرہ کرنے کی فضیلت اور یہ ان گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے' جو عمرہ کرنے والے شخص نے دو عمروں کے درمیان کئے ہوتے ہیں

3072 - سند حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: " الْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن منذر -- ابن نمیر -- عبیداللہ -- سمی -- ابوصالح (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے' درمیان کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے' اور مبرور حج کا بدلہ صرف جنت ہے''۔

3073 - سند حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِيْهِ سُمَيٌّ، ح وثنا حَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متن حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ، غَيْرَ اَنَّ عَبْدَ الْجَبَّارِ قَالَ: يَبْلُغُ بِهٖ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبدالجبار بن علاء -- سفیان (یہاں تحویلِ سند ہے) -- حوثرہ بن محمد -- سفیان -- سمی -- ابوصالح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے درمیانی گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور مبرور حج کا بدلہ صرف جنت ہے''۔

تاہم عبدالجبار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ان تک یہ روایت پہنچی ہے۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ جِهَادَ النِّسَاءِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ

وَفِي الْخَبَرِ - عِلْمِيْ - دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ الْعُمْرَةَ وَاجِبَةٌ كَالْحَجِّ، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَ اَنَّ عَلَيْهِنَّ الْعُمْرَةَ كَمَا اَنَّ عَلَيْهِنَّ الْحَجَّ

باب 427: اس بات کی دلیل کہ خواتین کا جہاد حج کرنا اور عمرہ کرنا ہے

اور میرے علم کے مطابق اس روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے' عمرہ کرنا حج کی طرح واجب ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان کی ہے' خواتین پر عمرہ کرنا لازم ہے بالکل اسی طرح جس طرح ان پر حج کرنا لازم ہے۔

3074 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، ثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ:

متن حدیث: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ؟ قَالَ: عَلَيْهِن جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيْهِ، الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيْهِ وَاِعْلَامُهٗ اَنَّ الْجِهَادَ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ بَيَانُ اَنَّ الْعُمْرَةَ وَاجِبَةٌ كَالْحَجِّ اِذْ ظَاهِرُ قَوْلِهٖ عَلَيْهِنَّ اَنَّهٗ وَاجِبٌ اِذْ غَيْرُ جَائِزٍ اَنْ يُّقَالَ عَلَى الْمَرْءِ مَا هُوَ تَطَوُّعٌ غَيْرُ وَاجِبٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- علی بن منذر -- ابن فضیل -- حبیب بن ابوعمرہ -- عائشہ بنت طلحہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا خواتین پر جہاد کرنا لازم ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان پر ایک ایسا جہاد لازم ہے' جس میں لڑائی نہیں ہوتی۔ وہ حج کرنا اور عمرہ کرنا ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان پر ایسا جہاد لازم ہے' جس میں لڑائی نہیں ہوتی وہ حج کرنا

3074- وأخرجه النسائي 5/114-115 في الحج: باب فضل الحج، عن إسحاق بن إبراهيم، عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/71-79، والبخاري 1520 في الحج: باب فضل الحج المبرور، و 1861 في جزاء الصيد: باب حج النساء، و 2784 في الجهاد: باب فضل الجهاد والسير، و 1876 باب حج النساء، وابن ماجه 2901 في المناسك: باب الحج جهاد النساء، والبيهقي 4/326، والبغوي 1848 من طرق عن حبيب بن أبي عمرة، به. وأخرجه عبد الرزاق 8811، والبخاري 2875 و 2876

اور عمرہ کرنا ہے۔ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:)

''خواتین پر ایسا جہاد لازم ہے جس میں لڑائی نہیں ہوتی۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بتانا کہ ان پر جو حج لازم ہے اس میں لڑائی نہیں ہوتی وہ حج کرنا اور عمرہ کرنا ہے۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بتانا اس میں اس بات کا بیان موجود ہے حج کی طرح عمرہ بھی واجب ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کا ظاہری مفہوم ''ان پر لازم ہے۔''

کا مطلب یہ ہے یہ بات واجب ہے کیونکہ یہ بات درست نہیں یہ کہا جائے: ''فلاں شخص پر یہ بات لازم ہے۔'' اور وہ بات اس شخص کے لیے نفل ہو واجب نہ ہو۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْعُمْرَةِ عَلَى الدَّوَابِ الْمُحْبَسَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

باب **428**: جن جانوروں کو اللہ کی راہ میں وقف کیا گیا ہو ان پر عمرہ کرنے کی اجازت ہے

3075 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ:

متنِ حدیث: اَرْسَلَ مَرْوَانُ اِلٰى اُمِّ مَعْقِلٍ مَنْ يَّسْاَلُهَا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، فَحَدَّثَتْ اَنَّ زَوْجَهَا جَعَلَ بَكْرًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَاَنَّهَا اَرَادَتِ الْعُمْرَةَ، فَسَاَلَتْ زَوْجَهَا الْبَكْرَ، فَاَبٰى عَلَيْهَا، فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعْطِيَهَا، وَقَالَ: اِنَّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مِنْ سُبُلِ اللّٰهِ، وَاَنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً اَوْ تُجْزِءُ حَجَّةً

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ عِنْدِيْ دَالٌّ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مَنْ حَبَسَ شَيْئًا فِيْ سَبِيْلٍ مِنْ سُبُلِ الْخَيْرِ، فَلَمْ يُخْرِجْهُ مِنْ يَدِهٖ اَنَّ الْحَبْسَ غَيْرُ جَائِزٍ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَازَ لِاَبِيْ مَعْقِلٍ تَسْبِيْلَ الْبَكْرِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّخْرِجَهُ مِنْ يَدِهٖ، وَهٰذَا الْخَبَرُ يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ قَوْلِ الْمُطَّلِبِيِّ: اِنَّ الْحَبْسَ يَتِمُّ بِالْكَلَامِ، وَاِنْ لَّمْ يُخْرِجْهُ الْمُحْبِسُ مِنْ يَدِهٖ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- محمد بن جعفر-- شعبہ-- ابراہیم بن مہاجر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بیان کرتے ہیں:

مروان نے سیدہ اُمّ معقل رضی اللہ عنہا کی طرف ایک آدمی کو بھیجا تا کہ ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کرے تو انہوں نے بتایا: ان کے شوہر نے ایک اونٹ کو اللہ کی راہ کے لیے وقف کر دیا۔

اس خاتون نے عمرے کا ارادہ کیا انہوں نے اپنے شوہر سے اونٹ مانگا تو ان کے شوہر نے ان کو انکار کر دیا۔

تو وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ معاملہ پیش کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صاحب کو یہ ہدایت کی کہ وہ اس خاتون کو اونٹ دیدیں۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ بھی اللہ کی راہ میں ہیں اور رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔
(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) حج کی جگہ کافی ہے۔
(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) تو اس روایت میں میرے نزدیک اس بات پر دلالت موجود ہے جو اس شخص کے مؤقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے جو شخص بھلائی کے کسی بھی کام کے لیے وقف کرتا ہے لیکن اس چیز کو ملکیت سے نہیں نکالتا تو اب یہ وقف درست نہیں ہوگا۔
حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اجازت دی کہ وہ اس اونٹ کو اپنی ملکیت سے نکالے بغیر اسے اللہ کی راہ میں دے سکتے ہیں۔
اور یہ روایت امام شافعی رضی اللہ عنہ کے اس مؤقف کے درست ہونے پر بھی دلالت کرتی ہے کلام کے ذریعے وقف کا حکم پورا ہو جاتا ہے اگر چہ وقف کرنے والے نے اسے اپنے قبضے سے نہ نکالا ہو۔

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْحَاجِّ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَالْإِحْرَامِ بِهِمَا مِنْ اَيِّ الْحِلِّ شَاءَ

باب **429**: حاجی کو اس بات کی اجازت ہے وہ حج سے فارغ ہونے کے بعد "حل" میں سے جہاں سے چاہے عمرہ کرے اور عمرے کا احرام باندھ لے

3076 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ، ثَنَا اَفْلَحُ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا اَبْكِي، فَقَالَ: مَا شَاْنُكِ؟ قَالَتْ: لَا اُصَلِّيْ قَالَ: فَلَا يَضُرُّكِ اِنَّمَا اَنْتِ مِنْ بَنَاتِ اٰدَمَ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَقَالَ: حَتّٰى نَزَلَ الْمُحَصَّبَ، وَنَزَلْنَا مَعَهُ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ، فَقَالَ اخْرُجْ بِاُخْتِكَ، فَلْتُهِلَّهُ بِعُمْرَةٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- ابوبکر حنفی -- افلح -- قاسم بن محمد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا (بیان کرتی ہیں:)

نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں رو رہی تھی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نماز نہیں پڑھ سکتی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا تم آدم علیہ السلام کی بیٹیوں میں شامل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر وہی چیز مقرر کی ہے جو ان پر مقرر کی ہے۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں۔
یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے وادی محصب میں پڑاؤ کیا تو آپ ﷺ کے ساتھ ہم نے بھی پڑاؤ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ارشاد فرمایا: اپنی بہن کو لے کر جاؤ تاکہ یہ وہاں سے عمرے کا احرام باندھ لے۔

بَابُ فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِيْ رَمَضَانَ

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّهَا تَعْدِلُ بِحَجَّةٍ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الشَّىْءَ قَدْ يُشَبَّهُ بِالشَّىْءِ وَيُجْعَلُ عِدْلُهُ اِذَا اَشْبَهَهُ فِيْ بَعْضِ الْمَعَانِيْ، لَا فِيْ جَمِيْعِهٖ، اِذِ الْعُمْرَةُ لَوْ عَدَلَتْ حَجَّةً فِيْ جَمِيْعِ اَحْكَامِهَا لَقَضَى الْعُمْرَةُ مِنَ الْحَجِّ، وَلَكَانَ الْمُعْتَمِرُ فِيْ رَمَضَانَ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ حَجَّةُ الْاِسْلَامِ تُسْقِطُ عُمْرَتُهُ فِيْ رَمَضَانَ حَجَّةَ الْاِسْلَامِ عَنْهُ، فَكَانَ النَّاذِرُ حَجًّا لَوِ اعْتَمَرَ فِيْ رَمَضَانَ كَانَتْ عُمْرَتُهُ فِيْ رَمَضَانَ قَضَاءً لِمَا اَوْجَبَ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ نَذْرِ الْحَجِّ

باب **430**: رمضان میں عمرہ کرنے کی فضیلت

اوراس بات کی دلیل کہ یہ حج کرنے کے برابر ہے اوراس بات کی دلیل کہ بعض اوقات ایک چیز کوکسی دوسری چیز کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے اوراسے اس کے برابر قرار دیدیا جاتا ہے۔

جبکہ وہ بعض پہلوؤں کے ساتھ اس کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے تمام پہلوؤں سے اس کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتی۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر عمرے کو حج کے برابر تمام احکام میں قرار دیدیا جائے تو پھر حج کی قضا کے طور پر عمرہ کافی ہو لیکن رمضان میں عمرہ کرنے والے شخص پر اگر حج کرنا فرض ہوتو رمضان میں عمرہ کرنے کی وجہ سے اس کے ذمے سے حج کی فرضیت ساقط ہوجائے اور یہ بھی ہوتا کہ جس شخص نے حج کی نذر مانی ہے اگر وہ رمضان میں عمرہ کرلیتا تو رمضان میں اس کا عمرہ کرنا اس کے لیے اس چیز کی قضا ہوجاتا جواس نے اپنے ذمے حج کرنے کی نذر مانی تھی۔ (حالانکہ ایسا نہیں ہوتا)

3077 - سندِحدیث: ثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ الْعَنْبَرِيُّ، عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ، فَقَالَتِ امْرَاَةٌ لِزَوْجِهَا حُجَّنِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا عِنْدِيْ مَا اُحِجُّكِ عَلَيْهِ قَالَتْ: فَحُجَّنِيْ عَلٰى نَاضِحِكَ قَالَ: ذَاكَ يَعْتَقِبُهُ اَنَا وَوَلَدُكِ قَالَتْ: حُجَّنِيْ عَلٰى جَمَلِكَ فُلَانٍ قَالَ: ذٰلِكَ حَبِيْسُ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَتْ: فَبِعْ تَمْرَتَكَ قَالَ: ذَاكَ قُوْتِيْ وَقُوْتُكِ. فَلَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِ زَوْجَهَا فَقَالَتْ اَقْرِءْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ وَسَلْهُ مَا تَعْدِلُ حَجَّةً مَعَكَ، فَاَتٰى زَوْجُهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَاَتِيْ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ، وَاِنَّهَا كَانَتْ سَاَلَتْنِيْ اَنْ اَحُجَّ بِهَا مَعَكَ، فَقُلْتُ لَهَا: لَيْسَ عِنْدِيْ مَا اُحِجُّكِ عَلَيْهِ، فَقَالَتْ: حُجَّنِيْ عَلٰى جَمَلِكَ فُلَانٍ، فَقُلْتُ لَهَا: ذٰلِكَ حَبِيْسٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ: اَمَا اِنَّكَ لَوْ كُنْتَ حَجَجْتَهَا، فَكَانَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَتْ: حُجَّنِيْ عَلٰى نَاضِحِكَ فَقُلْتُ: ذَاكَ يَعْتَقِبُهُ اَنَا وَوَلَدُكِ قَالَتْ: فَبِعْ تَمْرَتَكَ، فَقُلْتُ: ذَاكَ قُوْتِيْ وَقُوْتُكِ قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِنْ حِرْصِهَا عَلَى الْحَجِّ، وَاِنَّهَا اَمَرَتْنِيْ اَنْ اَسْاَلَكَ مَا يَعْدِلُ حَجَّةً مَعَكَ؟ قَالَ: اَقْرِئْهَا مِنِّي السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ وَاَخْبِرْهَا اَنَّهَا تَعْدِلُ حَجَّةً مَعِيْ عُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بشر بن ہلال -- عبدالوارث بن سعید عنبری -- عامر احول -- بکر بن عبداللہ مزنی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ کیا' تو ایک خاتون نے اپنے شوہر سے کہا: تم مجھے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کروادو' وہ بولا: میرے پاس ایسا کوئی جانور نہیں ہے' جس پر میں تمہیں حج کرواؤں۔

اس خاتون نے کہا: تم مجھے اپنے گھریلو کام کاج کے اونٹ پر حج کروادو' تو وہ بولا: وہ تو میرے اور تمہارے بچوں کے کام آتا ہے

اس خاتون نے کہا: تم مجھے اپنے فلاں اونٹ پر حج کروادو' تو وہ بولا: وہ تو اللہ کی راہ میں وقف ہے۔

اس خاتون نے کہا: پھر تم اپنی کھجوریں فروخت کردو' تو وہ بولا: یہ تو میری اور تمہاری خوراک ہے' پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے واپس تشریف لائے' تو اس خاتون نے اپنے شوہر کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو اس نے کہا: تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میری طرف سے سلام عرض کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دریافت کرنا: کون سی چیز آپ کے ہمراہ حج کرنے کے برابر ہو سکتی ہے؟ تو اس خاتون کا شوہر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری بیوی نے مجھ سے یہ فرمائش کی تھی کہ میں اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرواؤں' تو میں نے کہا: میرے پاس ایسا کوئی جانور نہیں ہے' جس پر میں تمہیں حج کرواؤں' تو اس نے کہا: تم مجھے اپنے فلاں اونٹ پر حج کرواؤ تو میں نے اس سے کہا: وہ تو اللہ کی راہ میں وقف ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس عورت کو اس اونٹ پر (حج کروادیتے) تو یہ بھی اللہ کی راہ میں ہونا تھا۔

(اس شخص نے بتایا:) اس عورت نے کہا: تم مجھے اپنے گھریلو کام کاج کے اونٹ پر حج کروادو' تو میں نے کہا: اس کی تو مجھے اور تمہارے بچوں کو ضرورت ہوتی ہے۔

اس خاتون نے کہا: پھر تم اپنی کھجوریں فروخت کردو' تو میں نے کہا: وہ تو میری اور تمہاری خوراک ہے۔

راوی کہتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس خاتون کی حج کرنے کی شدید آرزو پر ہنس پڑے۔

(ان صاحب نے بتایا:) اس عورت نے مجھے یہ ہدایت کی: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دریافت کروں کہ کون سی چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے کے برابر ہو سکتی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس خاتون کو میری طرف سے سلام کہنا اور اسے یہ بتانا کہ رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

3077- وأخرجه أحمد 1/229، والبخاري 1782 في العمرة: باب عمرة في رمضان، ومسلم 1256 في الحج: باب فضل العمرة في رمضان، والنسائي 4/130-131 في الصيام: باب الرخصة في أن يقال لشهر رمضان رمضان، من طريقين عن ابن جريج، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/229، والبخاري 1863 في جزاء الصيد: باب حج النساء، ومسلم 1256 222، وابن ماجه 2993 في المناسك: باب العمرة في رمضان، والطبراني في "الكبير" 11299 و 11322 من طرق عن عطاء، بِهِ .وأخرجه مطولاً: أبو داؤد 1990 في الحج: باب العمرة، وابن خزيمة 3077، والطبراني 12911 من طريقين عن عبد الوارث بن سعيد العنبري، عن عامر الأحول، عن بكر بن عبد الله المزني، عن ابن عباس .

بَابُ اِبَاحَةِ الْعُمْرَةِ مِنَ الْجِعْرَانَةِ

باب 431: جعرانہ سے عمرہ کرنا مباح ہے

3078 - سندِ حدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنِيْ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ،

متنِ حدیث: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْ قَوْلِهِ (بَرَاءَةٌ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ) (التوبة: 1) قَالَ: لَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ اعْتَمَرَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ ثُمَّ اَمَّرَ اَبَا بَكْرٍ عَلٰى تِلْكَ الْحَجَّةِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن منصور رمادی -- عبدالرزاق -- معمر -- ابن شہاب زہری -- سعید بن میسب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

''اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے برأت ہے۔''

اس کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے واپس تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''جعرانہ'' سے عمرہ کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حج کا امیر مقرر کیا۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْعُمْرَةِ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ لِمَنْ لَّا يَحُجُّ عَامَهُ ذٰلِكَ

وَالرُّخْصَةِ لَهُ فِي الرُّجُوْعِ اِلٰى وَطَنِهِ بَعْدَ قَضَاءِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ اَنْ يَّحُجَّ

باب 432: حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا مباح ہے

یہ حکم اس شخص کے لئے ہے' جو اس سال حج نہ کرنا چاہتا ہو اور اس شخص کے لئے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ عمرہ پورا کرنے کے بعد حج کرنے سے پہلے اپنے وطن واپس چلا جائے۔

3079 - سندِ حدیث: ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا: ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ عَلْقَمَةَ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ النَّاسَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقَالَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّرْجِعَ بِعُمْرَةٍ قَبْلَ الْحَجِّ فَلْيَفْعَلْ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ قَوْلِ الْمُطَّلِبِيِّ اَنَّ فَرْضَ الْحَجِّ مَمْدُوْدٌ مِنْ حِيْنِ يَجِبُ عَلَى الْمَوَالِيْ اَنْ تَحْدُثَ بِهِ الْمَنِيَّةُ، اِذْ لَوْ كَانَ فَرْضُ الْحَجِّ عَلٰى مَا تَوَهَّمَهُ بَعْضُ مَنْ لَّا يَفْهَمُ الْعِلْمَ، وَزَعَمَ اَنَّ مَنْ ...... الْحَجِّ عَنْ اَوَّلِ سَنَةٍ يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَجُّ كَانَ فِيْهَا عَاصِيًا لِلّٰهِ لَمَا اَبَاحَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ

3078- واورده ابن كثير في تفسيره 2/345-346 عن عبد الرزاق بنفس السند والمتن، وذكره السيوطي في "الدر المنثور" وزاد نسبته إلى ابن المنذر، وابن أبي حاتم .

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ كَانَ مَعَهُ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَنْ يَّرْجِعَ بِعُمْرَةٍ قَبْلَ اَنْ يَّحُجَّ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْحَجِّ اَيَّامٌ قَلَائِلُ؛ لِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِاَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَرَفَةَ خَمْسَةُ اَيَّامٍ، فَاَبَاحَ لِمَنْ اَحَبَّ الرُّجُوْعَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْعُمْرَةِ اَنْ يَّرْجِعَ قَبْلَ اَنْ يَّحُجَّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان اور بحر بن نصر -- ابن وہب -- ابن ابوزناد -- علقمہ ابن ابوعلقمہ -- اپنی والدہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

حجۃ الوداع کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہدایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج سے پہلے عمرہ کر کے واپس جانا چاہے تو وہ ایسا کر لے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں امام شافعی رحمہ اللہ کے موقف کے درست ہونے کی صراحت موجود ہے' حج کی فرضیت اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب یہ آدمی پر واجب ہوتا ہے' اور اس وقت تک باقی رہتی ہے' جب تک آدمی کی زندگی پوری نہیں ہو جاتی۔

اگر حج ویسے فرض ہوتا جیسا کہ بعض علم سے ناواقف لوگ یہ غلط فہمی رکھتے ہیں اور اس بات کے قائل ہیں (یہاں کچھ الفاظ متن میں نہیں ہیں)

تو وہ شخص گناہ گار ہوگا' جس کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چیز مباح قرار دی تھی' یعنی وہ شخص جو حجۃ الوداع کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عمرہ کر کے واپس چلے جانے کا کہہ دیا تھا' حالانکہ اس نے ابھی حج نہیں کیا تھا اور اس وقت لوگوں کے اور حج کے درمیان بہت تھوڑے سے دن باقی تھے۔

اس کی وجہ یہ ہے' حجۃ الوداع کے موقع پر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تھے اس وقت ذوالحج کے چار دن گزر چکے تھے۔

اور اس وقت لوگوں اور ''عرفہ'' کے درمیان صرف پانچ دن باقی تھے۔

جو شخص عمرے سے فارغ ہونے کے بعد واپس جانا چاہتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے یہ چیز مباح قرار دی کہ وہ حج کرنے سے پہلے واپس چلا جائے۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْفِعْلَيْنِ مِنْ جِنْسٍ، اِذْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِمَا فَبَدَاَ بِذِكْرِ اَحَدِهِمَا فِي الْاَمْرِ قَبْلَ الْاٰخَرِ، اَنْ جَائِزٌ اَنْ يَّبْدَاَ الْمَامُوْرُ بِالْفِعْلَيْنِ بِاَحَدِهِمَا فِي -

باب 433: حج سے پہلے عمرہ کرنا مباح ہے

اور اس بات کی دلیل کہ جب دو فعل ایک ہی جنس سے تعلق رکھتے ہوں اور اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو کرنے کا حکم دیا ہو اور ان دونوں میں سے ایک کا حکم دوسرے سے پہلے دیا ہو تو یہ بات جائز ہوگی کہ جس شخص کو وہ دونوں کام کرنے کا حکم دیا ہو وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو پہلے کرے۔